

الكتب كتبت بالصحة لله
 اصح بعد الله خير بخارحه

از قضا فاضل من مولانا محمد باقر حسن من طلبة تلمذ من صاحب القلم والريش القاسمي



بحسن استماع علم من الشیخان اهل الصدق والوفاء والایمان والایمان والایمان

مطبع محمد ابراهيم فقیه طبع

109

194, 1441

[illegible]

ساتھ شرط کے خلاف قول موسیٰ کی کہ اگر تجھ سے پوچھوں کوئی چیز اسکے چھپے تو مجھ کو اپنے ساتھ نہ رکھو اور موسیٰ علیہ السلام نے انکو اپنے اوپر لازم کر لیا اور نہ دونوں نے اسکو لکھا اور نہ کسی کو گواہ کیا اور اسین ولالت ہے اور عمل کرنے کے ساتھ مقتضی سچیر کے کہ ولالت کرتی ہے اس شرط پس تحقیق -
 خضر نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا جبکہ اس نے خلاف شرط کیا کہ یہ جدی سے درمیان سے کراؤ تیرے اور موسیٰ علیہ السلام نے اس پر نکار نہ کیا (فتح) **بَابُ الشَّرْطِ فِي الْوَلَاءِ** ولایتیں شرط کرنے کا بیان یعنی اسکا کیا حکم ہے **حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَنِي بِرَبِيزَةُ فَقَالَتْ كَاثِبْتُ اَهْلِي عَلَى شِعْرِ اَوَاكِ فِي كُلِّ عَامٍ اَنْفِصَةً -**
فَاَعْيَنَنِي فَقَالَتْ اِنْ احْبَبُوا اَنْ اَعِدَّهَا لَهُمْ وَيَكُونُوا لِي فَعَلْتُ وَلَاؤِي لِفِعْلَتُ فَذَهَبَتْ بِرَبِيزَةَ اِلَى اَهْلِهَا فَقَالَتْ لَهُمْ فَاَقْبَلُوا عَلَيْهَا فاجاءَتْ مِنْ عِنْدِهِمْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَتْ اِنِّي قَدْ عَرَضْتُ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَاَقْبَلُوا اِلَّا اَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْبَرَتْ عَائِشَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ لِمَ لَمْ تَطْرُقِي لَهُمُ الْوَلَاءُ فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ فَعَلْتُ عَائِشَةُ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَاتَّقَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَشْرُطُونَ شَرْطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَهَوَّابُطِلٌ وَارْتِكَانٌ مِائَةً شَرْطٍ قَضَا اللَّهُ اَحَقَّ وَشَرْطُ اللَّهِ اَوْثَقُ وَاتِمَّ الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ تَرْجَمَةُ عَائِشَةَ مِنْ رُوَيْتِ هِيَ کہ بربرہ میرے پاس آئی اور اس نے کہا کہ میں نے انہیں مالکون سے نوا و قیون پر مکاتبت کی کہ ہر سال میں ایک آدمی دو تہی سود و کر میری تو عائشہ سے کہہ کہ اگر وہ جاہلین کہیں انکو ب او قیہ ایک بار گن دوں اور تیری آراؤ حق میرے واسطے ہو تو کروں تو بربرہ اپنے مالکون پاس گئی اور ان سے کہا جو کچھ کہ عائشہ سے کہہ کہ انہوں نے اس پر انکار کیا تو وہ انکے پاس سے آئی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے تو اس نے کہا کہ میں نے یہ بات انکے پیش کی تھی پھر انہوں نے نہیں مانی مگر یہ کہ حق آزادی کا انکے واسطے ہو تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سنی اور عائشہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو لے اور انکے واسطے دلا کی شرط کر پس سوا اسکے کو نہ بین کہ آزادی کا حق تو اسی کا جو آزاد کرے تو عائشہ سے لے اسکو خبر دی کہ آزاد کیا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں کہہ کرے اور خدا کی حمد اور تعریف کی پھر فرمایا کہ کیا حال ہے ان لوگوں کا کہ شرطین کرتے ہیں جو خدا کی کتاب میں نہیں جو ایسی شرط کرے کہ خدا کی کتاب میں نہ ہو تو وہ باطل ہے اسکا کوئی عمت باہنہیں اگرچہ سو شرط ہو

خدا کا حکم لائق تر ہے سارے عمل کے اور شرط اللہ کی مضبوط تر ہے اور وہ حکم ایسا ہے کہ آزادی کا حق اسی کا ہے جو آزاد کرے **ف** یہ حدیث متن کے اخیر میں گذر چکی ہے **باب** اِذَا اشْتَرَطَ فِي الزَّوَادَةِ اِذَا اشْتَرَطْتَ اخْرَجْتَكَ جِبْزَارِ عَتِّ بْنِ اَلَاکِ یَشْرَطُ کَرَّ جِبْزِ بْنِ جَابُونَ کا ترجمہ زمین سے نکال دو **نکاح** **ف** یعنی کوئی مدت معین نہ کرے تو جائز ہے **حکم** ثَنَا ابُو اَحْمَدَ وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ابُو عَیْثَانَ الْکِنَانِیُّ اَنَا مَالِکُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا فَدَعَ اَهْلَ حَبِیْبٍ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ قَامَ عُمَرُ حَظِیْبًا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ عَامِلًا یُحِبُّ خَیْرًا عَلٰی اَمْرِ الْیَہْمِ وَقَالَ نَعَزُّکُمْ مَّا اَقْرَبَکُمُ اللّٰهُ وَاَنْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ خَرَجَ اِلٰی مَالِہِ هُنَاکَ فَعَدٰی عَلَیْہِ مِنَ الْغِلْلِ فَفِیْ عَتِّ یَدَاہُ وَرِجْلَاہُ وَلَیْسَ لَنَا هُنَاکَ عَدُوٌّ غَیْرُہُمْ هُمْ عَدُوُّنَا وَنَحْنُ مَنَّا وَقَدْ دَاوَبْتُ اِجْلَاہُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعَ عُمَرُ عَلٰی ذٰلِکَ اَنَّاہُ اَحَدٌ نَّبِیِّ اِنِّیْ الْحَقِیْقُ فَقَالَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَخْرِجْنَا وَقَدْ اَقْرَبْنَا مُحَمَّدًا وَہَا مَلْنَا عَلٰی اَمْوَالٍ وَشَرَطَ ذٰلِکَ لَنَا فَقَالَ عُمَرُ اَخْلَنْتَ اِنِّیْ نَسِیْتُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ یَلٰکَ اِذَا اَخْرَجْتَ مِنْ حَبِیْبٍ عَدُوًّا بِکَ قُلُوْصُکَ لَیْلَہُ بَعْدَ لَیْلَہُ فَقَالَ کَانَتْ ہٰذِہُ ہُرْکَیْلَہُ مِنْ اَبِی الْقَاسِمِ فَقَالَ کَذَبْتَ یَا عَدُوَّ اللّٰهِ فَاجْلَاہُمْ عُمَرُ وَاَعْطَاہُمْ قِیْمَۃً مَّا کَانَ لَہُمْ مِنَ الْبَیْرِ مَالًا وَاِیْلًا قَوْمُ صَافِیْنَ اَشْتَرَفَ جِبَالَ وَغَیْرِ ذٰلِکَ رَوَاہُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ اَحْسِبُہُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْصَنَہُ تَرْجَمَہُ نَافِعٌ سے روایت ہے کہ جب خیبر والوں نے عبداللہ بن عمرؓ کے ہاتھ پاؤں توڑ ڈالے تو عمر فاروقؓ نہ خطبے کو کھڑے ہوئے سو فرمایا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہودی خیبر سے انکے مالوں پر معاملہ کیا تھا یعنی انکی زمینیں اور باغات انہیں کو دیدیے تھے کہ وہ انہیں محنت کریں اور جو پیدا ہو سوا دہوا دہ بانٹ لینگے اور فرمایا تھا کہ ٹھہرا دینگے ہم تمکو جب تک کہ تمکو ٹھہرا دے گا اور تحقیق عبداللہ بن عمرؓ اپنے مال کی طرف وطن نکلا تو رات کو بہر ظلم ہوا یعنی یہود نے اسکو مارا یا گھر کے اوپر سے گرایا سو انکے دونو ہاتھ پاؤں پیچھوڑ کر ٹوٹ گئے اور وہ ان انکے سوا ہمارا کوئی دشمن نہیں وہ ہمارے دشمن ہیں اور انہیں کو ہم تہمت کرتے ہیں اور میں نے مناسب جانا کہ انکو اپنے وطن سے نکال دوں تو جب عمر فاروقؓ نے انکے جلاوطن کر کے مکتعہ کیا تو نبی ابی حقیق (یمود کے ایک قبیلہ کا نام ہے) انکو اسکے پاس آیا تو انرا کہا کہ اے امیر المؤمنین کیا تو ہجو وطن سے نکال رہے اور حالانکہ ہجو محمدؐ نے نہیں پایا ہے اور ہم اپنے وطن پر حال کیا ہے اور ہمارے واسطے یہ شرط کی ہے تو عمر فاروقؓ نے کہا کہ کیا تو نے

گمان کیا ہے کہ میں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا قول قبول کیا ہوں کہ آپؐ سے فرمایا کہ کیا حال ہو گا تیرا جس وقت تو خیر سے نکالا جاوے گا تیری اوستی تھمکو لے دوڑے گی رات کو بعد رات کے بیٹھے ایک وقت تجھ پر ایسا آویگا کہ راتوں رات یہاں سے نکل جاوے گا بیٹھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس میں ہمارے نکالنے کا اشارہ کیا ہے تو یہودی نے کہا کہ ابوالقاسم بیٹھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم یہ کلام ٹھٹھے کے راہ سے کہا تو عمر فاروقؓ نے کہا کہ اسے دشمن خدا کے تو ہوتا ہے تو عمرؓ نے انکو نکال دیا اور انکے حصے کے میوے کی انکو قیمت دی نقد سے اور انٹون سہ اور اسباب کے بیغ بالان اور رسیوں وغیرہ سے انکو سیوون کی قیمت کچھ نقد مال دیا اور کچھ ورنٹ وغیرہ اسباب یافت اسطرح ذکر کیا ہے بخاری نے اس ترجمہ کو مختصر اور باب باندلم سے واسطے حدیث باب کے فزارعت میں زیادہ تر وضع اس سے پس کہا کہ جب بنی کا مالک کہی کہ میں قائم رکھوں گا تجھ کو جب تک کہ خدا تجھ کو برقرار رکھے اور کسی مدت معین کو ذکر نہ کرے تو وہ دو فوائذ اپنی ضمانت میں ہیں اور رویت کی اس جگہ حدیث ابن عمرؓ کی پچھتے یہودی کے سب سے اس لفظ کے کہ برقرار رکھیں گے ہم تمکو جب تک کہ چاہیں اور اس جگہ میں اس حدیث کو اس لفظ سے وار د کیا کہ برقرار رکھیں گے ہم تمکو جب تک کہ تمکو خدا برقرار رکھیگا پس حوالہ کیا ہر ترجمہ میں لفظ متن کو جو دوسری رویت میں ہے اور ایک روایت دوسری کی مراد بیان کی اور یہ کہ مراد ساتھ قول حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مَا اقْدَرُكُمْ اللَّهُ يَحْدُہُ ہے کہ جب تک کہ مقدر کیا ہو اللہ نے یہ کہ چوڑی ہم تمکو چھ اسکے پس جب چاہیں ہم پس نکالیں ہم تمکو تو معلوم ہوا کہ مقدر کیا ہے خدا نے کافی ہتھارا اور تحقیق پہلے گزر چکی ہے توجیہ استدلال کی ساتھ اسکے جواز محابرة پر اور اس حدیث میں جاننا سنا سنا کا واسطے مالک کے بغیر مدت معین کے اور جو اسکو جائز نہیں رکھتا وہ جواب دینا کہ مدت معین مذکور تھی لیکن منقول نہیں ہوئی یا مذکور نہیں ہوئی لیکن معین کی گئی ہر سال ساتھ آخر کے یا خیر برولہ مسلمانوں کے غلام ہو گئے تھے اور معاملہ سردار کا ساتھ غلام اپنے کے نہیں شرط کیجاتی یہیں وہ چکر شرط کیجاتی ہے جنہی میں اور احمدیہ میں نشانی ہے نبوت کی نشانیوں پر اور مطلب ہے کہا کہ احمدیہ میں دلیل ہے اس پر کہ عداوت ظاہر کرتی ہے مطالبہ کو ساتھ قصور کے جیسا کہ مطالب کیا عمر فاروقؓ نے یہود سے ساتھ اٹھ توڑنے بیٹھے اپنے کے اور ترجیح دی اسکو ساتھ اس طرہ کے کہ کہا کہ انکے ساتھ ہمارا کوئی دشمن نہیں پس معلوم کیا مطالبہ کو ساتھ شاد عداوت کے اور قصاص انکے اسطرح طلب کیا کہ جس حال میں اسکے اٹھ باؤن توڑے گئے اسوقت وہ سو یا ہوا تھا سو اس نے مار نیوالوں کو نہ پہچانا کہ وہ کون کون تھا اور یہ کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اقوال اور افعال حقیقت پر محمول ہیں یعنی

انکے حقیقی معنی فراہم بیان تک کہ مجاز کی دلیل قائم ہو اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عمر فاروق نے جو یہودیہ
 کو خیر سے نکالا تو اسکا سبب یہ تھا کہ انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ کے ہاتھ پاؤں توڑ ڈالے تھے لیکن یہ سبب
 تھا خدا کا تا سبب کے حضور نے کوچہ نکالنے عمرؓ کے انکو اور تحقیق واقع ہوئے زمین واسطے میرے بیچ اسکے
 دو سبب اور ایک یہ جسکو رویت کیا ہے زہری نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے کہ ہمیشہ راہ عمر بیان تک
 کہ اس نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت پایا یہ کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ بیعت
 ہو نئے عرب کے جزیرے میں دو دین اور فرمایا کہ یہود اور نصاریٰ سے جسکے پاس عہد ہے تو چاہیے
 کہ اسکو لادے کہ میں اسکو اسکے واسطے جاری کروں نہیں تو میں اجلا کرنے والا ہوں پس جلا وطن کیا
 انکو رویت کی یہ حدیث ابن ابی شیبہ وغیرہ نے دوسرے عمر بن شہبہ نے مدینے کی اخبار میں رویت کیا ہے
 عثمان بن محمد کے طریق سے کہ جب مسلمانوں کے ہاتھ میں خادم بہت ہوئے اور انہوں نے زمین میں
 کرے بہر قوت بائی تو عمر فاروقؓ نے انکو وطن سے نکال دیا اور قتال ہے کہ ہومر ایک ان جزیرہ
 میں جزو ملت کی بیچ نکال دینے انکے کے (فتح) باب التَّوْبَةِ فِي الْجِهَادِ وَالْمَصَالِحَةِ مَعَ
 أَهْلِ الْحَرْبِ وَكِتَابَةُ التَّوْبَةِ مَعَ النَّاسِ بِالْقَوْلِ باب بیچ بیان شرطوں کے جہاد میں اور صلح
 کرنے میں ساتھ کافروں لڑنے والوں کے اور کہنا شرطوں کا ساتھ لوگوں کے قول سے ف
 ترجمہ میں اس اخیر زیادتی کی کچھ حاجت نہیں اسواسطے کہ وہ متقل ترجمہ میں پہلے گزر چکی ہے گریہ کہ حل
 کیا جاوے پہلا ترجمہ صرف اشتراط بالقول پر اور یہاں پر اشتراط کے ساتھ قول اور فعل دونوں کے
 (فتح) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمُرُ أَخْبَرَنِي الرَّهْزِيُّ أَخْبَرَنِي -
 عَزَّ وَبُنُ الزَّيْبَعِ بْنِ السُّوْدِيِّ عَزَمَتْهُ وَمَرْوَانَ يُصَدِّقُ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَدَّثَنَا صَاحِبُ
 قَالَ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَنَ الْحَدِيثِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِغَيْضِ الطَّرِيقِ
 قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بِالْعُمَيْمِ فِي خَيْلِ الْعَدْنِ طَلِيعَةُ فَنَدُّوا
 ذَاتَ الْيَمِينِ قَوْلَ اللَّهِ مَا شَعَرُ بِهِمْ خَالِدٌ حَتَّى إِذَا هُمْ بِقَعْدَةِ الْحَيْشِ فَانْطَلَقَ يَرْكُضُ نَذِيرًا
 لِعَدْنِ وَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالشَّيْثَةِ الْغَنَى هَبَطَ عَلَيْهِمْ مِنْهَا
 بَرَكَتٌ بِهِ دَلِيلُهُ فَقَالَ النَّاسُ كُلُّ مَنْ لَمْ يَلِدْ لَمْ يَلِدْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَلَقَ النَّفْسَ وَمَا ذَاكَ لَهَا وَلَكِنْ حَبَسَهَا عَنِ الْغَيْبِ ثُمَّ
 قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَسْأَلُ لَوْ نِي خَطْمٌ يَعْطُمُونَ مِنْهَا حُرْمَاتِ اللَّهِ إِلَّا أَعْطَيْنَاهُمْ آيَةً
 ثُمَّ دَعَرَهَا كَوْنَتْ قَالَ فَعَدَلَ عَنْهُمْ حَتَّى نَزَلَ بِأَقْصَى الْحَدِيثِ عَلَى نَسْأَلِ لِيلِ

الْأَوَّلُ يَتَذَكَّرُ فِيهِ النَّاسُ تَبَرُّعًا فَكَمْ يَلِيشُهُ النَّاسُ حَتَّى تَنْصَحَهُ وَشَكَايَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَطَشُ فَأَتَتْهُمْ سَمَاءٌ مِنْ كُنَانَتِهِ ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهُ فِيهِ قَوْلَ اللَّهِ
 مَا أَمَرَ يَحْيِي لِهَمْ بِالرَّيِّ حَتَّى صَدَّ رُءُوعُهُ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَ بَدِيلُ بْنُ وَهَّابٍ
 الْحَزَاعِيُّ فِي نَفَرٍ مِنْ قَوْمِهِ مِنْ خِزَالَةٍ وَكَانُوا عَيْنَبَةَ لَهْجِمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مِنْ أَهْلِ يَمَامَةَ فَقَالَ لِي تَزَكَّتْ كَعْبُ بْنُ لُؤَيٍّ وَعَامِرُ بْنُ لُؤَيٍّ تَزَكُّوا أَعْدَادَ مِيَاهِ الْحَدِّ يَتَذَكَّرُ
 وَمَعَهُمُ الْعُوذُ لِلطَّافِيلِ وَهُمْ مُقَاتِلُونَ وَصَادُوكَ عَنِ الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ بَعْجِي لِقِتَالِ أَحَدٍ وَلَكِنَّا جِئْنَا مُعَمَّرِينَ وَإِنْ قُرَيْشًا قَدْ هَكَمْتُمْ الْحَرْبَ
 وَأَخَّرْتُمْ بِهِمْ فَإِنْ سَأَلْتُمْ أَمَادَ ذَهَبَ مَدَّةً وَيُحْلِقُوا بَيْنِي وَبَيْنَ النَّاسِ فَإِنْ أَظْهَرُوا
 سَأَلْتُمْ أَنْ يَذْخُلُوا قِيَمًا دَخَلَ فِيهِ النَّاسُ فَعَلُوا وَالْأَفْقَدُ جَمُّوا وَإِنْ هُمْ أَبَوْا قَوْلَ الَّذِي
 نَفْسِي بِيَدِهِ لَا قَاتِلَ لَهُمْ عَلَى أَرْضِي هَذَا حَتَّى تَنْفَرَدَ سَالِقَتِي وَلَيْتَ فِدَاكَ اللَّهُ أَمْرًا
 فَقَالَ بَدِيلُ سَأَلْتَهُمْ مَا تَقُولُ فَاَنْطَلَقَ حَتَّى أَتَى قُرَيْشًا قَالَ إِنَّا قَدْ جِئْنَاكُمْ مِنْ عِنْدِ
 هَذَا الرَّجُلِ سَمِعْنَاهُ يَقُولُ قَوْلًا فَإِنْ شِئْتُمْ أَنْ تَعْرِضَهُ عَلَيْكُمْ فَعَلْنَا قَالَ سَمِعْتُمْ لَهُمْ
 لِحَاجَتِهِمْ لَنَا أَنْ تَخْبِرَ نَاعْنَهُ يَشْكِي وَقَالَ ذُو الرَّايِ مِنْهُمْ هَاتِ مَا سَمِعْتَهُ يَقُولُ قَالُوا
 سَمِعْتَهُ يَقُولُ كَذَا أَوْ كَذَا فَحَدَّثَهُمْ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عُمَرُ
 بْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ أَيُّ قَوْمٍ السَّتِ بِالْوَلَدِ قَالُوا بَلَى قَالَ وَلَسْتُمْ بِالْوَلَدِ قَالُوا بَلَى قَالَ قُلْ
 تَسْمَعُونَ قَالُوا لَا قَالِ السَّتُمْ تَعْلَمُونَ أَيُّ اسْتَنْفَرْتُ أَهْلَ عَكَاظٍ فَلَمَّا أَلْجَأُوا عَلَى جَنَّتِكُمْ بِأَهْلِي
 وَوَلَدِي وَمَنْ أَلَا عَنِي قَالُوا بَلَى قَالَ فَإِنْ هَذَا أَقْدَرُ مِنْكُمْ لَكُمْ مَخْطُةٌ رَشِدٌ أَمْلِكُهَا
 وَدَعُونِي إِيَّاهُ قَالُوا أَيْتَهُ فَمَا تَجْعَلُ يَكْلِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ حَتَّى أَمِنَ قَوْلُهُ لِبَدِيلٍ فَقَالَ عُمَرُ لَا عِنْدَ ذَلِكَ أَيُّ مُحَمَّدٍ أَرَأَيْتَ إِنْ أَسْتَأْذَنْتُكَ أَمْرًا
 قَوْمِكَ هَلْ سَمِعْتَ بِأَحَدٍ مِنَ الْعَرَبِ اجْتَسَاخَ أَهْلَهُ قَبْلَكَ وَإِنْ تَكُنِ الْآخِرَى فَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أَدْنَى
 رُجُومًا وَإِنِّي لَا أَرَى شَوْبًا بَيْنَ النَّاسِ خَلِيفًا أَنْ يَهْرُمُوا وَبَدِيلُ عَمَلُكَ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ امْصُفِرْ
 بَطْنُ اللَّاتِ أَحْمَرُ تَفَرَّغَتْ وَبَدَعَتْ فَقَالَ مَنْ ذَا قَالُوا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ
 لَوْلَا كَيْدُ كَلْبٍ لَكَ عِنْدِي لَمْ أَخْزِكَ بِهَا لَأَجَبْتُكَ قَالَ وَجَعَلَ يَكْلِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَا تَكَلَّمَا كَلِمَةً أَخَذَ بِمُحِبَّتِهِ وَالْمُعَيَّرُ مِنْ شُعْبَةَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ السَّيْفُ وَعَلَيْهِ الْمَغْفَرُ فَكَلَّمَا أَهْرَى عُرُوقًا

إِلَى لِحْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَرَبَ يَدُهُ بِغِلِّ السَّيْفِ وَقَالَ أَخَذَ يَدَكَ عَنْ لِحْيَةِ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَهُ عِدْرَةً رَأْسَهُ فَقَالَ مَنْ هَذَا أَقَالَ الْعَبْدُ بْنُ شُعْبَةَ فَقَالَ
 أَبِي عَدْرِ النَّسْتِ أَسْعَى فِي عِدْرَتِكَ وَكَانَ الْمُعَذِّبَةُ صَحِبَ قَوْمًا فِي الْحَاجِلِيَّةِ فَقَتَلَهُمْ وَلَخَذَ
 أَمْوَالَهُمْ ثُمَّ جَاءُوا فَاسْتَمَعَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا الْإِسْلَامُ قَاقِلٌ وَأَمَّا الْمَالُ
 فَلَسْتُ مِنْهُ فِي شَيْءٍ ثُمَّ انْغَرَوَتْ جَعَلَ يَرْمِي أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَيْنَيْهِ
 قَالَ قَوْلَ اللَّهِ مَا تَعْمَدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْمَاتُ الْأَوْقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ
 وَلَكَ بِهَا وَجْهَةٌ وَجِلْدُهُ وَلِذَا أَمَرَهُمْ ابْتَدَرُوا آخِرَةً وَلِذَا أَوْثَقَا كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلَى
 وَضُوءِهِ وَإِذَا اكْتَلَمَ خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يُحِدُونَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيمًا لَهُ وَرَجَعَ
 عِدْرَةً إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَيُّ قَوْمٍ وَاللَّهِ لَقَدْ وَقَدْتُ عَلَى اللَّوْثِ وَقَدْتُ عَلَى قَيْصَرٍ وَكَثُرَ
 الرَّبْعَانِي وَاللَّهِ إِنْ رَأَيْتُ مِلْكَ أَتَمَّ يُعْظِمُهُ أَصْحَابُهُ مَا يُعْظِمُهُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ مُحَمَّدًا
 وَاللَّهِ إِنْ تَحَمَّ تَحْمَاتُ الْأَوْقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ وَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدُهُ وَإِذَا
 أَمَرَهُمْ ابْتَدَرُوا آخِرَةً وَلِذَا أَوْثَقَا كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلَى وَضُوءِهِ وَإِذَا اكْتَلَمَ خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ
 عِنْدَهُ وَمَا يُحِدُونَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيمًا لَهُ وَإِنَّهُ قَدْ عَرَضَ عَلَيْكُمْ خَطَرٌ دُسِّدُوا قَبْلُ
 فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي كِنَانَةَ دَعَوْنِي أَنَّهُ فَقَالُوا إِنَّهُ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَفْلَاكٌ وَهُوَ مِنْ قَوْمٍ
 يُعْظِمُونَ الْبُذْنَ وَابْتَعَوْهَا لَهُ فَبِعِثَتْ لَهُ وَاسْتَقْبَلَهُ النَّاسُ يُكْبِتُونَ فَلَمَّا دَايَ ذَلِكَ
 قَالَ سُبْحَنَ اللَّهِ مَا يَنْبَغِي لِهَؤُلَاءِ أَنْ يُصَدَّ وَأَعِزَّ الْبَيْتَ فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ قَالَ
 لَأَنْتَ الْبُذْنُ قَدْ قُلِدْتُ وَأَشْعِرْتُ فَمَا أَرَى أَنْ يُصَدَّ وَأَعِزَّ الْبَيْتَ فَقَامَ رَجُلٌ
 مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ مِكْرَزُ بْنُ حُفْصٍ فَقَالَ دَعُونِي أَنَّهُ فَقَالُوا إِنَّهُ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ
 قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا امْكُرُوا وَهُوَ رَجُلٌ فَاجِرٌ فَجَعَلَ يَكِيلُ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْتَاهُمَا بِكَلِمَةٍ إِذْ جَاءَ سَهِيلُ بْنُ عَمْرٍو وَقَالَ مَعْمَرُ -
 فَأَخْبَرَنِي أَيُّوبُ عَنْ عَدْرَةَ أَنَّهُ لَمَّا جَاءَ سَهِيلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَدْ سَهَّلَ لَكُمْ مِنْ أَمْرِكُمْ قَالَ مَعْمَرُ قَالَ الرَّهْزِيُّ فِي حَدِيثِهِ جَاءُوا سَهِيلُ بْنُ عَمْرٍو
 فَقَالَ الْكُتُبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابًا فَقَدَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَاتِبَ فَقَالَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فَقَالَ سَهِيلٌ أَمَّا الرَّحْمَنُ فَوَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا هُوَ وَلَكِنَّ الْكُتُبَ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ كَمَا كُنْتَ تَكُنْتُ
فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ وَاللَّهِ لَا نَكْتُمُهَا إِلَّا لِنَسِيمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْكُتُبُ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ ثُمَّ قَالَ هَذَا أَمَّا قَاضِي عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ سَهِيلٌ وَاللَّهِ لَوْ كُنَّا
نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ مَا صَدَدْنَاكَ عَنِ الْبَيْتِ وَلَا قَاتَلْنَاكَ وَلَكِنَّ الْكُتُبَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ إِنِّي لَرَسُولُ اللَّهِ وَإِنْ كَدَّ بَنُو أَبِي الْكُتُبَ مُحَمَّدُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ الرَّهْرِيُّ وَذَلِكَ لِقَوْلِهِ لَا يَسْأَلُونِي خُطَّةً يَعْظُمُونَ فِيهَا خُرُمَاتِ اللَّهِ إِلَّا
أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنْ تَحْلُوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْبَيْتِ
فَنُطَوِّفَ بِهِ فَقَالَ سَهِيلٌ وَاللَّهِ لَا تَخَذَنَّ الْعَرَبُ إِنَّا نَحْنُ نَصْنَعُهُ وَلَكِنْ ذَلِكَ مِنَ
الْعَامِ لِلْقَبِيلِ فَكُتِبَ فَقَالَ سَهِيلٌ وَعَلَى أَنَّهُ لَا يَأْتِيكَ مَنَاجِلٌ وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ
الْأَدَدُ دَنَاهُ الْإِنِّي قَالَ الْمُسْلِمُونَ سُبْحَانَ اللَّهِ كَيْفَ يُرَدُّ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَقَدْ جَاءَ
مُسْلِمًا مَقْبِلَانَهُمْ كَذَلِكَ إِذْ دَخَلَ أَبُو جَبْدَلٍ بْنُ سَهِيلٍ بْنُ عَمْرِو بْنِ رُسَيْفٍ فِي قِيُودِهِمْ وَ
قَدْ خَرَجَ مِنْ أَسْفَلِ مَكَّةَ حَتَّى رَمَى بِنَفْسِهِ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ سَهِيلٌ هَذَا
يَا مُحَمَّدُ أَوَّلُ مَا أَقَاضِيكَ عَلَيْهِ أَنْ تَرُدَّ إِلَيَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَمْ
نَقْبِضِ الْكِتَابَ بَعْدَ مَا قَالَ فَوَاللَّهِ إِذْ لَمْ أَصْلِحْكَ عَلَى شَيْءٍ أَبَدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَلَّمَ فَأَجِزْهُ لِي فَقَالَ مَا أَنَا بِمُجِيزٍ ذَلِكَ قَالَ ابْنُ قُاصِلٍ مَا أَنَا بِقَاضٍ أَلْ قَالَ مَكْرُوكٌ بَلَى قَدْ
أَجِزْنَاكَ لَكَ قَالَ أَبُو جَبْدَلٍ أَيْ مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ أُرَدُّ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَقَدْ جِئْتُ مُسْلِمًا إِلَّا
تَرَوْنِ مَا تَذَلُّعِيَّتْ وَكَانَ قَدْ عَذِبَ عَذَابًا شَدِيدًا إِنِّي وَاللَّهِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّاءِ يَا نَبِيَّ
نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلْتَ أَلَسْتَ نَبِيَّ اللَّهِ حَقًّا قَالَ بَلَى ثَلُثُ السَّنَةِ عَلَى الْحَيِّ وَ
عَذَابًا عَلَى الْبَاطِلِ قَالَ بَلَى ثَلُثُ فَلِمَ يُعْطَى الدِّمَةُ فِي دِينِنَا إِذْ قَالَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ لَسْتُ
أَعْصِيهِ وَهُوَ نَاصِرِي ثَلُثَ أَوَّلِيْنَ كُنْتُ مُحَدِّثًا لِنَاسِنَا فِي الْبَيْتِ فَطُورْتُ بِهِ قَالَ
بَلَى فَلَعَبْرَتُكَ أَنَا نَابِيَّتُهُ الْعَامُ ثَلُثَ لَا قَالَ يَا نَبِيَّ رَمَعْتُ بِهِ مَا لَاقَيْتُ أَبَا بَكْرٍ
فَعَلْتُ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَيْسَ هَذَا أَبِي اللَّهِ حَقًّا قَالَ بَلَى ثَلُثُ السَّنَةِ عَلَى الْحَيِّ وَعَذَابًا عَلَى الْبَاطِلِ قَالَ
بَلَى ثَلُثُ فَلِمَ يُعْطَى الدِّمَةُ فِي دِينِنَا إِذْ قَالَ أَيُّهَا الرَّجُلُ إِنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ وَلَكِنَّ هِيَ
رَبِّهِ وَهُوَ نَاصِرُهُ فَاسْتَمْسَكَ بِعَزْرِهِ فَوَاللَّهِ إِنَّهُ عَلَى الْحَقِّ ثَلُثُ أَلَيْسَ كَانَ مُحَدِّثًا أَنَا
سَنَاءَ الْبَيْتِ وَطُورْتُ بِهِ قَالَ بَلَى فَأَخْبَرَكَ أَنَّكَ نَابِيَّتُهُ الْعَامُ ثَلُثَ لَا قَالَ فَإِنَّمَا أَشِيرُ

١٠
 ١١
 ١٢
 ١٣
 ١٤
 ١٥
 ١٦
 ١٧
 ١٨
 ١٩
 ٢٠
 ٢١
 ٢٢
 ٢٣
 ٢٤
 ٢٥
 ٢٦
 ٢٧
 ٢٨
 ٢٩
 ٣٠
 ٣١
 ٣٢
 ٣٣
 ٣٤
 ٣٥
 ٣٦
 ٣٧
 ٣٨
 ٣٩
 ٤٠
 ٤١
 ٤٢
 ٤٣
 ٤٤
 ٤٥
 ٤٦
 ٤٧
 ٤٨
 ٤٩
 ٥٠
 ٥١
 ٥٢
 ٥٣
 ٥٤
 ٥٥
 ٥٦
 ٥٧
 ٥٨
 ٥٩
 ٦٠
 ٦١
 ٦٢
 ٦٣
 ٦٤
 ٦٥
 ٦٦
 ٦٧
 ٦٨
 ٦٩
 ٧٠
 ٧١
 ٧٢
 ٧٣
 ٧٤
 ٧٥
 ٧٦
 ٧٧
 ٧٨
 ٧٩
 ٨٠
 ٨١
 ٨٢
 ٨٣
 ٨٤
 ٨٥
 ٨٦
 ٨٧
 ٨٨
 ٨٩
 ٩٠
 ٩١
 ٩٢
 ٩٣
 ٩٤
 ٩٥
 ٩٦
 ٩٧
 ٩٨
 ٩٩
 ١٠٠

اللَّهُ نَبِيُّ اللَّهِ وَلَمْ يَمُتْ فَايَسْمِ اللَّهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ وَمَا لَكُمْ أَلَيْسَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الْبَيْتِ وَقَالَ
 عَقِيلُ بْنُ الرَّهَرِيِّ قَالَ عُرُوَّةٌ فَأَخْبَرَنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَانَ يَمُتُ عَنْهُمْ وَبَلَّغَنَا أَنَّ اللَّهَ أَنزَلَ اللَّهُ أَنَّ يَمُتُوا إِلَى الْمُسْلِمِينَ مَا أَنْفَقُوا عَلَى مَنْ هَاجَرَ
 مِنْ أَدْوَابِهِمْ وَحَكَمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَنْ لَا يَمْسُكُوا بَعْضَهُمُ الْكُفَّاءِ أَنَّ عُمَرَ طَلَّقَ أُمَّ الْيَزِيدِ
 فَرَبَّ يَمُتَ إِلَى أُمِّيَّةٍ وَبَيَّتَ حَبْرَةَ الْخَزَاعِي تَزَوَّجَ فَرَبَّةَ مُعَوِيَّةَ وَتَزَوَّجَ الْأَكْثَرُ
 أَبُو جَهْمٍ فَلَمَّا أَبَى الْكُفَّاءُ أَنْ يُقَدِّمُوا بِأَدْوَابِ مَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى أَدْوَابِهِمْ
 أَنْزَلَ اللَّهُ وَإِنْ فَانَكُمُ شَيْءٌ مِنْ أَدْوَابِكُمْ إِلَى الْكُفَّاءِ عَابَتْكُمْ وَالْعُقُوبَ مَا يَمُتُ
 الْمُسْلِمُونَ إِلَى مَنْ هَاجَرَ أُمُومَةً مِنَ الْكُفَّاءِ فَاكُمُ أَنْ يُعْطَى مَنْ ذَهَبَ لَهُ دَوَّجٌ
 مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَا أَنْفَقَ مِنْ حُدُودٍ يَسْأَلُ الْكُفَّاءِ اللَّهُ فِي هَاجَرُونَ وَمَا نَعْلَمُ أَنَّ كَذَا
 مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ إِذْ نَدَّتْ بَعْدَ إِيْمَانِهَا وَبَلَّغَنَا أَنَّ أَبَا بَصِيرٍ بِنَ اسِيدِ التَّقْفِي قَدِمَ
 عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤَمِّناً مُهَاجِرٍ فِي الْمَدِينَةِ فَلَكَّبَ الْأَخْطَسُ بْنُ
 شَرِيْقٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّأَهُ أَبَا بَصِيرٍ أَفْذَكَ الْحَدِيثُ
 ترجمہ سوربن مخمر اور مردان سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم صلح حدیبیہ (ایک کانو
 کا نام ہے قریب کہ کے اور اکثر اسکا حرم بیچ یا ایک کوئین کا نام پھر وہ مکان اس کے نام سے مشہور ہوا)
 کے سال نکلے (یعنی عمرے کی نیت سے آپ کی لڑائی کی نیت نہ تھی اور آپ کے ساتھ کتنے سو
 اور ہزار آدمی تھے سوجب ذوالحلیفین آئے تو قربانی کے محلے میں اڑوا لا اور اسکو اشعار کیا اور وہ ان
 سے عمرے کا احرام باندھا اور ایک مرد خراعی کو جاسوسی کے واسطے بھیجا تاکہ قریش کی خبر لاوے اور چلے
 بیان تک کہ جب نالے کی طرف پہنچے تو آپ کا جاسوس آیا تو اس نے کہا کہ قریش نے آپ کے واسطے
 بہت فوجیں جمع کی ہیں اور کئی قوموں کو اکٹھا کیا ہے اور وہ آپ سے لڑنے والے ہیں اور آپ کو خانے کعبے
 سے روکنے والے ہیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو جھک مشورہ دو کیا تم مناسب
 جانتے ہو کہ میں انکے اہل و عیال کی طرف جھک پڑوں اور انکے لڑکے بالوں کو گرفتار کروں جو ہمو
 خانے کعبے سے روکنا چاہتے ہیں یعنی جو لوگ قریش کی مدد کو آئے ہیں سو وہ اگر اپنے بال ہون کی
 مدد کو آویسے تو خدا نے کافروں کے گردہ کو توڑ دیا نہیں تو ہم انکو مفلس کر کے چوڑ دیں گے یعنی دو نو
 صورت میں انکا نقصان ہے تو صدیق اکبر نے کہا کہ یا حضرت آپ خانے کعبے کی نیت سے نکلے ہیں لڑا
 کے ارادے سے نہیں نکلے پس آپ خانے کعبے کی طرف متوجہ ہو وین پس جو ہمو اس سے روکے گا

اس سے ہم لڑیں گے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چلو خدا کے نام پر (یہاں تک کہ جب بعضے راہ میں تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خالد بن ولید قریش کے (دوسو) سواروں کو لئے غیسم (ایک جگہ کا نام ہے درمیان کے اور مدینے کے) میں آگا رو کے برابرے سو تم دہنی طرف کی راہ لو نیچے جس راہ میں کہ خالد بن ولید کے ساتھ تھے میں پرستم ہے اللہ کی نہ معلوم کیا انکو خالد نے یہاں تک کہ جب لشکر کے غبار انکو پہونچے تو چلا خالد دؤر تا ہوا اس حال میں کہ قریش کو ڈرانے والا ہٹا ساتھ آمد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلے (اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون ہے کہ لے نکلے ہکو ایک راہ سے سو اس راہ کے کہ وہ اٹھیں ہیں تو ہر ایک کو ایک راہ نکل سے لیکر چلا تو وہ اس سے نکلے بعد اسکے کہ دشوار ہوا اور ایک نرم زمین میں پہونچے) یہاں تک کہ جب اس پہاڑی پر پہونچے جس طرف سے کہ لوگ کم والوں پر اترتے ہیں تو آپ کی اونٹنی آپ کے ساتھ بیٹھ گئی تو لوگوں نے کہا کہ کل کل اونٹ کے اٹھانے کے لئے یہ کلمہ بولتے ہیں سو اس نے اس جگہ کو لازم کیا اور نہ اونٹنی تو لوگوں نے کہا کہ اڑکی قصوانی (نام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا تھا) تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہنیں اڑکی قصوانی اور یہ انکی خونین و سکن ہکو روکا ہے مانتی کے بند کرنے والے نے یعنی خدا نے کہ اس نے اصحاب فیل کو مکے سے روکا تھا پھر فرمایا کہ قسم ہے اس ذات پاک کی جسکے قابو میں میری جان ہے کہ مکے والے نہ اٹھیں گے چھ سے کوئی کام جس میں خدا کے حرم کی تعظیم کریں یعنی حرم کیے میں لڑائی ترک کرے نہ مگر کہ میں انکو دو لگا بیخو اس صلح میں جو کہ قریش مجھ سے حرم کی تعظیم کی بابت طلب کرینگے میں ہکو قبول کروں گا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹنی کو چھڑکا تو وہ اٹھ کھڑی ہوئی پہاڑی کے سے ایک طرف ہوئی یعنی اٹھنے سے اور متوجہ ہوئی اور طرف یہاں تک کہ حدیبیہ کی پہلی طرف میں اترے ایک جگہ پر کہ ہیں تھوڑا سا پانی تھا تو لوگ اس سے تھوڑا تھوڑا پانی لیتے تھے سو نہ ٹہرنے والو لوگوں نے پانی کو یہاں تک کہ ہکو گینچ ڈالا یعنی اتر میں کچھ پانی باقی نہ رہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پیاس کی شکایت ہوئی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ترگش میں سے ایک تیر نکالا اور صحاب کو حکم کیا کہ تیر کو پانی میں رکھ دیوین سو قسم ہے خدا کی کہ ہمیشہ جوش مارنا واسطے انکے پانی ساتھ سیرابی کے یعنی ساتھ پانی کے کہ سیراب کرے انکو یہاں تک کہ لوگ پانی سے بہرے یعنی اور ہنوز پانی باقی تھا پس جس حالت میں کہ وہ اسطرح تھوڑا کرنا گمان بدیل بن ورتہ اپنی قوم خراہ کے گچھ لوگوں کے ساتھ آیا اور وہ اہل تھا میرے مکر اور اسکے گرد کے لوگوں میں سے) حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خیر خواہ اور بہید چہانے کی جگہ تھی تو اس نے

کہا کہ جو رانین نے کعب بن لوی اور عامر بن لوی کو کہ حدیبیہ کے جاری پانیوں پر اترے ہیں اور ان کے ساتھ دو دھار اونٹنیاں ہیں یعنی وہ اپنے ساتھ دو دھار اونٹنیاں لے آئے ہیں تاکہ ان کے دودھ سے۔
توشہ بکریں اور نہ پہرین میان تک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو روکین یا مرد ساتھ ان کے جو رد اور بچے
ہیں یعنی وہ اپنی جو رو بچوں کو ساتھ اپنے لے آئے ہیں واسطے ارادہ طول قیام کے اور وہ آپ سے لڑنے
والے ہیں اور آپ کو خانے کعبے سے روکنے والے ہیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ ہم کسی
سے لڑنے کو نہیں آئے لیکن ہم تو عمرہ کرنے کو آئے ہیں اور مقرر قریش کو لڑائی نے مست کر ڈالا اور
انکو ضرر پہونچا یا سو اگر وہ صلح چاہیں تو میں ان کے لئے کچھ مدت مقرر کروں کہ اس مدت میں تم ہم اُسے
لڑیں اور نہ وہ ہم سے لڑیں اور وہ ہمارے لوگوں کے درمیان راہ چھوڑ دیں یعنی جو لوگ کہ ان کے
سوا جو میں کفار عرب وغیرہ سے پہر اگر صلح کی مدت میں کافر مجبور غالب ہوئے تو ان کی مراد حاصل ہوئی
اور اگر میں کافروں پر غالب ہوا تو اگر قریش داخل ہوا چاہیں جس میں لڑائی حل ہوئے یعنی مسلمان ہوا چاہے
تو مسلمان ہوں اور اگر مسلمان ہونے کا ارادہ نہ ہو تو صلح کی مدت میں انہوں نے آماد ہی باقی
یعنی لڑائی سے اور اگر قریش یہ بھی نہ مانیں گے تو قسم ہے اس ذات پاک کی جسکے قابو میں میری
جان ہے کہ بہتہ میں لڑا کروں گا اُسے اپنے کام پر یعنی دین پر میان تک کہ میری گردن جدا ہو اور تم
خدا اپنے دین کو غالب کریگا تو بدیل نے کہا کہ میں تیری بات قریش کو پہونچاؤں گا سو وہ جلا بیان تک
کہ قریش کے پاس آیا تو انکو کہا کہ ہم تمہارے پاس اس مرد کے نزدیک آئے ہیں اور ہم نے اس کو سنا
کہ ایک بات کہتا ہے پس اگر تم چاہو کہ ہم اسکو تمہارے آگے ظاہر کریں تو کہیں تو قریش کے بیو تو فون نے
کہا کہ ہمکو حاجت نہیں کہ تو ہم کو اُس سے کسی چیز کی خبر دے اور ان کے عقلمندوں نے کہا کہ لاجو کچھ تو نے اسکو
کہتے سنا ہے بدیل نے کہا کہ میں نے اُس سے سنا ہے کہ ایسا کہتا تھا پس بیان کیا اس نے جو کچھ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا تو عمرہ بن مسعود کھڑا ہوا اور کہا کہ اے قوم کیا میں تمہارا باپ نہیں انہوں نے
کہا کہ کیوں نہیں ابھرائے نے کہا کہ کیا تم میرے بیٹے نہیں انہوں نے کہا کہ کیوں نہیں اس نے کہا کہ کیا
تم مجھکو تمہمت کرتے ہو انہوں نے کہا کہ نہیں پھر اس نے کہا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ میں نے اہل عکاظ
کو تمہاری مدد کے واسطے بلایا تھا سو جب وہ باز رہے تو میں اہل اور اولاد اور تا بعد ارون کے ساتھ
تمہارے پاس آیا انہوں نے کہا کہ کیوں نہیں پس اُس نے کہا کہ اس مرد نے مجھ سے پہلے یہی بات
تمہارے پیش کی سو اسکو قبول کرو اور مجھکو چھوڑ دو کہ میں اس کے پاس آؤں تو وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
پاس آیا اور آپ سے حکام کرنے لگا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بدیل کو فرمایا تھا

تو عہدہ نے اس وقت کہا کہ اے محمد پہلا بتلا تو کہ اگر تو اپنی قوم کے کام کو جڑہ سے اکھاڑ ڈالے گا تو کیا تو نے عرب کے کسی کو سنا ہے کہ تجھ سے پہلے اپنی قوم کی جڑہ اکھاڑی ہو اور اگر دوسری شق ہو یعنی قریش کو غلبہ ہو تو قسم ہے اللہ کی کہ البتہ میں نہیں دیکھتا کہی نہ اکر نہ دیکھتا کہی آدمی مختلف قوموں کے لائق نہیں کہ بہاگ جاوین اور تہک کو اکیلا چوڑ دین تو صدیق کہنے اسکو کہا کہ لات کی شہرہ گاہ جاٹ کیا ہم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بہاگ جاوین گے اور شکوہ چوڑ دین کے تو عہدہ نے کہا کہ یہ کون ہے لوگوں نے کہا ابو بکر مین اس نے کیا خبر دار ہوتے ہیں اس ذات کی جسے قابو میں میری جان ہے کہ اگر مجھ پر تیرا احسان نہ ہوتا جس کا میں نے تجھ کو بدلہ نہیں دیا تو اب تہ دین تجھ کو اس گالی کا جواب دیتا پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کلام کرنے لگا سو جب آپ سے بات کرنا تھا تو آپ کی ڈاڑھی کو پکڑ لیتا تھا اور مغیرہ بن شعبہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سر پر کھڑا ہوا اور اسکے ساتھ تلوار اترتی اور اسکے سر پر خود تہی سو جب عہدہ اپنا ہاتھ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ڈاڑھی کی طرف جھکاتا تھا تو مغیرہ تلوار کی نعل اسکے ہاتھ کو مارتا تھا اور اسکو کہتا تھا کہ اپنا ہاتھ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ڈاڑھی سے پیچھے ہٹا پس تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں لائق ہے منہک کو یہ کہ ہاتھ لگا دے اسکو تو عہدہ نے اپنا سر اٹھایا اور کہا کہ یہ کون ہے لوگوں نے لکھا کہ مغیرہ بن شعبہ سے تو عہدہ نے کہا کہ ایہ دغا باز کیا فیہ تیری دغا بازی کے مشائے اور اسکی بدی کے دور کریں کہ کوشش نہیں کی اور مغیرہ کفر کی حالت میں ایک قوم کے ساتھ رہتا پھر دھوکا دیکر اونکو قتل کیا اور انکا مال لیا پھر اگر مسلمان ہوا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلام کو تو میں قبول کرتا ہوں اور مال کا حال یہ ہے کہ جبکہ اس سے کچھ مطلب نہیں یعنی میں اس سے تعرض نہیں کرتا اس واسطے کہ اسکو دھوکے سے لیا ہوتا پھر عہدہ اپنی دونوں آنکھوں سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو دیکھنے لگا راوی نے کہا پس قسم ہے اللہ کی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی کہہ کیا رمنہ سے نہ ڈالا مگر ان میں سے کسی مرد کے ہاتھ میں پڑا تو اس نے اسکو اپنے منہ اور بدن پر ملا اور آپ کا کوئی بال نہ گرتا تھا مگر اسکو لے لیتے تھے اور جب انکو کوئی کام فرماتے تھے تو آپ کے کام میں جلدی کرتے تھے اور جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے تو قریب پہنچ کر آپ کے وضو پر پہنچتے اور مین اور جب صحابہ کلام کرتے تھے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی آذانیں پست کرنے تھے اور تعلیم کے واسطے آپ کی طرف تیز نظر سے نہ دیکھتے تھے تو عہدہ اپنے ساتھیوں کی طرف پھرتا پس لکھا ایتھم قسم ہے اللہ کی کہ میں بادشاہوں کی طرف ایچی ہوا امدا ایچی ہوا میں قیصر اور کسر اور نجاشی پر قسم ہے اللہ کی کہ میں بھی کوئی بادشاہ نہیں دیکھا کہ اسکے یار اس کی

تخلیف کرتے ہوں جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یا محمد کی تخلیف کرتے ہیں تم ہر آدمی کی کہ کوئی کہہ سکا نہیں
 ڈالتا کہ اگر انہیں سے کسی مرد کے ماتہ میں پڑتا ہے تو وہ اسکو اپنے نژاد اور بدن پر مل لیتا ہے اور جب
 انکو کسی کام کا حکم کرتا ہے تو اسکے بجالانے میں جلدی کرتے ہیں اور جب وضو کرتا ہے تو قریب ہے
 کہ اسکے وضو پر آپس میں لڑیں اور جب انکو پاس کلام کرتے ہیں تو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں اور تخلیف
 کے واسطے آپ کی طر تیز نظر سے نہ دیکھتے تھے اور تحقیق اس نے پہلی بات تمہارے پیش کی ہے
 پس قبول کرو کہ کوئی کتنا نہ کہ ایک مرد نے کہا کہ جبکو چھوڑ گئیں اسکے پاس جاؤں یعنی حضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم کے پاس تو انہوں نے کہا کہ جا سو جب وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب ہر
 منور ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ فلا نا شخص ہے اور وہ اس قوم سے ہے جو
 قربانی کے اونٹن کی تخلیف اور عزت کرتے ہیں تو قربانی کے اونٹن کو اسکے سامنے کر دو وہ اسکے
 سامنے پہنچ گئے اور آگے آئے اسکو لوگ اس حال میں کہ بلیک کہتے تھے سو جب اس نے یہ حال دیکھا
 تو کہا کہ نہیں لائق واسطے ان لوگوں کے کہ خانے کعبے سے روکے جاوین سو جب وہ اپنے یاروں
 کی طر پہنچا تو کہا کہ بیٹے اونٹن کو دیکھا کہ گھلے میں ہار ڈالے گئے اور اشار کئے گئے سو میں مناسب
 نہیں جانتا کہ خانے کعبے سے روکے جاوین تو ایک مرد ان میں سے اٹھ کھڑا ہوا کہ ہکو مرکز کہا جاتا تھا سو
 اُس نے کہا کہ جبکو چھوڑ دو کہ میں اُس پاس جاؤں تو انہوں نے کہا کہ جا سو جب وہ اصحاب کو نظر آیا تو
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مرکز ہے اور وہ مرد گنہ گار ہے یعنی شریعہ سے سودہ حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام کرنے لگا سو جن حالت میں کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام کرتا تھا کہ انا ہا بن ہبیل بن
 عمر آیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا کام آسان ہوا یعنی صلی اللہ علیہ وسلم کو آیا ہے تو ہبیل نے کہا کہ لا ہذا اور
 ہمارے درمیان ایک صلی اللہ علیہ وسلم نے کاتب کو بلایا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ
 الرحمن الرحیم پڑھا تو ہبیل نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی ہم نہیں جانتے کہ عمن کیا ہے لیکن لکھ سانا نام تیری کو لے اللہ
 جیسا کہ تو پہلے لکھا کرتا تھا تو مسلمان نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی ہم نہیں لکھیں گے ہم مگر بسم اللہ الرحمن الرحیم
 تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لکھ سانا نام تیری کے احوالہ پہ فرمایا کہ یہ وہ چیز ہے کہ صلح کی اس پر محمد
 اللہ کے رسول نے تو ہبیل نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی کہ اگر ہم جانتے ہوتے کہ تو رسول ہے تو تجھ
 کو خانے کعبے سے نہ روکتے اور نہ تجھ سے لواتے لیکن لکھ محمد بن عبد اللہ تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کہ قسم ہے اللہ کی کہ میں البتہ اللہ کا رسول ہوں اگرچہ مجھکو جہلا مالکہ محمد بن عبد اللہ نہری
 کہا کہ یہ قبول کرنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہبیل کے قول کو وہ سطر فرماتے آپ کے ہنا کہ قرین مجھ سے

کوئی بات طلب نہ کر نیکی جہن کہ خدا کے حرم کی تعظیم کریں مگر کہ میں اسکو قبول کروں گا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے..... اپنے اس قول کے سبب سے اسکی بات کو قبول کیا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو فرمایا کہ میں اس بات پر سہم کرتا ہوں کہ تم ہکو کعبے کے جانے سے نہ روکو پس ہم اسکا طواف کریں تو ہسبل نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی نہ جبر چاکرین عرب کہ ہم کپڑے گئے تھر اور غلبے سے ویسکین یھ آیتہ سال کو ہو گا..... پس ہسبل نے کہا اور اس شرط پر کہ نہ تو سے ہم میں سے ہمارا پاس کوئی اور اگر چہ ہمارے دین پر ہو مگر کہ اسکو ہماری طرف پھیر دو تو مسلمانوں نے کہا کہ اللہ پاک ہے کس طرح پھیرا جاوے گا طرٹ مشرکین کی اور حالانکہ مسلمان ہو کر آیا ہے سو جس حالت میں کہ وہ اسی طرح تھے کہ ناہان ابو جندل آیا اس حال میں کہ اپنی بیٹیوں میں چلتا ہتا اور مکے کی نیچے کی طرف سے نکلا ہتا یہاں تک کہ اس نے اپنے تین مسلمانوں کے درمیان ڈالا تو ہسبل نے کہا کہ اے محمد یہ اول اسکو پسز کا ہے کہ صلح کرتا ہوں تجھ سے یہ کہ پھیر دے تو اسکو طرف میری تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو فرمایا کہ ہم صلح نامہ کے لکھنے سے ابھی فایغ نہیں ہوئے یعنی یہ شرط ابھی قرار نہیں پائی تو ہسبل نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی میں اس وقت تجھ سے کبھی کسی چیز پر صلح نہ کروں گا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو اسکی اجازت دے کہ میں اسکو ہمداری طرف نہ پھیروں تو ہسبل نے کہا کہ میں اسکی اجازت نہ دوں گا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں۔ پس کہ ہسبل نے کہا کہ میں نہیں کروں گا تو مرکز نے کہا کیوں نہیں کہنے تھمکو اسکی اجازت دی (لیکن اسے قول کا اعتبار نہ ہوا) تو ابو جندل نے کہا کہ اے گروہ مسلمان کے کیا میں مشرکوں کی طرف پھیرا جاؤں گا اور حالانکہ میں مسلمان ہو کر آیا ہوں کیا تم نہیں دیکھتے جو کچھ کہ میں نے پایا اور اسکو خدا کے راہ میں سخت مار ہوئی تھی عمر فدیوق نے کہا کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا تو میں نے کہا کہ کیا آپ سچے نبی نہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں میں نے کہا کہ کیا ہم حق پر نہیں اور ہمارے دشمن باطل پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں میں نے کہا پس اس وقت ہم اپنے دین میں حیس حالت نہ دین گے یعنی ہم مسلمان کو کافر دین کے حوالے نہ کریں گے کہ امین ہمارے دین کا نقصان ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ کا رسول ہوں میں اسکی نافرمانی نہیں کرتا اور وہ میرا دو گار ہے میں نے کہا کہ کیا آپ ہکو نہ کہا کرتے تھ کہ ہم خانے کعبے میں آویٹے اور اسکا طواف کریں گے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں کیا میں نے تھمکو خبر دی تھی کہ ہم اس سال خانے کعبے میں آویٹے میں نے کہا نہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ بیشک تو خانے کعبے میں آویگا اور اوسکا طواف کریگا عمرغم نے کہا کہ پہرین ابو بکرؓ نے آیا تو میں نے کہا کہ اے ابو بکرؓ کیا یہ سچا نبی نہیں اس نے کہا کہ کیوں نہیں میں نے کہا کہ کیا نہیں ہم حق پر اور ہمارے دین باطل پر ابو بکرؓ نے کہا کہ کیوں نہیں میں نے کہا کہ ہم اسوقت بری حصلت دین میں نہ دینگے صدیق اکبرؓ نے کہا کہ اے مرد وہ اللہ کا رسول ہے وہ اپنے رب کی نافرمانی نہیں کرتا اور وہ اسکا مددگار ہے سوائے حکم کے ساتھ جنگل مار یعنی اسکی مخالفت نہ کریں تم ہے اللہ کی کہ نے شک وہ حق پر ہے میں نے کہا کہ کیا وہ ہکو نہ کہا کرتا تھا کہ ہم خانے کعبے میں آویسکے اور اسکا طواف کریں گے اس نے کہا کہ کیوں نہیں پس کیا اس نے تمکو خبر دی اہی کہ تو اس سال خانے کعبے میں آویگا میں نے کہا کہ نہیں ابو بکرؓ نے کہا کہ نے شک تو خانے کعبے میں آویگا اور اوسکا طواف کریگا نہ ہی نے کہا کہ عمرغم نے کہا کہ میں نے اس گفتگو کو اسطے ہی بڑھتے تدارک توقف کے کہ ابتداء میں مجھ سے حکم لے بجالائے میں واقع ہوا کہ کنی نیک عمل کئے کہ وہ میرا قصور پورا ہو۔ راوی نے کہا کہ جب صلحنا مد کے لکھنے سے فراغت ہوئی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحاب سے فرمایا کہ اٹھ کھڑے ہو اور قرآنی کو خارج و حج کر و پھر سر منڈاؤ۔ راوی نے کہا پس قسم ہے اللہ کی کہ انہیں سے کوئی کہہ نہ ہوا یہاں تک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین بار فرمائی سو جب انہیں کوئی کہہ نہ ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام سگدیس گئے پس ذکر کی واسطے اُسکے وہ چیز کہ لوگوں سے ہائی یعنی نہ بجالائے حکم کے سے تو ام سلمہؓ نے کہا کہ اے نبی اللہ کے کہ کیا آپ چاہتے ہو کہ سب لوگ احرام اتار ڈالیں آپ نکلیں اور انہیں سے کسی کے ساتھ کلام نہ کریں یہاں تک کہ اپنی ہدی ذبح کریں اور اپنے نائی کو بلا دیں کہ وہ آپکا سر منڈے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور کسی سے کلام نہ کیا یہاں تک کہ یہ کام کیا اپنی قربانی ذبح کی اور اپنا نائی بلایا تو اس نے آپکا سر منڈا سو جب صحاب نے یہ حال دیکھا تو اٹھ کھڑے ہوئے اور قرآنی ذبح کی اور بعضا بعضے کا سر منڈا لے لگا یہاں تک کہ قریشکا بعضے بعضوں کو مار ڈالیں یعنی ہجوم سے اور تنہائی سے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپس کئی عورتیں سلمان ہو کر آمین تو خدا نے یہ عبادت اتاری کہ اے ایمان والو جب آدین ہمارے ہاں سلمان عورتیں حرت کر کے یہاں تک کہ بونچے بعصم الکواہر شک یعنی اور نہ رکھو قبضہ میں ناموس کافر عورتوں کے یعنی کافر عورتوں کو نکاح میں نہ رکھو اور طلاق دی عمرغم نے اسوقت اپنی دو نو عورتوں کو کہ شرک میں تھیں یعنی کافر تھیں سو ایک سے معاویہؓ نے نکاح کیا اور دوسری سے صفوانؓ نے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کی طرف پہرے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپس ایک قریشی مرد ابو بصیرؓ آیا اور

حالانکہ وہ مسلمان تھا تو کئے والے کافروں نے انکی تلاش کو دو مرد بھیجے تو دونوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ جتنے ہم سے کیا ہے اُسکو پورا کر دو تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو دونوں کے حوالے کیا اور وہ اُسکو لے نکلے یہاں تک کہ جب ذوالحلیفہ میں پہنچے تو اتر کر اپنی کھوپرین کھانے لگے تو ابو بصیر نے دونوں میں سے ایک کے کو کہا کہ قسم ہے اللہ کی اسے فلائے البتہ میں گمان کرتا ہوں کہ تیری یہ تلوار بہت عمدہ ہے تو دوسرے نے اُسکو میان سے کہینچا اور کہا کہ ہاں البتہ بہت عمدہ ہے میں نے اس سے بار بار تجربہ کیا ہے تو ابو بصیر نے کہا کہ مجھکو دکھا تو اس نے اُسکو اس تلوار پر قدرت دی تو اس نے اُسکو تلوار ماری یہاں تک کہ وہ مر گیا اور دوسرا ہباگ گیا یہاں تک کہ مدینے میں آیا اور دوڑتا ہوا مسجد داخل ہوا تو جب اُسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا کہ مقرر اس شخص نے ڈر دیکھا تو جب وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس پہنچا تو کہا کہ قسم ہے اللہ کی میرا ساتھی مارا گیا اور میں بھی مارا جاتا ہوں تو ابو بصیر آیا اور کہا کہ اے نبی اللہ کے قسم ہے اللہ کی خدائے آپکا ذمہ پورا کیا یعنی آیت انکی طرف سے کچھ عقاب نہیں اس چیز میں کہ میں نے کیا آئیے مجھکو انکی طرف پھیر دیا پھر خدائے مجھکو اُننے نجات دی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُسکی ماں کی کبختی وہ تو لڑائی لڑا کر پھر کھلنے والا ہے کاش اُسکا کوئی مددگار ہوتا سو جب اُس نے یہ بات سنی تو معلوم کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُسکو کافروں کی طرف پھیر دینگے تو وہ وہاں سے نکلا یہاں تک کہ دریا کے کنارہ پر آیا اور ابو جندل بھی گئے وہاں اور ابو بصیر کے ساتھ جا ملا پھر یہ حال ہوا کہ قریش سے کوئی آدمی مسلمان ہو کر نہ نکلتا مگر ابو بصیر کے ساتھ جاتا تھا یہاں تک کہ انہیں سے ایک گروہ جمع ہو لیکن ستر آدمی یا کم بیش سو قسم ہے اللہ کی کہ وہ قریش کے کسی قافلے کو نہ سنتے تھے کہ شام کی طرف نکلا ہو مگر اُسکو راہ میں روکتے تھے سو اُنکو مار ڈالتے تھے اور انکا مال لے لیتے تھے تو قریش نے کسی کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجا اس حال میں کہ قسم دیتے تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کی اور حق قربت کی کہ اگر اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بیان تھے کہ نہ کریں کہو مگر کہ کسی کو ابو بصیر اور اُنکے یاروں کو مدینہ میں بلا یوں پس جب بلا یوں میں اُنکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ چلے آوین پاس آپکے توجہ کو ہم میں سے مسلمان ہو کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آوے وہ امن میں ہے یعنی اُسکو ہر طرف نہ پھیر دین یعنی قریش اپنی شرط سے پشیمان ہو کر اور کہا کہ آپ ابو بصیر کو منع کریں ہم اس شرط سے باز آئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو اپنے پاس بلا ہیجا تو خدائے یہ امت اللہ کی کہ اللہ وہ ہے جس نے روک رکھا ہاتھ تھارے اُننے اور اُنکے ہاتھ سے ہر شہر کے کو بعد اسکے کہ فتح

اسی اللہ نے انکو اُپر بیان تک کو پہنچنے اس قول کو حتمی الحجابیت یعنی جب رکھی کافروں نے اپنے
 دل میں پیچ نادانی کی صدا اور انکی تیج اور ضد یہ تھی کہ انہوں نے اقرار نہ کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم اللہ کے پیغمبر ہیں اور نہ اقرار کیا بسم اللہ کا اور انکو کہنے کے جانے سرور کا اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے تو
 یہ کہ جو عورتیں مکہ سے مسلمان ہو کر آئی ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکا امتحان کرتے تھے اور
 پہنچتی ہوں یہ خبر کہ جب خدا نے یہ حکم اُنار کہ پہر دین کافروں کو جو خرچ کیا انہوں نے اُپر جنہوں نے
 ہجرت کی انکی بی بیوں سے اور مسلمانوں کو حکم کیا کہ نہ رکھیں مہجرت میں ناموس کا فرعون تو
 کی یعنی کافروں کو نہ رکھیں نہ رکھیں تو عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی دو عورتوں کو طلاق دی ایک قریبہ
 ابی اسیمہ کی بیٹی کو دوسری جردل خراعی کی بیٹی کو سو قریبہ سے معاویہ بن ابی سفیان نے نکاح کیا
 اور دوسری سے ابوجہم نے نکاح کیا سب کافروں نے انکار کیا اس سے کہ اقرار کریں ساتھ ادا
 کرنے اُس چیز کے کہ مسلمانوں نے اپنی بی بیوں پر خرچ کیا تھا تو خدا نے یہ آیت اتاری کہ اگر تم
 رہیں تمہارے ماتھے سے کوئی تمہاری عورتیں کافروں کی طرف پہر تم عقوبت کرو اور عقوبت وہ
 کہ اگر کریں مسلمان طرف اُس شخص کی کہ جسکی عورت کافروں سے مسلمان ہو کر ہجرت کرے پس
 حکم کیا خدا نے یہ کہ دیا جاوے وہ شخص جسکی بی بی مسلمانوں سے مرتد ہو گئی جو کہ اُس نے خرچ
 کیا کافروں کی عورتوں کے ہر سے جنہوں نے ہجرت کی یعنی جس مسلمان کی عورت مرتد ہو کر
 گئی اور کافر اسکا خرچ کیا یعنی مہر نہیں پہر دیتے تو جس کافر کی عورت مسلمان ہو کر آئی انکا مہر
 تھا اُسکے خاوند کو سوا اسکو نہ دین اُس مسلمان کو دین جسکی عورت چلی گئی یہ مال گئی میں کہا
 اس مال کے اور ہم نہیں جانتے کہ ہجرت کرنے والی عورتوں سے کوئی ایمان لانے کے بعد مرتد
 ہوئی ہو اور ہر کوئی پہنچ کر ابوبصیر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا مسلمان ہو کر ہجرت
 کر کے صلح کی مدت میں تو انھوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھا کہ ابوبصیر انکو پہر دین
 پہر ساری حدیث بیان کی کہ ابوبصیر نے کہا کہ اس فصل میں جواز چھپے کہ کافروں
 کے گھر مکنے والوں سے اور اپنے لشکر کے ساتھ اچانک جا رہا نادار سے چاہنے بے خبری انکی کے
 اور یہ کہ حاجت کو واسطے تنہا سفر کرنا جائز ہے اور یہ کہ جائز ہے چلنا شکل راہ میں آسان راہ کو چھوڑ کر
 کسی مصلحت کو اور یہ کہ جائز ہے حکم کرنا ایک چیز پر ساتھ اُس چیز کے کہ انکی عادت کو معلوم ہو اگرچہ جائز
 ہے کہ اسکا غیر لپیر عارض ہو دے پس جب کسی شخص سے ہفتہ واقع ہو کہ انکی مانند اُس سے اُسے معلوم
 نہ ہو تو نہیں نسبت کیا جاتا طرف انکی اور نہ کیا جاوے اُپر جو انکو انکی طرف

اور یہ کہ جائز ہے دست اندازی کرنی غیر کے ملک میں مصلحت کے بغیر کے مریخ اجازت کے جبکہ سبقت کی ہو اس سے اس چیز کو اس کی رضا مندی پر دلالت کرے اس واسطے کہ صحابہ نے کہا اعلیٰ عل تو انہوں نے اسکو بغیر اجازت کے چڑھا اور یہ جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو ہاتھی کے روکنے والے نے روکا ہے تو اسکا قصہ مشہور ہے اور اپنی جگہ میں اسکی طرف اشارت آوے گی اور اس بجگہ اس کے ذکر کرنے کی مناسبت یہ ہے کہ اگر صحاب اس صحت سے کہ میں داخل ہوتے اور قریش انکو اس سے روکتے تو اہستہ ان کو درمیان لڑائی واقع ہوتی جو کبھی خونریزی اور مال لوٹنے کی طرف ہوتی ہے مگر اگر فرض کیا جانا داخل ہونا ہاتھی کا اور اس کے صحاب کا لگے ہیں لیکن دو نو جگہوں میں اللہ کے علم میں سابق گذر چکا تھا کہ انہیں سے بھت خلقت اسلام میں داخل ہوگی اور انکی پشتون سے لوگ پیدا ہو گئے جو مسلمان ہو گئے اور جہاد کرینگے اور صلح حدیبیہ کے وقت مکہ میں بہت لوگ مسلمان ہو چکے اور بے بس تھے مرد اور عورتوں اور لڑکوں سے سو اگر صحاب کے میں داخل تھے تو نہین ہن تھا اس سے کہ انہیں سے کئی آدمی بے قصد مارے جاوین جیسے کہ اشارہ کیا طرف اس کی خدا نے دلدادہ جلال مؤمنین الایہ اور مہلب کہا خدا کو حابس الغیل کہنا جائز نہین لیکن امر او یہ ہے کہ اسکو خدا کے حکم نے روکا اور تعاقب کیا گیا ہے ساتھ اس کے کہ خدا کے حق میں اسکا بولنا جائز ہے پس کھا جاتا ہے جَسَمًا اللہ حَا الْغَيْل یعنی روکا اسکو ہاتھی کے روکنے والے نے اور سوا اسکے نہیں ج چیز کہ ممکن ہے کہ منع کیا جاوے نام رکبنا خدا تعالیٰ کا ہے ساتھ حابس الغیل کے اور ہانڈا اسکی اسی طرح جواب دیا ہے ابن مسیر نے اور یلانی ہے اسپر کہ خدا کے نام توقیفی میں اور غزالی اور ایک گروہ چچ کے راہ چلے میں پس کہا انہوں نے کہ منع کی جگہ وہ ہے کہ نہ وارد ہوئی ہو نفص ساتھ اس چیز کے کہ اس سے شق ہوتی ہے اس شرط سے کہ نہ ہو یہ نام شق مشعر ساتھ نقص کے پس جائز ہے نام رکبنا خدا تعالیٰ کا ساتھ واقعی کے یعنی مجھ کہنے والا واسطے قول اللہ تعالیٰ کے کہ جسکو تو آج کے دن گنہ سے نگاہ رکھو سو تو نے اسپر رحمت کی اور نہین جائز ہے نام رکبنا خدا تعالیٰ کا ساتھ بتلک کے یعنی بنا کرنے والا اگرچہ وارد ہوے قول اللہ تعالیٰ کا وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا یَاۡدُو اور اس تقریر میں جائز ہونا تشبیہ ہے بہت عام سے اگرچہ مختلف ہو بہت خاصہ واسطے کہ اصحابیل محض باطل پرستے اور اس ادنیٰ والے محض حق پرستے۔

ولیکن آئی تشبیہ بہت ارادے اللہ کے سے حرام سے مطلق منع کرنے میں ایسراہل باطل کی طرف سے پس واضح ہے اور ایسراہل حق کی طرف سے پس واسطے ان مغر کے جنکا ذکر پہلے گذر چکا ہے یعنی کہ میں ضعیف مسلمان کا ہونا اور یہ کہ جائز ہے بیان کرنا مثل کا اور عبرت بکڑنا اس شخص کا جو باطل پرست

ساتھ اس کے جو گزر چکا ہو خطابی نے کہا اس قصہ میں جسات المسلمیٰ عظیم کے یہ معنی ہیں کہ حرم میں لڑائی نہ کی جاوے اور صلح کی طرف رخ کیا جاوے اور خیزی سے پرہیز کیا جاوے اور جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی بات مجھ سے طلب نہ کرے جیسے جس میں کہ خدا کے حرم کی تعظیم ہو مگر کہ میں اذکو دوں گا تو سہیل نے کہا کہ اس حدیث کے کسی طریق میں واقع نہیں ہوا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انشاء اللہ کہا ہوا وجود یکہ آپ کو ہر حال میں انشاء اللہ کے کہنے کا حکم تھا اور جواب یہ کہ وہ امر واجب تھا پس اس میں انشاء اللہ کہنے کی حاجت نہ تھی اور تعاقب کیا گیا ہے ساتھ اس کے کہ خدا نے اس قصہ میں فرمایا۔ کَتَبْتُ خُلُقَ الْمَسِيحِ الْحَرَامَ اِنْشَاءَ اللّٰهِ اَمِنَیْنِ تو خدا نے اس جگہ انشاء اللہ کہا ہوا جو متحقق ہونے وقوع اس کے واسطے تعلیم اور ارشاد کے پس اولے یہ ہے کہ عمل کیا جاوے اس پر کہ انشاء اللہ راوی سے ساقط ہوا یا یہ قصہ اس حکم کے نازل ہونے سے پہلے تھا اور نہیں معارض ہوا اس کو جو ماسوہ کف کا کئے اس واسطے کہ نہیں کوئی مانع یہ کہ بعض سورت کا نزول متاخر ہوا ہو اور یہ جو راوی نے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ترکش سے تیر نکال کر پانی میں ڈالا اور پانی جوش مارنے لگا تو یہ قصہ اس قصے کے سوائے ہے جو معاذی میں بھی جا بڑی حدیث سے آویگا کہ لوگوں کو حدیثیہ میں پیاس لگی اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے ایک لوثا تھا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو وضو کیا پھر اپنا ہاتھ اس میں رکھا تو آپ کی انگلیوں سے پانی جوش مارنے لگا آخر حدیث تک اور یہ قصہ کوئیں کے قصے سے پہلے تھا اور اس فصل میں کئی معجزے ظاہر ہیں اور امین بیان ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہتیاروں کی برکت کا اور جو آپ کی طرف نسبت کیا گیا ہے اور اس جگہ کے سوا اور کئی جگہوں میں ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے پانی کا ٹھنڈا واقع ہوا ہے اور یہ جو کہا کہ خزانہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خیر خواہ تھے تو اسکی اصل یہ ہے کہ کفر کی حالت میں بنی ہاشم نے خزانہ کے ساتھ قسم کھائی تھی کہ آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرے جیسے پھر اسلام میں بھی بدستور اس پر قائم ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے خیر خواہی چاہنی بعض معاہدین اور اہل ذمہ سے جب کہ ولالت کرے قرینہ انکی خیر خواہی پر اور کوئی دے بے بخرہ ساتھ مقدم کرنے لگے کے اہل اسلام کو انکے غیر پر اگر چہ وہ انکے ہم دین ہوں اور سہا جاتا ہے اس سے کہ جائز ہے خیر خواہی چاہنی بعض ہاشم کو دشمن سے واسطے مدد لینے کے غیروں پر اور غیر کافروں کی دوستی نہیں کرنی جاتی بلکہ یہ اُن سے خدمت کیے تبدیل ہے اور کم کرنے شرکت جماعت انکی سے اور نہ تھی کہ بعض کا ساتھ بعضوں کے اور اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ کافروں سے مدد لینے مطلق جائز ہوا ہے جو فرمایا کہ اگر کافر مجھ پر غالب ہو تو ان کی مراد حاصل ہوئی اگر میں اپنی غالب ہوا اللہ تعالیٰ تو حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں شک کیا باوجودیکہ آپ کو یقین تھا کہ خدا آپ کی مدد کرے گا اور آپ کو غالب کرے گا
اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا وعدہ کیا ہے تو یہ شک بطور متزلزل ہے سوائے خضم کے اور خضم
کرنے امر کے خضم کے گمان پر کسی نکتہ کے واسطے پہلی قسم کو حذف کیا اور آئندہ یقین کیا اور یہ جو فرمایا کہ یہاں
تک کہ میری گردن جدا ہو تو مراد یہ ہے کہ میں مر جاؤں اور اپنی قبر میں تنہا باقی رہوں اور احتمال ہے کہ مراد
یہ ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کافروں سے لڑیں یہاں تک کہ انکی لڑائی میں تنہا رہیں اور ابن مسیر نے
کہا کہ شاید حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تنبیہ کی ہے ساتھ اس کے کہ اعلیٰ پر یعنی واسطے میرے قوت و
ساتھ اللہ کے وہ چیز کہ تفحص کرتی ہے کہ میں ان کے دین کے واسطے لڑوں اگر تنہا ہوں پس کس طرح نہ
لڑوں میں ان کے دینی سے ساتھ موجود ہوں مسلمانوں کے اور کثرت انکی کے اور اس فصل میں غیبت
والی ہے پر اور پر درسی پر اور باقی کہتا اس شخص پر کہ ہواہل اس کے اور خرچ کرنا خیر خواہی کا واسطے تو بہت
کے اور اس میں بیان ہے اس چیز کا کہ تھے اُس پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قوت ہو اور ثابت رہنے کی چیز
جاری کرنے حکم اللہ کے اور پہنچانے امر ان کے کہ اور اس حدیث میں ہے کہ عادت جاری ہے کہ جمع ہو کر
اشکون پر پہا گلو کا من نہیں بخلاف ان کے کہ ایک قبیلے سے ہو کہ وہ عادت میں پہا گنے کو عار سمجھتے ہیں
اور کس چیز سے معلوم کر دیا عروہ کو کہ اسلام کی دوستی قربت کی دوستی سے اعظم ہے اور یہ بات کہ
اس سے ظاہر ہوئی کہ مسلمانوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم میں نہایت کمال کیا اور یہ جو
صدیق اکبر نے کہا کہ لات کی شرمگاہ چاٹ تو لات ایک بیت کا نام ہے اُن بتوں میں سے جب کو قریش
اور نقیض پوجتے تھے اور عرب کی عادت تھی کہ ان کے ساتھ گالی دیتے تھے لیکن اُن کے لفظ سے یعنی لات
کی جگہ مان کے لفظ بولتے تھے تو ارادہ کیا صدیق نے مبالغہ کا عروہ کو گالی دینے میں ساتھ قائم کرنے
معبود ان کے کہ انکی مان کی جگہ میں اور ان کے اس غصہ کا سبب تھا کہ اُن نے مسلمانوں کی طرف پہا گلو
کو نسبت کیا اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے بولنا خراب لفظ کا واسطے ارادہ جہلک اُن شخص کے کہ
ظاہر ہو اس سے وہ چیز کہ وہ ان کے سبب ان کا مستحق ہو اور ابن مسیر نے کہا کہ صدیق اکبر کے قول میں
خسین کرنا ہے واسطے و تمیز کے اور جہلانا انکا اور تعریض ہے یعنی اشارت ہو ساتھ الزام دینے لگو
کے ان کے اس قول پر کہ لات انکی بیٹی ہے بلند ہے اللہ اس سے بہت بلند ہونا بایں طور کہ اگر وہ بیٹی ہوتی
تو ابستہ ہوتی واسطے ان کے وہ چیز کہ عورتوں کے واسطے ہوتی ہے یعنی شرمگاہ اور یہ جو عروہ
نے کہا کہ لے دغا باز کیا میں تیری دغا بازی کے سنا نے میں کو شمش نہیں کی تو یہ اخارہ ہے طرف
اس چیز کی کہ اسلام سے پہلے معینہ کے واسطے واقع ہوا تھا اور وہ قصہ یوں ہے کہ معینہ ثقیف کو تیرا

آدمیوں کے ساتھ نکلا تو اس نے انکو دھوکا دیکر مار ڈالا اور انکا مال لے لیا تو دونوں فریق جوش میں آئے
 یعنی قاتل اور مقتول کے وارث تو عروہ نے کوشش کر کے انکے درمیان صلح کرائی اور نیزہ آدمیوں
 کی میت مقتولوں کے وارثوں کے وارثوں کو دلوائی اور یہ قصہ دراز ہے اور یہ جو فرمایا کہ ایسا مال میں ہمیں
 اٹھائے کہ جو جلتے پھینکے یعنی میں اس سے تعرض نہیں کرتا اس واسطے کہ اس نے انکو دھوکے میں لیا
 اور اس سے سمجھا جاتا ہے کہ نہیں حلال ہے مال کا ذوق کا اٹھانے کی طاقت میں وہ دھوکے میں اس واسطے
 کہ فریق محبت کرتے ہیں امانت پر امانت اپنی مالکوں کی طرف ادا کی جاتی ہے مسلمان ہو یا کافر
 اور یہ کہ کافروں کے مال تو صرف لادائی اور غلبے میں حلال ہوتے ہیں اور شاید حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
 نے مال کو انکے ہاتھ میں چھوڑا واسطے ممکن ہونے اس بات کو کہ انکی قوم مسلمان ہو اور وہ انکا مال
 انکو پہرہ دے اور اس سے سمجھا جاتا ہے کہ حربی کا حربی کا مال تلف کرے تو اسی پر نشان نہیں
 یعنی اسکا بدلہ نہیں اور یہ ایک وجہ واسطے شافعیہ کے اور یہ جو کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا
 کہہنا کہ اپنے منہ اور بدن کو مل لیتے ہو تو اس سے معلوم ہوا کہ کہہنا کہ پاک ہو اور اسی طرح کہ جو مال حلال
 ہو اور یہ کہ جائز ہے برکت ڈھونڈنی نیکوں کے فضلوں سے جو پاک ہوں اور شاید اصحاب نے انکو فریق
 کے سامنے کیا اور اس میں مباذلہ کیا واسطے اشارت کرنے کہ انہوں نے طرف رد کی اسی پر خوف کیا تھا اس نے
 پہاگنے انکے سی اور گویا کہ انہوں نے زبان حال سے کہا کہ جواب نے امام سے ایسی محبت رکھتا ہوں اور جو کسی
 ایسی تعظیم کرتا ہو کہ طرح گمان کیا جاتا ہے ساتھ انکے کہ وہ انکو چھوڑ کر پہاگ جاوے گا اور اسکو دشمن
 کی سپرد کرے گا بلکہ وہ سخت بغیرت کہنے والے ہیں ساتھ انکے اور ساتھ دینے انکے کہ اور مدد انکی کے
 ان قبیلوں سے کہ برادری کے سبب سے ایک دوسروں کی رعایت کرتے ہیں اور ساتھ ساتھ ہوتا ہے اس سے
 جواز پونے کا طرف مقصود کی سادہ طریق جائز کے اور عروہ کے قہقہے میں فوائد سے ہے وہ چیز کہ دولت
 کرتی ہے انکی جودت اور بیدار ہونے پر اور بیان ہے انکا کہ تھے اسی پر اصحاب مباذلہ کرنے میں حضرت
 صلے اللہ علیہ وسلم کی تعظیم میں اور توفیق میں اور آپ کو امر میں کی رعایت کہنے میں اور مدد کرنے میں
 کہ جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ظلم کے ساتھ فعل کے یا قول کے اور برکت حاصل کرنے کے ساتھ انکو
 آپ کے اور یہ جو بنی کنانہ کے ایک مرد نے کہا کہ میں مناسب نہیں جانتا کہ یہ لوگ خلتے کہیں سرور کو جاویں
 تو فریش نے انکو کہا کہ ہم سے ہٹ جا یہاں تک کہ لین ہم واسطے جانوں اپنی کو چھکے ساتھ ہم رہیں
 ہوں اور اس قصے میں معلوم ہوا کہ لادائی میں دغا کرنا درست ہے اور جائز ہے ظاہر کرنا اور وہ ایک
 چیز کا اور حالانکہ مقصود انکا بغیر ہوا اور یہ کہ بہت مشرک اعرام کے آدمیوں اور حرم کی تعظیم کرتے ہوں

اور جو اس سے روکے اُس پر نکار کرتے تھے واسطے بیل پکڑنے کے ساتھ بقایا دین ابراہیم کے اور یہ جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مکرز گنہ کار مرد ہے تو یہ اس واسطے ہے کہ وہ پچاس آدمی لیکر رات کو مدینہ میں آیا تھا کہ صحابہ پر شبنون کرے تو محمد بن مسلمہ نے کہا اؤنگو پکڑ لا اور مکرز بھاگ گیا اور شاید حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکی طرف اشارہ کیا ہو گا اور یہ جو راوی نے کہا کہ ناگھان ہسبل آیا تو ایک روہت میں اتنا زیادہ ہے کہ قریش نے ہسبل بن عمر کو بلایا اور ہسبل کو کہا کہ اس مرد بیٹھے بیٹھ کر اس جا اور اُس سے صلح کر تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریش کا ارادہ صلح کا ہے جبکہ انہوں نے اسکو بھیجا اور جو اُس نے کہا کہ لا ہمارے اور اپنے درمیان صلح امر لکھ تو ایک روہت میں ہے کہ جب وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس پہنچا تو ان کے درمیان بات چیت ہوئی یہاں تک کہ واقع ہوئی ان کے درمیان صلح اس پر کہ دس برس لڑائی متوقوف رہے۔ اور یہ کہ اس میں بن لوگ ایک دوسرے اور یہ کہ پچہتر برس سال پھر جاوین اور پھر جو ابوبصیر نے کہا کہ خدا نے ایک ذمہ پورا کیا تو ایک روہت میں اتنا زیادہ ہے کہ ابوبصیر نے کہا کہ یا حضرت آپ کو معلوم ہے کہ اگر میں اُن کے پاس جاؤں تو مجھکو اپنے دین سے فتنے میں ڈالیں گے سو کیا میں جو کچھ کر کیا اور زمینیں سکر اور اون کے درمیان کوئی عہد اور نہ عقد اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی مسلمان صلح کے زمانے میں دار الحرب سے آوے تو جو اسکی تلاش میں آوے اسکو قتل کیا جاوے جبکہ ابھی خطر پھیر دینے کی شرط ہو اسواسطے کہ جب ابوبصیر نے اسکو مار ڈالا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس پر نکار نہ کیا اور نہ اس میں قصاص کا حکم کیا اور نہ دیت کا اور یہ جو کہا کہ کاش اسکا کوئی مددگار ہوتا تو اس میں اشارت ہر طرف اسکی ساتھ بھاگ جانے کے تاکہ نہ پھیر دین اسکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم طرف کافرون کی اور رفر ہے طرف اسکی کہ پہونچے اسکو یہ بات مسلمانوں سے یہ کہ اسکو جا لیں اور جمہور علماء و شافعیہ وغیرہ کہتے ہیں کہ جائز ہے تعریض ساتھ اس کے نہ تعریض جیسا کہ اس قصے میں ہے اور یہ جو کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی کو ابوبصیر کے بلانے کو بھیجا تو ایک رات میں ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوبصیر کی طرف خط لکھا سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خط پہنچا اور وہ مرض الموت میں تھا سو وہ مر گیا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خط اس کے ہاتھ میں تھا اور ابوجنبل نے اسکو اس جگہ دفنایا اور اسکی قبر میں مسجد بنائی اور ابوجنبل اور اسکے ساتھی مدینہ میں آئے سو ابوجنبل ہمیشہ مدینہ میں رہا یہاں تک کہ جہاد کی واسطے شام کو نکلا اور شہید ہوا اور ابوبصیر کے قصے میں کئی غامضے ہیں۔ جائز ہے قتل کرنا کافر ظالم کو انیوالے کا دھوکے سے ہلکے ہو

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِذَا تَجَلَّدَ فِي الْقَرْضِ جَدَّ لِيْنِے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جب قرض میں اس سے مدت معین کرے تو جائز ہے **ف** ان سب کی شرح قرض میں گند چکی ہے معلوم ہو کہ قرض میں مدت معین کی شرط کرنی جائز ہے **بَابُ الْمَكَاتِبِ وَمَا لَا يَحِلُّ مِنَ الشَّرْطِ إِلَّا بِإِذْنِ النَّبِيِّ** کتاب اللہ باب ہے بیان میں مکاتب کو اور اس چیز کو کہ نہیں حلال ہے شرطوں سے جو کتاب اللہ کے مخالف ہیں **ف** پہلے یہ باب گند چکا ہے **بَابُ يَأْخُذُ مِنْ شَرْطِ الْمَكَاتِبِ** اور یہ باب پہلے سے عام ہے اگرچہ دونوں کی حدیث ایک ہے اور نیز کتاب التلقین میں پہلو گند چکا ہے یا جو من شرط مکاتب میں ما شرط شرط الیس کتاب اللہ اور پہلے گند چکا ہے کہ مراد اس کی تفسیر کرنی پہلی کی ہے ساتھ دوسرے کے اور مراد اس جگہ تفسیر کرنی ایک قول الیس کتاب اللہ کی ہے اور یہ کہ مراد ساتھ لکے وہ چیز ہے جو کتاب اللہ کے مخالف ہو یہ تقویت کی اس کی بخاری نے ساتھ اس چیز کے کہ نقل کیا ہے اسکو عمر یا ابن عمر سے اور اس کی توجیہ یہ ہے کہ کہا جاوے کہ مراد ساتھ کتاب اللہ کے حدیث میں حکم اسکا ہے اور وہ عام ہے اس سے کہ نص ہو یا نکل گیا اور جو اس کے سوا ہے وہیں وہ مخالف ہے ساتھ اس چیز کے کہ کتاب اللہ میں ہے (فتح) **وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي الْمَكَاتِبِ شُرُوطُهُمْ بَيْنَهُمْ** یعنی اور جابر بن عبد اللہ نے مکاتب کے حق میں کہا کہ مکاتبوں اور ان کے مالکوں کے درمیان جو شرطیں قرار پا چکی ہوں وہ معتبر ہیں یعنی جبکہ کتاب اللہ کے مخالف نہ ہوں **وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كُلُّ شَرْطٍ خَالَفَ كِتَابَ اللَّهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ اشْتَرَطَ مَائَةٌ شَرْطًا لَمْ يَنْقُصْ عَمْرًا** نے کہا کہ جو شرط کہ کتاب اللہ کے مخالف ہو پس وہ باطل ہے اگرچہ سو شرط کرے **حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ** **ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَمْرِو بْنِ حُمَاقٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَرِيقَةَ كُنَّا لَهُ فِي تَابِهَا فَقَالَ لَنْ شَرِطَ أَهْلُ الْكَلَامِ وَيَكُونُ الْوَلَاةُ لِي فَلَمَّا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا عِبَّهَا فَخَرِيقُهَا فَإِنَّ الْوَلَاةَ لِمَنْ أَعْتَقَ شُحْمٌ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَنْبِيِّ فَقَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ كَيْشَرَطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَالَيْسَ لَكَ وَإِنْ اشْتَرَطَ مِائَةً شَرْطًا لَمْ يَنْقُصْ عَمْرًا** سے روایت ہو کہ برویہ اس کے پاس آئی اس حال میں کہ اس سے بدل کتاب کا ادا کرنا چاہتی تھی تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اگر تو چاہے تو میں تیرے مالکوں کو بدل کتابت ادا کروں اور تیری آزادی کا حق میرے واسطے ہوگا سو جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ کا یہ حال بیان کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو خرید کے آزاد کر پس تحقیق آزادی کا حق اسی کا ہے جو آزاد کرے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے سو فرمایا کہ کیا حال ہے ان لوگوں کا کہ شرطیں کرتے ہیں جو کتاب اللہ میں

تفہیم

ہنیں جو ایسی شرط کرے کہ کتاب الدین نہ ہو تو وہ اس کو فائدہ نہیں دیتی اگرچہ سوشہ طر کر کیا
 مَا يَجُودُ مِنْ لَمْ يَشْرَطُوا لَمْ يَشْرَطُوا لَمْ يَشْرَطُوا لَمْ يَشْرَطُوا لَمْ يَشْرَطُوا لَمْ يَشْرَطُوا لَمْ يَشْرَطُوا لَمْ يَشْرَطُوا لَمْ يَشْرَطُوا
 وَلَمْ يَشْرَطُوا لَمْ يَشْرَطُوا لَمْ يَشْرَطُوا لَمْ يَشْرَطُوا لَمْ يَشْرَطُوا لَمْ يَشْرَطُوا لَمْ يَشْرَطُوا لَمْ يَشْرَطُوا لَمْ يَشْرَطُوا
 شَرَطُونَ كَمَا كَانُوا مِنْ مَرْجِعٍ بَيْنَ مَرْجِعٍ شَرَطُوا لَمْ يَشْرَطُوا لَمْ يَشْرَطُوا لَمْ يَشْرَطُوا لَمْ يَشْرَطُوا لَمْ يَشْرَطُوا
 یہ اقرار صحیح ہے اور لازم میں پہنچنا نہیں پایا نہیں ہوتا یہ جو کہا کہ استثنائاً اقرائیں تو یہ عام ہے یعنی خواہ
 استثناء تھوڑی چیز کا ہو بہت سی یا بہت کچھ تھوڑی سے اور ہمیں اختلاف ہے بیچ استثناء کرنے تھوڑی
 چیز کہ بہت چیز سے اول سے عکس میں اختلاف ہے پس جہور کا مذہب یہ کہ وہ بھی جائز ہے اور قوی تر
 حجت الہی یہ آیت ہے اَلَمْ يَسْأَلْكُمْ مِنَ الْغَدِ اِنْ سَأَلْتُمْ اَنْ تَعْبُدُوْهُ اَمْ لَا اَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ اَنْ تَعْبُدُوْهُ اَمْ لَا اَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ اَنْ تَعْبُدُوْهُ اَمْ لَا
 اس واسطے کہ دونوں میں ایک تو ضرور دوسری سے زیادہ ہو اور ہر ایک کو دوسرے سے مستثنیٰ کیا ہے
 اور بعض بالکلیہ کا یہ مذہب ہے کہ وہ فاسد ہے یہ قول ابن ماجہون وغیرہ کا ہے اور ابن قتیبہ کا بھی یہی
 مذہب ہے اور اس نے گمان کیا ہے کہ یہی مذہب بصریوں کا اہل لغت سے اور یہ کہ جواز کو فیون کا مذہب
 ہے اور اس کی مفصل شرح آئندہ آویں گی (فتح) وَقَالَ ابْنُ عُثْمَانَ ابْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ سَعْدٍ
 اَسْرَحَلْ دَكَايَاكَ فَاِنْ لَمْ تَسْرَحَلْ مَعَكَ يَوْمَ كُنْ اَوْ كُنْ اَفْلَاكَ مِائَةً دِرْهَمٍ فَلَمْ يَجْزِ لِيْغُوْا اَوْ اَوْ
 عون نے ابن سیرین سے روایت کی کہ ایک مرد نے اپنے کراے دار سے کہا کہ اپنے اونٹ کو لے جا
 پس اگر میں فلا نے فلا نے دن میں تیرے ساتھ نہ جاؤں گا تو واسطے تیرے سودر ہم ہے سو وہ نہ نکلا
 یعنی پس یہ شرط صحیح ہے فَقَالَ شَيْخُكُمْ مَنْ شَرَطَ عَلَى نَفْسِهِ طَاعَةً غَيْرَ مُتَكَلِّفَةٍ فَهُوَ عَلَيْهِ يَنْبَغِي
 شریح نے کہا کہ جو شرط کرے اپنی جان پر اپنی رغبت سے بغیر زبردستی کے تو وہ شرط اس پر لازم ہو جاتی ہے
 وَقَالَ ابْنُ عُثْمَانَ ابْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ سَعْدٍ
 بَوَيْتُكُمْ بِمَعْنَى فَالْمُحْجِي فَقَالَ شَيْخُكُمْ لَمْ يَشْرَطْ اَنْتَ كَخَلْفَتِكَ فَقَضَى عَلَيْهِ يَنْبَغِي اور ابوب نے
 ابن سیرین سے روایت کی ہے کہ ایک مرد نے اناج بیچا اور کہا کہ اگر میں تیرے کراے میں بدمدہ کے دن نہ
 آؤں تو ہمیں بیع درمیان میرے اور تیرے سودہ نہ آیا تو شریح نے خریدار سے کہا کہ تو نے خلاف وعدہ
 کیا ہے تو حکم کیا اوس پر ساتھ منہج کرنے بیع کے ف اور حاصل اس کا یہ ہے کہ شریح نے دونوں سلوک
 میں شرط کرنے والے پر حکم کیا ساتھ اوس چیز کے کہ شرط کی اوس نے اپنی جان پر بغیر زبردستی کے اور
 اور موافقت کی ہے اوس کی دوسری جگہ میں ابو حنیفہ اور احمد اور اسحاق نے ہر ایک کے اور ابو حنیفہ کو صحیح
 کہتے ہیں اور شرط کو باطل کرتے ہیں اور پہلے میں سب لوگ اس کے مخالف ہیں اور بعضوں نے اس کی یہ وجہ

بیان کی ہے کہ ہاتھ یہ ہے کہ اونٹوں والا اونکو چاگا دے گی طرف بھیتا ہے پس جب اتفاق کرے ساتھ سوداگر کے ایک معین دن میں اور اسکے واسطے اونٹ حاضر کرے اور سوداگر کے واسطے سفر کی تیاری نہ تو یہ اونٹوں کو ضرر پہنچاویگا واسطے اوس چیز کے کہ محتاج ہے طرف اسکی چارے سے پس واقع ہوا درمیان انکو تعارف ایک مال معین پر کہ شرط کرے اوسکو تاجر اپنی جان پر جبکہ خلاف وعدہ کرے تاکہ مددے ساتھ اسکے اونٹوں کے چارے پر اور جمہور نے کہا کہ وہ وعدہ ہے پس نہیں لازم ہے پورا کرنا اوسکا والد علم رحمہ **حَدَّثَنَا ابْنُ الْإِمَامِ أَنَا شَعِيبُ بْنُ أَبِي الزَّيْدِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ لِسَعَةً وَلِسَعِينَ اسْمًا سَائِرُ الْأَسْمَاءِ أَحَدُهَا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ** ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے ننانویں نام میں ایک کم سو جودن کو یاد کر لیوے یا اعتقاد سے یاد کر کہے یا انکو معنی پوچھیے اور انپر عمل کرے وہ بہشت میں داخل ہوگا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہت چیزیں تہی چیز کا استثنائزادہ است ہے **بَابُ الشَّرْطِ فِي الْوَقْفِ** وقف میں شرط کرنے کا بیان۔ **حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَصْبَاهِيُّ تَنَا ابْنُ عُكَيْنٍ أَنبَانِي تَنَا عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ صَابَ الْأَصْبَاهِيُّ عَنْ أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ أَرْحُهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ أَرْضًا بِخَيْبَرٍ لَمْ أَصِبْ مَا لَأَقْطَأْ نَفْسَ عِنْدِي مِنْهُ فَمَا تَأْمُرُ بِهِ قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا قَالَ فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَّرَاتُ لَا تِبَاءُ وَلَا تَوْهَبُ وَلَا تُؤْمَرُ وَتَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَفِي الْقُرْبَىٰ وَفِي الْوَقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَفِي سَبِيلِ الْوَصِيْفِ لَا اجْتِمَاعَ عَلَىٰ مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ كُلُّ مِثْمَالٍ بِالْمَعْرُوفِ وَيُطْعِمَ غَيْرَ مَقُولٍ قَالَ كَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ سِيرِينَ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ مَتَا أَتَى مَالًا تَرْجُمُ ابْنَ عَمْرٍو سے روایت ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خیرین ایک میں پالی یعنی بنی غنیمت میں سے لئے حصے آئی تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مشورہ کو آٹھ کو اٹھ زمین کو کیا کرین پس کہا کہ یا حضرت میں نے خیرین ایک زمین پالی ہے کہ میں نے کہی کوئی مال نہیں ہے کہ میرے نزدیک اس زمین سے زیادہ نفیس ہو تو آپ مجھ کو اس میں کیا حکم کرتے ہیں یعنی میں چاہتا ہوں کہ اسکو خدا کے راہ میں مقرر کروں پھر میں نہیں جانتا کہ کس طرح مقرر کروں آپ اسکا طور فرمائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو اس زمین کے اصل کو وقف کر اور اسکے حاصل کو خیرات کر تو تصدق کیا اسکو عمر رضی اللہ عنہ نے اس شرط پر کہ نہ بیچی جاوے وہ زمین اور نہ ہبہ**

کیجاوے اور نہ میراث کیجاوے اور تصدق کیا حاصل اُسکے کو خیرِ دین میں اور قربتِ نبیوں میں اور غلاموں کے آزاد کرنے میں یعنی جیسے کہ زکوٰۃ مکاتبوں کو دیتے ہیں تاکہ بدل کتابت ادا کر کے آزاد ہوں اور خدا کے راہ میں یعنی غازیوں اور حاجیوں کے لئے اور بیچ مسافروں کے لینے اگرچہ گہروں میں مال کہتے ہوں اور ہمالیوں میں انہیں گناہ اُس شخص پر کہ متولی ہو اُس زمین کا لینے اُسکی تدبیر کرے اور اُسکا حاصل مصارفِ مذکورہ میں خرچ کرے یہ کہ کہاوے اُس میں سے موافق دستور کے لینے بقدرِ قوت کیوے اور کہاوے لینے اہل اپنے کو جو کہ مالدار ہو اس حالت میں کہ نہ جمع کرنیوالا ہو مال کو اُس کے حاصل میں سے ابنِ سیرین نے کہا کہ غیر متمول کے معنی یہ ہیں کہ نہ جمع کرنیوالا ہو مال کو **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** **کِتَابُ الْمُوصَّیَا** کتاب چہ بیان وصیتوں کے **ف** وصایا وصیت کی جسم ہر اور کبھی وصیت کرنے والے کے فعل پر بولی جاتی ہے اور کبھی بولی جاتی ہے اُس چیز پر کہ وصیت کیجاتی ہے ساتھ اُسکے مال اور عہد وغیرہ سے اور شرع میں وصیت ایک عہد خاص کا نام ہے جو منسوب طرف مابعد موت کے یعنی زندگی میں کہہ جاوے کہ میں نے مرنے کے بعد یوں کرنا اور کبھی اُسکے ساتھ احسان ہوتا ہے اور نیز شرع میں وصیت اُس چیز پر بھی بولی جاتی ہے جسکے ساتھ ممنوع چیزِ دین سے زیرِ حرام واقع ہو اور مامورات پر غلبت واقع ہو **وَقَوْلِیْ اَللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ وَصِیَّتُ النِّحْلِ مَكْتُبَةٌ عِنْدَکَ** لینے اور یہاں اُس حدیث کا کہ مردکی وصیت اُسکے نزدیک کبھی ہوئی ہے **ف** نہیں واقف ہو امین اس حدیث پر ساتھ لفظ مذکور کے اور شاید یہ حدیث بالمعنی مردی ہے پس تحقیق مردہ مردہ ہے لیکن تفسیر کسی ساتھ مرد کے باعتبارِ غائب ہے نہ نہیں تو نہیں فرق ہے وصیت صحیحہ میں در بیان مرد اور عورت کے اور نہیں شرط ہے اُس میں اسلام اور نہ ہوشیاری اور نہ اجازتِ خاوند کی اور سوا اُسکے کچھ نہیں کہ شرط کیجاتی ہے اُسکے صحیح ہونے میں عقل اور آزادی اور ایہ وصیت لڑکے ہوشیار کی پس اس میں خلاف ہے حقیقہ اور شافعی نے اُسکو منع رکھا ہے اظہر قول میں اور صحیح کہا ہے اُسکو مالک اور احمد اور شافعی نے ایک قول میں حج دی ہے اُسکو ابنِ ابی عسرون وغیرہ نے اور یسئل کی ہے طرف اسکی سبکی نے اور تائید کی اسکی باین طور کہ تہائی مال میں وارث کا حق نہیں پس نہیں کوئی وجہ وسط منع کرنے وصیت کو کہ ہوشیار کے اور معتبر سہین یہ ہے کہ سمجھوہ چیز کہ وصیت کرتا ہے ساتھ اُسکے اور موطا میں ابنِ عمر سے روایت ہے کہ انہوں نے نابالغ لڑکے کی وصیت جائز رکھی اور یہی لڑکے ذکر کیا کہ شافعی نے کہا کہ اگر نہ حدیث صحیح ہو تو میں اسکا قائل ہوں اور وہ حدیث قوی ہے پس تحقیق اُسکے راوی ثقہ ہیں اور اُسکے واسطے شاہد ہے اور قید کیا ہے امام مالک نے اُسکے صحیح ہونے کو ساتھ اُسکے جبکہ صحیح ہے۔

تَابِعُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجَمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ
 روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں لائق ہے مرد مسلمان کو کہ اس کے پاس ایک
 چیز ہو کہ وصیت کی صلاحیت رکھتی ہو قبیل مال سے اور معاملہ سے ساتھ لوگوں کے کہ دو راتیں گزاریں
 مگر کہ اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہو **فان** قید مسلمان کی باعتبار غالب ہے پس نہیں ہے
 کوئی مفہوم واسطے اسکے یا ذکر کیا اس کو واسطے رغبت دلانے اسکے کے تاکہ واقع ہو جلدی ساتھ بجا آئے
 اسکے کے واسطے اسکے کہ مشعر ہے ساتھ اسکے اسلام کی نفی کرنے سے اسکے تارک ہو اور کافر کی وصیت
 بھی جائز ہے فی الجملہ اور ابن منذر نے اس میں اجماع حکایت کیا ہے اور بحث کی اس میں سبکی نے
 اس حجت سے کہ وصیت مشروع ہے واسطے زیادتی کے نیک عمل میں اور کافر کے واسطے مرنیکے بعد
 کوئی عمل نہیں اور جواب دیا ہے اس نے ساتھ اسکے کہ نظر کی ہے انہوں نے کہ وصیت آزاد کرنے
 کی مانند ہے اور وہ صحیح ہے ذمی اور حرام سے اور یہ جو کہا یتیم یعنی رات گذارتی اس کا مفعول محذو
 ہے یعنی آسانیا ذکر ۱۱ اور ابن تین نے کہا کہ تقدیر اس کی ہو عوگا ہے یعنی بہار ہوا او پہلی تقدیر اولیٰ ہے
 اس واسطے کہ استحباب وصیت کا بیمار کے ساتھ خاص نہیں ہاں علماء نے کہا ہے کہ نہیں مستحب ہے
 یہ کہ لکھے تمام چیزیں حقیر اور نہ وہ چیز کہ جاری ہوئی ہے عادت ساتھ نکلنے کے اس سے اور وفائے واسطے
 اسکے قریب اور ایک روایت میں تین رات کا ذکر آیا ہے پس گویا کہ ذکر دو اور تین رات کا واسطے
 دور کرنے حرج کے ہے واسطے جوم شغل ذمی کے کہ ان کے ذکر کی طرف محتاج ہے پس فراخی کی واسطے
 اسکے اللہ نے یہ قدر تاکہ یاد کرے وہ چیز کہ محتاج ہے طرف اس کی اور مختلف ہونا راتوں کا اس میں
 دلالت کرتا ہے کہ وہ واسطے تقریب ہے نہ واسطے حد مقرر کر نیکی اور معنی یہ ہیں کہ نہ گذرے اس پر
 زمانہ اگرچہ تھوڑا ہو مگر کہ اس کی وصیت اسکے پاس لکھی ہو اور اس میں اشارت ہے طرف معاف
 ہونے تھوڑے زمانے کی اور شاید کہ تین راتیں تاخیر کی نہایت ہیں اسی واسطے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جب
 میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے تب سے میں نے ایک ات نہیں کاٹی مگر کہ میری وصیت
 میرے پاس لکھی ہوئی ہے اور قیطنی میں یہ حدیث اس لفظ سے آئی ہے کہ نہیں حلال ہے کسی مسلمان کو
 یہ کہ دو راتیں کاٹے مگر کہ اس کی وصیت اسکے پاس لکھی ہوئی ہو اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس حدیث
 کے باوجود آیت کے ظاہر کے اوپر واجب ہونے وصیت کے اور یہی قول ہے زہری اور عطاء اور ابو مجلز
 اور طلحہ بن عصف کا اور لوگوں میں اور حکایت کیا ہے اس کو یہ بھی نے شافعی ج سے قدیم قول میں اور یہی
 قول ہے اسحاق کا اور داؤد کا اور اختیار کیا ہے اس کو ابو عوانہ اور ابن جریر اور لوگوں میں ابن عباس

اور اور لوگوں نے اور ابن عبد البر نے کہا کہ وصیت کرنے واجب ہونے پر اجماع ہو چکا ہے سوائے اس شخص کے جس نے خلافت کیا اسی طرح کہا ہے اس نے اور استدلال کیا گیا ہے واسطے نہ واجب ہونے کے معنی کے اعتبار سے اس واسطے کہ اگر وصیت نہ کرتا تو اس کا تمام مال اسکے وارثوں میں تقسیم کیا جاتا یعنی اس کا تقسیم کرنا بالاجماع جائز ہے پس اگر وصیت واجب ہوتی تو البتہ نکالا جاتا اس کے مال سے ایک حصہ جو وصیت کے قائم مقام ہوتا اور ہیت کا یہ جواب دیتے ہیں کہ وہ منسوخ ہے۔ جیسا کہ ابن عباس نے کہا کہ مال اولاد کا تھا اور وصیت مان باپ کے واسطے تھی تو منسوخ کیا اللہ نے اس سے جو چاہا اور ہر ایک کی واسطے ان باپ سے چھٹا حصہ نہیں آیا اور جو وصیت کو واجب کہتا ہے وہ جواب دیتا ہے کہ جو چیز منسوخ ہوئی ہے وہ وصیت واسطے والدین اور قرابت والوں کے ہے جو وارث ہوتے ہیں اور ایمر جو وارث نہیں ہوتا بن نہیں آیت میں اور نہ ابن عباس کی تفسیر میں وہ نہیں کہ تقاضا کرے منسوخ ہونے اسکے کو اسکے حق میں اجماع واجب ہونے کا قائل نہیں وہ حدیث کا یہ جواب دیتا ہے کہ مراد اہل حق امر سے احتیاط ہے اس واسطے کہ کہی اچانک موت آجاتی ہے اور وہ بغیر وصیت کے ہوتا ہے اور نہیں لائق ہے مسلمان کو کہ غافل ہو جاوے موت کی یاد سے اور تیاری واسطے اسکے اور یہ شافعی سے مروی ہے اور اسکے غیر نے کہا کہ حق کے معنی لغت میں شے ثابت ہے اور بلا جان ہے شرعاً اس چیز پر کہ ثابت ہو ساتھ اسکے علم اور حکم ثابت عام ہے اس سے کہ واجب ہو سکتا ہے اور حق کا لفظ مباح پر ہی بولا جاتا ہے لیکن بھت کم کچھ بات قرطبی نے کہی ہے پس اگر مقرر ہو ساتھ اس کی علی یا مانند اس کی تو ہو گا ظاہر وجوب میں نہیں تو احتمال پر ہے اور بنا براس تقدیر کے پس نہیں ہے احمد بن حنبل واسطے اس شخص کے جو واجب ہونے کا قائل ہے بلکہ مقرر ہو اسے یہ حق ساتھ اس چیز کے کہ ولایت کرے مستحب ہونے پر اور وہ تفویض کرنا وصیت کا ہے طرف ارادہ وصیت کرنے والے کی جس جگہ کہ کہا کہ اسکے واسطے کوئی چیز ہو کہ اس میں وصیت کرنے کا ارادہ کرے پس اگر وصیت واجب ہوتی تو اس کو اسکے ارادے کے ساتھ معلق نہ کرتے اور جس روایت میں لاجل کا لفظ آیا ہے تو احتمال ہے کہ اسکے راوی نے اس کو بالغے ذکر کیا ہو اور ارادہ کیا ہو ساتھ نفی۔ حلت کی ثبوت جواز کا ساتھ معنی عام کے کہ دخل ہوتا ہے نیچے اسکے واجب اور مستحب اور مباح اور جو وصیت کہ واجب ہونے کا قائل ہیں وہ آپس میں بھی مختلف ہیں پس اکثر کا تو یہ مذہب ہے کہ وہ فی الجملہ واجب ہے اور طاؤس اور قتادہ اور حنن اور جابر بن زید اور لوگوں سے روایت ہے کہ خاص انہیں قرطبیوں کے واسطے واجب ہوتی ہے جو وارث نہیں ہوتے روایت کی یہ حدیث ابن جبریر

و غیرہ نے اُن سے کہتے ہیں پس اگر غیر قرابتیوں کے واسطے وصیت کرے تو وہ جاری نہیں ہوتی اور
 روکی جاوے گی کل تہائی طرف قرابتیوں کو اور یہ قول طاؤس کا ہے اور حسن اور جابر بن زید نے کہا
 کہ نہائی کی دو تہائی اور قتادہ نے کہا کہ تہائی کی تہائی اور قوی تر اس چیز کا کہ روکیا جاتا ہے اور اُنکے
 وہ چیز کو حجت بخوبی ہے ساتھ اُسکے شافعی نے عمران بن حصین کی حدیث سے بیچ قصے اس شخص کے جس
 نے اپنے مرنے کے وقت اپنے چھ غلام آزاد کئے تھے اور اُنکے سوا اُسکے پاس اور کچھ مال نہ تھا۔ تو
 حضرت صلہ علیہ وسلم نے انکو بلایا اور اُنکے تین حصے کئے سو دو کو آزاد کیا اور چار کو غلام رکھا پس
 ہشیر آیا آزاد کرنے اُسکے کو بیماری میں وصیت اور اگر کوئی کھے کہ شاید وہ مختق کے قرابتی تھے تو
 جواب اسکا یہ ہے کہ وہ قرابتی نہ تھے اس واسطے کہ عادت عرب کی نہ تھی کہ مالک ہو اس شخص کو کہ
 اُسکے اور اُسکے درمیان قرابت ہو اور سوا اُسکے نہیں کہ مالک ہوتے تھے اس شخص کو کہ اُسکے
 واسطے قرابت نہ ہو یا عجم میں سے ہو پس اگر قرابت کے واسطے وصیت باطل ہوتی تو لہذا باطل ہوتی
 اُنکے حق میں اور یہ استدلال قوی ہے اور نقل کیا ہے ابن منذر نے ابو ثور سے کہ مراد ساتھ وجوب
 وصیت کے آیت اور حدیث میں خاص ہے ساتھ اس شخص کے جس پر حق شرعی ہو خوف کرے یہ کہ
 ملک کو نہ چھوئے اگر نہ وصیت کرے ساتھ اُسکے مانند امانت کی اور قرض الصد کی اور آدمی کی
 اور دلالت کرتا ہے قید کرنا آپ کا ساتھ قول پنے کے کہ واسطے اسکے کوئی چیز ہو کہ اس میں وصیت
 کا ارادہ کرتا ہو اس واسطے کہ اس میں اثبات ہر طرف قادر ہونے اُسکے کی اور بدینہ اُسکے کے فی الحال
 اگر چہ ہلت کہ ساتھ ہو پس جب ارادہ کر لگا تو اسکو جائز ہوگا اور حاصل اسکا جمہور کے قول کی طرف
 پرتا ہے کہ وصیت فرض عین نہیں اور فرض عین تو نکلنا ہے حقوق سے کہ وہ جب میں واسطے
 غیر کے برابر ہے کہ تیخ کے ساتھ ہو یا وصیت کے ساتھ اور محل واجب ہونے وصیت کا تو صرف اس وقت میں ہے
 جبکہ عاجز ہو تیخ اس چیز کے سے کہ اُس پر ہے یعنی اُسکو سر دست نہ دی سکتا ہو اور نہ جانتا ہو اسکو غیر
 اسکا ان لوگوں میں سے کہ نامیت ہوتا ہے حق ساتھ گوہی اسکی کے پرل اگر قادر ہو یا اسکا غیر اسکو
 جانتا ہو تو جب نہیں اور معلوم ہو مجموع اس چیز کے سے کہ ذکر کیا جس نے کہ وصیت کہی واجب ہوتی ہے
 اور کہی تب اس شخص کے حق میں جو کثرت ثواب کی امید رکھو اور مکر وہ ہے اُسکے عکس میں اور
 مباح ہے اُسکے حق میں کہ اس میں دو نواہر برابر ہوں اور حرام ہو اس صورت میں جبکہ اس میں ضرر ہو جیسا
 کہ ابن عباس نے سے ثابت ہو چکا ہے کہ وصیت میں ضرر ہو چکا کہ اگر کفر ہوں سے ہے روایت کی
 یہ حدیث نسائی وغیرہ نے اور اگر راوی ثقبہ میں اور حجت بخوبی ہر ابن بطلال نے واسطے تابع ہونے

غیر کے ساتھ اسکے کہ ابن عمرؓ نے وصیت بنین کی پس اگر وصیت واجب ہوتی تو اسکو ترک نہ کرتے اور حالانکہ وہ حدیث کو راوی امین اور نقائب کیا گیا ہے اسکا بائین طور کہ اگر یہ بات ابن عمرؓ سے ثابت ہو تو عہد تبار اس چیز کا ہے کہ اس نے روایت کی نہ اس کی راۓ کا علاوہ ازین ثابت اس سے صحیح مسلم جیسے کہ پہلے گزرا یہ ہے کہ میں نے کوئی رات بنین کافی ٹکر کہ میری وصیت میرے پاس لکھی ہے اور جس نے حجت پکڑی ہے کہ اس نے وصیت بنین کی تو اس نے اس روایت پر اعتماد کیا ہے جو ابویوبؓ نے نافع سے روایت کی ہے کہ مرض الموت میں ابن عمرؓ سے کہا گیا کہ کیا تو وصیت بنین کرتا تو ابن عمرؓ نے کہا کہ اگر میرا مال میرا پس خدا جانتا ہے جو کچھ کہ میں کہتا ہوں اور اس پر میرا گھر میں بنین چاہتا کہ میری اولاد کو کوئی آئین شریک ہو اور اسکی سند صحیح ہے اور تطبیق دونوں میں یہ ہے کہ وہ محمول ہے اس پر کہ وہ وصیت لکھ کر اپنے پاس رکھتے تھے اور اسکی خبر گیری کرتے تھے پہر انکا یہ حال ہوا کہ جس چیز کو متعلق وصیت کرتے تھے اسکو نے الحال جاری کرنا شروع کیا اور اسی کی طرف اشارہ ہے ساتھ قول اسکے کہ کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ کہ میں اس میں کرتا ہوں اور شاید اسکو باعث یہ حدیث ہوئی جو ان سے رفاق میں آوے گی کہ جب تو شام کرے تو صبح کی انتظار نہ کر پس جب جس چیز کے تصدق کا ارادہ کرتے تھے اسکو نے الحال جاری کرنے لگے اور اسکو اسی وقت صدقہ کر دیا اور نہ محتاج ہو اطراف تعلیق کی اور وصایا میں آویگا کہ اس نے اپنے بعض گھر وقف کر دیے تھے اور ساتھ اسکے حاصل ہوئی توفیق اللہ اعلم اور استدلال کیا گیا ساتھ قول حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مکتوبہ عندہ اوپر جائز ہونے اعتماد کے کتابت اور خط پر اگرچہ نہ مقرر ہو ساتھ گواہی کے اور خاص کیلئے احمد اور محمد بن نصر نے شافعیہ اسکو ساتھ وصیت کے واسطے ثابت ہوئے حدیث کے سچا اسکے سوائے اور احکام کے اور جہوں نے جواب دیا ہے کہ ذکر کی گئی کتاب واسطے اس چیز کے کہ اس میں ہے ضبط مشہور دہ سے کہتے ہیں کہ معنی اپنی پاس وصیت لکھ رکھنے کی یہ میں کہ اسکی شرط سے یعنی ساتھ گواہی کے اور محب طبری نے کہا کہ اس میں شرط کا مقدر کرنا بعید ہے اور جواب دیا گیا ہے ساتھ اسکے کہ استدلال کیا ہے انہوں نے گواہ کرنے کی شرط ہونے پر ساتھ امر خارجی کے مانند قول اللہ تعالیٰ کی شہادۃ بینکم اذا حضر احدکم الموت احین الوصیت پس قول اللہ تعالیٰ کا دلالت کرتا ہے اوپر اعتبار گواہ کرنے کی وصیت میں اور قرطبی نے کہا کہ ذکر کتابت کا مبالغہ ہے بیچ زیادہ کرنے مضبوطی کے نہیں تو جس وصیت میں گواہی ہو اس پر سب کا اتفاق ہو اگرچہ لکھی ہو اور استدلال کیا ہے ساتھ قول حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وصیت مکتوبہ عندہ اس پر کہ وصیت جاری ہوتی ہے اگرچہ اسکے

جو تمام حدیثوں میں حضرت **صلی اللہ علیہ وسلم** کے غلاموں کا ذکر آیا ہے تو وہ یا تو مر گئے ہوں یا اپنے انکو آزاد کر دیا ہوتا اور ہتھ لال کیا گیا ہے ساتھ اسکے اوپر آزاد ہونے کا اہم و لدہ کے بنا رہا اسکے کہ ماریہ ابوبکر صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے کی ماں حضرت **صلی اللہ علیہ وسلم** کے بعد زندہ ہی اور جو کہتا ہے کہ وہ حضرت **صلی اللہ علیہ وسلم** کی زندگی میں مر گئی تھی تو اس میں حجت نہیں اور ایک روایت میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے کہ انہیں چھوڑا حضرت **صلی اللہ علیہ وسلم** نے کوئی درہم اور نہ دنیا اور نہ بکری اور نہ اونٹ اور نہ وصیت کی ساتھ کسی چیز کے اور ابن مسیر نے کہا کہ باب کی اکل شہین ترجمہ کے مطابق ہیں مگر عمر بن حارث کی حدیث اسکے مطابق نہیں پس اس میں وصیت کا ذکر نہیں۔ لیکن صدقہ مذکورہ احتمال ہے کہ ہو اس پہلے اور احتمال ہے کہ اسکے ساتھ وصیت کی ہو پس مطابق ہوگی حدیث ترجمہ کی اس حیثیت سے اور ظاہر ہوتی ہے یہ بات کہ مطابقت دونوں احتمالوں پر حاصل ہوتی ہے اس واسطے کہ آپ زمین کے منفعات کو صدقہ کیا ہے پس ہوا حکم اسکا حکم و کا اور وہ اس صورت میں وصیت کر معنی میں ہے و سطح باقی رہنے اسکے کو بعد موت کے اور شاید بخاری نے قصہ کیا ہے اس چیز کو کہ واقع ہوئی ہے عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں جو عمر بن حارث کی حدیث کا مندرجہ ہے اور وہ نفی کرنی اُسکی ہے کہ حضرت **صلی اللہ علیہ وسلم** نے وصیت نہیں کی کہ **قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ فَقَالَ لَا قُلْتُ كَيْفَ كَيْتَبُ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةَ أَوْ يُعْرَفُ بِالْوَصِيَّةِ قَالَ أَوْضَعِي بِلِكُتَابِ اللَّهِ** ترجمہ طلحہ بن مصرف روایت ہے کہ میں نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے پوچھا کہ کیا حضرت **صلی اللہ علیہ وسلم** نے وصیت کی تھی تو اس نے کہا کہ انہیں تو میں نے کہا کہ لوگوں پر کس طرح وصیت لازم ہونی یا انکو وصیت کا کس طرح حکم ہوا اس نے کہا کہ حضرت **صلی اللہ علیہ وسلم** نے کتاب اللہ کی وصیت کی کہ اسکے ساتھ عمل کیا جاوے اور اسکے ساتھ تمسک کیا جاوے **فَإِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ مِنَ الْمَوْتِ فَلْيَنْتَظِرْ لَهَا** ترجمہ اس طرح جواب دیا اور شاید اس نے سمجھا کہ سوال ایک ظاہر وصیت سے واقع ہوا ہے پس اسی واسطے جائز ہوئی نفی اسکی یہ مراد انہیں کہ اس نے مطلق وصیت کی نفی کی ہے اس واسطے کہ اس نے اسکے بعد ثابت کیا ہے کہ حضرت **صلی اللہ علیہ وسلم** نے کتاب اللہ کی وصیت کی اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت **صلی اللہ علیہ وسلم** نے وصیت نہیں کی اور ساتھ اسکے تمام ہوا **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَاتَ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَصِيَّةٌ** یعنی کس طرح حکم ہوا مسلمان کی کو وصیت کا اور حالانکہ حضرت **صلی اللہ علیہ وسلم** نے انکو

ہر چیز کا یا تو بطور رض کے اور یا بطور استنباط کے پس جب تابع ہونے کے لوگ ساتھ اس چیز کے کہ قرآن میں ہے تو عمل کریں گے ساتھ ہر چیز کے کہ حکم کیا انکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے اس آیت کہ کہ جو تمکو رسول و رسول کے لویا فتوح و نصیحتوں مذکورہ سے اسکو کوئی چیز یاد نہ ہوگی یا یہ بات کہنے کے وقت اسکو یاد نہ ہوگی اور اولے یہ ہے کہ سوا اس کے کچھ نہیں کہ مراد ساتھ نفی کے نفی خلافت کی وصیت کی ہر یا مال کی وصیت ہو اور جائز ہے مطلق نفی کرنی ایسے پھلی صورت میں پس ساتھ قرینہ مال اور ایسے دوسری صورت میں پس اس واسطے کہ وہ عرف میں متبادر ہے (فتح) حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ زَادَةَ ثنا سَمْعِيلُ بْنُ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ ابْنِ أَبِي هِنٍمٍ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ ذَكَرُوا عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ وَصِيًّا تَقَالَتْ مَتَى أَوْصَى إِلَيْهِ وَقَدْ كُنْتُ مُتَبَدِّلًا إِلَى صَدْرٍ أَوْ قَالَتْ تَحْرِي قَدْ عَايَا الطَّسْتِ فَلَقَدْ أَخَذَتْ فِي تَحْرِي قَدْ عَايَا طَتْ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ فَمَتَى أَوْصَى إِلَيْهِ ترجمہ اسود نے سے روایت ہے کہ لوگوں نے عائشہ سے پوچھا کہ کیا علی مرتضیٰ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصی تھے یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو خلافت کی وصیت کی تھی تو عائشہ نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اب اسکو وصیت کی اور حالانکہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نکلیا ہوا تھا اپنے سینے سے یا کہا اپنی گود سے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ٹٹٹ منگوایا اور حالانکہ جب تک گئے تھے میری گود میں یعنی پرہیز جان ہونے کے تو میں نے معلوم نہ کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی تھی اس وقت تک تو میری گود میں تھے کہ آپ نے جان دی پس میں نہیں جانتی کہ آپ نے علی سے کو کب وصیت کی وہ قرطبی نے کہا کہ شیعہ نے حدیثین وضع کی تھیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی سے کیا واسطے خلافت کی وصیت کی ہے سور کیا انہر ایک جماعت اصحاب نے اس بات کو اور اس طرح جو ملے پیچیدہ ہیں پس بعض اہلین سے وہ چیز ہے کہ استدلال کیا ساتھ اس کے عائشہ نے اور بعض اس سے یہ ہے کہ علی مرتضیٰ نے اس چیز کا اپنی جان کے واسطے دعویٰ نہیں کیا اور نہ ہیچ اسکے کہ خلیفہ ہو اور نہ ذکر کیا اسکو کسی نے اصحاب سے دن و بیفتہ کے اور ان لوگوں نے علی سے کو عیب لگایا اور انکی نشان گشائی اس وجہ سے کہ قصد کیا انہوں نے اسکی تعظیم کا واسطہ کہ منسوب کیا انہوں نے اسکو باوجود بڑی شجاعت اور بڑی بہادری کے طرف مہمت اور تفتیہ کے یعنی کہا کہ علی مرتضیٰ نے تفتیہ کی وجہ سے یہ بات کہی تھی اور منسوب کیا انکو طرف مہمت بہرے کی طلب حق باوجود و قادر ہونے اس کے اوپر اسکے اور اسکے غیر نے کہا کہ ظاہر یہ ہے کہ لوگوں نے ذکر کیا نزدیکی عائشہ سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض الموت میں علی سے کے واسطے خلافت کی وصیت کی ہر پہل اس واسطے جائز

ہوا اسکو انکار کرنا اس سے اور سند بڑی عائشہؓ نے ساتھ ملازمت اپنی کے واسطے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی مرض الموت میں یہاں تک کہ عائشہؓ نہ کی گو دین آپ کا انتقال ہوا اور نہ واقع ہوئی
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز اس قسم سے یعنی خلافت کی وصیت کے واسطے تلی نہ کے
پس جائز ہوئی عائشہؓ کو انھی کرنی اسکی واسطے ہونے اسکی کہ حضرت عیسیٰ بن مین کہ نہ غائب ہوئی عائشہؓ
کسی چیز میں اُنہی اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو بکرؓ کو حکم
کر دو کہ لوگوں کو نماز پڑھاوے اور اُسکے اخیر میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا اور آپ
نے کوئی وصیت نہ کی اور عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی وصیت
نہ کیا اور روایت کی امام احمد ابویہقی نے دلائل النبوت میں کہ جب جنگ جمل کے دن علیؓ نے
غالب ہو کر تو کہا کہ اے لوگو! میں وصیت کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافت میں کچھ
آخر حدیث تک اور ابیہر خلافت کے سوائے اور وصیتیں پس وارد ہوئی ہیں کئی حدیثوں میں کہ حجج ہوئی
میں اُس سے کئی چیزیں انہیں سے ایک حدیث یہ جو احمد رحمہ اللہ نے عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ جس
بیماری میں آپ کا انتقال ہوا اُس میں آپ نے فرمایا کہ سونے کے ٹکڑے کو کیا ہوا میں نے کہا کہ میرے پاس ہے
فرمایا کہ اسکو خدا کے راہ میں خرچ کر ڈال اور ایک روایت میں عبد اللہ بن عقبہ سے روایت ہے کہ نہیں
وصیت کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرنے کو وقت مگر ساتھ میں چیزوں کے واسطے ہر ایک
کے دار میں ادا کر دیں سے ایک سو و سق اناج خیر سے اور یہ کہ نہ چھوڑی جا دیں عرب کے جزیرے
میں دو دین اور یہ کہ جاری کی جاوے جماعت اسامہ کی آدم میں ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میز
تین چیزوں کی وصیت کرتا ہوں یہ کہ سلوک کر دیا لچھون سے جیسے کہ میں اُنہی سلوک کیا کرتا
ہنا اور ابن ابی اسنے کی حدیث میں ہے کہ میں کتاب اللہ کی وصیت کرتا ہوں اور ایک روایت میں ہے
کہ مرنے کے وقت اکثر وصیت آپ کی نماز کی تھی اور لونڈیوں کی یعنی اُنہی سلوک کرتا اور نسائی میں
عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈرایا فتنے فسادوں سے اپنی مرض الموت
میں اور لازم بکڑے جماعت کر اور کہا ماننے کے اور واقعی نے روایت کی ہے کہ فرمایا کہ میں فاطمہؓ
کو وصیت کرتا ہوں کہ جب میں مر جاؤں تو کہو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ اور طبرانی نے اسطہیز
عبد الرحمن بن عوف سے روایت کی ہے کہ مرض الموت میں لوگوں نے کہا کہ یا حضرتؐ ہمکو وصیت کیجئے فرمایا کہ میں تمکو وصیت
کرتا ہوں ساتھ پہلے ہمارے کے اور اولاد انکی کو اور جو انکے بعد میں پیڑائے کے ساتھ نیکی کر لیکر اور حدیث کی سندین وہ
کہ حال معلوم نہیں اور ابن ماجہ کی سند میں ہے کہ فرمایا کہ جب میں مر جاؤں تو ہلاؤ مجھ کو ساتھ مشکوں غریب کوئیں اور

گنواں قبایین تھا اور اس میں پانی پیا کرتے تھے اور بڑا کی سند میں ہے کہ میں وصیت کرتا ہوں کہ نماز پڑھیں جمہور پڑھتے کھلے چھوڑ کر بغیر امام کے یہ حدیث ضعیف ہے اور رافضیوں کی جھوٹی بناوٹی حدیثوں سے بچو کہ زکات کی ہر کثیرین بھی ابو عوانہ نے اپنے اجماع سے روایت نہیں کی بن علی بن حسین سے کہ جب وہ دن ہو حسین آپ سے انتقال فرمایا پس ذکر کیا قصہ دراز چچ اسکے پس علی داخل ہوئے تو عافیتہ اٹھ کھڑی ہوئیں پس چچ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پس خبر دی اسکو ساتھ ہزار باب کر بیٹھے دروازے کو جو قیامت کو پہلے ہوگا کہو لا جاوہر دروازے سے ہزار دروازہ اور یہ حدیث مرسل ہے یہ محض ہے (فتح) **باب** اَنْ يَنْزِلَ عَلَيْكَ وَرَثَتُكَ اَعْنِيْ اَحْيُوْا قِيَمَ اَنْ يَنْتَكِفُوْا النَّاسُ

باب اس بیان میں کہ اگر اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑے تو بھڑے اس سے کہ انہیں لوگوں سے ہتھیلی ہٹا کر ف اسی طرح قصار کیا لفظ حدیث پر پس باب باندھنا ساتھ اسکے اور شاید اس نے اشارہ کیا ہے کہ جس شخص کے پاس مال نہ ہو مگر حضور تو بنین سے ہے واسطے اسکے وصیت جیسے کہ پہلے گذرا (فتح) **باب** اَحْيُوْا قِيَمَ اَنْ يَنْتَكِفُوْا النَّاسُ

اَحْيُوْا قِيَمَ اَنْ يَنْتَكِفُوْا النَّاسُ عَنْ عَاثِرِيْنَ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ ابْنِ وَقَاحٍ اَلْحَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْذُ بِيْ وَ اَنَا بِمَكَّةَ وَهُوَ يَكُوْهُ اَنْ يَمُوْتُ بِالْاَرْضِ اَلَّتِيْ مَعَنَا فَمَنْ قَالَ يَرْحَمُ اللّٰهُ ابْنَ عَفْرَاءَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْجِزِيْ بِنَايَ بَلَّغْ قَالَ لَا قُلْتُ فَاَلْظَهْرُ قَالَ لَا قُلْتُ قَالَ اَلْثُلُثُ قَالَ اَلْثُلُثُ وَ اَلْثُلُثُ كَثِيْرُ اِنَّكَ اَنْ تَدْعُوْا وَرَثَتَكَ اَعْنِيْ اَحْيُوْا قِيَمَ اَنْ يَنْتَكِفُوْا النَّاسُ فِيْ اَيْدِيْهِمْ وَ اِنَّكَ مَحْمُومًا اَنْفَقْتَ مِنْ تَقْفِيَةٍ فَ اَنْهَا صَدَقَ حَتَّى اَلْقَمَةِ اَلَّتِيْ كَرَفَعَهَا اِلَى فِيْ اَمْرٍ اَتَيْكَ وَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَزِدَّكَ فَيَنْتَفِعَ بِكَ نَاسٌ وَ يَخْشَوْكَ اَلْحَدُوْدُ وَ لَمْ يَكُنْ لَهُ يَوْمَئِذٍ اَبْنَةٌ مَّرْجَمَةُ سَعْدِ بْنِ ابْنِ وَقَاحٍ

روایت ہو کہ میں ہمارا ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری خبر پوچھنے کو آئے اور حالانکہ میں نے کہا تھا کہ جتنے الوداع میں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑا جانتے تھے یہ کہ مرے اس زمین میں جس سے ہجرت کی ہو تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا رحم کرے عفر کے بیٹے پر میں نے کہا کہ یا حضرت میں اپنے کل مال کی وصیت کرتا ہوں یعنی اپنا کل مال خیرات کرتا ہوں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں (بہر بیٹے کہا کہ دو تہائی مال کی وصیت کروں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں) (بہر بیٹے کہا کہ آدھے مال کی وصیت کروں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں) (بہر میں نے کہا کہ تہائی مال کی وصیت کروں فرمایا کہ نہیں) (تہائی ہی بہت ہے اگر تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑے تو بھڑے اس سے کہ انکو محتاج چھوڑے کہ انہیں لوگوں کو ہٹا دیا کر اور تحقیق جب تو

کچھ خرچ کر لیا تو وہ صدقہ سے یہاں تک کہ وہ لقمہ جو تو اپنی بی بی کے منہ میں ڈالے گا یعنی اسکا ہی ہتھکڑی
 ثواب لے گا اور غنیمت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اس بیماری سے اٹھاوے یعنی تیری زندگی اور ازہوگی اور
 اسی طرح اتفاق ہوا کہ سعد اسکے بعد چاس برس تک جیتا رہا ہے یہاں تک کہ کلمہ پادشہ کے توجہ بہت
 لوگ اور ضرر پادشہ کے توجہ سے اور لوگ اور اس دن آئی ایک بیٹی کے سوا اور کوئی اولاد نہ تھی ف ابرا
 میر نے کہا کہ تعبیر کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ وارثوں کے اور نہ فرمایا کہ اگر تو اپنی بیٹی کو چھوڑ
 باوجودیکہ نہ تھی واسطے اسکے اسدن کو ایک بیٹی اسواسطے کہ وارث اس وقت تحقق آئے ہونے نہ ہوں
 واسطے کہ سعد نے یہ بات کہی تھی چارم نے ابنو کے اس بیماری میں اور باقی رہنمائی اسکے بعد اس کے
 تاکہ وہ اسکی وارث ہووے اور یہ بھی جائز تھا کہ وہ اس سے معلوم جادو سو جواب دیا حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے ساتھ کلام کلی کے مطابق واسطے ہر حالت کو اور وہ وارث تک ہے اور نہ خاص کیا بیٹی کو اسکو
 غیر سے اور یہ جو فرمایا کہ جب تو کچھ خرچ کرے الٰہ تو ایک رویت میں اسکے بدستے ہے کہ جو کچھ کہنا تو خرچ
 کر لیا خدا کی رضامندی کے واسطے ہر کا ضرر و ثواب پادشہ کی رویت مفید ہے ساتھ رضا مندی
 خدا کے اور متعلق کیا تو اب کے حاصل ہوگو ساتھ اسکے اور یہ معتبر ہے اور اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ وہ جب ثواب
 نیت سے زیادہ ہوتا ہے اسواسطے کہ بی بی پر خرچ کرنا واجب ہے اور اسکے فعل میں ثواب ہے سو جب اگر
 ساتھ خدا کی رضامندی کی نیت کرے تو اسکا ثواب اسکے ساتھ زیادہ ہوگا یہ بات ابن ابی حمزہ نے کہی ہے
 اور تنبیہ کی ساتھ نفقہ کے اسکے غیر پر وجوہ احسان کی سے اور یہ جو کہا کہ جو کچھ تو خرچ کر لیا الٰہ تو غنیمت
 اسقول کی ساتھ قصہ وصیت کے یہ ہے کہ سعد کا سوال شعر ہے ساتھ اسکے کہ اسنے بہت ثواب لینے کی عبت
 کی سو جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو تہائی پر زیادہ کرنے پر منع کیا تو اسکو بطور قسوتی کے فرمایا
 کہ جو کچھ کہ تو اپنے مال میں کرے صدقہ حاضر سے اور نفقہ سے اگرچہ واجب ہو تو اسکا ثواب پادشہ جبکہ
 تو اسکے ساتھ خدا کی رضامندی چاہے گا اور شاید کہ خاص کیا ہے عورت کو ساتھ ذکر کے اس واسطے
 کہ اسکا نفقہ ہمیشہ جاری رہتا ہے بخلاف اسکے غیر کے ابن دقیق العید نے کہا کہ اس سے معلوم ہوا کہ
 خرچ کرنے میں ثواب بہر دو سے ساتھ صحیح ہے نیت کے اور خدا کی رضامندی چاہنے کے اور یہ حکم ہے
 جبکہ عارض ہو کہ مقتضی شہوت کا پس تحقیق نہیں ماحصل ہوتی غرض ثواب یہاں تک کہ اسکے ساتھ
 خدا کی رضامندی چاہے اور پہلے گذر چکی ہے تخلص اس مقصود کی اس پر ہے کہ اسکو اور کسی ہوتی
 جو میں میں لپٹا ہر کہ جب جب ملو اکیا جادوے اور قصد ادا واجب کے واسطے چاہئے رضامندی خدا
 کے تو اسپر اسکو ثواب ملتا ہے پس تحقیق قرآن پاک سے تعجب فعلی ملتا ہے نہیں تحقیق ہے واسطے

اسکے ساتھ غیر واجب کے اور لفظ حقے کا اس جگہ تقاضا کرتا ہے مبالغہ کو چھ چل کر نے ثواب اور نسبت
 معنی کہ اور یہ جو کہا کہ نفع پاویں گے تجھ سے بہت لوگ الہ تو مراد یہ ہے کہ نفع پاویں گے ساتھ تیرے سلمان
 غنیمتوں سے اُس چیز سے کہ کچھ کر لیا اللہ تیرے ساتھ پر کفر کے شہروں سے اور ضرر پاویں گے ساتھ
 تیرے کافر جو تیرے ساتھ برہاک ہو دیں گے اور یہ جو کہا کہ اُس دن صرف اُنکی ایک بیٹی تھی تو ایک بہت
 مین سے کہ نہیں وارث ہوئی مجھ کو مگر ایک بیٹی اور نووی وغیرہ نے کہا کہ معنی اسکے یہ مین کہ نہیں وارث
 ہوئی مجھ کو اولاد سے یا خاص وارثوں سے یا غور قیون سے نہیں تو سعد کے واسطے عصبہ تھم اور
 وہ بہت تھم اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی اسکے یہ مین کہ نہیں وارث ہر مجھ کو کوئی صاحب فرض سے
 اس حدیث میں کئی فائدے ہیں سوا اسکے کہ پہلے گذری زیارت بیمار کی وہ علم امام کے اور جو اس
 سے کہ ہوا درود کہ ہوتی ہے ساتھ سخت سونہا یہی کے اور یہ کہ مستحب ہے کہنا ماہ کا بیمار کے ماتھے پر
 اور اسکے منہ پر اور بیمار عضو پر ماہ پھینا اور کٹاؤ کی کرنی واسطے اسکے زندگی کے دراز ہونے میں اس واسطے
 کہ ایک روایت میں آیا ہے کہ ہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ماہہ میسر ماتھے پر رکھا پھر
 میسر منہ اور پیٹ پر ماہ پہلے پھر فرمایا کہ الہی شفا دے سعد کو اور اُنکی ہجرت پوری کر پس ہمیشہ میں
 آپ کے ہاتھ کی سردی پاتا رہا اور یہ کہ جائز ہے خبر دینی بیمار کی ساتھ شدت بیماری اپنی کے اور قوت و کم
 اپنے کے جبکہ نہ معتقر ہو ساتھ اسکے کو کئی چیز اس سے کہ منع ہے یا مکروہ ہے نہ زہری ہو ساتھ
 اور یہ کہ یہ نہیں منافی ہے مصلحت ہونے کو ساتھ صبر محمود اور جبکہ یہ بیماری کے درمیان جائز ہے
 تو تندرستی کے بعد خبر دینی بطریق اولے جائز ہوگی اور یہ کہ اعمال نیکی اور بندگی کے جبکہ ہو اُس
 وہ چیز کہ نہیں ممکن ہے تدارک اُس کا تو قائم ہوتا ہے غیر اُس کا ثواب میں جگہ سکی اور بہت وقت
 اس پر زیادہ ہوتا ہے اور یہ اس واسطے کہ سعد خوف کیا یہ کہ مرے اُس گھر میں جس سے اس نے
 ہجرت کی پس فوت ہوا اُس سے بعض ثواب ہجرت اُنکی کا پس خبر دی اُس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے ساتھ اسکے کہ اگر اپنے ہجرت کی جگہ سے متخلف رہا پس عمل کیا کوئی عمل نیک حج
 یا جہاد وغیرہ سے تو ہوگا اسکے واسطے ثواب بکرا اُس چیز کے کہ فوت ہوا ہے اس سے اور ہجرت اور
 یہ کہ جائز ہے جمع کرنا مال کا اس واسطے کہ تنوین اُس کے قول میں وَاَنَا ذُو مَالٍ واسطے
 کثرت کے ہے اور اسکے بعض طریقوں میں مسیح واقع ہوا ہے کہ مین بہت مالدار
 ہوں اور اس حدیث میں رغبت دلانی ہے اور صلہ رحم کے اور احسان کرنے کے
 طرف قرابت والوں کی اور یہ کہ قریب نہانے دار کے ساتھ سلوک

تفصلاً کے بلکہ جس جگہ یہ ہوا اسے ثابت دیا دوا کے اور بہت وقت تک ہوتا ہے

کرنا افضل ہے بعید کے ساتھ سلوک کر نیسے اور خرچہ کثیفی کے راہوں میں اس واسطے کہ سیاح امین
 جب تک انکی رضا مندی کا قصد کرے تو وہ بندگی ہو جاتی ہے اور تحقیق تنبیہ کی اسبیرتہ نقل خط و خط و دنیا کی
 عادی کے اور وہ رکھنا لغو کا ہے اپنی بی بی کے منہ میں اس واسطے کہ نہیں ہوتا ہے یہ اکثر اوقات
 مگر وقت ملاعت اور کہیل کے اور باوجود اسکے پس اسکے قائل کو ثواب ملتا ہے جبکہ اسکے ساتھ
 قصد صحیح ہو پس کس طرح ہے ساتھ اس چہرے کے کہ وہ اس سے اوپر ہے اور اس میں یہ ہے کہ منہ سے نقل
 کو نامرد کا ایک شہر سے طرف دوسرے شہر کی اس واسطے کہ اگر یہ امر جائز ہوتا تو لہجہ حکم کرنے
 حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ساتھ نقل کرتے مسعد بن خوک کے خطاب میں نے کہا کہ اس سے معلوم ہوتا ہے
 کہ جس کا کوئی وارث نہ ہو تو جائز ہے اسکو وصیت کرنی ساتھ زیادہ کے تہا ہی سے واسطہ
 قول حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ اگر تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑے پس مغموم اسکا یہ ہے
 کہ جسکا کوئی وارث نہ ہو زبرد اگر یگانہ ساتھ وصیت کر ساتھ انجیز کے کہ زیادہ ہو اس واسطہ کہ وہ اپنے
 پیچھے کوئی وارث نہیں چھوڑتا کہ اسبیرتہ جی کا خوف ہو اور تعاقب کیا گیا ہے بانیہو کر محض
 تعلیل نہیں اور سوا اسکے نہیں کہ اس میں تنبیہ ہے زیادہ تر نفع دینے والی چیز براور اگر محض تعلیل ہو
 تو لہجہ تقاضا کرتی کہ تہا ہی سے زیادہ کے ساتھ وصیت جائز ہو جسکے وارث مالدار ہوں اللہ
 نافذ ہوتی اپنی وصیت بغیر اجازت انکی کے اور انکی قائل نہیں اور بر تقدیر سہمات کہ کہ تعلیل
 محض ہو پس وہ واسطے کم کرے مگر تہا ہی سے نہ واسطے زیادہ کرنے کے اسبیر اس واسطے کہ جب حضرت
 صلے اللہ علیہ وسلم نے تہا ہی کی وصیت جائز رکھی اور یہ کہ نہ اعتراض کیا جاوے ساتھ انکی وصیت
 کرنے والے کو مگر یہ کہ اس سے کم کرنا اولے ہی خاصکر اسکو جسکے وارث مالدار نہ ہوں پس تنبیہ کی
 سعد کو ہر اور اس میں بند لکھنا ذریعے کا ہے واسطے قول حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ ہیر انکو انکی
 بائیں یون پر تاکہ نہ ذریعہ بکڑے کوئی ساتھ بیماری کے واسطہ سبب حب ملن سکے یہ بات ابن عبد البر
 نے کہی ہے اور اس میں قید کرنا مطلق قرآن کا ہے ساتھ سنت کے واسطے کہ خدا نے فرمایا ہے کہ جب
 وصیت کے کہ وصیت کی جاوے ساتھ اسکے یا قرض کے پس اس میں مطلق وصیت کا ذکر ہے اور قید کیا
 اسکو سنت ملتہ تہا ہی کی اور یہ کہ جو اللہ کے واسطے کوئی چیز چھوڑے اسکو اس میں رجوع کرنا لا تو
 نہیں اور نہ وہ اس میں سے کسی چیز کا مختار ہے اور اس میں افسوس ہے اور فروت ہوئے اس چیز
 کے کہ حاصل ہوتا اسکو ثواب دیر کہ جس سے یہ فوت ہو وہ جلدی کرے طرف پورا کرنے اس کے
 ساتھ غیر اسکے کے اور اس میں تہا ہی ہے واسطہ اس شخص کے کہ فوت ہو اس سے کوئی کام کاموں سے

ساتھ حاصل کرنے اس چیز کے کہ وہ اس سے اعلیٰ ہو واسطے اسکے کا اشارہ کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے سعد کے اُسکے نیک عمل سے بعد اسکے اور یہ کہ جائز ہے صدقہ کرنا سب اہل کا واسطے اس شخص کے کہ صبر کے ساتھ منہمور ہو اور نہ ہو واسطے اُسکے وہ شخص کا اُسکا خراج نہیں لازم ہے اور یہ مسئلہ کتاب الزکوٰۃ میں پہلے گزر چکا ہے اور یہ کہ جائز ہے استفسار کرنا تحمل سے جبکہ کئی وجہوں کا احتمال رکھ اس واسطے کہ جب سعد کو سارے مال کی وصیت کرنے سے منع ہوا تو اُسکے نزدیک احتمال ہو کہ اس سے کم نہیں شاید منع ہو اور شاید جائز ہو پس استفسار کیا اس چیز سے کہ اس سے کم ہے اور اس میں نظر کرنی ہے وارثوں کی بہلائوں میں اور یہ کہ خطاب شروع کا واسطے واحد کے عام ہوتا ہے اُس شخص کو کہ اُسکی صفت پر ہو مکلفین سے واسطے اتفاق کرنے علماء کے اور چریت نگہ کرنے کے ساتھ اس حدیث کے اگرچہ واقع ہو خطاب صحیفہ صیغہ افراد کے اور البتہ بعید بات کہی اس شخص نے جس نے کہا کہ مجھے حکم سعد کے ساتھ خاص ہے جو اُسکی طرح ہو اُس شخص سے کہ اپنے پیچھے وارث ضعیف چھوڑے یا جو سچے چھوڑے وہ قلیل ہوں واسطے کہ بیٹی اُسکے شان سے ہر یہ بات کہ طعم کیا جاوے پھر اُسکے اور اگر ہو بغیر مال کے نہ رغبت کی جاوے پھر اُسکے اور یہ کہ جو تھوڑا مال چھوڑے پرل غنیمت واسطے اُسکے ترک کرنا وصیت کا ہے اور باقی رکھنا مال کا ہے واسطے وارثوں کے اور یہ کہ ہمیں رعایت ہو عدل کی درمیان وارثوں کو اور یہ تھا کرنی عدل کی ہے چر وصیت کو اور یہ کہ تہائی کثرت کی حد میں ہو اور تحقیق اعتبار کیا ہے بعض فقہاء نے چر غیر وصیت کو اور حاجت ہوئی احتجاج کی ساتھ اُسکے طرف ثبوت طلب کثرت کو بیچ حکم معین کے اور یہ جو کہا کہ تہائی ہی بہت ہو تو اُسکے معنی یہ ہیں کہ جھگڑ تہائی کافی ہے اور احتمال ہے کہ یہ واسطے بیان جواز کے ہو یعنی تہائی مال کی وصیت کرنی جائز ہے اور اولے یہ ہو کہ اس سے کم کیا جاوے اور اس پر زیادہ نہ کیا جاوے اور یہی ہے وہ چیز کہ جبکی طرف فہم دوڑتا ہے اور احتمال ہے کہ مسئلہ یہ ہوں کہ تہائی کی وصیت کرنی محمل ہے یعنی اُسکا ثواب بہت کم ہو اور احتمال ہے کہ اسکے معنی یہ ہوں کہ بہت ہے تھوڑا نہیں اور یہ سب معنوں سے اولے سے یعنی کثرت نسبتی امر ہے اور یہ جو کہا کہ نہیں وارث ہوتی جھگڑ یعنی تو ہستدلال کیا ہے ساتھ اُسکے اُس شخص نے جو قائل ہے ساتھ رد کرنے باقی کے ذوق الارحام پر واسطے صبر کیے چر قول اُسکے کہ کہ نہیں وارث ہو میری مگر بیٹی اور تعاقب کیا گیا ہو بنطو کہ مراد ذوق الفروض میں جیسے کہ پہلے گذرا اور جو رد کرنے کا قائل ہے وہ اُسکے ظاہر کا قائل نہیں اس واسطے کہ نہیں دیتی وہ اسکو فرض اُسکا پھر رد کرین اس پر باقی کو اور ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ تہائی میں سب کی مالک ہوتی ہے (نقہ) **باب** اَلْوَصِيَّةِ بِالْاَثْلِ تِہائی مال کی وصیت کرنے کا بیان

ف میں نے جواز اسکا یا مشر و صیت اسکی اور اسکی تقریر پہلے باب میں گذر چکی ہے اور اجماع قرار پا چکا ہے
 اس پر کہ تہائی سے زیادہ مال کے ساتھ وصیت کرنی منع ہے، لیکن ختم ثلث کیا گیا ہے اس شخص
 کے حق میں جسکا وارث ہو اور اویگی شیعہ اسکی جو کمالا وصیتہ وارث کر اور اس شخص کے حق میں کہ اسکا
 کوئی وارث نہ ہو پس جمہور اسکو منع کرتے ہیں اور جائز رکھا ہے اسکو حنفیہ اور اشعری اور شریک اور
 احمد نے ایک روایت میں اور یہی ہے قول علی اور ابن سعد کا اور انکی حجت یہ ہے کہ وصیت ایت
 میں مطلق ہے اور قید کیا ہے اسکو نہ کسی ساتھ اس شخص کے کہ اسکا کوئی وارث ہو اور جسکا کوئی
 وارث نہیں وہ اپنے اطلاق پر باقی ہے گا اور پہلے باب میں انکی ایک توجہ گذر چکی ہے اور اس
 بھی ختم ثلث ہے کہ کیا اعتبار کیا جاوے تہائی مال کا وقت وصیت کے یا وقت موت کے اور یہ
 اختلاف دو قولوں پر ہے اور یہ دو ہمیں بین واسطے شافعیہ کے زیادہ تر صحیحہ دوسری وجہ ہے
 پس قائل ہے ساتھ پہلی وجہ کے مالک اور اکثر عراقی اور بھی قول ہے نخعی اور عمر بن عبد العزیز کا اور قائل
 ہے ساتھ وجہ ثانی کے ابو حنیفہ اور احمد اور باقی اور یہی قول ہے علی بن ابی طالب اور ایک جماعت کا
 تابعین سے اور پہلوئی تک کیا ہے ساتھ اسکے کہ وصیت عقد ہے اور عقد معتبار کلمہ جاتے ہیں ساتھ
 اول اپنے کہ اور بانی طور کہ اگر نذر مانی یہ کہ صدقہ کرے ساتھ تہائی مال اپنے کے تو معتبار کیا جاتا ہے قیوت
 نذر کے اور جواب دیا گیا ہے ساتھ اس طور کے کہ نہیں ہے وصیت عقد ہے جہت سے اس واسطے ہمیں معتبار
 کی جاتی نہیں فوریت اور نہ قبول اور جواب دیا گیا ہے ساتھ فرق کے درمیان نذر اور وصیت کہ
 بانی طور کہ وصیت سے جو عہ جائز ہے اور نذر لازم ہوتی ہے اور نتیجہ اس اختلاف کا ظاہر ہوتا ہے اس چیز
 میں کہ جبکہ حادث ہو واسطے اسکے مال بعد وصیت کے اور نیز اس میں بھی اختلاف ہے کہ کیا حساب کیا
 جاوے یہ راحۃ تمام مال سے یا نافذ ہوگی ساتھ اس چیز کے کہ جانتا ہے اسکو موصیہ یعنی وصیت کہ نذر
 اس کے جو اس پر پیشیدہ یا نیا حاصل ہو واسطے اسکے اور نہیں معلوم کیا اسنے اسکو اور ساتھ پہلو
 قول کے قائل ہیں جمہور اور ساتھ دوسرے کے قائل ہے مالک اور جمہور کی حجت یہ ہے کہ نہیں شرط
 ہے کہ یاد کرے تمنا و مقدر مال کی وقت وصیت کے اتفاقا اگر پہلوئی جس اسکو معلوم ہو پس اگر
 اسکا معلوم کرنا شرط ہو تا تو لہستہ عہ جائز نہ ہوتا (فقر) فقال الحسن لا یجوز للذی یرث وصیتہ الا الثلث
 یعنی اور حسن بصری نے کہا کہ نہیں جائز ہے واسطے ذمی کے وصیت مگر ساتھ تہائی مال کے یعنی اگر ذمی
 کافر وصیت کرے تو نہیں نافذ ہوتی مگر تہائی من ف ابن بطلان نے کہا کہ مراد جاری کل ساتھ
 اسکے رد کرنا ہے اس شخص پر جو حنفیہ کی طرح کہتا ہے کہ جو وارث نہ ہوا اسکے واسطے تہائی مال سے

از یادہ کے ساتھ وصیت کرنی درست ہو اور اسی واسطے صحبت پکڑی ہے اس لئے ساتھ قول اللہ تعالیٰ
 کے کہ حکم کر درمیان انکے ساتھ اسپہیز کے کہ خدا نے تماری ہے اور وہ چیز کہ حکم کیا ہے ساتھ ہم حضرت
 اند علیہ وسلم نے تہائی مال کے ساتھ وصیت کرنے سے وہی حکم ہے ساتھ اسپہیز کے کہ خدا نے
 تماری سوجس نے اس حد سے تجاوز کیا تو اس نے ممنوع کام کیا اور ابن مسعود کہہا کہ بخاری کی یہ
 نہیں بلکہ انکی مراد شہادت یعنی ہے ساتھ آیت کہ اسپہیز کے جب ذوق کے وارث ہمارے پاس مقدر
 لاوین تو نہیں جاری ہوگی وصیت انکی مگر تہائی مال سے اس واسطے کہ ہم نہیں حکم کرتے درمیان
 انکے مگر ساتھ حکم اسلام کے واسطے دلیل قول اللہ تعالیٰ کے کہ حکم کر درمیان انکے ساتھ اسپہیز کے کہ خدا
 تماری (فتح) وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَمْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَحْكُمَ بَيْنَهُمْ
 بِمَا اَتَوْا اللَّهَ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَاِنْ اَحْكَمْتُمْ بَيْنَهُمْ جَاءَ اَتَوَلَّ اللَّهُ يَعْنِي اور ابن عباس سے فرمایا
 کہ حکم ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہ حکم کریں درمیان انکے ساتھ اسپہیز کے کہ خدا نے تماری خدا نے فرمایا
 کہ حکم کر درمیان انکے ساتھ اس چیز کے کہ خدا نے تماری حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ اَنَّ
 سُفْيَانَ بْنَ عُثْمَانَ ابْنَ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَوْ عَصَى النَّاسُ إِلَى الذُّنُوبِ
 لَوَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثَّلَاثُ وَالثَّلَاثُ كَثِيرٌ اَوْ كَثِيرٌ تَرْجَمُ ابْنُ عَبَّاسٍ
 سے روایت ہے کہ اگر کم کریں لوگ وصیت کو تہائی سے چوتھائی تک تو بہتر ہو اس واسطے کہ حضرت صلی
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ تہائی مال کے ساتھ وصیت کر اور تہائی ہی بڑی ہو یا فرمایا بہت ہو یا بتدیل
 کے ہے واسطے اسپہیز کے کہ اختیار کیا ہو سکو ابن عباس سے نے کم کرنے سے تہائی سے اور شاید ابن عباس نو لیا ہو
 انکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصف کر نیسے تہائی کو ساتھ کمتر کے اور انکی توجیہ سے اب میں گذر
 چکی ہے اور جس نے لیا ہے ابن عباس کی قول کو مانند سحاق بن راہویہ کی اور مشہور شافعی سے کہ سب
 سے یہ ہے کہ مستحب ہے کہ تہائی مال سے کم کیا دے اور نووی فرمیں کہ سب کی شریعت میں کہہا ہے کہ اگر وراثت
 محتاج ہوں تو مستحب ہے کہ تہائی سے کم کیا دے اور اگر مالدار ہوں تو نہ کم کیا دے (فتح) حَدَّثَنَا
 مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَنَا ذَكْرِيَاءُ بْنُ عَدِي ثَنَا مَرْوَانُ عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ
 سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَضْتُ فَعَادَنِي الشَّيْبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ اَدْعُ اللَّهَ اَنْ لَا يُرَدِّي عَلَى عَقْبِي قَالَ لَعَلَّ اللَّهَ يُرَفِّعَكَ وَيُغْفِرَ بِكَ فَاسْأَلْتُ اَوْثِقًا
 اَنْ اُوعِيَ وَاِنَّمَا ابْنُ اَبْنَةٍ فَقُلْتُ اَوْحَى بِالْإِصْبِ قَالَ الْإِصْبُ كُنْتُ قُلْتُ فَالْثَلَاثُ
 قَالَ الثَّلَاثُ وَالثَّلَاثُ كَثِيرٌ اَوْ كَثِيرٌ قَالَ فَاصْصِرْ النَّاسُ بِالْثَلَاثِ فَمَا ذَكَرَ لَكُمْ لَهُمْ

ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ میں بیمار ہوا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میری بیماری پر سی کی تو
 میں نے کہا کہ یا حضرت دعا کیجے کہ خدا مجھ کو اپنی ایڑیوں پر نہ پھیرے یعنی جس جگہ سے میں نے
 ہجرت کی ہے یعنی مکہ سے وہاں مجھ کو نہ مارے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسید ہے
 کہ خدا تجھ کو بیماری سے اُٹھاوے اور نفع پاوے ساتھ تیرے کئی لوگ میں نے کہا کہ میں چاہتا ہوں
 کہ وصیت کروں یعنی اپنا مال خیرات کروں اور سوا اس کے کچھ نہیں کہ میری صرف ایک بیٹی ہے
 تو میں نے کہا کہ میں آدھے مال کی وصیت کرتا ہوں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدھا
 مال بہت ہے میں نے کہا کہ تہائی مال کی وصیت کرتا ہوں فرمایا تہائی کی وصیت کر اور تہائی ہی بہت
 ہے راوی نے کہا کہ لوگوں نے تہائی کے ساتھ وصیت کی پس جائز ہوئی وصیت اُنکے ساتھ تہائی
 کی ف میں نے اس حدیث کو کسی طریق میں نہیں دیکھا کہ نصف کو کثرت کے ساتھ موصوف کیا
 ہو اور سوا اس کے نہیں کہ اس میں ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں کل میں اور نہ دو
 تہائیوں میں اور نہیں ہے اس روایت میں اشکال مگر اس بہت ہے کہ اُس میں نصف کو کثرت کے
 ساتھ موصوف کیا ہے اور تہائی کو بھی کثرت کے ساتھ موصوف کیا ہے پس کس طرح منع ہوئی وصیت
 ساتھ آدھے مال کے اور جائز ہوئی ساتھ تہائی کے اور جواب اس کا یہ ہے کہ دوسری روایت جس میں
 کا جواب ہے دلالت کرتی ہے آدھے مال کے منع ہونے پر اور اس کی تہائی میں منع نہیں الیٰ بلکہ قضا
 کیا اور وصف کرنے اُنکے کے ساتھ کثرت کو اور اُنکی علت بیان کی کہ وارثوں کو مال دار باقی چھوڑنا اولیٰ
 ہے بنا بر اُنکے پس قول اسکا الثالث خبر مبتدا محذوف کی ہے تقدیر اسکی مباح ہے اور آپ کا قول
 الثالث کثرت دلالت کرتا ہے کہ اولیٰ یہ ہے کہ اس سے کم کیا جاوے اور یہ جو راوی نے کہا کہ لوگوں
 نے تہائی کی وصیت کی تو شاید مراد امام بخاری کی ساتھ اُنکے اشارہ کرنا ہے کہ تہائی سے کم
 کرنا جو ابن عباس کی حدیث میں آیا ہے وہ احتجاج کے واسطے نہ واسطے منع کے واسطے تطبیق
 کے درمیان دو نوحدیوں کے (فتح) **باب قول اللّٰوْحِی لَوَحِّیْہِ تَعَاہَدَ وَلَکُمۡ**
وَمَا یَحْزُوۡہُ لِّلّٰوْحِیۡ مِّنَ الدَّعْوٰی باب بیان میں قول وصیت کرنے والے کے واسطے وصی اپنے
 کے یعنی جسکو وصیت کی کہ میری اولاد کی خبر گیری کر اور بیان ہے اُس خبر کا کہ جائز نہ ہو
 وصی کے دعویٰ سے **ف** وارد کی بخاری نے اس میں حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ فقہ جگہ ہے
 سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمرہ کی کوئی بیٹی میں اور تحقیق تاب باند ہے واسطے اُس کے
 کتاب الشخاص میں دعویٰ الوصی للہیت اے عن الہیت یعنی مردے کی طرف سے اور نکالنا دو نوامرو

کھانا میا گیا تو لڑکے نے اپنے سر سے اشارہ کیا یعنی ہاں ہر اسکو لایا گیا تو ہمیشہ نگر رکھا اسکو یہاں تک
 کہ اُس نے اقرار کیا کہ میں نے ہی یہ کام کیا ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو اسکا سر تھوڑے
 کچلا گیا و اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر بیمار اپنے سر سے اشارہ کرے تو اسکا اشارہ معتبر ہے۔
 باب لا وصیۃ لاولادین ہمین جائز ہے وصیت واسطے وارث کرف یہ ترجمہ حدیث مرفوع
 لفظ ہے گویا کہ ہمین ثابت ہوئی ہے وہ بخاری کی شرط پر پس باب باندا سائے اسکے موافق عادت
 اپنی کے اور بے پرواہ ہوا سائے پیچیر کے کہ دے حکم اسکے کو اور تحقیق روایت کیا اسکو ابو دوار اور ترمذی
 وغیرہ نے ابی امامہ کی حدیث سے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ حجۃ الوداع کے دن اپنے
 خطبے میں فرماتے تھے کہ خدا نے ہر حقدار کو اپنا حق دیا پس ہمین جائز وصیت واسطے وارث کے
 اور اسکی سند میں اسماعیل بن عیاش ہے اور تحقیق قوی کیا ہے حدیث اسکی کو شامیون سے
 ایک جماعت نے امامون سے ہمین سے احمد اور بخاری میں اور یہ حدیث اُس نے شہر جلیل بن مسلم
 سے روایت کی ہے اور وہ شامی سے ثقہ ہے اور ترمذی نے کہا کہ بحدیث حسن ہے اور نہ باب میں عمر
 ابن خارجه سے ہے نزدیک ترمذی کے اور انس سے نزدیک ابن ماجہ کے اور عمر بن شعیب اور جابر
 نزدیک تافہنی کے اور علی سے نزدیک ابن ابی شیبہ کے اور ہمین سے کیسی سند کلام سے خالی نہیں لیکن
 انکا مجبوعہ تصانیف لکھا ہے کہ حدیث کی واسطے اصل ہے بلکہ شافعی نے ام میں کہا کہ یہ متن متواتر ہے پس
 کہا امام شافعی نے کہ باہمین اہل قوی کو اور اُس شخص کو کہ یاد رکھا ہم نے اہل علم بالغازی سے
 قریش وغیرہ سے کہ ہمین مختلف ہمین ہمین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ ہمین
 وصیت واسطے وارث کو اور روایت کرتے ہیں اسکو ان لوگوں سے کہ یاد رکھا ہے انہوں کو اسکو
 آپ سے اُسنے کہ ملاقات کی ہے انہوں نے آپ سے پس ہوگی یقل کل کی کل سے پس یہ قوی تر ہے
 نقل واحد سے اور تنازع کے فخر رازی نے اس حدیث کو متواتر ہونے میں اور بر تقدیر تسلیم اس
 کہ پس منہور شافعی کے مذہب کے یہ کہ قرآن سنت کے ساتھ نسخہ ہمین ہوتا وہاں کہ حجت ہمین اجماع
 ہے بنا بر مقتضی پہنچے کہ جیسے کے شافعی وغیرہ نے اسکی تصریح کی ہے اور مراد سائے نہ صحیح ہونے
 وصیت کو واسطے وارث کو عدم لازم ہے یعنی لازم نہیں ہوتی اسو علم کہ اکثر اسپرین کہ وہ موقوف
 ہے وارثوں کی اجارت پر اور دارقطنی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ہمین جائز ہے وصیت
 وہم وارث کو کہ یہ کہ وادعہ ہمین لکھا ہے یا نہ اور اسکے راوی معتبر ہیں اور شاید بخاری نے اشارہ
 کیا ہے کہ اسکی پس باب باندا سائے حدیث کو اور یہ حدیث ابن عباس سے ہے کہ متوفی ابی جریج

اسکی تفسیر میں اخبار ہے ساتھ ہیچیز کے کہ تہی حکم سے پہلے ترے قرآن کے سہیں ہوئی حکم فرمودے
ساتھ اس تقریر کے اور درجہ دلالت اسکی کی واسطے ترجمہ کے اس چہیت ہے کہ منسج ہونا وصیت کا
واسطے والدین کے اور ثابت کرنی میراث واسطے انکے بدلے وصیت کہ مشعر ہے ساتھ اسکہ کہ نہ جمع کیا جا
واسطے مان باپ کو درمیان میراث اور وصیت کہ اور جب اسطرح ہو تو جو ان دونوں سے کم ہے اولیٰ
ساتھ اسکے کہ نہ جمع کیا جاوے واسطے اسکے یہ اور ابن عباس سے روایت ہے کہ تہی وصیت واسطے
ان باپ کے اور قرابت والوں کے الہ بن ظاہر ہوئی وجہ بنا سبت کی ساتھ اس زیادت کو دفع الہ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ قُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي بَحْجَةَ عَنْ عَطَا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
كَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ وَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ فَلَسَخَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ مَا أَحَبَّ فَمَجَّلَ
لِلَّذَكَرِ مِثْلَ حِظِّ الْأُنثَيَيْنِ وَجَعَلَ لِلْأَبَوَيْنِ الْكُلَّ وَاحِدًا وَمِنْهُمَا الشُّكْرُ وَجَعَلَ
لِلْمَرْءَةِ الثَّمَنَ وَالزُّبْعَ وَلِلنِّسَاءِ وَجَّ الشُّطْرَ وَالزُّبْعَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ ابتدا
اسلام میں مال سب اولاد کا تھا اور وصیت مان باپ کے واسطے تہی یعنی مان باپ وارثوں میں داخل نہ تھے
تو منسوخ کیا اللہ نے اس حکم سے جو کچھ جاہل پس ٹھیرایا واسطے مرد کے مانند حصے دو عورتوں کی یعنی دو
عورتوں کے برابر اور ٹھیرایا واسطے مان باپ کے ہر ایک کو دو نو میں سو چھٹا حصہ اور ٹھیرایا واسطے عورت
کو آٹھواں حصہ یعنی جبکہ خاوند کی اولاد ہو اور چہ تہائی جبکہ اولاد نہ ہو اور ٹھیرایا واسطے خاوند کے اولاد
اور چہ تہائی یعنی دو حالوں میں وف جہ و عطاء نے کہا کہ یہ وصیت اول اسلام میں جب تہی واسطے
مان باپ میت کو اور قرابتیوں کے برابر اسکے کہ مناسب تھا از اسکو میت برابری کرنی اور تفضیل سے پہر
حکم فرائض کی آیت ہو منسوخ ہوا اور بعضے کہتے ہیں کہ تہی وصیت واسطے مان باپ اور قرابتیوں کے
سوا اولاد کے پس تحقیق وہ وارث ہوتی تہی اس چیز کو کہ وصیت کی بعد باقی رہتی اور عجب بات کہی بان
نویس نے پکھا کہ تہی مکلف ساتھ وصیت کے واسطے والدین کے اور قرابت والوں کے بعد حصہ کے
کہ خدا کے علم میں مقدر تھا پہلے اتارنے اسکے کہ اور امام الحرمین نے امیر غزات لکھا کہ یہ ہے اور بعضے
کہتے ہیں کہ آیت مخصوص ہے ہوا واسطے کہ اقرہین عام ہے اس سے کہ وارث ہوں اور وصیت ان کے
واسطے وجہ تھی یہ خاص کیا گیا وصیت کی آیت ہو وہ شخص کہ وارث نہیں ساتھ میت فرائض کے
اور ساتھ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ نہیں جائز وصیت وارث کو اور باقی راجح نہیں شتم کا کہ نہیں
وارث اقرہین سے میت میں اپنے مال پر یہ قول طاووس وغیرہ کا ہے اور اختلاف کیا گیا ہے
بیچ معین کرنے ناسخ آیت وصیت کو واسطے مان باپ اور قرابت والوں کے سوا بعض کہتے ہیں کہ

فرائض کی نیت ہو اور بعض کہتے ہیں کہ حدیث مذکور ہے اور بعض کہتے ہیں کہ اس پر اجماع نے دلالت کی ہے اگرچہ اسکی دلیل تعین نہیں ہو سکی اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ حدیث لا وَصِيَّةَ لَوَارِثِ کے ساتھ وارث کے واسطے ہرگز وصیت صحیح نہیں کہ تقدم اور بر تقدیر نافذ ہونے اسکے کے تہائی ہو نہیں صحیح ہے وصیت کیواسطے اسکے اور واسطے غیر اسکے کے ساتھ اٹھیر گے کے تہائی سے زیادہ ہو اگرچہ وارث جائز کہیں اور ساتھ اُسکے قابل ہو ہے مرنے اور داؤد اور قوی کیا ہے ہکو سبکی نے اور حجت پکڑی ہے اُس نے واسطے اسکے ساتھ حدیث عمران بن حصین کے اُس شخص کی جس نے چھ غلام آزاد کئے تھے پر تحقیق امین مسلم کے نزدیک ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو سخت بات کہی یعنی کہا کہ اگر میں جانتا تو اسکا جنازہ نہ پڑھتا اور نہیں منقول ہے یہ بات کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وارثوں سے مراجعت کی ہے پس دلالت کی اس نے کہ یہ مطلق منع اُنہیں سے دلیل پکڑی ہے اُس نے ساتھ قول راوی کے سعد بن ابی وقاص کی حدیث میں کہ اسکے بعد تہائی سے وصیت کرنی جائز تھی پس مفہوم اسکا یہ ہے کہ تہائی سے زیادہ کے ساتھ وصیت کرنی جائز نہیں اور ساتھ اسکے کہ منع کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سعد کو وصیت کرنے سے ساتھ اُوہے مال کے اور نہیں سنتے کی صورت اجازت کی اور جو چوتہائی سے زیادہ کے ساتھ وصیت جائز کہتا ہے دلیل پکڑی ہے اُس نے ساتھ زیادتی کے جو پہلے گزر چکی ہے اللہ قول حضرت صلی علیہ وسلم کا ہو گریہ کہ وارث چاہیں پس اگر یہ زیادتی صحیح ہو تو وہ دلیل ظاہر ہے اور دلیل پکڑی ہے جائز رکھنے والوں نے معنی کے اعتبار سے باینطور کہ منع تو اصل میں صرف حق وارثوں کے واسطے تھا پس جب جائز کہیں تو منع نہیں ہو گا اور اختلاف کیا ہے اسکی اجازت کیوقت میں پس جمہور اس پر ہیں کہ اگر موصی کی زندگی میں جائز کہیں تو جائز ہے انکو رجوع کرنا جب چاہیں اور اگر اسکے بعد جائز کہیں تو نافذ ہو جاتی ہے یعنی لازم ہو جاتی ہے انہیں رجوع کرنا صحیح نہیں ہوتا اور تفصیل کی ہر مالکیہ نے زندگی میں درمیان مرض الموت اور غیر اسکے کے پس لاحق کیا ہے انہوں مرض الموت کو ساتھ بعد موت کے اور سنتے کیا ہے بعضوں نے اسکو جبکہ ہو اجازت دینے والا وصیت کرنے والے کے عیال میں اور خوف کرے باز رہنے انکو سے منقطع ہونا معروف اُسکے کو اُس سے اگر زندہ رہے پس تحقیق واسطے مثل اسکی کے جائز ہے رجوع کرنا اور کہا نہ ہی اور رجوع کرنا انکو رجوع کرنا مطلق درست نہیں اور اتفاق کیا ہے انہوں نے اوپر متبادر ہو موصی اسکے وارث چچ دن مرنے کے بیان کیا کہ اگر وصیت کرے واسطے بہائی اپنے کو جو وارث ہو جبکہ اسکے واسطے بیٹا نہ ہو جو بہائی مذکور کو محرم

کرے پس پیدا ہو واسطے اسکے بیٹا پہلے مرے اسکے جو محمد مرے بہائی کو بہائی مذکور کی واسطے وصیت
جائز ہے اور اگر اپنے بہائی کے واسطے وصیت کرے اور اسکے واسطے بیٹا ہو تو بیٹا وصیت
کر نیوالے کے مرے سو پہلے مر جاوے تو وہ وصیت وارث کی واسطے ہی یعنی پس جائز نہ ہوگی اور ہم مال
کیا گیا ہے ساتھ اسکے اور منع کرنے وصیت اس شخص کے کہ بیت المال کے سوا کسی وارث
نہ ہو اس واسطے کہ وہ منتقل ہوتا ہے وراثت واسطے مسلمان کے اور وارث کو واسطے وصیت باطل
ہے اور یہ وجہ محض ضعیف ہے حکایت کیا ہے اسکو قاضی حسین نے اور اسکے قائل کو لازم آتا ہے
کہ زومی کی وصیت کو جائز نہ رکھے یا مقید کرے اس چیز کو کہ مطلق ہو پڑی اس نے (فتح) باب
الصَّدَقَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ مَرْنِيكَ وَقَدْ صَدَّقَ كَرْنِي كَالْبَيَانِ يَعْنِي جَائِزٌ هُوَ مَا اسْكَا لِيْهِ جَائِزٌ هُوَ
صَحْبَتِ كَيْفَ اَلْتَمَنَ فَنَصَلَ فَنَمَّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ
عُمَارَةَ عَنْ أَبِي دُوْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا
اللَّهُ أَيُّ الصَّدَقَاتِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَبِيحٌ حَرِيصٌ تَأْمُلُ الْغَنَى وَتَحْتَنِي
الْفَقْرَ وَلَا تَهْتَمُّ حَتَّى إِذَا بَلَغْتَ الْحُلُقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَفُلَانٌ
لِفُلَانٍ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے کہا میں پوچھا کہ یا حضرت مگر کونسی خیرات افضل
ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہتر صدقہ یہ ہے کہ تو خیرات کرے جس حالت میں کہ تو تندرست و بخیر ہو
محتاجی نہ ڈرتا ہو اور مالدار کی امید رکھتا ہو (اور بھوکو نہ لگی کا امید ہو) اور خیرات کرنے میں دیر مت کر
یہاں تک کہ جب تو مرنے لگے اور روح حلق میں پہنچے تو اس وقت تو لون کھے کہ فلا نے کو اتنا اور
فلا نے کو اتنا اور وہ فلا نے وارث کا ہو چکا یعنی اس واسطے کہ اگر اس وقت کسی کو نہ دیگا تو یہی مال اسکے
ہاتھ سے گیا اور وارثوں کو طواف ظاہر یہ ہے کہ یہ مذکور بطور مثال ہے ہر خطابی نے کہا کہ پہلا اور
دو بیہ فلا نامو صے امین اور اخیر فلا نامو وارث اس واسطے کہ اگر وہ چاہے تو اسکو جائز رکھے اور اگر چاہے تو
اسکو باطل کرے اور اسکے غیر نے کہا کہ احتمال ہے کہ مراد ساتھ سب کے وہ شخص ہو کہ اسکے واسطے وصیت
کی جاوے اور سوا اسکے نہیں کہ تیسرے فلا نے میں کان کے لفظ کو دخل کیا واسطے اشارت کر سیکے
طرف مقید کرنے تقدیر کی واسطے اسکے ساتھ اسکے اور کرمانی نے کہا کہ احتمال ہے کہ پہلا فلا نامو وارث
ہو اور دو بیہ امور وارث اور تیسرے امور صے امین کہتا ہوں کہ احتمال ہے کہ اسکا بعض وصیت ہو اور بعض اقرار
اور ایک روایت میں واقع ہوا ہے کہ کرو واسطے فلا نے کے اتنا اور صدقہ کرو ساتھ اتنے کرو اور ابن ابیہ
وغیرہ کی روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماتم میں ہوا کا ہر اپنی انگلی سب ابھی

پہر فرمایا کہ کہاں سے عاجز بناتا ہے جھکوا بن آدم اور تحقیق میں نے پیدا کیا ہے جھکوا مثل اسچیز سے سو
 تو نے مال جمع کیا اور خدا کے راہ میں نہ دیا یہاں تک کہ جب روح خلق میں پہنچے تو تو نے کہا کہ
 فلا نے کو اتنا دینا اہم اتنا صدقہ کرنا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زندگی اور صحت کی حالت میں خیرات
 کرنی اور قرض کا ادا کرنا افضل ہے مرنے کے بعد اور بیماری میں دینے سے اور اشارہ کیا طرف انکی
 حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھ قول اپنے کے (وہنت صحیح الوم) اس واسطے کہ صحت کی حالت
 میں مال کا نکلانا اُسپر دشوار ہوتا ہے اکثر اوقات واسطے اسچیز کے کہ ڈراتا ہے کہو شیطان ساتھ اس کے
 اور زینت دیتا ہے واسطے اس کے ممکن ہونے طول جیاتی کے سے اور محتاج ہونے سے طرف
 مال کی جیسا کہ خدا نے فرمایا کہ شیطان تمکو محتاجی کا وعدہ دیتا ہے اور نیز شیطان اکثر اوقات
 زینت دیتا ہے واسطے ظلم کے وصیت میں اور رجوع کرنے کی وصیت پس خاص ہوگی تفصیل صحت
 حاضر کے بعض صفت کہہا کہ دنیا دار لوگ اپنے مالوں میں دو بار خدا کی نافرمانی کرتے ہیں ایک بار تو اسکو
 ساتھ بخل کرتے ہیں اور حالانکہ وہ انکے ماتہ سے نکل جاوے یعنی بعد مرنے کو اور ترمذی وغیرہ نے
 ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ مثل اسکی جو مرنے کی وقت آزاد کرے اور صدقہ دے مثل اس شخص کی
 ہے کہ مدیر بھیجے جبکہ سیر ہو اور پھر راجع ہے طرف منے حدیث باب کی اور اہم جان وغیرہ کو ابوسعید
 روایت کی ہے کہ البتہ خیرات کرنا مرد کا اپنی زندگی اور تندرستی میں ساتھ ایک درہم کے بہتر ہے واسطے
 انکے اُس سے کہ خیرات کرے وقت مرنے اپنے گے ساتھ سو درہم کے (فقہ) **باب قول اللہ**
عَزَّوَجَلَّ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّتِهِ يَوْضَعُ يَدَاؤُ دَيْنُ باب بیان میں اس آیت کہ وراثت ہونا بعد وصیت
 کہ ہے جو کی گئی یا قرض کی ف مراد ہماری گئی اس ترجمے کے اور اللہ خوب جانتا ہے دلیل پڑنا ہر
 ساتھ اس چیز کے کہ اختیار کیا ہے اسکو اقرار بیمار کے ساتھ قرض کو مطلق یعنی بیمار اقرار کرے کہ فلا نے
 کا مجھ پر اتنا قرض ہے برابر ہے کہ مقرر کہ وراثت ہو یا اجنبی اور وجہ دلالت کی یہ ہے کہ برابری کی خدا نے
 درمیان وصیت اور قرض کے سچ مقدم کرنے انکے کے میراث پر اور تفصیل نہیں کی پس خارج ہوئی
 وصیت واسطے وراثت کو ساتھ اس دلیل کے کہ پہلے گزری ادا اقرار بالمدین اپنے حال پر باقی رہا اور
 قول اللہ تعالیٰ کا من بعد وصیت متعلق ہے ساتھ اس چیز کو کہ پہلے گزر چکی ہے کل
 وراثتوں سے نہ ساتھ اس چیز کے کہ متصل ہے ساتھ اس کے تنہا اور گویا کہ اس نے کہا کہ قسمت
 ان چیزوں کے واقع ہوتی ہے بعد وصیت کے اور وصیت اس جگہ مال

میں جو اپنے زندگی میں اور ایک بار اس میں زیادتی کرے میں جو مانع از ہے

موصل ہے اور قول خدا کا یوصی بہ صفت ہے مفید کرتی ہے موصوف کو اور اسکا فائدہ یہ ہے کہ معلوم کیا جاوے
 کہ میت کو وصیت کرنی جائز ہے یہ بات پہلی نے کہی ہے اور وصیت کی تکفیر فائدہ دیتی ہے کہ وصیت
 مستحب ہے اور اگر وجہ ہوتی تو کہا جاتا مین بعد الوصیۃ (فتح) ویدلکذاک شریحاً و محمد بن عبد العزیز
 وکذا و ساق عطاء وابن اذنیۃ لاجازۃ افراد المریض بدین یعنی اور ذکر کیا جاتا ہے کہ تاحی
 شریح اور عمر بن عبد العزیز اور طاؤس اور عطا اور ابن اذنیہ نے جائز رکھا اقرار بیمار کا ساتھ قرض کے
 یعنی اگر بیمار رکھے کہ فلا نے کامجہ پر اتنا قرض ہے تو یہ جائز ہے اور وہ اقرار اسکا صحیح ہے وقال الحسن
 احق ما یصدق فیہ التجلۃ اخذ یقیم من الدنیا واول یوم من الاخذۃ یعنی اور حسن بھری
 نے کہا کہ لائق تر اس چیز کا کہ تصدیق کیا جاوے ساتھ اس کے مردانہ و دنیا کا ہے اور بیلادون آخر
 کا یعنی مرنے کے دن اقرار کر کے قرض کا تو اسکی تصدیق کی جاوے قال تبراہیم و الحکمۃ اذ
 ابتدا الوارث من الذین تبری یعنی اور ابراہیم اور حکم نے کہا اگر بیمار وارث کو قرض ہے بری کرے
 تو بری ہو جاتا ہے یعنی اگر بیمار اپنے وارث کو کہو کہ میرا سپر کچھ قرض نہیں تو وہ وارث قرض کو بری
 ہو جاتا ہے اور دوستدار ثون کو نہیں پہونچتا کہ مورث کے قرض کی بابت اسپر دعویٰ کریں یعنی اسکا
 قول معتبر ہے اور وارثون پر محبت ہے و اوصی الذین ان لا یکتشف امرہم الغزائۃ
 عمّا اخلق علیہ کا بیٹھا یعنی اور رافع بن خدیج نے وصیت کی اور اقرار کیا کہ نہ کہو لیجا و اسکی
 عورت فزیرید اس مال سے کہ بند کیا گیا ہے اس مال پر دروازہ اسکا یعنی میرے مرنیکے بعد کوئی میری
 بی بی فزیرید سے تعرض نہ کرے اور ہکو کہہ نہ کہے کہ وہ مال اس کے ملک ہے و اسکا یہ قول کافی ہے
 واسطے اس کے حاجت گواہ کی نہیں وقال الحسن اذ قال لیسئلکم عند الموت کنت اعتمدک
 جاز یعنی اور حسن بھری نے کہا کہ اگر مرنیکے وقت اپنے غلام سے کہو کہ میں تجھ کو آزاد کروں یا نہ تو جائز
 یعنی اور وہ غلام آزاد ہو جاتا ہے و اور یحییٰ کے طریق پر ہے کہ بیمار کا اقرار مطلق جائز ہے کی
 قال الشغبی اذ قال لیسئلکم عند موتہا ان ذوی فی قصائی وقبضت منہ یعنی اور شغبی
 کہا کہ اگر عورت اپنے مرنے کے وقت کہو کہ میرے خاوند کو میری ہمدردی کر دیا ہے اور میں اس سے
 لے لیا ہے تو اسکا یہ اقرار معتبر ہے یعنی وارثون کو نہیں پہونچتا کہ اس کے مرنے کے بعد اس کے خاوند کو
 ہمدردی کا تقاضا کریں و ابن تین نے کہا کہ وجہ اسکی یہ ہے کہ نہیں تہمت لگائی جاتی عورت ساتھ
 میل کرنے کے طرف خاوند اپنے کی اس حال میں خاص کر جبکہ ہو واسطے عورت کو اولاد اسکی غیر سے یعنی
 دوسرے خاوند سے وقال بعض النہای لا یجوز اقرارہ لیسئل الظن بہ للودۃ فتمت المستحسن

فَقَالَ يَحْزَنُ أَقْرَابُكَ بِالْوَدَّيْنِ وَالْبَصَائِعِ وَالْمُضَادَّةِ بَيْنِ أَوْ بَعْضِ لَوْ كُنَ لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا جَائِزٌ
 اقرار بیمار کا واسطے بدگمانی کے ساتھ اسکے واسطے وارثوں کے بیٹے اس واسطے کہ وارث گمان کرینگے
 کہ اس کو ہمارے محروم کر دے کیونکہ واسطے اقرار کیا ہے پہلے بعض نے احتساب کیا پس کہا کہ جائز ہے اقرار
 اسکا ساتھ امانت کسی کے اور بوجی کے اور مضاربت کو بیٹے کے کہ یہ سب مال غلامی کا ہے
 کہ اسکا مضارب ہے ف ابن شہین نے کہا کہ اگر مراد اس قائل کی یہ ہے کہ جب اقرار کرے ساتھ
 مضاربت کو مثلاً واسطے وارث کو تو لازم آوے گا اسکو تناقض اور نہیں تو نہیں اور فرق کیا ہے
 بعض حنفیہ نے ساتھ اسکے کہ نفع مال مضاربت میں مشترک ہے درمیان محنت کرنے والے کو اور مالک
 کے پس نہ ہوگا مانند قرض محض کی اور ابن منذر نے کہا کہ اجماع ہے اسپر کہ اقرار بیمار کا واسطے غیر وارث
 کے جائز ہے لیکن اگر ہو پھر قرض تندرستی میں تو ایک گروہ نے کہا کہ ابتدا کیا جاوے ساتھ قرض
 تندرستی کے اور جب تک واسطے بیماری میں اقرار کیا ہے انکا قرض پیچھے آدیا جاوے یہ قول
 نحوی اور اہل کوفہ کا ہے اور اس میں اختلاف ہے کہ وارث کیواسطے بیمار کا اقرار جائز ہے یا نہیں
 پس جائز کہہا ہے اسکو مطلق اوزاعی اور اسحاق اور ابو ثور نے اور یہی راجح ہے نزدیک شافعیہ کے
 اور یہی قول ہے امام مالک کا مگر اس نے استثنایا کیا ہے جبکہ اپنے بیٹے کے واسطے اقرار کرے اور ہو
 ساتھ اسکے وہ شخص کہ شریک ہو اسکو غیر بیٹے سے مانند چچا کے بیٹے کی مثلاً اس واسطے کہ وہ ہمت
 کیا جاتا ہے اس میں کہ اپنے بیٹے کو زیادہ دے اور چچا کے بیٹے کو کم دے بغیر عکس کے اور نیز ہمت کیا
 ہے اس چیز کو جبکہ اقرار کرے واسطے بی بی اپنی کے کہ بچا یا جاوے ساتھ محبت انکی کے اور اس
 کی طرف انکی اور گویا کہ درمیان اسکے اور درمیان اولاد انکی کے غیر اس عورت کو دوری سے مامور
 جبکہ ہو واسطے اسکے اس عورت کو اس حالت میں اولاد اور حامل منقول کا مالکیہ سے مدار امر کی ہمت
 ہے اور اسکے نہ ہونے پر پس اگر ہمت نہ ہو تو جائز ہے نہیں تو نہیں اور یہی اختیار رویانی کا ہے
 شافعیہ کو اور شرح اور حسن بن صالح سے ہے کہ نہیں جائز ہے اقرار اسکا واسطے وارث کے مگر واسطے
 بی بی اپنی کے ساتھ چچا کے اور قاسم اور سالم اور خرمی اور شافعی سے ایک قول میں کہ گمان کیا ہے
 ابن منذر نے کہ شافعی نے جو جمع کیا ہے پہلے طرف انکی اور ساتھ اسی کے قائل ہے احمد کہ نہیں
 جائز ہے اقرار بیمار کا واسطے اپنے وارثوں کے مطلق اس واسطے کہ انکے واسطے کہ وصیت منہم ہے
 پس نہیں اس میں ہے اس سے کہ زیادہ کرے وصیت کو واسطے اسکے پس گردانے اسکو اقرار اور جو
 اسکو مطلق جائز کہتا ہے اس نے محبت بکڑی ہو ساتھ اس چیز کے کہ من ہے پہلے گدز چکی ہے

کو قریب المرگ کے حق میں تہمت بعید ہے اور ساتھ فرق کے درمیان وصیت اور قرض کے اس واسطے
 کو اتفاق کیا ہے علماء نے اس پر کہ اگر تندرستی کی حالت میں اپنے وارث کو واسطے وصیت کرے اور
 اقرار کرے واسطے اسکے ساتھ قرض کے پھر اس سے رجوع کرے تو اقرار سے رجوع کرنا اسکا صحیح نہیں
 برخلاف وصیت کو جس میں صحیح ہے رجوع کرنا اس سے اور اتفاق ہے سب کا اس پر کہ بیا رجوع اقرار کرے
 ساتھ وارث کو تو اسکا اقرار صحیح ہے باوجودیکہ متضمن ہے اقرار کو تو ہوا اسکے ساتھ مال کے اور باقی
 طور کہ مدار احکام کے ظاہر پر ہے پس نہ جوڑا جاویگا اقرار اسکا واسطے گمان محتمل کے پس تحقیق میں
 اسکا صحیح اس کے طرف سے اس کی ہے (فتح) وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَاكُمْ مَا لَمْ يَلْظَمْ
 كَانَتْ الظَّنُّ الْكَذِبُ الْحَدِيثُ اور حالانکہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو بدگمانی سے ہوا
 کہ بدگمانی بڑی جوہری بات ہے یعنی اپنے گمان کو کسی مسلمان پر بطن ہونا نہایت بے اصل بات ہے
 و اور مقصود ساتھ ذکر کرنے اسکے کے رد کرنا ہے اس شخص پر جو بیچارہ بدگمانی کو بن کر بڑے
 تصرف کو کلا بھلا مَالُ الْمُسْلِمِينَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَاكُمْ مَا لَمْ يَلْظَمْ ثَلَاثُ
 إِذَا تَمَنَّيْتَ حَانَ اور نہیں مال ہے ال مسلمانوں کا واسطے قول حضرت علی علیہ السلام کے
 کہ منافق کی نشانی یہ ہے کہ جب اس کو پاس امانت رکھی جاوے تو نہیں خیانت کرے و یہ
 حدیث کا ایک ٹکڑا ہے پوری حدیث کتاب الایمان میں گذر چکی ہے اور تعلق اسکے کی ساتھ
 رو کرنے کے اس شخص پر جو بیچارے کے اقرار کو منع کرتا ہے اور جو جائز نہیں رکھتا اس جہت سے کہ وہ
 دلالت کرتی ہے خیانت کی مذمت پر پس اگر ترک کرے تو اس چیز کے کو اس پر ہے حق سم اور چھاپوے
 اسکو تو سو گنا خیانت کو بننے والی اسحق کی پس لازم آیا وجوب ترک خیانت کو سے وجہ ہونا اقرار کا
 اس واسطے کہ اگر وہ چھاپوے تو ہو گا خان اور جو اسکے اقرار کو مستحسن جانے تو ہو گناہان پر چل کر لیا
 (فتح) وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا إِلَىٰ أَهْلِيهَا فَلَمْ يَحْضَرْ
 وَأَمَّا قَوْلُكَ لَا عِبْرَةَ فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور حدیث
 فرمایا کہ خدا حکم کرتا ہے تمکو یہ کہ ادا کروا ماتوں کو طرف الکنون انکے کے پس نہیں خاص کیا خدا نے وارث
 کو اور نہ اسکے غیر کو اس باب میں عبد اللہ بن عمر نے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی ہے
 و یعنی نہیں فرق کیا خدا نے درمیان وارث کو اور اسکے غیر کے چچ حکم کرنے کے ساتھ ادا کرنا
 امانت کے پس صحیح ہو گا اقرار برابر ہے کہ وارث کو لئے ہو یا اسکے غیر کے (فتح) حَدَّثَنَا
 ابْنُ دَاوُدَ الرَّبِيعُ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا يَافِعُ بْنُ مَالٍ ابْنِ أَبِي عَامِرٍ ثَنَا سُهَيْلُ

عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْمَنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَآذَى الْأَمِنَ خَانَ وَإِذَا وَاعِدَ أَخْلَفَ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کہے تو جھوٹ بولے اور جب اہل امانت رکھی جاوے تو کہیں خیانت کرے اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے باب ثَلَاثُ آيَاتٍ لِلْمَنَافِقِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّتِهِ ثَلَاثُ آيَاتٍ بِهَا أَوْ ذِينَ يَعْنِي بَابُ سَجِّ بَيَانِ مَرَادِ اس آیت کہ کہ قیمت بعد وصیت کرے کہ وصیت کیا جاوے ساتھ اس کے یا قرض کے ف یعنی بیان مراد کا ساتھ مقدم کرنے وصیت کے ذکر میں قرض پر یعنی خدا نے جو وصیت کو قرض پر مقدم کیا تو تمہاری کیا وجہ ہے باوجودیکہ دین مقدم ہے اور ساتھ اس کے ظاہر ہوگا پس یہ سچ تکرار کرنے اس ترجمہ کے (فتح) وَ يُذَكِّرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالَّذِينَ ذُكِرَ فِي الْوَصِيَّةِ یعنی اور ذکر کیا جاتا ہے کہ حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ادا کرنے قرض کے پہلے وصیت کو یعنی وصیت کو جاری کر نیسے پہلے قرض ادا کیا جاوے یہ حدیث کا ایک ٹکڑا ہے روایت کیا ہے اس کو احمد اور ترمذی وغیرہ نے علی بن ابی طالب سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ دین وصیت کو پہلے ہے اور تم بڑھتے ہو وصیت کو پہلے قرض کے اور تمہاری سند ضعیف ہے لیکن ترمذی نے کہا کہ عمل اس پر ہے نزدیکی اہل علم کے اور شاید بخاری نے اعتماد کیا ہے اس پر واسطے قوت پانے اس کے کے ساتھ اتفاق کے اور مقتضی اس کے کے نہیں تو بخاری کی عادت جاری نہیں ہوئی کہ وارد کرے ضعیف کو دلیل پکڑنے کے مقام میں اور جو چیز بخاری نے باب میں وارد کی ہے وہ بھی اس کو قوت دیتی ہے اور نہیں اختلاف ہے علماء کو اس میں کہ قرض مقدم کیا جاوے وصیت پر مگر ایک صورت میں اور وہ صورت وہ ہے کہ اگر وصیت کرے واسطے کسی شخص کے ساتھ ہزار کے مثلاً اور وارث اس کی تصدیق کرے اور حکم کرے ساتھ اس کے ہر ایک دوسرے دعویٰ کرے کہ اس کا مدعی کے ذمے میں قرض ہے جوڑتا ہے تمام مال بطور اس کے کو اور وارث اس کی تصدیق کرے پس ایک وجہ میں واسطے شافعیہ کے مقدم کی جاوے وصیت قرض پر اس صورت خاص میں پہر تحقیق نزاع کی ہے بعضوں نے سچ مطلق ہونے وصیت کو مقدم قرض پر آیت میں اس واسطے کہ آیت میں کوئی صیغہ ترتیب کا نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ سوائے اس کے کو نہیں کہ حصے ورثت کو قرض ادا کرنے اور جاری کرنے وصیت کو بعد واقع ہونے میں اور آیت میں حرف اذ کی اباحت کی واسطے لائی گئی ہے مانند قول تیرے کی کہ میٹھ دیکھ پاس یا ہر پاس یعنی جائز ہے واسطے تیرے میٹھنا پاس ہر ایک کے دونوں خواہ اکٹھا ہر یا جدا جدا اور سوا

کے کچھ نہیں کہ مقدم کی گئی وصیت واسطے معنے کے کہ تقاضا کرتا ہے اہتمام کو واسطے تقدیم اسکی کے اور
 اختلاف کیا گیا ہے پھر تعین کرنے ان مخیر کے اور حاصل اس چیز کا ذکر کیا ہے اسکول علم نے تقدیم کے
 تقاضا کی نوال چیزوں سے چھ ام میں ایک انہیں سے سخت اور نقل ہے مانند ربیعہ اور ضرر کی پس مندر شرف ہو
 ربیعہ سے لیکن چونکہ ربیعہ کے لفظ ہلکے تھے تو مقدم کیا گیا ذکر میں اور یہ راجح ہے طرف لفظ کی دوسرا
 امر باعتبار زمانے کے ہے مانند عاد اور ثور کی تیسرا امر باعتبار صیغے کے ہے مانند ث اور رابع کی چوتھا
 امر باعتبار رتبے کے ہے مانند نماز اور زکوٰۃ کی اسواسطے کہ نماز حق بدن کا ہے اور زکوٰۃ حق مال کا ہے
 اور بدن مقدم ہے مال پر پانچواں امر مقدم کرنا سبب کا ہے سبب پر مانند قول اللہ تعالیٰ کی عزیز
 حکیم بعض سلف نے کہا کہ غالب ہوا پس جب غالب ہوا تو حکم کیا چھٹا امر ساتہ شرف اور فضیلت کے
 مانند قول اللہ تعالیٰ کی مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ اور جب یہ بات قرار پا چکی ہے تو سہیلی نے ذکر کیا
 کہ مقدم کرنا وصیت کا ذکر میں دین پر اسواسطے کہ وصیت تو صرف واقع ہوتی ہے بطور نیکی اور سلوک
 کرنے کے برخلاف قرض کے پس تحقیق وہ سراسر اس کے نہیں کہ وہ واقع ہوتا ہے اکثر اوقات بعدیت
 کے ساتھ ایک قسم تغریط کے پس واقع ہوا ابتدا کرنا ساتھ وصیت کے واسطے ہونے اسکے کو فضل اور سکون
 غیر نے کہا کہ مقدم کی گئی وصیت قرض پر یعنی ذکر میں اسواسطے کہ وہ ایک چیز ہے کہ لیجائی ہو بغیر غور
 کے اور دین لیا جاتا ہے ساتھ محض کے پس ہو گا نکالان وصیت کا زیادہ تر دشوار وارث پر قرض کے
 نکالنے سے اور ہو گا اور اگر ناسکا جگہ گمان کرنے تصور کے بخلاف قرض کے پس تحقیق وارث طبعی
 رکھتا ہے ساتھ نکالنے اسکے کے پس مقدم کی گئی واسطے اس سبب اور نیز وہ پس حصہ فقیر اور مسکین کا ہو
 اکثر اوقات اور قرض حصہ قرضخواہ کا ہے جو طلب کرتا ہے اسکو ساتھ قوت کو اور واسطے اسکے جائز
 کلام کرنی جیسا کہ صحیح ہو چکا ہے کہ حقدار کو کلام کرنے کی جگہ ہے اور نیز پس وصیت پیدا کرتا ہے اسکو موافق
 اپنے نفس کی طیف ہو پس مقدم کی گئی واسطے غبت دلانے کے اور عمل کرنے کے ساتھ اسکے
 برخلاف قرض کے کہ وہ بنفسہ ثابت ہو اسکا اور اگر نامطلوب ہے برابر ہے کہ یاد کرے یا نہ یاد کرے اور نیز
 وصیت ممکن ہے ہر ایک سے نما صکر نزدیک اس شخص کو جو اسکے وجوب کا قائل ہے پس کہتا ہو
 کہ وصیت ہر ایک کے واسطے لازم ہے پس منکر میں اس میں تمام مخاطبین اسواسطے کہ وہ واقع ہوتی
 ہے ساتھ مال کے اور عہد کے کما تقدم اور کم ہے وہ شخص کو خالی ہو کسی چیز سے اس سے بخلاف دین کے
 پس تحقیق وہ ممکن ہو کہ پایا جاوے اور نہ پایا جاوے اور جب کا وقوع اکثر ہو وہ مقدم ہے اس چیز پر
 جس کا وقوع کم ہو اور ابن میسر نے کہا کہ مقدم کرنا وصیت کا قرض پر لفظ میں نہیں تقاضا کرتا مقدم

کرنے اسکے کو معنی میں اس واسطے کہ وہ دونوں اکٹھے ذکر کئے گئے ہیں بچہ سیاق بعیدیت کر لیکن مہرث
متصل ہے وصیت میں اور نہیں متصل ہے دین کے بلکہ وہ اسکے بعد کے بعد ہے پس لازم
ہے کہ دین مقدم کیا جاوے اور امین باعتبار قبلیت کو پس تقدیم دین کی وصیت ہر لفظ میں اور باعتبار
بعیدیت کو پس مقدم کی جاوے وصیت قرض پر معنی میں (فتح) وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ
اَنْ تُوَدُّواْ اَهْلَ مَا نَاطَتْ اِلَيْكُمْ اَهْلُهَا فَاَدَّ اُولَٰئِكَ مَنَاصِدَهُمْ لِحَقِّ مِمَّنْ تَطَوَّعُوا الْوَصِيَّةَ يَعْنِيْ اَوْرِخْدَانِيْ
فرمایا کہ خدا حکم کرتا ہے تمکو ادا کرو امانتوں کو طرف اہل انکے کی پس ادا کرنا امانت کا لائق تر ہے نفل و
سے ف یعنی پس دین کو امانت کو قبیل ہے اسکا مقدم کرنا وصیت پر بہتر ہے وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَدَقَةَ لِّلْاَعْنِ ظَهَرَ غَنًى يَعْنِيْ اَوْرِخْدَانِيْ صَلَّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں
نواب ہو صدقہ کا اگر چہ مالدار کے یعنی اور قرض دار مالدار نہیں مگر یہ کہ ادا قرض کے بعد مل جاتی رہے
پس اس وقت جائز ہے کہ خیرات کرے ساتھ وصیت کر اور اس سے معلوم ہوا کہ قرض مقدم ہے وصیت
پر اور محتاج کو خیرات کرنی ضرور نہیں وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يُوصِي الْعَبْدُ اِلَّا بِاَدْنِ اَهْلِهِ يَعْنِيْ اَوْرِ
ابن عباس نے کہا کہ نہ وصیت کرے غلام مگر اپنے مالکوں کی اجازت سے وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبْدُ رَاْعٍ فِيْ مَالِ سَيِّدِهِ يَعْنِيْ اَوْرِخْدَانِيْ صَلَّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غلام
حاکم ہے اپنے سردار کے مال میں ف یہ حدیث کتاب العتق میں گذر چکی ہے اور مرد بخاری کی
ساتھ اسکے توجیہ کرنی کلام ابن عباس میں کہ ہے جو مذکور ہوئی ابن مینر نے کہا کہ جب معارض ہو غلام کے
مال میں حق اسکا اور حق سردار اس کے کا تو مقدم کیا گیا تو می تر اور وہ سردار کا حق ہے اور کیا گیا
غلام سول عنہ اور وہ ایک نگاہ بانوں کا ہے بچہ اس کے پس اسی طرح حق دین کا جب معارض ہوا
اسکو حق وصیت کا اور دین واجب اور وصیت مستحب ہے وجہ ہوا مقدم کرنا قرض کا پس یہ ہے
وجہ مناسبت اس امر اور حدیث کی ساتھ ترجمے کے (فتح) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ سَمِعْتُ ثَنَا
الْاَوْزَاعِيَّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَمُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِرَاقٍ
قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَاَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ لِيْ
يَا حَكِيمُ اِنَّ هَذَا الْمَالُ خَصْرٌ حُلُوٌّ فَمَنْ اخَذَهُ سَخَاوَةً نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ اخَذَهُ
يَا شَرَفٍ نَفْسٍ كَمَيْبَاكَ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَكَاشِعُ وَالْيَدِ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ
السُّفْلَى قَالَ حَكِيمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَرَدُّ اَحَدًا اَبْعَدَكَ شَيْئًا
حَتَّى اَفَارِقَ الدُّنْيَا كَانَ أَبُو بَكْرٍ يَذِيْعُ حَكِيمًا لِّلْعَطَاءِ فَيَأْتِي اَنْ يُعْبَلَ مِنْهُ

شَيْئًا ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ دَعَا لِيُعْطِيَهُ فَأَبَى أَنْ يُقَالَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ إِنِّي أَعْرَضْتُ عَلَيْكُمْ
 حَقَّهُ الَّذِي قَسَمَ اللَّهُ لَهُ مِنْ هَذَا الْفَتَى فَيَأْبَى أَنْ يَأْخُذَهُ فَاكُمُ يُدْرَأُ أَحَدُكُمْ أَحَدًا آمِينَ
 النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تُتَوَقَّى تَرْجُمَهُ عِلْمٌ بِنِزَامِهِ مِنْ رُوحِيَّةٍ
 کہیں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مال مانگا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیا پھر
 میں نے آپ سے مانگا تو پھر آپ نے دیا پھر مجھ کو فرمایا کہ اسے حکیم ہستیہ مال سبز اور شیریں ہے یعنی بہت
 پیارا معلوم ہوتا ہے سو جس نے اس کو لیا جان کے سخاوت سے لینے بے حرصی سے لیا تو اس کے واسطے
 اس مال میں برکت دی جاوے گی اور جس نے اس کو جان کی حرص سے لیا تو اس کو سہین ہرگز برکت
 نہ ہوگی اور اس کا حال اس شخص کا سا ہوگا کہ کہتا ہے اور اس کا پیٹ ہنپن بہتا اور اونچا ہاتھ بہتہ ہے
 نیچے ہاتھ سے لینے دینے والا ہوتا ہے اٹھا کر دیتا ہے افضل ہے مانگنے والے سے جو ہاتھ پھیلا کر
 مانگتا ہے اور لیتا ہے تو میں نے کہا کہ یا حضرت قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کے
 بھیجا کہ میں آپ کے بعد زندگی بہر کسی سے کبھی کچھ نہ مانگوں گا بس تھے ابو بکر بلاتے حکیم کو یعنی اپنی
 خلافت میں تاکہ ان کو بیت المال سے ان کا حصہ دین تو حکیم انکار کرتے تھے کہ قبول کریں اس سے
 کچھ پھر عمر فاروق نے بھی اپنی خلافت میں ان کو بلایا تاکہ ان کا حصہ بخشش سے دین تو حکیم نے
 قبول کرنے سے انکار کیا تو عمر فاروق نے کہا کہ اگر وہ مسلمانوں کے میں پیش کرتا ہوں اگر اس کے
 حق اس کا جو تقسیم کیا ہے واسطے اس کے اللہ نے اس سے لینے ال غنیمت ہے تو وہ لینے سے انکار
 کرتا ہے تو حکیم نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد زندگی بہر کسی سے کچھ نہ مانگا یہاں تک کہ مر گیا
 ف اس حدیث کی شرح کتاب الزکوۃ میں گذر چکی ہے ابن نمیر نے کہا کہ وجہ غفل ہوئے اس کی اس
 باب میں اس وجہ سے ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بخشش کے قبول کرنے میں زہد بنایا
 یعنی بخشش کو بے حرص و حرص نہ لے اور لینے والے ہاتھ کو نیچا نہیں ادا واسطے فقر و دلالتے اس کو
 کے قبول کرنے اس کے سے اور نہیں واقع ہوا مثل اس کے قرض کی تقاضا کرنے میں پس حاصل یہ
 کہ جو وصیت کا لینے والا ہے اس کا ہاتھ نیچا ہے اور قرض کا لینے والا اپنے حق کا پورا لینے والا
 یا تو ہوگا اس کا ہاتھ اونچا ساتھ اس چیز کے کہ نفسیلت دیا گیا ہے قرض دینے سے اور بار کہ نہ ہوگا ہاتھ
 اس کا نیچا پس ثابت ہوگی تقدیم قرض کی لینے اور اگرے میں وصیت پر (فتح) حاکم تلمیذ شریف
 مُحَمَّدٌ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَنَا يُؤْتِي عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا مَعَتْ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّكُمْ دَائِعٌ وَمَسْئُولٌ عَنْ رِعَايَتِهِ فَلَا مَأْمُومٌ وَلَا دَائِعٌ وَمَسْئُولٌ

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

عَنْ دَعِيَّتِهِ وَالزَّخْلُ دَاعٍ فِي أَهْلِهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ دَعِيَّتِهِ وَالزَّخْلُ دَاعٍ فِي بَيْتِهِ دَعِيَّتُهُ دَاعِيَةٌ
 مَسْئُولٌ عَنْ دَعِيَّتِهِمَا وَالْحَادِمُ فِي مَالِ سَيِّدِهِ دَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ دَعِيَّتِهِ قَالُوا وَحَسْبُ
 أَنْ قَدْ قَالَ وَالزَّخْلُ دَاعٍ فِي مَالِ أَبِيهِ تَرْجُمَهُ بِنِ عَمْرٍو سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صلوات اللہ علیہ
 وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ تم میں ہر ایک شخص حاکم ہے اور ہر ایک اپنی رعیت سے پوچھا جاوے گا پس بادشاہ
 ملک پر حاکم ہے تو وہ اپنی رعیت سے پوچھا جاوے گا کہ انصاف کیا یا ظلم اور مرد اپنی جو رو اور بال بچوں
 پر حاکم ہے تو وہ بھی اپنی رعیت سے پوچھا جاوے گا کہ انکو نیک کام سکھایا اور گناہ سے روکیا یا نہیں اور عورت
 اپنے خاوند کے مال اور گھر کی حاکم ہے تو وہ بھی پوچھی جاوے گی کہ اس نے انکی خیر خواہی اور مال کی تحفہ
 کی یا نہیں اور غلام اور نوکر بھی اپنے آقا کے مال میں حاکم ہے اور وہ بھی پوچھا جاوے گا کہ اس نے اپنے آقا
 کی خیر خواہی کی یا نہیں راوی نے کہا کہ میں گمان کرتا ہوں کہ اس نے کہا اور مرد اپنے باب کر مال میں
 حاکم ہے تو وہ بھی اپنی رعیت سے پوچھا جاوے گا کہ اس حدیث کی شرح کتاب الاحکام میں آوے گی اور
 تحقیق مخالفت کی تمحوی نے اس مسئلے میں اپنے اصحاب کی پس ذکر کیا اختلاف علماء کا مانند انکی
 کہ پہلے گذرا ہے نہ ذکر کیا اس نے کہ صحیح وہ ہے جو جماعت کا مذہب ہے اور تصیر یہ کی ساتھ ضعیف کرنے
 اسچیز کے کہ پہلے گذری ہے ابو صیفہ اور زفر اور ابو یوسف اور محمد سے اس مسئلے میں کہا کہ
 إِذَا وَقَفْتَ أَفْوَاضِيكَ فَأَدِمِ وَقْفَ الْأَقَادِمِ بَابُ اس بیان میں کہ جب کوئی اپنے قرابتیوں کے
 واسطے کچھ وقف کرے یا وصیت کرے تو اسکا کیا حکم ہے اور بیان اسکا کہ قرابت والے کون ہیں
 ف حذف کیا ہے بخاری نے جواب اذاکا واسطے اشارہ کرنے اس طرف کہ اس میں اختلاف ہے یعنی
 کیا یہ صحیح ہے یا نہیں اور بخاری نے دوسرے مسئلے کو بھی استفہام کی جگہ وار دیا ہے کہ اس میں بھی
 اختلاف ہے اور ترجمہ شامل ہے برابری کرنے کو درمیان وقف اور وطیعت کہ اس چیز میں کہ متعلق ہو
 ساتھ قرابتیوں کے اور بخاری اس جگہ سے مسائل وقف کی طرف شروع ہوا ہے پس اب باندھا واسطے
 اسچیز کے کہ ظاہر ہوئی واسطے اس کے اور پہر رجوع کیا اخیر میں طرف کامل کرنے کتاب وصایا کی اور
 ماوردی نے کہا کہ جائز ہے وصیت واسطے اس شخص کے کہ جائز ہے اس پر وقف کرنا چھوٹے
 اور بڑے اور عاقل سے اور دیوانے سے اور موجود سے اور معدوم یعنی جو ابھی پیدا نہیں ہوا جب کہ
 نہ ہو وارث اور قاتل اور وقف کہ معنی میں منع کرنا یعنی روکا یعنی چیز کے اصل سے بھیجاوے اور انکی
 منفعت کو نہ لے کے راہ میں خرچ کیا جاوے اور وہ مخصوص کے اور تحقیق اختلاف کیا ہے علماء نے
 اقارب میں کہ کون ہیں سو ابو صیفہ نے کہا کہ قرابت ہر ذی رحم محرم ہے یعنی وہ نہ تے دار ہے جس کے

مَنَاةُ بْنُ عَدِيٍّ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ فَهُوَ يَجْمَعُ حَسَنًا وَابًا طَلْحَةَ ابْنًا إِلَى سِتَّةِ
 اَبَاءٍ إِلَى عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ ابْنُ كَعْبِ بْنِ قَيْسِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ
 عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ فَعَمْرُو بْنُ مَالِكٍ يَجْمَعُ حَسَنًا وَابًا طَلْحَةَ وَابْنًا وَقَالَ نَعْتُهُ
 اِذَا اَوْصَى لِقَدْرَتِهِ فَهُوَ إِلَى اَبَائِهِ فِي الْاَسْلَامِ عِنْدَ اَوَّلِ رِثَتِهِ بَيَانِ كِي مَجْمُوعٌ مِيرِ وَابٍ
 ثَمَّ دَعَا اسَ لَزِيْمَتِ كِي اَنَسَ سَ سَاةَ مَثَلِ عَدِيْثِ ثَابِتِ كِي اَنَسَ (اَنَسَ) سَ رُوَيْتِ كِي هُوَ حَضَرَتْ
 مَعَهُ اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنَسَ اِيَّاكَ اَسْكُو اِنِّيْ قَرَابَتِيْوَن كِي مَحْتَا جَوْنِ كِي رَدَانِ اَنَسَ (اَنَسَ) كِي اَسْكُو
 اَبُو طَلْحَةَ لَمْ يَسْطِرْ حَسَنًا اَوْرَابِيْ بِنِ كَعْبِ كِي اَوْرُوهُ دُوْنُو اُنْكِ طَرَفِ مَجْمُوعِ سَ زِيَادَةُ تَرَقِيْبِ تَهْمُ اَوْرُو حَسَنًا
 اَوْرَابِيْ بِنِ كَعْبِ اَبُو طَلْحَةَ كِي نَاثِدَارِ تَحْتِ بَايَنُطُوْر كِي اَبُو طَلْحَةَ كَانَا مَزِيْدِ بِنِ سَهْلِ بِنِ اَسُوْدِ بِنِ حِرَامِ بِنِ عَمْرِو بْنِ
 مَنَاةِ بِنِ عَدِيٍّ بِنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بِنِ النَّجَّارِ سَ اَوْرُو حَسَنًا بِنِ ثَابِتِ بِنِ مَنَزَرِ بِنِ حِرَامِ بِنِ اَبُو طَلْحَةَ
 اَوْرُو حَسَنًا حِرَامِ بِنِ مَجْمُوعِ هُوَ تَبْنِ اَوْرُوهُ تَبْنِ اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ
 بِنِ مَالِكِ بِنِ النَّجَّارِ بِنِ مَجْمُوعِ كِي سَ سَ حَسَنًا كُو اَوْرُو اَبُو طَلْحَةَ كُو اَوْرَابِيْ كُو مَجْمُوعِ بِنِ اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ
 بِنِ مَالِكِ كِي اَوْرَابِيْ بِنِ كَعْبِ كِي سَبَّاسِ طُوْر سَ سَ كِي اَبُو بِنِ كَعْبِ بِنِ قَيْسِ بِنِ عُبَيْدِ بِنِ
 بِنِ مُعَاوِيَةَ بِنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بِنِ النَّجَّارِ بِنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ مَجْمُوعِ كِي سَ حَسَنًا اَوْرُو اَبُو طَلْحَةَ اَوْرَابِيْ بِنِ
 كَعْبِ كُو فِ اَوْرُو اَبُو طَلْحَةَ سَ كِي اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ
 سَ طَرَفِ اُنْكِ دُو سَرِي سَ بِنِ حَسَنًا مَجْمُوعِ هُوَ تَبْنِ سَ سَ اُنْكِ تَبْنِ سَ بَابِ بِنِ اَوْرَابِيْ بِنِ كَعْبِ
 مَجْمُوعِ هُوَ تَبْنِ سَ اُنْكِ مَجْمُوعِ بَابِ بِنِ اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ
 حَسَنًا بِنِ ثَابِتِ سَوَا غَيْرِ بِنِ كِي بِنِ مَلُومِ هُوَا كِي قَرِيْبِ تَرْمُوْنَا مَعْتَبِرِ هُوَا تَوَا اَلْبَتَّةِ خَاصِ كِي اَحَا سَاةَ اَبُو
 كِي اَنَسَ (اَنَسَ) كِي دُوهُ دُوْنُو مَجْمُوعِ سَ قَرِيْبِ تَرْتَحِيْ اَسُوَا سَطِ كِي اَبُو طَلْحَةَ اَوْرَابِيْ كُو مَجْمُوعِ كِي تَبْنِ وَهُوَ النَّجَّارِ
 سَ اَسُوَا سَطِ كِي اَنَسَ بِنِ عَدِيٍّ بِنِ النَّجَّارِ سَ اَوْرُو اَبُو طَلْحَةَ اَوْرَابِيْ بِنِ كَعْبِ مَالِكِ بِنِ النَّجَّارِ كِي اَوْلَادِ سَ
 بِنِ اَسُوَا سَطِ اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ
 رَعَايَتِ كِي مَجْمُوعِ اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ
 شَخْصِ كُو كِي كِفَايَتِ كِي اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ
 كِي اَنَسَ (اَنَسَ) كِي اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ
 كِي اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ
 اَلْقُرْبِ اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ اَبُو طَلْحَةَ

چھٹے

حصے ذوالقربے کے اور سوا اسکے کچھ نہیں کہ جمع ہوتے ہیں ساتھ اولاد مطلب کے چوتھ باب میں اور چچا
 کیا ہے اسکا طحاوی نے بائطور کہ اگر یہ مراد ہوتی تو اب نہ شریک ہو ساتھ انکو بنی نوفل اور بنی عبد شمس
 اسواسطے کہ وہ دونو عبد مناف کی اولاد ہیں مانند مطلب کی اور ہاشم کی پس جب خاص کیے گئے
 بنی ہاشم اور بنی مطلب سو انکی نوفل اور بنی عبد شمس کے تو دلالت کی اس نے اس پر کہ مراد ساتھ۔
 حصے ذوی القربے کے دینا اسکا ہے واسطے مخصوص لوگوں کے کہ بیان کیا انکو بنی صلی اللہ علیہ
 وسلم نے ساتھ خاص کرنے آپکے کے بنی ہاشم اور بنی مطلب کو پس نہ قیاس کیا جاوے گا جو کوئی وقت
 کرے یا وصیت کرے واسطے قرابت والوں اپنے کے بلکہ لفظ اپنے اطلاق اور عموم پر محمول ہوگا
 یہاں تک کہ ثابت ہو جو یہ قید کرے اسکو یا خاص کرے اسکو واللہ اعلم قال بعضهم اذ انزل
 لفرقتہ فھو الی ابائہ فی الاسلام یعنی اور بعضوں نے بولویوسف وغیرہ نے کہا کہ جب
 اپنے قریبیوں کے واسطے وصیت کرے تو جاری ہوگی وصیت طرف باہوں اسکے کی اسلام میں
 حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَنَا مَالِكُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا
 قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِي لِمَنْ طَلَعَتْ أَدَى أَنْ يَجْعَلَ فِي الْأَقْرَبِينَ مِمَّا
 أَبُو طَلْحَةَ أَخْلَعَ يَدَ سُورِ اللَّهِ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَادِيهِ وَبَنِي عَمِّهِ مَرَجَمُ بْنُ سَهْلٍ
 رَوَيْتُ أَنَّكَ فَتَحْتُ صُلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو طَلْحَةَ مِنْ فَرَاكَ مِنْ مَنَاسِبٍ وَبِحَبْتِ هَوْنٍ كَمَا تَوَسَّوْا
 وَالْوَلَدَ مِنْ تَقْسِيمِ كَرَسٍ تَوَابُ طَلْحَةَ لَمْ يَكُنْ يَكْمُرُ تَاهُونَ تَوَابُ طَلْحَةَ لَمْ يَكُنْ يَكْمُرُ
 لِسَنَةِ قَرَابَتِيُونَ مِنْ أَوْجَحِي كِي أَوْلَادُ مِنْ تَقْسِيمِ كِي قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ
 الْأَقْرَبِينَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْادِي يَا بَنِي فَهْرَ يَا بَنِي عَدِي لِبَطْنِ
 قُرَيْشٍ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ بَيْنِي وَأَبْنِ عَبَّاسٍ لَمْ يَكُنْ يَكْمُرُ تَاهُونَ تَوَابُ طَلْحَةَ لَمْ يَكُنْ يَكْمُرُ
 ذُرِّيَّتِي قَرِيبَ بَرَادِي وَالْوَلَدَ كَمَا تَوَسَّوْا فَتَحْتُ صُلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْمُرُ تَاهُونَ تَوَابُ طَلْحَةَ لَمْ يَكُنْ يَكْمُرُ
 كِي أَوْلَادُ وَاسْطَ قَوْمِ قُرَيْشٍ كِي أَوْلَادُ وَاسْطَ قَوْمِ قُرَيْشٍ كِي أَوْلَادُ وَاسْطَ قَوْمِ قُرَيْشٍ كِي
 مَارُونَ كَوَعْدَابِ الْهَيَّ سَيَّ ذُرَادِي تَوَحُّضْتُ صُلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاكَ مِنْ مَنَاسِبٍ وَبِحَبْتِ هَوْنٍ
 كِي حَدِيثُ كِي شَرْحُ تَفْسِيرِ مَنَاسِبٍ وَبِحَبْتِ هَوْنٍ كِي حَدِيثُ كِي حَدِيثُ كِي حَدِيثُ كِي حَدِيثُ كِي
 بَرَادِي هِيَ بَابُ كِي طَرَفِ بَابُ كِي طَرَفِ بَابُ كِي طَرَفِ بَابُ كِي طَرَفِ بَابُ كِي طَرَفِ بَابُ كِي
 أَوْلَادُ وَاسْطَ قَوْمِ قُرَيْشٍ كِي أَوْلَادُ وَاسْطَ قَوْمِ قُرَيْشٍ كِي أَوْلَادُ وَاسْطَ قَوْمِ قُرَيْشٍ كِي

وارو کیا ہے ترجمے کو ساتھ استفہام ہوا سطلے کہ اس سلمین اختلاف ہر جیسا کہ پہلے گذرا (فرق)
حَدَّثَنَا أَبُو لَيْمَانَ أَنَا شُعَيْبُ بْنُ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَعِيدٍ
ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُنْزِلَ
اللَّهُ وَانْذَرُ عَشِيرَتَهُ الْأَقْرَبِينَ قَالَ يَا مَعْشَرَ كُرَيْشٍ أَوْ كَلِمَةً حَوْهَا اشْكُرُوا أَنْفُسَكُمْ لَا أُغْنِي
عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ مَنَاةٍ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ
لُطَيْبٍ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَيَا صَفِيَّةَ عَمَّتْ دَسُؤْلُ اللَّهِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ
شَيْئًا وَيَا فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِّنِي مَا شِئْتُ مِنْ مَالِي لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا تَابَعَهُ
أَصْبَغُ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ تَرَجِمَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَوَاهُ عَنْهُ كَرِيبُ بْنُ أَبِي
تَمَارٍ کہ اے خدا اپنے قریب نامیداروں کو ڈراتو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے کروہ قریش کے
 یا مندا سکی اور کلمہ فرمایا کہ خرید و اپنی جانوں کو دوزخ سے کہ میں تم سے خدا کا عذاب کچھ دفع نہیں کر
 سکتا اے عبد مناف کی اولاد میں تم سے خدا کا عذاب کچھ دفع نہیں کر سکتا اے عباس بن عبد المطلب
 میں تم کو خدا کے عذاب سے کچھ کام نہیں آتا اور اے صفیہ بیوی رسول اللہ کی میں تم کو خدا کے عذاب سے
 کچھ کام نہیں آتا اے فاطمہ بیٹی محمد کی مانگ مجھ سے جو چاہے میرے مال سے کہ میں تجھ سے خدا کا عذاب
 کچھ دفع نہیں کرتا اور جگہ شاہد کی اس سے یہ قول ایک لکھا ہے اے صفیہ و فاطمہ اس واسطے کہ برائی
 کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ اسکے درمیان قوم اپنی کے پس پہلے سب کو عام کیا بعض بطنوں کو
 خاص کیا پھر دیکھا اپنے چچا کو اور اپنی بیوی کو اور بیٹی کو پس دلالت کی اُس نے کہ عورتیں یہی قرابتیں
 میں داخل ہیں اور فروغ یہی انہیں داخل ہیں دلالت کی اُس نے اور تخصیص کرنے اس شخص سے جو
 ہو اور نہ ساتھ اس شخص کے کہ مسلمان ہو اور احتمال ہو کہ ہو لفظ قرین کی صفت لازمہ اسطرح غیرہ کے
 اور مراد ساتھ غیرہ کے قوم اہل کی سے اور وہ قریش ہیں اور عدی بن ماتم سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے ذکر کیا قریش کو پس کھا و انذا عشیرتک الا قریبین یعنی اپنی قوم کو اور بنابر اسکے پھر
 آپ کو اپنی قوم کے ڈرانے کا حکم ہوا ہوگا پس نہ خاص ہوگا یہ ساتھ اقرب کہ انہیں سے سوا بعد کے پھر
 محبت ہو سچ اسکے وقف کے مسئلے میں اس واسطے کہ صورت انہی وہ ہو جبکہ وقف کرے قرابتوں پر
 ہر یا اس پر جو سب لوگوں میں ان کے نزدیک زیادہ قریب ہو مثلاً اور یہ متعلق ہے ساتھ ڈرانے قوم
 کے پس دونوں ہوں اور ابن میسر نے کہا کہ شاید وہ ان کو ہی قرینہ تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس
 ڈرائی کی تعمیم سمجھی پس اسی واسطہ عام لوگوں کو ڈرایا اور احتمال ہے کہ پہلے خاص کیا ہو ساتھ ظاہر

قرابت کو پھر عام کیا ہو واسطے اس چیز کے کہ نزدیک آئی ہو دلیل سے تیسیم پر اس واسطے کہ حضرت صلے علیہ وسلم سب لوگوں کی طرف بھیجے گئے ہیں (فتح) **بَابُ هَلْ يَنْتَفِعُ الْوَاقِفُ بِوَقْفِهِ** کیا وقف کرانے والا اپنے وقف کی چیز سے فائدہ اٹھاوے؟ یعنی ہنطور کہ وقف کر کے اپنے جان پر پہر اپنے غیر پر یا بائین طور کہ شرط کرے واسطے جان اپنی کے منفعت کو ایک جز سبعین یا نہیں واسطے ناظر وقف کے کوئی چیز اور وہی خود اسکا محافظ ہو اور ان کل مسنون میں خلافت سے پس ایسے وقف کرنا اپنے نفس پر پس اسکی بحث آئندہ آوگی **بَابُ الْوَقْفِ كَيْفَ كَيْتَبُ مِین** اور ایسے شرط کرنا کسی چیز کا منفعت کو پس آویگا بیان اسکا یہ باب اس آیت کو **وَاتَّبِعُوا الْيَتَامَىٰ** اور ایسے جو نظر کی مستحق پس ذکر کرتا ہوں اسکو ابجگہ (فتح) **وَقَدْ اشْتَرَطَ عُمَرُ لَا جُنَاحَ عَلَیْ مَنْ وَلَّيَهُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا** وَقَدْ يَلِي الْوَاقِفُ وَعَیْزُهُ وَكَذَلِكَ كُلُّ مَنْ جَعَلَ بَدَنَهُ وَشَيْئًا لِلَّهِ فَلَهُ أَنْ يَنْتَفِعَ بِهَا كَمَا يَنْتَفِعُ بِهِ عَیْزُهُ وَإِنْ لَمْ يَشْتَزِلْ ترجمہ تحقیق شرط کی عمر نے وقف میں کہ نہیں گناہ اس شخص پر کہ اسکا متولی ہو یعنی تدبیر کرے اسکی اور اسکا حاصل اس کے مصارف میں ہو بوجاؤے یہ کہ کہاؤے اس سے اور تحقیق متولی ہوتا ہے وقف کرنے والا اور غیر اسکا یعنی کبھی وہ اور کبھی وہ اور اسی طرح ہر وہ شخص کہ نہیں اوے اونٹ قربانی کا یا کوئی چیز واسطے اللہ کے توجاؤے ہے نہ کو نفع اٹھانا سب سے اس کے جیسے کہ نفع اٹھاتا ہے ساتھ اس کے غیر اسکا اگر چہ صیرج شرط نہ کرے کہ میں ہی اس سے فائدہ اٹھاؤں **ف** یہ ایک ٹکڑا ہے قصہ وقف عمر کے سے اور تحقیق پہلے گذر چکا ہے موصول شروط کے اخیر میں اور قول اسکا قد یلی الواقف وغیرہ بخاری کی نقابت سے ہے اور وہ تقاضا کرتا ہے کہ ولایت نظر کرو واسطے وقف کرنے والے کے نہیں نزاع بیچ اس کے اور حالانکہ اس طرح نہیں اور گویا کہ تفریم کی ہے اس نے اور مختار بات کہ نزدیک اپنی نہیں تو مالکیہ کے نزدیک یہ کہ جائز نہیں اور بعض کہتے ہیں کہ اگر دفع کرے اسکو وقف کرنے والا واسطے غیر اپنے کے تاکہ اسکا اناج جمع رکھ اور نہ متولی ہو جو د کرنے اسکا مگر وقف کرنے والا توجاؤے ہے ابن بطلان نے کہا کہ سوا اس کے نہیں کہ منع کیا ہے اس مالک نے واسطے بند کرنے ذریعہ کے تاکہ نہ ہو وے جیسا کہ اس نے اپنی جان پر وقف کیا یا زمانہ دراز ہو اور وقف بہول جاوے یا وقف کرنے والا غفلت ہو جاوے پس دست اندازی کرے اس میں واسطے اپنی جان یا ممر جاوے اور اس کے وارث اس میں تصرف کریں اور یہ جواز کو منع نہیں کرتا جبکہ حاصل ہو میں اس لیکن نہیں لازم آتا اس سے کہ جائز ہے واسطے وقف کرنے والے کے نظر کرنی یہ کہ وہ اس کے ساتھ نفع اٹھاوے ہاں اگر اسکی شرط کرے توجاؤے راجح قول پر اور جو چیز کو دلیل بکڑی ہو ساتھ

يَسْتَوُونَ بَدَنَهُ فَقَالَ اَوَكُنَّا قَالَ يٰۤاَرْسُلُوْا اللّٰهَ اِنِّهَا بَدَنُهُ قَالَ اَوَكُنَّا قَوْلِكَ فِي التَّكْوِيْنِ اَوْ
 فِي التَّالِيَةِ ترجمہ ابو ہریرہ ۳ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک کو بھیجا کہ اونٹ مانگتا
 ہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر سوار ہو لے تو اس نے کہا کیا حضرت میرے قربانی کا اونٹ
 ہے تو فرمایا کہ اس پر سوار ہو لے تجھ کو خرابی ہو یہ کلمہ دوسری یا تیسری بار فرمایا بَابِ اِذَا وَقَفْتَ شَيْئًا
 فَلَمْ يَذْفَعْكَ اِلَى غَيْرِهِ فَهُوَ جَائِزٌ حَبِّ وَقْفِ كَرِ كَرِ کسی چیز کو اور اس کو اپنے غیر کی طرف دفع نہ کر دے
 یعنی اس کو اپنے پاس رکھ تو وہ جائز ہے و یعنی صحیح ہے اور یہی قول ہے جو جہور کا اور مالک سے
 روایت ہے کہ کہنیں تمام ہوتا وقف مگر ساتھ قبض کے یعنی جب تک دوسرا کوئی اس کو قبض نہ کرے تب تک
 وقف پورا نہیں ہوتا اور یہی قول ہے محمد بن حسن کا اور شافعی رح کا یہی ایک ہی قول ہے اور بیل
 پکڑی ہے طحاوی نے ساتھ اس کے کہ وقف آزاد کرنے کی مانند ہے واسطے مشترک ہونے ان
 دونوں کے اس میں کہ وہ دونوں اند کے تملیک میں پس جاری ہوگا ساتھ قول مجہد کے قبض سے
 اور جدا ہوتا ہے وہ ہر ایک اس بات میں کہ یہ تملیک آدمی کی ہے پس نہ تمام ہوگا مگر ساتھ قبض کرنے
 اس کے کے اور استدلال کیا ہے بخاری نے اس میں ساتھ قصہ عمر کے پر کھلا اس واسطے کہ عمر نے
 وقف کیا اور فرمایا کہ کہنیں گناہ ان کے متولی ہوا اس کا یہ کہہا دے اس سے اور نہیں خاص کیا کہ اس کا
 متولی عمر ہے یا کوئی غیر اس کا پس یہ جو وجہ دلالت کو اس سے خفا ہے اور تحقیق قاف کیا گیا ہے
 بانی طور کہ غایت انجیز کی کہ عمر سے ذکر کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ جو وقف کا متولی ہو مباح ہو اس کو
 کہنا نا اس سے اور یہ پہلے باب میں بھی گذر چکا ہے اور نہیں لازم آتا اس سے یہ کہ شخص کو جائز ہے
 یہ کہ متولی ہو وقف نہ کرے بلکہ وقف کر واسطے متولی کا ہونا ضرور ہے پس احتمال ہے کہ ہوا مالک اس کا
 اور احتمال ہے کہ ہو غیر اس کا پس نہیں عمر کے قصے میں جو ایک احتمال کو معین کرے اور جو ظاہر ہوتا
 ہے یہ ہے کہ مراد بخاری کی یہ ہے کہ عمر نے جب وقف کیا پس شرط کیا تو نہ حکم کیا ان کو حضرت صلے
 اللہ علیہ وسلم نے ساتھ نکالنے اس کے کے اپنے ماتہ سے پس ہوگی تقریر آپ کی ایضے بزرگوار کہنا اِذَا
 دال ہے اور صحیح ہونے وقف کے اگرچہ نہ قبض کرے اس کو موقوف علیہ (فتح) لَا اَنْ عُمَرُ
 وَقَفَ وَقَالَ لَا اجْنَحَ عَلٰی مَنْ قَلْبِيْ اَنْ يَّاْكُلَ وَلَمْ يَخْصَّ اَنْ قَلْبِيْ عُمَرُ وَغَيْرُهُ
 یعنی اس واسطے کہ عمر نے وقف کیا اور کہا کہ کہنیں گناہ اس شخص پر کہ متولی ہوا اس کا یہ کہہا دے اور
 نہیں خاص کیا کہ اس کا متولی عمر ہے یا غیر اس کا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِمَنْ
 اَدَّى اَنْ يَّجْعَلَ هٰذَا فِيْ اَقْدَابِيْهِ وَبَنِيْ عِمْرَةَ یعنی اور بنی

اپنے گھر اور رکھ لینے بعض مال کے بغیر تفصیل کے درمیان اُسکے مقصود اور شرک ہو سوجو سا جی میرے
وقف کرنے کو منع کرتا ہے وہ دلیل کا محتاج ہے اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اُسکے اوپر کردہ جو
تصدق کے ساتھ سارے مال اپنے کو اور کتاب الزکوٰۃ میں اسکی بحث گذر چکی ہے اور کچھ کتاب الامین
میں آوے گی (فتح) **باب** مَنْ تَصَدَّقَ اِلٰی وَکِیْلٍ ثُمَّ رَدَّ اَلْوَلِیُّ اِلَیْهِ جَوَابُہٗ بِکُلِّ فِر
خیرات کرے پھر وکیل اسکو اپنے مولک کی طرف رد کرے تو اسکا کیا حکم ہے **و** یہ باب اکثر نسخوں میں
نہیں اور بعض میں ہے وَقَالَ اِسْمَاعِیْلُ لِحَبْرَتِیْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی سَلَمَہٗ
عَنْ اَسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی طَلْحَةَ لَا اَعْلَمُہٗ اِلَّا عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا تَزَلَّتْ لَنْ تَنَالُوْا
اَلْبَرَحَ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا یُحِبُّوْنَ جَاءَ اَبُو طَلْحَةَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ یَقُوْلُ اللّٰہُ فِیْ کِتَابِہٖ لَنْ تَنَالُوْا اَلْبَرَحَ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا یُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ
اَمْوَالِیْ اِلَیَّ یَبِیْحُیْ قَالَ وَكَانَتْ حَدِیْقَہٗ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُ
وَتَسْتَظِلُّ فِیْہَا وَیَنْتَرِبُ مِنْ مِمَّا یُحِبُّہَا قَالَ فِیْہِیْ اِلَیَّ اللّٰہُ وَاِلَیَّ رَسُوْلُہٗ اَنْجُوْا بَرَّہٗ وَذُحْرَہٗ
فَضَعُہَا اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ حَیْثُ اَرَاکَ اللّٰہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
بِحَکْمِیَا اَبَا طَلْحَةَ ذَلِکَ مَالٌ رَاٰ حِجْرٌ قَدْ قَبِلْنَا مِنْکَ وَرَدَّ ذَاہُ عَلَیْکَ فَاجْعَلْہٗ فِی الْاَقْبَانِ
فَتَصَدَّقْ بِہٖ اَبُو طَلْحَةَ عَلَیْ ذَوِی دِحْمِہٖ قَالَ وَكَانَ مِنْہُمْ اَبُو وَحَّشَانٌ قَالَ مَلَأَ
حَسَنًا حِصَّتْ مِنْہٗ مِنْ مُعَاوِیَہٗ فَقِیْلَ لَہٗ تَبِیْعُ صَدَقَۃً اِنِّیْ طَلْحَہٗ فَقَالَ لَا اَبِیْعُ مِمَّا
مِنْ تَمْرِ بَصَائِعَ مِنْ دِرْہَمِہٖ قَالَ وَكَانَتْ ذَلِکَ اَلْحَدِیْقَۃُ فِی مَوْضِعٍ قَصْرِ بَنِی حَدَّیْلَہٗ
اَلَّتِیْ بَنَیَہٗ مُعَاوِیَہٗ تَرْجَمَہُ اَنْسَرُہٗ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری کہ نیکو کاری نہ حاصل کر سکو گے
جب تک اپنی محبوب مال کو خدا کے راہ میں خرچ نہ کرو گے تو ابو طلحہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو
کہا کہ یا حضرت خدا تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرماتا ہے کہ نیکو کاری ہرگز حاصل نہ کر سکو گے جب تک اپنی بیاد
مال کو خدا کے راہ میں خرچ نہ کرو گے اور میرے سب مال سے مجھکو باغہ بیر عاہبت پیارا ہے انہی نے کہا
کہ وہ ایک باغہ تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس میں داخل ہوا کرتے تھے اور اسکے ساؤمیں بیٹھے تھے
اور اسکا پانی پیتے تھے ابو طلحہ نے کہا پس وہ باغہ اللہ اور رسول کا ہے یعنی میں نے اسکو خدا کے
راہ میں دیا کہ میں امید رکھتا ہوں اسکی نیکی کی اور ذخیرہ ہونے کے واسطے قیامت کو سو یا حضرت
جس جگہ خدا آپ کو دکھاوے وہاں کہیں بیٹھے جسکو مناسب دیکھیں اسکو دیجئے تو حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاہد اے ابو طلحہ یہ مال تو فائدہ دینے والا ہے ہنسنے اسکو تجھ سے قبول کیا اور پھر

روہیت ہو کہ سعد بن عبادہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ چاہا پس کہا کہ میری مان مرگئی اور نہبر
 نذر ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انکی طرف سے ادا کرے اور ایک روہیت میں سے کہ
 کیا کفایت کرتا ہے یہ کہ میں انکی طرف سے بردہ آزاد کروں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انکی
 طرف سے آزاد کر پس فائدہ دیا اس روہیت نے بیان اس چیز کا کہ وہ نذر مذکور تھی اور وہ یہ ہے کہ اس
 نذر مانی تھی کہ غلام آزاد کرے پس آزاد کر نیسے پہلے مرگئی اور احتمال سے کہ مطلق نذر مانی ہو بغیر عین کی نیکے
 یعنی کہا ہو کہ مجھ پر نذر ہے پس ہوگی اس میں حجت واسطے اس شخص کے کہ فتوے دیتا ہے نذر مطلق
 میں ساتھ کفار سے قسم کے اور آزاد کرنا اعلیٰ کفار سے قسموں کا ہے پس واسطہ اس کے حکم کیا اسکو کیے
 اسکی طرف سے بردہ آزاد کرے اور حکایت کی ہے ابن عبد البر نے بعضوں سے کہ سعد کی مان پر رد
 کی نذر تھی اور حق یہ ہے کہ یہ اور شخص کا قصہ ہے اور اسکا بیان کتاب الصیام میں گذر چکا ہے اور
 باب کی حدیث میں کئی فائدے ہیں ایک یہ کہ جائز ہے صدقہ کرنا مرد کی طرف سے اور یہ اسکو فائدہ
 دیتا ہے ساتھ پہونچنے ثواب صدقہ کے طرف انکی خاص کہ جبکہ اولاد سے ہو اور یہ مخصوص ہے واسطہ
 عموم آیت وان لیس للانسان الا ما سعى کے اور الحق ہے ساتھ صدقہ کے غلام آزاد کرنا انکی طرف
 سے نزدیک جہور کے خلاف ہے واسطہ مشہور کے نزدیک مالکیہ کے اور اختلاف کیا گیا ہے بیچ غیر
 صدقہ کے یعنی صدقہ کو سوائے اور نیکی کے عملوں میں اختلاف ہے کہ کیا انکا ثواب ہی مرد کو پہونچتا ہو یا نہیں
 مانند حج اور روزے کی اور کچھ اسکا بیان روزیکے بیان میں ہو چکا ہے اور یہ وصیت کا ترک کرنا جائز
 ہے اسواسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کی مان کی وصیت کو ترک کرنے پر مذمت نہیں کی
 یہ بات ابن منذر نے کہی ہے اور تعاقب کیا گیا ہے ساتھ اس کے کہ انکار کرنا سپرد شو اور واسطہ مرد جانے
 اس کے کے ایما تک اور سا قنط ہوئی اس سے تکلیف اور جواب دیا گیا ہے کہ فائدہ انکار کا یہ ہے کہ اگر انکار کرے
 تو اسکا غیر اس کے ساتھ نصیحت پکڑنا اس شخص سے کہ اسکو نے پس جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اسکو برقرار رکھا تو دلالت کی اس نے جو از پر اور اس میں بیان اس چیز کا کہ تھے اس پر صحابہ حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منورہ کرنے کو دین کے کاموں میں اور اس میں عمل کرنا ہے ساتھ گمان غالب کے
 اور اس میں جہاد کرنا ہے مان کی زندگی میں اسواسطے کہ ایک روہیت میں ہو کہ اسکی مان مرگئی اور وہ جہاد
 میں تھا اور یہ محمول ہے اس پر کہ اس نے مان سے اجازت لے لی تھی اور اس میں سوال کرنا ہے تحمل سے اور
 جلدی کر نیسے طرف عمل نیکی کی اور جلدی کرنی طرف نیکی مان باپ کو اور یہ کہ صدقہ کا ظاہر کرنا کبھی ہتھ
 ہوتا اس کے چھپانے سے اور وہ وقت صدقہ نیت کو بیچ اس کے اور جائز ہے واسطہ حاکم اہلنا گواہی کا

بیچ غیر مجلس علم کے (فتح) **بَابُ الْأَشْهَادِ فِي الْوَقْفِ وَالصَّدَقَةِ وَالْوَصِيَّةِ وَقِفْ أَوْرَسَتْ**
 اور وصیت میں گواہ کرنا **حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يُونُسَ**
أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَمْعَانَ عَنْ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَبَانَا ابْنُ عَبَّاسٍ
أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ أَخْبَانِي سَاعِدَةَ تُوَفِّيَتْ أُمُّهُ وَهُوَ عَائِبٌ عَنْهَا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُخِي تُوَفِّيَتْ وَأَنَا عَائِبٌ عَنْهَا فَهَلْ يَنْفَعُنِي شَيْءٌ
إِنْ نَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا قَالَ لَعَمْرُكَ فَإِنِّي أَشْهَدُكَ أَنَّ حَائِطِي الْخَرَافَ صَدَقَتْ عَلَيْهَا
 ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ کی ماں مر گئی اور وہ اس سے غائب تھا تو وہ حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کو پاس آیا اور کہا کہ یا حضرت میری ماں مر گئی اور میں اس سے غائب تھا تو کیا
 اسکو کوئی چیز نفع دے گی ہے اگر میں انکی طرف سے صدقہ کروں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں
 تو اس نے کہا کہ میں آپ کو گواہ کرتا ہوں کہ میرا بیٹا خراف سے غائب ہے اور لاش کی ہے
 بخاری نے وقف کو ساتھ صدقہ کے لیکن بیچ استدلال کے واسطے اس کے ساتھ قصہ سعد کے نظر
 ہے اس واسطے کہ قول اسکا کہ میں آپ کو گواہ کرتا ہوں احتمال ہے کہ مراد ساتھ اس کے شہادت معتبر ہو اور
 احتمال ہے کہ مراد ساتھ اس کے صرف اطمینان دینی ہو اور استدلال کیا ہے جبکہ واسطے گواہ کرنے کے
 وقف میں ساتھ قبول اللہ کے گواہ کر وجب آپس میں سودا کر و پس جب بیچ میں گواہ کرنے کا حکم
 ہے اور حال اگر اس کے واسطے بدلہ ہے تو مشروع ہونا اسکا وقف میں باوجودیکہ اس میں عوض نہیں بطریق
 اولیٰ ہے اور ابن مینر نے کہا کہ شاید بخاری کی مراد دفع کرنا تو ہم کا ہے اس شخص سے کہ گمان کرتا ہے
 کہ وقف نیکی کے کاموں میں ہے پس محتجب ہے چھپانا اسکا پس بیان کیا بخاری نے کہ مشروع ہے ظاہر کرنا
 اسکا اس واسطے کہ وہ سچے اس بات کو ہے کہ نزاع کی جاوے بیچ اس کے خاص کر وارثوں سے (فتح)
بَابُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنَّا إِلَهُنَّ آمَنَ الْهُمُ وَلَا تَبَدَّلُوا الْخَيْدَ بِالطَّيِّبِ وَلَا
تَأْكُلُوا أَمْوَالَهُمْ إِلَى أَمْوَالِكُمْ إِنَّهُ كَانَ خُتُوبًا كَلِيمًا وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانكِسُوا
مَّا حَابَ لَكُمْ مِنْهُنَّ السَّيِّئَاتِ بِجَيِّبَاتٍ مِّنْهُنَّ اس آیت کہ کہ دید تہمتوں کو ان کے مال اور نہ بدل لو گناہ
 تہریے اور نہ کہاؤ ان کے مال اپنے مالوں کے ساتھ یہ جو بڑا وبال اور اگر ڈرو کہ انصاف نہ کرو گے
 یتیم لڑکیوں کے حق میں تو نکاح کرو جو تم کو خوش آوین عورتوں سے **حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَنَا**
شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ عُرْفَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا
تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانكِسُوا مَّا حَابَ لَكُمْ مِنْهُنَّ السَّيِّئَاتِ بِجَيِّبَاتٍ مِّنْهُنَّ

فِي جَمَالِهَا وَمَالِهَا وَيُرِيدُ أَنْ يَكْتَرِبَهَا بِأَذْنٍ مِنْ سِتَّةِ نِسَائِهَا فَمُتَوَاعِنٌ يَكَايُحُهُنَّ إِلَّا
 أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ فِي كِمَالِ الصَّدَاقِ وَأَمَّا بِنِكَاحِهِ مَنْ سَيَوَاهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ
 عَائِشَةُ ثُمَّ اسْتَغْفَى النَّاسَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ
 وَجَلَّ يَنْتَفِئُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُعْتَبِرُكُمْ فِيهِنَّ قَالَتْ فَبَيَّنَّ اللَّهُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ أَنَّ
 الْبَيْتِيَّةَ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ جَمَالٍ أَوْ مَالٍ يَغْبُونُ فِي نِكَاحِهَا وَلَوْ يَلْحَقُهَا بَيْتِيَّةٌ بِأَكْمَالِ
 الصَّدَاقِ فَإِذَا كَانَتْ مَرْغُوبًا عَنْهَا فِي قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرُكُوهَا وَالْمُسَوِّغَاتُ عِيْدُهَا مِنَ
 النِّسَاءِ قَالَتْ فَكَمَا يَتْرُكُونَهَا حِينَ يَرْغَبُونَ عَنْهَا فَكَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَنْكَحُوهَا إِذَا غَبِنُوا
 فِيهَا إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهَا أَوْ فِي مِنَ الصَّدَاقِ وَيُعْطُوهَا حَقَّهَا تَرْجُمُهُ عَرَفَةُ مِنْ رُوحِيَّةٍ
 کہ اس نے عائشہؓ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی کہ اگر ڈرو تم کہ انصاف کرو گے یتیم لڑکیوں کے حق میں
 تو نکاح کرو جو تمکو خوش آوین عورتوں سے عائشہؓ نے کہا کہ وہ یتیم لڑکی ہے اپنی ولی کی پرورش میں
 پس رغبت کرتا ہے ولی اسکے جمال میں اور مال میں اور جانتا ہے کہ نکاح کرے اس سے ساتھ کم
 مہر کے اسکی عورتوں کے دستور سے یعنی مثل سے تو انکو انکے نکاح سے منع ہوا مگر یہ کہ انصاف کریں
 واسطے انکے جو کمال کرنے مہر کے اور حکم سوا کہ انکے سوا اور عورتوں سے نکاح کریں یعنی اور
 لوگوں نے اس سے مطلق منع سمجھ کر یتیم لڑکی سے ولی کو مطلق نکاح کرنا درست نہیں۔ عائشہؓ
 نے کہا کہ ہر اجازت مانگی لوگوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بعد اترنے اس آیت کے
 وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْآيَةِ تَوَخَّاهُ يَذَرُ آيَةَ تَارِيٍّ كَرِخْتِ بَاغِيَّةٍ مِنْ نَجْوَى عَوْرَتُونَ
 حق میں تو کہہ خدا رخصت دیتا ہے تمکو انہیں عائشہؓ نے کہا پس بیان کیا اللہ تعالیٰ نے اس آیت
 میں کہ یتیم لڑکی جب جو بصورت اور مالدار ہوتی تھی تو اسکے نکاح میں رغبت کرتی تھی اور نہ ملائی تھی
 انکو ساتھ دستور انکے کے ساتھ کمال کرنے مہر کے اور جب نامرغوب ہوتی تھی چچ کم ہونے مال کے اور
 جمال کے تو اس سے نکاح نہیں کرتے تھے اور حکم سوا اور عورت تلاش کرتے تھے عائشہؓ نے کہا
 پس حبیباً کہ رغبت نہ ہونے کے وقت انکو جوڑتے ہیں پس ویسا ہی نہیں ہے ولسلم انکے
 کہ ان سے نکاح کریں جبکہ اس میں رغبت کریں مگر یہ کہ انکے واسطے انصاف کریں ساتھ مہر پورچہ اور
 اسکا حق اسکو دین ف اس حدیث کی پوری شرح کتاب التفسیر میں آویگی باری قولی اللہ
 عَزَّ وَجَلَّ وَابْتَلُوا النَّبِيَّ حَتَّى إِذَا أَبْعَدُوا النِّكَاحَ فَإِنْ اسْتَمْتُمْ مِنْهُمْ وَشِدَّ امْرَأَتُهُمْ الْبَيْتِيَّةُ
 امْوَالُهُمْ وَلَا تَكُونُوا سَرَاوِيًا وَلَا يَكْبَرُ مَنْ كَانَ عَيْنًا فَلَيْسَتْ تَعْفُفٌ وَمَنْ

فَقَدِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ إِلَى قَوْلِهِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا يَفْعَلُ الْفُقَرَاءُ رَحِيمٌ
 رہو یتیموں کو یہاں تک کہ پہنچیں نکاح کی عمر کو پہنچ کر دیکھو انہیں ہوشیاری تو حوالے کر دینے
 مال اور کہانہ جاؤ انکو اور اگر وہ گھبر کر یہ کہے نہ ہو جاؤ ان اور جو کوئی مالدار ہو تو چاہے کہ بچتا ہے
 اور جو کوئی محتاج ہو وہ تو کہلاوے موافق دستور کے اخیرت تک حَسْبُ بَآدِیَا یعنی حَسْبَا
 (کہ اس آیت میں واقع ہوا ہے) کے معنی میں کفایت کرنے والا وَمَا لِلصَّوْغِيِّ اَنْ يَّعْمَلَ فِيْ مَالِ
 الْيَتِيْمِ وَمَا يَأْكُلُ مِنْهُ بِقَدْرٍ عَمَّا لَيْتَ اور جائز ہے واسطے وصی کے یہ کہ یتیم کے مال میں محنت
 کرے اور بقدر اپنی محنت کو اس سے کہلاوے ف اور یہ اختلافی مسئلوں سے پس بعض کہتے
 ہیں کہ جائز ہے واسطے وصی کے (یعنی جسکو مردہ وصیت کر جاوے) یہ کہ یتیم کے مال سے بقدر
 اپنی محنت کو اور یہ قول عائشہ رضی اللہ عنہا ہے اور عمر مہاجر حسن وغیرہ کا اور بعض کہتے ہیں کہ نہ کہلاوے اس سے
 مگر وقت حاجت کو پہر اختلاف کیا ہے انہوں نے پس کہا عبید اور سعید بن جبیر اور مجاہد نے کہ
 جب کہلاوے پہر مالدار ہو جاوے تو ادا کرے اور بعض کہتے ہیں کہ ادا کرنا واجب نہیں اور بعض
 کہتے ہیں اگر چاندی سونا ہو تو نہیں جائز ہے یہ کہ لے اس سے کچھ بطور قرض کے اور اگر انکے سوا
 اور کچھ ہو تو جائز ہے بقدر حاجت کو اور یہ صحیح تر قول ابن عباس رضی اللہ عنہما ہے اور یہی قول ہے شعبی اور
 ابو العالیہ وغیرہ کا روایت کیا ہے ان سب کو ابن جریر نے اپنی تفسیر میں اور کہا ہے اس نے بہت
 واجب ہونے قضا کے مطلق اور مدد کی ہے انکی اور مذہب شافعی یہ کہ لے اقل و مہر
 اپنی اجرت سے اور نفقہ سے اور نہیں وجہ بہت صحیح قول پر اور حکایت کی ابن تین نے ربیعہ سے
 کہ مراد ساتھ مالدار اور محتاج کے اس آیت میں یتیم ہے یعنی اگر یتیم مالدار ہو تو نہ زیادتی کرے بیع
 خرچ کرنے کو اور اس کے اور اگر محتاج ہو تو چاہیے کہ کہلاوے اپنے مال موافق دستور کے اور اس میں
 اس پر گز ولالت نہیں کہ یتیم کے مال سے کہنا درست ہے (فتح) حَدَّثَنَا هُرَيْثُ بْنُ ثَابِتٍ
 أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ ثَنَا صَحْبُنَا جُوَيْرِيَّةُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ
 تَصَدَّقَ بِمَالٍ لَهُ عَلَى عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ يَمُحُّ
 وَكَانَ يُخَالِفُ عُمَرَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي اسْتَعْدْتُ مَالًا وَهُوَ عِنْدِي فَقِيلَ كَذَبٌ
 أَنَّ التَّصَدَّقَ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْ بِأَصْلِهِ لَا بِبَاعٍ وَلَا يُؤْتَى
 وَلَا يُؤْتَرَكُ وَلَكِنْ يُنْفَقُ ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهِ عُمَرُ فَصَدَّقْتُ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ
 فِي الرِّقَابِ الْمَسْكِينِ وَالضَّعِيفِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْأَجْنَحِ عَلَى مَنْ

قُلْ لَّيْسَ أَنتَ بِأَكْلٍ مِّنْهُ بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُؤْكَلُ صَدَائِقُهُ غَيْرَ مَمْنُونٍ یہ ترجمہ ابن عمر سے مروی ہے کہ عمر فاروق نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اپنا ایک مال یعنی زمین خیرات کی اور اس مال کو شیعہ کہا جاتا تھا یعنی اور وہ زمین تھی مقابلہ کینہ کے اور وہ کچھ روکنے دھرت تھی تو عمر نے کہا کہ یا حضرت میں نے مال حاصل کیا ہے اور وہ میرے نزدیک بہت نفیس ہے سو میں چاہتا ہوں کہ اسکو خیرات کروں تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تصدق کر ساتھ اصل اسکے کے اس مال میں کہ نہ بھی جاوے اور نہ ہبہ کی جاوے اور نہ میراث کی جاوے لیکن اسکا میٹھو خرچ کیا جاوے سو تصدق کیا اسکو عمر نے پس یہ صدقہ اسکا ہے اللہ کے راہ میں اور آزاد کرنے بردوں کے اور محتاجوں میں اور مہمانوں میں مسافروں میں اور قراہتیوں میں ہمیں گناہ اسپر کہ متولی ہوا اسکا یعنی اسکی تدبیر کرے یہ کہ کہاؤ اس سے موافق دستور کیا کھاؤ اپنے یار کو اس مال میں کہ نہ جمع کرنے والا ہوا مال کو اسکے حاصل سے فہم ہونے کہا کہ تشبیہی ہے بخاری نے وصی کو ساتھ ناظر وقف کے یعنی جو وقف کا متولی اور مدبر ہوا اور جو تشبیہ کی یہ ہے کہ نظر واسطے ان لوگوں کے جو وقف کیا گیا ہے محتاجوں وغیرہ مانند نظر کی ہے واسطہ یتیموں کے اور تقاضا کیا ہے اسکا ابن نمیر نے بانی طور کہ وقف کرنے والا وہ مالک ہے واسطہ منافع اگر چیز کے کہ وقف کیا اسکو پس اگر شرط کرے واسطہ اس شخص کے متولی ہوا اسکی نظر کا کچھ تو یہ اسکو جائز ہے اور وصیت کرنے والا اسطرح نہیں اسواسطہ کہ اسکی اولاد اسکے بعد اسکے مال کے وارث ہوتے ہیں ساتھ قسمت کرنے اللہ کے واسطے انکے پس ہو گا وہ ہمیں مانند وقف کرنے والے کی آہ او مقتضی اسکا یہ ہے کہ وصیت کرنے والا جب ٹھہرے واسطہ وصی کے یہ کہ کہاؤ مال متولی علیہم کے سو بھیچو نہیں اور حالانکہ اسطرح نہیں بلکہ وہ جائز ہے جبکہ معین کرے اسکو اور سو اسکے نہیں کہ اختلاف کیا ہے سلف فرائس چیز میں جب وصیت کرے اور نہ معین کرے واسطہ وصی کے کچھ کیا اسکو جائز ہے یہ کہ لے بقدر محنت اپنی کے یا نہیں اور کرانی نے کہا کہ وجہ طاعت کی اس وجہ سے کہ تصدیق ہے کہ وہی یتیم کے مال سے اپنی اجرت ساتھ دلیل قول عمرؓ کے کہ نہیں گناہ اسپر متولی ہو سکا یہ کہ کہاؤ موافق دستور کے (فتوہ حکمنا غنیمہ بن اسمعیل قال ثنا ابونہ اسامہ عن ہشام عن ابیہ عن عائشہ ومن کان غنیاً فلیست غنیاً ومن کان فقیراً فلیست فقیراً قال قلت انزلت فی والی یتیمہ ان یتیم من مال اذا کان محتاجاً یقبل مالہ بالمعروف ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر میں کہ جو اللہ سے ہو تو چاہے کہ بختیار ہو اور جو ہو تو چاہے کہ کہاؤ موافق دستور کے عائشہؓ نے کہا کہ آیت والی کے حق میں تری یہ کہ پہونچے اسکے مال جب

ہو محتاج بقدر اسکے مال کے موافق دستور کے یعنی اگر بہت ہو تو بہت اور اگر تھوڑا ہو تو تھوڑا اسے
یالے بقدر اپنی محنت کو **باب** قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُمُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ خُلَمَا لَا يَأْكُمُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَادًا أَوْ سِيَّسُكُونَ سَعِيرًا **باب** بیان میں اس آیت کو کہ جو لوگ یتیموں
مال میں سے حق دہی کہاتے ہیں انہیں پیٹ میں آگ لپیٹیں گے **الحمد لله** **باب** ثنا عبد
العزیز بن عبد اللہ بن سلیمان بن بلال عن ثور بن زید عن ابی العزیز عن ابی ہریرہ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اجنبوا السبع الموبقات قالوا یا رسول اللہ واهل
قال الشیطان یالله والشیطان قتل النفس الّتی حرم اللہ الا بالحق واكل الزبوا واخل مال
الیتیم والتولی یوم الزحف وقد فی المحصنات المؤمنات العافلات ترجمہ ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچہ جو سات کبیرے گناہوں سے صحاب نے کہا کہ یا حضرت
وہ کون گناہ ہیں فرمایا کہ خدا کے ساتھ شرک کرنا اور جادو کرنا اور اس جان کا مارنا جس کا مارنا خدا نے حرام
کیا ہے لیکن حق پر مارنا درست ہے اور بیاج کہنا اور یتیم یعنی بے باپ لڑکے کا مال کہنا اور لڑائی کے
دن کا فرون کے سامنے سے بھاگنا اور خاوند والی ایماندار عورتوں کو جو بدکاری سے روکتی ہیں
عیب لگانا اور غرض یہاں اس قول سے یہ ہے کہ کہنا مال یتیم کا۔ اور انکی پوری شرح کتاب
الحدود میں آوے گی (فتح) **باب** قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْأَلُكَ الْيَتَامَىٰ خُلًا صَلَاحُ
لَهُمْ خَيْرٌ وَأَنْ تَخَالِطُوهُمْ فَانُوا بَكُمْ إِلَى الْخَيْرِ الْآيَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ وَكَوْنُ
مَسْأَلِ اللَّهِ لَا غَنَتْ كُمْ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ **باب** بیان میں اس آیت کو کہ جو جیسے ہیں تجہ سے یتیموں
حکم تو کہہ سنو ان کا بہتر ہے اور اگر ان کا خیر ملے تو تمہاری بہائی ہیں اور اللہ کو معلوم ہے خرابی کرنے
والا اور سنو اسنے والا اور اگر چاہتا اللہ تو تمہارے کل اتا اللہ زبردست ہے تدبیر والا لا غنَتْ كُمْ لَا يَخْلُجْكُمْ
وَصَيِّقٌ يَعْنِي لَاعْتِكُمْ كِي لَفْظُ كَرِ اس آیت میں واقع ہے اسکے معنی لاجر حکم و ضیق میں یعنی تمہارے کل اتا
اور تم کو تنگ ہو کر دے دے خَصَّعَتْ يَعْنِي دَعَتْ كِي لَفْظُ كَرِ آیت وَعَنْتِ الْوَجْهَ مِنْ وَاقِعٍ هُوَ
ہے اسکے معنی خضعت میں یعنی جھکا اور ذلیل ہو کر یہ تفسیر ابن عباس کی ہے لیکن خدا
تمہارا خیر کی اور آسانی کی پس کہا کہ جو مالدار ہو تو چاہئے کہ بچتا رہے اور جو محتاج ہو تو چاہئے کہ کہا
موافق دستور کے کہتے ہیں کہ جب کوئی محتاج یتیم کے مال کا والی ہو تو کہا وے بقدر اپنی محنت کو اسکے
مال پر اور اسکے منفعت کی جب تک کہ نہ زیادتی کرے (فتح) وَقَالَ لَنَا سُلَيْمَانُ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ
أَيُّوبَ عَنْ ثَابِعٍ قَالَ مَادَا ابْنُ عُمَرَ عَلَى أَحَدٍ أَنْ يَصِيَّتَ نَافِعٌ رُوِيَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ كِي مَوْتِ

کور و ہنیں کیا یعنی اگر کوئی یتیموں کو انکی سپرد کرتا تو اسکی وصیت کو قبول کرتے اور یتیموں کے متولی
 ہوتے ف ابن تین نے کہا کہ ابن عمرؓ کے ساتھ ثواب چاہتے تھے واسطے اس حدیث کہ حضرت صلہ
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور یتیم کا پرورش کرنا بلا ہمت میں ایسے میں جیسے یہ دونوں انگلیاں یعنی
 شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی اور انکی شج کتاب الادب میں آویگی اور محل کرہت دخول کا
 وصیت میں یہ ہے کہ خوف کیا جاوے تہمت کا یا ضعیف ہونے کا قیام سے ساتھ حق اُسکے کے
 (فتح) كَانَ ابْنُ سِيرِينَ أَحَبُّ الْأَشْيَاءِ الْيَدِي فِي مَالِ الْيَتِيمِ أَنْ يَخْتَصِرَ إِلَيْهِ نَضْحَاوَهُ وَأَوَّلِيَاؤُهُ
 فَيَنْظُرَ وَالَّذِي هُوَ خَيْرٌ لَهُ أَوْ رَتَبَهُ ابْنُ سِيرِينَ سَبْ حِزُونَ سَبْ حِزُونَ سَبْ حِزُونَ سَبْ حِزُونَ سَبْ حِزُونَ
 یہ کہ جمع ہوں طرف انکی خیر خواہ اُسکے اور ولی اُسکے پس نظر کریں اور فکر کریں اُس چیز میں کہ وہ
 اسکے واسطے بہتر ہے وَكَانَ طَاوُسٌ إِذَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ قَرَأَ اللَّهُ يَعْلَمُ
 الْمَغْشَى مِنَ الْمُصْطَلِحِ یعنی اور تھے طاووس جب پوچھے جاتے یتیموں کی کسی چیز سے تو یہ ہیت
 پڑتے کہ خدا کو معلوم ہے خرابی کرنے والا اور سنوارنے والا وَقَالَ عَطَاءٌ فِي يَتِيمِي الْمَغْشَى
 الْكِبِيرُ يُنْفِقُ الْوَلِيَّ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ بِقَدَرِهِ مِنْ حَصَّتِهِ یعنی اور عطاء نے کہا بیچ حق یتیموں
 چھوٹوں اور بڑوں کے خرچ کرے ولی ہر آدمی پر بقدر حال اسکے کے اسکے حصے سے ف
 روہیت ہو کہ پوچھے گئے عطا ایک مرد سے کہ متولی ہو یتیموں کے مال کا کہ انہیں چھوٹے ہوں اور بڑے ہوں
 اور انکا مال اکٹھا ہو تقسیم نہ ہوا ہو تو عطاء نے کہا کہ خرچ کرے ہر آدمی پر ان میں سے اسکے مال سے اس
 قدر پر اور بقادہ حصے سے روہیت ہو کہ جب یہ ہیت اتری کہ نہ پاس جاوے مال یتیم کے مگر ساتھ اس طریق
 کے وہ بہتر ہے تو لوگ نہ ملائے تھے انکو کھانے میں اور نہ اُسکے غیر میں تو مشکل ہوئی انہر یہ بات
 تو خدا نے زحمت اتاری کہ اگر انکا خرچ ملار کہو تو تمہارے بہائی میں اور سعید بن جبیر سے
 روہیت ہو کہ سبب نازل ہونے اس آیت کا یہ ہے کہ جب یہ آیت اتری کہ جو لوگ کھاتے ہیں یتیموں
 کے مال ظلم سے تو لوگوں نے انکے مال اپنے مال سے جدا کر دیا تو یہ ہیت اتری کہ کہہ سنوارنا
 انکا بہتر ہے اور اگر انکا خرچ ملار کہو تو تمہارے بہائی میں تو لوگوں نے انکے مال اپنے مال
 کے ساتھ ملائے اور ابن عباس سے روہیت ہو کہ جب یہ ہیت اتری کہ جو لوگ کھاتے ہیں یتیموں کے
 مال ظلم سے تو لوگوں نے یتیموں کے مال اور کھانے نہ کرنا یہ کیا پس لینہر دشوار ہوا تو حضرت
 صلہ اللہ علیہ وسلم کے پاس اسکی شکایت ہوئی تو یہ ہیت اتری اور تجہ سے پوچھتے ہیں یتیموں کا حکم اور
 انکو انکا خرچ ملانا جائز ہوا اور نیز ابن عباس سے روہیت ہو کہ ملانا یہ ہے کہ وہ تیرا دودہ ہو

اور تو اس کا دورہ پیسے اور تو اس کے پیسے سے کھا دے اور وہ تیرے لیے کھا دے اور اللہ جانتا ہے خرابی
 کر نیوالے کو سنوارنے والو سے یعنی جسکی نیت یتیم کے مال کھانے کی ہو اور جو اس کو پرہیز کرے اور اللہ
 نے کہا کہ مخالفت یہ کہ یتیم درمیان عیال لمبے بس دشوار ہو اس پر اگر ناسکے کھائے کا پس مال
 یتیم کے ہر بقدر اسکے کہ دیکھتا ہے کہ یہ کفایت کرتا ہے اسکو سادہ کوشش کے پس ملتا ہے اسکو سادہ۔
 آخر چرائے عیال کے اور چونکہ عین زیادتی اور کمی واقع ہوتی ہے تو اس سے لوگوں سے مخوف کیا تو خدا
 نے انہر فراخی کی یعنی انکے مالے کی اجازت ہوئی (تقریباً) بِأَبِ اسْتِخْدَامِ الْيَتِيمِ فِي السَّفَرِ وَ
 الْحَضَرِ إِذَا كَانَ لَهُ صَلَاحًا وَنَظَرًا لَمْ يَزِدْهَا لِيَتِيمٍ خَدِست یعنی یتیم سے سفر میں اور وطن
 میں جبکہ یہ اسکے واسطے اصلاح ہو یعنی اسکے سنوارنے اور تربیت میں دل رکھے اور نظر کرنی اور توجہ
 کرنی مان کی اور اسکے خاوند کی واسطے یتیم کے اسکے حال کے سنوارنے میں حَتَّى تَنَالَهُ عَقُوبُ ابْنِ
 ابْنِ اِهَيْمَ بْنِ كَثِيرٍ تَنَا ابْنُ عَلِيَّةٍ تَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَخَذَّ ابْنُ طَلْحَةَ بَيْدِي فَأَنْطَلَقَ بِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَسَاءَ عِلْمٍ لَيْسَ فَيُخَدُّ مَنْ تَخَدُّ مَثَلُهُ فِي التَّحَرُّ
 وَالْحَضَرِ مَا قَالَ لِي لَشَيْ صَنَعْتَهُ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا أَهَكَذَا أَوْ كَالشَّيْ كَمَا صَنَعْتَ لِمَ لَمْ
 تَصْنَعْ هَذَا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں تشریف لائے یعنی
 ہجرت کر کے اس مال میں کہ آپ کا کوئی خادم نہ تھا ابو طلحہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھ کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کے پاس لے چلا تو اُس نے کہا کہ یہ حضرت انسؓ کا عقل مند ہے پس چاہئے کہ آپکی خدمت کرے تو میں نے
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی سفر میں اور حضر میں تو نہ فرمایا مجھ کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا
 کسی چیز کو میں نے اسکو کیا کہ تو نے یہ طرح کیوں کیا اور نہ واسطے کسی چیز کے کہ میں نے اسکو کیا
 کہ تو نے یہ طرح کیوں نہیں کیا اس حدیث کی شرح آئندہ آوے گی اور ابو طلحہؓ انسؓ کی مان
 ام سلیم کا خاوند ہے پس حدیث مطابق ہے واسطے ایک دو رکعتوں ترجمہ کے اور اہر چور کن کہ اس
 سے پہلے ہے اور وہ توجہ کرنی مان کی ہے اپنے بیٹے یتیم کے حال میں تو گویا کہ سمجھا جاتا ہے اس سے
 کہ ابو طلحہؓ نے یہ کام نہ کیا مگر بعد رضا مندی ام سلیم کے یا اشارہ کیا بخاری نے طرف اس چیز کی کہ
 اسکے بعض طریقوں میں وارد ہوئی ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہلے پہل مدینے میں آئے
 تو ام سلیم نے انسؓ کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا اور اہر ابو طلحہؓ پس حاضر کیا
 انسؓ نے انسؓ کو پاس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جبکہ آپ نے جنگ خیبر کی طرف نکلنے کا ارادہ کیا

جس کا جہاد میں حریج آوے گا اور حسرت مان کیا گیا ہے بیچ حکم ملے اس نیک کے پس پاگی سے ہے کہ ان وغیرہ کو جائز ہے تصرف کرنا بیچ بھلا یوں اس شخص کے کہ انکی پرورش میں میں یتیم لڑکے لڑکیوں سے اگرچہ وہی نہ ہوں اور اشکال کیا ہے بعضوں نے اس کے جواز پر پس تحقیق وہ چاہتا ہے اسکو کہ مشغول ہو یتیم ساتھ خدمت کو ادب سکھانے سے اور یہ ضد ہے مطلوب کی لغو اسکا جواب یہ ہو کہ نکان حکم نہ کرے گا اس حدیث سے تعاضد کرتا ہے قید کرنے کو ساتھ اس چیز کے کہ وارد ہوئی ہے بیچ خبر متدل بہ کے اور یہ وہ ہے کہ سوز و دیک اس شخص کے کہ ادب دعو اسکو اور نفع اٹھاوے ساتھ ادب سکھانے اس کے کے جیسا کہ واقع ہوا ہے اس سے خدمت نبوی میں پس تحقیق فائدہ اٹھایا اس لئے ساتھ طلبت کے اور اس کے ادب جو ساتھ اس چیز کے کہ فوقیت حاصل کی اس نے اپنی غیر سے جس کو اپنے پاس ادب سکھایا (نفر) بِكَافٍ إِذَا وَقَفْتَ أَذْضًا وَلَمْ يَبَيِّنِ الْحُدُودَ فَيُضَوِّجَكَ كَيْدًا وَكَذَا لَكَ الْعُشْكُ قَدْ جَبَّ كَثُفِي نَهْنٍ وَقَفَّ كَرَّے اور اسکی حدین بیان نہ کرے تو وہ جائز ہے یعنی وقف کرنا اور اسی طرح صدقہ یعنی وقف کرنا ساتھ لفظ صدقہ کے ف اسی طرح مطلق چھوڑا ہے اس نے جواز کو اور وہ معمول ہے ابھر جبکہ متوف اور صدقہ کی گئی چیز مشہور ہو جدیہا ساتھ اس پیشیت کہ کہ امن ہو اس سے کہ اپنے غیر کے ساتھ نہیں تو حد کا بیان کرنا بالاتفاق ضرور ہے لیکن غزالی نے اپنے فتاویٰ میں ذکر کیا ہے کہ جو کھلے کہ گواہ ہو کہ میرا تمام ملک وقف ہو اس پر اور اسکا مصرف کا ذکر کرے اور اس کسی چیز کی حد حدین نہ کرے تو انکی جائد اوکل وقف ہو جاتی ہے اور نہیں ضرر کرنا نہ جاننا گواہوں کا حدوں کو اور احتمال ہے کہ بخاری کی مراد یہ ہو کہ وقف صحیح ہے ساتھ صیغی کے کہ نہیں ہے تحدید بیچ اس کے پندت اعتقاد وقف کرنے والے کے اور ارادے اس کے کے واسطے کسی چیز معین کے اپنے جی میں اور سوائے اس کے نہیں کہ معتبر ہے تحدید واسطے گواہ کرنے کے اور اس کے تاگر بیان ہو و حق غیر کا والد علم (نفر) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ الْكُتَيْبِيُّ إِصْرًا دَنِي بِالْمَدِينَةِ مَالًا مِّنْ نَّخْلٍ وَكَانَ أَحَبَّ مَالِهِ إِلَيْهِ بَيْزَحَاءُ مُسْتَقْبَلَةٌ لِلسَّجْدِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيُشْرِبُ مِنْ قَوْمٍ فِيهَا طَيْبٌ قَالَ أَنَسُ فَكَمَا تَرَلْتُ لَنْ تَنَالُوا إِلَيْهَا حَتَّى تَسْفَقُوا مِمَّا يُحِبُّونَ فَأَمَّا أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لَنْ تَنَالُوا إِلَيْهَا حَتَّى تَسْفَقُوا مِمَّا يُحِبُّونَ وَإِنْ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْزَحَاءُ وَإِنِّي صَدَقْتُ اللَّهَ إِذْ جُئْتُ بِهَا وَدَخَلْتُهَا عِنْدَ اللَّهِ فَصَحَّحْتُ إِذْكَ اللَّهُ فَقَالَ لَمْ يَخْذَلِكِ مَالٌ رَّاحِعٌ أَنْ رَّاحِعٌ سَلَفَ ابْنُ مُسْلِمَةَ وَفَدَا -

واحدے توحید کرنے خفیہ کے اول میں سو اور سہریکے اور اس حدیث میں جو از صدقہ کرنے کا ہے
زندہ نوحی کی طرف سے سچ غیر مرض الموت کو ساتھ زیادہ کے ہتائی مال سے اس واسطے کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ کے صدقے کے مقدار کی تفصیل نہ پوچھی اور سعد بن ابی وقاص کو کہا کہ تہائی
بھی بہت ہے اور یہ کہ جو قرابتیوں میں زیادہ قریب ہوا اسکو غیر وہی پر مقدم کیا جاوے اور یہ کہ جائز ہے
نسبت کرنی حسب مال کی طرف مرد فاضل عالم کی اور سہین اس پر کچھ نقص نہیں اور تحقیق خبر دی ہے خدا نے
انسان کی کہ اسکو خیر کی بہت محبت ہے اور خیر سے مراد ہرچہ بالاتفاق مال سے اور یہ کہ جائز ہے
پکڑنا باغون اور بتانوں کا اور داخل ہونا اہل فضل اور علم کا سچ اسکے اور آرام کرنا انکے سامی میں اور
کھانا انکے میوے سے اور آرام کرنا سچ انکے اور کسی ہوتا ہے یہ سب تہرت ہوتا ہے اس پر ثواب جبکہ قصد
کرے ساتھ اسکے تفریح جان کے عبادت کی مشقت ہو اور خوش کرنا اسکا واسطے عبادت کو اور یہ کہ
جائز ہے کسب کرنا زمین اور غیر منقول چیز کا اور مباح ہونا پانی پینے کا یا رکے گھر سے اگر چہ وہ حاضر نہ ہو
کہ اسکے نفس کی خوشی معلوم ہو اور یہ کہ جائز ہے طلب کرنا میٹھے پانی کا اور تفصیل بعض پانی کی بعض پر
اور یہ کہ جائز ہے استدلال کرنا ساتھ عموم کے اس واسطے کہ ابو طلحہ نے اتیت لکن تنالوا البر شہ تفتقوا
سے یہ سمجھا کہ وہ اپنے کل افراد کو شامل ہے پس نہ کثیر ہوا یہاں تک کہ وارد ہوا سہریان معین جنہر
سے بلکہ جلدی کی طرف خرچ کرنے محبوب چیز کے اور برقرار رکھا اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اور اسکے اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اسکے واسطے اس چیز کے کہ امام مالک اسکی طرف گئی ہیں کہ مقتد
صحیح ہوتا ہے ساتھ قول کے پہلے قبض کے پس اگر وہ معین کے واسطے ہو تو مستحق ہے اسکے مطالبہ کو ساتھ قبض کرنے
اسکے کے اور اگر ہو واسطے جہت عام کے تو قائل کے ملک سے نکل جاتا ہے اور جائز ہے واسطہ امام کو خرچ
کرنا اسکا صدقہ کے راہ میں اور یہ کل حکم اس وقت ہے جبکہ صدقہ کر نیولے کی مراد ظاہر نہ ہو اور جب ظاہر ہو تو
اسکی بعد اسی کیجاوے اور یہ کہ جائز ہے متولی ہونا صدقہ کرنے والے کا اپنے صدقہ کی تقسیم کو اور یہ
جائز ہے لینا مالدار کو صدقہ نفل سے جبکہ اسکو بغیر سوال کے حاصل ہو اور استدلال کیا گیا تھا اسکے اور جائز
ہوئے حبس اور وقف کر برخلاف اس شخص کے جو اسکو منع کرتا ہے اور باطل کرتا ہے اور سہین محبت
نہیں کیونکہ احتمال ہے کہ ابو طلحہ کا صدقہ تملیک ہو اور یہی معلوم ہوتا ہے ابن ماجنون کے سیاق سے
اور یہ کہ جائز ہے زیادتی کرنی صدقہ نفل میں اور قدر نصائب کوۃ کے اور سہین فضیلت ہے واسطہ ابو طلحہ
کے اس واسطے کہ ایت شامل ہے اور پر رغبت دلائے کو اور خرچ کوئے مال سبک کر پس ترقی کی اس نے
طرف خرچ کرنے احب المحبوب کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی رائ کو ہیک کہا اور شکر کیا اپنے

رب نہ فعل اسکا پھر حکم کیا اسکو یہ کہ غاص کرے ساتھ اُسکے اپنے اہل کو اور مرد و کمائی اپنے راضی ہونے سے ساتھ اُسکے ساتھ فرمانے اپنے کے شاباش اور یہ کہ تمام ہوتا ہے وقف ساتھ قول وقف کے کہ میں نے یہ وقف کیا ہے اور یہ کہ صدقہ اور پر جہت عام کے نہیں محتاج ہے طرف قبول عین کے بلکہ جائز ہے واسطے امام کے قبول کرنا اسکا اس سے اور دنیا اسکا جسکو مناسب دیکھے جیسا کہ ابو طلحہ کے قصہ ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ نہیں امتبار کیا جاتا قرابت میں وہ شخص کہ جمع کرے انکو اور وقف کرے انکو باب عین نہ چوتھا اور نہ غیر اسکا اس واسطے کہ ابی بن کعب سوانہ اس کے نہیں کہ جمع ہوتا ہے ساتھ ابو طلحہ کے چھٹے باب میں اور یہ کہ نہیں وجہ ہر مقدم کرنا قریب کا قریب البعد پر اس واسطے کہ حسان اور اسکا بھائی قریب تر ہے تمام بلکہ ناقربت والوں کا اس واسطے کہ حرام کی اولاد میں ابو طلحہ اور حسان جمع ہوتے ہیں مین بہت تہو چ جائیکہ عمر بن مالک جسکی ساتھ جمع ہوتے ہیں (نتیجہ) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَنَا دَوْحُ بْنُ عَبْدِادَةَ تَنَاذَرْتُكَ يَا مَعْزُومُ اسْتَحَانَ نَفِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمَّةً تَوَقَّيْتُ أَنْ يَنْفَعَهَا إِنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا قَالَ لَمْ يَأْتِ لِي مَحْرَجًا فَإِنَّا أَشْهَدُكَ كَيْفَ تَذَكَّرْتُ بِه عَنْهَا تَرْجُمُهُ ابْنِ عَبَّاسٍ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میری ماں مر گئی تو کیا اسکو فائدہ دیتا ہے اگر میں اسکی طرف سے خیرات کروں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُن اُس نے کہا کہ میرا ایک باغ ہے سو میں آپ کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے انکو اسکی طرف سے تصدق کیا یہ حدیث پہلے بھی گزر چکی ہے باب اِذَا وَقَفَ جَمَاعَةٌ اَنْضَاهُمْ شَاءَ اَفْهَوْ جَاؤُجِبَ اَبْ جَمَاعَتٍ اَبْ مشترک زمین کو صدقہ کریں تو جائز ہے ف ظاہر یہ ہے کہ بخاری کی مرد و درکار ہوا اُس شخص پر جو نکاح کرتا ہے وقف کرے مشترک چیز کے سے مطلق (نتیجہ) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ شَاعِبٌ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي النَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا لِلْسَّجْدَةِ قَالَ يَا بَنِي النَّبِيِّ نَأْمُنُ بِكَ بِمَا كُنْتُمْ هَذَا أَفَالَوْكَ وَاللَّهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنًا إِلَّا إِلَى اللَّهِ تَرْجُمُهُ اُن سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے بنا کر لے کا حکم کیا سو فرمایا کہ اے بخاری کی اولاد اس احاطے والے باغ کا مجھ سے مول کر و قیمت لو بنی بخاری نے کہا کہ قسم ہے خدا کی ہم اس کی قیمت نہیں چاہتے مگر خدا سے یعنی ہم نے آپ کو بدون قیمت کے دیا اور خدا سے ثواب کے امیدوار ہیں فَنَ یہ حدیث پوری کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے اور غرض اس سے یہ قول نکلا کہ ہم اسکی قیمت نہیں چاہتے

مشہد ابو طلحہ کی ابی بن کعب اور باوجود اس کے ہر شخص پر کیا اسنے باوجود اس کے اور یہ نہیں دیکھا

وَاللّٰهُ سَابِقُ الْاَوَّلِ يَوْمَ يُدْعَىٰ الصُّرُورُ فَلَمْ يَكُنْ لَهَا دُخَانٌ اَسْمَانِيَّةٌ وَلَمْ يَكُنْ لَهَا بَهْلُكَةٌ وَكَانَتْ اَنْزِلًا رَّازِقًا فَجَاءَ السَّاعُونَ مِنْ عَدُوٍّ قَبِيْلٍ لِّهٖمْ نَارٌ مُّؤَيَّدَةٌ لَهُمْ كُرْسِيُّ عَلْبَرٌ حَقِيْقٌ لَّهُمْ فِيهَا خُرُوجٌ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَدِيدًا اِنَّ رَبَّكَ بِمَا تَعْمَلُ وَاسْمِعُكَ مَعَهُ سَمْعًا مَّا لَمْ يَكُنْ لَكَ مِنْ شَيْءٍ اَعْيُنٌ وَّاصْفُصْ صَفًى طَائِفًا مِنْهُمْ لِكُلِّ فَرْقٍ وَاجِبٌ عَلَيْهِمْ أَنْ يَحْكُمُوا بِمِثْلِ مَا حُكِمَ فِيكُمْ فَاقْنَبْ أَعْيُنَكُمْ عَنْ الْغَافِلِينَ اِنْ تَتَذَكَّرْ اِنَّ اِسْمَاعِيْلَ كَانَ نَذِيرًا اِنَّ اِسْمَاعِيْلَ كَانَ نَذِيرًا اِنَّ اِسْمَاعِيْلَ كَانَ نَذِيرًا اِنَّ اِسْمَاعِيْلَ كَانَ نَذِيرًا

مسافروں میں ہمیں گناہ اس شخص پر کہ متولی ہوا اسکا یہ کہ کہا دے اس سے موافق دستور کے ایک مالک
 بار کو اس حال میں کہ جمع کرنے والا ہوا مال کو یعنی مالک ہو کسی چیز کا اسکے رتبے سے ف یہ جو کہا کہ
 زمین کو وقف کر اس شرط پر کہ بیچی جاوے اور نہ ہبہ کی جاوے اور نہ میراث کی جاوے تو یہ شرط
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کلام سے ثابت ہے جیسا کہ پانچ باب کے پہلے نافع نے کی روایت سے گذر
 چکا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تصدق کر اسکے صل کو کہ بیچی جاوے اور نہ ہبہ کیجاوے
 اور نہ میراث کی جاوے ولیکن اسکا پہل خرچ کیا جاوے اور عمر فاروق نے پہلے یہ شرط
 کی تھی کہ عمر کی اہل کے اہل راسی اسکے متولی ہوں پہر اپنی وصیت کی وقت اپنی بیٹی حفصہ کو عین کیا
 اور بیان کیا ہے اسکو عمر بن شہبہ نے ابی ہسان سے کہ یہ سنو عمر نے صدقہ کا ہے لیکن اسکو اسکی
 عقیقہ سے جو عمر کے گھر والوں کے پاس تھی پس میں نے اسکو حرف بحرف نقل کیا اسکی صورت یہ ہے کہ یہ وہ
 چیز ہے جسکو لکھا عبد اللہ یعنی خدا کے بندہ عمر نے جو امیر المؤمنین ہے یہ حق زمین تمنع کے کہ اسکی متولی
 حفصہ ہے جب تک وہ جیتی رہے جسکو مناسبتاً اسکے اسکا پہل دیوے پس اگر مر جاوے
 تو اسکے متولی اہل راسی میں حفصہ کے گھر والوں سے اور عمر فاروق نے اسکے وقف کر نیکی و خیر کیا تھا
 اور ہمیں واقع ہوا اس سے پہلے اسکے مگر مشورہ لینا اسکی کیفیت سے اور طحاوی نے ابن شہاب سے
 روایت کی ہے کہ عمر نے کہا کہ اگر میں نے اپنا صدقہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا ہوتا تو میں اسکو
 پھیرتا اس سے معلوم ہوا کہ ہمیں جاری کیا عمر نے وقف کو مگر وقت وصیت اپنی کے اور ہستندال
 کیا ہے طحاوی نے سنا اس قول عمر نے کے واسطے ابی حنیفہ اور زفر سے کہ اس باب میں کہ زمین کا
 وقف کرنا ہمیں منع کرتا ہے ہمیں رجوع کرنے کو اور جس چیز سے عمر نے رجوع کر نیسے منع کیا تھا وہ
 یہ ہے کہ اس نے اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تھا پس مکر وہ جانا انہوں نے یہ کہ جب اسکا
 آپ سے ایک امر پر پھر مخالفت کریں طرف غیر اس امر کی اور ہمیں دو وجہ سے محبت ہمیں ایک یہ کہ حدیث
 منقطع ہے اس واسطے کہ ابن شہاب نے عمر کو ہمیں پایا دوم یہ ہے کہ احتمال ہے کہ جو جو کہ کہ میں نے
 پہلے کہا اور احتمال ہے کہ عمر نے دیکھتے ساتھ صحیح ہونے وقف کے مگر یہ کہ وقف کرنے والا رجوع کی شرط
 کرے تو اسکو رجوع کرنا جائز ہے اور تحقیق روایت کی ہے طحاوی نے اسکا علی بنہ سے پس ہمیں
 محبت ہمیں واسطے اس شخص کے جو کہتا ہے کہ وقف لازم نہیں باوجود ممکن ہونے اس احتمال کے
 اور اگر یہ احتمال ثابت ہو تو ہوگا محبت واسطے اس شخص کے جو کہتا ہے ساتھ صحیح ہونے تعلیق وقف کے
 اور وہ مالک کے نزدیک ہو اور ساتھ اسی کے قائل ہے ابن ہریرہ اور کہا اس نے کہ ہزار تے میں سنا

اُس کے بعد مدت معین کے طرف اُسکی تہرہ کے وارنوں کی طرف پس اگر ہو واسطے تعلیق کے مدت تو صحیح
ہے اتفاق جیسا کہ کہے کہ مینے اسکو ایک سال زید پر وقف کیا پھر محتاجوں پر اور عمر منہ کی یہ حدیث اصل
ہے سچ جائز ہونے وقف کو اور ابن عمرؓ سے روایت ہو کہ پہلے پہل اسلام میں عمرؓ نے وقف کیا اور
وافدی نے کہا کہ پہلے جو چیز اسلام میں وقف ہوئی مخرق کی زمین تھی جس کے ساتھ حضرت صلوات اللہ علیہ وسلم
وصیت کی تھی پس وقف کیا اسکو حضرت صلوات اللہ علیہ وسلم نے ترمذی نے کہ ہم نہیں جانتے درمیان
اصحاب اور متقدمین کے خلاف سچ جائز ہونے وقف زمینوں کے اور شریح سے روایت ہے
کہ اس نے جس سے انکار کیا اور بعضوں نے انہیں سے اُسکی تاویل کی ہے اور ابو حنیفہؒ نے کہا
کہ لازم نہیں اور اُس کے یاروں نے اُسکی مخالفت کی ہے مگر زعفرانؒ نے حج حاکمیت کی ہے طحاوی نے
علاء بن ابان سے کہا کہ ابو یوسف وقف کو بیچے کو جائز رکھتا تھا پھر اسکو عمرؓ کی یہ حدیث پہنچی تو
اُس نے کہا کہ کسی کو اُسکی مخالفت کی گنجائش نہیں اور اگر یہ حدیث ابو حنیفہؒ کو پہنچی تو اُس کے ساتھ
قابل ہوتے لیکن یہ حدیث اسکو نہیں پہنچی پس جو کیا ابو یوسف نے وقف کی بیع سے اور ہو گیا
یہ حال کہ گو یا کہ نہیں خلاف ہو امین درمیان کسی کے اور باوجود حکایت کرنے طحاوی کے اسکو پس
مدد کی ہے اُس نے مانند عادت اپنی کی پس کہا کہ قول آپ کا عمرؓ کے قصہ میں کہ اصل کو روک کھڑا
اُس کے میوے کو خرچ کر نہیں لازم بڑا ہمیشگی کو بلکہ احتمال ہے کہ ہومر اودت اختیار اُسکی کی واسطہ اُس کے
اور نہیں پوشیدہ وضع اس تاویل کا اور نہیں سمجھی جاتی قول اُس کے کہ میں نے وقف کیا اور
جس کیا مگر ہمیشگی بیانتہ کہ تھیر کرے ساتھ شرط کے نزدیک کہ جب کا یہ مذہب ہے اور شاید طحاوی
کی اس روایت پر وقف نہیں ہو جہاں یہ ہے کہ یہ وقف ہو جب تک آسمان اور زمین قائم رہیں اور قریب
نے کہا کہ وقف کارو کرنا اجماع کے مخالف ہو پس نہ التفات کیا جاوے لگا طرف اُسکی اور جو شکور د
کرتا ہے اُسکا احسن عذر یہ ہے جو ابو یوسف نے کہا پس تحقیق وہ علم ہے ساتھ ابو حنیفہؒ کے اُس کے غیر
سے اور شافعی نے اشارہ کیا ہے کہ وقف کرنا اہل اسلام کا خاصہ ہے یعنی وقف کرنا ارغی اور
غیر منقول چیز کا اور ہم نہیں جانتے کہ جاہلیت میں یہ واقع ہو اہوا و حقیقت وقف کی شہد میں وارد
ہونا ایسے صیغے کا ہے کہ قطع کرے تصرف وقف کو جو سچ رقبہ موقوف چیز کے کہ اس سے ہمیشہ نفع
اٹھایا جاتا ہے اور ثابت کرتا ہے اُس کے منفعت کو خرچ کرنے کو جو بہت نیکی کے اور باب کی صفحہ
میں اور بھی کئی فائدے ہیں عاجز ہے ذکر کرنا اولاد کا اپنے باپ کو ساتھ مہر و نام اس کے کو بغیر کنیت اور
لقب کو اور یہ کہ جائز ہے نسبت کرنا وصیت کا اور نظر کا وقف پر واسطے عورت کو اور مقدم کرنا اُسکا

اس شخص پر کہ اس کے اقران سے ہر مردوں سے اور یہ کہ جائز ہے نسبت کرنی نظر کی طرف انکی کہ تم نہ رکھا گیا ہو جبکہ موصوف ہو ساتھ صفت معین کے کہ اسکو جدا کرے اور یہ کہ وقف کرنے والا متولی ہوتا ہے نظر کا اپنے وقف پر جبکہ نسبت کرے اسکو طرف غیر اپنے کی شافعی نے کہا کہ ہمینہ ہی ایک جماعت کثیر اصحاب اور جو انکے بعدین کر اپنے وقفوں کے متولی ہوتے تھے نقل کیا ہے اسکو ہزاروں نے ہزاروں سے ہنہین اختلاف ہو انکو چچا اسکے اور یہ کہ جائز ہے مشورہ کرنا اہل علم اورین اور فضل ہے چچہ طریقوں انکی کے برابر ہے کہ دینی کام ہوں یا دنیاوی اور یہ کہ مشورہ دینے والا مشورہ دیوے ساتھ بہتر اس چچہ کہ ظاہر ہو واسطے اسکے تمام امرون میں اور اس حدیث میں فضیلت ظاہر ہے واسطے عمر کے واسطے رغبت کرنے اسکے کے چچہ بحالانے قول اللہ تعالیٰ کے **لن تنالوا البرہ** اور یہ فضیلت ہو اس صدقہ کی جو ہمیشہ جاری رہے اور صحیح ہونا شرطوں وقف کا اور تا بعد اری کرنی انکی چچا اسکے اور یہ کہ نہیں شرط ہے معین کرنا مصرف کا لفظ میں اور یہ کہ وقف نہیں ہوتا مگر اس چیز میں کہ انکی اصل ہو کہ اسکا فائدہ ہمیشہ جاری رہے پس نہیں صحیح ہے وقف کرنا اس چیز کا کہ اسکا فائدہ ہمیشہ جاری نہ رہے مانند کھانے کی اور یہ نہیں کافی ہے وقف میں لفظ صدقہ کے برابر ہے کہ کھے مینے صدقہ کیا ساتھ اس طرح کے یا مینے اسکو صدقہ کر دانا یا ہاں ہم کہ اسکے ساتھ کچھ اور چیز جوڑے واسطے مقرر ہوئے صدقہ کے درمیان اسکو کہ ہونیکے قتبہ کی یا وقف کرنا نفع کا پس جب نسبت کرے طرف انکی جو جدا کرے ایک احتمال کو تو صحیح ہوتا ہے بخلاف اسکے جب کہو کہ مینے وقف کیا یا جس کیا پس وہ حیر ہے چچا اسکے راجح ذہب پر اور بعضے کہتے ہیں کہ صحیح خاص وقف کی لفظ ہے اور یہیں نظر ہے واسطے ثابت ہونے تجدد کے عمر مذ کے اس قصبہ میں ہاں اگر کھے کہ مینے صدقہ کیا ساتھ اس طرح کے اس طرح پر یاد کرے عام جہت کو تو صحیح ہے اور تمسک کیا ہے جس نے جائز رکھا ہو اکتفا کرنے کو ساتھ قول اسکے کہ کہ صدقہ کیا ہو ساتھ اس طرح کے ساتھ اس چیز کے کہ واقع ہوئی ہے باب کی حدیث میں کہ پس صدقہ کیا اسکو عمر نے اور مینے پہلے بیان کیا ہے کہ اس میں حجت نہیں اس واسطے کہ اس نے جوڑا ساتھ اسکے اس شرط کو کہ نہ بیجا بدو اور نہ بیجا جاوے اور احتمال ہے کہ ہو قول اسکا فتصدق بھاء راجع طرف پہلے کی اور پر حذت کرنے نے مضاف کر مینے پس صدقہ کیا اسکے پہلے کو پس نہیں تعلق واسطے اس شخص کے کہ ثابت کرتا ہے وقف کو ساتھ لفظ صدقہ کہ تھا اور ساتھ اس دوسرے احتمال کے جزم کیا ہے قرطبی نے اور یہ کہ جائز ہے وقف کرنا الداروں پر اسو اطم کہ قرأت والو اور ہمان نہیں قید کو گئے ساتھ حاجت کے اور یہی صحیح تر ہے نزدیک فیہ کے اور یہ کہ جائز ہے واسطے

وقف کرنے والے کے یہ شرط کرے واسطے نفس اپنے کو ایک خبر کو نہ تو قوت چیز کے نفع سے اس واسطے کہ
 عمر نہ نہ شرط کی واسطے اس شخص کے کہ وقف کا متولی ہو یہ کہ کھا دے اس سے موافق دستور کے اور نہ۔
 مستثنیٰ کیا یہ کہ وہ خود اس کا متولی ہو یا غیر اس کا پس دلالت کی اس نے اور صحیح ہوئے شرط کے اور جب
 جائز ہے یہ چیز بہم کے جسکو عادت میں کرے تو جسکو وہ خود میں کرے وہ بطریق اولیٰ جائز ہوگی
 اور مستنبط کیا جاتا ہے اس صحیح ہونا وقف کا اپنے نفس پر اور یہی ہے قول ابن ابی سیلے اور
 ابو یوسف اور احمد کا اگرچہ روایت میں اس سے اور ساتھ اسی کے قائل ہوا ابن شعبان مالکیہ سے
 اور ان کے جہور منہ پر مبنی مگر جبکہ مستثنیٰ کو واسطے نفس اپنے کے ہو وہی چیز ساتھ اس حیثیت کو کہ نہ اہتمام
 کیا جاوے یہ کہ قصد کیا ہے اس نے اپنے وارثوں کے محروم کرنے کا اور شافعیہ سے ابن شبرہ اور
 ایک جماعت اور محمد بن عبداللہ رضاری شیخ بخاری نے امین ایک ضخیم جز تصنیف کی ہے اور استدلال
 کیا گیا ہے واسطے اسکے ساتھ اس قصہ عمر بنی کے اور ساتھ قصہ راکب بنہ کو اور ساتھ حدیث اس کے کہ حضرت
 صلے اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کو آزاد کیا اور اس کی آزادی کو اس کا مہر بھرا یا اور وجہ استدلال کرنے کی ساتھ
 اسکے یہ ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کو آزاد کرنے کے ساتھ اپنے مالک سے نکالا پھر اسکو شرط کے
 ساتھ اپنی طرف چھوڑا اور ساتھ تصبیح عثمان غنی کے جو آئندہ آویگا اور استدلال کیا ہے مانعین نے ساتھ
 قول حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قبل الثمرہ اور تبیل پہل کی مالک کرنا ہے اس کا واسطے غیر کے
 اور آدمی نہیں قادر ہے اس پر کہ خود اپنے تئیں اس کا مالک کرے اور تعاقب کیا گیا ہے ساتھ اسکے
 کہ اس کا منع ہونا محال نہیں اور اس کا منع ہونا مالک کرنا اس کا ہے واسطے نفس اپنے کے سوا کسی کو نہیں
 کہ وہ واسطے نہ ہونے فائدے کے ہے اور فائدہ وقف میں حاصل ہے ہو واسطے کہ مستحق ہونا اسکو بطور ملک
 کے غیر مستحق ہونے اسکے کا ہو بطور وقف کو خاص کہ جبکہ ذکر کرے واسطے اسکے اور مال کو پس بیشک
 اور حکم ہے کہ سمجھا جاتا ہے اس وقف سے اور نیز انہوں نے استدلال کیا ہے ساتھ اسکے کہ جس چیز پر
 عمر کی حدیث دلالت کرتی ہے یہ کہ عمر نہ نہ شرط کیا واسطے متولی اپنے وقف کو یہ کہ کھا دے اس سے
 بقدر اپنی محنت کو اور اسی واسطے منع کیا اس کو یہ کہ بکڑے واسطے نفس اپنے کو اس سے مال کو پس اگر اپنے
 نفس پر وقف کا صحیح ہونا اس سے بکڑا جاتا تو منع کرتے اسکو مال بکڑنے سے اپنے نفس کو واسطے اور
 گویا کہ اس نے شرط کیا ایک امر کو اپنے نفس کے واسطے کہ اگر اس سے چپ رہے تو البتہ مستحق ہوتی اسکو
 واسطے نیام اسکے کو اور یہ اجماع قول ہے علماء کے دو قولوں سے کہ وقف کرنیوالا جب شرط کرے واسطے
 متولی کے بقدر اسکے کام کے تو جائز ہے اسکو یہ کہ لے بقدر اپنے کام کے اور اگر وقف کرنیوالا اپنے

نفس کے واسطے قبول ہونے کو شرط کرے اور شرط کرے اجرت کو تو اس شرط کی صحت میں شافیہ کے نزدیک خلاف ہو مانند ہاشمی کی جبکہ کام کرے زکوٰۃ میں کیا ہے حصہ مالین کا اور راجح جواز ہے اور عثمان کی حدیث آئندہ اسکی تائید کرتی ہے اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اسکے اوپر جائز ہونے وقت کے وارث پر مرض الموت میں پس اگر زیادہ کرے ہتھی پر تو رد کیا جاوے اور اگر اس سے خارج ہو تو لازم ہوتا ہے اور یہ ایک روایت ہو امام احمد کی اس واسطے کہ عمر نے اپنے بعد اپنے وقت کا متولی اپنی بیٹی خضہ کو ٹھہرایا اور وہ اسکے وارثوں میں سے ہے اور ٹھہرایا واسطے اس شخص کے کہ والی ہونے کا وقت کا یہ کہ کھاوے اس سے اور تعاقب کیا گیا ہے ساتھ اسکے کہ عمر کا وقت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اس سے صادر ہوا تھا اور جس کے ساتھ وصیت کی تھی وہ تو صرف شرط نظر کی ہے اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اسکے کہ اگر وقت کرنے والا وقت کو متولی کی واسطے کچھ مقرر کرے تو اسکو لے اور اگر اسکے واسطے شرط نہ کرے تو نہیں جائز ہے مگر یہ کہ اہل وقت کی صفت میں داخل ہو مانند محتاجوں کی اور سکیں کی اور اگر وہ نومعینوں پر ہو اور وہ اسکے ساتھ رہتی ہو تو جائز ہے اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اسکے اس پر کہ تعلیق وقت کی صحیح نہیں اس واسطے کہ قول اسکا حبس الاصل مخالف ہو اسکی مدت معین کرنے کو اور مالک اور ابن ربیع سے ہے کہ صحیح ہے اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ قول اسکے کہ لا تباہ اس پر کہ وقت نقل نہ کیا جاوے ساتھ اسکے اور ابو یوسف سے ہے کہ اگر وقت کرنے والا شرط کرے کہ اگر اسکے منافع بیکار ہو جائیں تو بیجا جاوے اور اسکا مول اسکے غیر میں خرچ کیا جاوے اور وقت کیا جاوے چچ اس پر کہ نام رکھی گئی ہے پہلے میں اور اس طرح اگر شرط کرے بیع کی جبکہ دیکھے نفع کو بیع نقل کرے اسکے کے طرف جگہ دوسری کی اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اسکے اوپر وقت کرنے میں متشرک چیز کے واسطے کہ جو حصے کہ عمر کے واسطے چیز میں تھم وہ غیر ہونے سے اور یہ کہ نہیں سرایت زمین وقت شدہ میں بخلات آزاد کر نیکی اور نہیں منقول ہوا کہ وقت کی سرایت کی ہو عمر کے حصے سے طرف اسکے غیر کی باقی زمین سے یعنی اور شرکیوں کے حصے وقت نہیں ہوتے اور بعض متاخرین سے محکی ہے کہ اس نے حکم کیا انہیں ساتھ سرایت کرنے کو اور وہ شاذ اور منکر ہے اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اسکے کہ خیبر فہر اور غلبے سے فتح ہوا اور اسکی بحث آئندہ آوگی۔

(فتح) باب الوَقْفِ لِلْفَقِيرِ وَالْعَنِيِّ وَالضَّعِيفِ باب بیان میں وقف کرنے کے واسطے محتاج اور مالدار اور ہمان کے حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ يَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَآتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ إِنَّ شِدَّتَ لَصَدَقَتَ بِهَا عُمَّانًا

مگر ساتھ فرمت کرنے اہل نیت انکی کے تو یہ گفت مبین اور جواب اس اعتراض کا ہے کہ تحقیق جو چیز کہ حصر کیا ہو
اُس نے اسکو جو نفع اٹھانے کے ساتھ صامت کو مسلم نہیں یعنی اسکو ہم نہیں مانتے بلکہ ممکن ہے ۔
انتفاع ساتھ صامت کو بطور رسلوک کے یا بطور کہ بند کیا دے مثلاً اُس سے وہ چیز کہ جائز ہے پہننا اُس کا
واسطے عورت کو پس صحیح ہوگا وقف یا بطور کہ انکی اصل بند کی جاوے اور فائدہ اٹھاوین ساتھ اسکے عورت
ساتھ پہننے کی بوقت حاجت کو طرف انکی جیسا کہ میں نے انکی توجیہ پہلے بیان کی ہے (فتح) **باب**
نَفَقَةِ الْقِيمِ لِلْوَقْفِ باب بیان میں خرچ حال وقف کے **حَدَّثَنَا** **عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ**
أَنَا مَالِكُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْجَلِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا تَقْسِمُ وَرَبِّي دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا مَا أَنْتَ كُتُّ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمَوْتَةِ عَامِلِي فَبُهِتَ
صَدَقَهُ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ بانیین گے میرے
ولادت دینار اور درہم کے برابر ہی جو چھوڑ جاؤں میں بعد میرے بی بیوں کے خرچ اور کارندوں کی محنت
کے سو صدقہ ہے خدا کے راہ میں **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ زمین مدینہ میں تھی اور
کچھ فدک اور خیبر میں سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ اسکے حاصلات سے اپنی بی بیوں کو
سال بہر کا خرچ دیتے جو باقی رہتا تو اسکو محتاج مسکانون میں خرچ کرتے تھے سو فرمایا کہ میرے وارث
تو ایک درہم کے برابر بھی نہ بانیین گے باقی رہی یہ زمین سو بعد میری بی بیوں اور کارندوں کے خرچ
کے یہ بھی راہ ظالمین صدقہ ہے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ وقف کی کارندے کو اجرت ملنی در
ہے اور مراد ساتھ مال کے اس حدیث میں کارندہ ہر زمین پر اور اجیر اور مانند انکی یا مراد خلیفہ ہے بعد انکی اور یہ جہاں
کہ نہ بانیین گے تو یہ صیغہ بھی ہو سکتا ہے اور نفی کا بھی ہو سکتا ہے اور شہور تریہ ہے کہ نفی ہے اور ساتھ اسکو قائم ہوتے
میں غم یا معاوض نہ ہو اس چیز کو کہ لکھائے ہو پہلے گذر چکی ہے کہ نہیں چھوڑ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز
ابیراث کیجا و اب کی طرف سے اور بی کی رعایت کی توجیہ یہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکا یقین تھا کہ آپ
پہچے کو یہ چیزیں بلکہ اسکا احتمال نہیں ملے گا اسکو بانیین اس چیز کے سے کہ پہچے چھوڑیں اگر ایسا اتفاق نہ ہو
یہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے وارث تو علم رکھا انکا ولادت اس اعتبار سے کہ وہ بالقوہ انکو
وارث ہیں لیکن منکر کیا انکو میراث سے دلیل شرعی فرماوے وہ قول پہلی ہے کہ ہمارے بیٹے پیغمبروں کے مال کا کوئی وارث
نہیں ہوا جو ہر چیز اور وہ خدا کے راہ میں صدقہ ہے اور اسکی شرح آئندہ آوے (فتح) **حَدَّثَنَا**
عَلَيْسَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ أَحْمَدَ بْنَ الْوَيْثِقِ عَنْ يَافِعِ بْنِ الْحَرَمِيِّ عَنْ أَبِي حُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَوَيْلٌ مِمَّنْ يَفْقَهُ عَمَلَهُمْ وَلَيْسَ لَهُمْ عَمَلٌ سِوَا ذَلِكَ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جو ہر کام سوا اسکی ہو وہ

خود کہا کہ اور اپنے دوست غیر متمول کو کہلا کر **باب** اِذَا وَقَفْتُ اَوْ قَفْتُ اَوْ اَشْرَطْتُ لِنَفْسِي مِثْلَ
 دَلَاةِ السِّلَاحِ جَب كُومِي زَيْن يَا كُومِينَ كُومِي وَقَفْتُ كَرِي يَا اِنِّي وَاسِطِي اَوْ سَلَمًا نُونٌ كَبِيرٌ كَبِيرٌ شَرْطُكَ رَجُلٌ عَامِلٌ
 کیونکہ یہی سب فائدہ اٹھا دیکھا تو اسکا کیا حکم ہے **ف** یہ باب باندھا گیا ہے واسطے اس شخص کے شرط کر کے
 واسطے نفس پہنے کے تو وقف ہو کر منفعات کو اور عقید کیا ہو بعض علماء نے جواز کو جبکہ نہ منفعات عام یعنی عام
 مسلمانوں کی واسطے وقف کرے تو اس وقت خود اسکو بھی اس سے فائدہ اٹھانا جائز ہو (فتح) وَأَوْقَفْتُ اَنْتَ دَاوُدُ
 فَكَانَ اِذَا قَدِمَ مَهَانُؤُهَا يَعْنِي اَنْتَ نَمُ لَ اِنَّا نَكْمُرُ بِهِنَّ مَن وَقَفْتُ كَرِي يَا تَا سَوِجِبَتِ يَمِينِ اَسْتَبْرَأْتِ
 اترتے تھے **ف** اور یہ سوانح ہے واسطے اس چیز کے کہ گندرجلی ہے مالیکہ سے کہ جائز ہے یہ کہ وقف کر کے
 گھر کو اور اس سے ایک گھر بننے واسطے مستثنیٰ کرے (فتح) وَتَصَدَّقَ الَّذِي يَزِيدُ وَرِدَهُ وَقَالَ الْفَرَجِيُّ
 مِنْ بَنَاتِهِ اَنْ تَشْكُنَ عِنْدَ مَضَرَّةٍ وَلَا مَضَرَّةٍ لَهَا فَاِنْ اِسْتَعْنَتْ بِزَوْجٍ فَلَيْسَ لَهَا حَقٌّ يَعْنِي
 اور تصدق کیا یعنی وقف کیا زیر نے اپنے گھروں کو اور کہا واسطے مردودہ کے اپنے
 بیٹیوں سے یعنی جسکو خاوند نے طلاق دیکر گھر سے نکال دیا تب یہ کہ ان گھروں میں رہو اسحال میں
 کہ نفہر کر کے والی ہو گھروں کو اور نہ کوئی اسکو ضرر پہنچا دے پھر اگر خاوند کر نیسے پھر وہ ہو جائے
 تو اسکے واسطے کوئی حق نہیں **ف** احتمال ہے کہ وہ لڑکی کو اری ہو اور خاوند نے اسکو دخول سے
 پہلے طلاق دی ہو پس اس وقت اسکا خراج باپ پر ہے کہ اسکو اپنے گھر میں جگہ دیوے اور زیر نے اسکو
 وقف کے گھر میں جگہ دی معلوم ہوا کہ اس نے وقف کا فائدہ اٹھانے کی شرط کر لی تھی وفيہ المطابقة للترجمة
 وَجَعَلَ ابْنُ عُمَرَ لِنَفْسِهِ مِثْلَ دَاوُدَ عُمَرَ سَكَنِي لِدَاوُدِ الْحَاجَّةِ مِنْ اِلِ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي اَوْ وَقَفْتُ
 ایسا ابن عمر نے اپنا حصہ عمر کے گھر سے یعنی جو انکو عمر سے بطور میراث کو پہنچا تھا واسطے رہنہ محتاجوں
 اپنی اولاد سے **ف** اور ایک روایت میں ہے کہ عبد اللہ اپنے گھر کو تصدق کیا بند کر کے کہ نہ بیجا جاوے
 اور نہ سبہ کیا جاوے وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ اَنْ اَخْبَرَنِي اَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي اسْحَانَ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْكَلْبِيِّ
 اَنَّ عُمَانَ حِينَ خَوَّصَ اَشْرَفَتْ عَلَيْهِمْ مَقَالُ اَنْشَدَكُمْ اللَّهُ وَلَا اَنْشَدُ اِلَّا اَصْعَابَ الشَّيْبِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ اَنْ دَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَحْيَى
 بَنُ رُوْمَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَحَقَّقْتُهَا اَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ اَنْهُ قَالَ مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ
 الْجَنَّةُ فَجَهَّزَتْهُمْ قَالَ فَصَلَّاهُ فَمَا قَالَ تَرْجُمُهُ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَ رُوَيْتِ بِرَجَبِ هَرَبِ اَبِي
 نے حضرت عثمان کو ان کے گھر میں محاصرہ کیا اور گھیرا تو عثمان نے گھر کے اوپر سے اپنے جہانکا اور کہا کہ میں تمکو
 خدا کی قسم دیتا ہوں اور زمین قسم دیتا میں کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو کر کے تمکو معلوم

معلوم نہیں کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو رومہ کے کنوئین کو کھودے گا تو واسطے اسکے بہشت ہے تو میں نے اسکو کھود دیا کیا تم نہیں جانتے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو تنگی کے لشکر کا سامان درست کر دے گا تو اسکے بہشت ہے تو میں نے لشکر کا سامان درست کر دیا راوی نے کہا پس لوگوں نے اسکی تصدیق کی ساتھ اس چیز کے کہ اس نے کہی ف جب ہماجرین کے سے مدینہ میں آئے تو انہوں نے سٹھا پانی نہ پایا اور غھاری ایک عرو کی ایک نہ تھی اس نہر کا نام رومہ تھا اور وہ اسکا پانی ایک مشک ایک مد سے بھاگتا تھا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو فرمایا کہ کیا تو اسکو میرے ہاتھ جیتا ہے بد نے ایک نہر بہشت کے اس نے کہا کہ یا حضرت میں عیال دار ہوں اور میرے اور میرے عیال کے واسطے اسکو سو کوئی سبب تلاش کا نہیں یہ خبر عثمان غنی کو پہنچی تو اس نے اسکو بتائیں ہزار درہم سے مول لیا پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ میں نے اسکو خدا کے راہ میں وقف کیا اور اگر وہ پہلے نہر تھی تو نہر مانع یہ کہ عثمان نے اسین کنواں کھودا ہوا اور شاید کہ نہر کنوئین کی طرف جاری تھی پس عثمان نے اسکو فراخ کیا اور اسکو گول کیا پس اسکا کھودنا اسکی طرف منسوب ہوا اور یہ جو کہا کہ انہوں نے اسکی تصدیق کی تو ایک روایت میں ہے کہ جنہوں نے اسکی تصدیق کی وہ علی غم اور طلحہ غم اور زبیر وغیرہ تھے اور ایک روایت میں ہے کہ کیا تم نہیں جانتے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے چار بیٹے بنیں اور تیرے گرجی اور صدیق اور شہید تو انہوں نے کہا کہ کیوں نہیں اور ایک روایت میں ہے کہ عثمان نے کہا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ مسجد تنگ تھی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون ایسا ہے کہ فلاں کی اولاد کی جگہ خرید کر مسجد میں زیادہ کرے بدے پہلائی کے بہشت میں تو میں نے اسکو اپنے ذاتی مال میں سے خرید کر مسجد میں ملایا اور تاج کے دن تم مجھ کو اس میں نماز پڑھنے سے منع کرتے ہو اور انکے سوا اور کسی چیز میں ذکر نہیں اور اس حدیث میں مناقب ظہر امین واسطے عثمان غم کے اور یہ کہ جائزہم و کو بیلا کرنا اپنے مناقب کا وقت حاجت کی طرف اسکی وقت دفع کرنے ضرر کے واسطے حاصل کرنے منفعہ کے اور نہ کہ وہ تو اس وقت ہو جبکہ نحر اور خود پسندی کے واسطے ہو (نہ) معلوم ہو گا اگر وقف کر نیوالا وقف ہو اپنے واسطے کچھ منفعہ کی شرط کرے تو جائز ہے وفیہ المطابقۃ للترجمۃ وقال عُمَرُو فی فقیہ الامام علیہ السلام عَلَیْہِ سَلَامٌ وَلَیْسَ اَنْ یَاْکُلَ وَقَدْ یَلْبَسُ الْوَقْفُ وَغَیْرُہُ مَقْصُوٌّ وَاَسَیْءٌ لِّکُلِّ یَہْدِیْہِ اور کہا ہمارے نے اپنے وقف میں کہ نہیں گناہ آپس جو متولی ہوا سکایا کہ کھاوے اور کبھی متولی ہوتا ہے وقف کر نیوالا اور غیر اسکا پس وہ عام ہے واسطے ہر ایک کے ف اسکی شرح پورے طور سے پہلے گزر چکی ہے اور اسما خیل نے دعویٰ کیا ہے کہ نہیں باب کی حدیثوں میں کوئی چیز کہ ترجمہ کے موافق ہو مگر اثر اس نہ

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ **باب** بیان میں اس آیت کے کہ جب پہنچو کسی کو تم میں سے موت
جب لگو وصیت کرنے دو شخص متبرجہ رہے تم میں سے زیادہ اور ہوں تمہارے سوا آخر آیت تک
زجاج نے معانی میں کہا کہ یتینون آیتیں قرآن کی سب قرآن سے شکل میں اعراب میں اور حکم میں
اور معنی میں اور اولیٰان جو اس آیت میں واقع ہوا ہے واحد اسکا اولیٰ ہے اور اسی قبیل سے
ہے اولے بہ اے حق بہ اور اُسکے معنی یہ ہیں کہ دو گواہ اور پہلے دو گواہوں کی جگہ کھڑے ہوں ان
لوگوں سے کمال کو اپنا حق بنایا ہے ہر ایک کے دو نو جوہوں کے ساتھ زبردستی کے اوپر
اُنکے اور وہ مردے کے قربت و ملے میں اور اولیٰان یعنی لائق ترین ساتھ گواہی کے واسطے
قربت انکی کے اور معرفت انکی کے اور غفر کے معنی ظہر میں یعنی ظاہر ہو اور اغفرنا کے معنی اغفرنا
میں یعنی ہم نے ظاہر کیا (فتح) اور مقصود بخاری کا اسکا شان نزول بیان کرنا ہے وَقَالَ لِي
عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ تَنَاوَحَىٰ بَنُو آدَمَ تَنَاوَحَ بَنُو آدَمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ
الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَهْمٍ
مَعَ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ وَعَدِيٍّ بْنِ بَكَّةَ إِذْ قَمَاتِ التَّنْهِي بِأَرْضٍ لَيْسَ بِهَا مُسْلِمٌ فَلَمَّا
قَدِمَا يَتَرَكِيَهُ فَقَدَا وَجَامَا مِنْ فِضَّةٍ مَحْضًا مِنْ ذَهَبٍ فَخَلَفَهُمَا دَسُورُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَجَدَا وَجَامَا بِمَكَّةَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَمِنْ تَمِيمٍ وَعَدِيٍّ فَقَامَ رَجُلَانِ
مِنْ أَوْلِيَاءِهِ فَخَلَفَا لَكُمَا دَسُورًا أَحَدٌ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَأَنَّ الْجَامَ لَصَاحِبِهِمْ قَالَ وَفِيهِمْ
تَرَكْتُ هَذِهِ الْآيَةَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا خَشَرَ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ تَرْجُمُهُ
عباس سے روایت ہو کہ بنی سہم کا ایک مرد تميم داری کا ایک صحابی کا نام ہے لیکن اس وقت -
نصرانی تھا ابھی مسلمان نہیں ہوا تھا اور عدی بن بداد یہی نصرانی تھا اسکا اسلام ثابت نہیں) کے
ساتھ سفر کو نکلا یعنی تجارت کے واسطے مدینے سے شام کو پس بھی بیمار ہوا اور اپنے ماتر سے
اپنی وصیت لکھی پھر اسکو اپنے اسباب میں چھپایا پھر تميم اور عدی دو نو کو وصیت کی اور انکو حکم
کیا کہ میرا ترکہ میرے وارثوں کو پہنچا دینا پھر وہ سہمی مر گیا ایسی زمین میں جہاں کوئی مسلمان نہ تھا تميم
نے کہا کہ جب وہ مر گیا تو ہم نے اُسکے ترکے سے ایک پیالہ لیا اور وہ اُسکے کل تجارتی اسباب سے زیادہ
قیمت دار تھا تو ہم نے اسکو ہزار و ستم سے بیچا تو میں نے اور عدی نے اسکو آپس میں بانٹ لیا اور ایک بڑے
میں ہے کہ جب وہ مر گیا تو دونوں نے اسکا اسباب کھولا پھر اسکا ترکہ لیکر اُسکے وارثوں پاس آئی اور دونوں
نے جو کچھ پاسو انکو دیا تو اُسکے وارثوں نے اسکا اسباب کھولا اور اس میں وصیت لکھی پائی یعنی

اور اسکو بڑا توڑ پایا انہوں نے انہیں ایک پیالہ چاندی کا سپر سونے کے نقش تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کو قسم دی یعنی اور انہوں نے قسم کھائی پہرا کے وارثوں نے کے میں پیالہ پایا اپنے ایک جماعت پاس تو انہوں نے کہا کہ ہم نے اسکو تمیم اور عدی سے خریدا ہے تو سہمی کے وارثوں سے دوسرے دھڑے ہوئے سود و نو نے قسم کھائی کہ البتہ ہماری گواہی تحقیق ہے انکی گواہی سے اور یہ کہ یہ پیالہ ہمارے ساتھی کا ہے راوی نے کہا تو انکے حق میں یہ آیت اتری **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا** آخر تک ف اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس حدیث کی واسطے جواز رد کرنے قسم کے اور مدعی کے پس قسم کھا دیا اور مستحق ہوئے اور انکی بحث آئندہ آوے گی اور استدلال کیا ہے ساتھ اس کے ابن ربیع شافعی نے واسطے حکم کرنے کو ساتھ ایک گواہ اور قسم مدعی کے اور تکلف کیا اس نے اس کے نکالنے میں پس کہا اُس نے کہ قول اللہ تعالیٰ کا پس اگر خبر ہو جاوے کہ دونوں گناہ حاصل کیا۔

ہنیں خالی اس سے کہ دونوں اقرار کریں یا انہر گواہی دین دو گواہ یا ایک گواہ اور دو عورتیں یا ایک گواہ اور اجماع ہے اسپر کہ اقرار بعد انکار کے ہنیں واجب کرتا قسم کو اور طالب کے اور اسی طرح ساتھ دو گواہوں کے اور ساتھ ایک گواہ اور دو عورتوں کے پس نہ باقی رہا مگر ایک گواہ پس اسی واسطے مستحق ہونے طالب دو نوکی قسم کو ساتھ ایک گواہ کے اور تعاقب کیا گیا ہے ساتھ اسکے کہ وارد ہوا ہے قصہ کئی طریقوں سے سچ سبب نزول کے ان میں سے کچھ میں یہ ہنیں کہ اسی جگہ گواہ موجود تھا بلکہ کلبی کی روایت میں ہے کہ انہوں نے گواہ طلب کیا پس نہ پایا انہوں نے گواہ کو پس حکم کیا انکو بھیہ کہ اس سے قسم لیں ساتھ اس چیز کے کہ اسکے اہل دین پر بڑی ہے اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس حدیث کے اور جائز ہوئے گواہی کا فردن کے بنا برا اسکے کہ مراد ساتھ غیر کے کا فردن اور معنی یہ میں کہ تم سے یعنی تمہارے اہل دین سے یا دو اور تمہاری غیر سے یعنی غیر اہل دین تمہارے اور ساتھ اسکے قائل ہے ابو حنیفہ اور جو اسکے تابع ہے اور تعاقب کیا گیا ہے ساتھ اسکے کہ وہ ظاہر آیت کے ساتھ قائل ہنیں پس تحقیق وہ ہنیں جائز کہتا ہے گواہی کا فردن کی مسلمان پر سوا اسکے ہنیں کہ جائز کہتا ہے وہ گواہی بعض کا فردن کی بعض پر اور جواب دیا گیا ہے ساتھ اسکے کہ آیت دلالت کرتی ہے ساتھ منطوق اپنے کے اسپر کہ کا فردن کی گواہی مسلمان پر جائز ہے اور ساتھ ایما اپنے کے اسپر کہ کا فردن کی گواہی کا فردن پر اولے جائز ہے پس دلیل نے دلالت کی اسپر کہ کا فردن کی گواہی مسلمان پر جائز ہنیں پس ناجا رہی گواہی کا فردن کی کا فردن اپنے حال پر اور خاص کیا ہے ایک جماعت نے قبول کو ساتھ اہل کتاب کے اور ساتھ اہل وصیت کو اور ساتھ نہ موجود ہونے مسلمان کے اس وقت ان میں سے ابن عباس

ہے اور ابو موسیٰ اشعری اور سعید بن مسیب اور شیر کھ اور ابن سیرین اور اوزاعی اور ثوری اور ابو عبیدہ اور احمد اور ان لوگوں نے ظاہر آیت کو لیا ہے یعنی آیت میں ال کتاب کی گواہی ہے اور وہ وصیت میں تھی اور اس وقت مسلمان بھی موجود نہ تھا اور قوی کیا ہے اسکو نیز دیک انکے باب کے حدیث نے پس تحقیق سیاق اسکا مطابق ہے واسطے ظاہر آیت کو اور بعضے کہتے ہیں کہ مرد ساداتہ غیر کے قوم ہے اور معنی یہ ہیں کہ تم میں سے یا تمہاری قوم میں سے یا دو اور تمہاری غیر سے یا تمہاری قوم کے غیر سے اور یہ قول حسن کا ہے اور دلیل بکڑی ہے واسطے اسکے نحاس نے بانی طور کہ لفظ آخر کے خضر ہے یہ کہ مشارک ہووے اسکو جو پہلے اس سے ہر صفت میں تاکہ نہ جائز ہو یہ کہ کہے تو مرتبہ بل کریم ولیم آخر۔ بنا بر اسکے پس صفت کے لئے ہیں دو نوساتہ عدالت کے پس تعین ہوا کہ دوسرے دہی اسی طرح ہوں اور تعاقب کیا گیا ہے بانی طور کہ اگرچہ جائز ہوا اس آیت کریمہ میں لیکن حدیث اسکے خلاف پر دلالت کرتی ہے اور صحابی جب سبب نزول کا حکایت کرے تو ہوتا ہے چہ حکم حدیث مرفوعہ کے اتفاقاً و نیز پس چہ اس چیز کے کہ اس نے کہا ہے رد کرنا مختلف فیہ کا ہے ساتھ مختلف فیہ کے اس واسطے کہ متصف ہونا کافر کا ساتھ عدالت کے مختلف فیہ ہے اور وہ فرع ہے اسکی گواہی کے قبول کرنے کے سو جو اسکی گواہی کو قبول کرتا ہے اسکو عدالت کو ساتھ موصوف کرتا ہے اور جو نہیں کرتا سو نہیں اور اعتراف کیا ہے ابو حبان نے اوپر مثال کے جسکو نحاس نے ذکر کیا ہے مآ اس طور کے کہ وہ مطابق نہیں پس اگر تو کہے جَاءَنِي رَسُولٌ مِّنْ رَبِّكَ فَاعْلَمْ وَاعْلَمُكَ اللَّهُ بِمَا تَكْفُرُ اس کا یہ مرد مسلمان اور دوسرا کافر تو صحیح ہے بخلاف اسکو کہ کہے تو آیا میرے پاس مرد مسلمان اور کافر اور بیت پہلے قبیل سے ہے نہ دوسرے سے اس واسطے کہ قول اللہ تعالیٰ کا اَوَّلُ الْاَحْزَانِ اسکے قول اِنَّكَ اَنْتَ الْاَوَّلُ کی جنس سے ہے اسواسطے کہ ہر ایک اُن دونوں صفت رجحان کی ہے پس گویا کہ کہا جَلَّ اِثْنَانٍ وَهَجَلَانِ الْاَحْزَانِ اور اماموں کی ایک جماعت کا یہ مذہب ہے کہ یہ آیت منسوخ ہے اور تحقیق نسخ اسکا یہ قول اللہ تعالیٰ کا ہے مِمَّنْ تَوْصَوْنَ مِنَ الْمُشْكَكِلِ یعنی جسکو تم پسند کرتے ہو گو اماموں سے اور حجت بکڑی ہے انہوں نے ساتھ اجماع کے اوپر رد کر کے گواہی فاسق کے اور کافر فاسق سے بد ہے اور پہلوں نے جواب دیا ہے ساتھ اسکے کہ نسخ احتمال سے ثابت نہیں ہوتا اور ردو دیلوں میں تطبیق دینی اولے ہے ایک لئے لگو کرنے سے اور ساتھ اسکے کہ سورہ مائدہ سبب رد توں سے چھ اتری ہے یہاں تک کہ صبیح ہو چکا ہے ابن عباس سے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور عمر و بن خطاب سے اور ایک جماعت سلف سے کہ سورہ مائدہ حکم ہے اور ابن عباس سے روایت ہو کہ یہ آیت اس

شخص کے حق میں اترتی ہے جو مسافر مرے اور اسکے پاس کوئی مسلمان نہ ہو پس اگر تہمت کو جاوین تو دونوں سے قسم لی جاوے اور انکار کیا ہے احمد نے اس شخص پر جو کہتا ہے کہ یہ آیت منسوخ ہے اور صحیح ہو چکا ہے ابو موسیٰ اشعری سے کہ اس نے اسکے ساتھ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد عمل کیا پس روایت کی ہے ابو داؤد نے ساتھ سند کے کہ اسکے راوی سب معتبر ہیں شیعی ہو کہ ایک کلمہ کی موت حاضر ہوئی اور اس نے کئی مسلمان کو نہ پایا پس گواہ کیا اس نے دو مردوں کو الگ کیا ہے پس آئے کوئی مین ساتھ ترک اسکے کے اور وصیت انکی کے اور ابو موسیٰ اشعری کو خبر ہوئی پس کہا اس نے کہ یہ نہیں ہوا بعد اسکے کہ بتایا چرما نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پس قسم دی انکو بعد عصر کے کہ نہ دونوں نے خیانت کی اور نہ جھوٹ بولا اور نہ حق چھپایا اور انکی گواہی جائز رکھے اور ترجیح دی ہے فخر رازی نے اور سبقت کی ہے اس سے طبری نے واسطے اسکے کہ قول اللہ تعالیٰ کا یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اخْلُصُوا لِي وَلَا تُبَايِعُوا بَيْنَكُمْ وَلَا تَوَدُّوا مَن بَايَعَ بَيْنَكُمْ وَلَا تَعِدُّوا عَلٰی عَصَائِكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ اور جب کہا قَاتِلُوا الظَّالِمِينَ تَوَافَرُوا اور غیر مخاطبین میں پس متعین ہوا کہ وہ مسلمانوں کے سوا ہے مین اور نیز پس جواز گواہ کرنے مسلمان کا نہیں شرط ہے ساتھ سفر کے اور یہ کہ ابو موسیٰ نے حکم کیا ساتھ اسکے پس نہ انکار کیا کسی نے صحابہ سے پس ہی کی حجت اور مذہب کر ابیسی اور طبری اور اور لوگوں کا یہ ہے کہ مراد ساتھ شہادت کو آیت میں قسم ہے اور تحقیق نام رکھا ہے خدا نے قسم کو شہادت لعان کی آیت میں اور تائید کی انہوں نے اسکی ساتھ اجماع کے اسپر کہ نہیں لازم ہے گواہ کو یہ کہ کہے کہ مین اللہ کے ساتھ گواہی دیتا ہوں اور یہ کہ گواہ پر قسم نہیں کہ اس نے حق کی گواہی دی ہے کہتے ہیں پس مراد ساتھ شہادت کے قسم ہے واسطہ دلیل قول اللہ تعالیٰ کے قِيَسْتَمَانَ يٰ اَللّٰہُ یعنی قسم کہاوین ساتھ اللہ کے پس اگر معلوم ہو جاوے کہ انہوں نے جہوئی قسم کھائی ہے تو بھڑکتی ہے قسم داروں پر یعنی وارث قسم کہاوین اور تعاقب کیا گیا ہے ساتھ اسکے کہ قسم مین عدو معین کی شرط نہیں اور نہ عدالت بخلاف شہادت کو اور تحقیق دونوں شرط کی گئی ہیں اس قصے میں پس تو ہی ہوا حمل کرنا اسپر کہ وہ گواہی ہے اور بعض آیت کو رد کرنے کی یہ علت بیان کرتے ہیں کہ وہ مخالف ہوتا قیاس کے اور اصول کے واسطے اس چیز کے کہ اسپن پر قبول کرنی گواہی کافر کی سے اور بند کرنے گواہ کے سے اور قسم دینے اسکے سے اور شہادت مدعی کے سے واسطے اپنے اور مستحق ہونے اسکے سے ساتھ مجوز قسم کے تو اسکا جواب یہ کہ وہ بغیر متعل حکم ہے اور غیر سے بے پرواہ ہے اور تحقیق قبول کیجاتی ہے گواہی کافر کی بعض جگہوں میں جیسا کہ طب مین ہے اور نہیں مراد ہے ساتھ جس کے قید خانہ بلکہ مراد رکھنا ہے واسطے قسم کے تاکہ ہلاک ہو بعد نماز

کے اور ایسے قسم دینی گواہ کو پس وہ مخصوص ہے ساتھ اس صورت کو وقت قائم ہونے شک کے اور اس پر
 گواہی دینی مدعی کی واسطے نفس اپنے کو درست حق ہونا اسکا ساتھ محض قسم کے پس تحقیق شال سے ہریت نظر
 قسموں کو طرف انکی وقت ظاہر ہونے خیانت و صیون کے یعنی حکوم دے وصیت کی پس
 مشرود ہے واسطے انکے یہ کہ قسم کہا دین اور متحق ہوں جیسے کہ مشرود ہے قسم واسطے مدعی خون کو قسمت
 میں یہ کہ قسم کہا دے اور متحق ہو پس نہیں وہ گواہی مدعی کے واسطے نفس اپنے کے بلکہ باب حکم سے ہر
 واسطے اسکے ساتھ قسم اسکی کے کہ گواہی کے قائم مقام ہے واسطے قوی ہونے جانب اسکی کو اور کیا فرق
 ہے درمیان ظاہر ہونے موت کے بیچ صحیح ہونے دعویٰ کے ساتھ خون کے اور ظاہر ہونے اسکے کے
 بیچ صحیح ہونے دعویٰ کے ساتھ مال کے (فتح) **باب فی قضائہ الوصی ذیون المیت بعدہم مخبر من**
الوصی باب بیچ بیان ادا کرنے وصی کے مردے کے قرضوں کو بغیر حاضر ہونے وارثوں کے
ف داودی نے کہا کہ یہ حکم بالاتفاق جائز ہے کسی کو اس میں اختلاف نہیں (فتح) **حد ث**
محمد بن سنان **والفضل بن یعقوب** عنہ **ثنا شیبان** **ابو معاویہ** عن **فراہ** **قال قال**
الشعمی **نبی جابر بن عبد اللہ** **ان اباہ** **استشهد یوم احد** **وترک ست بنات**
وترک علیہ ذنباً فلما حضر حداث الخ **انبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت**
یا رسول اللہ قد علمت ان ولیدی استشهد یوم احد وترک علیہ ذنباً لثیثاً ولید
الحب ان یراک العزماء **قال اذهب فبیدر کل تمر علی ناحیتی ففعلت ثم دعوتہ**
فلما نظروا الیہ اعزوا الی تلک الشاعۃ فلما رآی ما یصنعون طاف حول اعظمہا
بیداً ثلاث مرات ثم جلس علیہ ثم قال اذم اخحابک فما دال ینکل لہم حتی
لاذی اللہ امانہ والیدی وانا واللہ راض ان یؤدی اللہ امانتہ والیدی ولا ارجع الی
اخوانی ثمرة نسلم واللہ البیاد وکلما حتی انی انظر الی البید الذی علیہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانتہ یقف ثمرة واحدہ قال ابو عبد اللہ اعرف انی
ہیجری انی فاعزینا بنبہم العداۃ والبعضاء ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہو کہ اظ
 باب جنگ احد کے دن شہید ہوا اور اس نے چھ بیٹیاں چھوڑیں اور اپنے اوپر قرض چھوڑا سو جب
 کھجور دن میوہ کاٹنے کا وقت حاضر ہوا تو میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا سو میں نے کہا کیا حاضر
 آپ کو معلوم ہے کہ میرا آپ جنگ احد کے دن شہید ہوا اور اس پر بہت قرض ہے اور میں چاہتا ہوں
 کہ آپ کو ترغیض دے دیکھیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس جا اور ہر قسم کی کھجور و ن کو علیحدہ

علیحدہ ڈھیر کر دینے ہر ایک قسم کے علیحدہ علیحدہ ڈھیر لگا کر پھر بیٹے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بلایا سو جب انہوں نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو مجھ سے براگیت ہو کر بیٹے اڑا اور منہ کی سوجب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا جو کرتے تھے تو انہیں سے بڑے ڈھیر کے گرد تین بار گھومے پھر اس پر بیٹھ گئے پھر فرمایا کہ اپنے قرض خواہوں کو بلا سوچہ شیعہ لکھو اپنا پ کر دیتے رہو بیان تک کہ خدا نے میرے باپ کی امانت داک کی اور قسم ہے اللہ کی میں راضی ہوں کہ خدا میرے باپ کی امانت داکرے اور میں اپنی بہنوں کی طرف ایک کج جو نہ لاؤں پس قسم ہے اللہ کی کہ میں ڈھیر ثابت رہو بیان تک کہ میں دیکھتا ہوں طرف اس ڈھیر کی جس پر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے جو گویا کہ انہیں سے ایک کج جو کر نہیں ہوئی امام بخاری نے کہا کہ آغوا لی کے معنی بیعتوا میں یعنی مجھ کو انہوں نے براگیت کیا اور آیت قاعرا بنیم الخوکی ہی معنی میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کتاب الجہاد کتاب ہے جہاد کے بیان میں ف جہاد کے معنی لغت میں مشقت کے ہیں اور شرع میں خرچ کرنا کوشش کا کافروں کی لڑائی میں اور نفس اور شیطان اور فاسقوں کے مجاہدی کو بھی جہاد کہا جاتا ہے پس اس پر مجاہدہ نفس کا پس اوپر سیکھنے امور دینی کے ہے پھر اوپر عمل کرنے کے ساتھ ان کے پھر ان کے سکھانے پر اور اس پر مجاہدہ شیطان کا پس اوپر دفع کرنے اس چیز کے پھر لانا ہے اسکو شبہات سے اور زینت دینا ہے اسکو شبہات سے اور اس پر مجاہدہ کانسروں کا پس واقع ہوتا ہے ساتھ ساتھ کے اور مال کے اور زبان کے اور قلب کے اور اس پر مجاہدہ فاسقوں کا پس ہاتھ کے ساتھ ہے ہر زبان کے ہر دل کے اور اس میں اختلاف ہو کہ کافروں سے لڑنا پہلے فرض عین تھا یا فرض کفایہ (منسوخ) ۴

باب فضل الجہاد والسیار باب ہر بیان میں فضیلت جہاد کے اور میرے ف سیار سیرت کی ہے ساتھ معنی چال چلن کے اور جہاد کے باون کو سیر کہا گیا تو یہ اس واسطے ہے کہ وہ سیکھی گئی ہیں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات اور چال چلن سے ان کو جنگوں میں منسوخ وقول اللہ تعالیٰ

إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنْ لَهُمُ الْجَنَّةُ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعَلَىٰ عَلَيْهِمْ حَقٌّ فِي التَّوَدُّعِ وَالْأَنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ فَاسْتَبْشِرُوا بِنُبَشِيرِهِ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ وَذَلِكُمْ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ إِلَى قَوْلِهِ وَكَثِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِمُذَوِّدِ الطَّاعَةِ بِعْنِے اور بیان میں اس آیت کے کہ اللہ نے خرید لی مسلمانوں سے انکی جان اور مال اس قیمت پر کہ انکے لئے بہت ہو لڑنے میں اللہ کے راہ میں پھر لڑتے ہیں اور مرتے ہیں وعدہ ہو چکا ہے اسکے ذمے پر سچا تو رات اور غیبیل اور قرآن میں اور کون ہے قول کا پورا اللہ سے سو خوش بیان کرو اس میں پر جو تم نے کی ہے اور یہی ہے

بڑی مروانی اخیر آیت تک اور مروتانہ بیع کے اس آیت میں وہ بیع ہے جو انصاف سے عقوبہ کی رات میں واقع ہوئی یا عام مراد ہے اور تحقیق وارد ہوئی ہے وہ چیز کہ پہلے احتمال پر دلالت کرتی ہے نزدیک احمد کے عبد اللہ بن رواحہ سے کہ میں نے کہا یا حضرت ؑ شرط کریں واسطے اپنے رب کے اور واسطے نفس اپنے کو جو چاہیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنے رب کے واسطے یہ شرط کرتا ہوں کہ اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھیراؤ اور میں اپنے واسطے یہ شرط کرتا ہوں کہ کو مجھ سے وہ چیز کہ روکتے ہو تم اس سے اپنی جانوں کو تو اتھون نے کہا کہ اگر ہم یہ کام کریں تو ہم کو کیا ثواب ہے فرمایا کہ بیشک تو انہوں نے کہا کہ نفع دیا ہے اس تجارت کو نہ ہم بیع کو پہچانتے ہیں اور نہ پہرتے ہیں پس یہ آیت اتری افصح **حکم ثلثا الحسن بن القباہ ثلثا محمد بن ساین ثلثا لک بن معول قال سمعت الولید بن العیزار ذکر عن ابی عمر والثیبانی قال قال عبد اللہ بن مسعود سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت یا رسول اللہ ای العمل افضل قال الصلوۃ علی میتا تھا قلت لہم ای قال لہم یزوال الدین قلت لہم ای قال لہم ہادی سبیل اللہ فسکت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولو استزدتہ لزدتہ ثم رجعت عبد بن مسعود** اس سے روایت ہو کر میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا حضرتؐ کون عمل افضل ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے وقت پر نماز پڑھنی میں نے کہا کہ پھر کون افضل ہے فرمایا کہ ان باپ کے ساتھ نیکی کرنی میں نے کہا کہ پھر کون فرمایا خدا کے راہ میں جہاد کرنا پھر میں چپ ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہ پوچھا اور اگر میں آپ سے زیادہ چاہتا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو زیادہ کرتے یعنی اگر اس سے زیادہ پوچھتا تو زیادہ فرماتے ف عجب بات کہی ہے راوی نے بیچ شرح اس حدیث کو پس کہا کہ اگر نماز کو اپنے وقت میں پڑھے تو ہوگا جہاد مقدم اور نیکی ان باپ کے اور اگر اسکو مؤخر کرے تو ہوگی نیکی مقدم اور پھر جہاد کے اور میں اسکی اسباب میں کوئی سند نہیں پہچانتا اور جو ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ مقدم کرنا نماز کا جہاد اور نیکی پر واسطے ہونے اسکے کے لازم ہے واسطے مکلف کو ہر حال میں اور مقدم کرنا نیکی کا جہاد پر واسطے موقوف ہونے اسکو کے ان باپ کی اجازت پر اور طبری نے کہا کہ سوائے اسکے کہ نہیں کہ خاص کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تین چیزوں کو اس واسطے کہ وہ عنوان میں اس چیز پر کہ انکے سوا میں بندگان سے پس تحقیق جو ضائع کرے نماز فرض کو یہاں تک کہ نکالے اسکو انے وقت سے بغیر عذر کے باوجود کم ہونے اسکی محنت کے اور ہر اسکے اور بڑے ہونے فضیلت اسکی کے پس وہ

واسطے اس کو اسکے کے زیادہ تر ضائع کرنے والا ہے اور جو اپنے باپ سے ملنے کے لئے بہت ہونے
حق انکو کے اور اسکے تو وہ انکے غیر کے ساتھ اور بھی بہت کم نیکی کرے گا اور جو چوڑے لڑائی کا فروغ
کی باوجود سخت شہوتی انکی کے وسط دین کے تو انکے سوائے قاسقون کے جہاد کو زیادہ تر چھوڑنے والا
ہو گا پس ظاہر ہو کہ یہ تینوں چیزیں جمع ہوتی ہیں اس بات میں کہ جو انکی محافظت کرے وہ انکو سوا اور چیزوں کی
زیادہ تر محافظت کرے گا اور جو انکو ضائع کرے وہ انکے سوا اور چیزوں کو زیادہ تر ضائع کرے گا رستم محدثنا
عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ شَايِحُنِي بْنِ سَعِيدٍ كُنَّا سُفَيْنَ ثَنِي مَنْصُورٍ عَنْ جَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ
جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِنْ اسْتَنْفَرْتُمْ فَأَنْفِرُوا ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ چھوڑنے کا ثواب بندہ فتح ہونے کے لئے نہ کرے لیکن جہاد اور اسکی نیت
کا ثواب باقی ہے اور جب تم جہاد کے لئے بلائے جاؤ تو مخلوف اس حدیث کی شرح آئندہ اوکی (فتح)
حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثنا خَالِدٌ ثنا حَبِيبُ بْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ خَلِيفَةَ عَنْ عَائِشَةَ
أَنَّهُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَرَى الْجِهَادَ أَفْضَلَ الْعَمَلِ أَمْ لَا فَقَالَ لَكِنَّ أَفْضَلَ
الْجِهَادِ حَتَّى تَمُوتَ وَرَدُّ تَرْجَمَهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ
عَمَلُونَ سَافِلُونَ جَانِبِ بَيْنَ كَيْفَا بِنِ سَمِ جِهَادِ نَ كَرِيْنِ حَضْرَتِ صَلَی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
لیکن افضل جہاد سے حج مقبول ہے و اس حدیث کی شرح کتاب الحج میں گذر چکی ہے اور
وجود اخل ہونے اسکے کی اس باب میں اس جہت سے ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ
کے اس قول کو بہت در رکھا کہ ہم جہاد کو سب عملوں سے افضل کہتے ہیں رستم الباری محدثنا
اسْحَابُ اَنَا عَقَاتُ ثَنَا هَمَامٌ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْدُومٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو وَهْبٍ أَنَّ دَاوُدَ بْنَ
حَدَّثَنَا أَنَّ أَبَاهُ رَكِبَ حَدَّثَنَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
وَلَيْتَنِي عَلَى عَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ قَالَ لَا أَجِدُهُ قَالَ هَلْ تَسْتَطِيعُ إِذَا خَرَجَ الْجَاهِدُ أَنْ
تَدْخُلَ سَبْحَكَ فَتَقُومَ وَلَا تَقْنَرُ وَتَصُومَ وَلَا تَقْطُرَ قَالَ وَمَنْ يَسْتَطِيعُ ذَلِكَ قَالَ
أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ فَوْسَ الْجَاهِدِ كَيْسَتْنِ فِي طَوْلِهِ فَيَكْتَبُ لَهُ حَسَنَاتٌ تَرْجَمَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ
روایت ہے کہ ایک مرد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا تو اس نے کہا کہ یا حضرت مجھ کو وہ عمل
بتلائے جو جہاد کے برابر ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایسا کوئی عمل نہیں پاتا کہ
جہاد کے برابر ہو فرمایا کہ کیا تجھ سے ہو سکتا ہے کہ جب غازی جہاد کو نکلے تو اپنی سجدہ میں داخل ہو

سومار میں کبڑا رہے اور کسی دم نماز نہ چھوڑے اور روزہ رکھے اور کہی نہ کہو لے تو اس نے کہا کہ
 یکس سے ہو سکتا ہے ابو ہریرہؓ نے کہا کہ غازی کا گھوڑا البتہ زقند مارتا ہے اپنے رستمین تو
 اسکا کو دنا غازی کے واسطے نیکیاں کہی جاتی ہیں ف اور سلم کی ایک روایت میں ہے کہ کسی نے
 کہا کہ کیا چیز جہاد کے برابر ہے حضرت علیؓ رضی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اسکی طاقت نہیں رکھتے
 تو اصحاب رضی اللہ عنہم نے دو یا تین بار آپ سے یہی پوچھا حضرت علیؓ رضی اللہ علیہ وسلم ہر بار بھی فرماتے ہی کہ تم اسکی
 طاقت نہیں رکھتے اور تیسری بار فرمایا مثل جہاد کی خدا کے راہ میں آخر حدیث تک اور ایک
 روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ کوئی اسکے عمل کے دسویں حصے کو نہیں پہنچتا اور یہ جو اس نے
 کہا کہ یہ کسی سے ہو سکتا ہے تو اس میں فضیلت ظاہر ہے واسطے مجاہد فی سبیل اللہ کے یعنی
 غازی راہ خدا کے تقاضا کرتی ہے کہ جہاد کے برابر کوئی عمل نہیں اور عیدین کے باب میں ابن عباسؓ
 سے مرفوع روایت گزر چکی ہے کہ ایام العشر یعنی ذی الحجہ کے پہلے دس دن کے عمل سے کوئی عمل افضل
 نہیں لوگوں نے کہا کہ خدا کے راہ میں جہاد کرنا ہی اسکے برابر نہیں تو احتمال ہے کہ باب کی حدیث
 کا عموم ابن عباسؓ کی حدیث سے مخصوص ہوا اور احتمال ہے کہ ہمدیث باب کی خاص ساتھ اس
 شخص کے جو نکلے اس حال میں کہ اپنی جان اور مال نثار کرتا تھا پس شہید ہوا جیسا کہ ابن عباسؓ کی
 باقی حدیث میں ہے کہ نکلا اس حال میں کہ اپنی جان اور مال خدا کے راہ میں نثار کرنے کا قصد کرتا
 تھا پس نہ پہر ساتھ کسی چیز کے پس مفہوم اسکا یہ ہے کہ جو اسکے ساتھ پہر آوے وہ اس فضیلت کو نہیں
 پاتا لیکن مشکل ہے جو حدیث باب کے اخیر میں واقع ہوا ہے کہ غازی کے واسطے اللہ ضامن ہوا ہے
 اور اسکا جواب یہ ہے کہ فضیلت نہ کہ اس شخص کے ساتھ خاص ہے جو کسی چیز کے ساتھ نہ پہرے اور نہیں
 لازم آتا اس سے یہ کہ نہ ہو واسطے اس شخص کے کہ پہر آوے ثواب فی الجملہ اور سب سے زیادہ تر شبہ میں وہ
 چیز ہے جو تہذیب وغیرہ نے ابو ذرؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت علیؓ رضی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا
 نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ بہتر معلون تمہاری کے نزدیک رب تمہاری کے امد بندہ کرنے والا تمہارے درجوں
 کو اور بہتر واسطے تمہارے چاندی سونے کے خرچ کرنے سے اور بہتر واسطے تمہارے جہاد کرنے سے لوگوں نے
 کہا کہ کیون نہیں فرمایا اللہ کا ذکر کرنا پس یہ ظاہر ہے اس میں کہ اللہ کا ذکر کرنا سب معلون سے افضل ہے
 اور خرچ جہاد سے بھی اور چاندی سونے کے خرچ کرنے سے بھی باوجودیکہ جہاد میں نفع متعدی ہے اور عیاض
 کے کہا کہ حدیث باب کی شامل ہے اوپر پڑے ہوئے امر جہاد کے اس واسطے کہ روزہ وغیرہ جو فضائل اعمال
 سے مذکور ہوا ہے جہاد ان سب کے برابر ہے بیان تک کہ ہو گئے تمام حالات غازی کے اور تصرفات

اُسکو جو مباح ہے برابرو اسطے اجر و ثواب کے نماز وغیرہ پر اسی واسطے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اُسکی طاقت نہیں رکھتا اور اس حدیث میں ہے کہ فضائل قیاس سے نہیں پائے جاتے وہ تو صرف اللہ کے احسان سے ہیں اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اسکے کہ جہاد سب علموں سے افضل ہے مطلق جیسے کہ اسکی تقریر پہلے گذر چکی ہے اور ابن دقیق العید نے کہا کہ قیاس چاہتا ہے کہ جہاد افضل سب علموں سے کہ وہ ویسے ہیں اسواسطے کہ جہاد وسیلہ ہے طرف اعلان کرنے دین کی اور پیلائے اسکے کی اور جہانے کفر کی پس فضیلت اسکی اس اعتبار سے ہے دفعہ باب اَفْضَلُ النَّاسِ ثَمَرُ الْجَاهِدِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ سب لوگوں میں افضل وہ مومن ہے جو اپنی جان اور مال سے خدا کے راہ میں جہاد کرے وَلَقَدْ تَنَادَّيْنَا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدْرَأَكُمْ عَلَى تِجَارَةٍ تُجْنِعُكُمْ مِنْ عَذَابِ أَلِيمٍ تَوَاسْتَوْنَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ إِلَى قَوْلِهِ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ یعنی اور بیان میں تفسیر ان آیتوں کے کہ اے ایمان والو کیا میں بتاؤں تمکو ایک سو و گھڑی کے بچاؤ سے تمکو ایک و گھڑی کے ایمان لاؤ اللہ پر اور اسکے رسول پر اور لڑو اللہ کے راہ میں اپنے مال سے اور جان سے یہ بہتر ہے تمہارے حق میں اگر تم سمجھ رکھتے ہو آخر کب ف روایت ہو کہ جب یہ آیت اتری تو مسلمانوں نے کہا کہ اگر ہم اس تجارت کو جانتے تو اپنے مال اور جان ہمیں خرچ کر دیتے تو یہ یہ آیت اتری کہ ایمان لاؤ اللہ پر اور اسکے رسول پر اِنْ شَاءَ اللَّهُ حَدَّثَنَا أَبُو الْإِيمَانِ شَاشَعِيْبُ بْنُ الذَّهْرِيِّ ثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ حَدَّثَنَا قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ قَالُوا ثُمَّ مَنْ قَالَ مُؤْمِنٌ فِي شَيْءٍ مِنَ الشَّعَائِبِ بَقِيَ اللَّهُ وَكَدَّ النَّاسُ مِنْ شَيْءٍ ترجمہ ابو سعید حدی رہ سے روایت ہو کہ کسی نے کہا کہ با حضرت سب لوگوں میں افضل کون ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ مسلمان جو اپنی جان اور مال سے خدا کے راہ میں جہاد کرے اصحاب رہنے نے کہا کہ پھر کون افضل ہے فرمایا وہ مسلمان کہ پہاڑ کے کسی راہ میں ہو خدا سے ڈرے اور لوگوں کو اپنی بدی سے چھوڑے اور ایک روایت میں ہے کہ لوگوں میں کامل ایما ہذا کون ہے اور گویا کہ مراد ساتھ مومن کے وہ شخص ہے کہ قائم ہو ساتھ اس چیز کے کہ معین ہو اس پر قیام ساتھ اسکے پھر فضیلت حاصل کرے اور نہیں ہے مراد جو فقط جہاد کرے اور فرض عین کو چھوڑے پس اسوقت ظاہر ہوگی بزرگی غازی کی واسطے اس چیز کے کہ اس میں ہے خرچ کرنے ال اور جان اپنی کے سے و سطر وید تعالیٰ کے اور اس واسطے کہ اس میں نفع متعدی ہے سوائے اسکی نہیں کہ

مسلمان کو شک ہے جو اس کے بعد افضل ہے تو اس واسطے کہ جو لوگوں میں ملا جلا رہتا ہے وہ ہمیں سلامت رہتا
 گناہ کے ارتکاب سے اور وہ مقید ہے ساتھ وقوع فتنوں کے اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا کہ وہ مرد جو
 کہ پہاڑ کے درمی میں لوگوں سے گوشہ گیر ہے نماز پڑھتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے اور لوگوں کو اپنی بدی سے
 بچاتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ ایک مرد پہاڑ کے راہ میں گذرا اور اس میں بیٹھے پانی کی نہر تھی
 تو اس کو خوش لگی تو اس نے کہا کہ اگر میں لوگوں سے کنارہ گردن تو خوب ہو پھر اس نے حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم سے اجازت مانگی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہ کر پس تحقیق جب کہ گھڑی
 ہونے تمہارے کی خدا کے راہ میں افضل ہے اس کے نماز پڑھنے سے اپنی گہرین ستر سال اور اس
 حدیث میں فضیلت تنہا ہونے کی ہے اس واسطے کہ اس میں سلامتی ہے لغو اور غیبت سوا اور مانند اس کی
 سو اور یہ لوگوں سے بالکل علاحدہ ہونا پس جہور کہتے ہیں کہ محل اسکا نزدیک واقع ہونے فتنوں کو ہے
 اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آوے گا کہ سب
 لوگوں میں بہرہ و شہخص ہو گا کہ اپنے گھوڑے کی باگ خدا کے راہ میں پکڑے ہو گا موت کو تلاش کرتا
 ہو گا اور ایک وہ مرد کہ پہاڑوں کے راہوں سے ایک راہ میں ہو نماز کو قائم کرے اور زکوٰۃ دے۔ اور
 لوگوں کو اپنی بدی سے بچا دے پس یہ حدیث تائید کرتی ہے کہ گوشہ گیری فتنے فساد کے وقت کے
 ساتھ خاص ہے اور ابن عبد البر نے کہا کہ ان حدیثوں میں پہاڑ کے راہوں کا ذکر ہے تو یہ اس واسطے ہے
 کہ وہ اکثر اوقات خالی ہوتے ہیں پس جو جگہ کہ لوگوں سے دور ہو وہ میں داخل ہے دفع **محدثنا**
ابو یحیٰ **الیمان** **انا** **شعیت** **عن** **الذہری** **اخبث** **بن** **سعد** **بن** **المسیب** **ان** **ابا** **ھریرۃ** **قال** **سمعت** **رسول** **اللہ**
صلی **اللہ** **علیہ** **وسلّم** **یقول** **مثل** **الجاهد** **فی** **سبیل** **اللہ** **واللہ** **اعلم** **بمن** **یجاہد** **فی** **سبیلہ** **کذلک**
الصائم **القائم** **وتوکل** **اللہ** **للجاہد** **فی** **سبیلہ** **ان** **یتوکل** **ان** **یکذلک** **لجنة** **او** **یکذلک**
سالم **مع** **اکثر** **او** **غنیمة** **ترجمہ** **ابو ہریرہ** **رض** **سے** **روایت** **ہو** **کہ** **حضرت** **صلی** **اللہ** **علیہ** **وسلّم** **نے** **فرمایا** **کہ** **راہ**
 خدا کے غازی کی مثل اور خدا خوب جانتا ہے جو اس کے راہ میں جہاد کرتا ہے مثل روزی وار شب بیدار
 کی ہے اور خدا صاف جانتا ہے واسطے اس شخص کے کہ اس کے راہ میں جہاد کرے ساتھ اسکے کہ اگر اس کو مدد
 تو بہت میں داخل کرے یا پھر لاوے گا اس کو سلامت ساتھ ثواب یا مال غنیمت کو ف یہ کہا کہ اس کو بہت
 میں داخل کرے گا تو مراد یہ ہے کہ بغیر حساب اور عذاب کو اور یا مراد یہ ہے کہ بغیر حساب اور عذاب کے
 اور یا مراد یہ ہے کہ موت کی گھڑی اس کو بہت میں داخل کرے گا جیسے کہ وارد ہوا ہے کہ شہیدوں کی
 روحیں بہت میں چرتی ہیں اور ساتھ اس تقریر کے دفع ہو گا اقراض اس شخص کا جو کہتا ہے کہ ظہر

حدیث کا برابری کرتی ہے درمیان شہید کے اور سلامت پہنچنے والوں کے اس واسطے کہ ثواب کا حاصل ہونا لازماً
پکڑتا ہے پشت کو داخل ہونے کو اور حامل جواب کا یہ ہے کہ مراد ساتھ داخل ہونے بہت کے دخول
خاص ہو اور یہ جو کہا کہ پہلا دوسرے گا اسکو ساتھ اجر کے یا غنیمت کے تو اسکے معنی یہ ہیں کہ ساتھ اجر خالص کے
اگر کوئی چیز غنیمت نہ لاوے یا ساتھ غنیمت خالص کے کہ اسکے ساتھ اجر ہے اور گویا کہ سکوت کیا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اجر ثانی سے جو غنیمت کے ساتھ ہے واسطے ناقص ہونے اسکے کو نسبت
پھلے اجر کی جو بغیر غنیمت کے ہے اور اس تاویل کا باعث یہ ہے کہ ظاہر حدیث کا یہ ہے کہ جب غنیمت
لاوے تو اسکو ثواب حاصل نہیں ہوتا اور حالانکہ اس طرح نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ یا غنیمت کہ اسکے ساتھ
اجر ہے جو ناقص ہے اجر اس شخص کے سے جو غنیمت نہ لاوے اس واسطے کہ قواعد چاہتے ہیں کہ غنیمت
لانے کے وقت افضل ہے ثواب میں اس سے جبکہ غنیمت پاوے پس حدیث صریح سے نفی حوان
میں اور نہیں صریح جمع کی نفی میں اور تحقیق روایت کی ہے مسلم نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو جماعت غازیوں کے لشکر کی کافروں سے لڑے پہر کافروں
کا مال لوٹے تو انہوں نے دو تہا یا ان اپنی آخرت کی مزدوری سے دنیا میں پائین اور ایک تہائی انکو واسطے
باقی رہی اور جنہوں نے غنیمت نہ پائی تو انکی مزدوری پوری ہوگی پس یہ حدیث ثابت کرتی ہے
تاویل مذکور کی اور یہ کہ جو غنیمت پاوے وہ بھی ثواب کے ساتھ پہر تا ہے لیکن اسکا ثواب کم ہے اس شخص
کے ثواب سے کہ غنیمت نہ پاوے پس ہوگی غنیمت بیچ مقابلہ جزاء کے اجر غراسے پس جب مقابلہ کیا
جاوے اجر غانم کا ساتھ اس چیز کے کہ حاصل ہوا ہے اسکو دنیا سے ساتھ اجر اس شخص کے کہ نبین غنیمت
پائی اس نے باوجود مشترک ہونے انکے کے محنت اور مشقت میں تو ہوگا اجر غنیمت پانے
والے کا کم اجر غنیمت نہ پانے والے سے اور یہ موافق ہے واسطے قول جناب کے حدیث صحیح میں جو آئندہ
آتی ہے کہ بعضے ہم میں سے مر گئے اور انہوں نے اپنی مزدوری سے کچھ نہ کہا یا اور یہ جو کہا کہ غازی کو غنیمت
پانے کے سبب ثواب کم ملتا ہے تو بعضوں نے اس پر شبہ وار کیا ہے کہ یہ مخالف ہے واسطے اس چیز کے
کہ اس پر اکثر حدیثین ولالت کرتی ہیں اور تحقیق شہور ہوئی ہے مدح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ
حلال کرنے غنیمت کو اور پھر اپنے آپ کے کو اسکو اپنی امت کو فضائل سے پس اگر اسکے پانی سے ثواب کم
ہوتا تو اسکے ساتھ مدح واقع نہ ہوتی اور نیز پس یہ چاہتا ہے کہ جنگ بدر والے اصحاب کا ثواب جنگ بدر
والے اصحاب سے کم ہو مثلاً اس واسطے کہ بدر والوں نے غنیمت پائی اور احد والوں نے نہ پائی باوجود کہ
بدر والے بالاتفاق افضل ہیں اور یہ اعتراف ابن عمر البر و غیرہ نے کیا ہے اور ذکر کیا اس نے کہ بعضوں

نے اس سے جواب دیا ہے یا بطور کہ عبد اللہ بن عمرؓ کی حدیث ضعیف ہے اس واسطے کہ وہ حمید بن ذنی کی روایت سے ہے اور وہ مشہور نہیں اور یہ قول ان بعض کا مردود ہے اس واسطے کہ وہ ثقہ ہے حجت پکڑی جاتی ہے ساتھ اسکے نزدیک مسلم کے اور نسائی وغیرہ نے اسکی توثیق کی ہے اور نہیں معلوم ہو کہ کسی نے اسکی جرح کی ہو اور بعض کہتے ہیں کہ ثواب کا کم ہونا اس غنیمت پر محمول ہے جو اپنی غیر وجہ سے لے جا دے یعنی بے وجہ لے جاوے اور ظاہر ہونا فساد اس وجہ کا ہے پر واہ کرتا ہے اسکو رد کرنے سے اس واسطے کہ اگر اس طرح ہوتا تو انکے واسطے تہائی ثواب باقی نہ رہتا اور نہ اس سے کم اور بعض نے کہا کہ ثواب کا کم ہونا اس شخص پر محمول ہے جو قصد کرے غنیمت کا اپنے جہاد کے ابتداء میں اور پورا ثواب اسکو واسطے ہو جو محض جہاد کا قصد کرے اور اس میں نظر ہے اس واسطے کہ ابتداء حدیث کی تصریح کرتی ہے ساتھ اسکے کہ مقسم راجح ہے طرف اس شخص کی جسکی نیت خالص ہو واسطے قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسکے اولین کہ نہ نکالے اسکو مگر میرا ایمان اور میرے رسول کی تصدیق اور ابن قتیبہ نے لکھا کہ وہ نو صدیوں میں ثواب نہیں بلکہ دو تو میں جسکم قیاس پر جاری ہے اس واسطے کہ ضروریات مختلف ہوتی ہیں باعتبار زیادتی مشقت کو اس چیز میں کہ ہو ضروری اسکی باعتبار مشقت کے اس واسطے کہ مشقت کو لئے دخول ہے ضروری میں اور سو ائی اسکے نہیں کہ مشکل وہ عمل ہے جو متصل ہے ساتھ لینی غنیمتوں کے یعنی پس اگر ثواب کم ہوتا تو البتہ سلف صالح غنیمتوں کو نہ لیتے پس ممکن ہے یہ کہ جواب دیا جاوے ساتھ اسکے کہ لینا اسکا جہت تقدیم بعض مصالح جزئیہ کے سے ہو بعض پر اس واسطے کہ لینا غنیمتوں کا ابتداء اسلام میں مدد تہادین پر اور وقت واسطے ضعیف مسلمانوں کے اور یہ مصلحت عظیم ہے معافی کیا جاتا ہے واسطے بعض نقص کا اجر میں اس اعتبار سے کہ ہوا اور اس پر جواب اس شخص سے کہ ثبہ کرتا ہے اس پر ساتھ حال اہل بدر کے پس جو چیز کہ لائق ہے یہ کہ ہو مقابلہ درمیان کمال ضروری اور کم ہونے اسکے کو واسطے اس شخص کہ جہاد کرے اپنی جان سے جبکہ غنیمت پاوے یا جہاد کرے پس غنیمت پاوے پس غایت اسکی یہ ہے کہ حال اہل بدر کا مثلاً نزدیک نہ پانے غنیمت کو افضل ہے اس سے وقت پانے اسکے اور نہیں نفی کرتا یہ کہ ہو حال انکا افضل انکو غیر کے حال سے اور جہت سے اور نہیں وار ہوئی اس میں نفی کہ اگر وہ غنیمت نہ پاتے تو ہوتا اجر انکا اپنے حال پر بغیر زیادت کو اور لازم نہیں آتا اس سے کہ وہ بخشے گئے ہیں اور وہ افضل مجاہدین ہیں یہ کہ انکے سوا کوئی اور مرتبہ نہ ہو اور اس پر اعتراض ساتھ حلال ہونے غنیمتوں کے پس واو نہیں اس واسطے کہ نہیں لازم آتا حلال ہونے سے ثبوت وفا اجر کا واسطے ہر غازی کے اور مباح ہے اہل نہیں مستلزم ہے ثواب کو بنفسہ لیکن ثابت ہو چکا ہے کہ لینا غنیمت کا اور غالب ہونا اس پر

کافرون سے حاصل کرتا ہے ثواب کو اور باوجود اسکے پس باوجود صحت ثبوت نفل کے غنیمت کو لینے میں اور صحت مدح کرنے کو ساتھ لینے اسکے کو نہیں لازم آتا اس سے کہ ہر غازی کو حاصل ہو واپس اس کے اجر اسکے جہاں سے بغیر اس شخص کی ہے جو غنیمت نہ لاوی میں کہتا ہوں کہ جس نے اہل بدر کی مثال دی ہو اسکی مراد وہی ہے نہیں تو امر بنا بر اسکے کہ آخر قرار پا چکا ہے بامینطور کہ نہیں لازم آتا ہونے انکے سے باوجود لینے غنیمت کو کثر ثواب میں اس چیز سے کہ اگر نہ ہوتا واسطے انکے اجر غنیمت کا یہ کہ ہوں چچہ حال لینے انکے کے غنیمت کو مفضل یعنی فضیلت دیے گئے پندت انکی کہ انکے بعد میں مانند اس شخص کی کہ جنگ احد میں حاضر ہوا واسطے ہونے انکو کے کہ انہوں نے کوئی چیز غنیمت سے نہ پائی بلکہ اجر بدری کا کئی گنا زیادہ ہے اجر اس شخص کے سے کہ اسکو بعد ہے مثال اسکی یہ ہے کہ کھے کہ اگر فرض کیا جاوے اجر بدری کا بغیر غنیمت کے چھ سو حصہ اور اجر احدی کا مثلاً بغیر غنیمت کو سو حصہ پس جب ہم اسکو نسبت کریں باعتبار حدیث عبداللہ بن عمرو کے ہوگا واسطے بدری کے واسطے لینے اسکے کو غنیمت کو دو سو حصہ اور وہ چھ سو کی تہائی ہے تو ہوگا بدری اکثراً اجر میں احدی سے اور سوائے اسکے کچھ نہیں کہ ممتاز ہوئے اہل بدر ساتھ اسکے واسطے ہونے اسکے اول جنگ کہ حاضر ہوئی تھے اسمین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیچ لڑائی کافرون کے اور تہا مہل مشہور ہونے اسلام کا اور قوت اہل اسکے کا پس ہوگا اجر اس شخص کا کہ اسمین حاضر ہوا مثل اس شخص کی کہ اسکے بعد سب جنگوں میں حاضر ہوا فضیلت میں کوئی چیز اسکے برابر نہ ہوگی اور ذکر کیا ہے بعض متاخرین نے واسطے تعبیر کرنے کو ساتھ دو تہا یوں اجر کے بیچ حدیث عبداللہ بن عمرو کے لطیف بالغ اور وہ یہ ہے کہ خدا نے غازی کے واسطے تین کرامتیں تیار کی ہیں دو دنیاوی اور ایک اخروی پس دنیاوی سلامت آنا اور غنیمت لانا اور اخروی پشت میں داخل ہونا ہے پس جب سالم اور غانم پہر آئے تو تحقیق حاصل ہوگی واسطے اسکے دو تہا یوں اس چیز سے کہ خدا نے اسکے واسطے تیار کی ہے اور خدا کے پاس اسکے واسطے ایک تہائی باقی رہی اور اگر بدون غنیمت کو پہر آئے تو اسکے بدلے خدا اسکو ثواب دیتا ہے بیچ مقابلے اس چیز کے کہ اس سے فوت ہوئی اور گویا کہ معنی حدیث کے یہ ہیں کہ غازی کو کہا جاتا ہے کہ جب فوت ہو تو جس سے کوئی چیز دنیا کے اجر میں اسکو عوض تجھکو ثواب دو تہا اور اس پر ثواب مختص ساتھ جہاد کے پس رہ حاصل ہے واسطے دو نو فزوق کے اور اس حدیث میں ہے کہ فضائل انہیں پائی جاتے ہیں ساتھ قیاس کے بلکہ وہ اللہ کے نفل سے ہیں اور یہ کہ اعمال صالحہ نہیں مستلزم ہیں ثواب کو واسطے دو تہا یعنی کے اور سوائے اسکے کچھ نہیں کہ حاصل ہوتے ہیں ساتھ نیت

پہلی بار فرمایا تھا یہ ملے کہا کہ یا حضرت موعظہ کیجئے کہ خدا جھکو بھی امین شریک کرے فرمایا کہ تو پہلو تو کون
مین سے ہے جو تہمت میں سوار ہونگے تو ام حرام معاویہ کے زمانے میں دریا میں جھاز پر سوار
مومنین سو جب ویساے تخلیق تو انہی سواری دستہ گر پڑیں اور گھٹنیں ف ابن مسعود غیب سے کہہ
کہ وجہ دخول اس ترجمہ میں یہ ہے کہ ظاہر شہادت کی دعا سے لازم پکڑتا ہے طلب نصرت کا فر
کے کہ مسلمان پر اور خدا کی نافرمانی کی مذکور کرنے کو اُسکے فرمانبردار پر بیٹے اس واسطے کہ مسلمان تو اسی
وقت ہی شہید ہوا یا جبکہ کافر غالب ہوں لیکن مقصود اصلی سوائے اسکے کچھ نہیں کہ حاصل ہونا اور بے
بلند کا ہے جو مرتبہ شہادت کو حاصل ہونے پر اور جو چیز اس نے ذکر کی ہے وہ مقصود لذاتہ نہیں اور
سوائے اسکے نہیں کہ واقع ہوتی ہے ضرورت وجود سے پس منقطع ہوا حاصل ہونا مصلحت بڑی کا دفع
کرنے کا فروغ کے سے اور ذلیل کرنے انوکھے اور قہرانے کو ساتھ قتل کرنے انکے کو ساتھ حاصل ہونے
اس چیز کے کہ واقع ہوتی ہے اگر ضمن میں قتل کرنے بعض مسلمانوں کے سے اور جائز ہوئی تمنا کرنی
شہادت کی واسطے اس چیز کے ولالت کرنی ہے اس پر صدق اس شخص کے سے کہ واقع ہوتی ہے واسطے
اُسکے خدا کے بول بالا کرنے کی بیان تک کہ خرچ کیا اس نے اپنی جان کو اُسکے حاصل کرنے میں پہرہ وارد
کی بجاری نے حدیث الشفعی کی ام حرام کے قصے میں اور مراد اس سے ام حرام کا یہ قول ہے کہ آپ دعا
کیجئے کہ خدا جھکو بھی ان میں شریک کرے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکے واسطے دعا کی اور
اُنکی پوری شرح کتاب الاستیذان میں آویگی اور یہ ظاہر ہے بیچ مطابق ہونے کے ساتھ ترجمہ کے
عورتوں کے حق میں اور پکڑا جاتا ہے اس سے حکم عورتوں کا بطریق اولیٰ اور عجیب بات کھی ابن
تین نے پس کہا کہ نہیں حدیث میں تمنا شہادت کی بکا اس میں تو صرف جہاد کی تمنا ہے اور
اسکا جواب یہ ہے کہ شہادت بھی ہے شہرہ عظمیٰ علیہ صلیہ جہاد میں رہنمائی اور عمرہ کے اثر کی شرح تفسیر کے
خیر میں گذر چکی ہے **باب** دَرَجَاتُ الْجَاهِدِ بْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَذَكَرَ لَهُ مِنْ جِهَادِ كَرْنِ وَالْوَلَدِ
کے وجہ بیان **يُقَالُ لَهُمْ سَبِيلِي وَهَذَا سَبِيلِي** یعنی کہا جاتا ہے کہ یہ ہے راہ میری یعنی
سبیل کا لفظ مذکور اور موت و طرح سے آتا ہے **وَقَالَ ابُو عَبْدِ اللَّهِ عَزَّي وَاحِدًا مَا عَارِ**
یعنی بجاری نے کہا کہ غزوی جو قرآن میں واقع ہوا ہے اُسکا واحد نازی ہے **فَهُمْ دَرَجَاتٌ لَهُمْ دَرَجَاتٌ**
یعنی دَرَجَات (کہ قرآن میں واقع ہوا ہے) کے سنے **لَهُمْ دَرَجَاتٌ** میں یعنی اُنکے واسطے وجہ ہیں
كَتَبْنَا بِحَيْثُ بَنِي حَالٍ مَنَا فَلَئِنْ عَنْ هَذَا لَبْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَامَ رَمَضَانَ

كَانَ كَمَا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَكْخُلَهُ الْجَنَّةُ جَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ الَّتِي وَلَدَتْهَا قَالُوا
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا تُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ أَلَمْ يَجْعَلْنِي مَآئِدَةً رَجِيَةً أَعَدَّهَا اللَّهُ لِلْجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَسَأَلُوهُ الْفَرْدُوسَ فَإِنَّهُ أَوْسَطُ
الْجَنَّةِ وَأَعْلَى الْجَنَّةِ أَرَاهُ قَالَ وَفَوْقَ عَرْشِ الرَّحْمَنِ وَمِنْهُ تَخْرُجُ النُّجُومُ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ فَلَيْسَ عَنْ يَدَيْهِ
وَفَوْقَ عَرْشِ الرَّحْمَنِ ترجمہ بومریہ سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے سچے دل سے
خدا کو اور اسکے پیغمبر کو مانا اور نماز کو ٹھیک ادا کیا اور رمضان کا روزہ رکھا تو کرم اور فضل کے راہ سے ضرور ہو گیا خدا پر
اُس کا بہشت میں پیدا خواہ اس نے اپنا وطن خدا کے راہ میں جہاد کے واسطے چھوڑا ہو یا اسی زمین یعنی اسی شہر
میں بھیرا ہو یا حسین پیدا ہو تو لوگوں نے کہا کہ یا حضرت کیا ہم لوگوں کو خوشخبری نہ سناؤں یعنی اگر حکم ہو تو ہم
لوگوں کو خوشخبری سنائیں کہ بہشت جہاد پر موقوف نہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں کو
چھوڑ کر عمل کریں کہ بہشت میں سو بلند درجے ہیں کہ خدا نے فازیوں کے واسطے تیار رکھے ہیں وودود درجہ
بین اتنا فرق ہے جتنا آسمان اور زمین میں سو جب تم خدا سے مانگو تو فردوس مانگا کرو کہ فردوس سب بہشتوں کے
دبیان ہے اور سبے اونچی اور اسکے اوپر خدا کا عرش ہے اور اسی سے بہشت کی سب نہریں بہت نکلتی ہیں
فابن بطال نے کہا کہ زکوٰۃ اور حج کو اس واسطے ذکر نہیں کیا کہ وہ فرض نہ تھا مین کہتا ہوں کہ بلکہ
وہ بہشت میں مذکور تھا بعض راویوں سے رگیا پس تحقیق ثابت ہو چکا ہے حج ترمذی میں معاذ کی
حدیث سے اور اس نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ آپ نے زکوٰۃ کو بھی ذکر کیا ہے یا نہیں اور نیز پس نہیں ذکر
کی گئی یہ حدیث واسطے بیان ارکان کے پس اقصا کرنا اس چیز پر کہ مذکور ہے اس واسطے ہے کہ وہ اکثر
اوقات بار بار آتی ہے اور ایسے زکوٰۃ پس نہیں واجب ہے اگر آپس کر اسکو واسطے مال ہے ساتھ شرط اسکی ہے
اور ایسے حج پس نہیں واجب ہے اگر ایک بار ساتھ دیر کے اور یہ جو کہا کہ خواہ اپنے گھر میں بیٹھے تو اس میں
ممانیس ہے واسطے اس شخص کے کہ محروم ہے جہاد سے اور یہ کہ وہ اجر سے محروم نہیں بلکہ واسطے
اسکے ایمان سے اور القام فرایض سے وہ چیز ہے کہ اسکو بہشت میں پہنچاتی ہے اگرچہ فازیوں کے
درجے میں کم ہو اور یہ جو کہا کہ جتنا زمین اور آسمان کے درمیان فرق ہے تو ایک روایت میں ہے
کہ وود درجہ کے درمیان سو برس کا فاصلہ ہے اور ایک میں پانچ سو برس کا ذکر ہے سو اگر یہ وود نو
ہو اتین ٹھیک ہوں تو ہو گا اختلاف صد کا بہ نسبت اختلاف سیر کے اور ترمذی کی ایک روایت
میں اتنا زیادہ ہے کہ اگر تمام مخلوقات انکے ایک درجے میں جمع ہوں تو اس میں سما جائیں اور
نہیں اس سیاق میں وہ چیز کہ نفی کرے اسکو کہ بہشت میں اور درجے ہوں کہ تیار کئے گئے ہوں

واسطے غیر مجاہدین کے کم رتبے مجاہدین کے سے اور ملو اوسط سے اعدل اور افضل ہے جیسے کہ اس آیت میں ہے وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً قَسْطًا اور طیبی نے کہا کہ مراد وساتہ ایک کو علوحستی ہے اور ساتہ دوسرے کو علو معنوی اور ابن حبان نے کہا کہ مراد وساتہ اوسط کے فراخی ہے اور ساتہ اعلیٰ کے فوقیت اور فردوس اس بارغ کو کہتے ہیں جس میں ہر چیز ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ وہ ہے جس میں انگو ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ رومی زبان ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ سریانی ہے اور اس حدیث میں فضیلت ظاہر ہے واسطے مجاہدین کے اور اس میں عظمت ہیست کی ہے اور عظمت فردوس کی اور اس میں اشارت ہے کہ غازی کے درجے کو کبھی غیر غازی بھی پالیتا ہے یا تو ساتہ بیت خالص کے اور یا ساتہ اس چیز کے کہ برابر ہے اسکو نیک عملوں سے اور اسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو حکم کیا ہے کہ فردوس کی دعا مانگین بعد اسکے کہ اُنکو بتا دیا خدا نے اسکو غازیوں کے واسطے تیار کیا ہے اور اس میں جواز دعا کا ہے ساتہ اُس چیز کے کہ نہ حاصل ہووے واسطے داعی کے واسطے اُس چیز کے کہ ذکر کیا ہے اسکو میں اور اول و اول ہے (فتح) اور یہ بھی معہ مراد کہ فقط دعا کو ہی ہیست کے حاصل کرنے میں تاثیر ہے اور نری دعا سے ہی ہیست حاصل ہو سکتی ہے ورنہ دعا مانگنے کے کوئی معنی نہ تھا **حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَمُرَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ آتِيَانِي فَصَبَّحَاَنِ الشَّجَرَةَ فَأَذْخَلَنِي دَارًا هِيَ لَحْنٌ وَأَفْضَلُ لَمْ أَرَفْ أَحْسَنَ مِنْهَا قَالَا أَمَا هَذِهِ الدَّارُ فَذَارُ الشَّهْدَاءِ رَوَاهُ سَمُرَةُ** سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے آج کی رات دو مردوں کو دیکھا کہ میرے پاس آئے تو مجھ کو ایک درخت پر لے چڑھے سو مجھ کو ایک گھر میں داخل کیا کہ نہایت بہتر اور افضل تھا میں نے یہی اُس سے بہتر اور افضل نہیں دیکھا تو دونوں نے کہا کہ یہ گھر تو شہیدوں کا گھر ہے **فَیَا مَعْزُومَاتِ** کا شاہد ہے واسطے حدیث ابو ہریرہؓ کے جو اس سے پہلے مذکور ہے اور مفسر واسطے اسکے کہ مراد وساتہ اوسط کے افضل ہے واسطے تعریف کرنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شہیدوں کے گھر کو ساتہ اسکے کہ وہ نہایت بہتر اور افضل ہے (فتح) **بَابُ الْغَدْوَةِ وَالزَّكَاةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَابُ قَوْسٍ أَحَدُ كُورِ الْجَنَّةِ** صبح یا شام کو خدا کے لئے یعنی جہاد میں کوشش کرنی یعنی اسکی فضیلت کا بیان اور مقدار تمہاری کمان کی جگہ ہیست سو یعنی ہیست کی اتنی جگہ ہی نہایت بہتر ہے **فَإِذَا مَشَقَّ** ہے عذہ سے عذہ وہ کھانا ہے اول دن میں جس وقت میں ہو دو پہر تک اور دو چار بجے شوق ہے اور دو چار بجے کھانا جو جس وقت میں ہو ڈھلنے سورج کے سے اسکو ڈوبنے تک **حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ كُنَّا وَهَيْبُ**

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّكُوعَةُ وَالْعُدُوءَةُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا تَرْجَمَهُ
 سہل بن سعد : سے روایت ہو کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شام یا صبح کو جہاد میں کوشش
 کرنی بہتر ہے تمام دنیا سے اور جو چیز کو دنیا میں ہے **بَابُ الْخُجُودِ الرَّحِيمِ وَصِفَتِهِ** باب ہر بیان حرمین
 اور کوفہ کے یحارِ قِطْعَا الطَّرِيقُ حیران ہوتی ہے نہیں آنکہ یعنی بسبب چمک اسکو حرم کے شدیدۃ
 سَعَادِ الْعَيْنِ شَدِيدُ دُؤُ بَيَاضِ الْعَيْنِ نہایت سیاہی آنکھ والی اور نہایت سفیدی آنکھ والی یعنی
 اُنکی آنکھ کی سیاہی نہایت تک جہاد اُنکی سفیدی بھی نہایت تک ہر طرف یہ تفسیر ہے حرمین کی ۔
 وَجَنَاهُمْ بِخُجُودِ عَيْنٍ اُنْكَحَاهُمْ یعنی آیت زوجنا ہم کے معنی اس آیت میں واقع ہوا ہے ۔
 اُنکحہم میں یعنی نکاح کر دیا ملتے انکا ساتھ حرمین کے **حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ**
ابْنِ حَجْرٍ وَشَا أَبُو اسْحَاقَ عَنْ حَمْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَمُوتُ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ كَيْسَرُهُ اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا وَاَنَّ لَهُ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا
اِلَّا الشَّهِيدَ لَمَّا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فَاِنَّهُ يَسْرُهُ اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ حَرَّةً
اُخْرَى قَالَ وَسَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّرُوحَةَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
اَوْ عُدُوَّةً خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَقَابُ قَوْسٍ اَحَدُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اَوْ مَوْضِعٌ قَبْلَهُ
يَعْنِي سَوْطَ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَوْ اَنَّ اَهْرَةَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَطْلَعَتْ
اِلَى اَهْلِ الْاَرْضِ لَهَيَّاهُ مَا بَيْنَهُمَا وَلَكِنَّهُ رِيحًا وَلَتَصِفُّهَا عَلٰى رَاسِهَا خَيْرٌ مِنَ
الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا تَرْجَمَهُ انس بن مالک : سے روایت ہو کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی
 بندہ نہیں مرتا جس کے واسطے خدا کے نزدیک کچھ بھی بہتری ہو کہ اسکو خوش معلوم ہو یہ بات کہ لپٹ آوی
 دنیا کی طرف اس حالت پر کہ اسکو تمام دنیا ملے اور جو چیز کو دنیا میں ہے یعنی جسکی مغفرت ہوئی ہو اسکو
 یہ کہ زمینیں کہ پہر دنیا میں آوے اگرچہ ساری دنیا کی اسکو بادشاہی ملے مگر شہید واسطے اس چیز کے
 کہ دیکھتا ہے شہید ہونے کی فضیلت ہو کہ تحقیق اسکو خوش لگتا ہے کہ دنیا کی طرف پہر تو سے اور وہ بارہ
 خدا کے راہ میں مارا جاوے اور نیز انس : سے روایت ہو کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 خدا کے راہ میں صبح یا شام کو کوشش کرنی بہتر ہے تمام دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا میں ہے اور البتہ
 بخیر کمان ایک تہاڑی کے بہشت پر یا اس کے کوڑے کی جگہ بہشت سے بہتر ہے تمام دنیا سے اور جو کچھ دنیا
 میں ہے اور اگر کوئی عورت بہشت کو رہنے والوں سے زمین کی طرف جہان کے قواہمہ روشن کرے
 اس چیز کو کہ آسمان اور زمین کے درمیان ہے یعنی ہماری دنیا کو روشن کر دے اور اسکو خوشبو سے

کہ میں چاہتا ہوں کہ خدا کی راہ میں مارا جاؤں پہر زندہ کیا جاؤں پہر مارا جاؤں پہر مارا جاؤں
 ف یہ جو کہا کہ میں آرزو کرتا ہوں کہ خدا کی راہ میں مارا جاؤں تو بعضے شاربین نے اس پر یہ اعتراض کیا ہے
 کہ اس آرزو کا صدور ہونا مشکل ہے باوجود اس کے کہ آپ کو معلوم تھا کہ آپ شہید نہیں ہونگے اور ابن تین
 نے جواب دیا ہے کہ شاید اس آرزو کا صدور ہونا اس آیت کے اترنے سے پہلے تھا کہ خدا تجھ کو لوگوں سے
 بچا دے گا اور تعاقب کیا گیا ہے ساتھ اسکے کہ اس آیت کا نزول اوّل ہجرت میں تھا اور اس حدیث
 میں تصریح ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہجرت
 کے ساتویں سال لے گئے تھے اور جو چیز کا ظہر آتی ہے جواب میں یہ ہے کہ نیکی اور بہتری کی آرزو اسکے وقوع
 کو نہیں چاہتی اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ اگر موسیٰ علیہ السلام صبر کرتے
 تو خوب ہوتا کما سیاتی فی مکانہ اور کتاب التہنی میں اسکی نظیر بہت آونگی اور گویا کہ حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کی ہر وہ بات کہنا ہے بیچ بیان کرنے فضیلت جہاد کے اور رغبت دلانے کے مسلمانوں
 کو اور اسکے ابن تین نے کہا کہ یہ زیادہ تر مشابہ ہے اور تودی نے کہا کہ اس حدیث میں رغبت دلانی
 ہے حسن نیت پر اور بیان شدت شفقت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کا اپنی امت پر اور آپ کی
 ہر بانی کا ساتھ اُنکے اور سبب ہونا طلب قتل کا خدا کے راہ میں اور جواز اس قول کا کہ میں دوست رکھتا
 ہوں کہ ایسی ہی نیکی حاصل کروں اگرچہ اسکو معلوم ہو کہ وہ جاہل نہیں ہوگی اور اس میں ترک کرنا مصلحتوں کا
 ہے واطی مصلحت راجح یا راجح کے یا واسطے دور کرنے مفیدی کے اور اس میں جواز آرزو کرنے اسپر
 کا ہے جو عادت میں محال ہو اور کوشش کرنی بیچ دور کرنے کہ وہ چیز کے مسلمانوں سے اور یہ کہ جہاد
 فرض کفایہ ہے فرض میں نہیں اس واسطے کہ اگر فرض میں ہوتا تو اس سے کوئی پیچھے نہ رہتا میں کہتا ہوں
 کہ اس میں نظر ہے اس واسطے کہ سوائے اسکے کچھ نہیں کہ خطاب تو اس شخص کی طرف متوجہ ہوتا ہے جو قادر ہو
 اور جو عاجز ہو پس وہ معذور ہے یعنی وہ خطاب میں داخل نہیں اور خدا نے فرمایا ہے غیر اُولئہ الامر اور
 جہاد کے فرض کفایہ ہونے کی دلیل اس کے سوائے اور میں اور اسکی بحث وجوب النفرین آونگی (فتح)
 حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَكُوفَ الصَّمَاؤِيُّ عَنْ سَفِيْعِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ حُمَيْدٍ بْنِ
 مِلَّةٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَطَبَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمَنْدُ الرَّايَةِ زَيْدٌ
 فَأَمِينٌ ثُمَّ لَمَنْدُهَا جَعْفَرٌ فَأَمِينٌ ثُمَّ لَمَنْدُهَا حَكِيمٌ اللَّهُ بْنُ رَوَاحَةَ فَأَمِينٌ ثُمَّ لَمَنْدُهَا
 خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ فَيْزِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ فَيْزِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ فَيْزِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ فَيْزِ بْنِ خَالِدٍ
 عَنْ فَيْزِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ فَيْزِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ فَيْزِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ فَيْزِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ فَيْزِ بْنِ خَالِدٍ

علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا تو فرمایا کہ کیا علم کو زید نے سو وہ شہید ہو گیا پھر علم کو جعفر نے لیا تو وہ بھی شہید ہوا پھر اسکو عبد اللہ بن رواحہ نے لیا تو وہ بھی شہید ہوا پھر علم لیا خالد بن ولید نے بدون سواری کے تو اسکو خدا نے قتل کر دیا اور فرمایا کہ ہر کو خوش نہیں لگتا کہ وہ ہمارے پاس ہوتے یا فرمایا کہ انکو یعنی شہیدوں کو خوش نہیں لگتا کہ وہ ہمارے پاس ہوتے اور انکی آنکھوں سے آنسو جاری تھی ف اس حدیث کی شرح کتاب المغازی میں آئی اور وجہ داخل ہونے اسکی اس باب میں اس قول ہے کہ انکو خوش معلوم نہیں ہوتا کہ وہ ہمارے پاس ہوتے یعنی بسبب اسچیز کے کہ دیکھا ہوں نے فضیلت شہادت کی سے پس نہیں خوش آتا انکو کہ دنیا کی طرف پلٹ آوین بنیر اسکے کہ وہ بارہ شہید ہوں اور ساتھ اس تقریر کے حاصل ہوگی تطبیق درمیان دونو حدیثوں باب کے اور ذیل اسچیز کی کہ ذکر کیا میں استثناء سے وہ حدیث ہے جو سننے سے آئندہ آوے گی کہ نہیں کوئی کہ بہشت میں داخل ہو جو دوست رکھے اس بات کو کہ دنیا میں پھر آوے مگر شہید کرنا (باب فضل من یصرع فی سبیل اللہ فمات فهو منهم)۔ باب بیان میں فضیلت اس شخص کے کہ خدا کے راہ میں سواری سے گر کر جاوے تو وہ غازیوں سے ہے وقول اللہ ومن یتخرج من بکیتہ مهاجرا الی اللہ ورسولہ ثم یدرکہ الموت فقد وقع اجرہ علی اللہ ووقع وجب یعنی اور بیان اس آیت کا کہ جو نکلتے اپنے گھر سے ہجرت کر کے طرف خدا و اسکو رسول کی پھر اسکو موت پاوے تو انکی مزدوری اللہ پر واجب ہوئی وقع کے معنی وجب ہیں یعنی واجب ہوئی ف یعنی حاصل ہوتا ہے ثواب ساتھ تصد جہاد کے جبکہ نیت خالص ہو پس واقع ہو درمیان قاصد کے اور فعل کے کوئی مانع پس تحقیق قول خدا کا کہ پھر اسکو موت پاوے عام ہے اس سے کہ قتل سے ہو یا ساتھ گرنے کے چار پارے سو اور سوائے اسکے پس مناسب ہوئی آیت ساتھ ترجمہ باب کے اور طبری نے روایت کی ہے کہ یہ آیت اتری ایک مرد کے حق میں کہ مسلمان تھا اور کے میں تقسیم تھا یعنی فتح مکہ سے پہلے پس جب اس نے یہ آیت سنی کہ کیا نہ تھی زمین اللہ کی فراخ پس ہجرت کرتے تہجیر اسکے تو اس نے اپنے گھر والوں کو کہا اور حال کردہ ہمارا تھا کہ جہکودینے کی طرف نکالو تو انہوں نے اسکو نکالا پھر وہ راہ میں مر گیا تو اس وقت یہ آیت اتری (فتح) حدثنا عبد اللہ بن یوسف ثنا یحییٰ بن لیث یحییٰ عن محمد بن یحییٰ بن حبان عن انس بن مالک عن خالیتہ أم حکم بنت مملکان قالت نام الذی علیہ وسلم یوم ما قرینا منی ثم استیقظت فبینکم فقلت ما اضحکک قال اناس من انبیاء علیہم السلام یرکبون هذا البکر الاخصر کالمملوک علی لاسرۃ قالت فادع اللہ ان یمحی عنک ما قد عالما ثم قال الذیۃ ففعل مثلما فالت مثل قولہا

فیض الباری

۱۳۱۳

پارہ پانچواں

فیض الباری
۱۳۳۱ھ
فَأَجَابَهَا بِمِثْلِهَا فَقَالَتْ أَدْعَى اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ لَأَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ رُوحُهَا
عِبَادَةُ بَنِي الصَّامِتِ غَازِيًا أَوَّلَ مَا رَكِبَ الْمُسْلِمُونَ الْبَحْرَ مَعَ مُعَاوِيَةَ فَلَمَّا انْصَرَفُوا
لَمْ يَنْزِلْ فِيهِمْ قَافِلِينَ فَذَلُّوا لِلشَّامِ فَقَرَّبَتْ إِلَيْهَا ابْنَةُ لَدُوكَهَا فَضَرَعَتْهُمَا فَمَا نَسَتْ
ترجمہ ام حرام لہجہ کی بیٹی سے روایت ہو کہ ایک ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب سے پہنچتی ہوئی جا
توینے کہا کہ یا حضرت آپ کیون نہیں من فرمایا کہ چند لوگ میری امت کو میرے سانچے کی گئے اس دریا سنہ میں سوار
جیسے بادشاہ تختوں پر تو ام حرام نے کہا کہ یا حضرت خدا سے دعا کیجئے کہ خدا تم کو بھی ان غازیوں میں شریک کرے
تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے واسطے دعا کی پھر دوسری بار سولے پس کیا مانند پہلی بار کے یعنی ہنستے ہوئے تو ام حرام نے
کہا جیسے پہلے کہا تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جواب دیا جیسے پہلے دیا تھا تو ام حرام نے کہا کہ آپ دعا کیجئے کہ
خدا تم کو بھی ان میں شریک کرے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو پہلی جماعت سے ہے کہ سب دریا میں سوار ہو گئے
تو ام حرام نے خاوند عبادہ بن صامت کے ساتھ نکلی اس حال میں کہ وہ چاد کا ارادہ رکھتا تھا پہلے پہل کہ مسلمان معاویہ
کے ساتھ دریا میں سوار ہو کر سوجب کو عبادہ سے پہرے اس حال میں کہ پٹ آنے والے تھے تو شام میں اترے تو چوہا یہ
ام حرام کے نزدیک کیا گیا تاکہ اس پر سوار ہو جائے اور وہ سوار ہو کر تو چوہا پائی اس کو گرایا وہ گر گئی اس حدیث کی شرح
کتاب الاستیذان میں آویگی اور شاہ ترجمہ کا اس سے یہ قول ہو چوہا یا اس کے نزدیک کیا گیا تاکہ اس پر سوار ہو جائے تو چوہا
نے اس کو گرایا تو وہ مری باوجود دعا کرنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے اس کو کہ تو پہلی جماعت سے ہے اور وہ بادشاہوں
کی طرح ہیں تو نہ پہلے میں (نہ) باب مَنْ يَكْبُكُ وَيَطْعَنُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِابٍ يَمِينِ اس شخص کے کہ اس کو
خدا کے لئے میں صیبت یا زخم ہو پچھو فرمایا فی صیبت اس شخص کی ہے کہ واقع ہو ہو اور اس کو یہ خدا کے لئے میں حد ثنا
حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَهَاهُمَا عَنْ إِسْحَاقَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَقْوَامًا مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ إِلَى بَنِي عَامِرٍ فِي سَبْعِينَ رَجُلًا فَلَمَّا قَدِمُوا قَالَ لَهُمْ مَا لِي
أَتَقَدَّمُكُمْ فَإِنْ آمَنُوا بِي حَتَّى أَبْلِغَهُمْ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَا كُنْتُمْ مِنِّي قَرِيبًا فَقَدِمَ فَاْمَنُوا بِفَيْئِهِمْ هُوَ يُحِبُّ ثُمَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذْ أَوْمَأَ إِلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَطَعَنَهُ فَأَنفَذَهُ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَدُ قُرْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ثُمَّ
مَالُوا عَلَى بَقِيَّةِ أَصْحَابِهِ فَحَتَلُوهُمْ إِلَّا رَجُلًا اغْتَرَجَ صَعِدَ الْجَبَلِ قَالَ هَتَامٌ وَامْرَأَةٌ
الْمَرْمَعَةُ فَخَبَرَ جَبْرِئِيلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدْ لَقُوا رَبَّهُمْ وَرَضِيَ
عَنْهُمْ وَارْضَاهُمْ فَلَمَّا تَفَرَّقُوا أَنْ يَلْغُوا قَوْمًا أَنْ قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا وَرَضِيَ عَنَّا وَارْضَانَا ثُمَّ
سُحِرَ بَعْدُ قَدْ عَلِمْتُمْ أَنْ رَجَعِينَ صَبَاحًا عَلَى رَجُلٍ وَذَكَوَانِ وَبَنِي لُحْيَانَ وَبَنِي عَصِيْمَةَ

اسکا یا اوٹ اسکا خدا کے راہ میں یا اسکو کوئی جانور کا لے تو وہ شہید ہے (فتح باب من یجرح
 فی سبیل اللہ باب بیان من ثواب اس شخص کے کہ خدا کے راہ میں زخمی ہووے **حدیث ثانی**
 عَنِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّيَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَكْلُمُ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْفَلُ
 بِمَنْ يُكَلِّمُ فِي سَبِيلِهِ الْأَجَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاللَّوْنُ لَوْنُ الدِّمِ وَالَّذِي رَجَحَ الْمِسْلَ تَرْجَمَهُ
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم سے اس ذات کی جس کے قابو میں
 میری جان ہے کہ نہیں زخمی ہوتا کوئی خدا کے راہ میں اور خدا خوب جانتا ہے جو اس کے راہ میں زخمی
 ہوتا ہے مگر کہ آویگا قیامت کے دن اور حالانکہ اسکا زنگ خون کا ہوگا اور اسکی خوشبو مشک کی خوشبو
 ہوگی **ف کتاب الطہارت میں** پہلے گزر چکا ہے کہ ہوگا زخم من قیامت کو اپنی شکل پر جبکہ زخم کیا
 گیا خون سے جوش مارتا ہوگا اور اصحاب سننے سے روایت کی ہے کہ جو خدا کے راہ میں زخمی ہوا کسی
 چیز کے لگنے سے اس کے عضو سے خون جاری ہو تو آویگا قیامت کو دن اس میں کہ خون جوش مارتا
 ہوگا اسکا زنگ زعفران کا ہوگا اور اسکی خوشبو مشک کی ہوگی اور اس زیادتی سے معلوم ہوا کہ
 صفت مذکورہ شہید کے ساتھ خاص نہیں بلکہ وہ حاصل ہے واسطے ہر شخص کے کہ زخمی ہو اور احتمال ہے
 کہ ہر دوسرے اس زخم کے وہ زخم کہ اس کے سب سے آدمی مر جاوے پہلے درست ہونے اسکے کہ نہ وہ جو دنیا میں
 تندرست ہو جاوے پس تحقیق اثر زخم کا اور خون بہنے کا دور ہو جاتا ہے اور نہیں نفی کرتا یہ کہ ہو واسطے اسکو
 فضیلت فرما لیکن ظاہر یہ ہے کہ جو قیامت کے دن آویگا اور اسکا زخم خون سے جوش مارتا ہوگا
 وہ وہ شخص ہے جو دنیا سے جدا ہوا اور اسکا زخم بہ ستور جاری تھا اور علمائے کہا کہ حکمت یہ ہے کہ اہل ان کے
 کی اس حال میں یہ ہے کہ ہونے کے ساتھ گواہ ساتھ فضیلت اسکی کے ساتھ زچ کرنے اسکے کو اپنی جان کو خدا
 کی بندگی میں اور مستلال کیا گیا ہے ساتھ اس حدیث کو اس پر کہ شہید اپنے خون اور کپڑوں میں دفن کیا
 جاوے اور نہ دور کیا جاوے اس سے خون ساتھ غسل وغیرہ کے تاکہ آوے قیامت کے دن جیسے
 کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصف کی ہے اور اس میں نظر ہے اس واسطے کہ نہیں لایا ہم آنا دنیا میں
 خون کے ہونے سے یہ کہ اس حال میں اٹھایا جاوے اور بے پردہ کرتا ہے استدلال سے واسطے
 کہ غسل شہید کے حدیث میں قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا احد کے شہید دن میں کہ کہہ رہے اور مذکور
 مذکورہ سانچوں ان کے جیسے کہ اسکا بیان بط کے ساتھ آئندہ آویگا (فتح) **باب قول اللہ عزوجل**
قُلْ مَنْ يَمْلِكُ مَقَادِرَ الْأَشْيَاءِ إِذَا هِيَ تَمُوتُ **سجۃ** **باب بیان من اس آیت**

کے کہ عین انتظار کرتے تھے کہ اسے حق میں مگر یہ دو دو ٹیکوں میں سے ایک یعنی فتح یا شہادت اور لڑائی ڈول
 ہیں کبھی کوئی غالب اور کبھی کوئی غالب ف سورہ ہرات کی تفسیر میں آوے گا کہ مروسانہ حسنین کے
 فتح ہے یا شہادت اور ساتھ اس کے ظاہر ہوگی مناسبت قول بخاری کی بعد اسکے کہ لڑائی باری باری سے ہے
 پس اگر مسلمان غالب ہو گئے تو انکی فتح ہوگی اور اگر کافر غالب ہو گئے تو مسلمانوں کے واسطے شہادت
 ہوگی (فتح) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ نَحْنَا اللَّيْثُ بْنُ يَوْشَعَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُمَيْدٍ اللَّهِ
 بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ قَالَ لَهُ
 مَا لَتُكَ كَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ أَيَّاهُ فَرَعَمَتْ أَنَّ الْحَرْبَ سَجَالٌ وَقَدْ قَالَ كَذَلِكَ الرَّسُولُ مُنْذَرًا
 لَكُمْ تَكُونُ لَكُمْ الْعَاقِبَةُ ترجمہ بوسفیان سے روایت ہو کہ ہرقل نے اسکو کہا کہ میں نے تجھ سے پوچھا کہ تمہارے
 لڑائی کا اسکے ساتھ کیا حال ہے تو تو نے کہا کہ لڑائی ڈول ہیں یعنی کبھی وہ غالب ہوتا ہے اور کبھی یہ غالب
 ہوتے ہیں سو بھی حال ہے پیغمبروں کا کہ پہلے انکی آزمائش ہوتی ہے پھر انجام کو انکے واسطے آرام ہوتا ہے
 یعنی فتح نصیب ہوتی ہے ف ہرقل کی حدیث کا ایک ٹکڑا ہے پوری حدیث کتاب کے ابتدا میں گذر چکی
 ہے اور عرض اس سے یہ قول ہے کہ لڑائی ڈول ہیں اور ابن مسیر نے کہا کہ تحقیق یہ ہے کہ نہیں بیان کی اس
 نے حدیث ہرقل کی مگر واسطے قول اسکے کہ کبھی حال ہے پیغمبروں کا کہ اول انکی آزمائش ہوتی ہے
 پھر انجام کو انکو فتح نصیب ہوتی ہے اور ساتھ اسکے ثابت ہوگی یہ بات کہ انکے واسطے دو ٹیکوں سے ایک ہی
 اگر وہ غالب ہوں تو انکے واسطے دینا ہی ہے اور عاقبت ہی اور اگر انکا دشمن غالب ہوا تو رسولوں کے
 واسطے انجام کو بہتری ہے یعنی عاقبت میں اور یہ قول پہلی تفسیر کی نفی کو مستلزم نہیں اور اسکے
 معارض نہیں بلکہ ظاہر ہے کہ پہلی تقریر اولے واسطے کہ وہ نقل ابی سفیان کی سے ہے جو اس نے
 حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حال سے روایت کی ہے اور ایہ دوسری پس وہ ہرقل کے قول سے ہے جو اس نے
 اپنی کتابوں سے سیکھو تھی (فتح) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا
 آوَاهُمُ اللَّهُ عَلَيْهِ الْآيَةُ فَمِنْهُمْ مَن قَفَى نَجْدَهُ وَمِنْهُمْ مَن تَنَاطَرُوا عَابِدًا لَّوَاتِنَدِيًا
 باب ہے بیان میں اس آیت کو کہ مسلمانوں میں بعضے وہ مرد ہیں جنہوں نے چم کر کہا یا حبیب اللہ سے عہد
 کیا تھا تو نہیں سے بعض وہ ہیں جو اپنا ذمہ پورا کر چکے اور بعضے وہ ہیں جو انکی انتظار کرتے ہیں اور نہیں
 بدلا اہوں نے کہہ دینے اپنے عہد کو نہ بدلاف مروسانہ معاہد مذکور کے وہ ہے جسکا ذکر پہلے گذر چکا ہے
 اس آیت میں وَلَقَدْ كَانُوا عَاهِدُوا لِلَّهِ مِنْ قَبْلِ لَا يُؤْلَوْنَ الْكِبَارَ اور تہا حب پہلے پہل احد
 کی طرف تھکتے اور یہ قول ابن اسحاق کا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مروانہ عہد ہے جو عقبہ کی مدت انصاری سے

واقع ہوا تھا جبکہ انہوں نے حضرت علیؑ علیہ وسلم سے بیعت کی اس پر آپ کو جگہ دین اور آپ کی مدد
 کریں اور پہلی تقریر ادا کرے اور یہ جو فرمایا کہ بعضے انہیں سے وہ ہیں جنہوں نے اپنی خب پوری کی تو ملو
 یہ کہ بعض انہیں سے مر گئے اور اصل خب کو منے نذر کے ہیں اور جب کہ ہر جاندار چیز کے واسطے موت
 ضرور ہے تو گویا کہ وہ نذر لازم ہے واسطے اسکے پس جب مر گیا تو اس نے اپنی نذر پوری کی اور
 مراد جگہ وہ شخص ہے جو اپنے عہد پر مر گیا واسطے مقابل ہونے اسکو کے ساتھ اس شخص کے جو اسکی انتظار
 کرتا ہے نسخ **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْخَزَاعِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ حَمِيدٍ قَالَ سَأَلْتُ**
أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ زَيْدَ بْنَ حَرْثَةَ حَدَّثَنِي حَمِيدُ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ
قَالَ عَجَبِي أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَنْ قِتَالِ بْنِ رِفْعَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلْتُكَ
الْمُشْرِكِينَ لَيْتَ اللَّهُ أَشْهَدَنِي قِتَالَ الْمُشْرِكِينَ كَيْدَيْنِ اللَّهُ مَا أَهْنَمَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ وَ
انْكَشَفَ الْمُشْرِكُونَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعْتَدُ رَأْيِيكَ وَمَعَاضَتَهُ هُوَ لَا يَعْزِي أَصْحَابَهُ وَأَكْبَرُ
الْبَيْتِ وَمَعَاضَتَهُ هُوَ لَا يَعْزِي الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَاسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ يَا
سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ الْجَنَّةُ وَرَبِّ النَّضْرِ إِنِّي أَحَدٌ مِنْهَا مِنْ دُونِ أَحَدٍ فَقَالَ سَعْدُ فَمَا
اسْتَطَعْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا ضَعَمْتُ قَالَ أَنَسُ فَوَجَدَ نَارِيَهُ يَضَعُ وَنَمَائِيَنَ ضَرْبَةً بِالْأَسْنِ
أَوْ طَعْنَةً بِالْمُحْجَرِ أَوْ رُمِيَةً بِسَيْفِهِمْ وَوَجَدَ نَاهُ وَقَدْ قُتِلَ وَقَدْ مَثَلَ بِهِ الْمُشْرِكُونَ فَمَعَرَفَ
أَحَدٌ إِلَّا أَخْتَهُ بِنَانَهُ قَالَ أَنَسُ كُنَّا نَرَى أَوْ لَطُنُ أَنَّ هَذِهِ الْآيَةُ تَزَلَّتْ فِيهِ وَفِي
أَشْبَاهِهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ إِلَى أَجْمَلِ الْآيَةِ وَقَالَ أَنَّ
أَخْتَهُ وَحِيَ سَأَلَنِي الذَّبِيعُ كَسْرَتْ ثَنِيَّةَ أَمْرَةٍ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالْقَصَاصِ فَقَالَ أَنَسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تَكْسِرُ ثَنِيَّتَهُمَا قَرَضُوا
بِالْأَنْسِ وَتَرَكَوا الْقَصَاصَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ
لَوْ أَفْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ تَرْجِمُهُ أَنَسُ **م** سے روایت ہو کہ میرا چچا انس بن نضر جنگ بدر میں حاضر ہوا
 تو یہ بات اس پر گراں گزید تو اس نے کہا کہ یا حضرت غائب ہوا میں پہلی رائی سے جو آپ نے کافروں
 سے کی بیٹے میں افسوس کرتا ہوں کہ میں پہلی ہی رائی میں آپ کے ساتھ حاضر نہیں ہوا قسم ہے خدا کی
 کہ اگر خدا نے مجھ کو کافروں کی رائی میں حاضر کیا تو البتہ خدا کی قسم جو میں کر دیتا مینے رائی میں نہایت
 سبالت کر دیتا اور یہاں کہ گاہیں سوجب جنگ اہل کافروں ہوا تو مسلمان نکلے ہوئے یعنی شکست کھاؤ
 انس بن نضر نے کہا کہ اہلی میں عذر کرتا ہوں طرف تیری اس چیز سے کہ انہوں

نے کی پانچ سو بیسوں کو مراد کہتا تھا یعنی مسلمانوں کے بہانے سے اور بری ہوتا ہوں طرف تیری اصل چیز سے
 کہ انہوں نے کی یعنی مین کا فرون کے کام سے تیرا ہوں پہر میرا چچا انس بن نضر آگے بڑھے
 اور سامنی آیا اس کو سعد بن معاذ تو میرے چچا نے کہا کہ اے سعد بن ہشت چاہتا ہوں قسم ہے رب نضر
 رہنے باپ کی بیشک مین ہشت کی بو پاتا ہوں نزدیک احد کے تو سعد نے کہا کہ یا حضرت م جو انس نے
 لیا ہے وہ مجھ سے نہیں ہو سکتا یعنی شکر سے آگے بڑھ کر کافرون سے لڑنا اور ان کے مقابلے میں صبر کرنا اس
 بن مالک نے کہا سو مینے اسکو بدن میں کچھ اور اتنی خرم پاؤں تو لو کہ انہوں نے خرم یا نضر کا خرم یا نضر کا خرم اور مینے
 اسکو پایا اور حالانکہ وہ قتل کیا گیا تھا اور کافرون نے اس کے کان ناک وغیرہ کاٹ ڈالے تھے تو اسکو مقتولین میں
 کسی نے نہ پہچانا مگر اسکی بہن نے اس کے پورا دن سے انس نے کہا کہ ہم گمان کرتے تھے کہ یہ آیت اتری
 اس کے حق میں اور اسکی مانند دن کے حق میں کہ مسلمانوں میں سے کسی مرد بہن جہنوں نے سچ کر دیا یا
 بحسبہ اللہ سے عہد کیا تھا آخر آیت تک اور انس نے کہا کہ انس بن نضر کی بہن نے اور اسکا نام بیع تھا ایک
 عورت کا و انت توڑ ڈالا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاص کا حکم فرمایا تو انس بن نضر نے کہا کہ یا حضرت م قسم
 ہو اسکی جینو آپکو حق کے ساتھ بھیگا اسکا و انت نہ توڑا جائیگا تو اس عورت کے وارث دیت کو ساتھ رضی ہو کر اور قصاص
 کو چھوڑا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر اللہ کے بعض بندے ایسے ہیں کہ اگر قسم کہا بیٹھیں فلع کے پہرے پر تو خدا
 انکو قسم کو سچا کر دے اور یوسف بیکر کو پہلا جنگ اسکو کہا کہ وہ پہلا جنگ ہر حسین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو نکلتے تھے اور اس سے
 پہلے اور یہی جنگ ہو چو نکلیں خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہن نہ نکلتے تھے اور یہ جو اس نے کہا کہ مین ہشت کی خوشبو پاتا
 ہوں تو جمال جو کہ حقیقی خوشبو ہوا اور خوشبو پر ع ہشت کی خوشبو پائی ہو یا اس نے کوئی پاک خوشبو پائی ہو کہ اسکی خوشبو
 نے اسکو ہشت کی خوشبو یاد دلایا ہو اور جمال ہے کہ مراد یہ ہو کہ اس نے اپنی ذہن میں ہشت کا عطر کیا جو شہید کو واسطے تیار کی
 گئی ہے تو اس نے تصور کیا کہ وہ اسی جگہ میں جہاں وہ لڑتا ہے تو مینے ہو کر ہشت اس جگہ میں حاصل ہوگی تو وہ اسکو واسطے
 مشاق ہوا اور انس بن نضر کے قصی میں کئی فائدہ ہیں جو زید بن نضر کا چاچا ہیں مینیں شامل ہے اسکو ہی ڈولنے قس کے سے
 ہم کہ بہن جو طرف ہلاک کرنے چکو کی اور یہ کطلب کرنا شہادت کا چاچا ہیں مینیں شامل ہے اسکو ہی ڈولنے قس کے سے
 طرف ہلاکت کی اور اس میں فضیلت ظاہر ہے و اسکو انس بن نضر کے اور بیان ہے کہ چہرہ کا کتھے اس پر اصحاب رحمت بیان
 سے اور کثرت توفی اور نور سے اور قوت تہن سے (متر) **حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَنَا شَيْبٌ عَنْ**
الزُّهْرِيِّ عَنْ شِهَابٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ نَابِتٍ قَالَ لَمَّا أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ابْتَدَأَ بِمَنْ أَلْكَحَذَابَ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِمَا فَطَرَ كَيْدَهَا لَا

ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْأَنْصَارِ الَّذِي جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَةً شَهَادَةً رَجُلًا
 وَهُوَ قَوْلُهُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ تَرْجُمَةُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ مِّنْ رَّوَايَاتِ
 ہر کہینے و رون کو قرآن میں نقل کیا تو میں نے سو وہ اذراب کی ایک آیت گم کی کہ میں حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم سے سنا کرتا تھا کہ اسکو پڑھتے تھے تو میں نے اسکو نہ پایا مگر پاس خزیمہ انصاری کے جسکی گواہی حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مردوں کی گواہی کے برابر ٹھہرائی تھی اور وہ آیت یہ ہے مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ
 صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ کہ مسلمانوں میں کئی مرد ہیں کہ سچ کر دیکھا یا انہوں نے جبر قول کیا تھا
 اللہ سے نسخ، بَابُ عَمَلِ صَلَاحٍ قَبْلَ الْقِتَالِ جہاد سے پہلے نیک عمل کرنے کا بیان وَقَالَ
 أَبُو الدَّرْدَاءِ لَمَّا تَلَاوُنَا بِأَعْمَارِكُمْ بَيْنَهُ ابودرداء نے کہا کہ سواؤ اس کے کچھ نہیں کہ تم اپنے عملوں کو
 لڑتے ہو یعنی نیک عمل کرو کہ انکو کافروں کی لڑائی میں دخل ہے اور تمکو اس سے تقویت ہوتی ہے اور
 لڑائی میں وہ پہنچتی ہے وَقَوْلُهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَعْمَلُونَ کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ
 اللَّهِ إِلَى قَوْلِهِ بَيِّنَاتٍ مِّنْ مَّوَدَّةِ اللَّهِ اور خدا نے فرمایا کہ اے ایمان والو کیوں کہتے ہو مودت سے جو نہیں
 کرتے بڑی بیزاری ہے اللہ کی یہاں کہ کہو وہ خیر جو نہ کرو اللہ چاہتا ہے انکو جو لڑتے ہیں اسکے راہ میں
 قطار باندہ کر جیسے وہ دیوار میں سیسہ پڑائی حکم لگنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ ثَنَا شَيْبَانَةُ بْنُ سَوَادٍ
 الْقُرَظِيُّ ثَنَا إِسْرَافِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ يَقُولُ إِنِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مُّقْتَنَمٌ بِالْحَدِيدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقَاتِلُ أَوْ أَسْلِمُ قَالَ أَسْلِمُ ثُمَّ قَاتِلُ
 قَاتِلُ ثُمَّ قَاتِلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمِلَ قَلِيلًا وَلَاحِظَ كَثِيرًا
 ترجمہ برابر سے روایت ہو کہ ایک مرد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا جس نے لوہے کو اپنا منہ ڈھنکا ہوا
 تھا یعنی خواہی پہنکر لڑنے کے واسطے تیار ہو کر آیا تو اس نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں کافروں
 سے لڑوں یا مسلمان ہوں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے مسلمان ہو پھر کافروں سے لڑو وہ
 مسلمان ہوا پھر کافروں سے لڑا پس شہید ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے عمل تھوڑا کیا اور ثواب بہت
 نیا ف اور ایک روایت میں ہے کہ ابوہریرہ نے کہا کہ خبر دو مجھکو اس مرد سے کہ بیش میں داخل ہوا
 اور اس نے غازیہ پڑھی پھر کہا کہ وہ عروین ثابت ہو اور ابن اسحاق نے اسکا قصہ غازیہ میں اس طور سے
 بیان کیا ہے کہ وہ اسلام سے انکار کیا کرتا تھا پھر جب جنگ احد کا دن ہوا تو اسکو غازیہ ہوا تو اس نے تلوار
 لی یہاں تک کہ قوم میں آیا اور انہیں داخل ہوا اور لڑنے لگا یہاں تک کہ زخمی ہو کر غازیہ کی قوم نے اسکو
 سر کے میں پایا تو انہوں نے کہا کہ تم یہاں کیوں آیا ہے کیا اپنی قوم کی حمایت کو اسے یا اسلام کی نفی کو

ماننے والے سب کے قصدا یا ہو اس سے معلوم ہوا کہ جسکو تیرے رب کے انکو بہت ہی بڑا ثواب ہو گا بات
 مئی قائل لَتَكُونُ كَلِمَةً لِلَّهِ هِيَ الْعَلِيَّا جِاسِ وَاسْطِ لَزِي كَرْدَا كَا بُولِ بِالَا هُوَا اُسْکے واسطو کیا ثواب
 ہے یا اسکا جواب مخدوف یعنی پس وہی مقبرہ حد ثنا سلیمان بن حنبل ثنا شعبہ عن
 حکم فعن ابی وائل عن ابی موسی قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال
 الرجل يُعَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُعَاتِلُ لِلذِّكْرِ وَالرَّجُلُ يُعَاتِلُ لِيُدْرِيَ مَكَانَهُ فَصَحَّ فِي
 سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ مَنْ قَائِلٌ لَتَكُونُ كَلِمَةً لِلَّهِ هِيَ الْعَلِيَّا هُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَرْجَمُهُ أَبُو مُوَاثِمٍ
 رض سے روایت ہو کہ ایک مرد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو اس نے کہا کیا حضرت ایک مرد غنیمت کو واسطے
 لڑتا ہے کہ لوٹ کا مال پاوے اور ایک مرد فوج کے واسطے لڑتا ہے کہ لوگوں میں مذکور ہو اور شجاعت کے ساتھ شہور
 ہو اور ایک مرد لڑتا ہے کہ اسکا تیرہ دیکھا جاوے یعنی لوگوں کو دیکھانے کے واسطے لڑتا ہے تاکہ لوگ اسکی بہادری
 دیکھیں اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ایک مرد اپنی قوم کی حمايت کے واسطے لڑتا ہے اور ایک
 اپنے غصو کے واسطے لڑتا ہے تو حاصل ان روایتوں سے یہ ہے کہ لڑنا پانچ چیزوں کے سبب سے واقع
 ہوتا ہے طلب غنیمت کو واسطے اور اظہار شجاعت اور ریا کے واسطے اور حمیت کے واسطے اور غصو کے واسطے
 اور ایک کو ان میں سے شامل ہے مدح اور ذمہ پس اسی واسطے نہ حاصل ہوا جواب ساتھ اثبات کے اور نہ
 ساتھ نفی کے تو کون ہے خدا کے راہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو واسطے لڑے کہ خدا
 کا بل بالا ہو وہ خدا کے راہ کا غازی ہے یعنی جسکی یہ نیت ہو کہ اللہ کا دین غالب ہو وہ اللہ کے راہ
 میں ہے و مراد اساتہ کلمۃ اللہ کے دعوت اللہ کی ہے طرف اسلام کی اور احتمال ہے کہ ہومراد تحقیق
 نہیں ہوتا ہے خدا کے راہ میں اگر وہ شخص کہ ہوسبب لڑنے اسکو کا طلب کرنا اس بات کا کہ خدا کا بول
 بالا ہو فقط اس معنی کو کہ اگر کوئی سبب اسباب مذکورہ سے اس کے ساتھ ملاوے تو اس کے واسطے محض ہو
 اور ہمتا ہے کہ یہ محض ہو جبکہ حاصل ہونے میں نہ بطور اصل اور مقصود کے اور ساتھ اسی کے نصیر
 کی طبری نے پس کہا اس سے کہ جب ہواصل باعث وہی اول ہے یعنی خدا کا بول بالا ہونا تو نہیں
 ضرر کرتا اسکو جو کچھ کہ عارض ہو واسطے اس کے بعد اس کے اور یہی قول ہے جمہور کا لیکن ابو داؤد نے
 ابو امامہ سے روایت کی ہے کہ ایک مرد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو اس نے کہا کیا حضرت
 پہلا بتلاہ تو کہ اگر کوئی مرد جہاد کے تلاش کرتا ہو جہاد ذکر کو یعنی تاکہ لوگوں میں اسکا نام ہو تو کیا اس کے
 واسطے کچھ ثواب ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں تو اس نے یہ بات تین بار دوہرائی ہر بار
 یہی فرماتے تھے کہ اس کے واسطے کچھ نہیں پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قبول کرے اعلیٰ کو اگر ہو اسکو واسطے خالص ہو

اور اس کے ساتھ خدا کی رضا مندی چاہے اور ممکن ہے یہ کر عمل کیا جاوے اس شخص کے حق میں جو خدا کے واسطے کلمہ تصد کرے ایک صد پس نہ مخالف ہوگا مرج کو اولائے جسکی نیت ابتداء میں خدا کے بول بالا کرنے کو واسطے غالب ہو اور اس کے سوا کو مغلوب ہو تو اسکا کچھ ذر نہیں پس ہونگے مرتبے پانچ یہ کہ دو نو چیزوں کے واسطے کلمہ تصد کرے یا صرف ایک ہی کا قصد کرے یا ایک کا قصد کرے اور دوسرا اسکو ضمن میں حاصل ہو پس گناہ یہ ہے کہ خدا کے دین بلند کرنے کے سوا کوئی اور چیز قصد کرے پس کہی حاصل ہوتا ہے اعلا اسکو ضمن میں اور کہی نہیں ہوتا اور اس کے تے دو مرتبے داخل ہوتے ہیں اور یہ وہ چیز ہے جسپر لوگوں کی حدیث و دلالت کرتی ہے اور اگر دو نو چیزوں کا قصد کرے تو وہ بھی منع ہے لیکن پہلے سے کم اور اسپر لوگ اسکی حدیث و دلالت کرتی ہے اور مطلوب یہ ہے کہ صرف اعلا کا قصد کرے اور کہی حاصل نہ ہو غیر اعلا کا اور کہی نہیں ہوتا تو اس میں ہی دو مرتبے ہیں ابو جبر نے کہا کہ محققوں کا یہ مذہب ہے کہ جب اول قصد خدا کے دین بلند کرنے کا ہو تو نہیں ضرر کرتا اسکو جو اس کے بعد اس کے ساتھ صلے ابو داؤد میں ایک حدیث ہے جو دلالت کرتی ہے کہ اگر باعث اصلی اعلا ہو تو دخول غیبہ اعلا کا ضمننا نہیں قدر کرتا اعلا میں اور بیچ جواب دینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُچیر کے کہ مذکور ہوئی نہایت بلاغت اور بیجا ہے اور وہ جراح الحکم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سے ہے اس واسطے کہ اگر اسکو جواب دینے کہ جو چیز مذکور ہوئی ہے وہ خدا کے راہ میں نہیں ہے تو حتمال تھا کہ اس کے سوا کوئی ہر چیز خدا کے راہ میں ہوتی اور حالانکہ اس طرح نہیں پس پھر طرف لفظ جامع کے کہ پھر ہی ساتھ اس کے جواب سے ماہیت قتال کی سے طرف حال مقاتل کے پس یہ لفظ شامل ہے جواب کو اور زیادتی کو اور احتمال ہے کہ جو ضمیر سچ قول آپ کے فہرابع طرف قتال کی جو قاتل کے ضمن میں ہے یعنی پس لڑنا اسکا لڑنا خدا کے راہ میں ہے اور شامل ہے طلب اعلا کلمہ اللہ کی اور طلب رضا مندی اسکی کے اور طلب ثواب اس کے کے اور طلب پہلے دے و ثمنون اس کے کے اور یہ کل امر اس میں لازم ہیں اور حاصل اُچیر سے کہ مذکور ہوئی یہ ہے کہ لڑنا منشا مال کا قوت عقلی ہے اور قوت غضبی اور قوت شہوانی اور نہیں ہوتی اللہ کے راہ میں مگر پہلے اور اس حدیث میں بیان ہے اس بات کا کہ سوا اس کے کچھ نہیں کہ علون کا ثواب نیت صالح سے ہے اور یہ کہ جو فضیلت فازی کے حق میں وارد ہوئی ہے وہ خاص ہے۔ اے اس شخص کے کہ مذکور ہو اور اس میں جواب سوال کا ہے ملت ہو اور مقدم ہونا علم کا عمل پر اور اس میں مذمت ہو حرص کرنے کی دنیا پر اور پر لڑنے کے واسطے حصے نفس کے غیر طاعت میں (منتخ) باب مِّنْ اَعْبَادَتِ قَدَمَاءَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ جِسْمِ کہ وہ تو قدم خدا کے لہ کرنا ہوئے ہیں اس کو واسطے کیا ثواب جو وَقَوْلِ اللّٰهِ مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مَعَكُمْ

کرد کا پوچھنا کہ ابن سیر کے کہا کہ بخاری نے یہ باب اور اس سے پہلا باب اس واسطے باندھا ہے کہ وہ اس کے
 وہم کہ اس مسئلہ غبار کے کو اور پوچھنے اسکے کو واسطے ہونے اسکے کہ یہاں کی نشانوں سے جیسا کہ کردہ
 جاتا ہے بعض سلف نے پوچھنے کو بعد وضو کے میں کہتا ہوں کہ فرق دو نو کے درمیان اس جہت سے ہے
 کہ شہری شریع میں مطلوب ہے اور اگر یہاں کا اثر ہے اور جب یہاں گزر جاوے تو نہیں ہیں کوئی معنی و اسل
 باقی رکھنے اثر اسکے سے اور اس پر وضو پس مقصود ساتھ اسکے نماز ہے پس مستحب ہے باقی رکھنا اثر اسکے
 کا بیان تک کہ مقصود حاصل ہو تو دو سو سو من فرق ظاہر ہے رفع **حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ**
مُوسٰى نَاعْبِدُ لَوْلَاهُابْنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَهُ وَلِإِلَهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ
اِنْثِيَا اَبَا سَعِيْدٍ فَاسْتَمَعَا مِنْ حَدِيْثِهِ فَاْتَيْنَاهُ وَهُوَ وَخُوهُ فِي عَائِيْطٍ لَّهُمَا يَسْقِيَانِهِ فَلَمَّا
رَآنَا جَاءَ فَاحْتَبَىٰ وَجَلَسَ فَقَالَ كُنَّا نَنْقُلُ لِبْنِ الْمُسَيَّبِ لِبْنَةَ لِبْنَةٍ وَكَانَ عَمَّارٌ يَقْتُلُ
الْبَنَتَيْنِ لِبْنَتَيْنِ فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَّحَ عَنْ رَاسِهِ الْغُبَارَ فَقَالَ
وَبِحَرِّ عَمَّارٍ هَتْلَهُ الْفِتْنَةُ الْبَاغِيَّةُ يَدْعُوهُمْ اِلَى اللهِ وَيَدْعُوْنَهُ اِلَى النَّارِ تَرْجُمُهُ مَكْرَمَةُ
 روایت ہے کہ ابن عباس نے اسکو اور علی بن عبد اللہ کو کہا کہ تم دو نو ابو سعید کے پاس جاؤ اور اسکی حدیث
 سنو تو ہم اسکے پاس آئے اور طالعہ ابو سعید اور اسکا بیٹا اپنے اہل طے والے باغ میں تھے باغ کو پانی
 سینچتے تھے ابو سعید نے بکھو دیکھا تو آئے اور گوٹ مار کر بیٹھ گئے پس کہا اُس نے کہ ہم سجد کی انہیں
 بیجاتے تھے تو ایک ایک اینٹ اور عمار دو دو انہیں بیجاتے تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکو پاس
 گزرے اور اسکے سر سے گرد پونچھی اور فرمایا کہ عمار کے واسطے خرابی ہونا ہے کہ اسکو باغی گروہ قتل کر گیا
 عمار انکو فدا کی طرف بولا دیا اور اسکو آگ کی طرف بولا دینے ف اس حدیث کی پوری شرح
 نماز کے ابتدا میں گند بھی ہے اور یہ اس جگہ یہ قول اسکا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکے پاس آئے
 اور اس کے سر سے گرد پونچھی رفع یعنی پس معلوم ہوا کہ یہاں کے غبار سر سے پونچھی درست ہے **كَاب**
الْغُسْلِ بَعْدَ الْحَرْبِ وَالْغُبَارُ بَابٌ يُّوْحِيَانِ مِّنْ نَّهَائِهِ كَيْفَ بَدَلُوكَ اِيَّاهُ اور غبار کے ف اسی وجہ
 سے باب میں گزر چکی ہے **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمٍ نَّاعْبِدُهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ**
عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَجَعَ يَوْمَ الْخَنْدِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ
وَاعْتَسَلَ هَاتَا جَبْرِئِلُ وَقَدْ عَصَبَ رَاسَهُ الْغُبَارُ فَقَالَ وَضَعْتُ السِّلَاحَ فَوَا اللهُ مَا
وَضَعْتُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْ قَالَ هُمْنًا وَاَوْمَأَ اِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ
 قالت محمد بن ابيهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت

تھے اللہ علیہ وسلم جب جنگ حندق کے دن پہرے اور ہتھیار رکھے اور غسل کیا تو آپ کے پاس جبریل علیہ السلام اور جانا کہ ان کے سر کو گونے احاطہ کیا تھا یعنی ان کے سر میں گرو میٹھی تھی تو اس نے کہا کہ آپ نے ہتھیار اتار ڈالے اور قسم ہے اللہ کی میں نے تو ہتھیار نہیں اتارے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کس طرف پھرنے کس طرف جاتے ہو جبریل نے کہا کہ ابجہ اور نبی قرینہ کی طرف اشارہ کیا یعنی اس طرف چلو کہ وہ یہودی تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکی طرف نکلے اس حدیث کی شرح مغازی میں آوے گی اس سے معلوم ہوا کہ لڑائی کے بعد نہانا درست ہو کیا یہ فضیل قول اللہ وَلَا تَحْشَبَنَّ الَّذِينَ قَتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَنْ هُمْ أَمْوَانًا بَلْ أَحْيَاؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُزَكُّوْنَ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ إِلَى قَوْلِهِ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ باب جو میان میں فضیلت اس شخص کے چکے حق میں یہ آیت نازل ہوئی کہ تو نہ گمان کہ جو لوگ ماری گئے خدا کے راہ میں بروے ہیکر دے زندہ ہیں ان پر رب کے پاس نذر آوے جاتے ہیں خوشی کرتے ہیں ساتھ انجیر کے جوڑی اُگوائے اللہ نے اپنے فضل سے اور غوث وقت ہوتے ہیں انکی طرف سے جو بھی نہیں پہنچی انہیں اس قول تک کہ انہیں ضائع کرتا ابر نیکو کاروں کا۔

حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الَّذِينَ قَتَلُوا أَصْحَابَ بَيْتِ مَعُونَةَ ثَلَاثِينَ عَدَاةً عَلَى رِجْلِ وَذَكَوَانٍ وَعُصْبَةً عَصَدَتِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ أَنَسُ أُنْزِلَ فِي الَّذِينَ قَتَلُوا بَيْتَ مَعُونَةَ قُرْآنٌ قَرَأْنَاهُ ثُمَّ نُسِّمُ بَعْدَ يَلْعَوُ اقَوْمَنَا أَنْ قَدْ لَقَيْنَا رَبَّنَا فَرَضِي عَنَّا وَرَضِينَا حنہ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے عاکی اُن لوگوں پر جنہوں نے اصحاب بے معونہ کو مار ڈالا تھا چالیس صمدین رعل پر اور ذکوان پر اور عصیہ جنہوں نے خدا اور رسول کی نافرمانی کی انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جو لوگ بے معونہ میں مارے گئے تو انکو حصین قرآن اتر جو ہم پڑھ کر تہے پیرا کے بعد نسخ ہوا اور وہ قرآن یہ ہے کہ ہماری طرف سے ہماری قوم کو یہ پیغام پہنچا کہ ہم اپنے رب سے جو جملے سوہ ہم سے راضی ہوا اور ہم اس سے راضی ہوئے یہ حدیث مختصر ہے اور پوری حدیث کتاب المغازی میں آوے گی اور اشارہ کیا ہے ساتھ وارد کرنے آیت کے طرف انجیر کی کہ ان کے بعض طریقوں میں وارد ہوئی ہے جیسا کہ ہم انکو ذکر کریں گے نزدیک قول انکو کے کہ ان کے حق میں یہ آیت اتری کہ ہماری قوم کو پہنچا وہ الخ پیرہ آیت نسخ ہوئی اور یہ آیت اتری کہ نہ گمان کہ انکو جو خدا کے راہ میں ماری گئے مروے الخ (فتح) اور معونہ ایک جگہ کا نام ہے وہاں ایک کنواں ہے جگہ ستر قاری صحابی مارے گئے تھے جتنا ذکر گذر چکا ہے **حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ تَنَا سَفِينُ عَنْ جَرِّ وَسَمِعَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ اضْطَجَعْنَا نَحْنُ الْحَمْرُ يَوْمَ**

الْجَنَّةُ خَيْرٌ لِّمَنْ يَدْخُلُهَا لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يَمُتْ إِلَّا الشَّهيدُ يَقْبَلُهَا النَّارُ يَوْمَ يَكُونُ
 إِلَى الدُّنْيَا فَيَقْتُلُ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِّمَا يَرَى مِنَ الْكَلَامَةِ تَرْجُمُهُ النَّارُ مِنْهُ رَوَيْتُ عَنْهُ أَنَّ حَضْرَتَ صَلَّی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی نہیں کہ بہشت میں داخل ہو دوست رکھو اس بات کو کہ دنیا کی طرف ہٹ
 آوے اور حالانکہ اسکو تمام دنیا ملے مگر شہید کہ وہ آرزو کرے گا کہ دنیا میں پہر ہٹ آوے اور خدا کے
 راہ میں مارا جاوے اس سبب اسپر کے کہ دیکھتا ہے عمدہ درجہ شہادت کا ف اور یہ حدیث آرزو کے
 ساتھ بھی وارد ہو چکی ہے جیسا کہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہشتی
 آدمی کو لایا جاوے گا تو خدا رکھے گا کہ اسے آدم کے بیٹے تو نے اپنا گھر کیا پایا تو وہ رکھے گا کہ اسے
 سیرے رب بہت عمدہ جگہ تو خدا فرماوے گا کہ مالک جو چاہے اور آرزو کر تو وہ کہیگا کہ میں کچھ نہیں مانگتا
 اور کچھ متنا نہیں کرتا میں تجھ سے پی مانگتا ہوں کہ تو مجھ کو دنیا میں پہر بھیجے اور میں دس بار تیرے
 راہ میں مارا جاؤں شہادت کا عمدہ درجہ دیکھ کر روایت کی یہ حدیث نسائی وغیرہ نے اور مسلم میں ہے
 کہ خدا شہیدوں پر صلح ہوگا تو فرماوے گا کہ کیا تم کو کسی چیز کی خواہش ہے تو وہ کہیں گے کہ ہم یہی
 چاہتے ہیں کہ تو ہم کو زندہ کرے یہاں تک کہ ہم تیرے راہ میں دوبارہ مارے جاویں اور تیرے
 میں جاوے اور انس سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو فرمایا کہ کیا میں تجھ کو خیر ندوں
 کہ اللہ نے تیرے باپ کو کیا کہا خدا نے فرمایا کہ اسے بندی مجھ سے مانگ جو چاہے اور آرزو کر تو اس
 نے کہا کہ اسے رب مجھ کو زندہ کر کہ میں تیرے راہ میں دوبارہ مارا جاؤں تو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ بات
 مجھ سے پہلے گزری ہے کہ وہ پہر نیکی نہیں (فتح) بَابُ الْجَنَّةِ تَحْتَ بَارَقَةِ السَّيُوفِ
 بہشت تلواروں کی چمک کے تلے ہے یہ اضافت صفت کی موصوف کی طرف ہے اور کبھی بارقہ
 کہا جاتا ہے اور مراد اس سے نفس تلوار ہوتی ہے پس ہوگی اضافت بیانی اور تحقیق وارد کیا ہے
 ساتھ لفظ تحت ظلال السیوف کو اور گویا کہ اس نے اشارہ کیا ہے ساتھ ترجمہ کے طرف حدیث عمار
 بن یاسر کے کہ بہشت تلواروں کی چمک کرتے ہے اور ابن مسیر نے کہا کہ نماہد بن حارث کی مراد یہ ہے کہ
 جب تلوار چمکنے والی ہیں تو انکا سایہ بھی ہوگا قرطبی نے کہا کہ یہ کلام جامع ہے اور نفیس ہے
 منجربے شامل ہوا دیکھنی قسم بلاغت کے ساتھ اختصار اور شرفی لفظ کے پس تحقیق اس نے فائدہ دیا
 ہے اور بہشت چلو کے اور خبر دینے کے ساتھ ثواب کے اور اس کے اور رغبت دلانے کے اور پھر کہہ رہے
 دشمن کے (فتح) وَقَالَ الْمَغْنَمَةُ بْنُ شُعْبَةَ أَخْبَرَنَا بِئْسَ أَهْلًا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَكَمٌ مَنْ قَاتَلَ مِنْنَا حَمَارَ
 إِلَى الْجَنَّةِ يَنْعَمُ بْنُ شُعْبَةَ لَمْ يَكُنْ يَكْفُرُ خَدِي نَفْسُ بَعْدُ خَدِي كَمْ جَرَمٌ سَ مَا رَگیا وہ بہشت کی طرف پہلا

نقل سے کے باب وجوب التّغیّیر باب میان میں واجب ہونے بغیر کے ف یعنی کا خون
 کی لڑائی کی طرف نکلتا (فتح) وَمَا يَجِبُ مِنَ الْجِهَادِ وَالنِّبَا يَنْوَادِيَانِ ہے اُس چیز کا کہ واجب ہو
 جہاد اور نیت سے ف یعنی اور بیان قدر واجب کا جہاد سے اور شروع ہونا نیت کا جہاد اسکے اور واسطی
 لوگوں کے جہاد میں دو حال ہیں ایک حال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور ایک بعد آپ کو
 پس آپ پہلا حال پس پہلے پہل جو جہاد شروع ہوا ہے تو بعد ہجرت نبوی کے ہوا ہے اتفاقاً یعنی جہاد بعد
 ہجرت کو شروع ہوا ہے بعد اسکے شروع ہوا تو کیا فرض میں تھا یا فرض کفایہ یہ دو قول مشہور میں واسطی
 ملکہ کے اور یہ دو نوشتہ فی کے مذہب میں ہیں اور ا دروی نے کہا کہ مہاجرین پر فرض میں تھا
 اور اُنکے سوا اور لوگوں پر فرض نہیں تھا اور تائید کرتا ہے اسکی واجب ہونا ہجرت کا پہلے فتح کے یح
 حق ہر سلمان کے طرف مدینے کی واسطی مدد اسلام کے اور سنبلی نے کہا کہ صرف انصار پر فرض
 میں تھا اور ان پر نہ تھا اور تائید کرتا ہے اسکی معیت کرنا اُنکا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رات عقبہ
 کی اسپر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جگہ دین اور آپ کی مدد کرین تو دونوں کے قول سے ثابت ہوتا
 ہے کہ جہاد مہاجرین اور انصار پر فرض میں تھا اور اُنکے غیر کے حق میں فرض کفایہ تھا اور باوجود اسکے
 پس نہیں یح حق دونوں گروہ کے عموم پر بلکہ انصار کے حق میں تو اُس وقت فرض تھا جب کہ کوئی
 رات کو مدینے پر آپڑے اور مہاجرین کے حق میں جبکہ کسی کا خروں کی لڑائی کا ابتداء ارادہ ہوا اور
 تائید کرتی ہے اسکی جو واقع ہوا ہے ہر کے قسے میں پس وہ مانند صریح کی ہے یح اسکے اور بعضے
 کہتے ہیں کہ فرض میں تھا اس جنگ میں جس میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود نکلتے تھے سوا اُنکے
 جس میں نہ نکلتے تھے اور تحقیق یہ ہے کہ جہاد فرض اُس شخص کے حق میں تھا جس کے حق میں حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے معیت کرو یا تھا اگرچہ نہ نکلتے اور دوسرا حال بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس
 وہ فرض کفایہ ہے مشہور قول پر مگر یہ کہ اسکی طرف حاجت بلا دے اند اسکی کہ بڑے اُن پر دشمن
 اور متعین ہوتا ہے اسپر جس کو امام معین کرے اور ادا ہوتا ہے فرض کفایہ ساتھ فعل اُنکے کے
 سال میں ایک بار نزدیک جمہور کے اور دلیل اُنکی یہ ہے کہ جزیہ اُنکے بدلے واجب ہوتا ہے اور
 نہیں واجب ہوتا جزیہ ایک سال میں زیادہ ایک بار سے اتفاقاً تو چاہیے کہ اُنکا بدل ہی ہی طرح
 ہوا اور بعضے کہتے ہیں کہ واجب ہے جب ممکن ہو اور قدرت ہو اور یہ قوی ہے اور جو ظاہر ہوتا ہے
 وہ یہ ہے کہ بدستور باہدیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھا یہاں تک کہ بڑے بڑے
 شہر فتح ہوئے اور زمین کے کناروں میں اسلام پہلا پہر پہر طرف اُس چیز کی کہ اُنکا ذکر پہلے ہو چکا

اَنَّ الشَّيْءَ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَكُمْ الْغَيْمُ لَا يَهْرَا بَعْدَ الْغَيْمِ وَلَكِنْ جِهَادٌ قَرِيبٌ قَوَادِمُ
 اسْتَنْفِرْتُمْ فَأَنْفِرُوا ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن
 فرمایا کہ میں ہجرت بعد فتح کے لیکن جہاد اور نیت ہجرت واجب تمہارے جاؤ یعنی جہاد کے لئے تو نکلو۔
 ف خطابى نے کہا کہ اول اسلام میں ہجرت فرض تھی اس شخص پر جو مسلمان ہو واسطے کہ ہونے مسلمانوں
 کے مدینے میں اور محتاج ہونے ان کے طرف ہمارے کی سوجھ بوجھ کے کو فتح کیا تو داخل ہوئے لوگ خدا
 کے دین میں فوج فوج تودینے کی طرف ہجرت کرتے کہ توفیق ہوئی اور باقی رما فرض ہونا جہاد کا
 اور نیت کا اس شخص پر جو قائم ہوئے اس کے یا سپر و ثمن اترے آتے اور نیز ہجرت حکمت پنج واجب ہونے
 ہجرت کو اس شخص پر جو مسلمان ہوتا کہ مسلمان رہے کافروں کی ایذا سے اس واسطے کہ تحقیق وہ عذاب کرتے
 تھے اس شخص کو جو انہیں مسلمان ہوتا تھا یہاں تک کہ اپنے دین سے پٹ جاؤ اور ان کے حق میں یہ آیت
 اتری اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفَّاكُم مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ لَيَبْغِيْ جَنَاحُہُمْ لِيُكُوْنُوا كِيْ جَان كَيْسْتُمْ ہین فرشتے اس حال میں کہ وہ
 بڑا کر رہے ہیں انہا کہتے ہیں تم کس بات میں تھو وہ کہتے ہیں ہم تھے مغلوب اس ملک میں کہتے ہیں کہ کیا
 نہ تھی زمین اللہ کی کشادہ کہ وطن چھوڑ جاؤ وہاں آلائے اور اس ہجرت کا حکم باقی ہے اس شخص کے حق میں
 جو دار الکفر میں مسلمان ہوا اور اس سے نکلنے پر قادر ہوا اور نہائی نے روایت کی ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا کہ انہیں قبول کرنا اللہ مشرک کو کوئی عمل عداست کے مسلمان ہو یا کافروں سے جاہود و
 اور ابو داؤد میں ہے کہ فرمایا کہ میں میرا ہوں ہر مسلمان سے کہ کافروں کے و رہا انہیں سے اور یہ
 اس کے حق میں محمول ہے جس کو اپنے دین پر امن نہو اور یہ جو کہا کہ لیکن جہاد اور نیت ہے طبیسی وغیرہ
 نے کہا کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ تحقیق ہجرت یعنی وطن چھوڑ کر مدینے میں جانا فرض عین تھا وہ موقوف
 ہوا لیکن وطن چھوڑنا بہ سبب جہاد کے باقی ہے اور اسی طرح وطن چھوڑنا بہ سبب نیت صالح کے
 مانند یہاں گئے کی دار الکفر سے یا نکلنے کی واسطے طلب علم کے اور یہاں گئے کی ساتھ دین کے فتنے سے
 اور نیت کے ان تمام چیزوں میں اور نودی نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ تحقیق جو نیکی کی ہجرت موقوف ہونے کے
 ساتھ موقوف ہوئی ہے ممکن ہے حال کرنا اسکا ساتھ جہاد کے اور نیت صالح کے اور جب حکم کرے تم کو
 امام ساتھ نکلنے کو طرف جہاد کی اور مانند نیکی کی نیک عملوں سے تو اسکی طرف نکلو اور ابن
 عربی نے کہا کہ ہجرت وہ نکلنا ہے دار الحرب سے طرف دار الاسلام کی اور حضرت صلے اللہ علیہ
 وسلم کے زمانے میں فرض تھی اور آپ کے بعد یہی دستور رہی چھاپنی جان پر خوف کرے اور جو بالکل موقوف
 ہو گئی ہے وہ قصد کرنا طرف حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے جس جگہ کہ ان اور اس حدیث میں بشارت ہے

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 میں نے فرمایا
 اور انہوں نے فرمایا
 یہاں تک کہ
 کہتا ہوں کہ
 نہایت
 چاہیے کہ
 کہنا ہوتا ہے
 اور یہ

۱۲۵
 دیکھتے ہیں اسکو جیسے کہ واروہ اور شراورہ ہے کہ ایسی صفوں میں امر کی رعایت رکھی جاوے اور یہہ
 اعتقاد رکھے کہ خدا کی صفین مخلوق کی صفوں کی مانند نہیں اور معنی امر کے یہ ہیں کہ ایک مراد کو نہ جانے
 باوجود اعتقاد پاک کرنے کے میں کہتا ہوں کہ ولایت کرتا ہے اسپر کہ رسالت ضحاک کو متوجہ ہونا ساتھ خدا مند
 کہے متعدی کرنا اسکا ساتھ الے کے کہ مراد اس سے توجہ اور رضا ہے اور یہ جو کہا کہ دو نو بیست میں داخل ہوتے
 ہیں تو ابن عبد البر نے کہا کہ معنی اس حدیث کہ اہل علم کے نزدیک یہ ہیں کہ پیدل قاتل کا فر تھا میں کہتا ہوں
 کہ یہی ہے جسکو بخاری نے ترجمہ میں استنباط کیا ہے لیکن نہیں ہے کوئی مانع یہ کہ ہو پیدل قاتل مسلمان
 واسطے عموم قول آپ کے کہ پیر تو یہ کرتا ہے اللہ قاتل پر جیسے کہ قتل کرے مسلمان مسلمان کو جان بوجہ کہ بغیر شبہ
 کے پیر قاتل تو یہ کرے اور خدا کے راہ میں شہید ہووے اور سوانحو اسکے نہیں کہ ایسے شخص کے دخول کو وہ
 شخص منع کرتا ہے جسکا مذہب یہ ہو کہ جو مسلمان کو جان بوجہ کہ مار ڈالے اسکی توبہ بتول نہیں اور اسکی بحث
 تفسیر سورہ نسا میں آوے کی اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور پہلی وجہ کو تائید کرتی ہے یہ حدیث جو ہمام سے
 روایت ہو کہ پیر خدا دوسرے کی توبہ قبول کرتا ہے اور اسکو اسلام کی طرف راہ دکھاتا ہے اور زیادہ تر
 صریح یہ روایت ہو کہ ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ کہا گیا کہ کس طرح ہے یہ بات یا حضرت فرمایا کہ دو نو میں سے
 ایک کافر تھا پس مار ڈالے دوسرے کو پیر حلمان ہووے پس جہاد کرے یہ قتل کیا جاوے اور ہمام کی روایت
 میں اتنا زیادہ ہے پیر ہدایت کرے اسکو طرف اسلام کی پیر خدا کے راہ میں جہاد کرے پس شہید
 ہووے۔ ابن عبد البر نے کہا کہ اس حدیث سے مستفاد ہونا ہے کہ خدا کے راہ میں مارا جاوے
 پس وہ بیستین ہے (فتح) **ثَنَا الْحَمِيدِيُّ ثَنَا سَفِيْنُ ثَنَا الْمَذْهَبِيُّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ**
ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْبِرُ بَعْدَ مَا
أَفْتَقَوْا مَا أَفْقَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْمُ لِي فَقَالَ بَعْضُ بَنِي سَعِيدٍ بَنِي الْعَاصِ لَا تَسْمُهُمْ لَهُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ هَذَا قَاتِلُ ابْنِ فُؤَيْلٍ فَقَالَ ابْنُ سَعِيدٍ بَنِي الْعَاصِ وَالْحَبَّاءُ
لَوْ بَدَلْتُ عَلَيْكَ مِنْ قَدْ رَمَ ضَبَّانَ سَبْعِي عَلَى قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَلَا تَرَى أَنَّ اللَّهَ عَلَى يَدَيْ
وَلَمْ يَجْعَلْ عَلَى يَدَيْهِ قَالَ فَمَا أَدْرَى اسْمَهُمْ لَهُ أَوَلَمْ يُسْمَهُمْ لَهُ قَالَ سَفِيْنُ وَحَدَّثَ ثَيْنَسُ
السَّعِيدِيُّ عَنْ حَبِيبِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ السَّعِيدِيُّ عَمْرُو بْنُ بَحْوٍ بَنِي
سَعِيدٍ بَنِي عَمْرٍو بْنِ سَعِيدٍ بَنِي الْعَاصِ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 پاس آیا اور حالانکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیر میں تھے بعد اسکے کہ مسلمانوں نے اسکو نفع کیا تو میں نے
 کہا کہ یا حضرت مال غنیمت ہو مجھ کو یہی حصہ دیجئے تو سید بن عاص کے بعض بیٹوں نے اپنے ابا بن مویہ

کہا گیا کہ حضرت اسکو حصہ نہ دیجیے تو ابو ہریرہؓ نے کہا کہ یہ ابن قوئل کا قاتل ہے میں نے جنگ بدر کے دن یہ کافروں کے ساتھ تھا اور اس نے ابن قوئل صحابی کو قتل کیا تھا تو ابان بن سعید نے کہا کہ جب ہوا سٹے اس حیوان کے یعنی ابو ہریرہؓ کے کہ اتر اچھہ قدمضان پہاڑ کے راہ سے عیب کرتا ہے مجھ پر ایک مرد مسلمان کے قتل کرنے کا خدانے اسکو میرے ہاتھ سے بزرگی دی یعنی میرے سبب یہ شہادت کو درجے کو پہنچا اور مجھ کو اسکے ہاتھ میں ذلیل نہ کیا راوی نے کہا میں نہیں جانتا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو ہریرہؓ کو حصہ دیا یا نہ دیا ف ایک روایت میں ہے کہ نعمان بن قوئل نے جنگ احد کے دن کہا کہ اسی میں تجھ کو قسم دیتا ہوں کہ نہ غروب ہوا آفتاب یہاں تک کہ میں بیست میں داخل ہوں تو وہ اسی دن شہید ہو گیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اسکو بہشت میں دیکھا اور باقی شرح اس حدیث کی آئندہ آئیگی اور مراد اس حدیث سے یہ قول ہے کہ خدانے اسکو میرے ہاتھ سے بزرگ کیا اور مجھ کو اسکے ہاتھ سے ذلیل نہ کیا اور مراد اسکی یہ ہے کہ نعمان ابان کے ہاتھ سے شہید ہوا پس بزرگ کیا اسکو خدانے ساتھ شہادت کو اور نہ قتل ہوا ابان اپنے کفر پر کہ آگ میں داخل ہوتا اور یہی مراد ہے ساتھ امانت کے بلکہ ابان اسکے بعد زندہ رہا یہاں تک کہ اس نے توبہ کی اور مسلمان ہوا اور تھا اسلام اسکا بعد صلح حدیبیہ کے قبل خبر کے اور یہ بات اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو اس پر قرار دیا کہ ابوہریرہؓ موافق ہے واسطے اس چیز کے کہ شامل ہے اسکو ترجمہ اور یہ جو راوی نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو حصہ دیا یا نہیں تو ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو فرمایا کہ اسے ابان بیٹہ جا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو ہریرہؓ کو حصہ نہ دیا اور ذیل پکڑی ہے ساتھ اسکے اس شخص نے جو کہتا ہے کہ جو لڑائی سے فراغت ہونے کو بعد حاضر ہو وہ نہیں شریک ہوتا ساتھ اس شخص کے جو نہیں حاضر ہوا اگرچہ انکی مدد کو نکلا ہو اور یہ قول جمہور کا ہے اور کو فیون کا یہ مذہب ہے کہ وہ ہی انکے ساتھ شریک ہوتا ہے اور جواب دیا ہے انکی طرف سے طحاوی نے ساتھ اس طوے کے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ آدمی نجد کی طرف بھیجے تھے پہلے اس سے کہ شروع ہوں بہر حال جنگ ینبر کے پہلے ہی واسطے انکو حصہ نہ دیا اور یہ جو کوئی لشکر کے ساتھ نکلنے کا ارادہ کرے اور اسکو کوئی مانع روک نہ تو اسکو حصہ دیا جاوے جیسے کہ حصہ دیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان وغیرہ کو جو جنگ میں حاضر نہ ہوتے تھے لیکن انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلنے کا ارادہ کیا تھا تو ایک شریعہ مانع اسکو اس سے روکا (فتح) کیا آپ ﷺ مِّنْ اَخْتَارَ الْغَزَا عَلٰی الصُّوْمِ جو جہاد کو مزے پہنچتا کہ نہ شہید ہونے کا نہ کہ نہ ضعیف کھانے اسکو ذرا لڑنے سے اور نہیں منع ہے یہ واسطے اس شخص کے

کہ معلوم ہووے یہ کہ اسکو نقصان نہیں کرتا (ختم) **كَلَّمَ اللّٰهُ اٰدَمَ ثَمَّ شَا شُعْبَةً ثَمَّ ثَابِتَ النَّبَايَ**
سَمِعَتْ اَنْسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ اَبُو طَلْحَةَ لَا يَصُومُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ اَجْلِ الْغَزْوِ فَلَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ اَرَهُ يَفْطِرُ اِلَّا يَوْمَ فِطْرٍ اَوْ
اَضْحٰى ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو طلحہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں روزہ نفل نہ رکھا
کرتے تھے واسطے جہاد کے یعنی واسطے نگاہ رکھنے قوت کے جہاد کے لیے سو جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
انتقال ہوا تو میں نے اسکو نہیں دیکھا کہ روزہ کہوتا ہو مگر دن عید فطر اور قربانی کے ف یعنی ان دونوں
میں روزہ نہ رکھتا تھا اور ملو ساتھ یوم الانصہ کے وہ دن ہے بسین قربانی کرنی جائز ہے پس
داخل ہونگے انہیں دن تشریق کے اور اس قصے میں اشارہ ہے ساتھ اس کے کہ ابو طلحہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے بعد جنگ کے ملازم نہ تھے یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس نے جنگ نہیں کیا
اور سوائے اس کے نہیں کہ ابو طلحہ نے نفل روزہ جہاد کے واسطے چھوڑ دیا تھا تو اس خوف سے کہ اسکو لڑنے سے
ضعیف نہ کر دے یا وجوہ کیا اس نے اپنی اخیر عمر میں یہ جہاد کی طرف رجوع کیا پس حاکم نے روایت کی
ہے کہ وہ جہاد کے واسطے جہاز میں سوار ہوا سو مر گیا تو لوگوں نے اسکو سات دن کے بعد دفنایا اور اسکی
لاش بگڑی نہیں تھی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ابو طلحہ صیام اللہ پر یعنی ہمیشہ روزے کے ساتھ
کچھ روزہ نہ دیکھتے تھے جو یعنی ہمیشہ کے روزے کو جائز سمجھتے تھے (ختم) **بَابُ الشَّهَادَةِ سَبْعٌ سَوِيًّا لِقَتْلِ**
شَهَادَاتٍ سِتٍّ ہے سوائے موقوف ہونے کے ف انہیں اختلاف ہے کہ شہید کو شہید کیوں کہتے ہیں
نضر بن سہیل نے کہا اس واسطے کہ وہ زندہ ہے پس گویا کہ انکی روح شاہد ہے یعنی حاضر و اہلین انباری نے
کہا اس واسطے کہ اللہ اور اس کے فرشتے گواہی دیتے ہیں واسطے اس کے ساتھ بیعت کے اور بعض کہتے ہیں
اس واسطے کہ حاضر کی جاتی ہے بکھنے روح اس کے کہ وہ چیز کی تیار کی گئی ہے واسطے کہ راست اور
برزگی سے اور بعض کہتے ہیں اس واسطے کہ گواہی دیتی جاتی ہے واسطے اس کے ساتھ ان کے آگ سے اور بعض
کہتے ہیں اس واسطے کہ اسپر گواہ سے ساتھ ہونے اس کے شہید اور بعض کہتے ہیں اس واسطے کہ نہیں حاضر ہوتے
اس کے پاس وقت مرنے اس کے کہ بگڑتے حیرت کو اور بعض کہتے ہیں اس واسطے کہ وہ گواہی دیکھا قیامت کو دن
ساتھ پہنچانے رسولوں کے اور بعض کہتے ہیں اس واسطے کہ گواہی دیتے ہیں واسطے اس کے فرشتے ساتھ نیک پہنچانے
کو اور بعض کہتے ہیں اس واسطے کہ پتہ گواہی دینگے اس کے ساتھ حسن اتباع کے واسطے انکو اور بعض کہتے ہیں کہ اس واسطے کہ گواہی
دیتا ہے اس کے ساتھ نیک نیت کے اور خلاص اس کے کہ اور بعض کہتے ہیں اس واسطے کہ فرشتے جان بکھنے
کے وقت اس کے پاس حاضر ہوتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ مشاہدہ کرتا ہے ملکوت کو دنیا کے گھر سے

اور بعض نے میں اس واسطے کہ کو ای وی گئی ہے واسطے اسکے ساتھ امان کے آگ سے اور بعض نے
میں اس واسطے کہ علامت شاہد ہو ساتھ اسکے کہ اس نے نجات پائی اور انہیں سے بعضے چیزیں خاص
ہیں ساتھ اس شخص کے جو خدا کے راہ میں مارا جاوے اور بعضے انہیں سے عام ہیں اسکے غیر کو اور بعضے
میں نزاع ہے اور یہ ترجمہ حدیث کا لفظ ہے روایت کیا ہے اسکو مالک نے جابر بن عتیک کی روایت سے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن ثابت کی بیار پرسی کو آئے پس ذکر کی ساری حدیث اور اس میں جو
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اپنے درمیان شہید کو گنتے ہو اصحاب نے کہا کہ جو خدا کے
راہ میں مارا جاوے اور اس میں یہ بھی ہے کہ شہید سات قسم میں سواری قتل کے جو خدا کے راہ میں ہو پس
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پر اتنا زیادہ ذکر کیا کہ جو آگ میں جل کر مر جاوے اور جو ذات الحب کے ورد سے
مرے اور عورت کے تقاس کی حالت میں مرے اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جو خدا کے راہ میں مرے
وہ بھی شہید ہے اور ایک روایت میں ہے کہ جو اپنے مال کے بچانے کے واسطے مارا جاوے وہ شہید ہے
اور دین اور خون اور اہل میں ہی اسی طرح فرمایا اور ایک روایت میں بل کا لفظ آیا ہے اور اسامی نے کہا
کہ حدیث ترجمہ کے مخالف ہے بلکہ ابن بطلال نے کہا کہ ترجمہ حدیث سے بالکل نہیں نکلتا اور یہ دلالت کرتا ہو
اسپر کہ وہ کتاب کے صاف کرنے سے پہلے مر گیا اور احتمال ہے کہ مراد اسکی تنبیہ ہو اسپر کہ شہادت قتل
میں بند نہیں بلکہ اسکے واسطے اور کئی اسباب میں اور ان اسبابوں کے عدد میں حدیثیں مختلف آئی
ہیں پس بعضی میں تو پانچ کا ذکر ہے اور بعضے میں سات کا اور جو بخاری کی شرط کے موافق ہے وہ پانچ
کی روایت ہے پس تنبیہ کی ساتھ ترجمہ کے اسپر کہ عدد دارد میں تنبیہ مراد نہیں یعنی حد بیان کرنی مراد
نہیں اور جو ظاہر ہوتا ہے واسطے میرے یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اول اقل معلوم کروایا
پھر اس پر زیادتی معلوم کر دئی پس ذکر کیا اسکو اور وقت میں اور نہیں قصد کیا بند کرنے کا سپر کسی چیز کے
اس سے اور تحقیق جمع ہوئی ہیں واسطے ہمارے کہہ رہے طریقوں سے زیادہ میں خصلتوں سے پس مجموعہ اس
چیز کا کہینے پہلے ذکر کیا ہے جوہ خصلتیں ہیں اور باب مَنْ يَتَكَبَّرُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْهُمُ ابواب
کی حدیث گزر چکی ہے کہ جسکو کھلا اسکے گھوڑے یا اونٹ نے یا کانا اسکو زہر بیٹے جانور نے یعنی
سانپ وغیرہ یا مر گیا اپنے بچھو نے پر ساتھ کسی موت کو کہ اللہ نے چاہا تو تحقیق وہ شہید ہے
اور ایک روایت میں ہے کہ سافر کی موت شہادت ہو اور ایک روایت میں جو کہ جو خدا کے راہ میں جو کیداری
کی حالت میں مراد وہ شہید ہو اور ایک روایت میں ہے کہ جو خدا کے راہ میں اپنے بچھو نے پر سے وہ بھی شہید
ہے لوزیر یہ کہا مبطون کے حق میں اولدینغ اور غریق اور شریق کے حق میں اور چیکو و زندہ کہا ابو سے اور جو

اپنی سولہوی سے لڑ کر مر جاوے اور صاحب ہر دم اور ذات الحجب اور ایک روایت میں ہے کہ سر پہرے والا
 دریا میں نہ پھونچے انکو قہ و سطو اسکے اجر شہید کا ہے اور پہلے گزر چکا ہے کہ جو خاص نیت و شہادت
 طلب کرے وہ شہید کہا جاتا ہے اور آئندہ آویجا کہ جو طاعون میں مرے وہ بھی شہید ہے اور ایک نیت
 میں ہے کہ جبکو انکی سواری گراوے اور ایک روایت میں ہے کہ جو پہاڑ کے سرے گرایا جاوے اور جبکو
 درندہ کھایا ہوے اور دریا میں ڈوب جاوے وہ خدا کے نزدیک شہید ہے اور انکے سوا کوئی اور چیز میں یہی
 حدیثوں میں وارد ہوئی ہیں لیکن انکے ضعیف ہونے کی وجہ سے میں نے انکو بیان نہیں کیا ابن ثلثین
 نے کہا کہ یہ سب موتیں ہیں جنہیں سختی ہے کہ خدا نے امت محمدیٰ پر احسان کیا ہے ساتھ اس طور کے
 کہ گردانا اسکا سنانا واسطے انکے گناہوں کے اور زیاتی انکے اجروں میں کہ چھوٹا وے انکو ساتھ
 انکے شہیدوں کے مرتبے میں کہتا ہوں جو ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ تائب لوگ جو مذکور ہوئے ہیں درجو
 میں برابر نہیں اور دلالت کرتی ہے اسپر وہ حدیث جو احمد وغیرہ نے روایت کی کہ کسی نے حضرت صلے
 اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کونسا جہاد افضل ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکے گہوڑے کی کوئچین
 کاٹی جاوے اور جسکا خون گرایا جاوے یعنی آپ جی مارا جاوے اور گہوڑا جی اور حضرت علی رضی
 روایت ہو کہ ہر موت کے اسکے ساتھ مسلمان مرے پس وہ شہید ہے لیکن شہادت کم و بیش ہے اور ان
 بیماریوں کی شرح کتاب الطب میں آوے گی اور حاصل ان حدیثوں کا یہ ہے کہ شہید و قسم میں ایک شہید
 دنیا کا اور ایک آخرت کا اور شہید آخرت کا وہ ہے کہ کافروں کی لڑائی میں مارا جاوے آگے بڑھنے والا
 نہ پیٹھ دینے والا خاص نیت والا اور دوسری قسم آخرت کا شہید ہے اور وہ لوگ وہ ہیں جو اوپر مذکور
 ہوئے ساتھ اس معنی کے کہ انکو بھی شہیدوں کے اجر کی جنس سے دیا جاوے گا اور دنیا میں شہیدوں کے
 احکام اپہر جاری نہیں ہوتے اور جب یہ بات مقرر ہوئی ہوگا اطلاق شہید کا غیر مقتول فی سبیل اللہ
 پر بطور مجاز کے (فتح) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ مَرْجَانٍ
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهِيدُ أَحْسَنُ الْمَطْعُونِ وَ
 الْمَبْطُونِ وَالْفَرْقُ وَصَادِقُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَرْجَمُهُ ابْرَهْرَثُ سے روایت ہو کہ حضرت
 صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہید پانچ قسم میں ایک تو وہ جو دبا میں مر جاوے اور دوسرا وہ جو پیٹ کی بیماری کو
 مرے یعنی دستوں سے اور سہال کو اور تیسرا وہ جو ڈوب جاوے اور چوتھا وہ جسپر بواہر گرے اور پانچواں وہ
 جو خدا کو لہ میں شہید ہووے یعنی جہاد میں مارا جاوے حَدَّثَنَا ابْنُ شَرَبٍ عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ
 عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سَيِّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طَاعُونَ

شہادۃ اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابن ابی مالک روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اپنے عام بیماری شہادت ہو واسطے ہر مسلمان کے بابِ قَوْلِ اللّٰهِ لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ وَنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ غَیْرُ اُولِی الضَّرِّ وَالْجَاهِدُوْنَ وَنَ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ اِلٰی قَوْلِهِ عَفْوًا رَاحِمًا

باب بیان میں اس آیت کے کہ برابر نہیں بیٹھنے والے مسلمان جنگویدن کا نقصان نہیں اور لڑنے والے اللہ کے راہ میں اپنے مال سے اور جان کو اس قول تک کہ جو اللہ بخشنے والا مہربان و ذکر کی آمین بخاری نے حدیث بر لاور زید بن ثابت کی بیچ سبب نازل ہونے اسکے کے اور اسکی پوری تفسیر سورہ ناز میں آو کی (نعم) حَدَّثَنَا ابُو الْوَلِیْدُ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ یَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَتْ لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ دَعَا سُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَیْدَ الْجَلْمَ بِکَتِیفٍ فَکَتَبَهَا وَشَکَى ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ ضَرَارَتَهُ فَذَلَّتْ لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ غَیْرُ اُولِی الضَّرِّ وَنَ ترجمہ بر لاور زید سے روایت ہو کہ جب یہ آیت اتڑی کہ نہیں برابر بیٹھنے والے مسلمان جنگویدن کا ضرر نہیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کو بلایا تو وہ موندھے کی ہڈی لیس کر آیا اپنے اس واسطے کہ اس وقت کا غم کماتا تھا تو اس نے اسکو اُسپر لکھا اور ابن ام مکتوم نے اپنے ضرر بیٹھنے اندے ہونے کی شکایت کی تو یہ آیت اتڑی کہ نہیں برابر بیٹھنے والے مسلمان جنگو ضرر نہیں

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزِیْقِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ الرَّهْرِیُّ ثَنَا یَحْیٰی بْنُ صَالِحٍ ثَنَا لُکَیْسَانُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِیِّ اَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ حُرَیْرَةَ ابْنَ الْحَكَمِ جَالِسًا فِی الْمَسْجِدِ فَاَقْبَلْتُ حَتّٰی جَلَسْتُ اِلَیْ حَبْنِهِ فَاَخْبَرَنَا اَنَّ زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ اَحْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمْلٰ عَلَیْہِ لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْجَاهِدُوْنَ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ لَجَاءَهُ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَهُوَ یُلْهَاهُ عَلٰی قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَسْتَطِیْعُ الْجِهَادَ لَجَاهِدْتُ لَوْ کَانَ رَجُلًا اَسْمَحٰی فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهِ وَخَذَهُ عَلٰی خَدَّیْ فَاَنْزَلَ عَلٰی حَتّٰی خَفْتُ اَنَّ تُرَضَّ خَدَّیْ ثُمَّ سُبَّتْ عَنْهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ غَیْرَ اُولِی الضَّرِّ وَنَ ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہو کہ میں مروان بن حکم کو مسجد میں بیٹھے دیکھا تو میں اسکی طرف متوجہ ہوا یہاں تک کہ میں اسکے ہاتھ میں بیٹھا تو اس نے ہکو خبر دی کہ زید بن ثابت نے اسکو خبر دی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ آیت لکھوائی کہ برابر نہیں بیٹھنے والے مسلمانوں سے اور لڑنے والے اللہ کے راہ میں تو ابن ام مکتوم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور حالانکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کو مجھ سے لکھوا ہے تو اس نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں جہاد کی طاقت رکھتا تو ابستہ جہاد

کرتا اور وہ اندامزہ تھا تو خدا نے اپنے رسول پر وحی اتاری اور حالانکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ران میری ران پر تھی تو آپ کی ران مجھ پر بہاری ہوئی یہاں تک کہ میں ڈرا کہ میری ران ٹوٹ نہ جاوے تو پہرہ حالت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دور ہوئی تو خدا نے یہ آیت اتاری **غَيْرَ أُولِي الضَّرَبِ** یعنی جنکو دکھ نہیں **بَابُ الصَّبْرِ عِنْدَ الْقِتَالِ** لڑنے کے وقت صبر کرنا **حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ نَامِعًا وَبِئْرَ ابْنِ عَجْرٍ وَثَنَا أَبُو سَهَابٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالَةَ ابْنِ النَّضْرِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي كُوفٍ كَتَبَ فَقَرَأَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَلْفَيْتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا أَمْرَ جِهَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى** روایت ہے کہ جب تم کافروں سے ملو یعنی جنگ میں تو صبر کرو اور قائم رہو یعنی صف جنگ میں نہ پہرو اور بیٹھ نہ دو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب مسلمانوں کا کافروں کو مقابلہ ہو تو مسلمانوں کو چاہیے کہ کافروں کے مقابلے سے پیٹھ نہ پھیریں **بَابُ التَّحْرِيزِ عَلَى الْقِتَالِ** لڑائی کی رغبت دلانے کا بیان **وَقَوْلُ اللَّهِ حَرِّضَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ** یعنی اور خدا نے فرمایا کہ **رَغِبْتَ** ولا مسلمانوں کو لڑائی پر **حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ نَامِعًا وَبِئْرَ ابْنِ عَجْرٍ وَثَنَا أَبُو سَهَابٍ عَنْ مُسْكَدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَنْدَقِ فَإِذَا الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يُخَفِّرُونَ فِي عَدَاةٍ بَارِدَةٍ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ عَبِيدٌ يَعْمَلُونَ ذَلِكَ لَهُمْ فَلَمَّا رَأَوْا مَا بِهِمْ مِنَ الضَّيِّقِ وَالْجُرْعِ قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّ الْغَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَةِ فَأَغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ فَقَالُوا أَجْمَعِينَ لَهُ عُنُ الْذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا** **أَبَدًا** ترجمہ اس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خندق کی طرف نکلے تو ناگہان مہاجرین اور انصار یاہینے کے گرد کہاں کی کہو دتے تھے سردی کے دن میں یعنی تاکہ کافر دینے کے اندر نہ آسکیں اور صحابہ کے پاس غلام نہ تھے جو انکو واسطے یہ کام کریں تو جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھی جو چیز کہ انکے ساتھ ہے تکلیف اور بچوک سو تو کہا اہی سچی زندگی نہیں مگر آخرت کی زندگی سو بخشدے انصار اور مہاجرین کو تو انصار اور مہاجرین نے آپ کے جواب میں کہا ہم وہ ہیں جنہوں نے محمد سے بیعت کی چاہا پر ہمیشہ جب تک ہم زندہ ہیں گے **ف** حدیث کی پوری شرح کتاب المغازی میں آویگی اور ترجمے کا لکھنا اس حدیث سے اس بہت سو ہے کہ تحقیق بیچ مباشر ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہو دتے کہ ساتھ نفس اپنے کے حرص دلانی ہے واسطے مسلمانوں کے عمل پر تاکہ لوگ سین آپ کی پیروی کریں **(فہم)** **بَابُ حَزْنِ الْخَنْدَقِ** دینے کے گرد کہاں کی کہو دتے کا بیان **حَدَّثَنَا أَبُو عَجْرٍ وَثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍ** **ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَعَلَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يُخَفِّرُونَ فَخَنَدَقِ حَوْلَ الْمَدِينَةِ**

وَيَقُولُونَ الذُّرَابُ عَلَى مَتْنِهِمْ وَيَقُولُونَ عَنْ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا عَلَى الْإِسْلَامِ مَا بَقِينَا
 أَبَدًا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْيِيهِمُ اللَّهُ إِنَّهُ لَا حَيْرَ إِلَّا حَيَّةٌ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرٌ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرٌ
 لَا انْقِصَارَ وَلَكُلِّهَا جِدْرَةٌ تَرْجُمُهُ نَسْرٌ مِنْ رَوَايَاتِ هُوَ كَهَابِجِينَ اور انصار مدینے کے گرد کہاں ہی کہو وہ نے لگے
 اور اپنی بیٹوں پر مٹی اٹھا اٹھا کر اور جگہ پہنکتے تھے اور کہتے تھے ہم وہ ہیں جنہوں نے محمد سے بیعت کی
 اسلام پر جب تک ہم زندہ رہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکو جواب دیتے ہو کہ اٹھی سچی زندگی نہیں مگر
 آخرت کی زندگی سو برکت کر انصار اور مہاجرین میں **حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ ثَابِتُ الشَّعْبَةِ عَنْ أَبِي**
إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ لَا أَنْتَ
مَا اهْتَدَيْنَا ترجمہ بارہم سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مٹی نقل کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اگر
 تو مہکودایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے **حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ كَعْبٍ ثَابِتُ الشَّعْبَةِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ**
عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَخْزَابِ يَنْقُلُ الذُّرَابَ وَقَدْ وَارَى
الذُّرَابَ بِيَاضَ كَطِينَةٍ وَهُوَ يَقُولُ لَوْ لَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا لَقَدْ قَاتَا وَلَا صَلَّيْنَا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ سَلَكْنَاهُ
عَلَيْنَا وَنَبَيْتُ الْأَقْدَامَ إِنْ لَا قِيَامَ إِنْ الْأُولَى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا إِذَا ارَادُوا قَاتِنَا أَبَيْنَا ترجمہ
 بارہم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جنگ اخواب کو دن دیکھا کہ مٹی نقل کرتے تھے
 مینے مٹی اٹھا اٹھا کر پہنکتے تھے اور حالانکہ مٹی نے آپ کی پیٹ کی سفیدی کو ڈھانکا ہوا تھا مینے ہر
 کا پیٹ گرد آلود تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اگر تیری ہدایت نہ ہوتی تو ہم ہدایت
 نہ پاتے اور نہ صدقہ کرتے اور نماز پڑھتے ہوتا ہر ہر چین کو اور ثابت رکھہ ہماری قدموں کو اگر ہم کا فوج سے
 مقابلہ کریں متیقن اس گروہ نے ہر سرکشی کی ہے جب وہ ہمارے قتلے کا ارادہ کرتے ہیں تو ہم انکار کرتے
 ہیں **فَإِنْ لَمْ يَكُنْ سَلَكْنَاهُ** اس حدیث کی شرح غازی میں آوے گی **بَابُ مَنْ جَسَسَ الْعُذْرَةَ عَنِ الْعَرَبِ** اگر کسی
 کو فدر جہاد سے روک رکھو تو اس کے واسطے غازی کا ثواب ہو جب کہ اسکی نیت سچی ہو **فَإِنْ لَمْ يَكُنْ سَلَكْنَاهُ** وصف
 ہر جو طاری ہوتی ہے مکلف پر کہ مناسب ہو واسطو سہولت کے اور اس کے **حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ**
يُوسُفَ ثَنَا زُهَيْرٌ ثَنَا حُمَيْدٌ أَنَّ النَّسَّاحَةَ قَالَتْ رَجَعْنَا عَنْ غَزَاةٍ بَثُّوكَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **وَنَسَّاسِيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ثَنَا حَمَّادُ هُوَ بْنُ زَيْدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزَاةٍ فَقَالَ إِنْ أَقُولُ مَا يَلْمِزُنِي خَلْفَنَا مَا سَلَكْنَا شَعْبًا وَلَا وَادِيًا
إِلَّا وَهُمْ مَعَاوِنُهُ حَيْثُ هُمْ **الْعُذْرَةُ قَالَتْ مَوْسَى ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ مَوْسَى بْنِ أَنَسٍ**
عَنْ أَبِيهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ اللَّهُ الْأَوَّلُ عُنْدِي أَحْمَدُ ترجمہ

انس رفتے روایت ہو کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جبک بنو کین تھے سو فرمایا کہ مقرر کر لو کہ ہر سو پہنٹ کر کہیں
 میں رہ گئے ہیں انہیں چلے ہم ہماروں کے کسی اونچے نیچے راہ لگا کر وہ ہمارے ساتھ تھی یعنی ثواب میں وہ بھی
 ہمارے شریک ہو کر ناجاری نے انکو روک رکھا ف اور مراد اساتہ عذر کے عام ہے بیماری اور عدم قدرت سو
 اوپر سے کہ اور ایک روایت میں ہے کہ انکو بیماری نے روکا اور گویا کہ وہ معمول ہے اکثر اوقات پر اور صاحب نے
 لکھا کہ گویا کہ وہی ہے واسطے اس حدیث کی یہ آیت کہ انہیں برابر بیٹھنے والے مسلمانوں سے جنگ کوئی دکھ
 نہیں آلاتی پس تحقیق وہ فاصل ہے درمیان قاعدین اور مجاہدین کے پرستنے کیا ضرر والوں کو قاعدین
 سے تو گویا کہ انکو فاضلین کے ساتھ ملایا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی پہنچتا ہے ساتھ نیت اپنی
 کے حال کے اجر کو جبکہ روکے اسکو عذر عمل کرنے سے (فتح) باب فضل الفقیر فی سبیل اللہ
 باب ہریان میں فضیلت روزہ رکھنے کے خدا کے راہ میں ف ابن جوزی نے کہا کہ جب سبیل اللہ کی
 لفظ مطلق ہو تو مراد اساتہ اس کے جہاد ہوتا ہے اور قرطبی نے کہا کہ سبیل اللہ سے مراد طاعت اللہ کی ہے
 پس مراد یہ ہے کہ جو خدا کی رضا مندی کے واسطے روزہ رکھو میں کہتا ہوں احتمال ہے کہ اس سے عام مراد
 ہو پہرینے فوائد ابو طاہر میں ابو ہریرہ سے حدیث پائی اسکی لفظ یہ ہے کہ کوئی نہیں جو خدا کے راہ میں چکر لای
 کرتا ہو تو روزہ رکھے خدا کے راہ میں آخر حدیث تک اور ابن دقیق العید نے کہا کہ اکثر احتمال اسکی عرف
 میں جہاد پر ہے پس اگر جہاد پر محمول ہو تو ہوگی فضیلت واسطے جمع ہونے دو عبادتوں کے اور احتمال
 ہو کہ مراد اللہ کی طاعت ہو بطرح کہ ہو اور اول توجیہ قریب تر ہے اور نہیں معارض ہو گا یہ اسکو کہ جہاد
 میں روزہ کہوں افضل ہے اسواسطے کہ روزہ پیار ضعیف ہوتا ہے دشمن کے مقابلے میں جیسے کہ اسکی
 تقریر پہلے گذر چکی ہے اسواسطے کہ فضیلت نہ کو راہ شخص کے حق میں محمول ہو جو ضعف کا خوف نہ کرے خواہ
 جسکو اسکی عادت ہو پس یہ امور نسبیہ سے ہو پس جسکو روزہ جہاد سے ضعیف نہ کرے تو روزہ اس کے حق میں
 افضل ہے تاکہ وہ نو فضیلتہ کو ترجیح کرے (فتح) حدیث کا اسحاق بن نصر شاعر الدوزاقی انا
 ابن جریج اخبرنی یحییٰ بن سعید و سہل بن ابی صابر انہما سمعا النعمان بن کثیر عن ابی
 عن ابی سعید الخدری قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من صام یوما
 فی سبیل اللہ بعد اللہ وجمہ عن النار سبعین جزیفا ترجمہ ابوسید خدی سے روایت ہے
 کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ کے ماہ میں سے جہاد میں ایک روزہ رکھو گا خدا اسکو دوزخ
 سے ستر برس کی راہ دور ڈالے کاف اور مراد شریک سے کثرت ہو اور ناپید کرنی ہے اسکی یہ بات
 کہ ناسی کی روایت بن سوبرس کا ذکر آیا ہے (فتح) باب فضل الفقیر فی سبیل اللہ خدا کے

راہ میں خرچ کرنے کا بیان **حدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ ثَنَا شَيْبَانُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ**
أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اتَّقَى زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
دَعَاهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ كُلَّ خَزَنَةٍ بَابَ آيٍ فَلَهُ حِلْمَةٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَلِكَ لِمَنْ
لَا تَوَى عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا رَجْوَا أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ خَرَبَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ
 سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جوڑا دیگا خدا کے راہ میں بلاوین گے اسکو
 بہشت کے چوکیدار سب چوکیدار بہشت کے دروازوں کے کہیں گے اور میان فلائے اور ہر آئے تو ابو بکر
 صدیق نے عرض کیا کہ یا حضرت اس شخص کو تو کچھ ذرا نہیں یہ کہ جس دروازے سے چاہے داخل ہووے اور
 دوسرے کچھ روئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ مجھکو امید ہے کہ تو انہیں لوگوں
 میں سے جکوب بہشت کو فرستے بلاوینگے ف جزا خرچ کرے میں دو اشرفی وے یا دو روپے یا دو
 پیسے یا دو گھوڑے یا دو کپڑے یا دو ٹیٹیاں اسی طرح ہر چیز کا جوڑا اور یہ جو قریا کے خزانہ باب تو بہت
 مقلوب ہے اس واسطے کہ وہ چوکیدار ہر دروازے کے ہیں اور جہاں پہنچا کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ
 سب علموں سے افضل ہے اس واسطے کہ غازی دیا جاتا ہے ثواب نمازی کا اور روزے دار کا اور صدقہ دینے
 والے کا اگرچہ کام نہ کرے اس واسطے کہ باب ریاں روزے داروں کے واسطے ہے اور تحقیق ذکر کیا گیا ہے اس
 حدیث میں کہ غازی ان سب دروازوں سے بلایا جاوے گا ساتھ خرچ کرنے قلیل خیر کے مال سے خدا کے
 راہ میں اتنے اور وہ پیر کہ باری ہوا ہے اسی ظہر حدیث سے روکنا ہے اسکو جو میں روزی کے باب میں
 پہلے بیان کیا ہے زیادتی سے احمد کی حدیث میں اس واسطے کہ نہیں ہے کہ ہر عمل والے کے واسطے ایک
 دروازہ ہے کہ وہ اس سے بلایا ہوا دیگا ساتھ انکے اور یہ دلالت کرتا ہے اس پر کہ واسطہ خدا کے راہ کے
 وہ خیر ہے کہ وہ عام ہے جہاں سے اور اسے سوا اور عمل میں (رفتم) **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ ثَنَا**
فُلَيْحُ بْنُ سَالِمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَامَ عَلَى الْمَنِيرِ فَقَالَ إِنَّمَا أُنْشِئُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِي مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ
ثُمَّ ذَكَرَ مَرَّةً لَمْ يَأْخُذْ بِأَحَدٍ هَؤُلَاءِ بِالْآخِرَةِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
وَبِأَيِّ نَجِيمٍ بَالِشَرِّ فَكَتَبَتْ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا يُوحَى إِلَيْهِ وَكَتَبَتْ لَنَا
كَأَنَّ هَلْ يُنْزِلُ سَمْعُ الْعَالَمِينَ أَنَّهُ مَسَّحَ عَنْ وَجْهِهِ الرُّخَصَاءُ فَقَالَ ابْنَ السَّائِلِ إِنَّمَا أَوْ
حَدَّثَنَا أَنَّ الْخَيْرَ لَا يَأْتِي إِلَّا بِالْخَيْرِ فَإِنَّهُ كُلُّ مَا نَبِئْتُ الرَّبَّ يَقْتُلُ أَوْ يَمْلَأُ أَهْلَهُ الْخَيْرَ
أَكَلْتُ حَتَّى إِذَا مُتُّ نَتَّ حَاصِرًا هَا اسْتَقْبَلَتِ النَّفْسُ فَطَلَتْ وَبَا لَتْ ثُمَّ رَمَتْ مَا

هَذَا الْمَالُ حِزْبُهُ خَلْقُهُ فَإِنْ لَمْ يَصْلَحْ لِمَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ فَعَلَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْيَتَامَىٰ وَالسَّائِلِينَ وَابْنِ الْمَسْكِينِ وَمَنْ كَذَبَ أَخَذَ مَا بَحَقِّهِ فَمَوْكَا لَا يَكُلُ لَا يَشْبَعُ وَيَكُونُ عَلَيْهِ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ ابو سعید خدری رحمہ سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا کہ سوائے اس کے کہ نہیں کرنا چاہیے پیچھے تیرا اس چیز کا ڈبہ جو کہولی جاوے گی تمہارے زمین کے برکت سے لینے اناج اور لباس اور چاندی سونے کی کان وغیرہ سے ہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کی زینت اور آرائش ذکر کی سوا ایک کو پہلے بیان کیا اور دوسری بار دوسری کو تو ایک مر و کثرت ہوا تو اس نے کہا یا حضرت کیا نیک چیز بھی بدی لاویگی میں نے جب زمین کی پیدا ہوئی چیز کو برکت فرمایا تو پہر بدی کیونکہ ہوئی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے جواب سے چپ رہے جو کہنے لگا کہ آپ کو وحی ہوتی ہے اور لوگ چپ ہو جیسے کہ ان کے سروں پر جاؤ زمین کروے انکو شکار کرنا چاہتے ہیں اور ڈرتے ہیں کہ مبادا حرکت کرنے سے اڑنے جاویں ہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرے مبارک سے پسینہ پونچھا تو فرمایا کہاں ہے اب پہنچنے والا کواہ خیر ہے یہ آپ کے متین بار فرمایا یعنی وہ مال خیر نہیں مقرر خیر سے خیر ہی آتی ہے البتہ ہر ایک گھاس جسکو ربیع کی فصل اگاتی ہے جانور کو ہلاک کر ڈالتی ہے یا ہلاک کے قریب کر دیتی ہے یعنی جبکہ حد سے زیادہ چرے لگاؤی جانور سبزہ کھاتے والے کو ہلاک نہیں کرتی کہ وہ کھایا کیا بیان تک کہ جب انکو دھوکہ کہیں حتیٰ کہ میں نے سیر ہوا تو اتفاقاً کے سامنے جا پڑا پیراں نے جنگلی کی اور لید کی اور پیشاب گیا پہر چرنے لگا اور کھانا شروع کیا بیشک یہ مال دینا کا ہر بہرا اور بیٹھا ہو اور خوب صاحب ہو مال مسلمان کا جس نے انکو بچا لیا یعنی حلال وجہ سے کمایا اور خرچ کیا انکو خدا کے راہ میں اور یتیموں میں اور مسکینوں میں اور مسافروں میں اور جس نے اس مال کو ناحق ایسا لینے حرام دھڑے جس سے کیا تو اس مالدار کا حال اس بیکار کا حال ہے کہ جو عکلی کی بیاری سے کھانا جاتا ہے اور کبھی سیر نہیں ہوتا اور وہ مال قیامت کو دن اسپر گواہ ہو گا یعنی اسپر کہ اس نے ناحق طعمے کھایا تھا

فارس حدیث کی پوری شرح رفاق بین آویگی اور غرض اس حدیث سے یہ قول راوی کا ہے فَعَلَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ یعنی خدا کے راہ میں خرچ کیا پس یہ قول اسکا موافق ہے واسطے ترجمہ کے اور نسائی میں خریم سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو خدا کے راہ میں کچھ خرچ کرے تو اس کے واسطے سات سو گنا ثواب کھایا جاتا ہے میں کہتا ہوں کہ یہ موافق ہے واسطے اس آیت کے مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَلَا يَنْفِقُونَ مثالی ان لوگوں کی جو اپنے مال خدا کے راہ میں خرچ کرتے ہیں انیز آیت تک (ف) باری فضل من جعفر غازی او خلفہ بھیکہ جو غازی کا سامان

دوست کو یہ اسکے پیچھے اسکے گہر کی اچھی طرح خبر لیا کرے وہ غازی کا سامان درست کرے جو اسکے سفر کا سامان تیار کرے اور اسکے پیچھے اسکے گہر والوں کی خبر لیا کرے **حَدَّثَنَا أَبُو مُعْجَرٍ**
ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ثَنَا الْحُسَيْنُ ثَنَا يَحْيَى قَالَ ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا بَسْرُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا
زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ
عَزَّاهُ وَمَنْ خَلَّفَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَجِزَهُ غزائے خالہ غزائے خالہ جنی سے روایت ہے
 کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو خدا کے راہ میں لڑنے والے کا سامان درست کرے تو بیشک
 وہ بھی غازی ہوا اور جو غازی کے پیچھے اسکے گہر کی اچھی طرح خبر لیا کرے تو مقررہ بھی غازی ہوا یعنی
 اسکو بھی غازی کے برابر ثواب ملے گا **ف ابن جہان نے کہا کہ** معنی اسکے یہ ہیں کہ وہ بھی ثواب میں غازی
 کے برابر ہے اگرچہ حقیقتہً جہاد کرے اور ایک روایت میں ہے کہ اسکے واسطے ہی غازی کے برابر ثواب
 ملے گا جانا ہے نہیں کم کی جاتی ثواب انکی سے کچھ چیز روایت کی یہ حدیث ابن جہان نے اور ابن ماجہ نے
 روایت کی ہے کہ جو غازی کا سامان درست کرے یہاں تک کہ پورا ہو تو اسکے واسطے ہی اسکے برابر
 ثواب ہوتا ہے یہاں تک کہ غازی مر جاوے یا پہرے آوے اور اس حدیث سے دو فائدے معلوم ہوتے
 ہیں ایک یہ کہ وعدہ مذکور مرتب ہو سامان غازی کے تمام کرنے پر کہ کسی چیز کی اسکو حاجت نہ رہے
 دوم یہ کہ وہ برابر ہے ساتھ اسکے اجر میں یہاں تک کہ یہ جہاد گزرے اور سلم کی ایک روایت میں ہے
 کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا تو فرمایا کہ چاہیے کہ مرد مردوں سے ایک مرد نکلے اور
 ثواب دونوں کے درمیان ہے یعنی آدھم آدھم اور ایک روایت میں ہے کہ پہر بیٹھنے والوں کو فرمایا کہ جو غازی
 کے پیچھے اسکے گہر کی خبر گیری کرے ساتھ اچھی طرح کے تو اسکے واسطے ثواب ہے مثل نصف ثواب غازی
 کے پس اس میں اشارت ہے اس طرف کہ غازی جب اپنا سامان خود درست کر لے یا قائم ہووے ساتھ
 کفایت اس شخص کے کہ اسکے پیچھے اسکے گہر کی خبر داری کرے تو ہوگا اسکے واسطے ثواب دو بار اور تفتیق
 جہت پکڑی ہے ساتھ اسکے اس شخص نے جسکا مذہب یہ ہے کہ مراد ساتھ حدیثوں کے جو وارد ہوئی
 ہیں ساتھ مثل ثواب فعل کے حاصل ہونا اصل ثواب کا ہے واسطے اسکے بغیر دو گنا ہونے کے بعد یہ کہ
 دو گنا ہونا خاص ہے اس شخص کے حق میں ہے جو مباشر عمل کا ہو یعنی جو اپنے ہاتھ سے عمل کے قریبی ہے
 کہا کہ نہیں جہت ہے واسطے اسکو اس حدیث میں دو وجہ سے ایک یہ کہ وہ محل نزاع کو شامل نہیں اسواسطے
 کہ مطلوب تو صرف یہ ہے کہ تحقیق ولایت کرنے والا انکی پر مشاکیا اسکے واسطے مثل اجر فاعل اسکے
 کی ہے ساتھ دو گنا ہونے کے یا بغیر دو گنا ہونے کے اور حدیث باب کی ہوائی اسکے نہیں کہ چاہتی ہے مشاکرت

کہ اور مشاطہ نے آہم آوہ ہونے کو پس دونوں میں فرق ظاہر ہے دوم یہ کہ احتمال ہے کہ نصف کا لفظ زیادہ ہو میں کہتا ہوں کہ اسکی حاجت نہیں کہ اسکے زیادہ ہونے کا دعویٰ کیا جاوے بعد ثابت ہونے اسکے کو صحیح میں اور جو چیز کہ اسکی توجہ میں ظاہر ہوتی ہے یہ کہ وہ لفظ بولی گئی ہے بہ نسبت مجسوم ثواب کے جو حاصل ہوتا ہے واسطے غازی کے اوچھے رہنے والے کو اسکے گہر میں ساتھ ہی طرح کے پس تحقیق کل ثواب جب تقسیم کیا جاوے درمیان ہونو کے آہم آوہ تو ہوگا واسطے ہر ایک کے دونوں سے مثل اس چیز کے کہ دوسرے کے واسطے پس نہیں تعارض ہے دونو حدیثوں میں اور ایہ جو وعدہ دیا گیا ساتھ مثل ثواب عمل کے اگر چہ اسکو نہ کرے جبکہ ہو واسطے اسکے انہیں ولالت یا مشارکت یا نیت صالح تو نہیں اپنے اطلاق پر دو گنا ہونے میں واسطے ہر ایک کے اور پیہر ناخیر کا اپنے ظاہر سے محتاج ہے طرف سند کی اور شاید سند اسکی جو کہتا ہے کہ عامل خود اپنی جان سے شقت کا مباشر ہوتا ہے برخلاف ولالت کرنے والے کے اور مانند اسکی لیکن جو غازی کو اپنے مال سے مثلاً سامان بیت کر دے اور اسی طرح وہ شخص کہ اسکے پیچھے والوں کی خبر گیری کرے وہ بھی کچھ شقت کا مباشر ہوتا ہے پس تحقیق نہیں حاصل ہوتا اس سے جہاد مگر جبکہ اس عمل سے کفایت کیا جاوے پس ہو گیا گویا کہ وہ بھی اسکے ساتھ جہاد کا مباشر ہے برخلاف اس شخص کے جو مثلاً صرف نیت پر اقتصار کرے اور اسکی بحث آئندہ آوے گی۔

(رفتم) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ تَنَاوَهُمَا عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي النَّبِيِّ مَوْلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ كَيْتَابًا بِالْمَدِينَةِ غَيْرَ بَيْتِ أُمِّ سَلِيمٍ وَلَا عَلَى زَوْجٍ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ إِنِّي أَرْحَمُهُمَا قَتَلَ أَخُوهُمَا مَعِيَ تَرْجُمُهُ النَّاسُ مِنْ رِوَايَتِهِ كَوْنُكَ مَعْتَرِ

صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ نہ میں ام سلیم کے گہر کے سوائے کسی گہر میں نہ جایا کرتے تھے اگر اپنے بی بیوں پر تو کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یہ عنایت کس سبب سے ہو فرمایا کہ اسکا بیہوش میرے لشکر میں مارا گیا ف ابن تین نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم کے پاس اکثر جایا کرتے تھے یعنی مراد کثرت کو ساتھ جانے نہیں تو کہی اسکی بہن ام حرام کس پاس جایا کرتے تھے اور شاید ام سلیم مقل کی بہن تھی یا اسکا غم ام سلیم کو ام حرام سے زیادہ ہوتا تھا میں کہتا ہوں کہ اس تاویل کی کچھ حاجت نہیں اس واسطے کہ ام سلیم اور ام حرام کا ایک گہر تھا اور نہیں مانع ہے یہ کہ دونوں میں ایک بڑے گہر میں ہوں کہ ہر ایک کے واسطے انہیں ملینہ جگہ جو پس ایک بار اسکی طرف منسوب کیا گیا اور ایک بار اسکی طرف منسوب کیا گیا اور ابن تین نے کہا کہ یہ طاقت حدیث کی ساتھ ترجمہ کے آپ کے اس قول کی جہت سے ہے کہ اسکے پیچھے اسکی گہر کی ہی طرح خبر گیری کرے

اس واسطے کہ یہ عام ہے اس سے کہ انکی زندگی میں ہوا اسکے مرنے کے بعد ہو اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سلم سلیم کے دل کو جبر کرتے تھے اسطورے کہ انکی ملاقات کو جاتے تھے اور انکی علت یہ بیان کرتے تھے کہ انکا بہائی میرے لشکر میں یا میری طاعت میں مار گیا پس ہمیں ہے کہ انکے پیچھے اسکے گھر کی خبر کری بھی طرح سے کرتے تھے بعد مرنے انکے کے اور یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نیک اخلاق سے ہے

(فتح) **بَابُ التَّخَوُّطِ عِنْدَ الْقِتَالِ** کا فزون کے ساتھ لڑنے کے وقت خوشبو لگانا اور غنوط وہ چیز ہے جو مرنے کو لگائی جاتی ہے **حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ ثَنَا خَالِدُ بْنُ** **الْمُحَارِبِ ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُوسَى بْنِ النَّسِّ قَالَ وَذَكَرَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ قَالَ أَقْبَى النَّاسِ ثَابِتُ** **ابْنِ قَلَيْسٍ وَفَدَحَسَرُ عَنْ فَخْدِيهِ وَهُوَ يَخْتَضُّ فَقَالَ يَا عَمْرُو مَا يَجْعَلُكَ الْأَخْيَ قَالَ أَلَا** **يَأْتِيَنَّ أَخِي وَجَعَلَ يَخْتَضُّ لِيَعْنِي مِنَ الْغَنَاطِ ثُمَّ جَاءَ جَلَسَ فَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ أَنْكَشَأَ قَامِنَ** **النَّاسِ فَقَالَ هَكَذَا عَنْ وَجْهِهَا حَتَّى تَضَارِبَ الْقَوْمَ مَا هَكَذَا لَكُنَّا نَفْعَلُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ** **صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ مَا عَوَّذَ ثُمَّ أَقْرَأَ نَكْرَهُ رَوَاهُ حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ النَّسِّ** +

ترجمہ: موسیٰ بن انس سے روایت ہوا حالانکہ ذکر کیا اس نے دن یمانہ ایک شہر کا نام جو بین میں ہے جب کہ مسلمانوں نے میلہ کذاب اور انکے یاروں کا محاصرہ کیا صدیق اکبر کی خلافت میں موسیٰ نے کہا کہ انش ثابت بن قیس کے پاس آؤ اور حالانکہ اس نے اپنی دونوں این تنگی کی تھیں اور وہ خوشبو لگاتا تھا تو اس نے کہا کہ اسے چاہیے کہ کس چیز سے روکا ہے کہ تو جنگ میں نہیں آتا تو اس نے کہا کہ ای میرے بیٹے میں یہی آتا ہوں اور خوشبو لگنے کا پہر ثابت صف میں آکر بیٹھ گئے اور ذکر کی راوی نے حدیث میں نہریت لوگوں کی ہے جو مسلمانوں کو شکست ہوئی تو ثابت بن قیس نے کہا کہ ہمارے آگے سے ہٹ جاؤ یعنی میرے لئے جگہ کشادہ کرو تاکہ ہم کا فزون سے لڑیں ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس طرح ذکر کیا کرتے تھے یعنی جگہ صف اپنی جگہ سے نہ ہرتی تھی بڑی ہو وہ چیز کہ عادت والی ہے تم نے اپنے بیسوں کو اپنے لڑائی سے بہا گئے والوں کو تو بیخ کی کہ تم نے عادت والی اپنے دشمنوں کو جو قوت میں تمہارے برابر ہیں یہ کہ تم ان سے بہاگ جاتے ہو یہاں تک کہ انہوں نے تم میں مسیح کیا اور تم سے لڑنے کی خواہش کی ف اور طبرانی اور حاکم وغیرہ نے یہ حدیث اسطوریہ نقل کی ہے کہ ثابت بن قیس جنگ یمانہ کے دن آیا اور حالانکہ خوشبو لگائی تھی اور دو کپڑے سیدھے پہنے تھے جنہیں کفناؤ جاوین اور حالانکہ مسلمانوں نے شکست کھائی تھی تو اس نے کہا کہ اٹھی میں بیزار ہوں اس چیز سے کہ یہ کافروائے اور غدر کرتا ہوں طرف تیری اس چیز سے کہ مسلمانوں نے کی ہے

یہاں گناہ پر فرمایا کہ بری ہے وہ چیز جو تم نے اپنے جیسوں کو عادت ڈالی آجکون ایک گہری چھلکا اٹھے زہر کو
 تو اس نے حملہ کیا اور لڑا یہاں تک کہ شہید ہوا اور اسکی زہر چورائی گئی تھی تو ایک مرد نے اپنے بلال نے
 اسکو شہید ہونے کے بعد خوب مین دیکھا تو اس نے کہا کہ میری زہر فلانی جگہ پالان کے تے ہانڈی میں رکھی
 تھی اور اسکے سوا اور کئی چیزوں کی بھی اس نے وصیت کی تو جسطرح اس نے کہا تھا اسی طرح لوگوں نے
 زہر کو پایا اور اسکی وصیتوں کو جاری کیا مہلے نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے ہلاکت چاہنی
 اپنی جان کی جہاد میں اور ترک کرنا اخذ رخصت کا اور تیاری کرنی واسطے اُمرے کے ساتھ خوشبو لگاتے
 اور کفن پہننے کے اور اس میں بیان ہے قوت ثابت بن قیس کی کا اور صحت یقین نسکی کی اور نیت اسکی
 کی اور یہ کہ جائز ہے بلانا ایک دوسری کو طرف لڑائی کی اور رغبت دلانی اوپر اسکے اور چہرہ کنا اسکا
 جو اس سے یہاں کے اور اس میں اشارت ہو طرف اسچیز کی کہ تھے اس پر اسحاب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
 زمانے میں شجاعت ہو اور ثابت رہنے سے لڑائی میں اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اسکے اس پر کہ ران
 عورت نہیں یعنی اسکا ہانا نہ فرض نہیں اور اسکی بحث نماز کے بیان میں گزر چکی ہے (فتح الباری)
باب فضل الطلیعة باب ہجریان فضیلت مقدمہ شاہ کے یعنی جو لوگ کہ وشن کی طرف پہنچ جاتے
 ہیں تاکہ وشن کی خبر لائیں اور اسکا حال معلوم کر کے امام کو آکر بتلاوین **حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ**
سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدَرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَأْتِنِي
بِخَبَرٍ الْقَوْمِ يَوْمَ الْاُخْرَابِ فَقَالَ الذُّبَيْرُ اَنَا نَعَمْ قَالَ مَنْ يَأْتِنِي بِخَبَرٍ الْقَوْمِ فَقَالَ الذُّبَيْرُ
اَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْلِيًا وَحَوْلِي الذُّبَيْرُ ترجمہ جابر نے
 روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق کے دن فرمایا کہ کون ہے کہافروں کی خبر لاوے
 تو زبیر نے کہا کہ یا حضرت میں لاتا ہوں پہر فرمایا کہ کون ہے کہ کافروں کی خبر لاوے تو زبیر نے کہا کہ یا
 حضرت میں لاتا ہوں پہر فرمایا کہ کون ہے کہ کافروں کی خبر لاوے تو زبیر نے کہا کہ میں لاتا ہوں تو حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر تمہیں یہ رکا کوئی خالص مددگار ہوتا ہے اور میرا خاص مددگار اور جان نثار
 زبیر ہے ف اور نسائی کی روایت میں ہے کہ نبی کریم کے خاکے دن جب امر سخت ہوا تو حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون ہے کہ انہی خبر لاوے آخر حدیث تک ابواسمیں ہے کہ زبیر تین بار انکی طرف گئے
 اس سے معلوم ہوا کہ مراد قوم سے پہلی روایت میں نبی کریم بن اور اسکا بیان مغازی میں آدیا اور یہ کہ
 جب قریش وغیرہ عرب کو سب کافر دینے پر چڑھے آئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے کے گرو
 خندق کہودی تو مسلمانوں کو یہ خبر پہنچی کہ یہودی فریضہ نے جو مسلمانوں سے عہد کیا ہوا تھا ہوا تھا ہوا تھا

نے توڑ ڈالا اور مسلمانوں کی لڑائی پر کھار ویش سے شریک ہوئے اور جاری کی شرح آگے آوی رکھنے کے واسطے

باب مَلَّيْتُ الطَّلِيعَةَ وَحْدَهُ کیا امام صرف ایک آدمی کو تنہا دشمن کی خبر لانے کے واسطے بھیجے **حَدَّثَنَا صَدَقَةُ** اَنَا ابْنُ عَيْنَةَ **ثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى **أَنَّهُ** سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ

قَالَ نَدَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ **قَالَ** صَدَقَةُ **أَخْبَنُهُ** يَوْمَ الْخَنْدَقِ **فَانْتَدَبَ** **لِلزُّبَيْرِ** نَدَبَ النَّاسِ **فَنَدَبَ** الزُّبَيْرُ **قَالَ** إِنَّ لِكُلِّ بَيْتٍ حَوَارِيًّا وَلَكِنْ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرِ

ابْنُ الْعَوَّامِ ترجمہ جابر بن عبد اللہ نے روایت ہو کہ جنگ خندق کے دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بلایا یعنی فرمایا کہ ہر گروہ دشمن کی خبر لاوے تو زیر آپ کا حکم بجالایا پھر دوسری بار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بلایا تو زیر آپ کا حکم بجالایا پھر تیسری بار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بلایا پھر بھی زیر آپ کا حکم بجالایا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر ہر پیغمبر کا ایک خاص مددگار ہوتا ہے اور میرا خاص مددگار زیر بن عوام ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہو استعمال کرنا تجسس کا چارہ دین اور اس میں تعریف ہے زیر کی اور قوت دل اس کے اور صحت یقین اس کے کی اور یہ کہ جائز ہے مرد کو سفر کرنا تنہا اور یہ کہ تنہا سفر کرنے کی ممانعت تو صرف اس وقت ہے جب کہ اس کی طرف حاجت نہ ملے اور اس کی بحث آئندہ آوے گی **بَابُ سَفَرِ الْاِمْتِنَانِ** باب ہے بیان میں سفر کرنے دو شخصوں کے ف یعنی جواز اس کا اور مرد و مفرد و شخصوں کا ہے نہ سفر کرنا سوار کے دن برخلاف اسکے جسکو آدمی نے سمجھا پھر بخاری پر اعتراض کیا اور رو کیا ہے ابن تین نے باخبر کر دیا کہ ہے بخاری نے اس میں حدیث ایک بن حیرت کی کہ تم دونو ازواج دیا کرو اور گویا کہنا کرو اور اشارت کی ساتھ اسکے طرف اس چیز کی کہ اسکے بعض طریقوں میں واقع ہوئی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو یہ بات اس وقت بھیجی جب کہ انہوں نے اپنی قوم کی طرف سفر کرنے کا ارادہ کیا پس لیا جاتا ہے جواز اجازت دینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطے ان کے میں کہتا ہوں کہ شاید اس نے اشارہ کیا ہے ساتھ ضعیف ہونے حدیث کے جو وارہ ہوئی ہے جہرک میں سفر کرنے ایک اور دو آدمی نے سواور وہ حدیث یہ ہے جو اصحاب سنن نے عموماً شیب سے روایت کی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک سوار ایک عیضا ہے اور دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار سوار ہیں یعنی تین کو سفر کرنا درست ہو میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث حسن الاسناد ہے اور ترجیح کہا ہے اسکو ابن حجریمہ اور حاکم نے ابواب باندہ ہے واسطے اسکے ابن خزیمہ نے النہی عن سفر الاثنین وان کتاوہ اللہ فی عصاة یعنی دو کو سفر کرنا منہ ہے اور یہ کہ تین کو مکرمہ گارہن اسواسطے کہ معنی شیطان

کے ہجرت گناہین اور بری نے کہا کہ یہ جہنک ادب اور شاوکی ہے واسطے اسچیز کے کہ خوف کیا جاتا ہے تنہا
 پہر وحشت اور وحدت سے اور یہ حرام نہیں پس تنہا جنگل میں چلنے والا اور اسی طرح گہرین تنہا رات
 کھٹنے والا نہیں امن میں ہے وحشت سے خاصکہ جبکہ اسکا فکری اور دل ضعیف ہو اور
 حق یہ ہے کہ لوگ اس میں مختلف ہیں پس احتمال ہے کہ یہ بھی واقع ہوئی ہو واسطے کہ ہارنے والے کے
 پس نہ شامل ہوگی اسکو جبکہ اسکی حاجت ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی الداکب شیطان کے یہ
 ہیں کہ تنہا سفر کرنے پر اسکو شیطان باعث ہوتا ہے باوہ اپنے فعل میں شیطان کے مشابہ
 ہوتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ اسواسطے مکرہ ہے کہ اگر اکیلا آدمی سفر کرے اور سفر میں مرجاوے
 تو نہ پاویگا کسی کو کہ اسکا خبر گیر ہو اور اسکو قنناوے و فناوے اور اسی طرح اگر وہ میں سے ایک
 مرجاوے تو نہ پاویگا کسی کو کہ اسکا مددگار ہو بخلاف تین آدمی کے کہ وہ اکثر اوقات اس خوف سے
 امن میں ہوتے ہیں (فتح) **حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ ثَنَا أَبُو شَيْبَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ**
أَبِي قَتَادَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ انْصَرَفْتُ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ لَنَا أَفْصَحُ كَيْ إِذْنَا وَاقِيْمَا وَلِيُوْمُ مَلَكُهَا أَكْبَرُ كَمَا تَرَجَمَ مالک بن حویرث
 سے روایت ہو کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے پہر تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہکو
 مجھ کو اور میرے ساتھی کو فرمایا کہ جب نماز کا وقت آوے تو اذان دیا کرو اور اقامت کہو اور چاہیے
 کہ تم دونوں بڑا امام بنے **بَابُ الْحَيْلِ مَعْقُوْدَةٍ فِي نَوَاصِيْهَا الْحَيْدُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ** گہروں
 کی چوٹیوں میں خیر و بستہ ہر قیامت کو دن تک ف اسی طرح باب باندھے بخاری نے ساتھ
 لفظ حدیث کو نیز یاد دہانی کے اور تحقیق استنباط کی ہے اس نے اس سے وہ چیز کہ آئندہ باب
 میں آوے گی (فتح) **حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ ثَنَا مَالِكُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ**
ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَلْحَيْلِ فِي نَوَاصِيْهَا الْحَيْدُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ
 ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خیر گہروں کی
 چوٹیوں میں وہ بستہ ہے دن قیامت تک **حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ**
حُصَيْنٍ وَابْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْجَعْدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَلْحَيْلِ مَعْقُوْدَةٍ فِي نَوَاصِيْهَا الْحَيْدُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ قَالَ سَلِمَانُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ
عُرْوَةَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ وَتَابِعَهُ مُسَدَّدٌ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ
أَبِي الْجَعْدِ ترجمہ عروہ بن حبیہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گہروں

کی چوٹیوں میں کی گئی ہے بیست و بیست و ان ایک و ایک روایت میں ہے کہ راوی نے کہا کہ عروہ
 بہت گھوڑے رکھا کرتے تو یہاں تک کہ اپنے انگوٹھ میں سر گھوڑے دیکھے اور ایک روایت میں
 آٹا زیادہ ہے کہ اوٹ غرت میں واسطے اپنا لکون کے اور کربون میں بکت ہے (فتح مکتبہ شام)
 مَسَدٌ وَتُكَايِحِي عَنْ شُجْبَةٍ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِرُّ كُفَّةٌ فِي تَوَاصِي الْخَيْلِ تَرْجِمُهُ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ سَوْرَاتٍ بِرُكُوفِ حَضْرَتِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ
 سَلَّمَ نے فرمایا کہ برکت گھوڑوں کی چوٹیوں میں ہے و فی نے برکت انکی چوٹیوں میں اترتی ہے عیاض
 نے کہا کہ جب گھوڑوں کی چوٹیوں میں برکت ہو تو بعید ہے کہ انہیں خوست ہو پس احتمال ہے یہ کہ ہونوست
 جسکا ذکر آئندہ آتا ہے یہ غیر ان گھوڑوں کے جو جہاد کے واسطے باندھے جادین اور یہ کہ جو گھوڑے
 کہ جہاد کے واسطے تیار کیے گئے ہیں وہی خاص کیے گئے ہیں ساتھ خیر اور برکت کے یا کہا جادوے
 کا کہ برائی اور بددلی کا ایک ذات میں جمع ہونا ممکن ہے پس تحقیق تفسیر کی گئی ہے خیر ساتھ اجرا و غنیمت
 کے اور نہیں منع ہے یہ کہ ہو یہ گھوڑا اس قبیل سے کہ بشکلی لی جاتی ہے ساتھ اسکے میں کہا ہوں
 کہ انکی بحث آئندہ آوے گی اور یہ جو کہ گھوڑا تو مروا ساتھ اسکے وہ گھوڑا ہے جو جہاد کے واسطے
 پکڑا جاتا ہے یا مٹھ کر اس پر سوار ہو کی لڑائی کی جادوے یا اسکے واسطے باندھا جادوے واسطے فرلے حضرت
 صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے آئندہ حدیث میں کہ گھوڑے متن قسم میں پس تحقیق روایت کی ہے جس
 نے اسما بنت یزید سے بطور رخ کے کہ گھوڑوں کی چوٹیوں میں خیر و برکت ہے قیامت کو دن تک
 سو جو اسکو باندھے واسطے تیاری کے خدا کے راہ میں اور ثواب کی نیت سے اس پر خرچ کرے تو ہو گا سیر
 ہونا اسکا اور ہو گا انکی اور سیر ہونا اسکا اور پیاس انکی اور لید انکی اور پیشاب اسکا نہایت سکی تھلہ میں
 قیامت کو دن اور واسطے قول حضرت صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے آئندہ باب کی حدیث میں کہ اجرا و غنیمت
 یعنی وہ اجرا و غنیمت میں ہے اور مروا ہتی سے جگہ بال میں جھٹھے پر لٹکے ہوتے ہیں خطاب وغیرہ نے کہا
 کہ احتمال ہو کہ مروا ہتے سے تمام ذات گھوڑے کی ہو اور یہ بعید ہے باب کی تیسری حدیث کو اور سلم میں جریر
 سے روایت ہو کہ میں نے حضرت صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو دیکھا کہ اپنی انگلی سے اپنی گھوڑے کا ہاتھ پھیرتے تھے
 اور کہتے تھے آخر حدیث تک اس حال ہے کہ ہاتھ اس واسطے خاص کیا گیا ہو کہ وہ گھوڑے کی اگلی طرف میں
 ہے واسطے اشارت کرنے کے طرف اس بات کی کہ نفیست یہ آگے بڑھنے کو ہے ساتھ اسکے
 طرف ٹخن کی سوائی پیچھے رہنے کے اسوٹھو کہ انہیں پیٹھ دینے کی طرف اشارہ ہے اور اس تہ لالی کیا
 گیا ہے ساتھ اسکو اس پر کہ جو چیز وارد ہوئی ہے چھ اسکے خوست کو وہ اپنے ظاہر پر نہیں مینے اسکو ظاہر مینے

مرا وہی یقین احتمال ہے کہ ہمارا اسکا واسطہ جس گہوڑے کی جیسے تحقیق وہ درپے اسبات کو ہے کہ اس میں خیر ہو پس اس پر جو باندہ ہے اسکو واسطہ عمل غیر صالح کے پس حاصل ہونا گناہ کا واسطہ عارض ہونے اس امر حاجی کے ہے اور ابن عبد البر نے کہا کہ اس میں اشارت ہو طرف فضیلت دینے گہوڑے کی اسکو سوائے اور چوپایوں پر اس واسطہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی بات اور جانوروں کے حق میں نہیں کہی اور نسانی میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک گھوڑوں سے زیادہ ترکوئی خیر محبوب نہ تھی اور خطابی نے کہا کہ اس میں اشارت ہے کہ جو مال گھوڑوں کے رکھنے سے کمایا جاوے وہ سب مالوں کو بہتر اور پاکیزہ تر ہے اور عرب مال کو نیز کہتے ہیں (فتح) **کَابُ الْجَهَادِ مَا يَنْصَحُ الْبَرَّ وَالْفَاجِرَ جَاهِدَ جَاهِدَ جَاهِدَ جَاهِدَ** اور لازم ہے ساتھ امام عادل اور گنہ گار کے **لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَعْقُودَةٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ** یعنی واسطہ دلیل قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ گھوڑوں کی چوٹیوں میں بہلائی وابستہ ہے قیامت کے دن تک یہ ہستدلال ہیں امام احمد نے کیا ہے اس واسطہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا کہ گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر قیامت تک باقی رہے گی اور تفسیر کیا خیر کو ساتھ ثواب اور غنیمت کو اور غنیمت ساتھ اجر کے سوا اس کے نہیں کہ حاصل ہوتی ہے گھوڑوں سے ساتھ جہاد کے اور نہیں قید کیا اسکو ساتھ اسوقت کے جبکہ ہوا امام عادل یعنی امام کے عادل ہونے کی اس میں قید نہیں پس ولایت کی اس نے اس پر کہ نہیں فرق ہے سچ حاصل ہونے اس فضیلت کے درمیان اس کے کہ جو جہاد ساتھ امام عادل کے یا ظالم کے اور اس حدیث میں ترغیب جو سچ جہاد کرنے کو گھوڑے پر اور نیز اس میں خوشخبری ہو ساتھ باقی رہو اسلام کے اور مسلمانوں کے قیامت کو دن تک اس واسطہ کہ جہاد کے باقی رہنے کو جہاد دین اور غازیوں کا باقی رہنا لازم ہے اور غازی مسلمان ہیں اور وہ مانند دوسری حدیث کی ہو کہ ہمیشہ میرے امت میں سے ایک گروہ لڑتا رہے گا دین حق پر قیامت تک کہ ہمیں بھی بشارت ہو ساتھ باقی رہنے دین اسلام کے قیامت تک اور ہستدلال کیا ہے اس سے خطابی نے ثابت کرنا حصے کا واسطہ گھوڑے کے کہ ستم ہوتا ہے اسکو سوار اسکو سبب ہو پس اگر مراد اسکی حصہ زیادہ ہے واسطہ سوار کے پیادے پر تو ان میں کچھ نزاع نہیں اور اگر اسکی یہ مراد ہے کہ گھوڑے کے واسطہ دو حصے ہیں سوا حصے اسکو سوار کو تو یہ محل نزاع ہے اور حدیث اس پر ولایت نہیں کرتے (فتح) **حَكَّمْنَا أَبَوَايَ كَيْفَ شَاءَ لِكَيْ لَا يَأْتِيَ عَايِرَ شَأْنٍ عَرُوفَةَ الْبَاءِ** **أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودَةٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ** **الْأَجْرُ وَالْغَنَمُ** مرتبہ عہدہ باری سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خیر گھوڑوں کی چوٹیوں میں وابستہ ہے قیامت کو وہی تک جو بیٹے ثواب اخروی اور غنیمت **كَابُ**

مَنْ خَتَمَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَقَوْلُهُ تَعَالَى وَمَنْ رَبَّاطَ الْخَيْلَ جُرْعَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَكَانَتْ لَهُ مِثْلُ بَنَاتٍ عَدْنٍ
 روک رکھ پیئے انکی نصیحت کا بیان واسطے ویل اس آیت کو کہ تیار کرنے گھوڑوں کے سے واسطے جہاد کے

ف ابن عباس سے اس آیت کی تفسیر میں روایت ہے کہ گھوڑوں کی چوٹی پر شیطان کا قابو نہیں۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ ثنا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَنَا حَلْتُ بَنِي أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ

الْمُقْبِرِيِّ يَحْدِثُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ رِيَّةً يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَتَمَ

فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِيْمَانًا بِاللَّهِ وَتَعَدُّ نَفَايُوعِهِ فَإِنَّ شَبْعَةَ وَدَيْةً وَرَوْثَةً وَبُوكَةَ

فِي مِيزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو خدا

کے راہ میں پیئے جہاد کی نیت سے گھوڑا رکھے خدا کو مان کر اور اسکا وعدہ سچا جان کر تو البتہ اس کے چاروں

اور باقی پینے کی اور سکی لید اور پیشاب کے برابر ثواب اس کے ترازو میں ہوگا قیامت کے دن پیئے جب

خدا ہی کے واسطے خالص جہاد کی نیت سے گھوڑا پالے نام منظور نہ ہو تو یہ ثواب پاؤف یہ جو کہا کہ اسکا

وعدہ سچا جان کر تو وعدی سے مراد وہ چیز ہے کہ وعدہ دیا ہے ساتھ اسکو خدا نے ثواب سچا اور جہاد

کے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے وقف کرنا گھوڑوں کا واسطے دفع کرنے کے مسلمانوں

سے اور سنبھال دینا کیا جاتا ہے اس سے جواز وقف کرنا غیر گھوڑوں کا پیئے جب گھوڑے کا وقف کرنا جائز

ہو تو اس کے سوا اور چیزوں منقولہ اور غیر منقولہ کا وقف کرنا بطریق اولیٰ جائز ہوگا اور یہ جو کہا کہ لید سکی

تو مراد اسکا ثواب ہے نہ یہ کہ بعینہ انکی لید ترازو میں تولی جاوے گی اور اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو نیت سے

ثواب ملتا ہے جو جب کہ عمل کرنے والا ثواب پاتا ہے اور یہ کہ حاجت کو واسطے کردہ چیز کا نام لیں سادرت

ہو اور ابن ابی حمزہ نے کہا کہ اس حدیث سے سمجھا جاتا ہے کہ یہ نیکیاں قبول کیجاتی ہیں اس کے صاحب

سے واسطے نص کرتے شارع کے سپر کردہ اس کے ترازو میں تولی جاوے گی بخلاف اور نیکیوں کے کہ وہ

کبھی مقبول نہیں ہوتیں پس نہیں داخل ہوتیں ترازو میں اور ابن ابیہ میں روایت ہے کہ جو خدا کا مال

میں گھوڑا باندھے پھر اسکو اپنے ہاتھ سے گھاس کاٹ کر کھلا دے تو اس کے واسطے ہر ایک والے

کو بدلے نیکی لکھی جاتی ہے (فتح) باب اسم الفرس والحصان بیان میں ذکر کرنے نام

گھوڑے اور گدھے کو اور جائز ہوئے اس کے واسطے امتیاز کے غیر جنس انکی سے یعنی جائز ہے

نام رکھنا گھوڑے اور گدھے کا اور اسی طرح جائز ہے نام رکھنا ان کے سواے اور چوپایوں کا ساتھ

ناموں کے کہ خاص کرین انکو ہوا ناموں جنسوں انکی کے اور تحقیق کوشش کی ہے اس نے جس

نے سیرت نبوی میں تالیف کی ساتھ بیان کرتے ناموں اس چیز کے کہ وارد ہوئی ہے حدیثوں

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْجَمَاعَةِ قَالَ لَهُ خُفْيَةُ فَقَالَ يَا مَعَاذَ هَلْ تَدْرِي مَا لَقِيَ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ
 وَمَا لَقِيَ الْعِبَادَ عَلَى اللَّهِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ
 وَلَا يَشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَحَقَّ الْعِبَادَ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يَعْذِبَ مَنْ لَا يَشْرِكُ بِهِ شَيْئًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 أَفَلَا يَبْشُرِيهِ النَّاسُ قَالَ لَا يَبْشُرُهُمْ فَيَبْكُوا حَرِّبَهُمْ مَعَاذَ اللَّهِ سَے روایت ہو کر میں حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کے پیچھے ایک گدھے پر سوار تھا جسکو بغیر کہا جاتا تھا میں نے خاکی رنگ تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کہ ایسا عذاب پہلا تو جانتا ہے کہ بندہ نہ خدا کا کیا حق ہے اور بندہ نہ خدا پر کیا حق ہے میں نے کہا
 کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے فرمایا کہ مقرر خدا حق تو بندہ نہ کرے اس کی بندگی کریں اور اس کے
 ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور بندہ نہ کا حق خدا پر یہ ہے کہ عذاب نہ کرے اس شخص کو جو اس کے ساتھ کسی کو
 شریک نہ کرے تو میں نے کہا کہ اگر حکم ہو تو لوگوں کو خوشخبری سنادوں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ
 خوشخبری سنانا پس انما وکر بطنین مے اور عمل کے ساتھ کوشش کر نیکی ف اس حدیث کی شرح
 کتاب العلم میں گزر چکی ہے اور باقی شرح اس کی کتاب راق میں آوے گی (فتح) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
 بَشَّالٍ ثَنَا غُنْدُ ثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَانَ فَرَحًا بِالْمَدِينَةِ فَاسْتَعَارَ
 الْبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لَنَا يَقَالَ لَهُ مَسْدُوبٌ فَقَالَ مَاذَا كُنَّا مِنْ فَرَسٍ وَإِنْ وَجَدْنَا
 الْفَرَسَ حَرِّبَهُمْ أَنَسُ سَے روایت ہو کر دینے میں ایک بار بول پڑی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا
 گہوڑا مارا یہ لیا جسکو مذہب کہا جاتا تھا تو فرمایا کہ میں نے تو کچھ بول نہیں دیکھی اولیستہ ہمنے تو اس کا قدم
 دیا یا یا یعنی نہایت تیز قدم یا یا ف یہ حدیث پہلو گزر چکی ہے اور موافقت اس کی ساتھ ترجمہ کے ظاہر
 ہو (فتح) بَابُ مَا يَذْكُرُ مِنْ شُؤْمِ الْفَرَسِ باب جو بیان میں اس چیز کے کہ ذکر کی جاتی ہو گہوڑی
 کی نحوست صرف میں کیا وہ اپنے عموم پہ ہے یا بعض گہوڑوں کے ساتھ خاص ہے اور کیا وہ اپنے
 ظاہر پہ ہے یا مول ہے اور اس کی تفصیل آئندہ آوے گی اور تحقیق اشارہ کیا ہے بخاری نے ساتھ واو کر کے
 حدیث پہل کے بعد حدیث ابن عمر کے طرف اس کی کہ جو حصر کہ ابن عمر کی حدیث میں ہے وہ اپنے
 ظاہر پہ نہیں اور اشارہ کیا ہے ساتھ ترجمہ باب کے جو اس کے بعد ہے اور وہ یہ ہے کہ گہوڑے تین آدمیوں
 کے واسطے ہیں طرف اس کی نحوست مخصوص ہے ساتھ بعض گہوڑوں کے سوائے بعض کو اور یہ سب اشارت
 اس کی تیز نظر اور باریک بینی کا نتیجہ ہے (فتح) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ
 أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَقُولُ إِنَّ الشُّؤْمَ فِي ثَلَاثٍ فِي الْفَرَسِ وَالْمَرْءِ وَالْأَرْضِ حَرِّبَهُمْ ابْنُ عُمَرَ سَے روایت ہو کر حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوش اور نامبارکی تو تین چیزیں ہیں کہوڑے مین اور عورت مین اور گہر مین
 ف ابن عربی نے کہا کہ حصران تین چیزوں میں بہ نسبت عادت کے ہے نہ بہ نسبت پیدائش کے اور
 اسکے غیر نے کہا کہ خاص کی گئیں یہ تین چیزیں ساتھ ذکر کے واسطے دراز ہونے ملازمت انکی کہے کہ یہ
 مدت تک ساتھ رہتی ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ نہیں خوش اور بدشگون لینا اگر تین چیز میں
 اور ایک روایت میں ہے کہ اگر بدشگون لینا کسی چیز میں ہے تو ان میں ہے اور طیر و اور شوم کے معنی
 ایک ہیں اور ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نامبارکی ان تین چیزوں میں ہے ابن قتیبہ نے کہا
 اہل جاہلیت شگون بد لیا کرتے تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو منع کیا اور انکو مستحلاً یا کہ
 شگون بد نہیں موجب انہوں نے نہ مانا تو باقی رہی خوشی ان تین چیزوں میں کہتا ہوں کہ ابن
 قتیبہ نے اسکو ظاہر کو لیا ہے اور لازم آتا ہے اسکے قول پر کہ جو بدشگون لے ساتھ کسی چیز کے انہیں سے
 تو اسپر ترقی ہے وہ چیز جسکو وہ بُرا جائے اور قرطبی نے کہا کہ نہیں گمان کیا جاتا ساتھ ابن قتیبہ کے
 کہ وہ محل کرتا ہے اسکو اسپر جسکو اہل جاہلیت اعتقاد کرتے تھے بنا پر اسکے کہ وہ بذاتہ نفع اور نقصان پہنچاتا
 ہے پس یہ خطا ہے اور سوائے اسکے نہیں کہ مراد اسکی یہ ہے کہ یہی تین چیزیں ہیں جنکے ساتھ لوگ اکثر
 اوقات شگون بد لیتے ہیں سو جب کسی کے جی میں کوئی چیز واقع ہو تو اسکو جائز ہے یہ کہ اسکو اسکے
 غیر کے ساتھ بدل ڈالے اور ایک روایت میں ہے کہ اگر خوشی کسی چیز میں ہے تو ان تین چیزوں میں ہے اور یہ
 موافق ہے واضح حدیث سہل کے جو اب کی دوسری حدیث ہے اور وہ تقاضا کرتی ہے نہ جزم کرنے کو
 ساتھ اسکے خلاف روایت زہری کے ابن عربی نے کہا کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ اگر فرضاً خدا نے کسی چیز میں
 نامبارکی پیدا کی ہے اس قبیل سے کہ جاری ہوئی ہے بعض عادت سے تو سوائے اسکے کچھ نہیں کہ پسند
 کرتا اسکو اللہ ان چیزوں میں اور مازی نے کہا کہ محل اس روایت کا یہ ہے کہ اگر خوشی حق ہے تو یہ
 تین چیزیں زیادہ تر لائق ہیں ساتھ اسکے اس معنی سے کہ واقع ہوتا ہے ولوی میں بدشگون لینا ساتھ ان
 چیزوں کے اکثر اس چیز سے کہ واقع ہوتا ہے ساتھ غیر انکے کے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے
 اس حدیث سے انکار کیا کہ ابوہریرہ بول گیا اور اسکے انکار کے کوئی معنی نہیں باوجودیکہ اور اصحاب نے
 بھی ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی موافقت کی ہے اور جنہوں نے اسکی یہ تاویل کی ہے کہ یہ حدیث بیان کی گئی
 ہے کہ بیان کرنے کے اعتقاد لوگوں کے چچا اسکے نہ یہ کہ وہ اخبار ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ساتھ
 ثابت ہونے اسکو کے اور چال حدیثوں کی جنکا ذکر پہلے ہو چکا ہے اس تاویل کو بعید ٹھہراتے ہیں ابن
 عربی نے کہا کہ یہ جواب ساقط ہے اسول سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسوا سوا نہیں فرماتے

کے تاکہ خبریں لوگوں کو ان کے اعتقاد گذشتہ اور حال سے اور سوائے اسکے کچھ نہیں کہ بیسے کے ہیں سوائے
 متکلم کے اُس چیز کے جس کا اعتقاد کہنا لوگوں کو لازم ہے اور ایک روایت میں ہے کہ نہیں ہے سخت
 اور تحقیق ہوتی ہے سخت عورت میں اور گہر میں اور گھوڑے میں اور اسکی سند میں ضعف ہے اور
 عبد الزاق نے اپنے مصنف میں معمر سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا جو اس حدیث کی تفسیر کرتا ہے
 کہتا ہے کہ عورت کی سختی یہ ہے کہ اولاد نہ بنے اور گھوڑے کی سختی یہ ہے کہ اس پر جہاد نہ کیا جاوے
 اور گہر کی سختی یہ کہ ہمایید ہو اور ابو داؤد نے روایت کی ہے کہ کسی نے مالک سے اس کے معنی پوچھے تو مالک
 نے کہا کہ بہت ایسے گہر ہیں کہ لوگ انہیں بے پس ہلاک ہو گئے ماری لے کہا کہ مالک اس کو اپنے ظاہر
 پر عمل کرتے ہیں اور معنی لے سکے یہ ہیں کہ خدا کی تقدیر سے اکثر اوقات ایسی چیز کا اتفاق پڑتا ہے کہ کردہ
 ہوتی ہے نزدیک بسو کے گہر میں پس ہوتا ہے یہ اتنا سبب کے ابن عربی نے کہا کہ نہیں ارادہ کیا مالک
 نے اصناف شومہ کا حرف گہر کی سوائے اس کے کچھ نہیں کہ وہ مراد ہے عادت کی جاری ہونے سے ویرج اس کے
 پس اشارہ کیا طرف اسکی کہ لائق ہے واسطے مرد کے کلنا گہر سے واسطے نگاہ رکھنے اپنے اعتقاد کو تعلق
 سے ساتھ باطن کے اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ دراز ہوتا ہے عذاب کرنا دل
 کا ساتھ ان کے باوجود کہ وہ ہونے ان کے کے واسطے ملازمت انکی کے ساتھ بنے کے اور صحبت کے اگرچہ نہ
 اعتقاد کرو آوج سخت کا چچا اسکے پس اشارت کی حدیث نے طرف حکم کرنے کو ساتھ جدا کرنے ان کے
 کے تاکہ وہ جو عذاب کرنا میں کہتا ہوں جو چیز کا اشارہ کیا ہے طرف انکی ابن عربی نے بیح تاویل کلام مالک
 کے اول ہے اور وہ نظیر ہے حکم کرنے کی ساتھ پہاگنے کو کوٹری سے باوجود صحیح ہونے نفی عدوی کے
 اور مراد ساتھ ان کے ابوی کا اوکھاڑنا ہے اور بند کرنا ذریعہ کا تاکہ نہ موافق ہووے اس سے کوئی چیز تقدیر
 کو پس اعتقاد کرے جسکی واسطے یہ واقع ہو کہ یہ عدوی سے ہی یا طیر سے پس واقع ہو ویرج اعتقاد اس چیز کے
 کو منع کیا گیا ہے اسکے اعتقاد کہتے ہیں پس اشارہ کیا گیا ہے ساتھ پر پیر کرنے کو ایسی چیز سے اور طریق اس
 شخص کے حق میں کہ واقع ہو واطی اسکے مثلاً یہ بیچ گہر کے یہ کہ جلدی کرے طرف پہرتے کی اس سے
 اس واسطے کہ اگر وہ اس میں بدستور رہیگا تو اکثر اوقات باعث ہوگا اس کو یہ اور اعتقاد محنت طیرہ اور تشاوم
 کے اور ابو داؤد میں اس سے روایت ہے کہ ایک مرد نے کہا کہ ہم ایک گہر میں تھو کہ اس میں ہمارے دشمن بہت
 ہیں تو ہم عدوی گہر کی طرف پہرتے ہیں تو آپ اس میں کیا فرماتے ہیں سو فرمایا تو کہ اس کو چھوڑ دو کہ وہ
 بڑا ہے ابن عربی نے کہا کہ سوائے اسکے نہیں کہ حکم کیا انکو حضرت جیلے امہ علیہ وسلم نے ساتھ رکھنے کے
 اس سے واسطے اعتقاد ان کے کو کہ یہ اس گہر سے ہی اور نہیں جیسا کہ گمان کیا انہوں نے لیکن خدا تعالیٰ نے

کیا اسکو موافق واسطے ظاہر ہونے قضا اپنی کے اور حکم کیا اونکو ساتھ بچکنے کے اس سوتا کہ نہ واقع ہو واسطے
انکے بعد اسکے کوئی چیز پس بدستور رہے اعتقاد انکا ابن عربی نے کہا کہ حضرت م نے جو اسکو برفرا یا تو اس سے
معلوم ہوا کہ یہ کہنا جائز ہے اور یہ کہ ذکر کرنا اسکا ساتھ بری چیز کے کہ اس میں واقع ہو جائز ہے بغیر اسکے کہ اعتقاد
کرے کہ یہ اس میں ہے اور نہیں منہ ہے مذمت کرنا بری چیز کی جگہ کا اگرچہ بشرع میں وہ چیز اس سے نہ ہو جیسے کہ
مذمت کیا جائے کہنگار اور پرگناہ کے اگرچہ گناہ خدا کی تقدیر سے ہوتا ہے اور خطابی نے کہا کہ وہ مستثنیٰ
غیر جنس سے ہو اور اسکے معنی ابطال مذہب جاہلیت کا ہو یہی شگون بدلنے کے گویا کہ حضرت م نے فرمایا کہ اگر کسے کے
واسطے کہ ہو کہ وہ اس میں بہنے کو برا جانے یا عورت ہو کہ اسکی صحبت کو برا جانے اور یا گھوڑا ہو کہ اسکی عادت کو
برا جانے تو چاہیے کہ اس سے جدا ہو وے اور بعضے کہتے ہیں کہ گھر کی نحوست یہ کہ تگ ہو اور ہسکا ہسکا یہ تگ
اور عورت کی نحوست یہ ہے کہ اولاد نہ جنے اور گھوڑے کی نحوست یہ ہے کہ اسپر جہاد نہ کیا جاوے اور بعضے کہتے
ہیں کہ گھوڑے کی شومی یہ ہے کہ کذات ہو اور عورت کی شومی یہ ہے کہ پیلے خاند کی طرف جھکے اور گھر کی شومی
یہ ہے کہ مسجد سے دور ہو اور اذان کی آواز نہ سنی جاوے اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ حکم پہلے تھا پہر منسوخ ہوا ساتھ
آیت کہ کوئی مصیبت نہیں کہ پہنچے کموزین میں مگر کہ کتاب میں ہے اور نسخہ احتمال سے ثابت نہیں ہوتا
خاصکر باوجود ممکن ہونے تطبیق کے اور خاصکر تحقیق وارد ہوئی ہے نفی شگون بدلنے کی نفس احدیث
میں پھر ثابت کرنا انکا چیزوں مذکورہ میں اور بعضے کہتے ہیں کہ حمل کیا جائے شوم اوپر کم ہونے موفقت کے
اور بری طبیعت کے اور وہ مانند حدیث سعد بن ابی وقاص کے ہو کہ آدمی کی نیک بختی یہ ہے کہ اسکی عورت نیک ہو
گھر نیک ہو اور گھوڑا نیک ہو اور بختی اسکی یہ ہے کہ اسکی عورت بری ہو اور گھر برا ہو اور گھوڑا برا ہو اور یہ خاص ہوتا
ہے ساتھ بعض قسموں مذکورہ کے سوا بعض کے اور ساتھ اسکے نصیر کی ابن عبد البر نے پس کہا کہ توتی ہے
نخست و اطرا یک قوم کے سوائے دوسری قوم کے (فتح) **حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنِ**
إِبْنِ حَازِمٍ عَنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَلَّا عُلَايَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ
كَانَ فِي شَيْءٍ قَهْرٌ أَلَمْ يَكُنْ فِيهِ وَالْقَرْيَةُ وَالْمَسْكُونُ تَرْجَمُهُ سَلْبُ بْنُ سَعْدٍ رَوَيْتُ عَنْ حضرت م نے فرمایا کہ اگر نحوست
اور ناسبا کی کسی چیز میں ہو تو عورت میں اور گھوڑے میں اور گھر میں **بَابُ الْحَيْكِلِ لِكُلِّ بَابٍ**
بیان میں کہ گھوڑے میں آدمیوں کے واسطے میں **فَإِذَا سَطَرَ حَقْلًا** اقصا کر کیا ہے بخاری نے ابتداء حدیث
پر اور حوالہ کیا تفسیر اسکی کو اوپر اس چیز کے کہ وارد ہوئی ہے پچ اسکے اور بعضے شارحین نے اس سے ہر
سمجھا ہے پس کہا کہ گھوڑا کہنا نہیں غلط ہوتا اس سے کہ ہو مطلوب مباح یا منع پس داخل ہوگا
مطلوب میں واجب اور مندوب اور داخل ہوگا ممنوع میں مکروہ اور حرام باعتبار اختلاف مقاصد کے اور

بعضوں نے اعتراض کیا ہے باین طور کہ سراج حدیث میں مذکور نہیں اس واسطے کہ دوسرے قسم جہیں کہ یہ خیال کیا جاتا ہے وارد ہوئی ہیں مفید ساتھ قول حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ نہ بھولا یا حق اللہ کا پیچ اسکے پس ملحق ہوگا ساتھ مذکور ہے کہ اور یہ کہ یہ نہیں یہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر اوقات سوا اسکے نہیں کہ کوشش کرتے تھے ساتھ ذکر کرنے اس چیز کے کہ اس میں غنیمت دلانا ہے یا منع کرنا اور اس پر سراج محض پس اس سے چپ بہتر تھے و اگر چہ یہ کہ آپ کی عادت یہ کہ کچھ چپ بہنا معافی ہے اور ممکن ہے کہ کہا جاوے کہ قسم دوسری دراصل سراج ہے مگر کہ اکثر اوقات چڑھتی ہے طرف مذکور کے ساتھ قصد کے برخلاف قسم پہلی کے پس تحقیق وہ ابتداء ہی سے مطلوب (فہم) وَالْحَيْكَلُ وَالْكِغَالُ وَالْحَمِيْنُ لَا تَكْبُوْهُمَا فَوَيْتُهُ يَمِيْنُهُ اَمْرَانِ فَرِيَا كِهْ خَدَانِ كِهْ مَوْرَسَ بِنَا اَمْرٍ خَيْرِيْنِ اَمْرٍ كِهْ اَمْرٍ سَوَارِہِو اَمْرٍ رَوْنِ فَمِيْنِ تَحِيْقِ اَمْرٍ نِيْ پِيْدَا كِيَا ہِيْ اَمْرٍ سَوَارِہِو ہونے اور رونق کے سوجھنا و انکو اس میں استعمال کیا ہے اس پر سراج کام کیا پس اگر فضل کے ساتھ بندگی کا قصد ہو تو پر یہیہ طرف مذکور کے اور اگر نہ کا قصد ہو تو اسکے واسطے کہ حاصل ہوگا اور دلالت کرتی ہے حدیث باب کی اس تقسیم پر (فہم) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَيْكَلُ لِمَلَكَةٍ لَّرَجُلٍ اَجَلٌ وَلِرَجُلٍ سِدٌّ وَحَلَا رَجُلٍ وَنَدْرٌ فَاَمَّا الدَّيْرُ فَالْاَجَلُ فَرَجُلٌ رَّبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَطَالَ فِيْ مَكْرَهٍ اَوْ رَوْضَةٍ فَمَا اَمَّا فِيْ طِيْلِكَا ذَلِكِ مَنْ لِّلْمَرْءِ اَوَّالُ الرِّوَضَةِ كَانَتْ لِحَسَنَاتٍ وَلَا وَآخِرُهَا فَطَعَتْ طِيْلِكَا فَاسْتَنْتَ شَيْءًا اَوْ شَيْءٌ فَاِنْ كَانَتْ اَوَّلُهَا وَآخِرُهَا حَسَنَاتٍ كَانَتْ اَنْفَاقًا مَرَّتْ بِمَنْفَعَتِيْ خَيْرَتٍ وَرَدَتْ وَلَمْ يَكْبُرْ دَانَ تَسْقِيْهَا كَانَتْ ذَلِكِ لِحَسَنَاتٍ وَرَجُلٌ رَّبَطَهَا فُحْرًا وَرِيَاءً وَنَوَءًا لَّا هَبْلِي الْاِسْلَامُ فِيْهِ وَرَزَقَ عَلٰى ذَلِكِ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَجْرِ فَقَالَ مَا اَنْتَ عَلَيَّ فِيْهَا لَّا اَهْلِيْهِ اِلَّا اِيَّةُ الْجَامِعَةِ الْعَادَّةُ فَمَنْ يَعْمَلْ مِنْهَا ذَلَّتْ خَيْرٌ يَزِيْرُهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِنْهَا ذَلَّتْ شَيْءٌ اَيْتُهُ تَرْجُمُهُ اَوْ يَرْوِيْهِ رَوَيْتُ عَنْكَ حَضْرَتِ صَالِيْ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَلَمْ وَلَمْ نے فرمایا کہ گھوڑے تین آدمیوں کے واسطے ہیں ایک مرد کو واسطے تو ثواب میں اور دوسرے مرد کے واسطے پردہ میں اور تیسرے مرد پر وبال میں تو جب کو ثواب ہے سودہ مرد جسے گھوڑوں کو خدا کی راہ میں یعنی جہاد کے واسطے بازہ لکھا پھر انکو لینے رزمین باندہ کسی چراگاہ یا باغ کی چمن میں سوے اپنی رسی کے اندر چراگاہ یا چمن میں جہان بیک پہنچے اور جتنے گھاس کھرے تو اس مرد کے واسطے اتنی نیکیاں ہونگی اور اگر گھوڑے کی رسی ٹوٹ گئی پھر وہ ایک بار یا دو بار زقند مار گئی تو اس مرد کے واسطے انکے ٹاپونکی مٹی اور انکی لید نیکیاں ہونگی اور اگر وہ کسی دریا پر گندے اور ہمین سے پانی پیو بیچ اگرچہ مالک نے اسکے پلانے کا قصد کیا

ہو تو بھی اسکے واسطہ نیکیاں ہونگی تو ایسے گھوڑے اس مرد کے ثواب کا سبب ہیں اور جس مرد نے کہ گھوڑے کو باندھا اتار لے اور نمود کے لیے اور اہل اسلام کی بدخواہی اور عداوت کے لیے یعنی کفر کی ملک کو تو ایسے گھوڑے اس مرد پر وبال ہیں اور پوچھے گئے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم گدھن کے حال سے تو فرمایا کہ نہیں اتار لیجیے مجھ پر انکے حق میں کوئی چیز مگر یہ آیت جامعہ اور نادر کہ شامل ہے انکے احکام کو کہ جسے ذرہ بہر بہلائی کی وہ دیکھ لیگا اسے اور جسے ذرہ بہر برائی کی وہ بھی اُسے دیکھ لیگا **ف** یہ جو کہا کہ گھوڑے میں آدھون کے واسطہ میں تو وہ جہہ مصر کرنے کی تمین میں یہ ہے کہ جو گھوڑے رکھتا ہے تو یا تو انکو سواری کے واسطہ پالتا ہے یا تجارت کے واسطے اور ہر ایک دونوں میں سے یا تو اسکے ساتھ اللہ کی بندگی کا فعل متصل ہوتا ہے اور وہ پہلی قسم ہے یگانہ کا فعل ہوتا ہے اور وہ اخیر ہے اور یا اس سے خالی ہوتا ہے اور وہ دوسرا ہے اور یہ جو کہا کہ اُسے پانی پلانے کا قصد نہ کیا ہو تو اس سے معلوم ہوا کہ آدمی اجر دیا جاتا ہے اور تفصیلوں کے جو واقع ہوتی ہیں فعل طاعت میں جبکہ انکے صل کا قصد کیا ہو مگر چہ ان تفصیلوں کا قصد کیا ہو اور تحقیق تاویل کی ہے اسکی بعض شارحین نے پس کہا ابن نمیر نے کہ سو اسکے نہیں کہ اجر دیا گیا اگر واسطے کہ یہ وقت ہو کہ نہیں نفع اوشہایا جاتا ساتھ پیئے اُسکے کہ بچہ اسکے پس غناک ہوتا ہے مالک اسکا ساتھ اسکے پس اجر دیا جاتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ مرثیہ ہے کہ جبکہ پیوے غیر کے پانی سے بغیر اسکی جاتا ہے پس غناک ہوتا ہے مالک اسکا واسطے اسکے پس ثواب دیا جاتا ہے اور یہ سب پہر تلبے قصد سے اور قیصر مرد کو بیان نہیں کیا اور وہ شخص وہ ہے کہ گھوڑے کو باندھے اس نیت سے کہ اسکی سوداگری سے فائدہ اوشہاے بغیر ساتھ نسل اسکے کو یا ساتھ سمیڑ کے کہ حاصل ہوتی ہے اجرت اسکی سے اس شخص سے کہ اس پر سوار ہووے یا مانند اسکے اور لوگوں سے بے پردہ ہووے اور بیگانی سواری کے مانگنے سے بچے پہرہ خدا کا حق جو گھوڑوں کی گردنوں میں نہ بھولا اور پوری حدیث علامات النبوة میں آوے گی اور یہ جو کہا کہ اسکی گردنوں میں خدا کا حق نہ بھولا تو بعض کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ اچھی طرح اسکا مالک بنے اور اسکے پیٹ بہنے اور سیر ہونے کی خبر گیری کرے اور سواری میں اس پر شفقت کرے اور سولے اسکے نہیں کہ خاص لکھی ہے گردن ساتھ ذکر کے واسطہ کہ وہ ہتھارہ کھجاتی ہے بہت وقت حقوق لازمہ میں اور اسی قبیل سے ہے یہ آیت فَخَرَّكَ رَجَبٌ اور یہ جواب اس شخص کا جو گھوڑوں میں زکوٰۃ کو واجب نہیں کہتا اور یہ قول مجبور کا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ مراد ساتھ حق کے چھوڑنا انکے نہ کا ہے اور سوار کرنا اس پر خدا کی راہ میں اور یہ قول حسن اور شعبی اور مجاہد کا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ مراد حق سے زکوٰۃ ہے اور یہ قول حماد اور ابو حنیفہ کا ہے اور مخالفت کی ہے اسکی اسکے دونوں مایوں نے اور تمام فقہاء

شہر و قلعہ کی جو عمر نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ اس سے پہلے کسی نے یہ بات نہیں کہی ہو اور ریا کے معنی
یہ ہیں کہ ظاہر میں بندگی ہو اور باطن میں اس کے برخلاف ہو اور ظاہر یہ ہے کہ ریا میں واسطہ معنی
اوس کے ہو جو اس طرح کہ یہ چیزیں بھی مدی جدی ہوتی ہیں خصوصاً میں اور ہر ایک ان میں جو جدا جدا مذموم ہے
اور سہو رشید میں بیان ہو کہ سوائے اسکے نہیں کہ گہوڑوں کی پیشانیوں میں خیر اسوقت ہوتی ہے جبکہ
ہو انکا پالنا طاعت میں یا سباح کاموں میں ہو نہیں تو انکا پالنا مذموم ہے اور یہ جو فرمایا کہ یہ آیت
جامع ہے تو یہ واسطے شامل ہونے اسکے کے ہر سب قسموں کو بندگی اور گناہ سے اور اسکا نام فاذہ
رکھا واسطہ منفرد ہونے اسکے کے اپنے معنی میں ابن تین نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ آیت دلالت کرتی ہے اس پر
کہ جو گناہوں کے پالنے میں نیک عمل کریگا اوسکا ثواب دیکھو گا اور جو گناہ کریگا وہ اسکا عذاب دیکھو گا اور
بطال نے کہا کہ اس میں تعلیم ہے استنباط اور قیاس کرنے کی جو اس طرح کہ تشبیہ دیکھی ہے وہ چیز کہ نہیں ذکر کیا
اس نے حکم اسکا اپنی کتاب میں ساتھ سمجھنے کے کہ ذکر کیا اسکو ذرہ بہر عمل سے بدلے سی ہو یا برائی سے
جبکہ دونوں کے معنی یک ہوں اور یہ بہت عمدہ قیاس ہے نہیں منکر ہوتا اسکا مگر جسکو سمجھ نہیں اور تعاقب
کیا ہو اسکا ابن نمیر نے کہ یہ قیاس کسی چیز میں نہیں وہ صرف استدلال عموم کے ساتھ ہو اور اس میں تفرق
ہے واسطہ ثابت کرنے عمل کے ساتھ ظو اہر عموم کے اور یہ کہ وہ لازم کیا گیا ہے یہاں تک کہ دلالت کرے
دلیل تخصیص اور اس میں اشارت طرفت کے درمیان حکم خاص خصوص اور عام ظاہر کے اور یہ ظاہر خصوص دلالت کم ہو (فتح)
باب من صرّب ذابّة غیری فی الغرّ و بیان ہر شخص کا جو غیر کے جو پائے کو کور امارے
یعنی اوسکی مدد اور رفاقت کو واسطے **حکم ثنائاً مسلم بن ابی اہیم ثنائاً ابو عقیل ثنائاً ابو النضر کل**
التاجی قال انکیت جابر بن عبد اللہ الا نضاری فقلت لہ حدیثی نے ما سمعت من رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال سافرت معہ فی بعض اسقارہ قال ابو عقیل لا ادری عن وکے او عمر
فلما ان اقبلنا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من احب ان یتجمل الی اہلہ فلیتجمل قال
جابر فاقبلنا واکل علی بعل لی ارمک لیس فیہ ہاشیۃ والناس من غیری فبیتا اتا ید لک
لذ قام علی فقال لی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا حابر استمسک قصرتہ یسوطہ
قوت البعیر مکانہ فقال انیسع الجمل فقلت نعم فلما قد منا المدینۃ ودخل النبی
صلی اللہ علیہ وسلم المجد فی طوائف اصحابہ فدخلت علیہ وعقلت الجمل فی ناجیہ
البلوط فقلت لہ ہذا احملک فحس بہ فجعل یطیف بالجمل ویقول لی الجمل جملکما فبعث
النبی صلی اللہ علیہ وسلم اراتی من ذہب فقال اعطوہا حابر ثم قال استوی فیکت

ایک روایت میں ہے کہ تھے دوست رکھتے گھوڑیوں کو ٹون اور شب خون میں اور واسطے اسپین کے کہ پوشیدہ ہے لڑائی کے کاموں سے اور مٹی دوست رکھتے گھوڑوں کو لڑائی میں اور قلعوں میں اور اسپین میں کہ ظاہر ہے لڑنے کے کاموں سے اور روایت ہے کہ تھے خالد بن ولید نہ لڑتے مگر گھوڑیوں پر سوار کہ وہ پیشاب کو دور کرتی ہیں اور گھوڑا پیشاب کو روک رکھتا ہے (فتح) **حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَاعِبُ اللَّهِ شَنَا شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ فِي الْمَدِينَةِ قَرْعٌ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لَاحِيَةً طَلِقَةً يُقَالُ لَهُ مُنْكَادُوبٌ فَرَكِبَهُ وَقَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ قَرْعٍ هَلَّاكَ وَجَدْنَا هَذَا لَبَّحُورًا** ترجمہ انش سے روایت ہے کہ مدینے میں گھبر مٹ پڑی یعنی سوار کے دشمن گیا تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو طلحہ کا گھوڑا عاریت لیا کہ کما جاتا تھا اسکو سند و بیعت مٹھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر سوار ہوئے اور جب پہرے تو فرمایا کہ ہم نے خوف کی کوئی چیز نہیں دیکھی اور البتہ ہم نے اس گھوڑے کا قدم تو دیا یا یا بکا بے سہام الفکر باب بیان میں حصے گھوڑے کے یعنی وہ چیز کہ مستحق ہوتا ہے اسکو سوار مال غنیمت سے بسبب اپنے گھوڑے (فتح) **وَقَالَ مَالِكٌ يَتِيمٌ وَلِخَيْلٍ وَالْبَنَازِينِ** یعنی اور امام مالک نے کہا کہ حصہ کیا جاوے واسطے گھوڑے کے اور واسطے ترکی گھوڑوں کے **لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَلِخَيْلٍ وَلِإِبْغَالٍ وَلِأَحْمِشٍ** لیں گھوڑے واسطے اس آیت کو کہ بنائے ہم نے گھوڑے اور خیرین اور گدھے کہ تم ان پر سوار ہووے ابن بطلان نے کہا کہ وجہ استدلال کی ساتھ آیت کو یہ ہے کہ خدا نے احسان جنایا ساتھ سوار ہونے گھوڑوں کے اور تحقیق حصہ ہنیر یا ہے واسطے ان کے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور نام خیل کا واقع ہوتا ہے برزون اور بجمین پر بخلاف بغال اور حمیر کے اور گویا کہ آیت نے تمام بکڑے ہر چیز کو کہ سوار می کیجاتی ہے اس جنس سے واسطے اسپین کے کہ چاہتا ہے اسکو احسان جنایا پس جبکہ نہ نص کی اوپر برزون اور بجمین کے سچ اسکے تو دلالت کیلئے اوپر داخل ہونے انکو کے گھوڑوں میں اور مراد بجمین سے وہ گھوڑا ہے جسکا ایک ان باپ عربی ہو اور دوسرا غیر عربی اور بعضے کہتے ہیں کہ جسکا باپ فقط عربی ہو (فتح) **وَلَا يَتِيمٌ لَّا كَثْرَتُ مِنْ قُرْبَى** یعنی اور نہ حصہ نکالا جاوے واسطے زیادہ کے ایک گھوڑے سے یعنی اگر کسی غازی کے پاس ایک سے زیادہ گھوڑے ہوں تو صرف ایک ہی گھوڑے کا حصہ نکالا جاوے اور گھوڑوں کا حصہ نہ نکالا جاوے (ف) یہ بقیہ ہے امام مالک کی کلام کا اور یہی ہے قول جمہور کا اور لیث ابو یوسف اور احمد اور اسحاق نے کہا کہ دو گھوڑوں کا حصہ نکالا جاوے اس سے زیادہ کہ نہ نکالا جاوے اور اسباب میں

ایک حدیث بھی آئی ہے جسکو دارقطنی نے سند ضعیف کے ساتھ روایت کیا ہے ابی عمر سے کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حصہ میری واسطے نکالا اور چار حصے میری گھوڑے کے واسطے نکالے
سو میں نے پانچ حصے لیے اور قرطبی نے کہا کہ کسی نے نہیں کہا کہ دو گھوڑوں سے زیادہ کے واسطے
حصہ نکالا جاوے مگر جو سلیمان بن موسیٰ سے روایت ہو کہ ہر گھوڑے کے واسطے دو حصے ہر
جاوین خواہ کتنے ہی ہوں اور واسطے مالک کے ایک حصہ ہے یعنی گھوڑے کے دو حصوں کے سوا
(فتح) حاکم ثناء عبید بن مسعود عن ابی اسامہ عن عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جَعَلَ لِلْفَرَسِ سِتْمَائِینَ وَلِلصَّاحِبِ سِتْمَائِینَ ترجمہ عبداللہ
بن عمر سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھوڑے کے واسطے دو حصے ہیرے
ہیں اور اسکے مالک کے واسطے ایک حصہ ہیرا یا ف یعنی سو کے دو حصوں گھوڑے کے تو
سوار کے واسطے تین حصے ہونگے اور خیر کے جنگ میں آوے گا کہ نافع نے اسکو اسی طرح تفسیر
کیا ہے اور اسکا لفظ یہ ہے کہ اگر مرد کے ساتھ گھوڑا ہو تو اسکے واسطے تین حصے ہیں اور اگر
اسکے ساتھ گھوڑا نہ ہو تو اسکی واسطے صرف ایک حصہ ہے اور ابو داؤد وغیرہ نے عبداللہ بن
عمر سے یہ حدیث اس لفظ کے ساتھ روایت کی ہے کہ حضرت م نے مرد اور اسکے گھوڑے کے
واسطے تین حصے ہیرے ایک حصہ اسکا اور دو حصے اسکے گھوڑے کے اور دارقطنی نے راوی
کے طریق سے عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سوار کے
واسطے دو حصے ہیرے دارقطنی نے کہا کہ اس میں اوی سے وہم ہو گیا ہے میں کہتا ہوں کہ
یہ وہم نہیں اس واسطے کہ اسکے معنی یہ ہیں کہ ہیرے واسطے سوار کے سبب اسکے گھوڑے کے دو حصے
سوائے حصے اسکے کہ جو اسکے ساتھ خاص ہے اور تحقیق روایت کیا ہے اسکو ابن ابی شیبہ
ساتھ اسی سناد کو کہا انہم للفرس سہین یعنی گھوڑے واسطے دو حصے ہیرے اور اسی طرح روایت
کیا ہے اسکو ابن ابی عامر نے ابن ابی شیبہ سے اور شاید کہ راوی نے اسکو سننے کے ساتھ روایت
کیا ہے اور تحقیق روایت کیا ہے احمد نے ابن ابی سارہ اور ابن نمیر دونوں کے ساتھ اس لفظ کے اسہم
للفرس یعنی گھوڑے کے واسطے دو حصے مقرر کیے اور نیز اسی تاویل پر معمول ہوگی وہ حدیث جو عبداللہ
سے راوی کی روایت کی طرح مروی ہے روایت کیا ہے اسکو دارقطنی نے اور تحقیق روایت
کیا ہے اسکو علی بن حسین نے اور وہ ثابت تر ہے نعیم سے عبداللہ بن مبارک سے ساتھ لفظ
اسہم للفرس کے اور تسک کیا ہے ساتھ ظاہر اس روایت کے بعضے اس شخص نے جس نے دلیل

یکڑی ہے واسطی ابو حنیفہ کے یہ قول اس کے کہ گھوڑیکے واسطی ایک حصہ ہے اور اس کے واسطی دوسرے حصہ ہے تو سوار کے واسطی دو حصے ہونگے فقط اور نہیں حجت ہے واسطی اس کے یہ واسطی اس چیز کے کہ کہنے کی کہ مراد دوسرے گھوڑے کہ بین سوار کے جو گھوڑا ساتھ خاص ہے اور نیز حجت یکڑی گئی ہے واسطی اس کے ساتھ اسپر کے کہ روایت کی ہے ابو داؤد نے مجمع بن جاریہ کی حدیث کی یہ حصہ خیر کے کہا پس ابو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سوار کو دو حصے اور پیادے کو ایک حصہ اور اس کی سند میں صنف ہے اور اگر ثابت ہو تو حمل کیا جائے گا اسپر پر کہ پہلے گزری کہ مراد دوسرے گھوڑیکے ہیں اس واسطی اس کے کہ اس واسطی کہ وہ دونوں مردوں کے مختل ہے اور تطبیق دینی دونوں روایتوں میں اس کے ہے خاصہ پہلی سند میں زیادہ ثابت ہیں اور ان کے راویوں کے ساتھ زیادتی علم کی ہے اور صریح تراویس کی وہ چیز ہے جو ابو داؤد نے ابی عمرہ کی حدیث سے روایت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھوڑے کو دو حصے دیے اور واسطی ہر انسان کے ایک حصہ تو سوار کے واسطی تین حصے ہونگے اور واسطی نسائی کے زیر کی حدیث میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو چار حصے دیے دو حصے اس کے گھوڑے کو اور ایک حصہ اس کا اور ایک حصہ اس کی قرابت کو واسطی اور کہا محمد بن سحر نے کہ اکیلا ہوا ہے ابو حنیفہ ساتھ اس کے سوا فقہلے شہرون کے اور ابو حنیفہ سے منقول ہے کہ میں برا جانتا ہوں کہ چوپائے کو مسلمان پر فضیلت دون اور یہ ضعیف شبہ ہے واسطی کہ درحقیقت کل حصے مرد کے واسطی ہیں میں کہتا ہوں اگر حدیث ثابت نہ ہوتی تو البتہ شبہ قوی ہوتا اس واسطی کہ مراد گئی بیشی ہے درمیان پیادے اور سوار کے پس اگر گھوڑا نہ ہوتا تو سوار کو پیادے کی ایک حصہ زیادہ نہ دیا جاتا جو سوار کے واسطی دو حصے تھراؤ تو اس نے برابری کی درمیان گھوڑے اور مرد کے اور تحقیق یہ بیجا قیاس کیا گیا ہے واسطی کہ اصل عدم مساوات ہے درمیان انسان اور چوپائے کے موجب بخلاف اصل ساتھ مساوات کو تو جاسیے کہ گئی بیشی بھی سطر ہو اور تحقیق فضیلت ہی ہے حنیفہ نے چوپائے کو آدمی پر بعض احکام میں پس کہے ہیں کہ اگر مارٹلے کوئی کتا شکاری کہ اس کی قیمت دس ہزار سے زیادہ ہو تو اس کو ادا کرے اور غلام مسلمان کو مارٹلے تو نہ ادا کرے اسپر مگر کم دس ہزار درہم سے اور جن یہ کہ امتداد اس میں خبر ہے لیکن حدیث پر اور نہیں اکیلا ہوا ابو حنیفہ ساتھ اسپر کے کہ اس نے کہ پس یہی قول مروی ہے عمر اور علی اور ابو موسیٰ سے لیکن ثابت عمر اور علی سے ماتد قول جہور کے ہے اور استدلال کیا گیا ہے واسطی جہور کے باعتبار معنی کے باین طرد کہ گھوڑا محتاج ہے طرف محنت کہ واسطی خدمت اپنی کے اور کہا سن اپنے کے اور ساتھ اس کے کہ حاصل ہوتی ہے ساتھ اس کے لڑائی میں بے پرواہی سے وہ چیز کہ نہیں پوشیدہ

اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس کے اس پر کہ شرک میں لڑائی میں حاضر ہوا اور مسلمانوں کے ساتھ لڑائی تو اس کے
 واسطے حصہ ہوا یا جاوے اور یہی قول ہے بعض تابعین کا مانند شعبی کے اور نہیں محبت ہرچہ اسکے واسطے کہ اگر
 جگہ کوئی عموم کا منہ دار نہیں ہوا اور استدلال کیا گیا کہ واسطے جہور کے ساتھ احمدیہ کے نہیں حلال ہوئے ہیں
 واسطے کسی کے پہلے ہمسو اور اس کا بیان اپنی جگہ میں آویگا اور احمدیہ میں ترغیب ہے گھوڑوں کو حاصل کرنے پر
 اور ان کے رکھنے پر جہاد کے واسطے ہجیر کے کہ اس میں ہر برکت سی اور اعلیٰ کلمۃ اللہ اور عظام شکست سی جیسا کہ خدا
 نے فرمایا ومن رباط الخیل ترہونہ عدلہ واللہ وعد کم یعنی اور گھوڑوں کے باندھنے سے کہ ڈراؤ تم ستہ
 اُس کے خدا کے دشمنوں کو اور اپنے دشمنوں کو اور اختلاف کیا ہے اس شخص کے حق میں جو جہاد کی طرف نکلے
 اور اس کے ساتھ گھوڑا ہو پس مر جاوے پہلو حاضر ہونے لڑائی کے تو مالک نے کہا کہ مستحق ہے گھوڑے کو حصہ
 کا اور امام شافعی اور ابی امام کہتے ہیں کہ نہ حصہ نکالا جاوے واسطے اسکے مگر جبکہ حاضر ہو لڑائی میں اور اگر گھوڑا
 لڑائی میں جاوے تو مستحق ہوتا ہے مالک اس کا اور اگر اس کا مالک مر جاوے تو بدستور تھا ہے اتحاق اس کا اور
 وہ واسطے وارثوں کے ہر اور فرائضی سر رویت ہر کہ جو لڑائی کی جگہ میں پہنچے اور اپنا گھوڑا بچا لے تو اس کے واسطے
 حصہ نکالا جاوے لیکن مستحق ہے بالغ ہجیر سے کہ غنیمت لائے پہلے عقد کے اور خریدار ہجیر سے کہ غنیمت لائے
 بعد اس کے اور جو مشتبہ ہو وہ بانٹا جاوے اور ہجیر کہتے ہیں کہ ہیر یا جاوے یہاں تک کہ دو نعل کرین اور ابو
 حنیفہ سے رویت ہر کہ جو داخل ہو دشمن کی زمین میں پیادہ تو نہ ہیر یا جاوے واسطے اسکے مگر حصہ پیدے کا اور اگر چہ
 گھوڑا خرید لے اور سپر لڑے اور اختلاف کیا گیا ہے دربار کے غازیوں میں جبکہ ان کے ساتھ گھوڑے ہوں تو
 شافعی اور فرائضی نے کہا کہ اس کے حصہ نکالا جاوے (فتح) یا ابی من قادیانۃ غیرہ فی الحرب اگر
 کوئی لڑائی میں کسی کے چوہے کی مہار کینچے تو اس کا کیا حکم ہے حنابلہ نے کہا کہ ثقاتہم بن یوسف
 عن شعبۃ عن ابی اسحق قال قال رجل للبراء بن عازب اقررت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم یوم حنین قال لکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یفر من ہوازن کا نواہو ما
 رماۃ ولما لک الوفاء ہم معننا علیہم فافترقوا فاقبل المسلمون علی الغنائم واستقبلوا نوا
 یا لہم فاما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یفر فلفظ راہتہ وانہ لعلی بقیۃ البیضاء
 وان اباسفلین اخذ بلجما وھا والبیضاء صلی اللہ علیہ وسلم بقول انا للیث لا کذب انا ابن
 عبد المطلب ترجمہ ابی اسحق سے روایت ہر کہ ایک مرد نے براہین عازب سے کہا کہ کیا تم جنگ حنین کے دن حضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک سے یہاں گئے تھے تو براہین نے کہا کہ لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ہرگز
 نہیں یہاں گئے اس کا قصہ یوں ہے کہ تحقیق ہوازن غیر انداز لوگ تھے اور مقرر جب ہم اس سے ملے تو ہم نے اس پر حملہ

کیا تو وہ شکست کہا کر بہاگے اور مسلمان غنیمتوں پر متوجہ ہوئے اور سامنے ہوئی انکو قوم ہوا زن ساتھ تیروں کے
 لیکن انکو سامنے تیرا نہ لگوئے اور مسلمانوں شکست کہا ئی اور بہاگے اور یہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 پس نہیں بہاگے پس البتہ تحقیق میں نے اچکود کیا اور حالانکہ آپ اپنے سفید چہرے پر سوار تھے ابو سفیان اسکی لکام
 پکڑے تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے کہ میں بغیر ہوں اس میں کچھ جھوٹ نہیں ہے میں عبدالمطلب
 کا بیٹا ہوں **ف** اسکی پوری شرح جنگ حنین میں آدیگی اور غرض اس سے یہ قول ہو کہ ابو سفیان اسکی لکام
 پکڑے تھا **(فتح) باب الاکاب والغریر للذائب** باب بیان میں رکاب کے وسطی چو پائے کے **ف**
 بعضے کہتے ہیں کہ رکاب لوہے کی ہوتی ہے اور لکڑی کی اور غرض نہیں ہوتی مگر چمڑے کی اور بعضے کہتے ہیں
 کہ دونوں میں سے میں یا غرض اونٹ کے واسطے ہوتی ہے اور رکاب گھوڑے کو دسلی ہوتی ہے۔
(فتح) حدیث اکبر عن ابن مسعود عن ابن مسعود عن عبد اللہ بن عمر عن عائشہ عن ابن عمر عن النبی
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کان اذا دخل رجلک فی الغریہ واستوت بہ ناقۃ فایمۃ اھلک
 من عند محمد فی الحلیفۃ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اپنا پاؤں رکاب
 میں رکھتے تھے اور انکی اونٹنی آپ کے ساتھ سیدھی کھڑی ہوتی ہے تو ذوالحلیفہ کی سجد کے نزدیک سو احرام باندھتے
 تھے **ف** یہ حدیث ظاہر ہے بغیر میں کہ باب باندھا واسطے اسکے غزاسے اور یہ رکاب پس لاحق کیا اسکو ساتھ
 اسکے وسطی کہ وہ اسکے منے میں ہیں اس بطلان نے کہا کہ گویا کہ بخاری نے اشارہ کیا ہے طرف اسکے کہ جو غرض
 سے روایت ہو کہ رکابوں کو کاٹ ڈالو اور گھوڑ و پنیر چڑھو تو یہ مطلق رکابوں کے منع کرنے پر دلیل نہیں اور سوا
 اسکے کچھ نہیں کہ مراد عادت ڈالنے الکی ہے اور سوار ہونے گھوڑوں کے **(فتح) باب رکوب الغری**
الغری چھٹے گھوڑے پر سوار ہو گیا بیان **ف** یعنی جس پر زمین ہو اور نہ بالان **حدیث اکبر** عن
 ابن مسعود عن عائشہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کان اذا دخل رجلک فی الغریہ واستوت بہ ناقۃ فایمۃ اھلک
 من عند محمد فی الحلیفۃ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ آؤ اذکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر
 حال میں کہ ننگے گھوڑے پر سوار تھے اس پر زمین نہ تھی اور اسکی گردن پر تلوار لگی ہوئی تھی **ف** یہ ایک کڑی
 حدیث کا جو پہلے گندہ کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو طلحہ کا گھوڑا عاریت لیا اور ایک روایت
 میں اتنا زیادہ ہے کہ ایک مدینے میں ہول پڑے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکو آگے سے آئی اور
 حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آواز کی طرف انہی آگے بڑھ گئے تھے اور وہ ننگے گھوڑے پر سوار تھے بغیر
 زمین کے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو طلحہ کے گھوڑے پر سوار تھے اور شامت
 میں پہلے گندہ کی ہے کہ حضرت اسب لوگوں سے دلا اور ترستے اور اسکی شرح یہہ میں گندہ کی ہے اور سیر

بیان ہر اس چیز کا کہ تھے سپر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تواضع سے اویہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گھوڑے کی سواری کا نہایت تجربہ تھا اس واسطے کہ گھوڑے پر سوار ہونا نہیں حاصل ہوتا مگر اس شخص سے جو سواری کرنی خوب جانتا ہو اور یہ کہ جائز ہے لٹکانا تو ارکا گردن میں واسطی حاجت کو جبکہ اسکو سین مدد ہو اور حدیث میں وہ چیز ہے جو اشارہ کرتی ہے طرف سے لٹکانا ہے واسطی سوار کے یہ سواری کی حفاظت ہو اور اسکی خبر گیری کرے اور طبع کو اسکے ساتھ ریاضت کر دے تاکہ اچانک اسکو کوئی سختی پیش نہ آوے تو اسکے واسطی تیاری کی ہوگی (فتح) **بَابُ الْفَرَسِ الْقَطُوفِ** ست قدم گھوڑے کا بیان **حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَمَّادٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَمْلَ الْمَكِّيَّةِ فَرَسًا قَطُوفًا فَزَحَّوْا قَرْنًا فَوَكَّبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لَازِمًا طَلْعًا كَانَ يَقُطِفُ أَوْ كَانَ فِيهِ فِطَافٌ فَلَمَّا رَجَعُوا قَالَ وَجَدْنَا فَرَسَهُ هَذَا أَجْمَرًا أَفَكَانَ يُعَدُّ ذَلِكَ لَا يُجَارَى تَرْجَمَةُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ** سے روایت ہو کہ ایک بار مدینے والے گھوڑے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو طلحہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے جو ست قدم تھا یا اس پر کچھ ستے تھے سو جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تو فرمایا کہ پہننے تھا ہے اس گھوڑے کا قدم دیا یا یا تو اسکے بعد کوئی گھوڑا اسکے ساتھ نہ چل سکتا تھا **ف** حدیث کی شرح پہلے گزر چکی ہے اور حدیث میں بیان ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت کا اس واسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ست قدم گھوڑے پر سوار ہوئے تو وہ تیز قدم ہو گیا (فتح) **بَابُ السَّبْقِ بَيْنَ الْحَيْكِلِ** باب ہے بیان میں گھوڑوں کے سب سے پہلے شروع ہونے کا اور مرد سبق ہر اس جگہ میں ہو جو اسکے واسطی رکھا جاتا ہے پہلے کہا گیا ہے بیان میں شمار کرنے گھوڑوں کے واسطی گھوڑوں کے واسطی اشارت کرنے کے طرف اس بات کو کہ سنت گھوڑوں میں یہ ہو کہ پہلے گھوڑوں کو اضمار کریں اور اگر نہ اضمار کیے گئے ہوں تو نہیں منع ہے گھوڑوں اور پرادوں کے پہلے کہا **بَابُ غَايَةِ السَّبْقِ لِلْحَيْكِلِ الْمُضْمَرَةِ** یعنی بیان اسکا اور بیان غایت ان گھوڑوں کا کہ نہیں شمار کیے گئے (فتح) **حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَجْرِي الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ضَمَّرَ مِنَ الْحَيْكِلِ مِنَ الْحَفِيَاءِ إِلَى ثِنْتَةِ أَلْفٍ وَأَجْرِي مَا لَمْ يُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مِجْدَلِ بْنِ زُرَيْقٍ قَالَ لِمَنْ عُمَرُ وَكُنْتُ فَمِنْ أَجْرِي وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ ثَنَا سَعِيدٌ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ سَعِيدٌ بَيْنَ الْحَفِيَاءِ إِلَى الثَّنِيَّةِ خَمْسَةُ أَمْثَالٍ أَوْ سِتَّةٌ وَبَيْنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مِجْدَلِ بْنِ زُرَيْقٍ مِثْلُ تَرْجَمَةِ ابْنِ عُمَرَ** سے روایت ہو کہ دوڑایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھوڑا اضمار کیا ہوا حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک اور دوڑایا اس گھوڑے کو کہ نہ شمار کیا گیا تھا ثنیۃ سے مسجد بنی زریق تک ابن عمر نے کہا کہ میں گھوڑوں کی دوڑ لے لے والوں میں تھا سنیان نے کہا

کہ دنیا سے تھیک پانچ یا چھ میل کا فاصلہ ہے اور ثنیہ سے مسجد نبی زریق تک ایک میل کا فاصلہ ہے **ف**
 مینیا امم ایک جگہ کا چند کوس پر مدینہ سے اور ثنیہ الوداع ایک سپاڑ کا نام ہے کہ اہل مدینہ مسافروں کو وہاں تک
 پہنچانے کو جاتے ہیں **باب** اصحاب الخیل للسنی اصحاب کرنا گھوڑے کا واسطہ گھوڑوں کے **ف** گھوڑوں
 یہ سب کہ دو گھوڑے دوڑا رہے ہیں کہ دیکھیں کون آگے نکل جاوے اور ہمارا سکو کہتے ہیں کہ گھوڑے کو خوب گھاس
 کھلاتے ہیں تا قوی اور فریب ہو بعد ازاں کم کھاتے جاتے ہیں گھاس کو اور اسکی خوراک پر بلا بیڑے تین ادا ایک مگا
 مین ہند کے ہر جہول ڈالتے ہیں کہ وہ گرم مہتابے اور عرق لاتا ہے اور طبع کا عرق خشک ہوتا ہے تو ہسکا گوشت
 ہلکا ہو جاتا ہے اور قوی ہوتا ہے دوڑنے میں رفتہ **حکایت** ثنا احمد بن یونس ثنا الذیث عن نايف عن
 عبد الله ان النبي صلى الله عليه وسلم ساق بين الخيل التي لهم تظم وكان امدا هامين للثنية
 الى مسجد نبی زریق وَاَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو كَانَ فِيْهِمْ سَاقٍ يُّهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ اَمَدًا غَايَةً فَطَالَ
 عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ تَرْجَمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَوَيْتُ عَنْ رُوَيْتِ بْنِ كَثِيرٍ وَرُوَيْتُ عَنْ رُوَيْتِ بْنِ كَثِيرٍ وَرُوَيْتُ عَنْ رُوَيْتِ بْنِ كَثِيرٍ
 گھوڑوں کے کہ نہیں شمار کیے گئے تھے اور اسکی انتہا ثنیہ سے مسجد نبی زریق تک تھی اور مقرر عبداللہ بن عمر
 ہی گھوڑوں کو دوڑ کرنے والوں میں تھے ابو عبداللہ یعنی ہماری نے کہا کہ امد کے معنی غایت ہے یعنی نہایت فطال
 علیہم الامد یعنی روز ہوئی اپنی غایت یعنی امد کے معنی کہ اس آیت میں واقع ہوا ہے غایت ہیں **ف**
 ابن بطل نے کہا کہ باب باندہ ہے بخدی نے ساتھ طریق بیٹ کر ساتھ ہمارے کے اور وارد کیا ہے ساتھ لفظ
 ساق بالخیل التي انضموا لک اشارت کری ساتھ اسکے طرف تمام حدیث اور ابن نمیر نے کہا کہ نہیں التزام
 کیا بخاری نے سکو اپنے تراجم میں بلکہ اکثر اوقات باب باندہ ہے مطلق واسطہ اس چیز کے کہ کسی ثابت ہوتی
 ہے اور کسی منفی ہوتی ہے پس سنن قول سکو کے اصحاب الخیل للسبق یعنی کیا ہمارا شرط ہے یا نہیں پس بیان کیا
 ساتھ اس حدیث کو جسکو وارد کیا کہ شرط نہیں اور اگر ہوتی غرض اسکی اقتصار محض تو البتہ ہوتا اقتصار کرنا
 اور پس طرف کو جو مطالب ہیں واسطہ ترجمہ کے اولیٰ لیکن عدول کیا اس نے اس واسطہ اس نکتہ کے اور نیز پہلے
 ذکر کرنے عقدا اس بات کہ ہمارا جائز نہیں واسطہ سمیر کے کہ اس میں شقت ہونے سے اور خطر سے چھ اس کے
 پس بیان کیا اسکو کہ یہ منہ نہیں بلکہ جائز ہے میں کہتا ہوں کہ ابن بطل اور ابن نمیر کی کلام میں منافات نہیں
 رفتہ **باب** غایۃ السبق الخیل للضم فی نہایت گھوڑوں کی واسطہ ان گھوڑوں کے کہ ہمارا کیوں
 گئے ہوں **حکایت** ثنا عبد الله بن محمد ثنا معاوية قال ثنا ابو الهيثم عن عيسى بن عطاء عن
 نايف عن ابن عمر قال ساق رسول الله صلى الله عليه وسلم بين الخيل التي قد اضميرت
 فادسها من الخيل وكان امدا هاتين الوداع فقلت ليونس وكم بين ذلك قال ستة

اَمْثَالِ اَوْ سَبْعَةٍ وَسَبْعٍ بَيْنَ الْخَيْلِ الْيَقِيْ لَمْ تَضَعْ قَانِسَهَا مِنْ شَيْءٍ اِلَّا وَكَانَ اَمْلُهَا
 مَسْجِدَ نَبِيِّ زُرِّيْقٍ قُلْتُ فَكَمْ بَيْنَ ذَلِكَ قَالَ مِيلٌ اَوْ فَرْسٌ وَكَانَ ابْنُ عَشَرَ مِثْقَالٍ فِيْهَا
 ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ گہر دوڑ کی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درمیان ان گہروں کے کہ ضما کیے
 گئے تھے سوا دو کو معیا سے چھوڑا اور گہر دوڑ کی انتہائی تہیہ الوداع تھی ابواسحق کہتا ہے کہ میں نے موسیٰ
 سے کہا کہ ان دونوں جگہوں کے درمیان کتنا فاصلہ ہے اس کا جواب یہ ہے کہ گہر دوڑ کی حضرت صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درمیان ان گہروں کے کہ نہیں ضما کیے گئے تھے سو چھوڑا انکو تہیہ الوداع سے اور اگر
 انتہا مسجد بنی زریق تھی مینے کہا کہ اسکے درمیان کتنا فاصلہ ہے اس کا جواب یہ ہے کہ گہر دوڑ کی حضرت صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درمیان ان گہروں کے کہ نہیں ضما کیے گئے تھے سو چھوڑا انکو تہیہ الوداع سے اور اگر
 گہر دوڑ کرنے والے لوگوں میں تھے **ف** احمدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے گہر دوڑ کرنی اور یہ عیث میں داخل
 نہیں بلکہ یہ ریاضت محمودہ ہے جو پہنچانے والی ہے طرف حاصل کرنے مقاصد کے جہاد میں اور نفع اٹھانے کے
 ساتھ اسکے وقت حاجت کے اور وہ دائر ہے درمیان استجاب اور اباحت کو باعتبار باعث کو اوپر اسکے
 قریبے نے کہا کہ نہیں خلاف ہے پہچ جائز ہونے گہر دوڑ کے اوپر گہروں کے اور ان کے سوا اور چوپایوں سے
 اور اوپر قدموں کے اور سطح آپس میں تیر اندازی کرنے اور استعمال کرنا ہتھیاروں کا اسو اس طرح کہ اس میں
 تیر کرنا ہے لڑائی پر اور یہ کہ جائز ہے ضما کرنا گہروں کا اور نہیں پوشیدہ ہے خصاص استجاب اس طرح کا
 ساتھ ان گہروں کے تیار کی گئی ہیں واسطہ جہاد کے اور یہ کہ جائز ہے نشان کرنا ساتھ ابتداء کے اور انتہاء
 کے نزدیک گہر دوڑ کے اور یہ کہ جائز ہے نسبت کو فاعل کا طرف امر تہر کے واسطہ کہ مراد اس کی قول سابق سے یہ
 کہ اپنے حکم کیا یا مباح کیا **تنبیہ** نہیں تعرض کیا احمدیث میں واسطہ گروہ کہنے کو اوپر اسکے لیکن باب باندہ
 ہے واسطہ اسکے ترمذی نے باب الملائتہ علی الخیل اور شاید اس نے اشارہ کیلئے طرف ابھرنے کے گرد آسمان
 احمد نے ابن عمر سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گہر دوڑ کی اور رہن رکھا اور تحقیق اجماع کیا ہے علماء اوپر
 جائز گہر دوڑ کے بغیر عوض کے لیکن تبذیر کیا ہے اسکو شافعی اور مالک نے اونٹ اور گہوڑے دوڑانے میں
 اور تیر اندازی میں اور خاص کیا ہے اسکو بعض علماء نے ساتھ گہروں کے اور جائز رکھا ہے اسکو عطا
 نے ہر چیز میں اور اتفاق کیا ہے علماء نے اوپر جائز ہونے گہر دوڑ کے ساتھ عوض کے بشرطیکہ وہ دو
 گہر دوڑ کرنے والوں کے غیر کہ طیرت ہو مانند امام کے جس جگہ کہ ان کے ساتھ کوئی گہوڑا نہ ہو اور جائز کیا
 ہے چھوڑنے یہ کہ دونوں میں سے ایک طرف سے ہو اور سہ طرح جبکہ ہو ساتھ ان کے تیسرا حلال کرنے
 والا بشرطیکہ اپنے پاس سے کچھ نہ نکالے تاکہ نکلے عقد قمار کی صورت میں اور وہ یہ ہے کہ جابین سے شرط ہو
 اور وہ تو مال مشروط نکالیں جو آگے بڑھ جاوے سو دونوں کا مال لیوے پس اتفاق ہے علماء کا اسکے

لَسَمَى الْمُصْبَا لَا سَبَقَ قَالَ حَمِيدٌ أَوْ لَا تَكُنْ دَسْتَقْبَلُ نَجَاءَ اَعْرَابِي عَلَى قَعْوَةٍ مَسْبُوتَةٍ
فَسَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ حَتَّى عَمَّرَهُ فَقَالَ حَقٌّ عَلَى اللَّهِ اَلَا يَكُنْ لِقَعْمٍ شَيْءٌ مِّنَ الدُّنْيَا اِلَّا
وَضَعَهُ اَنْشُرَ رَوَيْتَ ہُو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک اونٹنی تھی اسکا نام غضبا تھا کوئی اسے
آگے نہ بڑھاتا تھا یا نہ قریب کہ اس سے آگے بڑھے یعنی جس اونٹ سے مقابلہ کرتی تھے آگے بڑھ جاتی تھی تو ایک
گنوار اپنے اونٹ پر آیا تو وہ غضبا سے آگے بڑھ گیا تو یہ اسکا آگے بڑھنا مسلمانوں پر ناگوار گذر رہا تھا کہ
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو بچا مانے انرا اسکی عمر کا تو فرمایا کہ حق ہے یعنی لڑنا بت ہوا اللہ
پر یہ کہ نہیں اونچی ہوتی کوئی چیز دنیا سے مگر کہ اسکو پست کر دیتا ہے **ف** اس میں اختلاف ہے کہ غضبا
وہی قصویٰ یا کوئی اور تھی پس جزم کیا ہے عربی نے ساتھ اول کے اور کہا کہ اسکے تین نام تھے غضبا
اور قصویٰ اور جدعا اور یہی روایت ہے وادی سے اور اسکی غیر نے کہا کہ غضبا اور تھی اور کہا کہ جدعا
شہبائی اور وحی کے اتنے کہ تھا کہ اسکو اسکے سوا اور کوئی اونٹنی نہ اونٹناتی تھی اور اسکے سوا اور یہی حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کئی اونٹیاں تھیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے کہنا اونٹوں کا دھڑ سوار کی
اور دھڑ گھڑ دوڑ کے اور پاونے اور اس حدیث میں نام نہانا ہے دنیا میں دھڑ اشارہ کرنے کو طرف اسکی کہ کوئی
چیز اس سے اونچی نہیں ہوتی مگر کہ پست ہوتی ہے اور اس میں رغبت دلانا ہے تو اضع پر امہ اس میں خلق حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے اور تو اضع اور عظمت کی اصحاب کے سینوں میں (فتح) **بَابُ بَعْضَةِ النَّبِيِّ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْضَاءُ قَالَ لَسَ **بَابُ** بیان میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سفید خچر کے بابت
انہی نے کہی **ف** یہ اشارہ ہے طرف حدیث دہر کی کہ قصہ منین میں ہے امہ میں ہے کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفید خچر پر سوار تھے (فتح) **دَقَالَ أَبُو حَمِيدٍ اَهْدَى مَلِكٍ اِيْلَهُ لِلنَّبِيِّ عَلَيْهِ**
الَّلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضُ الْبَيْضَاءِ یعنی امہ ابو حمید نے کہا کہ ایک شہر کا نام ہے بحرین میں) کے
پادشاہ نے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک خچر سفید بھی **ف** یہ اشارہ ہے طرف حدیث اسکی کے جو دراز ہے
اور غروہ تبوک میں آو گئی جانا چاہیے کہ جس طرح حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خین کے دن سوار تھے
وہ غیر اس خچر کے ہو جو ایلہ کے پادشاہ نے تھے سب تھا اور ایک روایت میں کہ جس طرح حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم منین کے دن سوار تھے اسکا نام دل دل تھا (فتح) **حَكَ تَنَّا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ تَنَّا لِحْنِي**
تَنَّا سَفِينٌ كَذَبِي أَبُو اسْمَعِيلَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرُو بْنَ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا بَعْضَهُ الْبَيْضَاءُ وَسِلَاحَهُ وَارْضَا تَرْكَهَا صَدَقَهُ ترجمہ عمرو بن حارث سے
روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چھوٹے کچھ نہیں چھوڑا اگر خچر سفید اور سلتے ہتھیار اور نیز

کہ چھوڑا اسکو بطور صدقہ کے **ف** اس حدیث کی شرح سنغازی میں آویگی **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى**
ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَفْيَانَ بْنِ أَبِي سَهْمٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا عَمْرٍَا
وَلَيْتُمْ يَوْمَ حَنْزَلَةَ قَالَ لَا وَاللَّهِ مَا قُلِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَ سِرِّعَانَ النَّاسِ
فَلَقِيَهُمْ هُوَ لَزْنٌ بِالنَّبْلِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَةٍ بَيْضَاءٍ وَأَبُو سَفْيَانَ
ابْنُ الْحَارِثِ اخْتُلَ بِجَمَاعَةٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَلْبَ أَنَا
إِنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ نَزَّجَهُ بَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے اسکو کہا کہ اے ابا عمارہ کیا میں نے
 جنگ حنین کے دن پیٹھ پھیری تھی اُس نے کہا کہ تم ہر اللہ کی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیٹھ نہیں پھیری
 ولیکن جلد باز لوگوں نے پیٹھ پھیری تو ہوازن انکو تیروں کے ساتھ ملنے سامنے سے انکو تیر اندازی کی
 اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفید خچر پر سوار تھے اور ابوسفیان اسکی لگام رکھتے تھا اور حضرت مہدیؑ
 تھے کہ میں پیغمبر ہوں امین کچھ جھوٹ نہیں میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں **ف** اور عرض اس سے یہ ہے کہ
 حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفید خچر پر سوار تھے اسکی شرح سنغازی میں آویگی اور استدلال کیا ہے ساتھ اُس کے
 اس پر کہ جائز ہے رکبنا خچروں کا اور چڑھنا گدھوں کا گھوڑیوں پر اور ایسے حدیث علی کی کہ حضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کام وہ لوگ کرتے ہیں جو نہیں جانتے روایت کی یہ حدیث ابو داؤد نے
 اور صحیح کہا ہے اسکو ابن حبان نے پس کہا طحاوی نے کہ اسکو ایک قوم نے لیا ہے تو کہا کہ یہ کام کرنا
 حرام ہے اور نہیں ہے محبت ہجرت کے واسطے کہ سنے اسکے رغبت لانا ہے اور زیادہ کرنے گھوڑوں
 کے اور گویا کہ مراد وہ لوگ ہیں کہ نہیں جانتے ثواب کو جو اس پر مرتب ہوتا ہے (فتح) **بَابُ جِهَادِ**
النِّسَاءِ عَوْرَتُونَ فِي جِهَادِ كَمَا بَيَّانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَيْسٍ أَنَا سَفْيَانُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي عَفْصَةَ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ لَأَسْنَأُ ذَنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ جِهَادُكُمْ الْحِجْرُ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ ثَنَا سَفْيَانُ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هَذَا
 ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جہاد کی اجازت چاہی تو حضرت صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا جہاد حج ہے **ف** اس حدیث کی شرح کتاب الحج میں گذر چکی ہے اور
 واسطے اسکے شاید ہے ابو ہریرہؓ کہ جب تک کہ حج واجب ہے عاجر ضعیف کا اور عورت کا حج اور عمرہ ہے
حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ثَنَا سَفْيَانُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ هَذَا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ
قَالَتْ لَأَسْنَأُ ذَنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهُ نِسَاءٌ عَنْ الْجِهَادِ
فَقَالَ نَعَمْ الْجِهَادُ الْحِجْرُ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویوں نے آپ سے

جہاد کا حکم پوچھا حضرت م نے فرمایا کہ عورتوں کا جہاد حج ہے **ف** ابن بطلان نے کہا کہ عائشہ کی حدیث دلالت کرتی ہے کہ جہاد عورتوں پر واجب نہیں لیکن حضرت م نے یہ جو فرمایا کہ تمہارا جہاد حج ہے تو اس سے بے محالہ نظر ہوتا کہ اگر کوئی نفل کرنا بھی جائز نہیں اور جہاد انہیں واجب جو نہیں تو یہ دس طرح ہمیں کہہ کر کہہ رہے ہیں ہے نہایت آہستہ کر کے اسے مطالبہ ہے مگر کہنے سے اور مردوں سے دودھ نہ بنے سڑی بس سو اس طرح افضل ہے دس طرح کے جہاد میں کہتا ہوں کہ تحقیق اشارہ کیا ہے بخاری نے ساتھ اس کے یہ وارد کرنے اس کے ترجمہ کو محل اور بیچھا کرنا اس کا ساتھ ان بابوں کے جو تشریح کرتے ہیں ساتھ نکلنے عورتوں کے جہاد میں (فتح) **باب** عَنْ رَفِيعَةَ الزُّكْرَاءِ فِي لَيْلِيٍّ دَرِيَّا مِنْ سَوَارِهِمْ عَوْرَتِهَا جَاهِدُ كَمَا جَاهِدَ الرَّجُلُ **تَنَاوَلَهُ اللَّهُ بْنُ عُقْلٍ فَمَا مَعَاوِيَةُ بْنُ عَمِيٍّ وَتَنَاوَلَهُ** **أَعْلَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَيْتِ مُلْحَانَ فَأَتَاهَا عِنْدَهَا كَهْمٌ فَصَلَّى فَقَالَتْ لِمَ تَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّا مِنْ أُمَّتِهِ يَرْكَبُونَ الْبُحَيْرَ الْأَخْضَرَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِثْلَهُمْ مِثْلُ الْمَلُوكِ عَلَى الْأَيْتَةِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يُجْعِلَنِي مِنْهُمْ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا مِنْهُمْ ثُمَّ عَادَ فَصَلَّى فَقَالَتْ لَهُ وَمِثْلُ أَوْرَثَةٍ ذَلِكَ فَقَالَ كَمَا مِثْلُ ذَلِكَ فَقَالَتْ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يُجْعِلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَكُنْتَ مِنَ الْآخِرِينَ قَالَ قَالَ أَنَسٌ فَتَزَوَّجَتْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَوَكَّبَ الْبُحَيْرَ مَعَ بَيْتِ قُرَظَةَ فَلَمَّا قَفَلَتْ رَكِبَتْ دَابَّتَهَا فَوَقَّصَتْ بِهَا فَسَقَطَتْ عَنْهَا فَمَاتَتْ تَرْجَمَةُ مِنْهُنَّ سَعْدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ كَرِهَ** **عَلَيْهِ أَلَمْ يَكُنْ** (ام حرام) ملحقان کی بیٹی کے پاس گئے تو اس کے پاس تکیہ کر کے سو گئے پھر سب سے بڑھا کر تو اسے کہا کہ یا حضرت م آپ کیون ہستی میں فرمایا کہ کچھ گھبرائی امت کے اس دریا سنہ میں سوار ہونے کے خدایا راہ میں بیٹھے جہاد کے دس طرح کی جیسے پادشاہ تختہ غیر تو اسے کہا کہ یا حضرت م آپ خلعت سے دیکھیے کہ خدا مجھ کو بھی ان غازیوں میں شریک کرے حضرت م نے فرمایا کہ ابھی اس کو ہی ان میں شریک کریں دوسری بار سو کر سنئے چائے تو اسے حضرت م کہہ کی شکل کہہ دینے جیسے پہلے کہا تھا تو حضرت م نے ہی اس کو ہی طرح کہا تو اسے کہا کہ آپ دیکھیے کہ خدا مجھ کو بھی ان میں شریک کرے حضرت م نے فرمایا کہ تو پہلے غازیوں میں شریک ہے پھلوں سے نہیں اس نے کہا سو ام حرام نے عبادہ بن صامت کی نکاح کیا تو قرظہ کی بیٹی کے ساتھ دیا میں سوار ہو کر سو جب جہاد سے پھری تو اپنے چوپائے پر سوار ہوئی تو اسے اس کی گردن تو ڈال دالی تو سواری سے گر پڑی اور مر گئے **ف** یہ جو کہا کہ پھر اس نے عبادہ سے نکاح کیا تو اس سے ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ ام حرام نے حضرت م کے اس فعل کے بعد نکاح کیا اور اہل جہاد میں گندہ نکاح ہے کہ ام حرام عبادہ کے نکاح میں تھی تو حضرت م اس کے پاس داخل ہو کر اظہار اس کا یہ ہے کہ وہ ہفت اس کے نکاح میں تھی پس یا تو یہ روایت سچ ہوگی یا ہوگی

گودہ آگلی بی بی تھی پہ تو اسنے اسکو طلاق دی پہ اسکے بعد اس سے رجوع کیا یہ جواب ابن مین کا ہے اور
یا قول راوی کا کہ انت تحت عبادۃ جملہ معتزہ ہر مرد راوی کی وصف کرنا نام حرام کا ہے ساتھ اسکے اس مال میں
کہ نہیں مفید ہر ساتھ کسی حال کے حالات میں اور دوسری روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس نے اس سوا اسکے
بعد نکل کیا اور یہی اولی ہے کہ دوسری روایت کے موافق ہو (فتح) **بَابُ حَيْثُ الرَّجُلِ امْرَأَتُهُ فِي الْغَزَا**
دُونَ بَعْضِ لَيْسَاءِ اِثْنَانِ اہنا مرد کا اپنی بی بی کو جہاد میں سوائے اپنی بعضی بی بیوں کے لینے پر جائز ہے۔
حَدَّثَنَا حُجَّابُ بْنُ مِهْمَلٍ شَاعِبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْقَارِي تَابُوا عَنْ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ
ابْنَ الْوَكِيدِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسْتَكْبِرِ عُلْفَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعَبِيدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَلِيفِ عَائِشَةَ
كُلَّ حَرْبٍ فِي عَائِشَةَ مِنْ الْحَمْدِ بِنْتِ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ
أَفْوَءَ بَيْنَ رِجَالِهِ قَاتِلَهُمْ يَخْرُجُ مَعَهُمْ خَرِبَهَا يَتَّقِي مَلِكُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَالْمُحَرَّمُ كَأَقْرَبِ بَيْنَنَا
غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيهَا سَائِمٌ فَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ إِلَيْهَا ابْنُ حَبَابٍ تَرْجِمُ
عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت صلوات اللہ علیہ اکرہ وسلم کا دستور تھا کہ جب سفر کو نکلنے کا ارادہ کرتے تھے تو اپنی
بی بیوں میں قرعہ ڈالتے تھے جو جس کا نام قرعہ میں نکل اسکو حضرت صلوات اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ لے جاتے تھے تو
حضرت نے ہمارے درمیان قرعہ ڈالا ایک جہاد میں جس میں جنگ کیا تھا تو اس میں میرا نام نکلا تو میں حضرت
کے ساتھ نکلے بعد نازل ہونے حجاب کے ف احمدیث کی پوری شرح تفسیر میں آوے گی اور یہ ظاہر ہے
باب میں اور میں نصیح ہے کہ اوہنا عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ اپنے تھا بعد قرعہ ڈالنے کے اپنی بی بیوں میں (فتح)
بَابُ غَزْوِ النَّسَاءِ وَقِتَالِ رِجَالٍ مَعَهُنَّ عورتوں کا جہاد کرنا اور لڑنا ساتھ مردوں کے **حَدَّثَنَا**
أَبُو مَعْشَرٍ تَابُوا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ أَتَاهُمْ مِنَ النَّاسِ عَنِ
الْحَبَشَةِ مَلَائِكَةٌ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ لَبِثْتُ عَائِشَةَ يَنْتَابِي بَكْرًا وَلَمْ يَكُنْ سَلِيمًا وَكُلُّهَا مَلْفُوسَةٌ تَأْنِي خَدَمَ
سُوءِهَا تَنْفَرُ إِنْ الْفَرَبَ قَالَ عِدَّةٌ مَقْلَانِ الْفَرَبَ عَلَى مَتَوَحَّاهُ فَقَرَّحَانِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ
تَرْجَمَانِ قَتَلَانِهَا ثُمَّ يَحْيِيَانِ فَقَرَّحَانِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ تَرْجِمُ انفس سے روایت ہے کہ جب جنگ
کا دن ہوا تو لوگوں نے حضرت سے پیچھے پیروی اور مقرر میں نے عائشہ اور ام سلمہ کو دیکھا کہ پند لیوں سے
گھیرے ہوئے تھیں میں انکی پیچھے لیوں کی بازبینی دیکھتا ہوں اپنی بی بیوں پر شکین بہرہ لاتی تھیں
اور لوگوں کو بلاتی تھیں پہرہ لاتی تھیں اور انکو پہرہ لاتی تھیں اور انکو لوگوں کے منہ میں گراتی تھیں **ف**
اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت م اکو جہاد میں ساتھ لیجالتے تھے تودہ زخمیوں کا دوا کرتی تھیں اور ایک
روایت میں ہے کہ عورتیں حضرت مکی ساتھ جنگ میں حاضر ہوا کرتی تھیں پانی پلاتی تھیں لڑنے والوں کو

كَانَ فِي الْحَرَامَةِ كَانَ فِي الْحَرَامَةِ وَكَانَ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ طَلَبَ اسْتِثْنَاءٍ لَمْ يُؤْذَنَ لَهُ وَكَانَ كَيْفَ شَقَّ قَتْلَهُ كَمَا كَانَ يَقُولُ مَا أَهْمَهُمْ اللَّهُ وَخَيْبَهُمُ اللَّهُ طُوبَى لِمَنْ كَلَّمَ شَوْقَ طَلَبِ يَدِي يَأْتِي مَحْذُورًا لِي
 الْوَادِ وَيَهِي مَنْ يَكْثُرُ تَرْجَمَهُ أَبُو بَرِيرَةَ رَضِيَ عَنْهُ مِنْ رَأْيِهِ أَنَّ هُوَ كَضَرْبَةٍ نَفْسُهُ فِي الْبَلَاءِ هُوَ أَشْرَفِي
 كَابْنِهِ دُرُوسٍ كَابْنِهِ دُرُوسِيَا كَلَّ دَارِيَا كَابْنِهِ دُرُوسِيَا كَابْنِهِ دُرُوسِيَا كَابْنِهِ دُرُوسِيَا كَابْنِهِ دُرُوسِيَا
 رَوَاتِ يَمِينِ هُوَ كَضَرْبَةٍ نَفْسُهُ فِي الْبَلَاءِ هُوَ أَشْرَفِي كَابْنِهِ دُرُوسِيَا كَابْنِهِ دُرُوسِيَا كَابْنِهِ دُرُوسِيَا
 سَبَّ أَمَّا كَابْنِهِ دُرُوسِيَا كَابْنِهِ دُرُوسِيَا كَابْنِهِ دُرُوسِيَا كَابْنِهِ دُرُوسِيَا كَابْنِهِ دُرُوسِيَا
 اس بندہ کو جو اپنے گھوڑے کی باگ خدا کے راہ میں تھامے رہے اس کے بال بکھرے اور اس کے دونوں قدم گرد
 میں ہرے اگر اس کو چوکیداری میں رکھیے تو چوکیداری میں رہے اور اگر اس کو لشکر کے پیچھے حفاظت کو اسطرح مقرر
 کیجے تو وہ میں رہے اور اگر وہ سردار کا پاس آنے کی اجازت مانگے تو اس کو اجازت نہ دے اور اگر کسی کی سفارش کرے
 تو قبول نہ ہو اور فقہاء کے سفر جو آیت والذین کفر وافتعنا لهم من دأقہم یمن یہ میں لگا دیا خدا کہتا ہے کہ خدا نے ان کو ہلا
 کر ڈالا اور اسے اس کی اور طوبی فعلی کا وزن ہے ہر چیز سنہری سے یعنی مشتق ہے طیب ہر اور وہ سی داو سے بل
 ہو گئی ہے اور وہ طیب ہے **ف** اس حدیث کی طرح کتاب الرقاق پر آو کی اور غرض اس سے یہ قول ہر کوئی
 ہو جو اس بندہ کو جو اپنے گھوڑے کی باگ خدا کی راہ میں تھامے ہر دوسٹھ قول حضرت محمد علیہ السلام کے کہ
 اگر اس کو چوکیداری میں رکھیے تو چوکیداری میں رہے اور جس سعد کی ضد ہو یعنی بد بخت اور یہ جو کہا کہ جب اس کو
 کا نسا چھ تو نکال سکے تو بیچ دے گا کرنے کے ساتھ اس کے اشارت ہر طرف عکس مقصود اس کے کہ اس کو ہر جو کہ چوکیداری
 اس کے پاؤں میں کا نسا چھ اور کوئی نکالنے والا نہ پاوے تو ہوتا ہے عاجز حرکت سے اور کوشش کشمیر دنیا کے
 حاصل کرنے میں اور یہ جو کہا کہ خوشی ہو جو اس بندہ کو کہ تو یہ اشارت ہر طرف غنیمت والے کے اور مکمل کے نیکے ساتھ
 اس چیز کے کہ حاصل ہوتا وہی غیر دنیا اور آخرت کی اور یہ جو کہا کہ اگر چوکیداری ہو تو چوکیداری میں ہوتا ہے
 تو سمجھنے اوس کے یہ میں کہ اگر ہم چوکیداری ہو تو چوکیداری میں ہوتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ چوکیداری
 کے ثواب میں ہے اور ابن جوزی نے کہا کہ وہ غیر مشہور ہر نہیں قصد کرتا بندی کا ادب جو کہا کہ اگر سفارش کرے
 تو اس کی قبول ہو تو میں ترک کرنا حسب ریاست کا ہر اور شہرت کا اور فضیلت قبول اور تواضع کی اور بعض کہتے ہیں
 کہ طوبی سے مراد عا کرنی ہے دوسٹھ اس کے بہشت کی اسوٹھ کہ طوبی بہشت کے سب خنوں سے مشہور ہر اور جو
 طوبی مادہ بہشت میں اعلیٰ ہوا تکمیل و رہم ہو میں چند حدیثیں ہم فضیلت حراست کے جو بخاری کی غلط پر ہیں
 ابن ابی ایمن حدیث عثمان کی ہے جو ابن ماجہ وغیرہ نے روایت کی ہے کہ خدا کی راہ میں ایک سال چوکیداری
 کرنی بہتر ہے ہزار سال ہر کرات کو جاگے اور مذکور مذہد رکھے اور حدیث سہل بن معاذ کی جو مسلمانوں کے گرد

من
 صحیح
 ابن
 ابی
 ایمن
 حدیث
 عثمان
 کی
 ہے

گرد دارالاسلام کی سرحد پر یعنی دوسط حفاظت کرنے مسلمانوں کے کافروں سے **ف** اور ہند لال کے نابھار کیا ساتھ
 آیت کے اختیار کرنا ہے دوسط مشہور تفسیر اسکی کے پس سن بصری اور قدادہ سے روایت ہو کہ ابصر واسے مراد
 ثابت رہنا بندگی پر ہے اور صابر دوسے مراد مضبوطی کرنا دشمن کے مقابلے میں ہے جہاد میں اور دوسط واسے مراد
 خدا کی راہ میں چوکیداری کرنی ہے اور مجاہدین کو ہے روایت ہو کہ صبر و طاعت پر اور صبر کرو دوسط انتظار دوسے
 کے اور تیار ہو دوسط جہاد دشمن کے اور ڈر و در بیان اپنے زید بن اسلم سے روایت ہو کہ صبر کرو جہاد پر اور صبر کرو دشمن
 کے مقابلے میں اور تیار کرو گھوڑے اور اس پر قید کرنی ایک دن کی ترجمہ میں اور اطلاق اسکا آیت میں ہے گویا کہ اشارہ
 کیا ہے اس پر کہ مطلق اسکا مقید ہے ساتھ حدیث کہ پس تحقیق وہ مشعر ہے ساتھ اس کے کہ اقل درجہ چوکیداری
 کا ایک دن ہو دوسط سیاق کی سچ مقام بالغہ کے اور ذکر کرنا ساتھ جگہ کوڑی کے نیز اسی کی طرف اشارہ کرتا ہے **ف**
حَلَّ ثَلَاثًا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَيْمُونٍ مَعَ أَبِي النَّظْرِ ثَلَاثًا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعْنٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَبِّ اَطِيعُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَمَنْ هُجِرَ سَوَاطِئُكُمْ مِنْ الْحَيَاةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَالْوَلَاةُ
يُرْوِيهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْعَدْوَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا ترجمہ سہ بن سعد روایت
 ہے حضرت نے فرمایا کہ خدا کی راہ میں دارالاسلام کی سرحد پر ایک دن چوکیداری کرنی بہتر ہے تمام دنیا سے اور دنیا
 کی آبروش سے اور بہشت میں تمہارے کوڑے کہیں کا مکان بہتر ہے تمام دنیا سے اور دنیا کی آبروش سے اور جہاد
 میں اول روز یا آخر روز بندگی کا کوشش کرنا بہتر ہے تمام دنیا سے اور دنیا کی آبروش سے **ف** انسانی اور
 احمد وغیرہ کی روایت میں ہے کہ ایک دن یا ایک رات دارالاسلام کی سرحد پر چوکیداری کرنی بہتر ہے اور
 ایک مہینے کے سر اور اسکی شب بیداری سے اور احمد اور ترمذی میں روایت ہو کہ خدا کی راہ میں ایک دن چوکیداری
 کرنی بہتر ہے ہزار دن سچ آجیز کے کہ اسکی سوا ہزار نزلوں میں ابن بزیہ نے کہا کہ نہیں لغرض ہے دریا
 دونوں کے اسو اسطو کہ وہ جل کھاوے گی اور پر اعلام کرنے کے ساتھ زیادات کو ثواب میں پہلے سے یا ساتھ
 اختلاف عمل کرنے والوں کے میں کہتا ہوں کہ یا باعتبار عمل کے بنسبت کثرت اور قلت کو اور یہ دونوں باب کی
 حدیث کو بھی معارض نہیں دوسط کہ سفر ایک مہینے کا اور قیام اسکا بہتر ہے تمام دنیا سے اور دنیا کی آبروش
 سے **باب** مَنْ عَزَّاءَ يَصْبِي لِيَحْدَ مَتْرَجُ كَوِي جِهَادِ كَسَ سَابَه لُكْ كَسَ كَسَ خَدْرَتِ دَاسْطِ هُ
 نہ دوسط جہاد کے **ف** یہ اشارت ہے طرف اسکے کہ لڑکا جہاد کے ساتھ مخاطب نہیں لیکن اسکو ساتھ
 لے جانا جائز ہے بطور تبعاداری کے **ف** **حَلَّ ثَلَاثًا قَبِيَّةً ثَلَاثًا يَعْقُوبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ**
مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ بَدَأَ الْفِتْنَةُ الْفِتْنَةُ الْفِتْنَةُ الْفِتْنَةُ الْفِتْنَةُ الْفِتْنَةُ

فی خبری فی فی ابو طلحہ مرفوعاً وانا علمہ رافعت الحکم فکنت احلہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم اذا نزل فکنت اسمعہ لیس فی قولہ اللہم انی اعوذ بک من الهم والحزن والعجز والكسل والخلل
 والجبر وصلى الله عليه وعلى آله وصحبه وسلم فکنتا فکنتا فکنتا فکنتا فکنتا فکنتا فکنتا فکنتا
 بنو حنی بن اخطب وقد قتل زوجها وكانت عمره سافا صطفاها رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
 سلم لنفسه فخر بها حتى اذا بلغت سدا الصهباء حلت فبني بها ثم صدمه حيسا في نعيم مغيث ثم
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من حورك فکانت تلك وليمة رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
 سلم على صفيته ثم خرج الى المدينة قال فراكيت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يحقني لها ذراعا
 بعباءة ثم يجلس عند بعدي فيضع ركبته فتضع صفيته رجلها على ركبتي حتى ترتكب فيساجدني
 اذا انشفت على المدينة نظرا الى احدى فقال هذا اجل ليحييتا ونجيتا ثم نظرا الى المدينة فقال
 اللهم اني احرم ما بين لابتيهما مثل ما حرم اني اهيكم اللهم بارك لهم في مدينهم وصاعدهم
 ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت م نے ابو طلحہ سے کہا کہ اپنے لڑکوں میں سے کوئی لڑکا تلاش کرو
 میری خدمت کرو یہاں تک کہ میں خیر کی طرف نکلوں تو ابو طلحہ مجھ کو لیکر نکلا اس حال میں کہ مجھ کو اپنے پیچھم سواری کیا ہوا
 تھا اور میں لڑکا تباہ لغت کر قریب پہنچا ہوا سو جب حضرت م اتے تھے تو میں اپنی خدمت کرتا تھا اور میں حضرت
 سے سنتا تھا کہ بہت وقت کہتے تھے کہ ابی میں تیری پناہ مانگتا ہوں تشویش اور غم سے اور جان کی مانگی سے
 اور بدن کی کاہلی سے اور پھیلی اور نامردی سے اور قرض کے بوجہ سے اور مردوں کے غلبے سے یعنی پادشاہ عالم
 ہوا یا جابلوں سے سابقہ پڑے کہ شہوت پرستی مرد و نیر غالب ہو پر ہم خیر بین آنے سو جب ندائے قلعہ
 فتح کیا تو ذکر کی گئی ہے وطر حضرت م کی خوبی صفتیں بھی اعلیٰ کی اور سکا خاوند لڑائی میں مارا گیا تھا اور ہی لہز
 یعنی سکی شادی تازہ ہوئی تھی تو حضرت م نے اسکو اپنی ذات کے واسطے چن لیا سو حضرت م اسکو لیکر چلے یہاں تک
 کہ جب سد الصہبہ (ایک جگہ کا نام ہے خیر کی راہ میں) میں پہنچے تو صفیہ حیض سے پاک ہوئیں تو حضرت م
 نے اس کے ساتھ بنا کی لینے اسکی ساتھ خلوت کی پہر چڑے کے ایک رستر خوان میں جس میں تیار کیا پہر حضرت م نے
 فرمایا کہ لپٹ ایدلوں کو اجازت دو پس تباہ ولیمہ حضرت م کا صفیہ پر پہر ہم مدینے کی طرف نکلا پس نے کہا کہ میر
 نے حضرت م کو دیکھا کہ اپنے صفیہ کے واسطے اپنے پیچے چادر سے اونٹ کی کوہان کا گرد گہیرا لینے واسطے پر دے کے
 پہر اپنے اونٹ کو پاس بیٹھتے تھے اور اپنا رانوسٹ کیا تو صفیہ اپنے پاؤں حضرت م کے زانو پر رکھ کر سوار ہوتا
 پہر ہم چلے یہاں تک کہ جب ہم مدینے کے قریب پہنچے تو حضرت م نے احد کی طرف نظر کی تو فرمایا کہ یہ بہا
 ہکو دوست کہتا ہے اور ہم اسکو دوست کہتے ہیں پہر مدینی کی طرف نظر کی تو فرمایا کہ ابی میں حرام کرتا ہوں جو

کچھ کہ اسکے دونوں طرف پہرلی زمین کے اندر ہے جیسے کہ ابراہیمؑ نے مکہ کو حرام کیا اگلی برکت کرنے کے صلہ
 میں اور مدینہ و اس حدیث کی شرح کتاب الدعوات میں آویگی اور قصہ صفین کی شرح کتاب النکاح میں آویگی
 اور حرام ہونے کی بحث جہ میں گذر چکی ہے اور غرض اس حدیث سے جگہ ابتداء اسکا ہے (فتح) باب گویا
 الجہنم دریا میں سوار ہونے کا بیان و امام بخاری نے اس ترجمہ کو مطلق چھوڑا ہے اسکا کچھ حکم بیان نہیں
 کیا اور خاصکر وارد کرنا اسکا جہاد کے بابوں میں اشارت کرتا ہے طرف خاص ہونے کے ساتھ جہاد کے
 لینے جہاد کے سوار اور کسی کام کے واسطہ دیا میں سوار ہونا جائز نہیں اور تحقیق اختلاف یہ سلف نے پیچ جائز
 ہونے سواری اسکی کے اور بیوں کے ابتداء میں قول مطر الوراق کا گذر چکا ہے کہ نہیں ذکر کیا خدا تعالیٰ نے
 دریا کے سوار ہونے کو قرآن میں گرساۃ حق کے اور حجت پکڑی ہے آخر ساتھ اس آیت کے ہو الذی یسیر
 فی البر والبحر لیقینے خدا وہ ہے جو سیر کرتا ہے مکہ جنگل اور دریا میں اور ہیر بن عبد اللہ کجیث مرفوع میں ہے
 کہ جو جوج مارنے کو وقت دریا میں سوار ہو تو اس سے خدا کا ذمہ بری ہو ایسے خدا نہ کی امان سے بری ہوا
 اور ایک روایت ہے کہ پس چاہیے کہ نہ ملاست کرے مگر اپنی جان کو رویت کیا ابو عبید نے غریب حدیث میں
 اور ہیر کی محبت میں اختلاف ہے اور تحقیق رویت کیا ہے بخاری نے اسکی حدیث کو اپنی تاریخ میں پس کہا اپنی
 روایت میں عن زبیر عن رجل من الصحابة اور اسکی اسناد حسن ہے اور اس یقینہ منع کی ہر ساتھ ارتجاج کے اور
 مفہوم اسکا یہ ہے کہ اگر ارتجاج نہ ہو تو جائز ہے اور یہی مشہور ہے اقوال علماء کے سے پس جب طامسی غالب ہے
 تو جنگل اور دریا برابر ہے اور بعضوں نے مرد و عورت میں فرق کیا ہے اور یہ مالک سے روایت ہے پس منع
 کیا ہے آخر دریا عورت کو مطلق اور یہ حدیث حجت ہو واسطہ جہور کے اور غریب گذر چکا ہے کہ پہلے پہلے
 دریا میں معاویہ سوار ہوا حضرت عثمان کی خلافت میں اور مالک نے ذکر کیا ہے کہ عمر فاروق منع کرتے تھے
 لوگون کو دریا میں سوار ہونے سے یہاں تک کہ عثمان رض خلیفہ ہوئے تو معاویہ ہمیشہ ان سے اجازت چاہتے
 رہے یہاں تک کہ انہوں نے اسکو اجازت دی (فتح) حکایتنا ابو النعمان ثنا احمد بن زید عن
 یحییٰ عن محمد بن یحییٰ بن جابر عن انس بن مالک قال حکم فی ام حکم ان النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم قال یومئذ فی بیتنا فاستیظف وھو یضک قالت یا رسول اللہ ما یضحکک قال
 حیبت من قوم من امویہ کبوت النجس کالمکوک علی الابرۃ فقلت یا رسول اللہ ادع اللہ ان
 یجعلہ منہم قال انہ منہم ثم دام فاستیظف وھو یضک فقال ویکل ذلک مکر تین اولنا
 قلت یا رسول اللہ ادع اللہ ان یجعلہ منہم فقول انہ من الاولین فزوجہا عمادہ
 ابن الصامیہ فخرجہا الی الغزو فلما رجعت فربحت دابة لک کما فوفقت فالتکف عنہما رحمہ

بھگوان کے دنیا کے کریش کے تعلق سے اور پہلے کہا کہ ارادہ کیا حضرت م نے ساتھ اسکے رغبت دلانا
 سعد کا تواضع پر ادنیٰ کرنی فخر کی غیر پر اد ترک کرنا احتقار مسلمان کا ہر حالت میں اور عبدالرزاق نے
 روایت کی ہے کہ سعد نے کہا کہ یا حضرت پہلا بتلایے تو اگر کوئی اپنی قوم کا حامی ہو اور اپنے اصحاب سے
 دشمن کو دہم کرے تو کیا اسکا حصہ غیر کے حصہ کے برابر ہوگا پس ذکر کی ساری حدیث بنا بر اسکے پس مراد
 ساتھ زیادتی کے زیادہ حصہ لینا مال غنیمت سے ہے تو حضرت م نے اسکو بتلایا کہ لڑنے والوں کے حصے
 برابر میں ہیں لکن توجہ دیا جاتا ہے ساتھ زیادہ ہونے شجاعت اپنی کے تو غریب توجہ پاتا ہے ساتھ زیادتی دعا اپنی
 کے اور خلاص اپنے کے اور ساتھ اسکے ظاہر ہوگا یہ سب اس بات کا کہ بناری نے اسکو پیچھے ابو سعید کی حدیث بیان
 کی رفع، **حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ** ثنا **سُفْيَانُ** عَنْ **مَعْمُورٍ** عَنْ **جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ** عَنِ **ابْنِ سَعْدٍ** عَنِ **الْبُقَعِيِّ** **صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ **بَاقِي دِمَانٍ يَغْنُ وَفِيهِ دِمَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ فِيكُمْ مِنْ حَبِيبِ النَّبِيِّ فَيُقَالُ**
لَكُمْ فَيَقْتُلُ عَلَيْكُمْ ثُمَّ يَأْتِي دِمَانٌ فَيُقَالُ فِيكُمْ مِنْ حَبِيبِ اصْحَابِ النَّبِيِّ فَيُقَالُ لَكُمْ فَيَقْتُلُ ثُمَّ يَأْتِي دِمَانٌ
فَيُقَالُ فِيكُمْ مِنْ حَبِيبِ اصْحَابِ النَّبِيِّ فَيُقَالُ لَكُمْ فَيَقْتُلُ ثُمَّ يَأْتِي دِمَانٌ فَيُقَالُ فِيكُمْ مِنْ حَبِيبِ اصْحَابِ النَّبِيِّ
 فرمایا کہ ایک دن ایسا آویگا کہ جہاد کریں گے اوسین آدمیوں کے جہاد تو پوچھیں گے کہ کیا تم میں وہ شخص ہے کہ جنس
 حضرت م سے صحبت کی ہو یعنی تم میں کوئی صحابی ہے تو لوگ کہیں گے ہاں تو انکی فتح ہو جاوے گی یہ ایک
 وقت آویگا تو پوچھیں گے کیا تم میں کوئی ہے کہ جنس حضرت م کے اصحاب سے صحبت کی ہو یعنی تابعین تو کہا
 جاوے گا ہاں تو انکی فتح ہوگی یہ ایک ایسا زمانہ آویگا کہ کہا جاوے گا کیا تم میں کوئی ایسا ہے جنس حضرت م کے اصحاب کے
 یا دون سے صحبت کی ہو یعنی تابعین تو کہا جاوے گا ہاں تو انکی فتح ہوگی **و** احمدی کی شرح علامات النبوة
 اور فضائل اصحاب میں آویگی ابن بطلان نے کہا کہ یہ حدیث دوسری حدیث کی طرح ہے کہ سب لوگوں میں بہترین
 زمانہ پہلے ہی میرے زمانے کے لوگ یعنی اصحاب پہرے لوگ بہترین جو اصحاب سے ملے ہوئے ہیں اور انکے
 شاگرد اور صحبت یافتہ ہیں یعنی تابعین پہرے لوگ بہترین جو تابعین سے ملے ہوئے ہیں اور انکے ہم
 صحبت میں یعنی تابعین پہرے لوگ بہترین ہوگی دوسرے اصحاب کے دوسرے فضیلت انکی کے پہرے دوسرے تابعین کے
 دوسرے فضیلت انکی کے پہرے دوسرے تابعین کے دوسرے فضیلت انکی کے اور اسیر ہوگی پہلائی اور
 فضیلت اور فتح دوسرے طبقے کے کمتر ہیں کیا حال ہے ان لوگوں کا جو انکے بعد ہیں رفع، **کَابِ**
كَأَيُّ قَوْلٍ فَلَا تَهْتَدُونَ اب ہو اس بیان میں کہ نہ کہ کوئی کہ فلا نا شہید ہے یہ بطور قطع اور یقین کے ساتھ
 اسکے گریہ کوئی سے ہو اور شاید یا شاہد ہو طرف حدیث عمر کے کہ تم اپنے جگہوں میں کہتے ہو کہ فلا نا شہید
 اور فلا نا شہادت سے مراد خبر دار ہو یہ نہ کہو لیکن کہو جیسے حضرت م نے فرمایا کچھ خدا نے کی راہ میں مکر وہ شہید

روایت کی یہ حدیث احمد اور ابیہ حسن ہوا اور ایک روایت میں کہ حضرت م نے فرمایا کہ تم اپنے درمیان شہید کسو
گنتے ہو تو گون نے کہا کہ جسکو شہید لگے فرمایا بہت لوگ ایسے ہیں کہ انکو ہتھیار لگتا ہے اور حالانکہ وہ شہید نہیں
بنا رہے ہیں نہ معین کرنی وصف ایک مرد بعینہ کی سوا تہا اسکے کہ وہ شہید ہے بلکہ جائز ہے کہ کہا جاوے
بطور احوال کے (فتح) وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ أَكْبَرُ مِنْ جِبَالِهِ فِي
سَبِيلِهِ اللَّهُ أَكْبَرُ مِنْ يَمِينِ يَمِينِهِ فِي سَبِيلِهِ یعنی ابو ہریرہ رض سے روایت ہو کہ حضرت م نے فرمایا کہ اللہ خوب
جانتا ہے جو اسکی راہ میں جہاد کرتا ہے اور اللہ خوب جانتا ہے جو اسکے دین میں غمی ہوتا ہے (ف) یہ حدیث جہا
کے ابتدا میں گند چکی ہے اور وجہ نکالنے مسئلہ باب کی اس سے ظاہر ہوتی ہے ابو موسیٰ کی حدیث ماضی سے
کہ جو لڑے ہو اسکو خدا کا بول بالا ہو تو وہ خدا کی راہ میں ہے اور نہیں اطلاع ہوتی اس پر گرساتہ وحی کے پس
ثابت ہو کہ وہ خدا کی راہ میں ہے تو اسکو شہادت کا حکم کیا جاوے پس قول کا کہ خدا خوب جانتا ہے جو اسکے
راہ میں رخی ہو یعنی پس نہیں جانتا اسکو کوئی مگر جسکو خدا معلوم کرے پس نہیں لائق ہے کہنا اسکو شہادت کہ
جہاد میں مارا جاوے کہ وہ خدا کی راہ میں ہے (فتح) حَلَّالٌ لَنَا قَتْلُهُ نَتَا يَقْتُولُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ
أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْفَهُ هُوَ وَالْمَشْرِ كَوْنُ
فَأَقْتَتَلُوا أَفْكَامًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَسْكَرِهِ وَمَا لَ الْخِزْوَنَ إِلَى عَسْكَرِهِمْ
وَفِي أَحْصَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ لَا يَدْعُهُمْ شَذَاةٌ وَلَا قَادَّةٌ إِلَّا اتَّبَعَهَا يَضْرِبُهَا
بِسَيْفِهِ فَقَالَ مَا أَجْرُ أَحَدٍ يَوْمَ أَحَدٍ نَحْمَا أَجْرُ أَفْلَانِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَمَّا لَنَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا صَاحِبُهُ فَخَرَجَ مَعَهُ كُلُّمَا وَقَفَ وَقَفَ مَعَهُ وَإِذَا
أَسْرَعُ أَسْرَعُ مَعَهُ قَالَ فَجَرَحَهُ الرَّجُلُ جَرْحًا شَدِيدًا فَأَسْتَجْعَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ
بِالْأَرْضِ وَذُبَابٌ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَى سَيْفِهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ الرَّجُلُ الَّذِي ذَكَرْتُ
لَا يُقَالُ لَهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَأَعْلَمَ النَّاسُ ذَلِكَ فَقُلْتُ أَنَا لَكُمْ بِهِ فَنَزَجْتُ فِي طَبَقٍ ثُمَّ جُرْتُ
جُرْمًا شَدِيدًا فَأَسْتَجْعَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ فِي الْأَرْضِ وَذُبَابٌ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ
تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ أَنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ
بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَمُوتُ وَلِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَأَنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَلَى أَهْلِ النَّارِ فَيَمُوتُ
بِعَمَلِ النَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ترجمہ سہل بن سعد روایت ہو کہ حضرت م اور کافر آپس میں کہ
پس جب حضرت صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے لشکر کی طرف پہرے اور دوسرے اپنے لشکر کی طرف پہرے اور حضرت

کے اصحاب میں ایک مرد تھا کہ نہ چھوڑتا تھا کافروں کے کسی اکیلے دو کیلے کو مگر کاسکا چھپا کر لاتا تھا اور ہسکو اپنی تلوار سے مار ڈالتا تھا تو اصحاب نے کہا کہ یا حضرت ہم نہیں ثواب پایا آجکے دن کسی نے ہم میں سے جیسا کہ تو بلا یا فلا نے فرما تو حضرت نے فرمایا کہ خبر دار ہو بیشک وہ دوزخیوں سے ہو تو قوم میں سے ایک مرد نے کہا کہ میں اس کے ساتھ رہتا ہوں تاکہ اس کے حال پر واقف ہوں تو وہ مرد اس کے ساتھ نکلا کہ جب وہ کھڑا ہوتا تھا تو اسکو ساتھ وہ بھی کھڑا ہو جاتا تھا اور جب وہ دوڑتا تھا تو اس کے ساتھ وہ بھی دوڑتا تھا تو وہ شخص سخت زخمی ہوا اسنے فریکو جنگی کی تو اپنی تلوار کا قبضہ زمین پر رکھا اور اسکی نوک اپنے سینے میں رکھی پر اپنی تلوار پر بوجھ ڈالا اور اپنے تئیں مار ڈالا تو جو مرد اس کے ساتھ تھا وہ حضرت م کے پاس آیا تو اُس نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک آپ اللہ کے رسول میں حضرت نے فرمایا کہ تیرے اس کہنے کا کیا سبب ہے اُس نے کہا کہ جبریل کے حق میں آپ نے اسی فرمایا تھا کہ وہ دوزخیوں میں سے ہے یعنی بیشک وہ دوزخیوں میں سے ہو تو لوگوں نے بہت کوئی آپ کے اس قول کو کہ وہ دوزخی ہے بعید جانا کہ ایسا بہادر مجاہد کس طرح دوزخی ہو گا تو میں نے کہا کہ میں تمہارے واسطے اس کے ساتھ رہتا ہوں سو میں اسکا حال دریافت کرنے کو نکلا پر وہ سخت زخمی ہوا اور مرنے لگا

جلدی کی سگڑ اپنی تلوار کا قبضہ زمین میں رکھا اور اسکی نوک اپنے سینے میں رکھی پر اسپر بوجھ ڈالا اور اپنی تئیں قتل تو حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ مقرر آدمی البتہ ہشتیوں کے کام کیا کرتا ہے ظاہر لوگوں کی نظروں میں اور حالانکہ دوزخیوں سے ہو اور مقرر آدمی البتہ دوزخیوں کے کام کیا کرتا ہے ظاہر لوگوں کی نظروں میں اور حالانکہ وہ ہشتیوں سے ہے **ف** اس حدیث کی پوری شرح کتاب المغازی میں آئے گی اور وجہ لینے ترجمہ کی اس سچی ہے کہ انہوں نے شہادت دی دیکھو اس کے ساتھ مقدم ہونے کو جہاد کے امین پس اگر قتل کیا جاتا تو نہ منع تھا یہ کہ گواہی میں دیکھو اس کے ساتھ شہادت کے اور تحقیق ظاہر ہوا اس کو اُس نے خدا کے دیکھو جہاد نہیں کیا اور سوائے اسکو کچھ نہیں کہ وہ اپنی قوم کے پر سے لڑا تا میں نہیں بولا جاتا ہر مقتول نے الجہاد کو اختیار کیا ہے سو اسکو کہ جہاد ہے کہ اسکی مثل ہو اگرچہ باوجود اس کے کہ ظاہر میں اسکو شہید دن کا حکم دیا جاتا ہے سو اسکو اتفاق کیا ہے سلف نے اوپر نام رکھنے مقتولوں بدر اور احد کے شہداء یعنی شہید اور مراد ساتھ اس کے حکم ظاہر جو مبنی ہے گمان غالب پراد مجاہد سے روایت ہے کہ جب حضرت م جنگ تبوک کی طرف نکلے تو فرمایا کہ نہ بھلے ساتھ ہمارے مگر قوی پس نکلا ایک مرد اونٹ ضعیف پر پس اونٹ نے اسکو کچلا تو وہ مر گیا تو لوگوں نے کہا کہ شہید ہو گیا تو حضرت نے فرمایا اسے بلائی لوگوں میں بچار دے کہ نہیں داخل ہو گا بہشت میں گنہگار اور اس میں ایشلت ہے کہ شہید دھنخ میں داخل نہیں ہو گا سو اسکو کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ دوزخیوں سے ہو اور نہ ظاہر ہو اگر مگر اپنے تئیں مانا اور وہ اس کے ساتھ گنہگار ہوا نہ کافر لیکن جہاد ہے کہ حضرت م کو اس کے باطن کفر پر اطلاع

ہوئی ہو کہ وہ باطن میں کافر تھا یا اس نے اپنے تئیں مارنے کو حلال جانا ہو اور تعجب ہے مہلب سے کہ اس نے کہا
 کہ حدیث باب کی ترجمہ کے مطابق میں شاید اسے بخاری کی مراد میں غور نہ کیا اور وہ ظاہر ہے حبیب کی مین نے
 اسکی تقریر کی (فتح) **باب فی حق علی الرقی تیر اندازی پر غبت** دلائے کا بیان **وَقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ**
وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ یعنی اور
 بیان ہوا اس آیت کا تیار کرو اعلیٰ اور اعلیٰ کو جو پیدا کر سکو زور اور گھوڑے پالنے سے کہ وہ اساتہ لے سکے پھر دشمنوں
 کو اور خدا کے دشمنوں کو **ف** اشارہ کیا ہے بخاری نے ساتھ سمجھنے کے کہ آیا ہے یہ تفسیر قوت کے اس آیت
 میں کہ قوت سے مراد تیر اندازی ہے اور وہ سلم میں عقبہ سے روایت ہو کہ میں نے حضرت م سے سنا فرماتے تھے اور
 حالانکہ آپ منبر پر تھے کہ کافروں کے دھم کیا کر دقت سے جتنا تھے ہو سکے خبردار ہو کہ اللہ قوت سے
 مراد تیر اندازی ہے یہ حضرت م نے تین بار فرمایا اور ابو داؤد وغیرہ میں ہے کہ حضرت م نے فرمایا کہ خدا
 ایک تیر کے سبب تین آدمیوں کو بہشت میں داخل کرتا ہے ایک بنانے والا کہ جو ثواب کی نیت سے بنا دے اور
 پہنکنے والا کہ اور اس کے دین دے کہ یعنی جو تیر انداز کے ہاتھ میں دے پس تیر اندازی کر دے اور سواری کر دے
 گھوڑہ دینار تھہاری تیر اندازی کرنی بہت پیامی ہے طرف میرے سواری کرنے سے اور اس میں کہ جو چہرہ دیکھ تیر اندازی
 جب پہنکنے والا کہ سبب تیر اندازی ہو نیکی سے ہو تو تیر اندازی ایک نعمت ہو کہ اس پر نعمت کا کفران کیا اور مسلم کہ
 ایک روایت میں ہے کہ جو تیر اندازی سیکھ کر چھوڑ دے ہم میں سے نہیں یعنی ہمارے طریقے پر نہیں یا فرمایا
 کہ اس نے نافرمانی کی اور قرطبی نے کہا کہ سوائے اس نہیں کہ تفسیر کیا قوت کو ساتھ تیر اندازی کے اگرچہ قوت
 ظاہر ہوتی ہے ساتھ تیار کرنے غیر اسکے کے اعلیٰ کے متبادروں سے اور سلم کہ تیر اندازی نعمت ہے دشمن
 کے زخمی کرنے میں اور تھان تر ہے نعمت میں **حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ جَدِّهِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ**
يُزَيْدِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْثَمِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَعَلَّمَ
يَتَضَلُّونَ هَكَذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا مَوْلَانِي أَيْمُنُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ كَانَ رَامِيًا وَأَنَا مَعَهُ يَوْمَئِذٍ
قَالَ كَأَمْسَكَ أَحَدُ الْفَرِيقَيْنِ بِأَيْدِيهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ لَا تَرْمُونَ؟ **قَالَ**
كَيْفَ تَرْمُونَ وَأَنْتُمْ مَعَهُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْمُوا وَأَنَا مَعَكُمْ كَمَا تَرْمُونَ ثُمَّ رَمَى أَبُو بَكْرٍ
 سے روایت ہو کہ حضرت م قبیلہ سلم کے کہ لوگوں پر گندے کہ ہمیں تیر اندازی کرتے تو یعنی تاکہ ہمیں ہمیں کوئی
 بڑہ جاتا ہے تو حضرت م نے فرمایا کہ تیر انداز کئی نے لولا و اسمعیل کی بیٹے عرب پس تحقیق تہذیب و ریا پر بیٹھ کر
 تیر انداز تھے اور میں فلاں کے ساتھ تیر اندازی کرتا ہوں تو دوسرے فرقہ میں میرے بیٹے ہو کہ ساتھ
 حضرت م تھے جو اسکے مقابل میں تھے انہوں نے اس پر ہاتھ تیر اندازی سے روک کر تو حضرت م نے فرمایا کیا ہوا

لکھو کہ تیر اندازی نہیں کرتے انہوں نے کہا کہ ہم کس طرح تیر اندازی کریں اور حالانکہ آپ ان کے ساتھ ہیں حضرت مہر نے فرمایا تیر اندازی کرو اور میں تم سب کے ساتھ ہوں **ف** اور ملاطبت و معیت قصد کرنیکے ہر طرف غیر کے اور احتمال ہے کہ ہوں قائم مقام محل کے اور صلیب کے کہا کہ اس سے استفادہ ہوتا ہے کہ جیسے بادشاہ جڑے بیج جماعت تیر اندازوں کے قوالوں سے ہسکو یہ کہ نہ تعرض کوے و اس کے حبیب کو ان لوگوں نے کیا دیکھا ہونے حضرت کے ساتھ فرقہ دوسری کے اس خوف سے کہ اپنے غائب ہوں تو حضرت مہر مغلوبوں کے ساتھ ہونگے پس بند ہے اس سر و دھڑا دیکے اور تعاقب کیا گیا ہے ساتھ اسکے کہ جس شخص کو دیکھا وہ بند ہے تھے وہ سینہ بند نہیں بلکہ ظاہر ہے کہ وہ بند ہوئے تھے دیکھا ہیچیز کے کہ معلوم کی انہوں نے اپنے ساتھیوں کی قوت قلوب سے جبکہ حضرت مہر کے ساتھ ہوئے اور یہ غلط و جہوں سے ہو جو خبر دیتے ہیں ساتھ فتح کے اور ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا کہ جبکہ ساتھ آپ ہونگے وہ غالب ہوگا احمدیٹ کو یہ بھی معلوم ہوا کہ جد علی کا نام باپ کہا جاتا ہے انداز بیان ہے حضرت مہر کے خلق کا اور معرفت آپ کی ساتھ امرون لڑائی کے اور سینہ بلانا ہے طرف خصلتوں باہوں کے جو نیک ہیں اور عمل کرنا ساتھ انداز کے کہ اور سینہ حسن لب صاحب کا ہے ساتھ حضرت مہر کے (رفع) **حَدَّثَنَا أَبُو عَیْنٍ شَيْخُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْعَبَّاسِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي اسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ حِينَ صَفَّيْنَا الْفَرَسَ وَصَفَّوْا لَنَا إِذَا الْكُتُبُ كُتِبَتْ عَلَيْكُمْ بِالْبَيْتِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْكُتُبُ كُتِبَتْ عَلَيْكُمْ يَوْمَ بَدْرٍ حِينَ تَرَجَّمَهُ أَبُو سَيْدٍ رَوَيْتُ بِرُكْنِ جَنْجَلٍ بَدْرُكَانَ حَضْرَتِ مَہرِ فَرَمَا جَبَلِ مَہرِ قَرِيشَ كَ لُطْنِ دَہْطِ صَفِّ بَانِزِ مَہرِ قَرِيشَ نَہْ ہمارو لُطْنِ كَ دَہْطِ صَفِّ بَانِزِ مَہرِ كَ جب وہ ہمارے نزدیک پہنچے تو لازم کر دیا اپنے اوپر تیرانے کو یعنی انکو تیرا دو **ف** اور ایک روایت میں ہے اپنے تیروں کو باقی رکھو اور نہ کہیں چلو اور ان کو یہاں تک نہ لکھو ڈاکین پس ظاہر ہوا کہ معنی حدیث کہ امر کرنا ہے ساتھ ترک کرنے تیر اندازی کے اور لڑائی کے یہاں تک کہ نزدیک ہوں ہو دیکھا کہ اگر انکو دوسرے تیر مارینگے تو کہیں ان کے پاس نہ پہنچے گا اور ایسی طرف اشارہ ہے ساتھ قول حضرت مہر کے کہ باقی رکھو اپنے تیروں اور یہ جو فرمایا کہ نہ کہیں چلو اور ان کو یہاں تک نہ لکھو ڈاکین تو اس سے معلوم ہوا کہ امر او ساتھ قرب کر جو تیر اندازی میں مطلوب ہو قرب نہی ہو باقی طور کہ ان تک تیر پہنچ سکے نہ قرب کرے کہ کہیں ملجاوین (فتح) **بَابُ اللّٰہُو یَا حُرَابِ دَکْھُو حَا کہیلنا ساتھ جہنم** اور ماتدائے کے **ف** یعنی ماتدائے کے دلالی کے مہیا روں سے اور شاید اسے اپنے قول خود کا ساتھ اشارہ کیا ہو طرف اپنی چیز کے کہ جو ابوداؤد وغیرہ نے روایت کی ہے کہ نہیں کہیں پہنچے مشرور یا مطلوب گر ادب سکھانا مرد کا اپنے گھوڑے کو اور کہیلنا اپنی بی بی سے اور تیر اندازی کر لی جی کمان سے (رفع) **حَدَّثَنَا****

يَلْعَبُونَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ دَحْلٌ مَحْشُورٌ فَأَهْوَى إِلَى الْخَصِيِّ فَخَصَبَهُمْ وَهَكَذَا
 فَقَالَ دَعَهُمْ يَا عَمُّ وَزَادَ عَلَى شَتَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْصُومٌ فِي السَّجْدِ تَرْجِمَهُ أَبُو بَرِيرَةَ رَمَى
 روايت ہے کہ جس حالت میں کہ حبشی حضرت م کے پاس اپنی برہمنوں سے کہیلے تھے تو عمر رضائے تو کنکرے کی
 طرف چکر اور کنکر اٹھا کر انکو مارے یعنی ہر گمان کو کہ یکہیل باطل ہے تو حضرت م نے فرمایا کہ ای عمر انکو چھوڑ دے
 اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ مسجد میں کہیلے تھے **ف** اس حدیث میں برہمنوں کا ذکر نہیں اور نہ
 اس اشارہ کیا ہے طرف پیچنے کے کہ اسکی بعض طریقوں میں وارد ہوئی ہے ذکر برہمنوں کے سے جیسو کہ نماز کے
 بیان میں گذر چکا ہے ابن تین نے کہا کہ احتمال ہے کہ عمر فاروق نے حضرت م کو نہ دیکھا ہو اور نہ معلوم کیا
 ہو کہ حضرت م انکو دیکھتے ہیں یا گمان کیا کہ حضرت م انکو دیکھتے ہیں اور حیا کیا کہ انکو منہ کریں اور یہ اولی ہے
 و اسطرح قول کے کہ حدیث میں کہ وہ حضرت م کے پاس کہیلے تھے میں کہتا ہوں کہ یہ پہلے احتمال کو منہ نہیں کرتا
 اور احتمال ہے کہ ہوا نکار انکا مشابہ انکار اسکے کہ اوپر گانے عورتوں کے اور انکو دین کے کام میں بہت شست
 ہی خلاف اولی پر سہی انکار کرتے تھے اور جد فی الجہد اولی ہے کہیل ساج سے اور یہاں حضرت م میں ہر درپے بیان
 جواز کے یعنی جائز ہے (فتح) **یاد رہے** ————— **الحیث باب ہی بیان میں ڈال کے**

ابن نمیر نے کہا کہ وجہ ان ترجموں کی رو کرنا اس شخص کا ہے جو خیال کرتا ہے کہ ان آلات کا پڑنا توکل کے
 سنا فی ہے اور حق یہ کہ خوف اور خذر تقدیر کو دور نہیں کرتا لیکن تنگ کرتا ہے دوسو کے کہ ہون کو دہم چکر
 کہ پیدا ہوئے سپر انسان (فتح) وَمَنْ تَنَقَّسَ يَتَّقِ صَاحِبَهُ اور بیان ہوا اس شخص کا جو اپنے ساتھی کی
 ڈال سے پردہ کرے یعنی پس نہیں ہے کوئی ڈر ساتھ اسکے **حَلَّ شَا** أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ
 أَلَا وَرَأَوْهُ عَنْ اسْتِخْفَافِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ابْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ أَبُو
 طَلْحَةَ يَتَكَلَّمُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَتَنَبَّأُ بِشَيْءٍ وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ حَسَنَ الرَّحْمَةِ تَكُنَّ
 إِذَا رَأَى تَشْتَقُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَيَنْظُرُ إِلَى مَوْفِقِهِ بِكَيْلِهِ تَرْجِمَهُ انس رضائے روايت ہے
 کہ تھے ابو طلحہ رضائے پردہ کرتے ساتھ حضرت م کے ایک ڈال سے اور ابو طلحہ خوب تیر انداز تھے سو جب وہ تیر
 پہنچتے تھے تو حضرت م سر اونچا کر کے اسکے تیر گرنے کی جگہ کی طرف دیکھتے تھے **ف** یہ حدیث پوری
 ساقب میں آوے گی کہ تیر ہن کہ تیر انداز محتاج ہوتا ہے کہ انکو کوئی پردہ کرے و اسطرح مشغول ہونے کے
 دونوں ہونے کے ساتھ تیر اندازی کے سوا و اسطرح کہ حضرت م اپنی ڈال سے پردہ کرتے تھے **حَلَّ شَا**
 سَعْدُ بْنُ عَفِيٍّ شَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ابْنِ حَارِثٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا
 كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاسِهِ وَآذَانِي رَجُلٌ وَكَثِيرٌ رَبَاعِيَةٌ

وَكَا نَ عَلَىٰ مِثْلِكُمْ بِالْمَلِكِ فِي الْحَجِّ وَكَانَتْ قَاطِلَةً لِّقَتْلِهِ فَلَمَّا رَأَتْ الدَّمَّ يَرِيدُ عَلَى الدَّمَ
 تَفَرَّقَ عَمَلَتْ إِلَى حَصِينٍ فَاحْتَرَقَتْهُمَا فَالْتَصَقَتْهُمَا عَلَى الْجَنْحِ كَرَوَى الدَّمَّ تَرْجَمَهُ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ
 رَوَيْتُ هُوَ كَبِ حَضْرَتِ مَ كِي خُودِ كَيْ سِرْ بِتَدْمِي كِي اُور اِچھا چہرہ مبارک خون آلودہ ہوا اور آپ کے اگلے دانت ٹوٹ
 گئے اور علی رضہ ڈال میں بار بار پانی لاتے تھے اور فاطمہ لپکا چہرہ سارک دھوتی تھیں سوجب فاطمہ رضہ
 خون کو دیکھا کہ کثرت سے پانی پر زیادہ ہوتا ہے تو قصد کیا طرف چٹائی کے سوا سکو جلایا اور سکو حضرت م کے
 زخم پر لگا یا تو خون بند ہوا **ف** اس حدیث کی شرح غزوہ احد میں آویگی اور غرض اس سے یہ قول ہے کہ حضرت
 علی ڈال میں پانی لاتے تھے (رفیع) **حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَتَا سَفِينٌ عَنْ جَعْفَرٍ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ**
حَنَ هَكَالِكَ بَنُ آوُسَ بْنِ الْحَكَمِ ثَانٍ عَنْ عَمْرِو قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي لُثَيْمٍ مِمَّا آفَاءَ اللَّهِ عَلَى
رَسُولِهِ وَمِمَّا يُوَفِّيهِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِمْ بَخِيلٌ وَلَا دِرْكَابٌ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَّمَ خَاصَّةً وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً سَكَنَتْ لُثَيْمٌ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلَاحِ وَالْكَرَاعِ
عَلَى كَافٍ فِي سَكِينِ اللَّهِ تَرْجَمَهُ عَمْرُو سے روایت ہے کہ بنی لثیم کے مال اس قسم سے تھو کہ عطا کیا اللہ تعالیٰ نے
 اپنے رسول پر کہ نہیں دوڑائے تھے مسلمانوں نے اس پر گھوڑے اور نہ اونٹ تو وہ مال حضرت م کے دو خاص ہو
 خرچ کرتے تھے لپٹال پر خرچ برس روز کا پہر باقی کو ہتھیاروں اور چوپایوں پر خرچ کرتے تھے وہ طر سامان
 کرنے کے راہ خدا میں یعنی ہمد میں **ف** اس حدیث کی پوری شرح کتاب فرض خمس میں آویگی اور غرض
 اس سے یہ قول ہے کہ پہر باقی کو چوپایوں اور ہتھیاروں میں خرچ کرتے تھے وہ طر سامان ہمد کے ہوا طر کہ ڈال
 ہی جملہ آلات ہتھیاروں سے ہوا میں عمر کسی روایت ہے کہ اُنکے پاس ایک ڈال تھی تو کہا اُسے کہ اگر عمر م نے
 مجھ کو یہ وصیت نکی نہ ہوتی کہ اپنے ہتھیاروں کو روک رکھ تو البتہ میں یہ ڈال اپنی بعض اولاد کو دیدیتا (رفیع)
بَابُ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ثَنَا سَفِينٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِدْرِيسٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَكْرٍ قَالَ
سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رَجُلًا بَعْدَ سَعْدِ سَمِعْتُ
يَقُولُ إِيَّامٍ فِدَاكَ لِي وَأَيُّ تَرْجَمَهُ عَلَى مَرْتَضَى مِنْهُ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت م کو نہیں دیکھا کہ کسی کے حق
 کہتے ہوں کہ میرے ان باب تجھ پر زبان ہوں بعد سعد کے کہ میں نے آپ سے سنا فرماتے تھے کہ میرا میرے ان
 باب تجھ پر زبان ہوں **ف** اور دخول حدیث کا اجماع غیر ظاہر ہے ہوا طر کہ یہ ترجمہ کسی رکن کے موافق
 نہیں اور ایک روایت میں باب کا لفظ ہے بغیر ترجمہ کا اور ہوا طر اسکے مناسبت ہے پہلے باب ہوا طر
 پر انداز نہیں بے پردہ ہے کسی چیز سے کہ بجا دو ساتھ اسکے جان اپنی کو غیر کے تیر سے اور علی رضہ کچھ
 میں جواز تقدیر کا ہے اور اسکی پوری شرح کتاب الادب میں آوے گی (رفیع) **بَابُ الدُّخْلِ**

باب بیستم فی مال کی لینے جواز بکڑنے اسکے کا یا مشرعت اس کی (فقہ) حکایت ثنا اسمعیل بن محمد بن
ابن وہب قال عن محمد بن ابی الاسود عن عروۃ عن عائشۃ قالت دخل علی النبی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم وعندی جاریتان یغسلان ینعلو بہما فاصطجعت علی الفرائش وحول
وجہہ فدخل أبو بکر وکاشفہن فقال مر مارة الشیطان عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم فأقبل علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال دعہما فلما عدا عنہما فخرجنا قالت و
کان یوم عید یعید السودان بالذرق والحراب فاماسأت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فلما قال لی انتہین ان تنظرنی فقلت لکم فأتا موی وراءہ خدی علی خدیہ ویقول دؤوکم
بنی اذ فک خدی اذا مللت لخصبک فک لکم قال فاذہی قال احمد بن محمد بن وہب فکنا فکنا ترجمہ
عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت میرے پاس تھے اور میرے پاس چھوٹی چھوٹی دوڑکیاں تھیں جو رالی
بغات کی بہادری کوئی کاتی تھیں تو حضرت م بھونے پر لیٹ گئے اور اپنا منہ سپر تو صدیق اکبر رض آئے
اور بھوکو چہر کا اوکھا کہ سیمیر کے نزدیک شیطانی باجو کا کیا کام تو حضرت م انکے طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ
اکو چھوڑ دے سو جب ابو بکر غافل ہو کر تو سینے اونکو اشارہ کیا تو وہ کل پر لٹ پڑا کہتی ہیں عید کا دن تھا جنتی مالوز
اور برجیوں کو کہیلے تھے سو یا تو سینے حضرت م سے اٹھاس کی اور یا حضرت م نے بھوکو فرمایا کہ کیا تو کہنا چاہتا
ہے میں نے کہا ہاں تو حضرت م نے بھوکو اپنے پیچھے کھڑا کیا میرا خسارہ کچے رخسار مبارک پر تھا اور فوانی ہی کہو اور فو
رجاشر کے جد کا نام ہے کی اولاد اپنی ڈمال اور برجیوں کو یہاں تک کہ جب میں اودس بھوکو تو فرمایا کہ کیا بس
میں نے کہا ہاں فرمایا بس جاف احمد بن محمد بن معلوم ہوا کہ ڈمال کا کہنا جائز ہے باب الخمل والی
الشیف یا لعنوا باب بیان میں محال کے لینے وہ چیز کہ مار ڈالی جاتی ہے ساتھ اسکے تلوار اور لکنا
تلوار کا گردن میں حکایت ثنا سلیمان بن حرب ثنا محمد بن زید عن زکریا عن انس قال کان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس وانجھم الناس ولقد فرغ اهل المدينة لیکلہ فخرجوا
لحق الصنوت فاستقبلہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکل استبرا الخبز وهو علی اقرس
کلبی طلعہ عری و فی عنقہ الشیف وهو یقول لک تراغوا قال وجعلناہم یحوا او قال
آلہ لکجو ترجمہ انس سے روایت ہے کہ تھے حضرت م بہترین سب لوگوں میں اور دلا در ترین سب لوگوں میں
اور ایک بات مذکور ہے کہ لکے لینے لکھا واز ہونا کی می تو لوگ واز کی طرف بکھلے تو انکو حضرت م آگے سو
آئے اور خبر کی تحقیق کی کہ کچھ نہ تھا اور آپ ابو طلحہ کے ننگے گھوڑے پر سوار تھے اور آپ کی گردن میں تلوار تھی اور
فرماتے تھے کہ مت گھبراؤ پھر فرمایا کہ مہنے اس گھوڑے کا قدم دیا یا یا یون فرمایا کہ البتہ وہ دیا ہے یعنی

نہایت تیز قدم ہے **ف** اسکی حدیث کی منہج ہبہ میں گند چکی ہے اور غرض اس سہیہ قول اسکا ہو اگرچہ
گروہ میں تلوار تہی پس دلالت کی اسکا جو اسکا جواز پر اور ابن منیر نے کہا کہ مقصود بخاری کا ان ترجموں سہیہ ہے
کہ بیان کو سہیہ حال سلف کا چہ ہتھیاروں لڑائی کے اور وہ چیز کہ گزر چکی ہے استعمال اسکی حضرت م کی زمانے
میں تاکہ ہو دو خوشتر و اسطر نفس کے اور نفی کرنے والے اسطر بدعت کو (فتح) **باب** مَا جَاءَ فِي حِلْيَةِ الشُّيُوفِ
یا جسے بیان اسمیر کے کہ آئی ہے چہ زید تلوار و نکر لینا سکے جواز اور عدم جواز کی (فتح) **حَلَّ ثَنَا أَهْلُ**
اَلْبَيْتِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ثَنَا وَرَأَيْتُ سَمِعْتُ سَلَمَانَ بْنَ جَبْرِ سَمِعْتُ أَبَا أَمَامَةَ يَقُولُ لَقَدْ فُتِحَ
اَلْقُلُوبُ قَوْمٌ مَا كَانَتْ حَلِيَّةٌ سَيُوقُ فِيهِمُ الذَّهَبُ وَلَا الْفِضَّةُ إِنَّمَا كَانَتْ حَلِيَّةً
اَلْعَرَبِيَّةَ وَالْأَنْدَلُسِيَّةَ ترجمہ ابوامامہ سے روایت ہے کہ البتہ ایک قوم نے کافروں کے شہر فتح کیے
نہ تہا زیور انکی تلواروں کا سونا اور نہ چاندی سونے اسکے کچھ نہیں کہ انکا زیور کچا چمڑا اور قلعی اور لوہا تھا **ف**
اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ہم ابوامامہ کے پاس گئے تو اسنے ہماری تلواروں میں کچھ چاندی کا زیور
دیکھا پس غضبناک ہو کر یہ حدیث فرمائی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زیور کرنا تلواروں وغیرہ آلات حرب کا
ساتھ غیر چاندی اور سونے کے اولی ہے اور جو اسکو مصلح کہتا ہے وہ جواب دیتا ہے کہ زیور کرنا تلواروں
کا ساتھ چاندی سونے کے سوا اسکے نہیں کہ شروع ہوا ہے و اسطر ڈرانے دشمن کے اور حضرت م کے صحاب
اس سے بے پرواہ تھے و اسطر شدت انکی کے اپنے نفسوں میں اور قوت انکی کے اپنے ایمانوں میں (فتح) **باب**
يَا بِي مَنْ عَتَقَ سَيْفٌ بِالْفَجْرِ فِي السَّيْرِ عِلْدَ الْقَائِلَةِ سَفَرٍ مِنْ دَهْرٍ كَوْسِيٍّ وَقَدْ تَلَا كَوْسِيٍّ
لَمَّا حَلَّ ثَنَا أَبُو الْإِيْمَانِ **أَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ ثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي سَوْيَانَ الدُّوْلِيُّ**
وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ مَعَهُ قَادَرُكُمْ الْقَائِلَةَ فِي قَادَرِ كَثِيرِ الْعِضَاءِ فَتَلَّ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ وَثَمَنَ لَوْ مَةً فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُوهَا وَكَذَا
عِنْدَ أَعْرَابٍ فَقَالَ إِنَّ هَذَا أَحَدُ طَعْنِي سَيْفِي وَأَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِي يَدِي صَلَاتًا
مَنْ يَمْنَعُكَ مِثِّي مَنْ يَمْنَعُكَ مِثِّي فَلَمَّا أَتَى اللَّهُ ثَلَاثًا وَلَمْ يُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ وَرَوَى مُوسَى بْنُ
إِسْمَاعِيلَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ فَشَامَ السَّيْفَ فَمَا هُوَ ذَا جَالِسٍ كُنْ لَهُ
فَإِيْقَةً ترجمہ جابر بن عبد اسر روایت ہے کہ اسنے حضرت کہ ساتھ نجد را ایک ملک کا نام ہے در بیان میں اور
عراق کے، کی طرف جہاں کیا سو جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں سے چلے تو جابر بنی انکی ساتھ

پٹے تو انکو ایک بہت خدو وار درخون والے نالے میں دو پہر آئی تو حضرت م اترے اور لوگ سایہ بکڑنے کے واسطے درخون میں جدا جدا ہوئے اور حضرت م ایک کیکر کے درخت کے تلے اترے اور اپنی تلوار اُس کے ساتھ لٹکائی اور ہم تھوڑا سا سوکڑا ناگہان مینے دیکھا کہ حضرت م بہو بلاتے ہیں اور اچانک آپ کے پاس ایک گنوار ہے تو حضرت م نے فرمایا کہ اس آدی نے میری تلوار مجھے پہنچی اور میں سو تا تھا تو میں جاگ اٹھا اور اسکے ہاتھ میں ننگی تلوار تھی تو اس نے کہا کہ اب تجھ کو میرے ہاتھ سے کون بچا دیکھا میں نے میں بار کہا اب بچا دیکھا تو خوف کے مارے تلوار کے ہاتھ سے گر پڑی تو حضرت م نے ہرگز بدلہ نہ لیا اور آپ کے پاس بیٹھا اور ایک روایت میں آسا زیادہ ہے کہ پس تلوار کو میاں میں لٹا پس وہ یہ بیٹھا ہی اور سکو عقاب دیکھا **ف** اس حدیث کی شرح کتاب المغازی میں آوے گی اور غرض اس سو یہی کہ حضرت ایک درخت کے تلے اتری اور اپنے تلوار اُس کے ساتھ لٹکائی (فتح) **بَابُ لَبْسِ الْبَيْضَةِ** باب ہر خود کے پہنے کے بیان میں **ف** اور خود وہ ہے جو پہنی جاتی سر برالات ہتھیرا دون سے (فتح)

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ ابْنِ حَارِثٍ عَنْ ابْنِ عَمْرِو عَنْ سَهْلِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جُرْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ جُرْجُ وَجْهَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَسْرَتْ رِبَاعِيَّةٌ وَهَمْسَتْ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ فَكَانَتْ قَاطِعَةً لَتَغْسِلَ الدَّمُ وَحَقْلُ ثَمْبِلَةٍ فَلَمَّا رَأَتْ أَنَّ الدَّمَ لَا يَزِيدُ إِلَّا لُغْثًا أَحَدَتْ حَصِيلًا فَاحْشَتْ كَثُوحَةً صَادِرَةً مَادَا شَعَا الزَّقْنَةُ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمَ ترجمہ سہل سے روایت ہو کہ وہ پوچھے گئے حضرت م کے زخم سے جو احد کے دن آپ کو لگا تھا تو سہل نے کہا کہ حضرت کا چہرہ مبارک زخمی ہوا اور آپ دانت تھپید کیا گیا اور آپ کے سر پر خود تودہ کی گئی تو فاطمہ رضہ خون دہوتی تھیں اور علی رضہ اس کو بند کرتے تھے سو جب حضرت فاطمہ رضہ نے دیکھا کہ خون زیادہ ہوتا جاتا ہے تو چپٹی لی اور سکو جلادیا یہاں تک کہ راکھ ہو گئی پس سکو چھٹایا تو خون بند ہو

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خود کا سر پر پہننا جائز ہے **بَابُ مَنْ لَبَسَ الْبَيْضَ فِي السَّيَاحَةِ** جو نہیں دیکھتا یعنی قحط و نہین کرنا توڑنا ہتھیرا دون کا وقت مرتبے **ف** شادیہ اشارہ ہے طرف بچہ کے کہ جاہلیت کی وقت دستور تھا کہ جب ان میں کوئی رئیس مرجاتا تو ہتھیرا ٹوٹا لیتے تھے اور جو بابون کی کوخیمین کاٹ ڈالتے تھے اور اکثر اوقات وصیت کر جاتا تھا دھڑا دھڑا اسکے اور ابن مسینے کہا اس میں اشارت طرف بند ہونے عمل جاہلیت کو کہ سکو غیر اللہ کے دھڑا کرتے تھے اور باطل ہونے اثر اسکے اور چھپانے ذکر اسکے کے برخلاف سنت مسلمانوں کے یہ تمام ان کا سون کے اور شادیہ بخاری اشارہ کیا ہے ساتھ اسکے طرف اس شخص کے جو اس سے منقول ہے کہ مٹنے اپنا نیزہ توڑا وقت مصلحہ ام کے

بعض نسخہ میں ہے کہ حضرت م نے فرمایا کہ اس آدی نے میری تلوار مجھے پہنچی اور میں سو تا تھا تو میں جاگ اٹھا اور اسکے ہاتھ میں ننگی تلوار تھی تو اس نے کہا کہ اب تجھ کو میرے ہاتھ سے کون بچا دیکھا میں نے میں بار کہا اب بچا دیکھا تو خوف کے مارے تلوار کے ہاتھ سے گر پڑی تو حضرت م نے ہرگز بدلہ نہ لیا اور آپ کے پاس بیٹھا اور ایک روایت میں آسا زیادہ ہے کہ پس تلوار کو میاں میں لٹا پس وہ یہ بیٹھا ہی اور سکو عقاب دیکھا

تاکہ غنیمت کرے اسکو دشمن اگر وہ مارا جاوے اور اپنی تلوار کا میان توڑ ڈالا اور اپنی تلوار سے لڑا یہاں تک کہ مار گیا
جیسا کہ جعفر بن ابیطالب سے روایت ہے کہ اسنے جنگ موتہ میں یہی طرح کیا پس اشارہ کیا بخاری طرف اسکے
کہ یہ فعل جعفر وغیرہ کا اپنا اجتہاد ہے اور صلح ہے کہ ال کا تلف کرنا جائز نہیں سو سطر کہ وہ ایک چیتوں
کرتا ہے اور غیر محقق میں (فتح) حَلَّ تَنَاقُضًا عَنْ وَبْنِ حَبَّاسٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الْحَمْدِيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَنِ
لَا يَفْعَلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِلَاحَهُ وَبَعَثَهُ
بِخِيصَاءٍ وَارْكَعًا جَعَلَهَا صَدَقَةً لِمَنْ يَجِدُهَا مِنْ عَرَبٍ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ عَنْ ابْنِ أَبِي حَتْمٍ عَنْ ابْنِ أَبِي حَتْمٍ
سہتیار اور سفید خچر اور زمین کہ اسکو خدا کی راہ میں وقف کیا **ف** اور کہانی نے گمان کیا ہے کہ مناسبت
اسکی دوسرے ترجمہ کے یہ کہ حضرت کا انتقال ہوا اور آپ پر فرض تھا اور نبیچے اس میں کئی چیز اپنے ہتھیاروں کی
اگرچہ آپ کی زہر گودھی بنا رہے تھے پس مراد ساتھ تلوار نے ہتھیاروں کے بیچ اور نکالے اور زمین پوشیدہ ہے اور جونا
اس توجیہ کا (فتح) **بَابُ تَفَرُّقِ النَّاسِ عَنِ الْإِمَامِ حِينَئِذٍ لَقَائِهِ وَالْإِسْتِظْلَالُ بِالْخِيصَاءِ** باب بیان
میں جدا ہونے لوگوں کے امام سے وقت دوسرے کے اور سایہ پکڑنا ساتھ درختوں کے **حَلَّ تَنَاقُضًا**
أَبُو الْيَمَانِ أَنَا شُعَيْبٌ عَنْ النَّهْرِيِّ لَيْسَ سَيِّدُ بْنُ أَبِي سَيِّدٍ وَأَبُو سَيِّدٍ أَنَّ جَابِلَ بْنَ سَعْدٍ هَمَّ
وَحَلَّ تَنَاقُضًا مَوْسَى بْنُ سَمْعِيْلٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي هَيْمٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَيِّدِ بْنِ سَعْدٍ
الدُّوْلِيُّ أَنَّ جَابِلَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادَ رُكُوعَهُمْ
الْقَائِلَةَ فِي وَادٍ كُنْزٍ لِعِصَاءٍ فَفَضَّ فِي النَّاسِ فِي الْعِصَاءِ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ فَذَلَّ النَّاسُ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرِ فَكَانَ يَهَا سَيْفُهُ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَجَلَّ عِنْدَهُ وَهُوَ لَا يَسْمَعُ مِنْهُ
فَقَالَ الْيَهُودِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ كَسَيْفِي فَقَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مَعِي قُلْتُ اللَّهُ فَشَامَ
السَّيْفِ وَكَاهُو ذَا جَالِيسٍ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ قَبْلَهُ ترجمہ جابر بن عبد اللہ روایت ہے کہ انہی ساتھ حضرت م کے
جنگ کیا تو انکو ایک نالی بہت خادار درختوں والی میں دوسرے کی تو لوگ درختوں میں جدا جدا ہو کر اس حال میں کہ
درختوں سے سایہ پکڑتے تھے اور حضرت م ایک درخت کے تلے اترے اور اس سے اپنی تلوار نکالی پہر سو گئے پہر
جاگے اور حالانکہ ایک مرد آپ کے پاس تھا اور آپ اس سے بے خبر تھے تو حضرت م نے فرمایا کہ اے آدمی نے مجھ پر
میری تلوار کب بھی تو اسنے کہا کہ اب تجھکو میرے ہاتھ سے کون بچا دیکھا میں نے کہا اللہ پہر تلوار کو میاں کیا **ف**
اور یہ حدیث ترجمہ باب میں ظاہر ہے اور اسکی شرح آئندہ آویگے قرطبی نے کہا کہ یہ دلالت کرتی ہے اس پر کہ اس
وقت میں کوئی آدمی حضرت م کی نگہبانی نہ کرتا تھا بخلاف اسکے کہ اول امر میں بتے کہ سوقت آپ کی نگہبانی
کیا جاتی تھی یہاں تک کہ آیت اتری کہ اللہ تجھکو لوگوں سے بچا دیکھا لیکن ایک روایت میں ہے کہ یہ آیت اس سے

اور وہ ارحام سے نہ تھا تو اس نے ایک گور خر دیکھا تو اپنے گھوڑے پر سوار ہوا تو اس نے اپنے پاروں سے اپنا
کوڑا لٹکا تو انہوں نے نہ دیا پر اس نے اسے اپنا نیزہ لٹکا تو وہی انہوں نے نہ مانا تو اس نے گھو خود اتر کر لیا
پھر گور خر کو دانا ڈالا اور مار ڈالا تو اس کے بعض ساتھیوں نے اس کا گوشت کھایا اور بعضوں نے نہ کہا یا پھر جب انھوں
نے حضرت کو پایا تو آپ کے اس حکم کو بوجھا تو حضرت م نے فرمایا کہ وہ تو ایک کہنا ہے کہ خدا تعالیٰ نے تم کو کھلایا
اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ فرمایا کیا تمہارے ساتھ اس کا کچھ گوشت ہو **ف** احمدیث کی شرح کتاب
الحج میں گذر چکی ہے اور غرض اس سے یہ قول اس کا ہے کہ اُس نے اسے اپنا نیزہ لٹکا تو انہوں نے نہ دیا (فتح) -
باب ما قیل فی ذریعہ التیقّ صلی اللہ علیہ وسلم وَالْقَدِیصُ عَنِ الْحَرْبِ بِلَانِ سِجَزٍ کَا کَبِی لَیْیَیْیَی
بیچ نہ حضرت م کے اند حکم پر امین کی ملائی میں **ف** یعنی انکی زندہ سچیز سے تھی اور پیر امین کی سینے کا حکم
(فتح) وَقَالَ النَّبِیُّ صَلی اللہ علیہ وسلم اَمَّا خَالِدٌ فَقَدْ اجْتَبَسَ اَدْرَاعَهُ فِی سَبَیْلِ اللّٰهِ یَعْنِیْ اَوْ حَضَرَ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایسے خالہ اس کا تو یوں حال ہے کہ اُس نے اپنی زرد ہون کو خدا کی راہ میں بند کر
رکھا ہے **ف** یہ حدیث پوری مع شرح کے کتاب الزکوٰۃ میں گذر چکی ہے اور اشارہ کیا ہے بخدی نے
ساتھ ذکر کر کے احمدیث کو کہ جیسے کہ حضرت م نے زندہ سچیز ہے سچیز میں کہ ذکر کیا ہے اوسکو باب میں سچیز
اسی ذکر کیا زندہ کو اور مضموب کیا سکو طرف بعض بہادر اصحاب کے پس لالت کی اسنے اسکے شروع ہونے پر اوردیہ کہ
اسکا پتلا تو کل کے منافی نہیں (فتح) **حَاکِیْنَا عَلَیْہِ بَنُ الْمُنَکْثِیْنِ شَا عَبْدُ الْوُھَّابِ شَا خَالِدٌ عَن**
عَلِیِّ بْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - وَهُوَ فِی قُبَّۃِ یَوْمٍ بَدَرَ الْکُھْمَ اِنَّ
اَلْقُدُ لَ عَمَّدَۃٍ وَوَعَدَ لَہِ الْکُھْمَ اِنْ شِئْتَ لَمْ تَعْبُدْ لَکَ الْیَوْمَ فَاَخَذَ الْوُھَّابِی سِیْلَہُ فَقَالَ
حَسْبُکَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَدْ اَحْتَسَیْتُ عَلَی رَیْکَ وَهُوَ فِی الدَّیْعِ فَخَرَجَ وَهُوَ یَقُولُ سِیْہَہُمْ اَلْکُھْمُ
وَقَوْلُکُمُ الدَّیْسُ بَلَّ السَّاعَۃُ مَوْعِدُہُمْ وَالسَّاعَۃُ اَذْہٰی وَاَمْسَ وَقَالَ وَهَیْبٌ شَا خَالِدٌ یَوْمَ بَدَرَ
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے جنگ عید کے دن فرمایا اور حال لکھ آپ ایک قبر بننے خیمے میں ہے
کہ ابی میں تمہارے تیرا قول قرار چاہتا ہوں اپنے تیرے عہد اور پیمان کے کھلم سے سوال کرنا ہوں جو تو نے اسلام
کی مدد کرنے میں کیا ہے ابی اگر تو سلازن کی ہلاکت چاہتا ہے تو آج کے بعد تیری جنگی ہوگی تو صدیق اکبر
اکچھا ہاتھ بکھڑا اور کہا کہ یا حضرت م! آپ کو اتنی دعا کافی ہے کہ آپ نے پر لوسرے کی اپنے رب کی التجا کی اور حال
حضرت م زندہ میں تھے تو حضرت م قبے سے باہر آئے اور آپ کہتے تھے کہ شکست کھا دی گئی جماعت کا فزون
اور ہاگین کے پیٹھ دیکر بلکہ قہامت ہی لکے وعدہ کا وقت اور قیامت بڑی آنت اور بڑی کڑوی ہے
ف اند غرض اس حدیث کو یہ کہ حضرت م اپنی زندہ میں تھو (فتح) **حَاکِیْنَا عَلَیْہِ بَنُ الْمُنَکْثِیْنِ شَا**

سَمِعْتُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ بَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ تَوَفَّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ
 فِي يَمِينِهِ خَضِرٌ يَخْضِبُ بِرَأْسِهِ ثَلَاثِينَ صَاعًا مِنْ شَبَابٍ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزَنَةَ حَدَّثَنَا أَبُو جَرْدٍ أَنَّ الْأَعْمَشَ وَ
 قَالَ أَهْنَأُ دُرَّ قَاتٍ حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ دُرَّ مِّنْ حَدِيدٍ تَرْجَمَهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
 هِيَ كَـ حَضْرَتُ كَـ اسْتَقَالَ هُوَ أَوَّلُ بَنِي نَدَهْ أَيْبُودِي كَيْ بَاسْ كَرْدَنِي بِرَبِّ نَاسِ جَوَ كَيْ فِ اور غرض
 اس سے یہ قول ہے کہ انکی نندہ گردنہی اور ہلکی شرح کتاب الرحمن میں گندہ چلی ہے حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي
 ثَنَا وَهَيْبٌ ثَنَا ابْنُ طَارِسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آيَةَ هُرَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 مَكَلُ الْبَيْتِ وَالْقَصْدُ مِثْلُ جَنْبِكَ عَلَيْهِمَا جَبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ فَلَا ضُطْرَةَ آيِدِي بِيَاكَ تَرَا قِيَوْمًا أَكَلْنَا
 مِمَّا الْمُتَصَدِّقُ فِي بَصْدَقَةٍ اشْتَعَتْ عَلَيْكَ حَتَّى تَعْفَى أَكْرَهُ وَكُلْنَا هَمَّ الْبَيْتِ بِالْصَّدَقَةِ انْقَبَضَتْ كُلُّ
 حَلْفَةٍ إِلَى صَاحِبَتِهَا وَتَقَلَّصَتْ عَلَيْكَ وَأَنْصَمَتْ بِيَاكَ إِلَى تَرَا قِيَوْمًا هَسِيمٌ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَقُولُ فَيَجْهَدُ أَنْ يُوسِعَهَا فَلَا تَسِيمُ تَرْجَمَهُ ابُو بَرْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَوَيْتُ عَنْ حَضْرَتِ مَنِي فَرَايَا كَيْبِ
 اور خیرات کرنا الکی کہاوت جیسے دو مردوں کی کہاوت ہو خیر و کرتے یا دونوں میں ہوں ہو کی بندہ ہو ہو
 میں ہاتھ انکے گردن تک جبکہ ارادہ کرتا ہے خیرات کرنے والا خیرات کا تو اس پر زندہ کشادہ ہو کر یعنی چوڑی ہو
 جاتی ہے یہاں تک کہ ہلکی نقش قدم پر مشتمل جاتی ہے اور جب خیرات کا ارادہ کرتا ہے تو ہر ایک معلقہ زندہ
 کا دوسرے معلق سے بڑھ جاتا ہے اور زندہ اپسٹ جاتی ہے اور اسکے دونوں ہاتھ گردن تک کچھ جلتے ہیں
 تو وہ کوشش کرتا ہے کہ زندہ کشادہ ہو کہ کشادہ نہیں ہوتی فَ اس حدیث کی پوری شرح کتاب الزکوٰۃ میں
 گندہ چلی ہے اور غرض اس سے ذکر و درتوں کا ہے پس تحقیق وہ مروی ہے ساتھ ب کے اور یہ مناسب ہے و اطرحہ فیہ
 کے ترجمہ میں اور تون کے ساتھ مروی ہے اور وہ مناسب ہے و اطرحہ زندہ کے اور محل ہتھما و کا و اطرحہ ترجمہ کے
 اگرچہ مثل مثل میں نہیں شرط کیا جاتا ہے وجود کا چ جائیکہ مشروع ہو اس جہت سے ہے کہ اس کے تمثیل بیان
 کی ہے ساتھ زندہ سخی کے پس شبیہ سخی محمود کی ساتھ زندہ کے مفعول ہے ساتھ اسکے کہ زندہ محمود ہے اور موضع شام
 کی اس سے زندہ سخی کی ہر زندہ بخیل کی اور گویا کہ اس کا قائم کیلئے سخی کو مقام شجاع کے و اطرحہ لازم ہونے و تون
 آپس میں اکثر اوقات اور ہی طرح ضد اگلی لغو اور خلاصہ مطلب حدیث کا یہ ہے کہ سخی کمال خوشی سے خیرات
 کرتا ہے ہر دل کے ارادہ کی اطاعت کرتے ہیں اور بخیل کی غیرت کرتے جان نکلتی ہے اس طرح قبض ہوئی
 اس کا دل تنگی کرتا ہے دیکھو کہ ہر باہر میں نکلے گا کسی نے اس کا ہاتھ بکریا ہے بِأَبِ الْجَبْتِ فَيَا لَسَقَفِ
 وَأَنْحَرِبْ بِأَبِ هُوَ بِيَانِ مَن كُرَّ بِسِنِّهِ كَيْ سَفَرِ اور لڑائی میں حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي
 حَدَّثَنَا أَبُو جَرْدٍ أَنَّ الْأَعْمَشَ عَنْ أَبِي الطَّحْطِ عَنْ مَسْرُوقٍ حَدَّثَنَا فِيهِ الْمُؤَيَّدَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَلَا

تو اسکو مار ڈال **ف** اس حدیث سے معلوم کہ جائز ہے مخاطب کرنا ایک شخص کو اور مراد اسکا غیر ہو جو اسکے قول کے ساتھ قائل ہو اور اسکے عقائد کا مستفاد ہو اسوسطی کہ یہ بات معلوم ہے کہ جس وقت کی طرف حضرت م نے اشارہ کیا تھا وہی نہیں آیا تھا اور سوائے اسکے کچھ نہیں کہ مراد ساتھ قول حضرت م کے کہ تم لڑو گے مسلمانوں کو خطاب کرنا ہے اور اس سے سمجھا جاتا ہے کہ خطاب غلامی عام ہوتا ہے مخاطبین کو اور جو انکے بعد ہیں اور یہ اتفاق ہے حکم کی حجت ہو اور سوائے اسکے کچھ نہیں کہ واقع ہوا ہے اس میں اختلاف یہ غائب لوگوں کے کہ کیا غائبوں کو بھی نفس اسی خطاب سے حکم واقع ہوا ہے یا بطریق الحاق کے اور یہ حدیث تائید کرتی ہے اس شخص کو جبکہ پہلا آیت ہے اور اس میں اشارت ہو طرف تہی رہنے دین اسلام کے یہاں تک کہ عیسےؑ اتریں پس تحقیق عیسیٰ علیہ السلام جی ہاں ہے ارجیک اور جرہ اوکھاڑ والین گے یہودی کی جو دجال کے تابع دار ہیں اور اسکا پورا بیان علامات النبوة میں آویگا (فتح) **حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ اِبْنِ اِهِيَمَ شَاكِرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُعْقُعِ عَنْ اَبِي رَزَّةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقَاتِلَهَا الْيَهُودُ حَتَّى يَقُولَ الْمَجْرُورَاءُ اَيُّهُمُ دِيٌّ يَامِسْلَمُ هَذَا يَهُودِيٌّ وَذَلِكَ تَرْجَمُهُ ابُو هُرَيْرَةَ** سے روایت کہ حضرت م نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ تم اے مسلمانوں یہودیوں کو قتل کرو گے یہاں تک کہ نہ ہو کہ جسکے پیچھے یہودی چپا ہو گا کہ نہ مسلمان یہودی میری زمین ہے تو اسکو مار ڈال **بَابُ قِتَالِ الْكُفَرِ** باب جویمان میں لڑائی ترک کے کہ اخیر زانیین واقع ہوگی **ف** اور ترک کی اصل میں اختلاف ہے پر خطاب نے کہا کہ وہ منظور کی اولاد ہیں جو ابراہیمؑ کی نونڈی تھی اور ابو عمر نے کہا کہ یا فت کی اولاد سے ہیں اور دوسری قسم میں اور وہ بن مند نے کہا کہ وہ یا جوج ماجوج کے پیچھے بہائی ہیں کہ جب فدا القرین نے دیوار بنائی تو اسوقت بعض لوگ یا جوج ماجوج سے غائب ہو تو وہ دیوار سے باہر اپنی قوم کے ساتھ داخل نہ ہوئے میں نام کہا گیا انکا ترک اور بعض کہتے ہیں کہ وہ تیج کی اولاد ہیں (فتح) **حَدَّثَنَا اَبُو النَّعْمَانِ شَاكِرٌ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَلْحَسَنَ يَقُولُ سَمِعْتُ اَعْمَرَ بْنَ تَعْلَبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ تَقَاتِلُوا قَوْمًا يَلْتَعَلُونَ بِغَالِ الشَّعْرِ وَاَنْ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ تَقَاتِلُوا قَوْمًا عَرَضًا لَوْ جُوعَ كَانَ وَجُوهُهُمْ اَلْجَانَّ الْمُطَرَّقَةَ تَرْجَمُهُ عُمَرُ بْنُ تَعْلَبٍ** روایت ہو کہ حضرت م نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں میں یہ ہے کہ تم لڑو گے اس قوم سے جو بال کی جوتیاں پہنتے ہیں اور قیامت کی نشانیوں سے یہ کہ تم لڑو گے اس قوم سے جسکے منہ چوڑے ہیں گو یا کہ منہ انکے جیسے ڈالین ہیں یہ بتیجی ہو میں نے اپنے چچا پر چڑھا ہوا بیٹوں کے منہ گول اور موٹے موٹے ہیں **ف** یہ حدیث اور جو اسکے بعد ہر ظاہر ہے اس میں کہ جو لوگ بلان کی جوتیاں پہنتے ہیں وہ ترک کے

نے کا فوج پر مدد عاکی سو فرمایا کہ الہی امانے والے قرآن کے جلد حساب کرنے والی الہی شکست کو کفار کے گرد ہونکو
 الہی شکست کو انکو اور انکو دکا دے (ف) جنگ احزاب کے دن کفار نے مدینہ کو گہر لیا تھا حضرت م کی دعا کو
 نہایت مدد ہوا چلی کفار گہر کر بہاگ گئے اور یہ حدیث ترجمہ میں ظاہر ہے اور مردو علیہ انہر جبکہ بہاگین یہ کہ
 انکو قرار نہ دے اور داؤد نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ انکی عقل ماری جاوے اور انکے پاؤں کا پھینے لگیں وقت
 لڑائی کے پس ثابت ہرین (رفع) **حکای** ثنا عبد اللہ بن ابی شیبہ ثنا جعفر بن عون ثنا سہیل بن
 عن ابی اسحق عن عمر بن عبد اللہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی
 ظل الکعبۃ فقال أبو جہل وناس من قریش ولجأت حرور بنی حنیہ مکہ فارتلوا لحاء وامت
 سلاما وطلحوہ علیہ فجاہرت فاطمہ فالتفتہ عنہ وقال اللہم علیک یقرئ اللہم علیک یقرئ
 اللہم علیک یقرئ لابی جہل بن ہشام وعتبہ بن ربیعہ وشیبہ بن ربیعہ وأولید بن
 حنیہ وأبی بن خلف وعقبہ بن ابی معیط قال عبد اللہ فکفنا راکبہم فی فیلہم یدر فکفنا قال
 أبو اسحاق ولینیت السابغ قال أبو عبد اللہ وقال یوسف ابن اسحاق عن ابی اسحاق امیہ بن
 خلف وقال شعبہ امیہ بن ابی اسحاق والصحیح امیہ بن جرمہ عبد السہ بن مسعودی روایت ہو کہ حضرت مسلم خانے
 کعبہ کی سائے میں نماز پڑھتے تھے سو ابو جہل اور قریشوں نے کہا اور حالانکہ تم کہ ایک کنارہ میں اونٹ فوج
 ہوا تھا تو انھوں نے کچھ آدمی بھیجے جو تمکی اوچھری لائے اور حضرت م کی پیچھے مباہک پر کھدی تو فاطمہ رضی اللہ عنہا
 اور اسکو حضرت م کی پیچھے سے ڈالا اور حضرت م نے انکو بد دعا کی کہ الہی پکڑے قریش کو یہ حضرت م نے تین بار فرمایا
 یعنی اول محل قریش کو لڑکر کیا پھر پیسے بڑی سوزیوں کا فصل نام لیا سو فرمایا کہ الہی پکڑے ابو جہل بن ہشام کو اور
 عقبہ بن سبیح کو اور شیبہ بن جرمہ کو اور ولید بن عتبہ والی بن خلف کو اور عقبہ بن ابی معیط کو عبد السہ نے کہا کہ میں نے
 انکو جنگ بدر میں دیکھا کہ مارے گئے اور بدر کے کنوئین میں ڈالے گئے ابو اسحاق نے کہا کہ ساتواں شخص صحیح ہو یا
 نہیں ہا جسکا نام حضرت م لیا تھا بخاری نے کہا کہ یوسف بن ابی اسحاق سے روایت کی ہو کہ ساتواں اسم یہی صحیح
 ہے اور شعبہ نے کہا کہ امیہ یا ابی ہے اور صحیح اسم یہ ہے (ف) اور مطابقت حدیث کی ساتھ ترجمہ کے اس وجہ سے
 ہے کہ سہو تقریر کی باب کی دوسری حدیث میں (رفع) **حکای** ثنا سہیل بن حرب ثنا سہیل بن عمرو عن ابی اسحاق
 عن ابی اسحاق عن عائشہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا السلام
 علیک فلعلکم تم فقال مالک قال لست اؤکم تکلمتم ما قالوا فقال فم تسمعون ما قلتم علیکم
 ترجمہ فائزہ سے روایت ہو کہ یہودی حضرت م کے پاس آئے تو انہوں نے کہا کہ السلام علیک یا نبی اللہ
 ہو تو پیچھے انکو لعنت کی تو حضرت م نے فرمایا کہ کیا حال ہے فیر کہ تو نے انکو لعنت کی عائشہ نے کہا آپ نے

..... یہ مقرر دوس نے فرمائی کی اور دین و اسلام میں نہانا تو آپ اپنے بعد عاکیے کو کسی نے کہا کہ ہلاک ہوئی قوم دوس کی تھوڑی مدت میں نے فرمایا کہ لکھی ہدایت کر دوس کو اور انکو ملان کے لاف اور یہ حدیث ظاہر ہے ترجمہ باب میں اور یہ جو کہا کہ تاکہ الفت دی انکو تو مصنف کی نقابست سے ہے تو یہ اشارہ کیا ہے طرف اسکے کہ دونوں مقاموں میں فرق ہے اور یہ کہ حضرت ایک بار اپنے بد دعا کرتے تھے اور ایک بار اونس کے واسطے دعا کرتے تھے پس پہلی بات لینے اپنے بد دعا کرنی ابجگاہ ہے جبکہ دیکھی شوکت سخت ہو اور انکی ایذا بہت ہو جیسے کہ پہلے باب کی حدیثوں میں گذر چکا ہے اور حالت دوسری لینے انکی ہدایت کو واسطہ دعا کرنی ابجگاہ ہے کہ انکے دل سے امن ہو اور انکی لذت کی امید ہو اور اسکی شرح معانی میں آویگی (فتح) بآب دعوت الیہود والنصارى ويحمله صايقا ناكوت حياكرو وما كتب النبى صلى الله عليه وسلم الى كسرى وقبيصة والذخيرة لكل القتال اب بیان میں بلانے یہود اور نصاریٰ کے طرف سے سلام اگر چیز پر لڑائی کجاوے اشرف یہ اشارہ ہے حق تعالیٰ کے کہ اس سے پہلے باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے کہ بطول سے یہاں تک کہ ہماری طرح چون اور اس میں حکم ہے حضرت کا ساتھ دشمن کے انکے میدان میں پہر بلانا انکا طرف اسلام کے پہر لڑنا اور وجہ لینے اسکے کہ باب کی حدیث سے یہ کہ حضرت نے روم کی طرف لکھا احمال میں کہ انکو سلام کی طرف بلاتے تھے پہلے اس سے متوجہ ہون طرف لڑائی انکی کے (فتح) اب بیان ہے پیچیز کا کہ لکھی حضرت نے طرف پادشاہ فارس کے کہ روم کا ف بیات باب میں مسند مذکور ہے ف اور لڑنے سے پہلے سلام کی دعوت کرنی ف شاید یہ ہے طرف حدیث ابن عمر کے یہ کہ لوٹ کرنے حضرت صلعم علیہ السلام نے وسلم کے نبی مصطفیٰ کو غفلت پر اندہ حدیث مروی ہے نزدیک ہے کتاب الفتن میں اور وہ معمول ہے نزدیک اس شخص کے جو کہتا ہے ساتھ شرط دعوت اسلام کے پہلے لڑنے کے سپر کہ انکو اسلام کی دعوت پہنچ گئی تھی اور یہ مسئلہ اختلافی ہے سوایک گروہ کا یہ مذہب ہے کہ لڑنے سے پہلے سلام کی طرف بلانا شرط ہے اور اکثر کا یہ مذہب ہے کہ یہ حکم ابتدا اسلام میں تھا پہلے پہلے دعوت اسلام کے پس اگر کوئی ایسا آدمی پایا جاوے جسکو دعوت اسلام کی نہ پہنچی ہو تو نہ لڑائی کجاوے نہ اس کے یہاں تک کہ اسکو دعوت اسلام کجاوے نص کی ہے اسپر شافی نے اور مالک نے کہا ہے کہ جبکہ گھر دار الاسلام سے قریب لڑائی کجاوے اس سے بغیر دعوت کے واسطے مشہور ہونے اسلام اور جبکہ گھر دور ہو پس دعوت قاطع ہے واسطے شک اور ابو عثمان مندی سے روایت ہو کہ کہیں دعوت کرتے تھے اور کہیں نہیں کرتے تھے میں کہتا ہوں کہ وہ معمول ہے پہلے دو حالوں پر (فتح) حاکم بن الحارث بن العبد فقال شعبة عن قتادة قال سمعت أنس بن مالك يقول لما أراد النبي صلى الله عليه وسلم أن يكتب إلى الروم قبل الخيبر كان يرددون ما بالأن أن يكونوا منا نحن خائفين وفطنة وكان في النظر إلى بيضاء منهم

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى قَيْصَرَ يَدْعُوهُ إِلَى الْإِسْلَامِ وَكَتَبَتْ بِكِبَارِهِ إِلَيْهِ مَعَ رِجَالِهِ
 الْكَلْبِيِّ وَأَمْرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَدْعُوهُ إِلَى عِظِيمٍ بَصْرًا لِيَدْعُوهُ إِلَى قَيْصَرَ
 وَكَانَ قَيْصَرٌ لَمَّا كَشَفَ اللَّهُ عَنْهُ جُودَ قَارِسَ مَشُورٍ حَصَلَ إِلَى يَلِيَاءَ شُكْرًا لِأَبْلَاهُ اللَّهُ مَلِكًا
 جَاءَ قَيْصَرَ كِتَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جِدِينَ قَرَأَهُ الْيَسُوعِيُّ هَذَا أَحَدًا مِنْ قَوْمِهِ
 لَا سَأَلَهُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرَنِي أَبُو سَفْيَانَ أَنَّهُ كَانَ
 يَأْتِيهِمْ فِي رِجَالٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَوْمًا لِحَارًا فَخَالِدَةً أَيْ كَانَتْ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ وَبَيْنَ كُنْدَارِ قُرَيْشٍ قَالَ أَبُو سَفْيَانَ فَوَجَدَا رَسُولَ قَيْصَرَ بِبَعْضِ أَشْيَاءَ فَانْطَلَقَ بَيْنَ يَدَيْهِمَا
 فَلَمَّا نَظَرَا إِلَيْهِمَا قَامَا جُلُوسًا فِي عَجَلٍ مَلِكِهِ وَعَلَيْهِ الثَّيَابُ وَكَانَ عِظَامُهُ مَالًا وَمُنْكَالًا
 لِيَنْتَحِمَهُ سَلَامُهُمْ أَنَّهُمْ أَقْرَبَ سَبَابًا إِلَى هَذِهِ الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالَ أَبُو سَفْيَانَ فَقُلْتُ أَسَا
 أَقْرَبُهُمْ إِلَيْهِ سَبَابًا قَالَ مَا قَرَأْتُهُ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ فَقُلْتُ هُوَ ابْنُ عَمِّي وَلَيْسَ فِي الرَّكْبِ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ
 مِنْ بَنِي عَبْدِ مَنَاظٍ خَيْرٌ فَقَالَ قَيْصَرُ أَدُلُّوهُ وَأَمْرًا بِأَصْحَابِي فَعَلُوا خَلْفَ ظَهْرِهِ عِنْدَ كَيْفِي ثُمَّ
 قَالَ لِيَنْتَحِمَهُ قُلْ لَا أَصْحَابِي إِنْ سَأَلَ هَذَا الرَّجُلَ عَنِ الْمَلِكِ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَإِنْ كَذَبَ فَكَيْفَ بُوهِ
 كُنَّا أَبُو سَفْيَانَ وَاللَّهِ لَوْ لَا الْحَيَاءُ يَوْمَئِذٍ مِنْ أَنْ يَأْتِيَ أَصْحَابِي عَلَى الْكَلْبِ لَحَدَّثْتُ عَنْهُ
 حِينَ سَأَلَنِي عَنْهُ وَلَكِنْ اسْتَحْيَيْتُ أَنْ يَأْتِيَ وَالْكَذِبَ عَمِّي فَصَدَّقْتُ ثُمَّ قَالَ لَتَرْجُمَنِي
 قُلْ لَهُ كَيْفَ نَسَبُ هَذَا الرَّجُلِ فَيَكْفُرُ قُلْتُ هُوَ فِينَا دُونَ سَبٍ قَالَ فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ
 مِنْكُمْ قَبْلُ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَهَمُونَهُ عَلَى الْكَلْبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا
 قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مِثَالِكِ قُلْتُ لَا قَالَ فَأَمَرَكَ النَّاسُ بِتَبَعُونَهُ أَوْ ضَعَفَاءُ هُمْ
 قَالَ بَلْ ضَعَفَاءُ هُمْ قَالَ فَيَزِيدُونَ أَوْ يَفْضَحُونَ قُلْتُ بَلْ يَزِيدُونَ قَالَ فَهَلْ يَزِيدُ أَحَدٌ
 سَخَطًا لِلْبَنِي بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ يُعَذِّبُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ الْآنَ مِنْهُ فِي صَدَقَةٍ
 نَحْنُ نَحْنُ أَنْ يُعَذِّبَ قَالَ أَبُو سَفْيَانَ وَلَمْ تُسَلِّقْ كَلِمَةً أَدْخِلَ فِيهَا شَيْئًا أَنْتَ قَصَصْتَهُمْ لَا نَحْنُ
 أَنْ يُؤْتِيَ عَمِّي هَذَا قَالَ فَهَلْ قَالَتْ قَوْمُهُ وَقَالَتْ كَمْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ حَرْبُهُ وَحَرْبُكُمْ
 قُلْتُ كَانَتْ دَوْرًا وَبِحَالٍ إِلَيَّ عَلَيْكَ النَّسَبُ وَكَذَلِكَ عَلَيْهِ الْآخَرَى قَالَ فَهَذَا أَبَا مَرْكُومٍ
 قُلْتُ يَا مَرْكُومُ أَنْ تَكْفُرَ اللَّهُ وَحْدَهُ وَلَا تُشْرِكْ بِهِ شَيْئًا وَبَيْنَهَا نَاعِمًا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا
 وَيَا مَرْكُومُ يَا صَالِحُ وَالصَّادِقُ وَالْعَقَابُ وَالْوَقَارُ بِالْعَمَلِ وَكَانَ لَهُ الْإِيمَانَةُ فَقَالَ لِيَرْجُمَنِي
 حِينَ قُلْتُ ذَلِكَ قُلْ لَهُ إِنْ سَأَلْتَهُ عَنْ نَسَبِهِ فَيَكْفُرَ فَرَحِمْتَ اللَّهُ دُونَ سَبٍ وَكَذَلِكَ

الرسل شعث في سب قومها وسألتك هل قال أحد منكم هذا القول قبله فرميت أن لا تقل
لو كان أحد منكم قال هذا القول قلت رجل يا بني يقول قد قيل قبله وسألتك هل كنت
تخبر من يراي الكذب بجل أن يقول ما قال فرميت أن لا تقصرت أنه لم يكن ليذكر الكذب على
الناس ويكنى بملئ الله وسألتك هل كان من آباء بنيك فرميت أن لا تقول لو كان من
آباء بنيك قلت يطلب ملك آباء وسألتك أخرا أف الناس يتبعونه أم ضغفأ وم فرميت
أن ضغفأ وم اتبعوه وهم اتبعوا الرسل وسألتك هل يزيدون أو ينقصون فرميت أنهم
يزيدون وكذلك الإيمان حتى يتم وسألتك هل يزيد أحد من خطبة الدين بعد أن يكمل في
فرميت أن لا وكذلك الإيمان حتى يتم فخطب بشارت القلوب لا يخطب أحد وسألتك هل
يغير فرميت أن لا وكذلك الرسل لا يغيرون وسألتك هل قاتلتموه وقاتلكم فرميت
أن قد فعل طار حربكم وحرب تكون دولا يدل عليكم المرة وتدلون عليكم الأخرى و
كذلك الرسل شعث وتكون لها العاقبة وسألتك بما ذابكم فرميت أنه يامرهم أن
تقبلوا الله ولا تشركون به شيئا وبينها كما كان بعد آباءكم ويامرهم بالصلاة والعقود
والعقوبات والوفاء بالعهد وأداء الأمانة قال وهذا صفت بني قد كنت أعلم أن أخرا
ولكن لم أعلم أنه ومنكم وإن يك ما قلت حقا فبنيك أن يملك موضع قد حث هاتين
ولو أرجو أن أحصل إليه لفتنت لقيته ولو كنت عنده لعسكت قد مبر قال أبو سفيان
ثم دعاني كثر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقرأ فإذا قرأ بسم الله الرحمن الرحيم
تحمي عبدا لله ورسولا إلى هرقل عظيم الروم سلام على من أتبع الهدى أما بعد واتي
أدعوك إلى حياية الإسلام أسلم وسلم فأسلم يؤتلك الله أجر من اثنين ولان توليت فعليك
أخرا الأريسين ويا أهل الكعب تعالوا إلى كلمة سواء بيننا وبينكم ألا نقبل إلا الله
ولا نشارك به شيئا ولا يقبل بعضنا بعضا إلا بإذن من دون الله فإن قوكم افقوا لقوا
اشهدوا بإياتنا مسلمون قال أبو سفيان قلنا أن قطع مقاتل عنت أصوات الدنيا
حركة من عطاء الروم ولكن أعظمهم فلا أدري ماذا قالوا وأمر بنا فأخرجنا قلنا
أن خرجت مع أصحابي وعلوت يوم قلت لهم لقد أمر من أين كنبت هذا ملك
بجلا أصغر يخافه قال أبو سفيان والله ما رأيت ذليلا مستليونا بأن أمره سيظهر
حتى أدخل الله في الإسلام وأنا كاره ترجمه ابن عباس رضي الله عنهما

نے روم کے بادشاہ کو خط لکھا احوال میں کہ سکو سلام کی طرف ملے تو اور اپنا خط وحیدہ کلی کے ہاتھ پہنچا اور
حضرت نے اسے حکم کیا کہ خط کو بصرے کے سردار پاس پہنچا دے تاکہ بصرے کے سردار سکو روم کے بادشاہ پہنچا
پہنچا دے اور جب خط پہنچا تو روم کے بادشاہ سو فدا کی فوجیں دو رکین اور وہ اپنے غلبہ ہوا تو سمیت
المقدس کی طرف چلا و اسکو شکر ادا کرنے سے پہلے کہ خدا تعالیٰ نے سکو انعام کی سوجب حضرت کا خطر روم کے
بادشاہ کے پاس پہنچا تو کہا اسنے جبکہ اسکو پڑا کہ اسکو اسکی قوم سے ابگاہ تلاش کر کے میرے پاس آؤ گا میں
اسنے اچھا حال پوچھوں ابن عباس نے کہا کہ ابوسفیان نے مجھکو خبر دی کہ وہ شام میں تہا مع چند مردوں قریش کے
کر تجارت کے واسطے آئے ہیں میں جو حضرت کا اور کفار قریش کے درمیان قرار پائی تہا لینے دن صلح حدیبیہ
کے ابوسفیان کے کہا کہ قصہ کے اچھے نے ہو شام کے بعض مکہ میں پایا تو وہ مجھکو اور میرے ساتھیوں کو بلایا
کہ ہم بیت المقدس میں آئے اور روم کے بادشاہ پر داخل کیے گئے تو ناگہان پہنچے دیکھا کہ وہ اپنے ملک کی مجلس میں
بیٹھا ہے اور اس کے سر پر تاج ہے اور اس کے گرد روم کے سردار میں تو ہنے اپنی مترجم لینے دو بیاضے کہا کہ اس
پوچھ کہ ان لوگوں میں اس مرد کا رشتے میں کون شخص زیادہ تر قریب ہے جو گمان کرتا ہے کہ وہ پیغمبر ہے تو ابوسفیان
کہتا ہے کہ میں نے کہا کہ میں اسکو شکر میں سب سے زیادہ تر قریب ہوں تو بادشاہ نے کہا کہ تیرے اور سکو درمیان کیا
قرابت ہو میں نے کہا وہ میل چھیرا ہوا ہے اور اس دن قافلے میں عبدالمناف کی اولاد سے میرے سوا کوئی نہ
تہا تو بادشاہ نے کہا اسکو میرے نزدیک لاؤ اور میرے ساتھیوں کو حکم ہوا تو دے میری پیچھے بیٹھائے گئے
میرے دونوں ہونڈیوں پہنچا اور بادشاہ نے ترجمان سے کہا کہ اسکے ساتھیوں سے کہہ کہ میں اس مرد سے
اس شخص کا حال پوچھتا ہوں جو اپنے تین پیغمبر گمان کرتا ہے حاکم جھوٹا بلو تو تم سکو جھٹلاؤ ابوسفیان کے کہا کہ
میں ہوں اسکی کہ اگر اس دن شرم نہ ہوتی لینے اگر اسکا ڈرنہ ہوتا کہ میرے یا میری دروغ کوئی مشورہ کیجئے تو
البتہ میں اپنی طرف سے جھوٹ بولتا جبکہ اسنے مجھکو حضرت کا حال پوچھا و لیکن میں نے کیا کیا اس سے کہ میری
دروغ کوئی مشورہ ہو سو میں نے کہا کہ ہر بادشاہ نے ترجمان سے کہا کہ اس سے کہہ کہ تم میں اس پیغمبر کا نسب کیسے
میں نے کہا کہ وہ ہم لوگوں میں نہایت غریب اور عمدہ خاندان ہے ہر بادشاہ نے کہا کہ تم لوگوں میں سے اس طرح جھوٹ
کا دروغ کسی نے نہیں بولا ہی کیا ہے میں نے کہا کہ نہیں بادشاہ نے کہا کہ نبوت کا دروغ سے پہلے کہیں تم اسکو
جھوٹ کی تہمت ہی کہتے ہو میں نے کہا کہ نہیں بادشاہ نے کہا کہ کیا اسکے باپ دادا میں کوئی بادشاہ ہی تھا
میں نے کہا کہ نہیں بادشاہ نے کہا کہ سردار لوگ اسکے بلے ہوئے میں یا غریب لوگ میں نے کہا کہ بلکہ غریب
لوگ اسکے بلے ہوئے میں بادشاہ نے کہا کہ اسکے ساتھی بڑھتے جاتے ہیں یا گھٹتے ہیں میں نے کہا کہ
بلکہ بڑھنے جاتے ہیں بادشاہ نے کہا کہ کوئی اسکے دین سے پرہیز جاتا ہے یا خوش ہو کر عبادت داخل ہو کر

یہ اس کے سینے کہا کہ نہیں پادشاہ نے کہا کہ کیا کسی قول قرار کر کے دغا بھی کرتا ہے سینے کہا کہ نہیں لیکن اب ہمیں
اور اس سے ایک مدت تک صلح ہوئی ہے ہم مدت میں کہ دغا کرے ابوسفیان نے کہا کہ میں اتنی بات کہ سوا اسپین
اور کوئی بات ملا سکا کہ اسکے ساتھ حضرت مکی تقیض کروں جسکے مشہور ہونے کا مجھ کو خوف نہ ہو سوائے سب بات
کے پادشاہ نے کہا کہ تمہارے اور اس سے لڑائی ہی ہوئی ہے میں نے کہا کہ مان پادشاہ نے کہا کہ تمہارے
اور اسکی لڑائی کا کیا خالص ہے یعنی کون غالب ہو گا میں نے کہا لڑائی ڈول ہے کبھی وہ ہم پر غالب ہوتا ہے
اور کبھی ہم اس پر غالب ہوتے ہیں پادشاہ نے کہا کہ تم کو کس بات کا حکم کرتا ہے میں نے کہا کہ حکم کرتا ہے کہ ہم ایک
خدا کی عبادت کریں اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ بنیں اور میں اس سے منع کرتا ہوں کہ ہمارے باپ دادا
نے عبادت کی یعنی بت پرستی وغیرہ اور حکم کرتا ہے کہ نماز پڑھنے کا اور خیرات کرنے کا اور حرام سے بچنے کا اور
عہد کے پورا کرنے کا اور امانت کو ادا کرنے کا تو پادشاہ نے اپنے حجام سے کہا (جبکہ میں نے یاس سے کہا)
کہ اسکو کہیں نے تجھ سے پوچھا کہ کس نسب تم میں کیسا ہے تو تو نے کہا وہ شریف خاندان ہے اور اسی طرح پیغمبر لوگ
اپنی قوم میں شریف اور عالی خاندان ہوتے آئے ہیں اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا تم میں کسی نے اس سے پہلے
نبوت کا دعوے کیا ہے تو تو نے کہا کہ نہیں سو میں کہتا ہوں کہ اگر تم میں کسی نے اس سے پہلے ہی دعوے
کیا ہوتا تو میں جانتا کہ اس شخص نے یہی پہلی بات کی پیروی کی اور انگولن کی طرح اسکو بھی ہوس نے لیا اور میں نے
تجھ سے پوچھا کہ کیا نبوت کے دعوے سے پہلے ہی تم اسکو جھوٹ کی ہمت کرتے تھے تو تو نے کہا کہ نہیں سو میں نے
جانا کہ جب بھی آدمی سو نہ جھوٹ نہ باندھے گا بھلا وہ خدا پر کیوں جھوٹ باندھو گا اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا اسکے باپ
دادن میں پادشاہ ہی ہوتا ہے تو تو نے کہا کہ نہیں سو میں کہتا ہوں کہ اگر اسکے باپ دادن میں کوئی پادشاہ
ہوتا تو میں کہتا کہ یہ شخص نبوت کے پردے میں اپنی باپ دادا کی پادشاہی چاہتا ہے اور میں نے تجھ سے پوچھا کہ کیا
سرور لوگ اسکے تابع ہوئے ہیں یا غریب گو تو نے کہا کہ غریب لوگ اسکے تابع ہوئے ہیں سو یہی حال ہے پیغمبر کا
کہ اول غریب انکی اطاعت کرتے ہیں پھر اور میں لوگ غرور سے بے نصیب ہوتے ہیں اور میں نے تجھ سے پوچھا کہ
اسکے تابع اور بڑے جاتے ہیں یا گھستے ہیں تو نے کہا کہ وہ بڑے جاتے ہیں سو یہی حال ہے ایمان کا
یہاں تک کہ پورا ہو یعنی ایمان کی یہی خاصیت ہے کہ بڑھتا جاتا ہے یہاں تک کہ پورا ہو اور کمال کو پہنچے اور پھر
نے تجھ سے پوچھا کہ کیا اسکے دین سے کوئی ناخوش ہو کر پہر ہی جاتا ہے تو نے کہا کہ نہیں اور یہی حال ہے
ایمان کے بعد کہ جب دین پر جاوے کہ کوئی اس سے ناخوش نہیں ہوتا اور میں نے تجھ سے پوچھا کہ کیا
یہی کرتا ہے تو نے کہا کہ نہیں سو یہی حال ہے پیغمبروں کا کہ دے دغا نہیں کرتے اور میں نے تجھ سے پوچھا
کہ تم اور اس سے لڑائی ہی ہوئی ہے تو نے کہا کہ اسنے لڑائی کی ہے اور تمہاری اور اسکی لڑائی ڈول

سے کہی وہ تیر غالب ہوتا ہے اکہ ہی تم سپر غالب ہوتے ہو سو ہی حال ہے پیغمبروں کا کہ اول انکی آزمائش ہوتی ہے پہر انجام کو فتح نصیب ہوتی ہے اور میں تجہی پوچھا کہ کیا چیز ملکوتی ملتا ہے تو نے کہا کہ مجھ کو بتلا کہ خدا کی عبادت کرو اور اسکے ساتھ کسیکو شریک نہ کرو اور منع کرتا ہے تمکو اپنی سے کہ تمہارے باپ دادے عبادت کرتے تھے اور حکم کرتا ہے تمکو نماز کا اور صدقہ کا اور حرام سے بچنے کا اور عہد پورا کرنے کا اور امانت ادا کرنے کا اور یہی صفت ہو پیغمبر کی اور میں آگے سے جانتا تھا کہ پیغمبر ظاہر ہونے والا ہے ولیکن مجھ کو گمان تھا کہ تم عرب لوگوں میں ہوگا اور اگر تیری یہ سب باتیں سچی ہیں تو عقرب ہے کہ وہ میری دونوں قدموں کی جگہ مالک ہوگا یعنی اسکی سلطنت اور حکومت یہاں تک پہنچے گی اور اگر تین جانتا کہ میں اس تک پہنچ سکوں گا تو میں اسکے دیدار کے واسطے تکلیف کرتا یعنی بہر کیف اسکی ملاقات حاصل کرتا اور اگر میں اسکے پاس ہوتا تو میں اسکے قدم دھوتا پہر بادشاہ نے حضرت م کا خط منگوایا اور پڑھا تو ناگہان اس پر یہ مضمون تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم یعنی شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہی نہایت رحم والا یہ خط ہے محمد کا خدا کا رسول کی طرف سے ہر قل کی طرف جو روم کا سردار ہے سلام ہے سپر جو راہ بہت پر چلا بعد اسکے میں تجھ کو بلاتا ہوں اسلام کی دعوت سے اسلام قبول کرنا کہ تو دین و دنیا میں سلامت ہو اور تو مسلمان ہو جا خدا تعالیٰ تجھ کو دو ہر ثواب دے گا یعنی ایک ثواب دین عیسوی کے قبول کرنے کا اور دوسرا ثواب محمدی ہونے کا اور اگر تو نے اسلام قبول کیا تو تیرے اور پر رعیت کا گناہ پڑے گا اور اسے کتاب الو آجاؤ اس بات پر جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے وہ بات یہ ہو کہ ہم اور تم خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی چیز کو اسکے ساتھ شریک نہ ٹھیریں اور ہم میں سے بعض آدمی بعضوں کو خدا کے سوا کوئی بار اور مالک بنا دیں سوا گراہل کتاب توحید نہ موثرین تو ان سے کہہ دو کہ تم گواہ ہو کہ ہم تو مسلمان ہیں حکم الہی کے مطیع ہیں ابوسفیان نے کہا کہ جب وہ اپنی بات پوری کر چکا یعنی خط پڑھ چکا تو جو روم کے سردار اسکے گرد تھے یعنی مل دربار انکی آوازیں بلند ہوئیں اور نہایت شور اور غل ہوا سو میں نہیں جانتا کہ انہوں نے کیا کہا اور ہمارے نکالنے کا حکم ہوا سو ہم دربار سے نکالے گئے ابوسفیان نے کہا کہ جب میں اپنے ساتھیوں سمیت باہر نکلا اور انکے ساتھ خالی ہوا تو میں نے کہا کہ الی کتبہ کے بیٹھے یعنی محمد کا تہ بند ہوا کہ یہ روم کا بادشاہ اس سے ڈرتا ہے ابوسفیان نے کہا کہ میں جب سے ہمیشہ خوار اور یقین کرنے والا تھا کہ حضرت م سب پر غالب ہونگے یہاں تک کہ خدا نے مجھ کو سلام میں داخل کیا اور حالانکہ میں اسلام سے ناخوش تھا ف یہ حدیث پوری کتاب ب الوحی میں گذر چکی ہے اور وہ ظاہر ہے ترجمہ باب میں اور کچھ شیعہ اسکی آئندہ آویگی (فتح) **حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ**

خَرَجَ إِلَى الْخَيْبِ لِحَاجَةٍ هَالِكًا وَكَانَ إِذَا جَاءَ قَوْمًا يَلِيْلًا لَا يُعِيْنُ عَلَيْهِمْ يُصَيِّمُ فَلَمَّا أَصْبَحَ
 خَرَجَ يَهُودِيَسَاجِهِمْ وَمَكَانِيهِمْ فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا مُحَمَّدٌ وَاللَّهِ مُحَمَّدٌ وَالْخَيْبِ
 فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ أَكْبَرُ خَرَبْتُ خَيْبًا قَالُوا أَأَنْتَ لَنَا يَسَاحِرَةٌ
 قَوْمٌ هَسَاءٌ صَبَاكُمُ الْمُنْدَرِيسِينَ ترجمہ انروز سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیر
 کی طرف نکلے اور رات کو امین پہنچے اور آپکا معمول تھا کہ جب جہاد کے واسطے کسی قوم کو باس جاتے تھے تو اپنے
 لوٹ نہ کرتے تھے یہاں تک کہ صبح کرتے سوجب حضرت نے صبح کی تو یہودیہ بنو نضیر اور یہیلون کے
 ساتھ نکلے لینے ساتھ یہاں بذراعت کو زراعت کے لیے خیر تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
 آنے سے سوجبا نہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تو کہا اے محمد قسم ہے اللہ کی آگے
 محمد ساتھ لشکر کے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لیغی بطور تفادل کے کہ اللہ بڑا ہے
 خراب ہو خیر رہے خیر ہے یا دعا ہے) تحقیق ہم سلمان طاعت ہمیں بنون کی جب کسی قوم کے میدان
 میں اترتے ہیں تو بری ہوئی صبح اس قوم کی کڈرائے گئے ہیں **ف** احمدیث کی شرح غزوہ
 خیبر میں آویگی اور یہ دلالت کرتی ہے کہ ہرگز جائز ہے لڑنا اس شخص سے جسکو اسلام کی دعوت
 پہنچ چکی ہو بغیر دعوت کو پس تطبیق دیجاوے گی درمیان اسکے اور درمیان شہل کے جو اس پہلے
 ہے کہ دعوت مستحب ہو شرط نہیں اور امین دلالت ہو اور حکم کے ساتھ دلیل کے واسطے ہونے حضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ باز رہتے تھے لڑنے سے ساتھ مجر دستنے اذان کے اور اس میں
 اخذ ہے ساتھ زیادہ جلیا ط کے خونوں کے امرون میں اس واسطے کہ باز رہے اُن سب سے اس
 حالت کو باوجود اس قتال کے کہ نہ ہو یہ حقیقت پرادر اس روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 سلم خیبر میں صبح کے وقت میں پہنچے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ کون چڑھے پہنچے تھے
 توان دونوں کے درمیان تطبیق اسطور ہے کہ شہر کے باس اول تدار میں صبح کے وقت پہنچے
 پہاوترے اور نماز پڑھی پہر سوار ہوئے رفیع **حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَنَا شَعْبَةُ بْنُ**
الْزُهَيْرِ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَسَنَ
قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَتَعَدَّ عَصَمَ مَنِّ نَفْسٍ وَمَالَهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَحَسَابُهُ عَلَى اللَّهِ رَوَاهُ
عُمَرُ بْنُ عَبْدِ عَمْرِو بْنِ النَّوْحِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو لوگوں سے لڑنے کا حکم ہوا یہاں تک

کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں سوچیں کہ لا الہ الا اللہ کہاؤں اپنے مال اور جان بچا یا مگر دین کا حق تلفی کا بلا ہے اور اس کا حساب خدا کے حوالے ہے **ف** یہ حدیث ظاہر ہے ترجمہ باب میں یعنی موافق ہے ساتھ اس خبر کے کہ کہا کسی غیر پر اُسنے لڑائی کیجا دے اور اسکی شرح کتاب الایمان میں گذر چکی لیکن ابن عمر کچھ حدیث میں اتنا زیادہ ہے کہ نماز کا قلم کرنا اور نکوۃ کا دنیا اور تحقیق وارد ہوئی ہیں کئی حدیثیں ساتھ اسکے کہ ایک دوسری سے زیادہ میں پس ابو ہریرہ کچھ حدیث میں تو صرف لا الہ الا اللہ کا ہی ذکر ہے اور سلم کے نزدیک اسکی حدیث میں حتیٰ اشہدوا ان لا الہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ ہی اور ابن عمر رحمہم کی حدیث میں جو با قبل ابون میں گذر چکی ہے یہی کہ حبشہ زپر میں اور قبلہ کی طرف منہ کریں اور ہمارا ذبح کیا ہو اجانور کہا دین طبری وغیرہ نے کہا کہ ایسا پہلا کلمہ پس کہا ہے اسکو حضرت م نے یہی حالت لڑنے آپس کے ساتھ بت پرستوں کے جو خدا کو واحد نہیں جانتے اور ایسا دوسرا کلمہ پس کہا اسکو پھر حالت لڑائی اہل کتاب کے جو توحید کا اقرار کرتے ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت سے انکار کریں بطور عموم کے یا خصوص کے اور ایسا تیسرا کلمہ پس میں اشارت ہے طرف اسکے کہ بسلام میں داخل ہوا اور اگر تو اسی دین ساتھ توحید اور نبوت کے اور نہ عمل کریں ساتھ بندگیوں کے تو علم اٹکایا ہے کہ لڑائی کیجاوے انہی یہاں تک کہ عمل کریں (فتح) **باب** مَنْ آزاد عَزْوَةً فَوَزَّی یَغْیِبُهَا وَمَنْ أَحَبَّ الْحَرْبَ وَجَّہَ کَوْمَ الْحَیْذِیَّ

باب ہے بیان میں اس شخص کے کہ ارادہ کرے جہاد کا اور توریہ کرے ساتھ غیر اسکے کے اور جو دوست رکھے سفر کو دن جمعات کے **ف** توریہ کے معنی میں چہا نا ایک چیز کا اور ظاہر کرنا دوسری چیز کا یعنی اگر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاہتے کہ ایک جگہ جہاد کو جاوین گے تو لوگوں میں ایسا مشہور کر دیتے کہ اور جگہ جاوینگے اور یہ اسلئے تھا کہ دشمن غافل رہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ لڑائی میں پکڑنا دشمن کا ہے غفلت پر اور ایسا سفر کرنا دن جمعات کو پس شاید سبب اسکا وہ چیز ہے جو روایا ہے کہ حضرت م نے فرمایا کہ برکت کی گئی ہے واسطی امت میری کے دن جمعات کو اور یہ حدیث ضعیف ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جمعات کو دن نکلنے کو دوست رکھنا نہیں سنلزم ہے بلکہ کر کے دہرا سکے واسطی قیام مانع کے اس سے اور ایک باب کے بعد آدھکا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعضے سفر دن میں ہفتے کے دن نکلے تھے (فتح) **حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ یَعْقُوبَ** نَحْنُ الْکَثِیْفُ عَنْ عُقْبَیْلٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِی عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ ابْنِ مَالٍ لِعَدُوَّكَانَ فَأَمَّلَ كَعْبٌ مِنْ بَنِيهِ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالٍ حِينَ تَخْلَفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزْوَةً

ح وَلَا وَدَّ عِيْنُ مَا ح وَكَذَلِكَ نَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنَا يُؤْتِي عَيْنَ الزَّهْرِي
 أَحَبُّ فِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ
 كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَمًا مِيرِيدًا عَنِ وَدَّ يَغْزُو هَذَا لَا وَرَى بَعِيْدَهَا
 حَتَّى كَانَتْ غَزْوَةُ بَنِي نَضْلَةَ فَغَزَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَيْثُ شَدِيدٍ
 اسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا وَمَكَازًا وَاسْتَقْبَلَ غَزَا وَعَدُّ كُنُيٍّ فَجَلَّ لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرُهُمْ
 لَيْتَ أَهْلُ بَنِي هُبَيْلٍ عَدُوَّهُمْ وَأَحَبُّهُمْ يُوْجِهُ الَّذِي يُرِيدُ وَعَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ
 أَحَبُّ فِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يَقُولُ لَقَلَّمَا
 كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ إِذَا أَحْبَبَ فِي سَفَرٍ إِلَّا يَوْمَ أُحْمِيسَ تَرَجَمَ
 كَعْبُ مَالِكٍ فِي رَوَيْتِ هَذَا كَبِيْرُ جَنَابِ تَبَوُّكَ مِنْ حَضْرَتِ صَلَواتِ عَلَیْهِهٖ وَآلِہٖ وَسَلَمٍ سَہِجُوْرًا کہ حضرت
 صَلَواتِ عَلَیْہِہٖہٗ وَسَلَمَ کا دستور تھا کہ کسی جہاد کا ارادہ نہ کرتے تھے مگر کہ اسکو اسکے غیر سے توفیر کرتے تھے
 یہاں تک کہ جنگ تبوک کا ہوا تو حضرت صَلَواتِ عَلَیْہِہٖہٗ وَسَلَمَ نے اسکا جہاد سخت گرمی میں کیا اور تھوہ
 ہوئے سفر دور دراز کو اور جنگوں بے آب اور گھاس کو اور بہت دشمنوں کو سو حضرت صَلَواتِ عَلَیْہِہٖہٗ وَسَلَمَ
 وسلم نے مسلمانوں کو اسکا حال کہو لکہ بدیہا تاکہ اپنے دشمن کے جہاد کا سامان درست کر لیں اور خبر دی انکو
 اپنے ارادہ کی جسکا آپ ارادہ رکھتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ کم تھے حضرت صَلَواتِ عَلَیْہِہٖہٗ وَسَلَمَ
 کلتو جبکہ نکلتے کسی سفر میں مگر کہ دن جمعرات کے **ف** یہ حدیث ترجمہ باب میں ظاہر ہے اور ایک روایت
 میں ہے کہ جب حضرت صَلَواتِ عَلَیْہِہٖہٗ وَسَلَمَ سفر کا ارادہ کرتے تھے تو دوست رکھتے تھے کہ جمعرات کے دن
 نکلیں (فتح) **ح** ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا هِشَامُ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَضَرَ يَوْمَ أُحْمِيسَ
 فِي غَزْوَةِ بَنِي نَضْلَةَ وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ أُحْمِيسَ تَرَجَمَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ فِي رَوَيْتِ هَذَا كَبِيْرُ جَنَابِ تَبَوُّكَ مِنْ حَضْرَتِ صَلَواتِ عَلَیْہِہٖہٗ وَسَلَمَ
 صَلَواتِ عَلَیْہِہٖہٗ وَسَلَمَ جنگ تبوک میں جہاد کے دن حضرت صَلَواتِ عَلَیْہِہٖہٗ وَسَلَمَ نے نکلتے تھے کہ جمعرات کے دن
 بَعْدَ الظُّهْرِ ظہر کی نماز کے بعد سفر کو نکلتا **ح** ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ
 عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ
 الظُّهْرَ أَكْبَرًا وَالْعَصْرَ بِدَايِ الْحُلُوفَةِ رَكَعَتَيْنِ وَسَمِعَهُمْ يَصُحُّونَ بِهِمَا جَمِيعًا تَرَجَمَ
 انس سے روایت ہے کہ حضرت مہمل صَلَواتِ عَلَیْہِہٖہٗ وَسَلَمَ مدینے میں ظہر کی نماز چار رکعت پڑھی اور
 عصر کی نماز دو اٹلیفہ میں دو رکعت پڑھی اور مدینے صحاب کو سنا کہ فجر اور عصر کے دونوں کے ساتھ

اطلاع کتاب کا فیض محفوظ ہے کوئی شخص بلا اجازت نہ پڑھ کر پھینکے

بیک کہتے تھے یہ حدیث حج میں گزر چکی ہے اور شاید بخاری میں مذکور ہو سکتا ہے اسکو وسط اشارت کرنے کے طرف ہبات کے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ قول کہ میری امت کے صبحوں میں برکت کی گئی ہے نہیں منع کرتا ہے جو انصرف کو بیچ غیر وقت صبح کے اور سوائے اسکے کچھ نہیں کہ خاص کی گئی صبح ساہرہ برکت کے واسطے ہونے اسکے کے وقت نشاط کا اور یہ حدیث صبح کی وقت میں برکت ہونے کی بیس اصحاب سے مروی ہے (فتح) باب فی الخیر الشہیں مہینے کے اخیر میں سفر کرنے کا بیان یعنی وہ روز و رات اس شخص پر جو اسکو برا جانتا ہے شکون بلینہ کے طریق سے اور اس بطلان نے نقل کیا ہے کہ تہا ل جاہلیت قصد کرتے مہینوں کے اہل کو وسطی مہینوں کے اور یہ برا جانتے تھے انصرف کو چاند کی کمی میں (فتح) وَقَالَ كُنْ يَوْمَ عَرَابِ بْنِ عَبَّاسٍ اِنْ طَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ لِحَقِيقَةٍ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَقَدْ اَمَّ لَا رَيْبَ لَيْلٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عیدین کی ذی قعدہ کو میز سے چلے اور جو تہی ذی الحجہ کو کہے میں اے حکماء! تمنا عبد اللہ بن مسعود عن مالک عن یحییٰ بن سعید عن عمرہ بنت عبد الرحمن انھا سمعت عائشہ تقول حَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَقِيقَةٍ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَلَا نَرَى إِلَّا الْحِجْمَ فَلَمَّا دَخَلْنَا مِنْ مَكَّةَ اَمَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ اِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اَنْ يَحْلَلَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَدَخَلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْيِ بِحُجْمٍ بَقِي فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَ هَمَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَرْوَجِهِ قَالَ يَحْلِي كُنْتُ هَذَا الْحَوْلِ ثَلَاثَ يَوْمٍ فَقَالَ اَتَيْتُكَ وَاللَّهِ بِالْحُلْمِ يَثِ عَلَيَّ وَجْهَهُ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پیسیوں کی ذی قعدہ کو نکلتے اور نہ دیکھتے تھے ہم مگر حج کو لینے ہو سکتا کہ جاہلیت میں حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کو برا جانتے تھے سو جب ہم مکہ کے نزدیک ہوئے تو حضرت نے حکم فرمایا کہ جسکے ساتھ قربانی ہو جب خانے کعبے کا طواف کرے اور صفا اور مروہ کے درمیان دوڑے تو احرام اتار ڈالے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ قربانی کر دن گائے کا گوشت ہمارے پاس لایا گیا تو میں نے کہا کہ یہ کیسا گوشت ہے تو گوشت لاسنے والے نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بی بیوں کی طرف سے قربانی کی ہے ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ مہینے کے اخیر میں سفر کرنا درست ہو فقط۔ الحمد للہ کہ ترجمہ پارہ یازدہم صحیح بخاری تمام ہوا خدا تعالیٰ اس سے سب مسلمانوں کو فائدہ دیوے آمین ثم آمین وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ عِبَادِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاجْمَعُوا

بھلائی پارہ بارہمیں آخر تک عاجز کے اہتمام سے زیر طبیع ہو اللہ تعالیٰ انجام دیوے فوجیہ و نعم الوکیل

فہرست ابواب بارہ یازدہم فیض الباری ترجمہ و شرح اردو صحیح بخاری رحمہ اللہ الباری

صفحہ	باب	صفحہ	باب	صفحہ	باب
۲	قرن کے ساتھ معونیابی شرط کر نیکیا بیان	۵۰	جب کو گھر میرا صدقہ ہے الخ	۱۲۳	جو خدا کی راہ میں زخم الخ
۳	ولائین شرط کرنے کا بیان	۵۱	جب کہ زمین یا باغ میرا صدقہ ہے	۱۲۵	جو خدا کی راہ میں زخمی ہو
۴	مزارعت میں ایک جیٹا ہوا مزارع کا نکال	۵۲	جس نے وکیل کو طرہ خیرات کرے الخ	۱۲۶	بیان آیت قل قل توبتھون الخ
۶	دینے کی شرط کا بیان	۵۳	بیان آیت قَدْ أَفْكَرْتُ الْفِتْمَةَ الخ	۱۲۷	بیان آیت لِحَالِ صَدَقَاتِ الْخ
۶	بیان شرائط جہاد اور صلح کے	۵۵	جو گھریا گیا مانی موت سے مارتا ہو الخ	۱۲۸	جہاد سے پہلے نیک عمل کرنا
۲۶	قرض میں شرط کرے گلیان	۵۶	سے خیرات کو نہ سمجھتا ہے	۱۲۹	جو غیر گھریا گیا لہذا کرے توہم کا حکم
۲۷	بیان سب کے کی شرطوں میں	۵۷	گواہ کرنا وقف اور صدقہ میں	۱۳۱	جہاد سے پہلے نیک عمل کرنا
۲۸	بیان میں شرائط ساتھ استثنائات کے	۵۸	بیان آیت قَدْ أَفْكَرْتُ الْفِتْمَةَ الخ	۱۳۲	جس کے قدم خدا کی راہ میں گرنا اور جہاد
۲۹	اور شرائط مرد و بیع شرط وغیرہ کے	۵۹	بیان آیت قَدْ أَفْكَرْتُ الْفِتْمَةَ الخ	۱۳۳	سرسے غبار راہ خدا میں پونچھنا
۳۰	وقف میں شرط کر نیکیا بیان	۶۱	بیان آیت یَسْأَلُكَ عَنْ الْيَتَامَى	۱۳۴	نہاں بعد جہاد کے اور غبار کے
۳۱	کتاب الوصایا	۶۳	خدمت الہی میں سے الخ	۱۳۵	بیان آیت لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْغُوا
۴۱	الدار و الارثون کے دوسرا مال چوڑے	۶۴	جب کوئی غنی زمین وقف کرے الخ	۱۳۶	سایہ کرنا درختوں کا شہد ار پر
۴۲	تو بہتر ہے تاکہ وہ گدائی نہ کریں	۶۵	یک جماعت مشرک زمین کو وقف کرے	۱۳۷	بہت تلواریں کی جگہ کے پھر ہے
۴۵	نہائی مال کے وصیت کا بیان	۶۸	وقف کس طرح لکھا جاوے	۱۳۸	جو جہاد کے دوسرا مال لکھا ہے
۴۸	جو وصیت کرے کہ اولاد میری کی	۶۹	وقف خیر اور غنی اور مہمان کے لیے	۱۳۹	جہادی اور بڑی جہاد میں
۴۹	جنگ گیری کر اور جائز ہے وصی کو دوسرے	۷۰	بیان خرچ عام وقف	۱۴۰	نہروں سے پناہ مانگنے کا بیان
۵۰	مردین جیسا اشارہ کرے کہ بڑے زمین خزان	۷۱	جب کہ وقف خیر اور مہمان کے لیے	۱۴۱	انہما جہاد یا نہیں
۵۱	ہو تو جائز ہے تعمیل اس کی	۷۲	بیان آیت قَدْ أَفْكَرْتُ الْفِتْمَةَ الخ	۱۴۲	واجب ہونے خرچ کا دوسرا جہاد کر
۵۲	نہیں جائز وصیت دوسرا وارث کر	۷۳	وصی کا اولاد کرنا قرض مردے کا	۱۴۳	اور مقدار وجوب جہاد کا
۵۳	مردے کے وقت ہی صدقہ جائز ہے	۷۴	کتاب الجہاد	۱۴۴	کافر مسلما کو قتل کر کے مسلمان ہو جاوے
۵۴	بیان آیت من بعدا وحیۃ یوحنا	۷۵	فضل جہاد اور حبیب کی	۱۴۵	تو کیا کیا چاہیے
۵۵	بعاد دین لینے وارث ہونا بعد	۷۶	افضل الناس یومئذ مجاہد الخ	۱۴۶	روزہ دار ہو کر جہاد کرنا
۵۸	وصیت اور قرض کے ہے	۷۷	دعائے مردوں اور عورتوں کو جائز ہے	۱۴۷	شہادت بات قسم سے سوا حق مستحق کے
۶۱	مرا دس آیت سے کہ بعد وصیت اور	۷۸	لکھیں الہی جہاد جہاد اور شہید کر	۱۴۸	بیان آیت لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْغُوا
۶۲	قرض کے تقسیم چاہیے	۷۹	درجات مجاہدین کے	۱۴۹	لڑنے کے وقت خبر کرنا
۶۳	وقف کرنا اقربا کے دوسرا کیا حکم ہے	۸۰	صحیح و شام خدا کی راہ میں الخ	۱۵۰	دینے کے گرد خندق کا بیان
۶۵	کیا عورتیں اور اولاد اقربا میں ہیں	۸۱	حرمین کی صفت	۱۵۱	پھر غزو سے جہاد سے پہلے توہم کو
۶۶	کیا وقف کرے اللہ الہی فائدہ مانگا ہے	۸۲	شہادت کی اراد کرنا	۱۵۲	ثواب غازی کا ہے
۶۹	جب وقف کرے کوئی چیز تو کیونکر	۸۳	خدا کی راہ میں کرے تو شہید	۱۵۳	فضیلت روزہ فی سبیل اللہ

اس کتاب کے گیارہ پارے اور جہد زریز طبع ہیں وہ سب شہر لاہور محلہ ساہووالہ میں ان فقیرانہ خزانہ داروں سے پیش کیا گیا۔ ۱۳

صفحہ	باب	صفحہ	باب	صفحہ	باب
۱۵۳	خدا کی راہ میں خرچ کرنا	۱۸۰	نہایت گہور دور کے واسطے	۲۰۶	جوز توڑے شہید وقت مرینے
۱۵۵	جو غازی کا سامان درست کرے	۱۸۲	حضرت م کی اوستی کا بیان	۲۰۷	جدا جدا ہونا درخون کا سایہ
۱۵۶	لڑائی کے وقت خوشبو لگانا	۱۸۴	عورتوں کے جہاد کا بیان	۲۰۸	بزرگوار کو کھانا مل جہاد کے واسطے
۱۶۰	کیا امام طرف دشمن کے ایک آدمی کو بھیجے	۱۸۵	دریا میں سوار ہو کر عورت کا جہاد کرنا	۲۰۹	بیان زہرہ خیر اور انیس جہاد
۱۶۱	سفر کرنا دو شخصوں کا	۱۸۶	اپنی عورتوں سے ایک کو جہاد میں لگانا	۲۱۰	جہاد میں کرتے جہاد میں
۱۶۱	گہوڑوں کی چوٹیوں میں خبر پڑے	۱۸۷	عورتوں کا جہاد کرنا مردوں سے	۲۱۱	لڑائی میں رنجی کپڑا پہنانا
۱۶۳	بے قیامت تک جہاد کے واسطے	۱۸۷	عورتوں کا بانی دینا مجاہدین کو	۲۱۲	بھری سے گوشت کا کھانا کھانا
۱۶۳	جہاد جاری اور لازم ہے ساقی	۱۸۸	دو کرنا عورتوں کا زمینوں کو جہاد کرنا	۲۱۳	روم کی لڑائی کا بیان
۱۶۴	مادل اور فاجس کے	۱۸۸	پہلے لڑنا عورتوں کا زمینوں اور عورتوں کو	۲۱۳	پشتین گوی ہود سے رٹنے کی
۱۶۴	فضیلت کی جو ہر جہاد کر سطر کرے	۱۸۹	کینیا تیر کا بدن سے ابو عاصم کے	۲۱۴	لڑائی ترک کرنا غیر کے زانیہ ہونا
۱۶۴	نام کتنا گہورے اور گہوڑا کا جائزہ	۱۸۹	جہاد میں جو گیارہ کی کرنی	۲۱۵	بالوں کی جانی والوں سے جہاد ہوگا
۱۶۶	بیان گہوڑے کی نعمت کا	۱۹۱	فضیلت حضرت کی جہاد میں	۲۱۵	دیکھ کر جنین کا اور زنا انحضرت سے
۱۶۶	گہوڑا تین آدمیوں کے واسطے	۱۹۲	خواب اسکا جو سفر میں رہنے کا اسکا	۲۱۶	انا انبیاء و اولئنا انی عبد اللہ
۱۶۷	جو غیر کے چاہے کو ہانکے	۱۹۳	جہاد میں لڑنا کا خدمت کو واسطے لگانا	۲۱۶	دعا کرتے شکر کو شکر و زلز کی
۱۶۷	سخت جو پائے پر سوار ہونا	۱۹۶	مدد ساقی دعا ضلع لڑنا جہاد کرنا	۲۱۸	کیا جائز ہے اہل کتاب کو دین کرنا
۱۶۸	گہوڑے کا حصہ غنیمت سے	۱۹۶	نہجے کوئی کو غلام شہید ہے	۲۱۸	دعا ہدایت کی مشرکوں کو تالیف کیلئے
۱۶۸	جہاد اور زنا اور دوسرا لینے اور	۲۰۰	رعیت دلانا تیر لڑائی پر	۲۱۹	بلانا یہود و نصاریٰ کو کا طرف اسلام
۱۶۸	فرمان حضرت م کا انا انبیاء و اولئنا انی عبد اللہ	۲۰۱	کیسا سا شہر پر حصوں اور ماٹا اسکے	۲۱۹	کے اور لڑنا اون سے
۱۶۸	انا انبیاء و اولئنا انی عبد اللہ	۲۰۲	ذوال کے بیان میں دو باب میں	۲۲۰	بلانا انحضرت م کا لوگوں کو اسلام
۱۶۸	رکاب کا بیان	۲۰۳	سعد کو فرمایا اذینہ فذلک الشرف والکرم	۲۲۰	اور نبوت کی طرف اور بیان ہر حال
۱۶۸	نئے گہوڑے پر سوار ہونا	۲۰۴	سنان میں جہاد میں اگر گویا تو میں جہاد	۲۲۱	ارادہ جہاد کا ہو اور ظاہر کرنا اور
۱۶۹	سست قدم گہوڑے کا بیان	۲۰۵	تواریخ کو سنا چاندی سے مزین کرنا	۲۲۱	کا تا کہ دشمن خبر نہ پائے اور بیلا
۱۶۹	گہوڑوں کا بیان	۲۰۵	تواریخ کو درخت سے لٹکانا سفر میں	۲۲۱	سفر کرنا دن جمعرات کے
۱۸۰	تیار کرنا گہوڑوں کے لیے	۲۰۶	خود کے پیٹنے کے بیان میں	۲۲۹	ظہر کی نماز کے بعد سفر کو کھانا

الحمد للہ کہ بارہ گیارہ فیض الہی باہتمام خادم اہل اہل فقیرانہ خزانہ داروں کے تمام ہوا بانی پارے آنحضرت زریطع بن - نقیصہ خانہ مولوی ابو محمد احمد علی رحمہ اللہ - انشاء اللہ تعالیٰ اس سال ۱۳۱۵ھ میں پانچ پارے طبع ہو جائیں گے۔

آشت ہمار

جملہ حقوق کا پی ایٹ اس کتاب محفوظ ہیں بلا اجازت ائمہ کوئی چھاپے فقیرانہ خزانہ

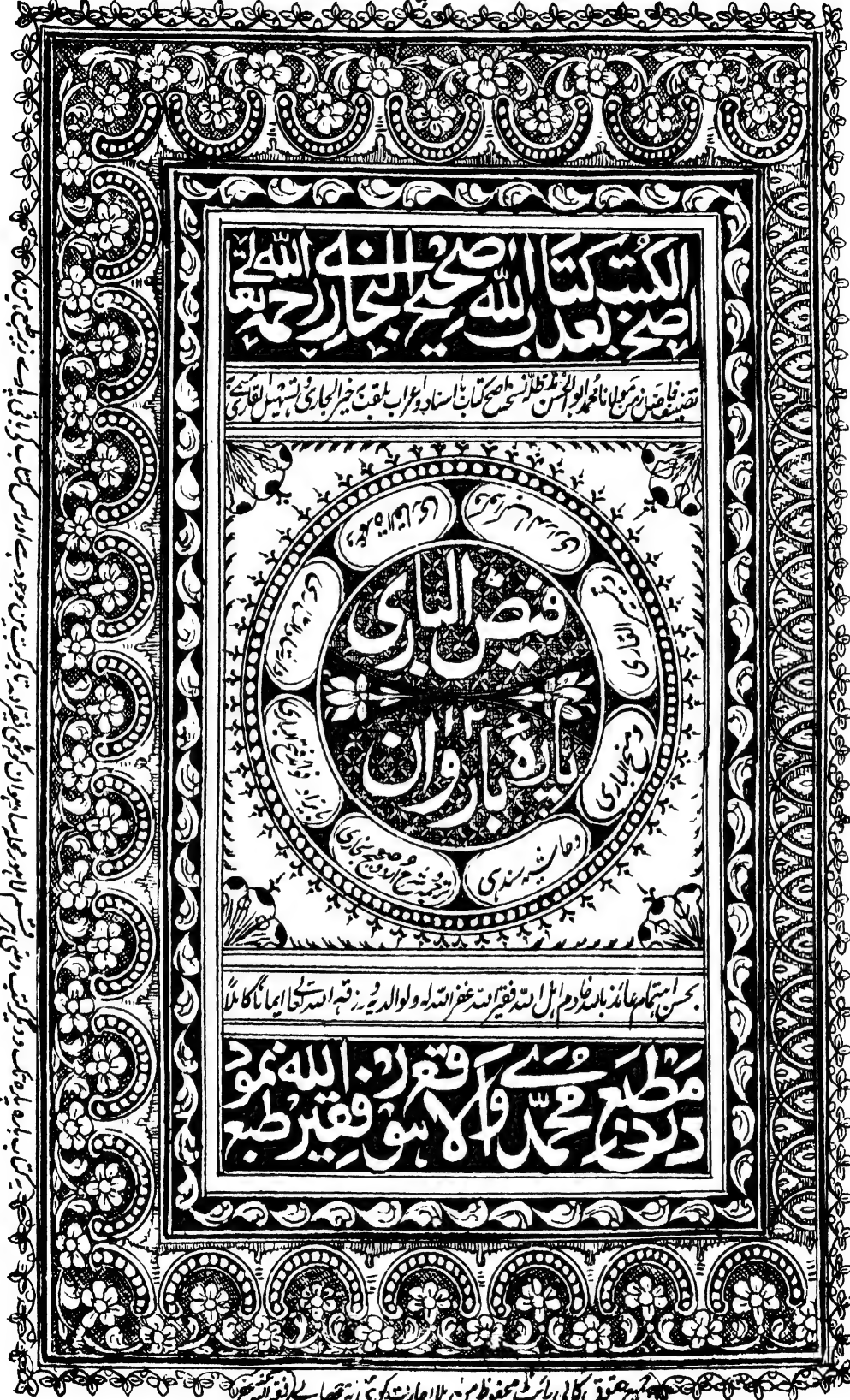
الکتاب کتاب الله صلی الله علیه و آله
صحة بعدد الله صلی الله علیه و آله

تقدیر من در میان ناغیر الی الی حسن کتاب استاد و مراب ملقب خیر الهادی شهید القاری



بحسن استقامت عائد باندوم اهل الله فقیر الله غفر الله له ولوالدیه رقه الله روحا ایمانا کادرا

مطلب محمد و آل محمد و آل الله
در کتاب محمد و آل محمد و آل الله



کتابخانه مکتب کاتبی در کابل محفوظ من الا اجازت کوئی نه تصحیح (فقر الله له)

۴ یا مستقیم فکر اور حدیث باب کی ظاہر و باطنی معنی کے لیے مسافرِ تبعیہ کو درامع کرے

رَسُولَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ سَأَلَ الْكُفْرَ عَنْهُمَا النَّبَاَ فَلَمْ يَكُنْ لَهُمَا جَوَابٌ مُعْتَدِلٌ فَلَا مَرْجِعَ لَهُمَا وَإِنَّمَا يَحْكُمُ بِمَا لَهُ بَيِّنَاتٌ مِنَ الْأَمْرِ وَلَهُ يَوْمَ الْقَدَرِ

فلانے آدمی کو جلا دیجو اور مقرر آگ سے جلانا اور عذاب کرنا سوا میری خدا کے کسی کو جائز نہیں سوا اگر تم ان دونوں کو
 پکڑو تو قتل کر ڈالنا **ف** اس حدیث کی شرح آئندہ آویگی **کتاب التَّوَعُّدِ وَالطَّاعَةِ لِلْإِمَامِ مَا لَمْ يَأْمُرْ**
بِعَصْيَانِهِ امام کا کہنا ماننا اور فرمانبرداری کرنا جب تک کہ نہ حکم کرین ساتھ گناہ کے **ف** ایک روایت میں ما لم یأمر
 بعصیۃ کی قید نہیں لیکن وہ بھی اس پر معمول ہے **حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا**
نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ تَنَا سَعِيدٌ
ذَكَرَ يَأْتِي عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ
حَقٌّ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِعَصْيَانِهِ فَإِذَا أُمِرَ بِعَصْيَانِهِ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت
 صدام علیہ وسلم نے فرمایا کہ بادشاہ کا حکم ماننا اور فرمانبرداری کرنا واجب ہے جب تک کہ نہ حکم کرے ساتھ گناہ کے
 اور جب گناہ کے ساتھ حکم کرے تو نہیں ہے اسکا حکم ماننا اور فرمانبرداری کرنا **ف** اسکی شرح کتاب الاحکام میں آویگی
 اور یہ جو کہا کہ نہیں ہے اسکا حکم ماننا اور فرمانبرداری کرنا تو مردنی حقیقت شرعی کی ہے نہ وجودی کی یعنی جائز
 نہیں نہ یہ کہ اسکا وجود ممکن نہیں (فتح) **کتاب یُقَاتَلُ مِنْ وَرَاءِ الْإِمَامِ وَيُتَّقَى بِهِ** امام کے پیچھے لڑائی
 کی جاتی ہے اور اسکے سبب بچاؤ کیا جاتا ہے **ف** ہمیں زیادہ کیا بخاری نے اور لفظ حدیث کو اور مرد
 ساتھ یقاتل کے لڑنا ہے واسطے دفع کرنے کی امام سے برابر ہے کہ ہو یہ اسکے پیچھے حقیقت یا اسکے لڑنے
 ابوالیمان انا شعبہ تَنَا ابوالرَّزَّادُ اَنَّ الْأَعْمَشَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَحْنُ الْأَخْرُؤُنَ السَّائِقُونَ وَهَذَا السَّنَادُ مِنْ أَطَاعَتِي فَقَدْ
 أَطَاعَ اللَّهُ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَمَنْ يُطِيعِ الْإِمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ يَعِصِي أَمِيرًا
 فَقَدْ عَصَانِي وَلَوْ أَنَّ الْإِمَامَ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُتَّقَى بِهِ فَإِنْ أَمَرَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَعَدَلَ فَلَنْ
 لَهُ بَدَلُكَ أَجْرًا وَإِنْ قَالَ بَغْيُهُ فَإِنَّ عَلَيْهِ مِنْهُ ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صدام
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم دنیا میں پیچھے ہیں اور آخرت میں آگے ہیں اور جس نے میری فرمانبرداری کی تو مقرر اُس نے
 خدا کی فرمانبرداری کی اور جس نے میری نافرمانی کی یعنی میرا خلاف کیا اور کہنا ماننا تو اُس نے خدا کی نافرمانی کی اور
 جس نے میرے حاکم کی اطاعت کی تو اُس نے میری اطاعت کی اور جس نے حاکم کی نافرمانی کی تو اُس نے
 میری نافرمانی کی اور نہیں سردار مگر جیسے ڈال کہ اُسکے آرمین لڑائی کی جاتی ہے اور اسکے سبب بچاؤ کیا
 جاتا ہے یعنی لڑائی سردار کی ہمت اور تدبیر سے بنتی ہے اسکی محافظت اور اطاعت لشکر کو ضرور ہے سوا اگر
 سردار خدا کی پرہیزگاری کا حکم کرے اور انصاف کرے تو اُسکے سبب اسکو ثواب ملے گا اور اگر اسکی سوا حکم
 کرے یعنی خلاف شرع تو اُسکے سبب اسپر عذاب ہوگا **ف** اور تکلف کیا ہوا بن میر نے پس کہا کہ وجہ بظاہر

ترجمہ کے ساتھ قول حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نحن الاخوان السابقون اشارت ہر طرف اسکی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی امام ہیں اور یہ کہ واجب ہے ہر شخص پر یہ کہ اسکی طرف سڑے اور اسکی مدد کرے اسواسطے کہ اگرچہ آپ نے میں متاخر ہیں ولیکن متقدم ہیں بیچ لینے عہد کے ہر شخص پر جو آپ سے پہلے ہو گیا کہ اگر وہ آپ کا زمانہ پاویگا تو آپ کو ساتھ ایمان لاویگا اور آپ کی مدد کریگا پس دکھا ہر میں آگے میں اور حقیقت میں پیچھے پس مناسب ہوا یہ آپ کو قول کو کہ امام کے پیچھے لڑائی کی جاوے اس واسطے کہ وہ عام تر ہے اس کو کہ ارادہ کیا جاوے ساتھ اسکے آگیا پیچھا اور یہ جو کہا کہ امام ڈال ہے تو معنی اسکے یہ ہیں کہ وہ سترہ اور آٹھ ہے اسواسطے کہ وہ دشمن کو مسلمانوں کی ایذا سے منع کرتا ہے اور بعضوں کو بعضوں کی ایذا سے روکتا ہے اور اساتہ امام کے ہر وہ شخص ہے کہ قائم ہو ساتھ امور لوگوں کے اور انتظام انکے کو (فتح) کیا قال النبی فی الحزب علی ان لا یفرزوا وقال بعضہم علی الموت اسیر بیعت کرنی کہ لڑائی سے نہ ہالگین اور بعضوں نے کہا کہ موت پر بیعت کی لیں لڑائی سے نہ ہالگین اگرچہ ماری جاوین ف گویا کہ اشارہ کیا ہے بخاری نے طرف اسکی کہ دونوں رایتوں میں منافات نہیں اسواسطے کہ احتمال ہے کہ ہویہ دو جگہوں میں یا ایک جگہ مستلزم ہو (فتح) لقول اللہ تعالیٰ لقد رضى الله عن المؤمنين اذ يبايعونك تحت الشجرة وصرح اس آیت کو کہ مقرر اندہ خوش ہوا ایمان والوں سے جب ہاتھ ملنے لگین تجہ سہ اس درخت کو نیچے ابن سینہ نے کہا کہ اشارہ کیا ہے بخاری نے ساتھ استدلال کرنے کو اس آیت کو کہ اصحاب نے صبر پر بیعت کی اور وجہ نکلانے اسکے کی اس آیت کی یہ آیت ہو کہ پر جانا اللہ نے جو انکو حی میں تھا پیر تارا اپنی چیز اور سکیہ سے مراد چین ہے بیچ لڑائی کے پس دلالت کی اُس نے کہ لٹکے دلوں میں یہ تہا کہ وے نہ ہالگین گو تو خدا نے انکی اسپر مدد کی اور تعاقب کیا گیا ہے بامیظور کہ بخاری نے سوائے اسکے نہیں کہ ذکر کیا ہے آیت کو پیچھے قول کے کہ پہرے والا ہے طرف اسکی کہ بیعت موت پر واقع ہوئی تھی اور وجہ نکلانے اسکے کی آیت کی یہ ہے کہ آمین بیعت مطلق ہے یعنی آمین یہ ذکر کچھ نہیں کہ کس بات پر بیعت واقع ہوئی تھی اور تحقیق خبر دی سلم بن الکوع نے کہ اُس نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مرنے پر بیعت کی اور حالانکہ وہ ان لوگوں میں ہے جنہوں نے درخت کو تنہ بیعت کی تھی پس دلالت کی اُس نے کہ نہیں منافات ہر درمیان قول اُنکے کو کہ انہوں نے آپ سے مرنے پر اور نہ پہاگنے پر بیعت کی اس واسطے کہ مرنا ساتھ بیعت کرنے کو موت پر ہے کہ نہ ہالگین اگرچہ ماری جاوین اور یہ مراد نہیں کہ واقع ہو موت اور حالانکہ کوئی چارہ نہیں یعنی یہ جو بعضی حدیثوں میں آیا ہے کہ انہوں نے موت پر بیعت کی تو اس کو مراد یہ نہیں کہ موت کو واقع ہونے پر بیعت کی تھی اس واسطے کہ اُس سے تو کچھ چارہ نہیں

اور یہی معنی ہیں جس نے نافع نے انکار کیا اور عدول کیا طرف
 قول اپنے کی کہ بلکہ بیعت کی انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صبر پر یعنی ثابت رہنے پر اور نہ ہانگو
 پر برابر ہے کہ یہ انکو موت کی طرف پہنچا دیا اور غریب مغازی میں آئیگی موافقت سیب بن خز
 کے واسطے ابن عمر کے اس درخت کی پوشیدہ ہونے پر اور بیان حکمت کا بیچ اسکے اور وہ یہ ہے کہ
 نہ حاصل ہو ساتہ اسکے فتنہ واسطے اس چیز کے کہ واقع ہوئی ہے تم اسکے خیر سے پس اگر وہ درخت کی رہتا تو
 اس سے اس نہ تھا کہ بعض جاہل اسکی تعظیم کریں یہاں تک کہ بہت وقت انکو اس اعتقاد کی طرف پہنچتا
 کہ اسکو نفع اور ضرر پہنچانے کی قوت ہو جیسے کہ اب ہم ہنگام مشاہدہ کرتے ہیں اس چیز میں کہ اس سے کم ہے
 اور طرف اسکی اشارہ کیا ہے ابن عمر نے سنا قول اپنے کو کہ یہ اللہ کی رحمت تھی یعنی اسکے بعد اس درخت کا
 لوگوں کو پوشیدہ ہو جانا اللہ کی رحمت تھی اور احتمال ہے کہ اسکے قول کا نثر رحمت من اللہ کے یہ معنی ہوں کہ
 وہ درخت خدا کی رحمت کی جگہ تھی اور اسکی رضامندی کا مکمل تھا واسطے نازل ہونے رضامندی کے
 مسلمانوں سے نزدیک (مکر) فتح) حل ثنا موسیٰ بن اسمعیل ثنا جوریۃ عن نافع قال قال ابن
 عمر رجعتنا من العام المقبل فما اجتمع منا اثنان على الشجرة التي باعنا تحتها كانت رحمة من
 الله فساكت نافعاً على اي شيء بايعهم على الموت قال لابل بايعهم على الصبر ترجمہ ابن عمر
 روایت ہو کہ ہم آئندہ سال کو حدیبیہ میں ملٹ کر آئے یعنی عمرہ قضا میں تو ہم میں دو آدمیوں نے بھی اگر
 درخت کو عین پر اتفاق نہ کیا جسکے تلے ہم نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی یعنی ہر چند لوگوں
 اسکو تلاش کیا مگر کسی کو معلوم نہ ہوا کہ وہ کونسا درخت تھا اور کہاں تھا یہ اللہ کی رحمت تھی سو میں نے نافع
 کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے کس چیز پر بیعت کی تھی کیا مرنے پر اس نے کہا کہ نہیں بلکہ
 بیعت کی انے صبر پر حل ثنا موسیٰ بن اسمعیل ثنا وهيب ثنا عمرو بن يحيى عن عبد بن عبيد
 عن عبد الله بن زيد قال لما كان زمن الحرة اتاه ابي فقال له ان ابن خطلة يبايع الناس
 على الموت فقال لا ابايع على هذا ابعدا رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ عبد اللہ بن
 زید سے روایت ہو کہ جب اقرہ حرہ کا دن ہوا تو کوئی آنے والا اس کے پاس آیا تو اس نے کہا ابن خطلہ لوگوں
 بیعت لیتا ہے مرنے پر تو عبد اللہ بن زید نے کہا کہ میں اس پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی سے بیعت
 نہ کرونگا ف مراد حرہ سے وہ جنگ ہے جو سترہ تریہ ہجری میں یزید بن معاویہ کے وقت مدینہ میں
 واقع ہوا اس لڑائی میں یزید کی طرف کوسم بن عقیقہ سردار تھا اور ابن حنظلہ انصار کا سردار تھا جو کوسم کے
 مقابل میں تھا اور عبد اللہ بن مطیع انکے سوا اور لوگوں پر سردار تھا وہ بھی کوسم کے مقابلے میں تھا وہ

ہے بشرط کہ ماسور بہ خدا کی پرہیزگاری کے موافق ہو اور جبکہ یہ حال نہتہا بن مسعودؓ کے زمانے میں اور حال انکو بھی
تھے وہ پہلے بلوی عثمان اور پیدا ہونے ان وقتوں عظیمہ کے تو کیا ہوگا اعتقاد اسکا اُس چیز میں کہ اُنکے بعد پیدا
ہوئی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تھو وہ اعتقاد رکھتے اسکا کہ امام کی فرمانبرداری واجب ہے اور اگر توفیق
کرنا بن مسعود کا خصوص جواب اسکو سے اور پھر نا اسکا طرف جواب عام کی پس واسطے اس اشکال کے ہے
کہ اُنکے واسطے واقع ہوا اور تحقیق اشارہ کیا ہے اُس نے طرف اسکی اپنی باقی حدیث میں اور استفادہ
ہوتا ہے اُس سے توقف کرنا فتویٰ دینے میں اُس چیز میں کہ مشکل ہو امر سے واسطے اُس چیز کے کہ
واقع ہوئی جو فیما بڑی اور اگر جواب دیتا اسکو ساتھ جواز باز رہنے کو تو مشکل ہوتا امر اس واسطے کہ وہ فتنے
کی طرف پہنچتا ہے پس صواب توقف کرنا ہے اُنکے جواب سے اور جو اسکی مانند ہے (فتح باب)
كَانَ الْيَقِينُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا الْمَلَأَ الْقَاتِلَ أَوَّلَ النَّهَارِ آخِرَ الْقِتَالِ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ بِأَنَّ
اس بیان میں کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب اول دن میں لڑتے تھے تو لڑنے میں تاخیر
کرتے تھے یہاں تک کہ آفتاب ڈھٹا یعنی اس واسطے کہ اکثر اوقات ہوا زوال کے بعد چلتی ہے پس
حاصل ہوتی ہے ساتھ اُنکے تبرید تیزی ہتھیاروں کے اور لڑائی کی زیادتی نشاط میں (فتح) حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا معاويةُ بْنُ عَمْرِو ثَنَا ابُو الْحَسَنِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ
النُّصَيْرِ عَنْ أَبِي عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَكَانَ كَابِلًا قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى فَقَرَأَهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ الَّتِي يَقِي فِيهَا أَنْتَظِرُ حَتَّى مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ
فِي النَّاسِ فَقَالَ إِنَّمَا النَّاسُ لَا يَتَمَتُّوْنَ إِلَّا بِالْعَدْوِ وَسَكَنُوا اللَّهَ الْعَاقِبَةَ فَإِذَا الْيَقِينُ لَهُمْ فَاصْبِرُوا وَ
اعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلِّ الشَّجَرِ قَالَ اللَّهُمَّ مُزِيلَ الْكِتَابِ وَغُجْرَى السَّحَابِ هَازِلِ
الْأَخْيَارِ أَهْزِئْهُمْ وَالنَّصْرَ نَاعِلِهِمْ ترجمہ عبد السمیع بن ابی اونے روز سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے بعض دنوں میں جن میں دشمن سے ملے یعنی جہاد میں انتظار کی یہاں تک کہ آفتاب ڈھلا پھر لوگوں
میں بکھری ہوئی اور فرمایا کہ ای لوگو جنگ میں دشمن سے ملنے کی آرزو نہ کیا کرو یعنی نہ چاہو کہ کافروں سے
برائی واقع ہو کہ انہیں طلب کرنا بلا کا ہے اور یہ منہ ہے اور اللہ سے غایب مانگو اور جب تم دشمنوں سے
ملو تو سمیر کرو اور جاؤ کہ بہشت تلوار و کسے سامی کے تلے ہی پھر فرمایا یعنی دعا کی کہ اَللّٰہی اے اتارنے والی کتاب
کو اور جلد لینے والے حساب کو اور بیگانے والے گرد ہون کفار کے شکست دانا کو اور مدد دی ہو کہ کافروں
پر ف اس حدیث میں ترجمہ باب کہ معنی پای جاتے ہیں لیکن اسمیں یہ نہیں اذالم یقاتل اول النہار
اور شاید اسنے اشارہ کیا ہے طرف اُس چیز کی جو اسکے بعض طریقوں میں وارد ہوئی ہے پس احمدی

ایک روایت میں ہے کہ دوست رکھے ہوئے کہ کھڑے ہوں طرف دشمن کی وقت ڈھٹے آفتاب کو اور ایک روایت میں ہے کہ قحطی مہلت دیتے جب آفتاب ڈھلتا پھر دشمن کی طرف کھڑے ہوتے اور پھر لے جزیہ میں روایت کی ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اول دن میں نہ لڑتے تھے تو انتظار کرتے تھے کہ تمہارا ملک ہو ائیں چلتین اور غار حاضر ہوتی اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ مدد اترتی پس ظاہر ہوا کہ فائدہ تاخیر کا یہ ہے کہ نماز کے اوقات مجھ ظن قبول ہونے دعار کے ہیں اور جنگ احزاب میں ہوا کے چلنے کے ساتھ فتح حاصل ہوئی تھی - پس ہوئی مجھ ظن اس کے کی اور ترمذی کی ایک روایت میں نعمان سے ہے کہ میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب فخر چڑھتی تھی تو جہاد کے شروع کر لے سوا باز رہتے تھے یہاں تک کہ آفتاب نکلتا سو جب آفتاب نکلتا تو لڑتے پھر جب دیر ہوتی تو باز رہتے پھر جب آفتاب ڈھلتا تو لڑتے پھر جب عصر کا وقت آتا تو باز رہتے یہاں تک کہ اسکو پڑھتے پھر لڑتے اور فرماتے تھے کہ اس وقت فتح کی ہوائیں چلتی ہیں اور مسلمان اپنی نماز میں اپنے لشکر کے واسطے دعا کرتے ہیں (فتح) بِكَافٍ اسْتِغْثَا بِرَبِّهِمْ اَلَا مَنَامُ اَلَا كُوْنُ شَيْخٍ مِّثْلُ سُوْدَانٍ اَمَامَ اَلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَاَدَا اٰكُلُوْا مَعًا عَلٰى اَمْرٍ جَامِعٍ كَمَنْ يَدْعُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ يَعْنِيْ اَمْرٌ فَعَلَّ فَرِيَا كَ اِيْمَانٍ بُوْلُوْا وَهِيَ جَوَا اِيْمَانٍ لَا يُوْا اَللّٰهُ اُوْر اُس کے رسول پر اور جب ہوتے ہیں ساتھ لے کسی امر جامع پر یعنی جیسے کہ تدبیر جہاد کی ہے تو نہیں جاتی یہاں تک کہ اس سے اجازت لین ف ابن تین نے کہا کہ حجت پر دی ہے ساتھ اس آیت کو حسن اس پر کہ نہیں جائز ہے کسی کو یہ کہ جاو جو لشکر سے یہاں تک کہ سردار سے اجازت لے اور یہ نزدیک سب فقہاء کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص تھا اسی طرح کہا ہے اس نے اور ظاہر یہ بات ہے کہ خصوصیت پر عموم و جہا اجازت لینے کو ہے نہیں تو اگر ہوں لوگوں میں سو کہ معین کیا ہے انکو امام نے پس عارض ہو واسطے لے وہ چیز کہ تقاضا کرے پیچھے رہنے کو یا پھر اسے کو تو تحقیق وہ محتاج ہے طرف اجازت کی (فتح) حَلَّ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ اَنَّا جَدِيْرٌ عَنْ اَلْعِيْزَةِ عَنِ الشَّيْخِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَرَزَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَاحَ اَحَبُّ بِي الشَّيْخِ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عَلٰى نَاحِيَةٍ كُنَّا قَدْ اَتَيْنَا فَلَاحًا يُسَارُ فَقَالَ لِيْ مَا لِبَعِيْرِكَ قَالَ قُلْتُ اَعِيْنَا قَالَ فَخَلَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَرَهُ وَدَعَا لَهٗ فَمَا زَالَ يَدْعُوْا اِلٰى اِلٰلٍ قَدْ اَمَّهَا يُسَارُ فَقَالَ لِيْ كَيْفَ تَرَى بَعِيْرَكَ قَالَ قُلْتُ يَخِيْرٌ قَدْ اَمَّا بَنُوْا بِرُكْنِكَ قَالَ اَفَتَسْتَعِيْنُهُ قَالَ

ان کا وہ سکہ دوسو جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مینے میں آئے تو میں صبح کو آپ کے پاس اونٹ لایا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اس کا سول دیا اور اونٹ بھی پہیر دیا وغیرہ لے کہا کہ یہ بیع اس شرط پر ہمارے فتویٰ میں درست ہے ہم اس کے ساتھ کچھ ڈھینیں منگتے ہیں اس حدیث کی شرح کتاب الشرح میں گزر چکی ہے اور غرض اس سے اس جگہ یہ قول جائز کا ہے کہ میں نے تازہ شادی کی ہے سو میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت چاہی تو آپ نے اجازت دی اور باقی شرح اس کی نکاح میں آویگی اور وغیرہ لے جو کہا کہ یہ ہمارے فتوے میں جائز ہے تو مراد اس کی ساتھ اس کے وہ چیز ہے جو واقع ہوئی ہے جابر سے شرط کرنے سواری اونٹ کی سے میں نے ہم (فتح) باب من غزنی وَهُوَ حَدِيثٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ جَوَّادُ كَرَّهَ اور حالانکہ اس نے تازہ شادی کی ہو فیہ جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اس باب میں جابر بن عبد اللہ کی حدیث ہے جو اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے یعنی جو کہ پہلے باب میں گزر چکی ہے اور یہ جو اس کے بعضے طریقوں میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو کیوں جلدی کرتا ہے میں نے کہا کہ میں نے تازہ شادی کی ہے (باب من اختلف الغزو بعد البناء جو اختیار کرتا ہے جہاد کو بعد بنا کے یعنی بعد خلوت کرنے کو ساتھ بی بی اپنی کے قبیلہ ابوہریرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جو اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے) یہ اشارہ ہے طرف حدیث اس کی کی جو خمس میں آویگی کہ پیغمبروں سے ایک پیغمبر نے جہاد کیا تو فرمایا کہ جو کسی عورت کی شرمگاہ کا مالک ہوا ہو اور اس کے ساتھ صحبت نہ کی ہو تو وہ میرے ساتھ نہ جاوے اور اس کی شرح اس جگہ آویگی اور باب باندہا ہے ساتھ اس کے بخاری نے نکاح میں من احب البناء بعد الغزو اور غرض اس سے اس جگہ یہ ہے کہ خالی ہو و حلال اس کا واسطے جہاد کے اور متوجہ ہوا پس ساتھ خوشی کے اس واسطے کہ جو کسی عورت کو نکاح کرتا ہے اس کا دل اس کے ساتھ متعلق رہتا ہے بخلاف اس شخص کے جو اس کے ساتھ صحبت کرے کہ پس تحقیق اس کے حق میں امر اکثر اوقات ہلکا ہوتا ہے اور اس کی نظیر مشغول ہونا ہے ساتھ کہانے کو پہلے نماز کے (فتح) باب مباعدة الامام عند الغزو خوف اور گہر سٹ کو وقت امام کی جلدی کرنی حلال تھا مسند شایع عن شعبۂ ثنی قتادة عن انس بن مالك قال كان بالمدينة فتزعم فترك رسول الله صلى الله عليه وسلم فم فرسًا لاني طلحة فقال ما راينا من شيئا فان وجدناه ليجوز ان ترجمه انس سے روایت ہے کہ ایک بار میں نے میں ہول پڑی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے آگے نکل گئے سو فرمایا کہ کہنے تو کچھ چیز نہیں دیکھی اور اللہ تعالیٰ نے اس گھوڑے کا قدم تو دریا پایا یہ حدیث گئی یا پہلے گزر چکی ہے اور سوانفت اس کی باب سے ظاہر ہے (باب انما الغزو والفرق في الغزو) گہر سٹ کو وقت جلدی کرنا اور گھوڑا اور نا حلال تھا الفضل بن سہیل نے انہی میں

ابن محمد ثنا جابر بن حاتم عن محمد بن انس بن مالك قال قال فرغ الناس فركب رسول الله صلى الله عليه وسلم في سائر طيحه بطنكاته حرج يركض وحده فركب الناس يركضون خلفه فقال لهم تراغوا لانه بالبحر قال فما سبق بعد ذلك اليوم ترجمه انس سے روایت ہو کہ لوگ گہرائے اور درے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحہ کے گہوڑے پر سوار ہوئے جو کثرت قدم تھا پیر تنہا دوڑاتے تھے نو لوگ آپ کے پیچھے سوار ہوئے اس حال میں کہ اپنے چوہائے دوڑاتے تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دست ڈرو بے شک وہ دریا ہے تو اس دن کے بعد کوئی گہوڑا اس کے آگے نہ بڑھا **باب المخرج** فی الفزع وحده خوف كودت تنها كخفاف اس باب میں کوئی حدیث نہیں اور شاید بخاری نے ارادہ کیا ہو کہ کچھ اس حدیث انس کی جو مذکور ہے اور طریق سے پیر اس کی پہلے مر گیا ابن بطال کہہا کہ خلاصہ ان بابوں کا یہ ہے کہ امام کو لائق ہے کہ اپنی جان کو بچا لیا کرے واسطے کہ اس میں نظر کرنا ہے واسطے مسلمانوں کے مگر یہ کچھ اہل غناشدید سے اور ثبات بالغ سے پس احتمال ہے کہ ہو یہ جائز واسطے اس کے جو شجاعت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں تھی وہ آپ کو سو کسی میں نہ تھی خاص کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھا کہ خدا آپ کو بچا دے گا اور آپ کی مدد کرے گا (فتح) **باب الجعائل والمحملاک فی سبیل اللہ** اگر کوئی کسی مرد کو مزدوری دیکر اپنی طرف سے جہاد کرو اور خدا کے راہ میں کسی کو سواری چڑھائے کوئی تو اس کا کیا حکم ہے و جہاد اس کو کہتے ہیں جو مقرر کرے اس کو بیٹھنے والا اجرت کو واسطے اس شخص کے جو اس کی طرف سے جہاد کرے ابن بطال نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنے مال سے کچھ نکالے اور اس کے ساتھ مستحب کام کرے یا مسجد غازی کو جہاد میں گہوڑے وغیرہ سے تو اس میں کچھ نزاع نہیں اور سوائے اس کے نہیں کہ اختلاف کیا ہے علمائے بیجا اس چیز کے جبکہ اجارہ دے اپنی جان کو یا اپنے گہوڑے کو جہاد میں لینے کسی کی طرف سے مزدوری پر جہاد کرے سو مکروہ جانا ہے اس کو مالک نے اور مکروہ جانا ہے اس نے یہ کہ لے مزدوری اس پر کہ آگے بڑھ کر طرف قلعے کی اور ابو صیفیہ کے یاروں نے جہاد کو برا جانا ہے مگر یہ کہ مسلمانوں کے ساتھ ضعف ہو اور بیت المال میں کچھ چیز نہ ہو اور کہتے ہیں کہ اگر بعض بعضوں کی مدد کریں تو جائز ہے بطور بدل کے اور امام شافعی نے کہا کہ نہیں جائز ہے یہ کہ جہاد کرے ساتھ مزدوری کے کہ یوں اس کو اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ یہ بادشاہ سے جائز اور کسی کو جائز نہیں اس واسطے کہ جہاد فرض کفایہ ہے پس جو اس کو کسے واقع ہو گا فرض سے اور نہیں جائز اور مستحب ہونے وغیرہ عوض کو یا تنخواہ کی تائید کرتی ہے جو عبد الرزاق نے روایت کی ہے کہ ابن عمر نے کہا کہ فائدہ ہو پناہ دے بیٹھنے والا غازی کو ساتھ اس چیز کے کہ چاہے لیکن اگر غازی اپنا جہاد بیچے تو یہ جائز نہیں اور ابن عمر سے ایک روایت میں ہو کہ کسی نے اس سے پوچھا کہ جہاد کا کیا حکم ہے تو اس نے اس کو

مکروہ جانا اور کہا کہ میں گمان کرتا ہوں کہ غازی اپنا جہاد ہیچتا ہے اور مزدوری دینے والا اپنے جہاد سے بہانہ
 دے رہا ہے اور جو ظاہر ہوتا ہے یہ کہ بخاری نے اشارہ کیا ہے طرف خلاف کی بیچ اس چیز کے کہ لے اسکو غازی
 کہ کیا مستحق ہوتا ہے اسکو بہ سبب جہاد کے پس نہ تجاوز کر جہاد سے طرف غیر اس کے کی یعنی جہاد کرنے کے
 سوا اٹمین اور کچھ تصرف نہ کرے یا مالک ہوتا ہے اسکا پس تصرف کرنا مین جو چاہے کماستیا جائے (فتوہ)
وَقَالَ مُجَاهِدٌ قُلْتُ لَرَبِّ عُمَرَ الْخُرُوقُ قَالَ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ يُعِينَكَ بِكَافَّةٍ مِّنْ مَّالِي قُلْتُ قَدْ
أَوْسَمَ اللَّهُ عُيَيْكَ قَالَ إِنَّ غَنَّاكَ لَكَ وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَكُونَ مِنْ مَّالِي فِي هَذَا الْوَجْهِ یعنی اور فرما
 نے کہا کہ میں نے ابن عمرؓ سے کہا کہ میں جہاد کا ارادہ کرتا ہوں تو ابن عمرؓ نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ اپنے کچھ
 مال سے تیری مدد کروں میں نے کہا کہ خدا نے میری روزی مجھ پر فراخ کی ہے ابن عمرؓ نے کہا کہ تیری مال داری
 تجھ کو مبارک ہو اور میں چاہتا ہوں کہ میرا کچھ مال اس وجہ میں لینے خدا کے راہ میں خرچ ہو **وَف** اس اثر کا
 بیان غازی میں آویکا اور تنبیہ کی ہو بخاری نے اس کے ساتھ اس کے اوپر مراد ابن عمرؓ کے ساتھ اس اثر کے جو روایت
 کی ہے اس سے ابن سیرین نے اور یہ کہ نہیں مکروہ ہو مدد کرنی غازی کی (فتوہ) **وَقَالَ عُمَرُ بْنُ النَّاسِ يَا خَدِجُ**
مِنْ هَذَا الْمَالِ لِيُجَاهِدُوا وَانْتَهَ لَا يُجَاهِدُونَ فَمَنْ فَعَلَهُ فَخَنُّ أَحَقُّ بِمَالِهِ حَتَّى نَأْخُذَ مِنْهُ مَا
أَخَذَ یعنی اور عمر فاروقؓ نے کہا کہ کچھ لوگ بیت المال کو مال لیتے ہیں تاکہ خدا کے راہ میں جہاد کریں یہ چہا
 نہیں کر لے تو جو ایسا کرے یعنی بیت المال سے مال لیو اور جہاد نہ کرے تو ہم اس کے مال کے ساتھ لائق ترین
 یہاں تک کہ ہم اس سے لین جو لے لیا یعنی اگر وہ جہاد نہ کرے تو وہ مال اس سے واپس لیا جاو **وَقَالَ**
طَاوُشٌ وَفُجَاهِدُوا إِذَا دَفِعَ إِلَيْكَ شَيْءٌ تَخْرُجُ بِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَاصْغَرِي مَا شِئْتَ وَصَغَرِي
عِنْدَ أَهْلِكَ یعنی اور طاووسؓ اور مجاہدؓ نے کہا کہ جب تجھ کو کوئی چیز دیا ہو کہ تو اس کے ساتھ خدا کے راہ میں
 یعنی جہاد کے واسطے تو کر ساتھ اس کے جو کچھ چاہے اور کہہ اسکو نزدیکی اپنے اہل عیال کے **و** اس سے
 معلوم ہوا کہ اگر کوئی چیز جہاد کے واسطے لے تو لینے والا اسکا مالک ہو جاتا ہے جس جگہ چاہے اسکو خرچ کرے
 یہ ضرور نہیں کہ جہاد کے سوا اسکو اور کسی جگہ میں خرچ نہ کرے **حَلَّ نَعْمَ الْحَمِيدِيُّ مَتَّاسِعِينَ سَمِعْتُ**
مَلَّكَ بْنَ أَنَسٍ سَأَلَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ فَقَالَ زَيْدٌ سَمِعْتُ ابْنَ يَقُولَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حَمَلْتُ
عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَرَيْتُهُ يُبْلَغُ فَسَأَلْتُ الْخَبْرَ فَكَانَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ زَبِيرٍ فَقَالَ لَا تَشْرَبْ
وَلَا تَعْدُ فِي صَدَقَتِكَ ترجمہ عمر فاروقؓ نے روایت کی کہ میں نے ایک گھوڑا خدا کے راہ میں کسی کو چڑھنے کو
 دیا پھر میں نے اسکو دیکھا کہ بکتا ہے تو میں نے حضرت صدیق اکبرؓ سے پوچھا کہ کیا میں اسکو خرید لوں تو
 حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا کہ مت مول لے اسکو اور نہ پیر لے اپنے صدقے کو **و** اس حدیث کو

اسکے واسطے دو حال ہیں یا یہ کہ خدمت کو واسطے مزدور رکھا جاتا ہے مگر اس سے خدمت لیا جیو یا اس واسطے مزدور رکھا جاتا ہے کہ اسے ایسے پیدائش کہا ہے اور اسے اور احمد اور اسحاق لے کہ مال غنیمت سے اسکو حصہ دینا جاوے اور اکثر علماء کہتے ہیں کہ اسکو حصہ دیا جاوے واسطے حدیث سلیمہ کے کہ میں طلحہ کا نوکر تھا اس کے گھوڑے کی خدمت کیا کرتا تھا روایت کی یہ حدیث مسلم نے اور اس میں ہے کہ حضرت علی المدینیہ وسلم نے اسکا حصہ نکالا اور توری نے کہا کہ نوکر کے واسطے حصہ نہ نکالا جاوے مگر یہ کہ اسے اور ایسے جب کوئی اس کے واسطے نہ رکھا جاوے تو مالکیہ اور حنفیہ کہتے ہیں کہ اس کے واسطے غنیمت سے حصہ نہ نکالا جاوے اور اکثر علماء کہتے ہیں کہ اس کے واسطے حصہ نکالا جاوے اور امام احمد نے کہا کہ اگر امام کسی قوم کو اس کے واسطے نوکر رکھے تو اجرت کو سوا اس حصہ انکو نہ دی اور شافعی نے کہا کہ اس کے حق میں ہے جیسے جہاد واجب ہو اور ایسے آزاد بالغ مسلمان جیسے صف کفار میں حاضر ہو تو اس پر جہاد متعین ہوتا ہے پس اسکو غنیمت سے حصہ دیا جاوے اور وہ اجرت کا مستحق نہیں ہوتا (فتہ) **وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ يُقْسَمُ لِلْجَائِرِ مِنَ الْغَنَمِ يَنْتَهِی عَنْ سَبْرِ يَدَيْهِ لَمْ يَكُنْ لِرَبِّهِ** (مزدور کو غنیمت سے حصہ دیا جاوے یعنی اور وہ اجرت کا مستحق نہیں ہے ابن ابی شیبہ نے اسے روایت کیا ہے کہ جب غلام اور نوکر لڑائی میں حاضر ہوں تو انکو غنیمت سے حصہ دیا جاوے **وَإِذَا خَلَّ عَطِیَّةُ بْنُ قَيْسٍ قَسَا عَلَى النِّصْفِ فَلَمْ يَكُنْ سَمَّاهُ الْفَرَسَ أَرْبَعَ مِائَةٍ دِينَارٍ فَخَلَّ مِائَتَيْنِ وَأَعْطَى صَاحِبَهُ مِائَتَيْنِ** یعنی اور عطیہ بن قیس نے ایک گھوڑا نصف پر بیچنے جو حصہ گھوڑے کو مال غنیمت سے حصہ کا اسکو آدم تہہ بانٹ دیا تو گھوڑے کا حصہ چار سو اشرفی کو پہنچا یعنی گھوڑے کو حصے میں چار سو اشرفی آئی تو اسے دو سو اشرفی آپ لی اور دو سو اشرفی گھوڑے کو مالک کو دی **فَیْ فَعَلَ جَائِرٌ بِزَيْدٍ مِنْ شَخْصٍ كَيْفَ جَوَّارٌ** جائز کہتا ہے اور کہا ہے سائے صحیح ہونے اسکے کے اسم کے اور اسمی اور احمد نے برخلاف باقی تینوں امام کے اور مخبرت کو بحث مزاحمت میں گزیر چکی ہے (فتہ) **حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَاوَلْنَا سَفِينًا تَنَاوَلْنَا جُرْجِيرًا عَنْ عَطَاءِ بْنِ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَزَّوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَّوْتُ تَبَوَّكَ فَنَحَلْتُ عَلَى بَكْرٍ فَهُوَ أَوْثَقُ أَعْمَالِي فِي نَفْسِي فَاسْتَأْجَرْتُ إِحْبَارًا فَقَاتَلَ رَجُلًا فَخَصَّ لِحْدَهُمَا الْإِخْرَ فَأَنْتَزَعْتُهُ مِنْ فِيهِ وَنَزَعْتُ نَيْسَهُ فَأَتَى الْبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَهَا وَقَالَ أَيْدِيَهُ الْيَدِ الْيَدِ فَخَصَّهَا كَمَا يَقْضِي الْفَعْلُ** ترجمہ علیہ روایت ہے کہ میں نے حضرت علی المدینیہ وسلم کے ساتھ جنگ تبوک کیا اور میں نے ایک اونٹ خدا کے راہ میں کسی کو چڑھنے کو دیا اور وہ میرے نزدیک میرے سب غلاموں سے مضبوط تر ہے تو میں نے ایک مزدور بیٹا سودہ ایک مرد سے لڑا تو ایک نے اسکو کاٹ کر کہا یا بیٹے اسکا ماتہ اپنے منہ میں چسایا تو اسے اپنا ماتہ کاٹنے والے کو منہ سے کہیں اور کاٹنے کا

دانت اکہارڈ لا تو کاٹنے والا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا
 بدلساف کیا اور فرمایا کہ کیا وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں چھوڑ دیتا پس چبا یا تو اسکو جیسے کہ اونٹ چبا تھے
 ف اس حدیث کی شرح کتاب القصاص میں آویگی اور غرض اس کو یہ قول ہے کہ میں نے ایک مزدور شہر یا الورد
 نے کہا کہ استنباط کیا ہے بخاری نے اس کو کہ جہاد میں آزاد مرد کو کر اور مزدور کہنا جائز ہے اور تحقیق
 خطاب کیا ہے اللہ نے مسلمانوں کو ساء قول اپنے کو کہ جان رکھو کہ جو غنیمت لاؤ کچھ چیز سوا اللہ کے واسطے
 میں سے پانچواں حصہ ہے آخر تک پس داخل ہوا مزدور اس خطاب میں میں کہتا ہوں کہ تحقیق روایت
 کی ہے ابو داؤد نے یہ حدیث اور طریق سے جو اس سے زیادہ تروافع ہے اور اسکی لفظ یہ ہے کہ حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کی اجازت دی اور میں بڑا ہتا میر کوئی خادم نہ تھا سو میں نے مزدور تلاش کیا جو
 مجھ کو کفایت کرے اور میں اپنا حصہ اسکو دوں سو میں نے ایک مرد پایا سوجب کوچ کا وقت قریب ہوا تو میرے
 پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں ہنین جاشاکہ تیرا حصہ کیا ہے پس میرے واسطے کچھ چیز مقرر کر خواہ مجھ کو حصہ
 یا نہ ملے تو میں اس کے واسطے تین اشرفیان مقرر کیں (فتح) باب مَا قِيلَ فِي لَوْلَا الَّذِي صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْكَ وَمَلَكَمَ بَيَانُ هُوَ اُس حیر کا کہہ گئی ہے بیچ جہنم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ف جہنم کے
 رایت کہتو میں اور اسکو علم ہی کہتے ہیں اور اصل یہ تھا کہ لشکر کا سردار اسکو تہا ہی رکھو
 پھر اسکیا حال ہو گیا کہ سردار کے سر پر اور ابن عربی نے کہا کہ لواء اور رایت میں فرق ہے پس لواء وہ ہے
 جو نیزے کی ایک طرف میں گرہ دیا جاتا ہے پھر اُس پر لپٹا جاتا ہے اور رایت وہ ہے جو اُس میں گرہ دی جاتی
 ہے پھر چھوڑ دیا جاتا ہے یہاں تک کہ اسکو موائین اور ہرادیٹا دیں اور بعض کہتو ہیں کہ لواء رایت سے کم ہوتا
 ہے اور میل کی ہے ترمذی نے طرف فرق کی پس باب باندہ ساء لوار کے اور وارد کی حدیث جابر کی کہ
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے میں داخل ہوئے اور آپ کا لواء سفید تھا پر باب باندہ واسطے رایت کو اور وارد
 کی حدیث جابر کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لواء کالا تھا چوکشا فرہ سے اور وارد کی حدیث ابن عباس رضی
 کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لواء کالا تھا اور لواء سفید تھا اور ایک روایت میں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
 جہنڈا نہ تھا اور تطبیق دیکھائی ہے درمیان ان کے ساتھ اختلاف اوقات کو یعنی کہی سفید تھا اور کہی زراور
 ایک روایت میں ہے کہ اگر ارام کیا ہے خدا نے میری امت کو ساء جہنڈوں کے اور اسکی سند ضعیف ہے
 اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جہنڈو پر لکھا ہوا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور
 اسکی سند وہی ہے اور بعض کہتو ہیں کہ آپ کو جہنڈو کا نام عقاب تھا سیاہ جو کہنٹا تھا اور کہے ایک جہنڈ
 کا نام سفید جہنڈا تھا اور اکثر اوقات ہمیں کوئی چیز سیاہ لگاتے تھو (فتح) حَلَّ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ

ثُمَّ أَلَيْسَ بِنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي عَقِيلٌ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ الْفَرَزْدَقِيُّ أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ صَاحِبَ لَوَاذِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ لِمَنْ تَرَجَّمَهُ ثَعْلَبَةُ ابْنُ مَالِكٍ سَے روایت ہو کہ تحقیق قیس بن سعد انصاری نے اور وہ حضرت علی المدینیہ وسلم کا جہنڈا اٹھانے والا تھا جو کا ارادہ کیا پس کنگھی کی ف اور مراد وہ جہنڈا ہے جو فرج کے ساتھ خاص تھا اور حضرت علی المدینیہ وسلم کا دستور تھا کہ اپنی جہاد میں ہر قبیلہ کو سردار کو جہنڈا دیتے کہ وہ اس کے تلے لڑیں اور عرض بخاری کی اس سے یہ ہو کہ قیس حضرت علی المدینیہ وسلم کا جہنڈا اٹھانے والے تھے اور نہ مقرر تھے آئیں مگر ساتھ اجازت کو پس یہی قدر ہے ہر نوع حدیث کو اور اسی کی بیان حاجت ہو اور اسامعیلی نے یہ حدیث پوری روایت کی ہے پس کہا کہ اس نے آدھے سر میں کنگھی کی تو اس کا غلام کہڑا ہوا وہ مدی کے گئے میں ہار ڈالا سو جب قیس نے اپنی مدی کو دیکھا کہ ہار ڈالی گئی ہے تو جو کا احرام باندھا اور آدھے سر میں کنگھی نہ کی اور یہ یہاں ہے قیس سے طرف اس بات کی کہ جو احرام کا ارادہ رکھتا ہو جب اپنی مدی کے گلے میں ہار ڈالے تو محرم کے حکم میں داخل ہوتا

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا كُثَيْبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَنْوَاعِ قَالَ كَانَ عَلَى تَخْلُفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْبَرٍ وَكَانَ يَوْمَ رَمَدٍ فَقَالَ أَنَا أَخْلُفُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ عَلَيَّ فَخَوَّضَ بِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءَ أَلَيْسَ النَّبِيُّ فَقُمْنَا فِي صَبَاحِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ لَأَعْطِيَنَّ الرَّايَةَ أَوْلِيَا حَدَّثَنَا عَدَا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَوْ قَالَ يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَقُمْنَا اللَّهُ عَلَيْهِ فَإِذَا أَخْنُ يُعَلِّي وَمَا رَجَوْهُ فَقَالُوا هَذَا عَلَى مَا عَظَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْنَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَرَسُولُهُ سَے پیچھے رہے تھے اور انکی آنکھیں نہ کہتی تھیں تو علی مرتضیٰ نے کہا اپنے بطور حسرت کہ میں حضرت علی المدینیہ وسلم سے پیچھے رہتا ہوں پھر علی مرتضیٰ نے کلمے اور حضرت علی المدینیہ وسلم سے جا ملے پس جب اس ات کی شام ہوئی جسکی صبح کو خیبر فتح کیا تھا تو حضرت علی المدینیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ میں علم دوں گا اس مرد کو یا فرمایا کہ البتہ پکڑے گا علم کو کل وہ شخص جسکو خدا اور اسکا رسول درست رکھتے ہیں یا فرمایا کہ خدا اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے خدا اس کے ہاتھ پر فتح کرے گا پس انہوں نے دیکھا کہ وہ علی مرتضیٰ ہیں اور ہم انکی امید نہ کرتے تھے تو لوگوں نے کہا کہ یہ علی ہیں تو حضرت علی المدینیہ وسلم نے انکو علم دیا تو خدا نے ان کے ہاتھ پر فتح کی ف اس حدیث کی شرح کتاب المغازی میں آئیگی اور عرض اس سے یہ قول ہے کہ میں کل علم دوں گا اس مرد کو جسکو خدا اور اسکا رسول دوست رکھتے ہیں پس تحقیق وہ مشریت سادہ اسکے کہ جہنڈا کسی زمین شخص کے ساتھ خاص تھا بلکہ ہر جہاد میں حضرت علی المدینیہ وسلم

جسکو چاہتے تھے اسکو دیتے اور ایک روایت میں کہ فرمایا کہ میں دینے والا ہوں اور اس مرد کو جسکو خدا اور اس کے رسول دوست رکھتے ہیں اور یہ شعر ہے ساتھ اس کے کہ روایت اور بار بار میں (فتح) **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ** ثنا أبو أسامة عن هشام بن عروة عن أبيه عن نافع بن جبير قال سمعت العباس يقول للزبير ههنا امرك النبي صلى الله عليه وسلم ان تترك الراية ترجمہ نافع بن جبير سے روایت ہے کہ میں نے عباس سے سنا کہ زبیرؓ کو کہتے تھے کہ یہاں پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ کو اس جگہ جہنم کا گرنے کا حکم کیا تھا ف اسکی شرح مغازی میں آویگی اور بیان کروں گا میں تعین مکان کی جسکی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور یہ وہ جوں ہے اور طبری نے کہا کہ علیؓ کی حدیث میں ہے کہ امام سرور کرے لشکر پر اس شخص کو جسکی قوت اور بصیرت اور معرفت کا اعتبار ہو اور اسکی باقی شرح مغازی میں آویگی انشاء اللہ تعالیٰ اور مہلب نے کہا کہ زبیرؓ کی حدیث میں ہے کہ جہنم کا گڑھا جاوے مگر سنا اجازت امام کے اس واسطے کہ وہ علامت اسکی مکان پر سن نصرف کیا جاوے اس میں مگر سنا حکم اس کے کہ اور ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے کہ زبیرؓ جہنم کا گڑھا میں اور یہ جہنم ہوتا ہے ساتھ امیر کے یا جو قائم کرے اسکو دھڑا کر نزدیک لڑائی کے اور تحقیق پہلے گزر چکی ہے حدیث اس میں کہ کیا علم کو زبیر بن عمار نے پس وہ نہیہ ہوا پھر اسکو جعفرؓ نے لیا تو وہ یہی نہیہ ہوا اور اسکی پوری شرح مغازی میں آویگی (فتح) **بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْرْتُ بِالْأَعْيُنِ** مَسِيرَةَ شَهْرٍ بَابُ بَيَانِ مِمَّنْ قَوْلِ حَضْرَتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كُنْهُنَّ نَصِيبُ هَوْنِي رَعْبٌ هَيْئَةً كِي رَاهُكُمْ وَقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ سَيُفْقَرُ فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا وَالرَّحْبُ بِمَا أَشْرَكُوا بِاللَّهِ يَجْعَلُ خَدَانِي فرمایا کہ اب فالین گے ہم کافروں کے دلوں میں ہیبت اس واسطے کہ انہوں نے شریک نہیں لیا اللہ کا جسکی آیت سند نہیں اناری قالہ جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ حدیث جابرؓ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے ف یہ اشارہ سے طرف حدیث اسکی کی جسکا اول یہ کہ مجھ کو یا پچھلے نبیین میں کہ مجھ سے پہلے کسی پیغمبر کو نہیں نبیین پس تحقیق اس میں ہے کہ مجھ کو فتح نصیب ہوئی ہیبت ہو مینے بہر کی راہ تک اور حکمی شرح تیمم میں گزر چکی ہے اور مجھ کو ظاہر ہوا کہ حکمت بیچ اقتضار کرنے کو ایک مینے پر یہ ہے کہ نہ تھا در میان ایک کو اور در میان بڑے ملکوں کے جو آپؐ کو گرتے زیادہ مینے کی راہ سے مانند شام اور عراق اور میں اور مصر کو کہ نہیں در میان مدینے کو اور در میان کسی کے امین کو گر مینے کی راہ یا کم اور طبرانی میں سائب بن زیاد سے روایت ہے کہ ایک مہینا میرے آگے اور ایک میرے پیچھے آ رہا یہ حدیث جابرؓ کی حدیث کو منافی نہیں اور نہ ہر مراد ساتھ خصوصیت کو محض حاصل ہونا ہیبت کا بلکہ وہ اور جو کہ افسوس پیدا ہوتا ہے دشمن پر فتح پانے سے (فتح) **حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُبَارَكٍ ثنا الليث بن عوف عن ابن شهاب عن سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ**

عَمَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا بَقِيَ خُمٌ بَعْدَ إِبِلِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادَى فِي النَّاسِ يَأْتُونَ بِفَضْلِ الْوَادِعِ لَهُمْ فِدَاؤُكَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَاهُمْ بِأَوْعِيَّتِهِمْ فَأَخَذَتْنِي النَّاسُ حَتَّى قَرَعُوا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّي رَسُولُ اللَّهِ تَرْجُمَهُ سَلْمَةُ مِنْ رَوَيْتِ هُوَ كَوُلُّونَ كَسَرَ خِرَجٍ رَاهُ كَمْ هُوَ أَوْ مَحْتَاجٌ هُوَ تَوْحَضْتُ صَلًى

سَلَّمَ عَلَيْهِ وَكَلَّمَهُ اسْ اُونُثُنْ كَسَرَ فَجْرَ كَسَرَ كَوَارِدُ مَسْ اُسْ لَعَنُوسِ اسْ كَسَرَ اسْ اُونُثُنْ كَسَرَ ذَبْحَ كَسَرَ كِي

اِبَازَاتِ چاهي تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اجازت دی تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ انکو ملے تو لوگوں نے انکو

اس واقعہ سے خبر دی تو عمر فاروق نے کہا کہ ہمیں زندگی تمہاری بعد تمہاری اونٹوں کے پر عمر فاروق حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا حضرت ہمیں زندگی انکی بعد انکے اونٹوں کے تو حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں میں پکار دو کہ اپنے باقی خرچ ماہ لاویں یعنی جتنا بقنا کسی کے پاس خرچ

ماہ باقی ہو تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے آوی سو اسکے واسطے دسترخوان بچھا یا گیا اور باقی خرچ راہ لا کر

گئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی برکت کی دعا کی پیرائے برتن منگوائے تو لوگوں نے لیون کو لینا شروع

کیا یہاں تک کہ اپنی حاجتون سے فارغ ہو کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے

سوا کوئی لائق عبادت کو نہیں اور بیشک میں اللہ کا رسول ہوں و ابشارہ طرف اس کی نگاہ رہونا بخیر

کا اس قبیل کے ہے کہ رسالت کی تائید کرتا ہے اور اس حدیث میں حسن خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے

اور اجابت آپ کی طرف اس چیز کی کہ التماس کریں آپ کو اصحاب آپ کو اور جاری ہونا انکا اوپر عادت بننے

کے سچ محتاج ہونے کو طرف سفر خرچ کی اور امین فضیلت ظاہر ہے واسطے عمر کے جو حالات کرتی ہے ساویر

قوی ہونے یقین اسکی کے ساتھ قبول ہونے دعا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور پر نیکی نظر انکی

کو واسطے مسلمانوں کے علاوہ ازین نہیں بچا اجابت کرنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے انکو اوپر

ذبح کرنے اونٹوں انکے کو واجب کر دی اس بات کو کہ وہ بغیر سواری کے باقی رہیں گے واسطے اس احتمال

کو کہ بیچ اللہ واسطے انکے وہ پیڑ چرائیں انکو اہل غنیمت ہو اور مانند اسکی سے ولیکن قبول کیا حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہتا عمر کا طرف اس چیز کی کہ اشارہ کیا ساتہ اسکے واسطے جلدی کرنے مجھے ساتہ

برکت کو کہ حاصل ہوئی کہلے زمین اور تحقیق واقع ہوا ہے واسطے عمر کے مثابہ ساتہ اس قصہ کو پانی میں

جیسے کہ علامات النبوت میں اسکی طرف اشارہ آیا گا اور جو عمر فاروق نے کہا کہ ہمیں تمہاری زندگی بعد

تمہارے اونٹوں کے تو یہ اس واسطے ہو کہ پے درپے پایدا پا لینا اکثر اوقات پہونچا تا ہے طرف ہلاکت

کی ابن بطال نے کہا کہ استنباط کیلئے اس سے بعض فقہانے یہ کہ جائز ہے واسطے حاکم اور بو شاہ کے

مخطمین کہ جس کے پاس انچوقوت اور حاجت کو زیادہ غدہ ہو وہ اسکے پیچھے کو واسطے واجب کر کے حکم کرے
 واسطے اس چیز کے کہ اسمین ہے لوگوں کی خیر خواہی سے اور سلمہ مذکی حدیث میں جائز ہونا مستوری کا ہے
 امام پر سایہ مصلحت کو اگر چہ پہلے اُس سے مشورہ نہ لیا ہو (فتح) **باب** حَلَّ الرَّاقِبِ عَلَى الرَّاقِبِ خَرْجُ رَاهِ كَارِزِ
 پراٹھانا یعنی جبکہ اسکا چوپایوں پر اٹھانا مشکل ہو **حَدَّثَنَا** صَدَقَةُ بْنُ الْعَصَلِ اَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ
 عُرْوَةَ عَنْ وَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَرَجْنَا وَهْنُ ثَلَاثَةَ كَحْمَلٍ زَادَ نَاعِلٌ رَقَابَنَا
 فَعَنَى زَادَ نَاحِقٌ كَانَ الرَّجُلُ مَنَايَا كُلِّ فِي كُلِّ يَوْمٍ تَمْرَةً قَالَ رَجُلٌ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ وَآيَنَ كَانَتِ التَّمْرَةُ
 تَقَعُ مِنَ الرَّجُلِ قَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقَدْ هَارِجِينَ فَقَدْ نَاهَا حَتَّى آتَيْنَا الْبَحْرَ فَإِذَا حَوَتْ قَدْ قَذَفَهُ
 الْبَحْرُ فَكَلَّمْنَا مِنْهَا ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا أَحْبَبْنَا تَرْجَمَهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ عَنْهُ رَوَيْتُ عَنْهُ أَنَّ كُتَيْبَ بْنَ
 بَكْرِ بْنِ سَوَّادٍ يَتِيمٌ مِمَّنْ خَرَجَ رَاهِ ابْنِ كَرْدُونَ بِرَاثِلَاتٍ تَتَوَقَّعُ هَارِجُ رَاهِ كَمْ مَوَاطِنَ تَكُ كَرْدَمِي هَرْدَمِي
 كَبُورُ كَمَا تَهَا أَيْكُ مَرُونِ كَمَا كَسَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ جَابِرُ بْنُ كَيْسَانَ (۱) اَيْكُ كَبُورُ سَآدَمِي كُوِيَا هُوَا هُوَا
 يَبْنِي اَيْكُ كَبُورُ سَآدَمِي كَا كَسَ طَرَحُ كَذَارَه هُوَا هُوَا كَا تَوَا جَابِرُ بْنُ كَمَا كَسَا جَبُورِ بْنِ قَامِ مَوْثِنِ تَوَا اَيْكُ كُوِيَا هُم
 عَ كَمْ يَا يَبْنِي پَر اَيْكُ هِي بَا تَتِي تَتِي بِيَانِ تَكُ كَمْ مَدِيَا پَر اَيْكُ تَوَا نَگَهَانِ هُم نَ دِيكِيَا كَ اَيْكُ مِجَلِي هِي
 يَبْنِي مَرِي هُوِي جَسُ كَرْدِيَا نَ بَا رِ بِنِيكُ دِيَا هِي سَوِّمِ نَ اَسْمِينِ سَ اُتَارَه دِنِ تَكُ كَمَا يَا جُو كِي سَمِ نَ
 چَا هَا فِ اس حدیث کی پوری شرح کتاب المغازی میں آویگی اور غرض اس سے یہ قول اسکا ہے
 کہ ہم اپنے خرچہ راہ اپنی گردنوں پر اٹھاتے تھے **باب** اِذَا رَفِ الْمَرْكَاةُ خَلْفَ اَخِيهَا عَوْرَتُ كَوَا كَسَا
 بَہَانِي كَسَا سَوَا كَرْنَا **حَدَّثَنَا** عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ تَنَا أَبُو عَاصِمٍ تَنَا عُمَانُ بْنُ اَلْاَسْوَدِ تَنَا ابْنُ اَبِي اَلْمُنْكَ
 عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَُا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَرْجِعُ اَصْحَابُكَ بِاَخْرِجِ وَخَمْرَةٍ وَكَمْ اَرَزْدَ عَلَى الْخَمْرِ فَقَالَ لَهَا
 اَذْهَبِي فَلْيَرُدْ عَلَيْكَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَاَمَّا عَبْدُ الرَّحْمَنِ اَنْ يَعْمُرَ هَا مِنْ الشَّجْعِيمِ فَاَنْظُرْ هَا رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَى مَكَّةَ حَتَّى جَلَسَتْ تَرْجَمَهُ عَائِشَةُ رَضِيَ عَنْهَا رَوَيْتُ عَنْهُ أَنَّ كَمَا كَسَا يَحْضَرُ
 اَبُو مَحْبَبٍ اور عمرے دونوں کے نواب کو ساتھ لے جاتے ہیں اور میں نے صرف جرم کیا ہے عمر نہیں کیا یعنی چاہتی
 ہوں کہ میں ہی عمر کروں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جلاؤ چاہیے کہ عبدالرحمن تھکوا اپنے
 پیچھے سوار کرے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن کو حکم کیا کہ اسکو تیسیم سے عمرہ کرادی تو حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کی اونچی طرف میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی منتظاری کی یہاں تک کہ عمرہ کر کے آئیں **ف**
 اس حدیث کی شرح کتاب الحج میں گذر چکی ہے اور متنا ہے یہ کہ ہو وجہ داخل ہونے اسکے کی اس جگہ
 حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی جو پہلے گذر چکی ہے کہ تمہارا جہاد جہ ہے (فتح) **حَدَّثَنَا** ابْنُ عَمْرٍو تَنَا ابْنُ عُمَيْرٍ

پایا اور اس کو پوچھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کہاں پڑھی ہے تو اشارہ کیا اس کے واسطے اسکے طرف اس مکان کی جس میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی عبد اللہ نے کہا کہ میں اسے یہ پوچھنا بھول گیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی رکعتیں نماز پڑھی وہ اساتذہ کی حدیث کی تشریح آئندہ آویگی اور ظاہر ہوگی وجہ داخل ہونے اسکے کی جہاد کے بابوں میں اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث نماز اور جریمہ گزر چکی ہے اور غرض اس سے اول اسکا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن اس حال میں کہ اساتذہ کو اپنے پیچھے چڑھائے ہوئے تھے **بَابُ مَنْ أَخَذَ بِالرِّكَابِ وَخَوَّمَ بَابَهُ** بیان میں اس شخص کے جو کپڑے رکاب کو اور مانند اسکے کو لینے مدد کرنے سواری وغیرہ پر حمل کرنا

اَسْتَقْبَلُكَ الرَّزَاقُ اَنَا مَعَهُ عَنْ هَمَامِ بْنِ مُنْدَبٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سَلَامِي مِنَ النَّاسِ عَلَيْكَ صَدَقَةٌ كُلُّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ يَبْدُلُ بَيْنَ اثْنَيْنِ صَدَقَةً وَيَعِينُ الرَّجُلَ عَلَى دَابَّتِهِ فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَكُلُّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ وَيُمِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر روز جہین آفتاب نکلے آدمیوں کی ہر ایک ہڈی اور ہر ایک جوڑ پر صدقہ ہے انصاف کرنا وہ شخصوں میں صدقہ ہے مدد کرنی مرد کی اسکی سواری پر سوا اسکو سوار کرنا پر چڑھانا یا اسکا اسباب اسکی سواری پر لادنا صدقہ ہے اور نیک بات کو کسی کا دل خوش کرنا صدقہ ہے یعنی خیرات جو اور ہر ایک قدم جو نماز کے واسطے چلو خیرات ہے اور تکلیف دینے والی چیز جیسے کاٹنا اور ہڈی اور ہاتھ گورہ سے دور کرنا خیرات ہے صرف یعنی ہر مسلمان مکلف پر سادہ گنتی ہر جوڑ کے اسکی ہڈیوں کو صدقہ ہے واسطے اللہ تعالیٰ کو بطور شکر گذاری اسکی کے اس واسطے کہ خدا نے اسکی ہڈیوں میں جوڑ بنائے کہ اُن کے سب سے قبض اور بسط لینے بند کرنے اور کہونے پر قادر ہوتا ہے اور غاص کی گنتیں ہڈیاں سادہ ذکر کے واسطے اس چیز کے کہ بچہ نصف کو ہے سادہ اُن کے دقائق کار گیر یوں سے جتنے سادہ آدمی خاص ہے اور یہ جو کہا کہ اسکو اسکی سواری پر چڑھانا تو یہ حکہ ترجمہ کی ہو پس تحقیق قل اسکا فیعمل علیہا عام تر ہے اس سے کہ اسکا اسباب اسکی سواری پر لادنا یا اسکو اُسپر چڑھاوے اور یہ جو کہا اور رفع علیہا متاعہ - تو یا یہ راوی کا شک ہے یا تنویر ہے اور سوار کا چڑھانا عام تر ہے اس سے کہ اسکو بدستور اٹھا کر سواری پر سوار کر اوے یا سوار ہونے میں اسکی مدد کرے پس صحیح ہوگا ترجمہ ابن مسیر نے کہا کہ نہیں لیا جاتا ترجمہ مجرد صیغہ فعل کے سو پس تحقیق وہ مطلق ہے بلکہ عموم کی جہت سے تحقیق روایت کی ہو مسلم نے عباس کی حدیث کی جنگ حنین میں کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رکاب پر بکڑ لٹے ولا تھا اور یہ جو کہا کہ تکلیف دینے والی چیز ہمارا سے دور کرنا خیرات ہے تو ابن بطلان نے بعضوں کو

حکایت کی ہو کہ یہ ابوہریرہ کا قول ہے اور تعاقب کیا گیا ہے اسکا سنا اس طوے کے کہ فضائل قیاس کے ساتھ
 ایک نہیں ہوتی سوائے اسکے کہ نہیں کہ پڑے جاتے ہیں بطور توفیق و حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے
 (فتح) باب اگر اھتالاً تفر بالمصاحف الى ارض العدو و کافرنی کی طرف قرآن کے ساتھ سفر کرنا مکروہ
 ہے و لکھتے ہیں عن محمد بن بشر عن عبد اللہ عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم
 و تابعہ ابن اسحاق عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم یعنی اور سید طبرجہ روایت ہے
 محمد بن بشر سے اُس نے روایت کی کہ نافع سے اُس نے ابن عمر سے اُس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور متابعت
 کی ہو عبد الصمد ابن اسحاق نے نافع سے اُس نے ابن عمر سے اوس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
 ایسر روایت محمد بن بشر نے کی پس موصول کیا ہے اسکو اسحاق بن ابویہ نے اپنی سند میں اس لفظ سے کہ مکروہ
 کہہا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ سفر کیا جاوے ساتھ قرآن کے طرف زمین دشمن یعنی کافر کی واسطے
 اس خوف کو کہ پیونچے اسکو دشمن اور ایسر متابعت ابن اسحاق کی پس یہ ساتھ معنی کہ ہے اس واسطے کہ احمد
 روایت کیا ہے اسکو ساتھ اس لفظ کے کہ نہی کی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ سفر کیا جاوے ساتھ قرآن کے
 طرف زمین دشمن کی اور نہی تقاضا کرتی ہے کہ اہل کو اس واسطے کہ وہ نہیں جدا ہوئی کہ اہل ترمیم یا ترمیم
 سے (فتح) و قد سافر النبی صلے اللہ علیہ وسلم و اھتالاً فی ارض العدو و وہم یعلمون القرآن
 یعنی اور سفر کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کو اھتالاً نے یہ زمین کافر کے اور حالانکہ وہ قرآن جانتے
 تھے و اشارہ کیا ہو بخاری نے ساتھ اسکے طرف اسکی کہ مراد ساتھ یہی کے قرآن کے ساتھ سفر کرنے سے سفر
 کرنا ساتھ قرآن لکھے ہوئے کے یعنی جو کا مذکر لکھا ہوا ہو واسطے اس خوف کو کہ پیونچے اسکو دشمن یہ مراد نہیں کہ
 نفس قرآن کے ساتھ سفر کرنا منع ہے یعنی حامل قرآن مراد نہیں اور تحقیق تعاقب کیا ہے اسماعیلی نے ساتھ
 اسکے کہ یہ کسی نہیں کہا کہ جو قرآن اچھا جانتا ہو وہ دشمن کو کہہ دین اسکے ساتھ جہاد نہ کرے اور یہ اعتراض اس شخص
 کا ہے جو بخاری کی مراد نہیں سمجھتا اور دعوی کیا ہے مہلب کہ مراد بخاری کی ساتھ اسکے قوی کرنا قول اگر
 شخص کا ہے جو بڑے لشکر اور چھوٹے میں فرق کرتا ہے پس بڑی میں جائز کہہتا ہے اور چھوٹے میں جائز
 نہیں کہتا (فتح) حد ثنا عبد اللہ بن مسلمة عن مالک عن نافع عن عبد اللہ بن عمر ان
 رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی ان یسافر بالقرآن الى ارض العدو و ترجمہ عبد اللہ بن عمر
 سے روایت ہو کہ منع فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ سفر کیا جاوے ساتھ قرآن کے طرف زمین دشمن کی و
 اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ واسطے اس خوف کو کہ پیونچے اسکو دشمن اور ابن عبد البر نے کہا کہ اجماع
 کیا ہے فقہانے اسپر کہ نہ سفر کیا جاوے ساتھ قرآن کے چھوٹے لشکروں میں جن کے مغلوب ہونے کا خوف

اور اختلاف کیا ہے انہوں نے بیچ حق بڑے شکر کے جسے مغلوب ہونے کو امن ہو سوا امام مالک نے جو میں
بھی مطلق منع کیا ہے اور ابو حنیفہ نے تفصیل کی ہے اور دار کیا ہے شافعی نے کراہت کو سب سے خوف کی
وجود اور عدما اور امین کو بعضوں نے مالکیہ کی طرح کہا ہے اور استدلال کیا گیا ہے سب سے اس پر کہ کافر کے
ہاتھ قرآن کا بیچنا منع ہے واسطے موجود ہونے سے مکر کے بیچ اس کے اور وہ اس کی امانت پر قدرت پالی ہے
اور نہیں اختلاف ہوا اس کے حرام ہونے میں اور سوا اس کے نہیں کہ اختلاف تو صرف اس میں ہو کہ کیا صحیح ہے
اگر واقع ہو اور حکم کیا جاوے سب سے دور کہ نہ ملک اس کے اس کو یا نہیں اور استدلال کیا گیا ہے سب سے اس کے کہ کافر
کو قرآن کا بیچنا منع ہے پس مالک تو مطلق منہ کرتے ہیں اور حنیفہ مطلق جائز رکھتے ہیں اور شافعی سے دو
قول ہیں اور تفصیل کی ہے بعضے مالکیہ نے درمیان قلیل کے واسطے سبب مصلحت قائم ہونے حجت کو اور پر
لئے پس جائز رکھا ہے انہوں نے اس کو اور درمیان کثیر کے پس منع کیا ہے اس کو اور تائید کرتا ہے اس کی فقہ
ہر قول کا اس کے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف بعضی آیتیں کہیں اور نووی نے اتفاق نظر
کیا ہے اور جائز ہونے کتاب کو طرف ان کی سب سے مثل اس کے دفعہ) باب الفکر عند الحرب لراعی
وقت تکبیر کے کا بیان ہے اللہ اکبر کہنا یعنی جواز اس کا یا نہ شرعی اس کی حد ثنا عبد اللہ بن محمد
عن یونس عن یونس عن محمد بن انس قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم خیر وقد خرجوا
بالمساحی علی اعدائهم فلما راوہ قالوا اهدا احمدا والحنیس محمد والحنیس فلما راوہ الی الحنیس
فرمہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدبہ وقال اللہ اکبر خربت خیبر انا اذ انزلنا بساحة قوم
فساء صبا المذریین واصبنا حمرا فطحنناھا فننادی منادی منادی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ان اللہ رسولہ ینہایکم عن الحوم فالحقیت القدر بما فیھا ذابعا علی عن سفیان
رفع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدبہ ترجمہ اس سے روایت ہو کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر
منع کی اور حالہ خیر والے سلچون کو اپنی گردن پر رکھ کر رکھے ہوئے کہتی کے تہہ ہار لیکر نکلیے پھر حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کے آنے سے سبب انہوں نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو کہنے لگے آؤ محمد والکاشاکہ لکرو محمد
والکاشاکہ انہوں نے قبلہ کی طرف پناہ لی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا اللہ اکبر یعنی
اللہ سب سے بڑا ہے خراب ہو اخیسہ تحقیق ہم مسلمان جب کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو بری ہوئی میر
اس قوم کی جو ڈانٹو گئے اور ہم نے گھر کے پلے ہوئے گدہ پلے سو ہم نے ان کو پکا ما تو حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کے سنا دی نے پکارا کہ مقرر اللہ اور اس کا رسول منع کرتے ہیں نہ کہ وہ ہوں کے گوشت کھانے کو
اس حدیث کو معلوم ہوا کہ لڑائی کے وقت تکبیر کہنی درست ہو باب ما لکروہ من دفع الضرب

فِي التَّكْبِيرِ بَابٌ فِي بَيَانِ مَنْ اُسَ جِزْءٍ كَمْ كَرُوهُ بِهٖ مُبْدَرٍ لِّىْ اَوَاكِي تَكْبِيرٍ مِنْ حَلِّ ثَنَا مُحَمَّدٌ
 يُوْسُفَ تَنَا سَفِيْبُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى اَلْاَشْعَرِيِّ قَالَ لَمَّا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
 اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ فَكُنَّا اِذَا اَشْرَفْنَا عَلَیْہِ وَاِذَا هَمَلْنَا وَكَبَّرْنَا اَرْتَفَعَتْ اَصْوَاتُنَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ
 عَلَیْہِ وَسَلَّمْ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَنْجِعُوْا عَلَیْ اَنْفُسِكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اِنَّ مَعَكُمْ اَنْجِیْعًا
 قَرِیْبًا ترجمہ ابو موسیٰ رضی عنہ روایت ہو کہ ہم ایک سفر میں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سو جب ہم
 کسی نے کسی کی بلندی پر پہنچتے تھے تو تولا اللہ اللہ کہتے تھے اور اللہ اکبر کہتے تھے اور ہماری آوازیں بلند ہوتی تھیں
 حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے لوگوں کی آوازوں پر لینے شروع کرو البتہ تم بہرے اور غائب
 کو نہیں پکارتے ہو یعنی بلکہ تم تو سنتے نزدیک والے کو پکارتے ہو تحقیق وہ تمہارے ساتھ موجود ہے۔
 سنا ہے قریب ہے اس حدیث کی شرح معازی میں آویگی۔ اور طبری نے کہا کہ اس سے معلوم ہوتا
 ہے کہ دعا اور ذکر کے ساتھ آواز بلند کرنی مکروہ ہے اور یہی قول ہے عام سلف کا اصحاب و تابعین سے
 اور تصرف بخاری کا چاہتا ہے اس بات کو کہ یہ خاص ہے ساتھ تکبیر کے وقت لڑائی کے اور اس پر بلند کرنا
 آواز کا اسے غیر میں پس تحقیق گذر چکا ہے کتاب الصلوٰۃ میں ابن عباسؓ کی حدیث ذکر حضرت صلے
 اللہ علیہ وسلم کے زلنے میں دستور تھا کہ جب فرض نماز سے پہلے تھے تو پکار پکار کے ذکر کرتے تھے اور کسی
 بحث اس جگہ گذر چکی ہے رفتہ رفتہ بَابُ التَّكْبِيْرِ اِذَا اَشْرَفْنَا وَاجِبُ كَسْبِ نَالِیْ مِنْ اَرْسِ تَوْسِیْ
 اللہ کہو حَلِّ ثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ یُوْسُفَ تَنَا سَفِيْبُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی
 الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا اِذَا اَصْعَدْنَا الْكَبْرَ نَاوِلًا اَوْ لَمَّا اَسْحَبْنَا تَرْجِمُهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ
 سے روایت ہو کہ جب ہم کسی اونچی جگہ پر چڑھتے تھے تو اللہ اکبر کہتے تھے۔۔۔۔۔ اور جب کسی پرست
 جگہ میں اترتے تھے تو سبحان اللہ کہتے تھے بَابُ التَّكْبِيْرِ اِذَا اَسْحَبْنَا فَاجِبُ كَسْبِ نَالِیْ مِنْ اَرْسِ تَوْسِیْ
 تو اللہ اکبر کہے حَلِّ ثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ یُوْسُفَ تَنَا سَفِيْبُ عَنْ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
 عَنْ سَالِمِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا اِذَا اَصْعَدْنَا الْكَبْرَ نَاوِلًا اَوْ اِذَا اَسْحَبْنَا تَرْجِمُهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ
 روایت ہو کہ جب ہم کسی بلند جگہ پر چڑھتے تھے تو یہ مانند پہاڑ اور ٹیلے کی توالہ اکبر کہتے تھے اور جب کسی
 جگہ میں اترتے تھے تو سبحان اللہ کہتے تھے یہ وہی جابری کی حدیث ہے جو ابھی مذکور ہو چکی ہے حَلِّ ثَنَا
 مُحَمَّدٌ عَنْ یُوْسُفَ تَنَا سَفِيْبُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
 عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ اِذَا اَنْقَلَ مِنَ الْحَجِّ اَوَ الْعُمْرَةِ
 وَلَا اَعْلَمُ اِلَّا قَالَ الْعَزَّ وَیَقُوْلُ كُلُّمَا اَوْفَى عَلٰی شَيْئَةٍ اَوْ فَدَّ كَبَّرْنَا ثَلَاثَةً قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

۱۷
 بتضمین بلندی
 و جابری نے کہا
 فی التَّكْبِيْرِ

أَبُو سَمِيلَةَ السَّكْسَكِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَرْدَةَ ۖ وَاصْطَبَّاهُ وَزَيْنُ بْنُ أَبِي كَبْشَةَ فِي سَفَرٍ فَكَانَ زَيْنٌ يُصَوِّرُ
 فِي السَّفَرِ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَرْدَةَ سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى مَرَّارًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
 مَرَضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيمًا صَحِيحًا مَرَجِعًا ۖ رَوَيْتُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 أَنَّ سَمَاءَ وَهْدَ ابْنَةَ أَبِي بَكْرٍ كُنَتْ مَعَ أَبِي بَكْرٍ فِي سَفَرٍ مِنْ سَافِرِينَ رَزَاهُ رَكْبَتُهُمْ مِنْ لِقَاءِ أَبِي بَرْدَةَ ۖ لَمَّا كُنْتُ فِي الْبُحْرَيْنِ
 سَمِعْتُ نَبِيَّ بَارِسَ يَقُولُ إِنَّهُ كَانَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ فِي سَفَرٍ مِنْ سَافِرِينَ رَزَاهُ رَكْبَتُهُمْ مِنْ لِقَاءِ أَبِي بَرْدَةَ ۖ لَمَّا كُنْتُ فِي الْبُحْرَيْنِ
 ثَوَابٌ فِي سَابِغٍ يُكْبَهُ جَانِبُهُ جِيسَاوَهُ لِبَنِي وَطْنٍ مِنْ أَوْصِيَاءِ عَالَمٍ مِنْ كَرَامَاتِهِ ۖ أَيْ ائْتِ بِشَخْصٍ
 حَقٍّ مِنْ جَوْهَرِ بَنِي كَرَامَاتِهِ ۖ وَكَأَنَّ جَوَازِئَهُ مِنْ أَوْصِيَاءِ عَالَمٍ مِنْ كَرَامَاتِهِ ۖ أَيْ ائْتِ بِشَخْصٍ
 مِنْ صَرِيحٍ أَجْكَاهُ أَوْ نَزِيرٍ ۖ وَابْتِغَاءُ مَا يَحْتَاجُ إِلَى بِنْدَةٍ جَبَّارَةٍ ۖ وَابْتِغَاءُ مَا يَحْتَاجُ إِلَى بِنْدَةٍ جَبَّارَةٍ ۖ وَابْتِغَاءُ مَا يَحْتَاجُ إِلَى بِنْدَةٍ جَبَّارَةٍ ۖ
 مَوْكَلٌ بِهِ اسْكُو كَمَا جَانِبُهُ كَلْبُهُ وَاسْطُ اسْكُو مِثْلُ اسْكُو جَوْنَهُ عَمَلٌ كَرَامَاتِهِ ۖ وَابْتِغَاءُ مَا يَحْتَاجُ إِلَى بِنْدَةٍ جَبَّارَةٍ ۖ وَابْتِغَاءُ مَا يَحْتَاجُ إِلَى بِنْدَةٍ جَبَّارَةٍ ۖ
 اسْكُو صِحَّةً دُونَ يَأْنِي طَرَفِ لَأَوْنِ رَوَايَتِ كِي ۖ يَهْدِي عَمْدَ الزَّاقِ أَوْ رَحْمَةً أَوْ رَأْفَةً ۖ وَابْتِغَاءُ مَا يَحْتَاجُ إِلَى بِنْدَةٍ جَبَّارَةٍ ۖ وَابْتِغَاءُ مَا يَحْتَاجُ إِلَى بِنْدَةٍ جَبَّارَةٍ ۖ
 كَمَا جَبَّارَةٌ كَرَامَاتِهِ ۖ وَابْتِغَاءُ مَا يَحْتَاجُ إِلَى بِنْدَةٍ جَبَّارَةٍ ۖ وَابْتِغَاءُ مَا يَحْتَاجُ إِلَى بِنْدَةٍ جَبَّارَةٍ ۖ وَابْتِغَاءُ مَا يَحْتَاجُ إِلَى بِنْدَةٍ جَبَّارَةٍ ۖ
 اسْكُو نِيكَ عَمَلٌ اسْكُو كَمَا كَرَامَاتِهِ ۖ وَابْتِغَاءُ مَا يَحْتَاجُ إِلَى بِنْدَةٍ جَبَّارَةٍ ۖ وَابْتِغَاءُ مَا يَحْتَاجُ إِلَى بِنْدَةٍ جَبَّارَةٍ ۖ وَابْتِغَاءُ مَا يَحْتَاجُ إِلَى بِنْدَةٍ جَبَّارَةٍ ۖ
 قَبْضُ كَرَامَاتِهِ ۖ وَابْتِغَاءُ مَا يَحْتَاجُ إِلَى بِنْدَةٍ جَبَّارَةٍ ۖ وَابْتِغَاءُ مَا يَحْتَاجُ إِلَى بِنْدَةٍ جَبَّارَةٍ ۖ وَابْتِغَاءُ مَا يَحْتَاجُ إِلَى بِنْدَةٍ جَبَّارَةٍ ۖ
 أَفْضَلُ اسْكُو جَبَّارَةٌ كَرَامَاتِهِ ۖ وَابْتِغَاءُ مَا يَحْتَاجُ إِلَى بِنْدَةٍ جَبَّارَةٍ ۖ وَابْتِغَاءُ مَا يَحْتَاجُ إِلَى بِنْدَةٍ جَبَّارَةٍ ۖ وَابْتِغَاءُ مَا يَحْتَاجُ إِلَى بِنْدَةٍ جَبَّارَةٍ ۖ
 هُنَّ كَرَامَاتِهِ ۖ وَابْتِغَاءُ مَا يَحْتَاجُ إِلَى بِنْدَةٍ جَبَّارَةٍ ۖ وَابْتِغَاءُ مَا يَحْتَاجُ إِلَى بِنْدَةٍ جَبَّارَةٍ ۖ وَابْتِغَاءُ مَا يَحْتَاجُ إِلَى بِنْدَةٍ جَبَّارَةٍ ۖ
 أَجْرُ مَنَاسِكِهِ ۖ وَابْتِغَاءُ مَا يَحْتَاجُ إِلَى بِنْدَةٍ جَبَّارَةٍ ۖ وَابْتِغَاءُ مَا يَحْتَاجُ إِلَى بِنْدَةٍ جَبَّارَةٍ ۖ وَابْتِغَاءُ مَا يَحْتَاجُ إِلَى بِنْدَةٍ جَبَّارَةٍ ۖ
 فَرْصَتُهُمْ كِي ۖ وَابْتِغَاءُ مَا يَحْتَاجُ إِلَى بِنْدَةٍ جَبَّارَةٍ ۖ وَابْتِغَاءُ مَا يَحْتَاجُ إِلَى بِنْدَةٍ جَبَّارَةٍ ۖ وَابْتِغَاءُ مَا يَحْتَاجُ إِلَى بِنْدَةٍ جَبَّارَةٍ ۖ
 بِيَارَهُ مَسَافِرُ جَبَّارَةٌ كَرَامَاتِهِ ۖ وَابْتِغَاءُ مَا يَحْتَاجُ إِلَى بِنْدَةٍ جَبَّارَةٍ ۖ وَابْتِغَاءُ مَا يَحْتَاجُ إِلَى بِنْدَةٍ جَبَّارَةٍ ۖ وَابْتِغَاءُ مَا يَحْتَاجُ إِلَى بِنْدَةٍ جَبَّارَةٍ ۖ
 مِينَ كَرَامَاتِهِ ۖ وَابْتِغَاءُ مَا يَحْتَاجُ إِلَى بِنْدَةٍ جَبَّارَةٍ ۖ وَابْتِغَاءُ مَا يَحْتَاجُ إِلَى بِنْدَةٍ جَبَّارَةٍ ۖ وَابْتِغَاءُ مَا يَحْتَاجُ إِلَى بِنْدَةٍ جَبَّارَةٍ ۖ
 تَرْكُ جَمَاعَةٍ كِي ۖ وَابْتِغَاءُ مَا يَحْتَاجُ إِلَى بِنْدَةٍ جَبَّارَةٍ ۖ وَابْتِغَاءُ مَا يَحْتَاجُ إِلَى بِنْدَةٍ جَبَّارَةٍ ۖ وَابْتِغَاءُ مَا يَحْتَاجُ إِلَى بِنْدَةٍ جَبَّارَةٍ ۖ
 كِي ۖ وَابْتِغَاءُ مَا يَحْتَاجُ إِلَى بِنْدَةٍ جَبَّارَةٍ ۖ وَابْتِغَاءُ مَا يَحْتَاجُ إِلَى بِنْدَةٍ جَبَّارَةٍ ۖ وَابْتِغَاءُ مَا يَحْتَاجُ إِلَى بِنْدَةٍ جَبَّارَةٍ ۖ
 أَوْ شَهَادَاتٍ دِي ۖ وَابْتِغَاءُ مَا يَحْتَاجُ إِلَى بِنْدَةٍ جَبَّارَةٍ ۖ وَابْتِغَاءُ مَا يَحْتَاجُ إِلَى بِنْدَةٍ جَبَّارَةٍ ۖ وَابْتِغَاءُ مَا يَحْتَاجُ إِلَى بِنْدَةٍ جَبَّارَةٍ ۖ
 بِهَرَجَةٍ كِي ۖ وَابْتِغَاءُ مَا يَحْتَاجُ إِلَى بِنْدَةٍ جَبَّارَةٍ ۖ وَابْتِغَاءُ مَا يَحْتَاجُ إِلَى بِنْدَةٍ جَبَّارَةٍ ۖ وَابْتِغَاءُ مَا يَحْتَاجُ إِلَى بِنْدَةٍ جَبَّارَةٍ ۖ
 هُوْنَ ۖ وَابْتِغَاءُ مَا يَحْتَاجُ إِلَى بِنْدَةٍ جَبَّارَةٍ ۖ وَابْتِغَاءُ مَا يَحْتَاجُ إِلَى بِنْدَةٍ جَبَّارَةٍ ۖ وَابْتِغَاءُ مَا يَحْتَاجُ إِلَى بِنْدَةٍ جَبَّارَةٍ ۖ
 اسْكُو مَسَافِرُ جَبَّارَةٌ كَرَامَاتِهِ ۖ وَابْتِغَاءُ مَا يَحْتَاجُ إِلَى بِنْدَةٍ جَبَّارَةٍ ۖ وَابْتِغَاءُ مَا يَحْتَاجُ إِلَى بِنْدَةٍ جَبَّارَةٍ ۖ وَابْتِغَاءُ مَا يَحْتَاجُ إِلَى بِنْدَةٍ جَبَّارَةٍ ۖ

کہا کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ کو چلنا کو شش میں لاتا تھا یعنی جلد چلنے کی ضرورت ہوتی تھی تو مغرب کی نماز کو تاخیر کرتے ہتھ اور دونوں کو جمع کرتے ہتھ **حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ مَالِكَ عَنْ سَمِيِّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنِ ابْنِ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّعْرُ قُطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَنْعَمُ أَحَدُكُمْ نَوْمًا وَطَعَامًا وَشَرَابًا فَإِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ هَئِنَا فَلْيَنْجِرْ إِلَى أَهْلِهِ تَرْجَمَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ** سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفر عذاب کا ٹکڑا ہے کہ باز رہتا ہے ایک تنہا کی دوسو نوٹے کے ساتھ کہانے سے اور پینے سے پر جب کوئی اپنے کام سے فراغت پاوی تو چاہیے کہ تنہا ہی اپنے گھر والوں کے پاس آدھو اس حدیث کی تشریح عمرے کو میان میں گذر چکی ہے اور مہلت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دینے کی طرف جلد چلنا اس واسطے تھا کہ اپنی جان کو آرام دین اور اپنے گھر والوں کو خوش کریں اور جلد چلنا آپ کا مزدغنی طرف اس واسطے تھا کہ شعر حرام میں جلد وقوف کریں اور جلد چلنا ان کے کامیابی کی طرف اس واسطے تھا کہ اسکی زندگی کو کچھ پادین کہ ممکن ہو اسکو یہ کہ وصیت کریں وہ طرف اسکی ساتھ اسچیز کے کہ وصیت کرتے طرف غیر اسکے کی (فتہ) **بَابُ إِذَا سَلَ عَلَى فَرَسٍ فَرَاهَا تَبَاعُجُ** کسی کو خدا کے راہ میں گھوڑا چڑھنے کو دیا پھر اسکو بتا دیکھ تو اسکو نہ خرید **حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ مَالِكَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَوَجَدَهُ يَبَاعُ فَكَانَ أَنْ يَتَبَاعَ فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَبْتَعْهُ وَلَا تَعْدُو فِي صَدَقَتِكَ تَرْجَمَهُ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا کسی کو خدا کے راہ میں چڑھنے کو دیا پھر اسکو بتا ہوا پایا تو اسکو مول لینا چاہا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا حکم پوچھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مت مول لے اسکو اور نہ پیر لے پھر صدقے کو **حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي عَاصِمٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسَمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَابْتَاعَهُ أَوْ خَضَعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَارَدَّتْ أَنْ أَشْتَرِيَهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ بَانِعُهُ يَرْجِي فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِ وَإِنْ بَدَلْتَهُمْ فَإِنَّ الْعَانِدَ فِي هَيْبَةٍ كَالْكَلْبِ يُخَفُّ فِي قَيْمِهِ تَرْجَمَهُ** عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک گھوڑا خدا کے راہ میں کسی کو چڑھنے کو دیا تو جس کے پاس وہ گھوڑا تھا اس نے اسکو بیچا چاہا یا خاضع کیا سو میں نے اسکو مول لینا چاہا اور میں نے گمان کیا کہ وہ اسکو مستحق بیچا ہے تو میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا حکم پوچھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مت مول لے اگرچہ وہ تجھ کو ایک دھم سے دیکو پس تحقیق اپنی خیرات کی چیز کا پیر لینے والا دیا ہے جیسا کوئی اپنی تے کو اپنے پیٹ میں پھر ڈال لیو یوسف ان دونوں حدیثوں کی تشریح پہلے گذر چکی ہے **بَابُ إِحْمَادِ يَادِ الْوَالِدَيْنِ** ماں باپ کی عبادت کرنا

عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا کسی کو خدا کے راہ میں چڑھنے کو دیا پھر اسکو بتا دیکھ تو اسکو نہ خرید

جہاد کراف اسی طرح مطلق چہوڑا ہے اس نے اسکو اور یہی قول ہے توری کا اور مفید کیا ہے اسکو جہاد کے
ساتھ اسلام کے اور نہیں واقع ہوا باب کی حدیث میں کہ ان باپنے اسکو منع کیا تھا ولیکن شاید اس نے اشارہ
کیا ہے طرف حدیث ابوسید کی جو آئندہ آویگی (فتح) **حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا شُعْبَةُ ثَنَا جَبْرِ بْنُ أَبِي نَجْرَانَ**
قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ وَكَانَ لَا يَتَّبِعُهُمْ فِي حَدِيثِهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ جَاءَ
دَجْلُ بْنُ الْبَرَاءِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ أَيْمَنُ وَالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَقَبِلَ مَا
بَعَثَ بِهِ ترجمہ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ ایک مرد حضرت صلے اللہ علیہ وسلمؐ پاس آیا اور آپؐ سے جہاد
کی پروا لگی جا ہی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلمؐ نے فرمایا کہ کید تیرے مان باپؓ مذہ میں اس نے کہا کہ مان حضرت
صلے اللہ علیہ وسلمؐ نے فرمایا پس انہیں دونوں میں جہاد کرف یعنی خاص کر انکو ساتھ جہاد نفس کے پیر رضا
انکی اور ستقا ہوتا ہے اس سے جواز تعبیر کرنا چیز کا ساتھ ہذا اسکی کے جبکہ اس کے معنی سمجھو جاوین اس واسطے
کہ صیغہ امر کا یہی قول حضرت صلے اللہ علیہ وسلمؐ کے فجاہ ظاہر اسکا ہونا حاضر کا ہے جو دونوں کے غیر کے واسطے
حاصل ہونا تھا واسطے ان کے اور حالانکہ یہ قطعاً امر انہیں بلکہ مرد تو پہونچا نہ قدر مشترک کا ہے جہاد کی تکلیف ہے
اور وہ مشقت بدن کی ہے اور مال کی اور اس کو لیا جاتا ہے کہ جو چیز جان کو مشقت میں ڈالے اسکا نام جہاد
کہا جاتا ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ مان باپ کو ساتھ نیکی کرنی کہی جہاد سے افضل ہوتی ہے اور یہ کہ جس سے
مشورہ لیا جاوے وہ محض خیر خواہی کے ساتھ مشورہ دیاوے کہ مکلف بندگی کے علموں سے افضل صل ہو چہ
تا کہ اس کے ساتھ عمل کرے اس واسطے کہ اس نے جہاد کی فضیلت سنی پس جلدی کی طرف اسکی پیر نہ قناعت
کی اس میں یہاں تک کہ اسکی اجازت جا ہی پس ولالت کی اس نے اس پیر پر کہ وہ افضل ہے اس کے حق میں اس
اگر سوال نہ ہوتا تو اسکو اسکا علم حاصل نہ ہوتا اور سلم وغیرہ کی روایت میں یہ کہ پیر جا اپنے مان باپ کی
طرف اور اچھی طرح ان کے ساتھ رہ اور ابو داؤد وغیرہ کی روایت میں یہ کہ پیر جا پس ہنسا انکو جیسا کہ تو نے انکو
رولایا اور اس کو زیادہ تر صیر ہو حدیث ہو کہ پیر جا اپنے مان باپ کو پیر دا لگی مانگ میں اگر وہ سمجھو جاتا
دین توجہاد کر نہیں تو ان کے ساتھ نیکی کر اور صحیح کہا ہے انکو آجین ان کے اور جہو علماء نے کہا کہ حرام ہے جہاد
کرنا جبکہ مان باپ دونوں منع کریں یا ایک منع کرے بشرطیکہ دونوں مسلمان ہوں اس واسطے کہ انکی خدمت
فرض عین ہے اور جہاد فرض کفایہ ہے پس جب متعین ہو جہاد تو اس وقت اجازت نہیں اور شہادت دینی
واسطے اس کے وہ حدیث جو ابن جان نے عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ ایک مرد حضرت صلے اللہ علیہ وسلمؐ
وسلمؐ پاس آیا اور پوچھا کہ سب علموں میں افضل کون عمل ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلمؐ نے فرمایا کہ نماز نے
کہا کہ پیر کون افضل ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلمؐ نے فرمایا کہ جہاد تو اس نے کہا کہ میرے مان باپؓ مذہ میں

ہے تو بیشک اُس نے گمان کیا کہ وہ تقدیر کو پیہر دیتی ہے اور یہ جائز نہیں دوسرا قول یہ ہے کہ یہ اس واسطے منع ہے کہ
 نامور ڈالنے کو دقت جو پائے کا گلہ نہ گھونٹا جاوے اور یہ محکم ہے محمد بن حسن ابو صفیہ کے شاگرد سے اور یہ جو دیتی
 ہے اسکو کلام ابو عیسیٰ کیس تحقیق اُس نے کہا ہو کہ یہ اس واسطے منع ہے کہ جو پائے اسکے ساتھ ایذا پاتے ہیں
 اور اپنے اعلیٰ جان تنگ ہوتی ہے اور چرنے سے رنگ جاتا ہے اور اکثر اوقات درخت کو سناٹا لگ جاتا ہے پس
 اسکا گلہ گھونٹا جاتا ہے یا چیلنے سے باز رہتا ہے اور تیسرا قول یہ ہے کہ وہ لوگ کہیں گھنٹا باندھتے تو سبکایت کیا
 اسکو خطابی نے اور انہی دلائل کو کتابے باب باندھنا بخاری کا اور ابو داؤد نے روایت کی ہے کہ حضرت علی
 علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمیں ساتھ ہوتے فرشتے ان رفیقوں کے جنہیں گھنٹا سوا اور عطا ہوتا ہے یہ ہوا نشان
 کیا ہے بخاری نے طرف اُس چیز کی کہ اُسکے بھنے طریقوں میں وارد ہوئی ہے کہ نہ باقی ہے کوئی گنڈا ناس کا
 اور نہ گھنٹا کسی انٹ کی گردن میں لڑکے کا ٹھاجاوے میں کہتا ہوں کہ نہیں فرق ہے اس میں درمیان اونٹ کا اور
 غیر اسکے کو گھڑی سے قول پر کہ ہمیں جاری ہوئی عادت ساتھ لگھنتوں کو گھوڑوں کی گردنوں میں اور ایک
 روایت میں آئی ہے کہ اونٹوں کی گردنوں میں نانت نہ ڈالویں اس سے معلوم ہوا کہ ہم اونٹوں کے ساتھ خاص
 نہیں اور شاید قید اسکی ترجمہ میں واسطے غالب کی ہو اور ایک روایت میں ہو کہ جو اپنی ڈاڑھی کو گرہ دی یا نانت کو لگو
 میں ڈالے تو تحقیق محمد اُس سے بیزار ہیں اور ایک روایت میں ہو کہ گھنٹا شیطان کا باج ہے اور یہ روایت
 دلائل کرتی ہے اس پر کہ کراہت انہیں واسطے آواز اسکے کہ ہے اس واسطے کہ اس میں مشابہت ہو واسطے اونٹ
 ناقوس کے اور شکل اسکی کے اور زوی وغیرہ نے کہا کہ یہ ہنی واسطے کراہت کہ ہے اور یہ کہ یہ کراہت تنزیہ ہے
 اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ کراہت واسطے تحریم کے ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ اگر حاجت نہ ہو تو منع کیا جاوے اور جب
 حاجت ہو تو جائز ہے اور مالک سے روایت ہو کہ خاص ہوئی ہے کراہت ساتھ گنڈا نانت کو اور جائز ہے
 ساتھ غیر اسکے کو جبکہ قصد دفع کرنا نظر کا ہو اور یہ سب بحث بیچ لگانے لغویوں وغیرہ کے جو جنہیں قرآن اور
 انکی مانند نہ ہو اور ایہ جس چیز میں کہ امد کا ذکر ہو تو وہ منع نہیں پس تحقیق سوائے اسکے کہ نہیں کہ وہ ڈالا جاتا ہو
 واسطے تبرک کے اور عقود کے ساتھ ناموں خدا کے اور ذکر اسکے کو اور اسی طرح نہیں منع ہے جو ڈالا جاتا ہو
 واسطے ریت کو جب تک کہ پونچھ نہ ہو اور اسلاف کو اور گھنٹے کو باندھنے میں بھی اختلاف ہو تیسرا قول
 یہ ہو کہ جائز ہے بعد حاجت کو اور بعضے کہتے ہیں کہ چھوٹا جائز ہے اور بڑا جائز نہیں (رفع) باب مَن
 الْتَقَبَ فِي حَيْثُ فُجِّحَتْ أَمَّا كَذَلِكَ فَحُجَّتْ أَوْ كَانَ لَهُ عَذْرٌ هَلْ يُؤْذَنُ لَهُ جِهَادٌ مِّنْ بَکْهَامٍ وَأَوَّلُ
 بِلِي حَجَّكَ وَاسْطَ بِلِي حَجَّكَ وَاسْطَ بِلِي حَجَّكَ وَاسْطَ بِلِي حَجَّكَ وَاسْطَ بِلِي حَجَّكَ وَاسْطَ بِلِي حَجَّكَ وَاسْطَ بِلِي حَجَّكَ
 ابْنُ سَعِيدٍ نَحْنُ سَعِيدٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَعْبُدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

۹
 دلیل جو دیتی ہے
 محمد بن حسن ابو صفیہ
 اسکے ساتھ ایذا پاتے ہیں
 اور اپنے اعلیٰ جان تنگ ہوتی ہے
 اور چرنے سے رنگ جاتا ہے
 پس اسکے گلہ گھونٹا جاتا ہے
 یا چیلنے سے باز رہتا ہے
 اور تیسرا قول یہ ہے کہ وہ لوگ
 کہیں گھنٹا باندھتے تو سبکایت
 کیا اسکو خطابی نے اور انہی
 دلائل کو کتابے باب باندھنا
 بخاری کا اور ابو داؤد نے
 روایت کی ہے کہ حضرت علی
 علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمیں
 ساتھ ہوتے فرشتے ان رفیقوں
 کے جنہیں گھنٹا سوا اور عطا
 ہوتا ہے یہ ہوا نشان کیا ہے
 بخاری نے طرف اُس چیز کی
 کہ اُسکے بھنے طریقوں میں
 وارد ہوئی ہے کہ نہ باقی ہے
 کوئی گنڈا ناس کا اور نہ
 گھنٹا کسی انٹ کی گردن میں
 لڑکے کا ٹھاجاوے میں کہتا
 ہوں کہ نہیں فرق ہے اس میں
 درمیان اونٹ کا اور غیر اسکے
 کو گھڑی سے قول پر کہ ہمیں
 جاری ہوئی عادت ساتھ لگھنتوں
 کو گھوڑوں کی گردنوں میں اور
 ایک روایت میں آئی ہے کہ
 اونٹوں کی گردنوں میں نانت نہ
 ڈالویں اس سے معلوم ہوا کہ
 ہم اونٹوں کے ساتھ خاص نہیں
 اور شاید قید اسکی ترجمہ میں
 واسطے غالب کی ہو اور ایک
 روایت میں ہو کہ جو اپنی ڈاڑھی
 کو گرہ دی یا نانت کو لگو میں
 ڈالے تو تحقیق محمد اُس سے
 بیزار ہیں اور ایک روایت میں
 ہو کہ گھنٹا شیطان کا باج ہے
 اور یہ روایت دلائل کرتی ہے
 اس پر کہ کراہت انہیں واسطے
 آواز اسکے کہ ہے اس واسطے
 کہ اس میں مشابہت ہو واسطے
 اونٹ ناقوس کے اور شکل اسکی
 کے اور زوی وغیرہ نے کہا کہ
 یہ ہنی واسطے کراہت کہ ہے
 اور یہ کہ یہ کراہت تنزیہ ہے
 اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ
 کراہت واسطے تحریم کے ہو
 اور بعضے کہتے ہیں کہ اگر
 حاجت نہ ہو تو منع کیا جاوے
 اور جب حاجت ہو تو جائز ہے
 اور مالک سے روایت ہو کہ
 خاص ہوئی ہے کراہت ساتھ
 گنڈا نانت کو اور جائز ہے
 ساتھ غیر اسکے کو جبکہ
 قصد دفع کرنا نظر کا ہو
 اور یہ سب بحث بیچ لگانے
 لغویوں وغیرہ کے جو جنہیں
 قرآن اور انکی مانند نہ ہو
 اور ایہ جس چیز میں کہ امد
 کا ذکر ہو تو وہ منع نہیں
 پس تحقیق سوائے اسکے کہ
 نہیں کہ وہ ڈالا جاتا ہو
 واسطے تبرک کے اور عقود
 کے ساتھ ناموں خدا کے اور
 ذکر اسکے کو اور اسی طرح
 نہیں منع ہے جو ڈالا جاتا ہو
 واسطے ریت کو جب تک کہ
 پونچھ نہ ہو اور اسلاف کو
 اور گھنٹے کو باندھنے میں
 بھی اختلاف ہو تیسرا قول
 یہ ہو کہ جائز ہے بعد حاجت
 کو اور بعضے کہتے ہیں کہ
 چھوٹا جائز ہے اور بڑا جائز
 نہیں (رفع) باب مَن الْتَقَبَ
 فِي حَيْثُ فُجِّحَتْ أَمَّا كَذَلِكَ
 فَحُجَّتْ أَوْ كَانَ لَهُ عَذْرٌ
 هَلْ يُؤْذَنُ لَهُ جِهَادٌ مِّنْ
 بَکْهَامٍ وَأَوَّلُ بِلِي حَجَّكَ
 وَاسْطَ بِلِي حَجَّكَ وَاسْطَ
 بِلِي حَجَّكَ وَاسْطَ بِلِي حَجَّكَ
 ابْنُ سَعِيدٍ نَحْنُ سَعِيدٌ
 عَنْ عَمْرِو بْنِ مَعْبُدٍ
 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ
 سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

يَقُولُ لَا يَحْكُمُونَ رَجُلًا بِأَمْرِهِ وَلَا تَسْأَلُونَ أَمْرَهُ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 الْيَسْبُوتُ فِي عَزْوَةٍ كَذَا وَكَذَا وَخَرَجَتْ أَمْرًا فِي حَالَتِهِ قَالَ أَذْهَبَ فَابْتَغِ مَعَ أَمْرٍ أَيْكَ تَرْجِمُهُ ابْنُ مَرْثَدٍ
 سے روایت ہو کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ خلوت کر کوئی مرد سائے عورت کو بیٹھ کر اور عورت انہی
 ایک مکان میں تنہا جمع نہ ہوں اور نہ سفر کرے کوئی عورت مگر کہ اسکے سائے اسکا محرم ہو تو ایک مرد نے کہا کہ یا
 حضرت صلے اللہ علیہ وسلم میرا نام فلا نے فلا نے جہاد میں لکھا گیا یعنی جو لشکر فلا نے جہاد میں جاتا ہے اس میں میرا
 نام بھی لکھا گیا اور میری بی بی حج کو نکلی ہے یعنی تو میں کیا کروں ایسا جہاد کو جاؤں اور اپنی بیوی کو اکیلے حج کو جانے
 دوں یا بیوی کے سائے جاؤں اور جہاد کو نہ جاؤں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جاؤ اور اپنی عورت کو ساتھ
 جکر ف یہ حدیث ہم شرح کے حج میں گزر چکی ہے اور غرض اس سے یہی اخیر قول ہے کہ جاؤ اور اپنی عورت کی
 ساتھ حج کرو اور اس کو استفادہ ہو تب ہے کہ ایسے شخص کے حق میں حج جہاد سے افضل ہے اس لیے کہ جمع ہوا ہے واسطے
 اسکے ساتھ حج نفل کے یہی اسکے کمال کرنا حج فرض کا واسطے بی بی اپنی کے تو ہو گا یہ جمع ہونا واسطے اسکے
 افضل مجز جہاد سے جو حاصل ہو تب ہے مقصد اس سے سائیں اسکے کہ اور اس میں مشروعت بہکستی لشکر کی ہو
 اور نظر کرنی امام کی واسطے اپنی رعیت کی مصلحت کو رفع کیا وہ الجاسوس باب ہے جاسوس کے بیان میں
 وَالْجَسَّاسُ الْبَشَرُ يَنْسُجُ مَنَاسِكُ حَتَّى يَكُونَ بَاطِنُ أَمْرٍ سِرٌّ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى لَا يَحْنُ وَأَعْلَى وَفِي
 وَعَدَ وَكَلَّمَ أَوْلِيَاءَهُ اور خدا نے فرمایا کہ نہ پکڑو میرے دشمنوں کو اور اپنے دشمنوں کو دوست و مناسبت
 آیت کی یا واسطے اس چیز کے ہو کہ تفسیر میں آویگی جو قصہ کہ باب کی حدیث میں مذکور ہے تناسبت دل سکوکا
 اور یا واسطے اسکے کہ نکالا جاوے اس کو حکم جاسوس کو فار کا پس جب بعض مسلمانوں کو اس پر اطلاع ہوا کہ
 ان کو چھپاؤ نہیں بلکہ اس کو امام کے پاس لے جاؤ تاکہ وہ اس میں اپنی راسی کے موافق کام کرے اور اختلاف
 کیا ہے علماء نے یہی جواز قتل کرنے جاسوس قتل کے اور اس کی سخت آئندہ آویگی (فتح) حَلَّ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ
 عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا سَعِيدٌ قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ
 ابْنُ رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرُ وَالْعَدَدَاءُ
 ابْنُ الْأَسْوَدِ وَقَالَ أَنْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَافِ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا بِالطَّعِينَةَ وَمَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا
 فَأَنْطَلِقُوا تَعَادَى بِنَا حَيْلَنَا حَتَّى أَنْتَهِنَا إِلَى الرَّوْضَةِ فَإِذَا كُنَّا بِالطَّعِينَةَ فَقُلْنَا اخْرُجِي الْكِتَابَ
 فَقَالَتْ مَا مَعِيَ مِنْ كِتَابٍ فَقُلْنَا اخْرُجِي الْكِتَابَ أَوْ لَتُنْفِيَنَّ الشَّيْبَابَ فَأَخْرَجَتْ مِنْ عَقَاصِهَا
 فَأَتَيْنَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَازَيْنَاهُ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أَنَا مِنْ
 الشَّرِكَينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يَخْبِرُهُمْ بَعْضُ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

بَدْرَیَ بِسْكَارٍ وَاِیَّی بِالْعَبَاسِ وَ لَمْ یَكُنْ عَلَیْهِ ثَوْبٌ فَنَظَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ لَہٗ فَمَیْصَافُجًا
 فَمَیْصَصَ عَمْدِ اللہِ بْنِ اَبِی یَقْدَرُ عَلَیْہِ فَكَسَاہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ اَبَاہُ فَلِذَٰلِكَ نَزَعَ النَّبِیُّ صَلَّی
 اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ فَمَیْصَصُہُ الَّذِیْ لَبَسَہُ قَالَ ابْنُ عُیَیْنَہٗ کَانَتْ لَہٗ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ
 یَدٌ فَاَحَبَّ اَنْ یَّکَافِیَہُ تَرْجَمَہُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللہِ مِنْ رَوَاہِ ہُوَ کہ جب جنگ بدر کا دن ہوا تو قیدی لاکھ
 اور عباس بھی قیدیوں میں لاکھ گئے اور انہی کوئی کپڑا نہ تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے واسطے ہاتھ
 میں پیرا بن دیکھا تو لوگوں نے عبد اللہ بن ابی کلیر اس کے انداز کے موافق پایا تو حضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم نے وہ پیرا بن اسکو دینا یا پس اسی واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پیرا بن عبد اللہ کو مرنے کو
 دقت پنا یا ابن عیینہ نے کہا کہ اسکا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک احسان تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے پناہ لے لیا اسکو اسکا بدین باب فضل من اسلم علی یدِیہ رجلٌ باب بیان میں اس شخص کے
 جس کے ہاتھ پر کوئی مرد مسلمان ہو کہ حد کتابنا فَمَیْصَصُہُ سَعِیدُ بْنُ یَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ
 ابْنِ عَبْدِ اللہِ بْنِ عَبْدِ النَّعْرِیُّ عَنْ اَبِی حَارِثٍ اَخْبَرَنِی سَهْلٌ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ
 لَوْ مَخِیْرَ لِرَاحِلَتِیْنَ الرَّایَۃُ عِنْدَ اَرْحَلٍ یُعْطِی عَلَی یدِیْرِ یَرْحُبُ اللہُ وَرَسُولُہُ وَیُحِبُّ اللہُ وَرَسُولُہُ فَبَا
 اِنَّہُمْ لَیَلِیْہُمْ اِنَّہُمْ یُعْطٰی فَعَدَّ وَاَکْثَہُمْ رِجُوْہُ فَقَالَ اِنَّ عَلٰی فَعِیْلَ یَسْتَلِی عَیْیَہُ فَمَیْصَصُہُ فِی
 سَیْیَرِہٖ وَدَعَاہُ فَبَا اَنَّ لَہٗ یَکُنْ یَہُ وَجَّہٌ فَاَعْطَاہُ فَقَالَ اَفَا تِلْہُمْ حَتّٰی یَکُوْنُوْا مُتَشَاکِلًا فَقَالَ
 اَلْفَقْدَ عَلٰی رَسْلِکَ حَتّٰی تَنْزِلَ یَسْلَحَہُمْ اِنَّہُمْ اَدْعَمُہُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ وَاَخْبَرَنَہُمْ بِمَا یُحِبُّ عَلَیْہُمْ نَوَالِہُمْ
 یُضَدِّی اللہُ بِکَ رَجُلًا اَحَبُّ لَکَ مِنْ اَنْ یَّکُوْنُ لَکَ حُمْرُ النَّعَمِ تَرْجَمَہُ سَهْلٌ مِنْ رَوَاہِ ہُوَ کہ حضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم جنگ خیبر کے دن فرمایا کہ اللہ میں کل علم دو ٹکاس اس مرد کو جس کے ہاتھوں پہنچ کر گواہ خدا اور رسول
 خود دوست رکھتا ہے اور خدا اور رسول اسکو دوست رکھیں تو لوگوں نے وہ رات اس فکر میں گامی کر دی کہ
 حکم کو ملے تو جمع کو سب اصحاب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہر ایک شخص اسکا ہینڈ
 تھا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی مرتضیٰ کہاں ہیں لوگوں نے کہا کہ یا حضرت م انکی کہیں انکی
 میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لب مبارک انکی آنکھ پر لگائی اور انکے واسطے دعا کی تو اسی وقت
 انکو صحت ہو گئی جیسے کہ انکو کچھ درد نہ تھا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو علم دیا تو حضرت علی مرتضیٰ نے
 کہا کہ میں نے انے لڑوں کا بیان تمکے دی ہا ہی مثل میں نے مسلمان ہو جا دین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کہ چلا جا اپنے طور پر بیان تک کہ تو اپنے میدان میں اترے پھر اُسے اسلام کی درخواست کر اور خبر
 دی کہ جو اپنے خدا کا حق واجب ہے پس قسم ہے اللہ کی کہ خدا کا ہدایت کرنا ایک مرد کو تیرے بھتیجے میرے

نہایت
سچ

واسطے بہتر ہے تبھکو سرخ اونٹ ملے سرف اور مراد اس حدیث سے یہاں یہی اخیر ہے کہ خدا کا ہدایت کرنا ایک مرد کو تیرے سبب بہتر ہے تبھکو سرخ اونٹ ملے اور یہ ظاہر ہے ترجمہ بابہ میں مراد اس حدیث کی شرح معافی میں آئیگی (فتح) **کَابُ الْأَسَاذِ فِي السَّلَاسِلِ قِيدُونُ كَوْبُخِرُونَ** میں باندہ کرنا کا بیان **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا غُنْدَرٌ ثنا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْلَعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَحِبُّ اللَّهُ مَنْ قَدِمَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فِي السَّلَاسِلِ** ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تعجب کیا نہ لے پیسے راضی ہو ان لوگوں کو حال سے جو بہشت میں داخل ہونگے زبخیرون میں **ف** اور ابو داؤد میں کہ کہیں جو جاتے ہیں طرف بہشت کی زبخیرون میں اور تحقیق گزری چکی ہے توجیہ عجب ہونے کی اللہ کے حق میں بیجا ابتدا جہاد کے اور یہ کہ اسکے صفحہ خدا کی رضا مندی ہے اور مانند اسکی ابن سیر نے کہا کہ اگر مراد حقیقت زبخیرون کا ہے گردنوں میں تو ترجمہ مطابق ہے اور اگر مراد مجاز ہے اگر اسے تو نہیں ہے مطابق میں کہتا ہوں کہ زبخیرون کا گردنوں میں ہونا مفید ہے سوائے حالت دنیا کے پس نہیں ہو کوئی مانع حل کرنے اسکے حقیقت پر اور معنی یہ ہیں کہ بہشت میں جاویں گے اور مسلمان ہونے سے پہلے زبخیرون میں تہو یعنی زبخیرون میں بند ہو کر آئے ہوا اور آل عمران کی تفسیر میں ابو ہریرہ سے آویگا کہ تم خیر امتہ اخر جبت للناس کی تفسیر میں کہ لوگوں میں بہتر وہ لوگ ہیں جو اپنے جانیگے اس حالت میں کہ انکی گردنوں میں زبخیرون ہونگے یہاں تک کہ اسلام میں داخل ہونگے آج جوڑی نے کہا کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ وہ قیدیو گئے ہیں جہاں انہوں نے اسلام کی صحت معلوم کی تو خوشی سے اسلام میں داخل ہوئے پہر بہشت میں داخل ہوئے پس ہوگا اگر اہ قید کرنے پر وہ سبب ہیں اور گویا کہ اس نے اطلاق کیا ہے اگر اہرتسل کو اور جبکہ بہشت میں داخل ہوئے کا وہی سبب تھا تو قائم کیا سبب کو جبکہ سبب کی اور طبی نے کہا کہ احتمال ہے کہ ہومر اوسانہ زبخیرون کے کہیں چنا جسکو خدا کہیں چاہے اپنے خاص بندوں سے مگر اہی سے طرف ہدایت کی لیکن حدیث آل عمران کی تفسیر میں دلالت کرتی ہے کہ مراد ائمہ سے حقیقی قید ہے اور مانند اسکی ہے جو ابو طفیل کے طریق سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جو لوگ اپنی امت کو دیکھے کہ بہشت کی طرف لائے جاتے ہیں زبخیرون میں ناخوشی سے کہتا ہے کہ یا حضرت! وہ کون ہیں فرمایا وہ ایک قوم عجم کی ہے کہ ہاجرین انکو قید کرینگے اور انکو جبراً اسلام میں داخل کرینگے اور ایسا برا سیم جلی مو منع کیا ہے اُسے حل کرنے اسکے کو حقیقت قید پر اور کہا کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ اسلام کی طرف کہیں جو جاویں گے اس حال میں کہ ناخوش ہونگے پس ہوگا یہ سبب داخل ہونے انکے کا بہشت میں آمد یہ مراد نہیں کہ وہاں زبخیرون ہوگا اور حضرون نے کہا کہ احتمال

ہم مشنوں اپنے کے رقتہ کبابی اہل الذکر یستون فیصاب الودک والذ رکری باب ہویان من اہل دار
 کے یہی کافرون کے کہ شہرون میں رہتے ہیں بنجون کیسے جاوین پس انکی اولاد اور لڑکے ماری جاوین یعنی کیا
 یہ جائز ہے یا نہیں ف اور سمجھا جاتا ہے قید کرنے اسکے سزا تارو جالے اولاد انکی کے بند کرنا خلاف کلا
 اسکے یعنی اختلاف صرف اسی میں ہے اور جاز بنجون کو لے کا جبکہ اس کو خالی ہو امام احمد نے کہا کہ بنجون
 کر لے کا کوئی ڈہنیز اور میں نہیں جانتا کہ کسی نے اسکو مکروہ جانا ہو زفتہ یما لایلا یعنی بیانا کے معنی
 لیلہ میں یعنی رات کو ف بیانا قرآن کا لفظ ہے حرایت و جارء باسنا بیانا میں واقع ہے اور بخاری کی
 عادت ہو کہ جب حدیث میں کوئی ایسا لفظ واقع ہو جو قرآن کے لفظ کے موافق ہو تو اس قرآن کا لفظ
 کی تفسیر کر دیتا ہے واسطے جمع کرنے دونو صلیحوں کے اور واسطے تبرک حاصل کرنے کو ساتہ دونو امر و
 (فتہ) کتبیت لیلہ لیلہ لیلہ سب قرآن کے الفاظ میں جو اس مادی سے ہیں اور مراد بیت ہو یہ آیت
 ہے بیت و لہم غیر الذی نقول یعنی ان سب افظون کہ معنی بنجون کے ہیں اور معنی بیات کو جو مراد
 ہیں حدیث میں یہ ہیں کہ لوٹ کرے کافرون کو رات میں سزا اس طوع کے کہ انکے فزون میں تیز اور فر
 نہ ہو کے (فتہ) حکل تناعل بن عبد اللہ تناسفین ثنا الزہری عن عنبید اللہ عن ابن عباس
 عن الصعب بن جنامہ قال سئل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالابواء و یودان و سئل عن اہل
 الذکر یستون من الشریکین فیصاب من نسائہم و ذرائہم قال ہم منهم و سمعہ یقول لیس
 الا للہ و لرسولہ و عن الزہری انہ سئل عن عنبید اللہ عن ابن عباس قال سئل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 و کان عمر و عبد بنی ناعن ابن شہاب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسمی عنہ من الزہری
 قال اخبرنی عنبید اللہ عن ابن عباس عن الصعب قال ہم منهم و لہم یقول لیس لہم و سمعہ یقول لیس
 ابائہم ثم حمہ صعب بن جنامہ عن زید بن اسلم عن سہیل بن عبد اللہ عن سہیل بن عبد اللہ عن سہیل بن عبد اللہ
 میں کہ دونو نام ہیں دو مجاہدون کے پس پوچھے کہ حال اہل دار حرب کسے کہ بنجون کی جاوین مشرکون کی پس
 ماری جاوین انکی عورتیں اور انکے لڑکے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بھی انہیں میں سے ہیں اور
 میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ انہیں ہے را کہہ مگر واسطے اللہ کے اور اسکے رسول
 ف یہ جو فرمایا کہ وہ بھی انہیں میں سے ہیں تو مراد یہ ہے کہ اس حالت میں وہ حکم میں برابر ہیں اور
 مراد انہیں کہ جائز ہے مار ڈالنا انکا ساتہ طریق قصد کو طرف انکی بلکہ مراد یہ ہے کہ جب ممکن ہو پہونچنا طرف
 باپوں کی ساتہ مائے اولاد انکی کے پس اگر ماری جاوین واسطے مختلط ہونے لے کو ساتہ لے تو جائز ہے
 قتل کرنا انکا اور ایک روایت میں ہے کہ منع فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنے عذوق کو

اور لڑکوں کے روایت کی یہ حدیث ابو داؤد نے اور سائے معنی اسکے کو زہری سے سائے دوسرے طریق کے اور شاید کہ زہری نے اشارہ کیا ہے سائے اسکے طرف مستوخ ہونے حدیث صحیح کے اور مالک اور ازماعی نے کہا کہ نہین جائز ہے قتل کرنا عورتوں اور لڑکوں کا کسی حال میں یہاں تک کہ اگر اہل حرب اپنی عورتوں اور لڑکوں کو بجائے ڈٹال کے اپنے آگے کرین یا پناہ لین سائے قلعے یا گشتی کے اور اپنی عورتوں اور لڑکوں کو اپنے سائے گرد امین تو نہین جائز ہے نیز اندازی کرنی طرف انکی اور نہ جلانا انکا اور ایک روایت میں ہے کہ یہ آپنے جنگ حنین کے دن فرمایا اور ایک روایت میں ہے کہ نہ قتل کر مژدور کو اور نہ اولاد کو اور ایک روایت میں ہو کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو ایک عورت قتل کی ہوئی آپ کے پاس لائی گئی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ نہ لڑائی تھی اور عورت کو مارنے سے منع فرمایا اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے طائف میں ایک عورت قتل کی ہوئی دیکھی تو فرمایا کیا میں نے عورتوں کے مارنے سے منع نہین کیا کس نے اسکو مارا ہے تو ایک مرد نے کہا کہ میں نے اسکو مارا میں نے اسکو اپنے پیچھے سوار کیا تھا تو اس نے چاہا کہ مجھ کو اگر مار ڈالے تو میں اسکو مار ڈالوں تو حکم کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پس مٹی سے دبا دی گئی اور احتمال ہے کہ واقع متعدد ہو اور جسکی طرف انکے غیر دن نے میل کیا ہے وہ تطبیق دیتے ہیں درمیان دونو حدیثوں کے جیسا کہ میں نے پہلے اسکی طرف اشارہ کیا ہے اور غیال ہے شافعی اور کوفیوں کا اور کہتے ہیں کہ اگر عورت لڑے تو اسکو مار ڈالنا جائز ہے اور ابن حبیب لکھتے ہیں کہ کہا کہ نہین جائز ہے قصد کرنا طرف مارنے اسکے کی جگہ نگریہ کہ لڑائی کی مباشرت ہو اور اسکی طرف قصد اور سبب لڑکا جو بلوغت کو قریب پہنچا ہو اور تاہم کہ لڑکی تہ جہو کے قول کو جو ابو داؤد وغیرہ نے ریحاح سے روایت کی کہ میں ایک جہاد میں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگ جمع ہوئے دیکھے تو ایک عورت قتل کی ہوئی دیکھی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ یہ عورت تو نہین لڑائی تھی پس تحقیق مفہوم اسکا یہ ہے کہ اگر عورت لڑے تو قتل کیجاوے اور اتفاق کیا ہے تمام نے جیسا کہ نقل کیا ہے ابن بطلال وغیرہ نے اوپر منع ہونے قصد کے طرف قتل کرنے عورتوں اور لڑکوں کے یا پر عورتین پس واسطے ضعیف ہونے انکے کے اور یا پر لڑکے پس واسطے قصور انکے کو فعل کفر سے اور سوا اہل کفر ان سب کو باقی رکھنے میں نفع اٹھانا ہے سائے انکے یا تو سائے غلام بنائیکے یا سائے بدل لینے کو اس شخص کے حق میں جبکہ بدل لینا جائز ہے اور حکایت کیا ہے حازمی نے ایک قول سائے جواز قتل کرنے عورتوں اور لڑکوں کے بنا برظاہر حدیث صحیح کی اور گمان کیا ہے کہ وہ ناسخ ہے واسطے حدیث نبی کے اور قریل مغربیت ہے اور اس حدیث میں کو اصل ہے اوپر جواز عمل کرنے کو سائے عام کے یہاں تک کہ وارد ہو خاص اس واسطے

کہ اصحاب نے استدلال کیا سائے عموامت کو جو دلالت کرتے ہیں اور پر جواز قتل اہل شرک کے پہر منع کیا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنے عورتوں کے کو اور لڑکوں کو سے پس خاص کیا گیا یہ عموم اور احتمال ہے کہ
استدلال کیا جاوے سائے اسکے اور جواز تاخیر بیان کے وقت خطاب سے وقت حاجت تک اور ہستنا
کیا جائے اس سے رو کر اس شخص پر جو جدا ہوتا ہے عورتوں سے اور انکے سوا اور قسموں مال کے کو واسطے
زہر کے اس واسطے کہ اگرچہ حاصل ہوتا ہے اُسے ضرر دین میں لیکن موقوف ہو جدا ہونا اُسے اور پر حاصل
ہونے اس ضرر کے پس جب ضرر حاصل ہو تو بیکہ نہیں تو بقدر حاجت کہ اس سے لیو (فتح) **بَابُ**
قَتْلِ الصَّبِيَّانِ فِي الْحَرْبِ لِأَيِّ مَيِّنَ لِرُكُونِ كَسَرِ الْمَيِّنِ كَمَا بَيَّنَّ **حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ تَنَاوَلْنَا**
عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَةً وَجَدَتْ فِي بَعْضِ مَعَارِيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَقُولَةً فَأَنكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلَ الصَّبِيَّانِ وَالنِّسَاءِ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی جنگ میں ایک عورت مقتول پائی گئی تو انکار کیا حضرت صلی اللہ
وسلم نے قتل کرنے لڑکوں کے کو اور عورتوں کو سے **بَابُ قَتْلِ النِّسَاءِ فِي الْحَرْبِ لِأَيِّ مَيِّنَ** عورتوں
کا مارنا یعنی جائز ہے یا نہیں **حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لَأَيِّ أُسَامَةَ حَدَّثَكُمْ عَبْدُ اللَّهِ**
عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَجَدَتْ امْرَأَةً مَقُولَةً فِي بَعْضِ مَعَارِيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَسُولُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ ترجمہ ابن عمر سے
روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض جنگوں میں ایک عورت مقتول پائی گئی پس منع کیا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنے عورتوں کے کو اور لڑکوں کے کو **ف** اور طبرانی نے ابوسعید سے روایت
کی ہے کہ منع فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنے عورتوں کے کو اور لڑکوں کے کو اور فرمایا کہ وہ
اُس شخص کے ہیں جو غالب ہو (فتح) **بَابُ لَا يُعَذَّبُ بَعْدَ ابْنِ اللَّهِ** نہ عذاب کیا جاوے سائے عذاب اب
ف اسی طرح قطع کیا ہے اُس نے حکم کو اس سلمین واسطے **واخ** ہونے دلیل سکی کہ نزدیک کے
اور محل اسکا وہ ہے جبکہ نہ متعین ہو چلانا طریق طرف غلبہ کی اوپر کفار کے بیچ حالت لڑائی کے (فتح)
حَدَّثَنَا ثَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ تَنَاوَلْنَا اللَّيْثُ عَنْ بَكْرِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ
قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْثٍ فَقَالَ إِنَّ وَجَدْتُمْ فَلَا تَأْوُوا وَلَا تَأْكُلُوا
بِالنَّارِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ ارْتَدْنَا الْحَرُوجَ إِنِّي أَمَرْتُكُمْ أَنْ تَحْرِقُوا
فَلَا تَأْوُوا وَلَا تَأْكُلُوا أَنَّ النَّارَ لَا يُعَذَّبُ بِهَا إِلَّا اللَّهُ فَإِنْ وَجَدْتُمْ مَوْتَهَا فَاقْتُلُوهَا ترجمہ ابوسعید
سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم ایک لشکر میں بھیجا سو فرمایا کہ اگر تم فلا نے فلا نے

آدمی کو پاؤ تو انکو آگ سے جلا دیجیو پھر جب ہم نے نکلنے کا ارادہ کیا تو ہم آپ کو دواغ کرنے کیلئے آئے تو فرمایا کہ البتہ میں تمکو حکم کیا تھا کہ فلاںے فلاںے آدمی کو جلا دیجیو اور مقرر آگ سے جلانا اور عذاب کرنا سو کہ خدا کے کسی کو نہ چاہیے سو اگر تم ان دونوں کو پاؤ تو قتل کر ڈالو ف ابن اسحاق نے روایت کی ہے کہ ان دونوں میں سے ایک ہسار بن اسود ہے اور دوسرا نافع بن قیس ہے اور انکا دفعہ یوں ہے کہ جب ابوالواص حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وانا دیئے زینب بنت رسول کا خاوند قید ہو کر پکڑا آیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو مدینے سے چوڑا دیا اور اُس پر شرط کی کہ زینب کو جہان پہنچا دے تو اُس نے زینب کا سامان تیار کر کے اسکو ایک اونٹ پر سوار کر کے مدینے کی طرف روانہ کیا اور ہسار بن اسود اور نافع بن قیس دونوں اس کے ساتھ ہو لیے تو دونوں نے زینب کو اونٹ کی کوچین کاٹ ڈالیں سو وہ گر پڑیں اور اُس سے بیمار ہوئے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک چوٹا لشکر بھیجا اور فرمایا کہ اگر تم ان دونوں کو پاؤ تو انکو لکڑیوں کے ٹھنڈوں میں ڈالو پھر انکو آگ لگاؤ اور یہ جو فرمایا کہ ہمیں عذاب کرتا ساتھ آگ کے مگر اسد تو یہ خبر ہے ساتھ معنے بنی کے اور اختلاف کیا ہے سلف نے بیچ جلائے کے سو عمر بن عبدالمطلب نے تو اسکو مطلق کر دیا جانا ہے برابر ہے کہ ہو یہ سبب کفر کے یا بیچ حالت لڑائی کے یا بطور قصاص کے اور علی مرتضیٰ اور خالد بن ولید نے انکو جائز رکھا ہے اور قصاص کا بیان قریب و بیک اور مہلت کہا کہ یہ بنی تخریجی نہیں بلکہ بطور قطع کو ہے اور دلائل کرتا ہے اور جواز جلائے کو فعل اصحاب کا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عربیوں کی آکھوں میں لوہے کی چینیں گرم کر کے پیر میں اور تحقیق جلا یا صدیق اکبر نے باغیوں کو ساتھ آگ کے روبرو اصحاب کے اور خالد بن ولید نے مرتدوں کو جلا یا اور مدینے کے اکثر علماء جائز کہتے ہیں جلا نا قلعوں کا اور سواریوں کا ایسے اہل پر کہا ہے مشکوٰۃ ثوری اور اوزاعی سلا اور ابن مسیر نے کہا کہ ہمیں حجت ہے بیچ اُس چیز کے کہ ذکر کی واسطے جواز کے اس واسطے کہ عربیوں کا قصہ بطور قصاص کے تھا یا منسوخ ہے جیسار پہلے گزرا اور جائز رکھا ایک صحابی کا معارض ہے ساتھ منع دوسرے صحابی کے اور قصہ قلعوں اور سواریوں کا مفید ہے ساتھ ضرورت کو طرف اسکی جبکہ متعین ہو راہ واسطے فتح پانے کو دشمن پر اور بعضوں نے انہیں سے قید کیا ہے اسکو ساتھ ایسے کہ نہ ہو ساتھ ان کے عورتیں اور لڑکے کا تقدم اور ایرباب کی حدیں پس ظاہر ہے کہ اس میں حرمت کو واسطے ہو اور وہ نسخہ ہے واسطے پہلے حکم اس کے کو برابر ہے کہ وحی سے ہو یا اجتہاد سے اور وہ محمول ہے اعلیٰ شخص پر جو قصہ کہ طرف اسکی بیچ شخص معین کے اور تحقیق اختلاف کیا گیا ہے بیچ مذہب لاک کے اصل مسئلے میں اور بیچ مذہب میں کے اور بیچ قصاص کے ساتھ آگ کے اور اس حدیث میں جواز حکم کا ہے ساتھ چیز کے اذروئے اجتہاد کے پھر جرم کرنا اس کو اور استجاب ذکر

اگرنا ذیل کا نزدیک حکم کے واسطے دور کرنے التباس کے اور نائب کرنا حد و ن دیرہ میں اور یہ کہ نہ ملے گا اور
ہونا نہیں اور ہاں عقوبت کو اُس شخص سے کہ اسکا مستحق ہے اور اس میں کراہت مارنا جو ن وغیرہ کا ہے سا
اگر کے اور میں منسوخ کرنا سنت کا ہے ساتھ سنت کا اور اس پر اتفاق ہوا اور ہمیں ستر و عیت و دواعیٰ کرنے سا
لی ہے واسطے اکابر اہل بدلہ پنے کو اور دواعیٰ کرنا اصحاب اسکی کا واسطے اسکے ہی اور ہمیں جواز نسخ حکم کلبہ
پہلے عمل کرنے کو ساتھ اسکے پہلے قادر ہونے کو اسکے عمل پر اور اس پر اتفاق ہے مگر بعض معتزلون کو اور یہ
مسئلہ غیر اس مسئلے کے جو مشہور ہے اصول میں یہ واجب ہونے عمل کے ساتھ نسخ کے پہلو بنانے اسکے کو اور
اسکا کو ذکر نماز کے ابدار میں گذر چکا ہے اور تحقیق اتفاق کی ہے انہوں نے اسے کہ اگر اسکے معدوم کرنے پر
قادر ہوں تو ثابت ہوتا ہے حکم اسکا یہ حق انکو کے اتفاقا پس اگر قادر ہوں تو مجھ کو اس پر میں کو انکے

حق میں اسکا حکم ثابت نہیں ہوتا اور بعض کہتے ہیں کہ وہ میں ثابت ہوتا ہے جسے کہ سوتا ہو ولیکن وہ مذکور ہے (فتح) **حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ تَنَاوَلْنَا عَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ عَلِيًّا حَرَّقَ قَوْمًا فَمَلَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ أَنَا لَأَحِقُّهُمْ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُعَذِّبُوا عِبَادَ اللَّهِ وَلَقَدْ كُتِبَ لَكُمْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ تَرْجِمُوهُ** سے روایت ہو کہ علی مرتضیٰ نے ایک قوم کو آگ سے جلا دیا سو یہ خبر ابن عباسؓ کو پہنچی تو ابن عباسؓ نے کہا کہ اگر کرتا ہوتا تو انکو نہ جلاتا اس واسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ عذاب کر دساتے عذاب اللہ کے اور اللہ میں انکو قتل کرتا جیسا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان اپنا دین بدلے ایسے عورتہ ہو جاوے تو اسکو مار ڈالو تو یہ خبر علی مرتضیٰ کو پہنچی تو فرمایا کہ خرابی ہو ابن عباسؓ کو فوج جنکو علی مرتضیٰ نے قتل کیا وہ عورتہ لوگ تھے **بَابُ قَوْلِهِ أَتَى عَلَى قَوْمًا مِمَّا بَعْدَ وَامَّا فِدَاءٌ حَتَّى تَضْمَحَ الْحُوبُ** اور آزار کھا رہا ہے بیان میں اس آیت کو کہ جب تم ٹھانٹی کرو سنکروں سے تو اگر دین مارو یہاں تک کہ جب بہت کرو خوریزی پہنکے تو مضبوط بانہ ہو قیدی کو پہر یا احسان کریو پیچھے اور یا چھروائی لیجو میان تک کہ رکھدو لاڑائی اپنے ہتھیار لینے بالکل موقوف ہو جاوے **فِيهِ حَدِيثٌ ثَمَانَةٌ** اس باب میں تمام کی حدیث وارد ہوئی ہے فگویا یہ اشارہ ہے طرف حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی پہلے قسے اسلام تمام کے اور یہ حدیث پوری سخاوی میں آدگی اور مقصود اس کے اسجگہ یہ فعل تمام کا ہے کہ اگر تم قتل کرو گے یعنی مجھکو تو قتل کرو گے خون دالے کو لینے میرا خون ساقط نہیں ہوگا بلکہ میری قوم اسکا بدلہ لےگی اور اگر انعام کرو گے تو انعام کرو گے قدر دان پر لینے میری طرف سے اسکے بدلے سلوک ہوگا اور اگر تم مال چاہتے ہو تو مانگو جو نقد یا ہو لینے دے جاوے پس تم تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو اپسر برقرار کیا اور نہ انکار کیا اسپر تقسیم کا پیرائے بعد اسپر احسان پس ہوگی

ع
نسخه
ملاک
الوحد

اس میں تعویذ واسطے قول جمہور کہ امر بیچ قیدیوں کا فرون کے مردوں سے طرف اختیار امام کے ہو کر کرو
 ان میں جو زیادہ فائدہ دینی والا ہو مسلمانوں کو اور اسلام کو اور کھانہ پھری اور مجاہد اور ایک جماعت نے کہ کافروں کے
 قیدیوں کو مال لیکر چھوڑ دینا ہر گز جائز نہیں اور حسن اور عطاء سے روایت ہو کہ قیدیوں کو قتل نہ کیا جاوے بلکہ
 امام کو اختیار ہے ویران احسان کرنے کو اور چھڑوائی لیکر چھوڑ دینے کو اور امام مالک سے روایت ہو کہ نہیں چھڑو
 ہو احسان کرنا بغیر چھڑوائی لینے کو اور نہ ساتھ گیر اسکے کو اور طحاوی نے کہا کہ ظاہر آیت کا حجت ہو واسطے جمہور کے
 اور اسی طرح حدیث ابو ہریرہ کی بیچ قصے تمام کے لیکن تمام کے قصے میں ذکر قتل کا ہے اور ابو بکر رازی نے
 کہا کہ حجت پکڑی ہے ہمارے اصحاب نے واسطے مکروہ ہوئے چھڑوائی منکرین کے ساتھ مال کے ساتھ اس
 آیت کا۔ لولا کتاب من اللہ سبق الایہ یعنی اگر نہ ہوتی ایک بات کہ لکھ دیکھا اللہ آگے تو مٹا دیتا اس لینے
 میں بڑا عذاب اور نہیں محبت ہو واسطے ان کے اس میں اس واسطے کہ یہ غنیمت کو محال ہوتے تو پہلے بنا لیا
 اگر غنیمت کو محال ہونے کی بعد یہ کرے تو یہ مکروہ نہیں اور یہی شکیک بات ہو اور تحقیق حکایت کیا ہے کہ
 نے ہی میں اختلاف کو بیچ اسکے کہ دو مردوں سے کون راجح ہے یعنی وہ چیز کہ مشورہ کیا ساتھ اسکے صدق
 اگر نہ چھڑوائی لیکر چھوڑ دینے کی یا وہ چیز کہ مشورہ دیا ساتھ اسکے عمر نہ قتل کرنے کی سو ایک گروہ نے
 عمر نہ کی راہ کو ترجیح دی ہے واسطے ظاہر آیت کو اور واسطے اُس چیز کے کہ بیچ قصے حدیث عمر نہ کے ہر قدر
 صلے اللہ علیہ وسلم کے قول ہو کہ میں دنا ہوں واسطے اُس چیز کے کہ سامنے کی گئی تیرے۔ ساتیوں پر
 عذاب ہو واسطے لینے ان کے کہ چھڑوائی کو اور ایک گروہ نے صدیق البر کی راہ کو ترجیح دی ہے اس واسطے
 کہ اس وقت اسی پر حال قرار پایا ہے اور واسطے موافق ہونے ان کی کے اس کتاب کو کہ آگے گذر چکی اور
 واسطے موافق ہونے اسکے کہ اس حدیث کو میری رحمت میرے غضب بڑھ گئی ہے اور واسطے حاصل
 ہونے حب عظیم کے بعد اسکے داخل ہونے بہت لوگوں کے انہیں کی بیچ اسلام کے اور صحبت میں او
 جو لے پید ہو جو تھا اور جو نیا اسلام لایا اور سوا اسکے جو تامل سے معلوم ہوتا ہے اور حل کی گئی تہدید ساتھ
 عذاب اس شخص کے حق میں جس نے اختیار کیا چھڑوائی کو پس حاصل ہوگا مال دنیا کا مجرد اور اللہ نے اُن
 یہ بات معاف کی (فتح) وَقَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ مَا كَلَّا لِيَنبَغِيَ اَنْ يَكُوْنَ لَهُ اَسْرٰى حَتّٰى يَتَّخِذَ فِي الْاَرْضِ
 يَعْنِي يَغْلِبُ فِي الْاَرْضِ زُرْدًا وَنَ عَرَضَ الدِّنْيَا الْاِيَّةَ يَمْنَةً اور خدا نے فرمایا کہ نہیں چلیے نبی کو کہ اسکے
 ماتہ میں قیدی ہوں جب تک کہ نہ خوات کرے زمین لینے غالب ہو و زمین میں تم چاہتے ہو مال دنیا
 کا آخریت تک ف ابو عبیدہ نے کہا کہ انھوں نے سنی غالب ہونے کو میں اور مجاہد سے روایت ہو کہ اُس کے
 سامنے قتل کرنے کو اور بیچنے کو میں کہ اس میں مبالغہ کرنا ہے اور بیچنے کو میں کہ سامنے اسکے یہ میں کیا

۴ اور ضعیف سے روایت کے احسان کرنا ہر گز جائز نہیں ساتھ چھڑوائی لینے کو

کہ قادیان میں اور مسل اٹھان کا لغت میں شدت اور قوت ہو اور اشارہ کیا ہے بخاری نے سائے اس
 ایت کو طرف قول مجاہد وغیرہ کی جو کفار کے قیدیوں سے چہرہ وائی لینے کو منع کرتے ہیں اور حجت انکی اس
 ایت سے یہ ہے کہ خدا نے انکار کیا ہے چہرے قیدیوں کو کفار بدر کے کو اوپر مال کے پس دلالت کی ایت نے
 اوپر نہ جائز ہونے اسکے کو بعد اسکے اور حجت پکڑی ہے جنہوں نے سائے اس ایت کو کہ قتل کر و مشرکین کو
 جس جگہ انکو پاؤ گہا اُسے پس نہیں استثنایا کیا جاتا اس سے مگر وہ شخص کہ جائز ہے لینا جزیہ کا اس سے
 اور صحاح کے کہا کہ بلکہ قول اللہ تعالیٰ کا۔ فاما بعد واما فدا ناسخ ہے واسطے اس ایت کو فاقلو المشرکین
 حجت و بعد تو ہم اور ابو عبیدہ نے کہا کہ ان آیتوں میں کوئی آیت منسوخ نہیں بلکہ وہ محکم ہیں اور یہ اس
 واسطے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عمل کیا سائے اس چیز کے کہ دلالت کی اس پر تمام آیتوں میں بیچ
 تمام احکام اپنے کو پس جنگ کر و ن بعض کا فزون کو قتل کیا اور بعضوں کو مال لیکر چھوڑ دیا اور بعضوں
 کو احسان کر کے چھوڑ دیا اور اسی طرح بنی قریظہ کو قتل کیا اور بنی مصطلق پر احسان کیا اور کے میں ابن خثل
 وغیرہ کو قتل کیا اور انکے سوا ہر لوگوں پر احسان کیا اور قوم ہوازن کے لڑکے بالوں کو قید کیا اور انہیں
 کیا اور احسان کیا تا مہر پس یہ کل جہوں کے قول یہ دلالت کرتا ہے کہ یہ امام کی راہ کی طرف ہے اور حاصل
 احوال انکے کا اختیار دینا امام کہے بعد قید کرنے کو درمیان مقرر کر کے جزیہ کے واسطے اس شخص کے
 جس سے لینا اسکا مشروع ہے یا مار ڈالنا یا غلام بنانا یا احسان کرنا سائے عوص کے یا بغیر عوص کے یہ
 حکم مردوں کے حق میں ہے اور اس پر غور تین اور لڑکے پس غلام بنائے جاویں سائے نفس قید کے اور
 جائز ہے بدلہ لینا سائے قیدی عورت کا فرہ کے بدلے قیدی سلمان مرد کے یا سلمان عورت کو نزدیک
 کا فزون کے اور اگر قیدی سلمان ہو جاوے تو دور ہو جاتی ہے اس سے قتل اتفاقاً اور کیا وہ غلام ہوتا
 ہے یا باقی فصلتیں باقی رہتی ہیں دو قول ہیں واسطے علماء کے (فتح) باب ۱۱ ھَلْ لِلْأَسِيرِ أَنْ
 يَقْتُلَ أَوْ يُجَدِّدَ الدِّينَ أَسْرَؤُہُ حَتَّى يَنْجُو مِنْ الْكُفْرِ فَيَدَّ الْمُسْلِمُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 باب ۱۱ بیان میں اسکے کہ کیا جائز ہے واسطے قیدی کے یہ کہ قتل کرے یا دغا بازی کرے ان لوگوں سے
 جنہوں نے اسکو قید کیا اس باب میں حدیث مسودہ کی ہے جو اس نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت
 کی ہے فایہ اشارت ہر طرف فقہ ابو عبیدہ کی اور وہ بطور ربط کی تشریح کے بیان میں گذر چکا ہے
 اور وہ ظاہر ہے ترجمہ باب میں اور یہ بھی اختلافی مسلوک ہے اسی واسطے نہیں یقین کیا اُس نے
 اس میں سائے حکم کے چھوڑنے کہا کہ اگر انہوں نے اسکو میں جانا ہو تو انکے سائے عہد پورا کرے بیان
 کہ مالکے کہا کہ نہیں جائز ہے یہ کہ اُسے بہاگے اور مخالفت کی ہے اسکی انتہا ہے پس کہا اس نے کہ اگر

[illegible]

یعنی گرم کر کے کھانے کا حکم کیا سو گرم کی نیکی لکھوا گئی آنکھوں میں پیر کر لندھا کہ اگر کوئی شے دیکھتا ہے تو اس سے
 سوچ لگی گئی میں اپنی نگاہیں ہوسو لکھو کوئی پانی نہ دیتا تھا بیان کہ کہہ گئے یہ تو اس کے لئے کہ اس سے شے نہ
 اور چندی کی اور خدا اور اسکے رسول سے اپنی کی اور دوسرے زمین میں فدا کر کے کہتے تھے کہ اس کے لئے کہ اس کو
 و اور نہیں ہے اس حدیث میں تصریح اسکی کہ انہوں نے سوچا کہ وہاں کوئی شے نہ دے گا کہ اس کے لئے کہ اس کو
 چیز کی کہ اسکے بعض طریقوں میں فائدہ ہوئی ہے جیسا کہ مسلم نے دوسرے جہاں سے روایت کیا ہے کہ اس کے لئے کہ اس کو
 کہ حضرت صلوات اللہ علیہ وسلم نے عربیوں کی آنکھوں میں گرم سداشی ڈال کے لکھوا دیا کہ اس کے لئے کہ اس کو
 چر لے والوں کو گرم سداشیوں سے لکھوا دیا تھا انہوں نے ابطال کے کہا کہ اگر یہ ملو نہ ہو تو کیا ہوتا ہے سو عربیوں کے لئے
 بطریق اولیٰ اس سے کہ جب انکی آنکھوں میں گرم سداشی پھینکی دے رہا ہے اور وہی عذاب کرنا ہے سداشی کے اگرچہ
 سداشیوں کے سداشیوں کے پیر انرا کیا کہ انہوں نے سداشیوں کے سداشیوں کے سداشیوں کے سداشیوں کے سداشیوں کے سداشیوں کے
 الطہارۃ میں گذر چکی ہے (فقہ) باب فیہ تجزیہ کے ہو اور وہ مانع فصل کی ہے پہلی باب ہو اور ان کے درمیان
 مناسبت یہ ہے کہ نہ تجاوز کیا جاوے سداشیوں کے جس کے جواز ہو طواف اس شخص کی جو اسکا مستحب ہو پس تہتہ
 وارو کی ہو بخاری نے اس میں حدیث ابو ہریرہؓ کی ہو جو تحریر فرماتے ہیں کہ اور اس نے یہ سداشیوں کے طرف اس چیز کی کہ اس کو
 بعض طریقوں میں فائدہ ہوئی ہے کہ اس نے اس کی طرف دیکھی کہ اس نے اس کے لئے کہ اس کو سداشیوں کے سداشیوں کے سداشیوں کے
 اشارہ ہے طرف اسکی کہ اگر وہ ایک چیز نہ لکھو لکھو عتاب ہوتا اور نہیں پوچھتا ہے کہ رحمت اللہ علیہ کے سداشیوں کے
 اسکے موقوف ہو اس پر پہلے نبیوں کی شہادت کیا ہمارے واسطے شرع ہے اور اسکی پوری شرح بد الخلق میں ہوگی
 (فتح) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِيمَ الْكَلْبِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَسْتَدَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ
 قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَرَضَتْ مَلَأَةً بَيْنَا مَرْثَةَ الْوَلَدِ وَالْمَرْثَةَ الْوَلَدِ فَاحْرَقَتْ
 فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهَا أَنْ قَرَضَتْ مَلَأَةً أَحْرَقَتْ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ لَسَمَّ اللَّهُ نَزَمَ بَعْضُ الْوَلَدِ بَعْضَ الْوَلَدِ مِنْ رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ
 حضرت صلوات اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اگر کوئی چیز دیکھتی ہے کہ کسی نے یہ چیز کو لکھا تو اس سے حکم یہ ہے جو چیزوں کا کہ اس کو
 جلا دیا گیا تو اس نے اس پہ بھی طرف دیکھی کہ اس نے یہ چیز کو لکھو لکھو عتاب ہوتا اور نہیں پوچھتا ہے کہ رحمت اللہ علیہ کے سداشیوں کے
 خدا کی تسبیح کرتا تھا باب حَرْقُ الدُّرِّ وَالدُّرِّ الْخَلِيلِ باب بیان میں جلائے گھروں کے اور کھجروں کے
 و رختوں کو لینے جو کہ شرکین کے ہوں حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِيمَ الْكَلْبِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَسْتَدَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ
 قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَرَضَتْ مَلَأَةً بَيْنَا مَرْثَةَ الْوَلَدِ وَالْمَرْثَةَ الْوَلَدِ فَاحْرَقَتْ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهَا أَنْ قَرَضَتْ مَلَأَةً أَحْرَقَتْ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ لَسَمَّ اللَّهُ نَزَمَ بَعْضُ الْوَلَدِ بَعْضَ الْوَلَدِ مِنْ رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ
 اللُّغَةُ الْبَلْغِيَّةُ قَالَ فَاظْلَمْتُ فِي حَمِينَ وَمَا نَوَّارِيسَ مِنْ لَمَسٍ وَكَلَوُ الْحَبَابِ خَلِيلٌ قَالَ وَلَكِنَّتُ لَا
 أَتَبْتُ عَلَى الْخَلِيلِ فَضَرَبَ فِي صَدْرِي رَأَيْتُ أَنْزَا صَاعِي فِي صَدْرِي وَقَالَ اللَّهُمَّ نَسَّ وَأَحْلَهُ هَادِيًا

و اگر کوئی شے دیکھتا ہے تو اس سے سوچ لگی گئی میں اپنی نگاہیں ہوسو لکھو کوئی پانی نہ دیتا تھا بیان کہ کہہ گئے یہ تو اس کے لئے کہ اس سے شے نہ

کروہن کفار کے شکست دی کہ وہ مدد سے انکو اوپر لے گئے وہ اب بطل گئے کہا کہ حکمت ہی کی یہ ہے کہ
 انہی بہنیں جانتا کہ انجام کار کیا ہوگا اور وہ نظیر سوال کرنے کی ہے فتنوں سے اور حدیث ابراہیم کے کہ میرا آرام
 میں ہونا اور شکر گزارا جھکو بہتر ہے اس سے کہ میں مبتلا ہوں پس جھکو لو اس کے نیٹے کہا کہ سواہی اسکے گچہ نہیں
 کہ منع فرمایا حضرت علیہ السلام نے دشمن کے ملو سے سواہی کہ اس میں خواہ پسندی اور نیکہ کر نلب غفلت
 پر اور اعتبار کرنا ہے قوت پر اور قوت استقامت ہے واسطے دشمن کے اور کل یہ مخالف ہو احتیاط کے اور احتیاط
 پر عمل کرنے کو اور بھگتے بہتو میں کہ نہیں نحو اس پر جبکہ واقع ہو شک مصلحت میں یا حصول ضرر میں نہیں
 تو قتال کرنا فضیلت اور طاعت ہو اور تائید کرتی ہے پہلی وجہ کی یہ بات کہ حضرت علیہ السلام نے بھی
 کہ نہ فرمایا ہے کہ خدا سے عافیت چاہو اور ابن ذوق العید سے کہہ کر چونکہ تہا لمان موت کا دشوار ترین چیز
 سے جانوں پر اور امور غائبہ امور محقق کی طرح نہ تھے تو اس میں ہوا اس سے کہ ہونو دیکھ واقع ہوئے کہ عیسائے
 لائق ہے پس مکرر ہوئی آندو کرنی واسطے اسکے اور واسطے اس چیز کے کہ اس میں ہو اگر واقع ہوا خال سے
 یہ کہ مخالفی ایک انسان اس چیز کو کہ وعدہ کیا ہے ساتھ اسکے نفس اپنے سے پہر کر گیا ساتھ صبر کے نزدیک واقع
 ہوئے حقیقت کو اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس حدیث کو اور پر منع ہوئے طلب لڑائی کے اور یہ رائے
 حسن بھری کی ہے اور یہ جو کہا کہ انہی انکارنے والے کتاب کے الحزب وائندہ کیا ساتھ اس دعا کے طرف وجہ مدد کو
 اور اپنے پس مانا کتاب کو طرف اس آیت کی کہ قتل کرو انکو مذب کرے انکو اللہ ساتھ ماتہ تہا ہر کے اور ساتھ
 جاری کرنے بادل کے طرف قدرت ظاہر کے یہ نسخہ ارب کے جس جگہ کہ ہلاتی ہے اسکو ہوا ساتھ خواہش خدا کے
 اور جس جگہ بدستور اپنی جگہ میں کہہ رہا ہے باوجود چیلنے ہول کے اور جس جگہ کہ ایک بار برتا ہے اور ایک بار
 نہیں برتا پس اشارہ کیا ساتھ حرکت اسکی کے طرف اعانت غازیوں کے یہ حرکت کرنے انکی کے لڑائی میں
 اور ساتھ کہہ رہے اس کے کو طرف روکنے بات کہہ اسکی اور ساتھ اوتارنے سینے کے طرف غنیمت کرنے اس چیز کی
 کہ ساتھ انکے جو جس جگہ کہ اتفاق پڑے قتل انکے کا اور ساتھ نہ ہونے اسکے کو طرف شکست انکی کی حجبہ کہ نہ حاصل
 ہوا ساتھ کسی چیز کے انہی سے اور کل یہ احوال صالح ہیں واسطے مسلمانوں کے اور اشارہ کیا ساتھ ہا زلم عزاکے
 طرف توسل کی ساتھ نعمت سابقہ کے اور طرف تجرید توکل اور اعتقاد کہنے کو ساتھ اسکے کہ تحقیق اللہ ہی ہے تہا
 ساتھ فعل کے اللہ اس میں تنبیہ ہے اوپر بڑی ہونے ان تین نعمتوں کے پس تحقیق ساتھ اتانے کتاب کو حاصل ہوئی
 نعمت اخرویہ اور وہ اسلام ہے اور ساتھ باری کرے ابرہ کے حاصل ہوئی نعمت دنیویہ اور وہ مدق ہے اور ساتھ
 شکست کا فروں کے حاصل ہوا حفظ دو نعمتوں کا اللہ گویا کہ اس نے کہا کہ الہی جیسے انجام کیا ہے تو نے
 ساتھ عظیم دو نعمتوں اخرویہ کے اور دنیویہ کے اور محفوظ کہہا ہے تو نے انکو پس باقی رہا کہہ انکو اور اس حدیث

میں اشتیاق و تعلق ہے نزدیکی طبع دشمن کے اور مدد چاہنے کو اور وصیت متعلقین کے ساتھ اس چیز کے کہ پہلے
 صلاح لہرائے گئی ہے اور تعلیم کرنی انہی ساتھ اس چیز کے کہ محتاج ہیں و کھڑت اسکی اور سوال کرنا اسے تھانے سے
 صفتوں اسکی جو حسن میں اور سادہ نعمت سبابت اسکی کے اور رعایت نشاط نفوس کے واسطے فعل طاعت
 کو اور غبت دلانے کو اور پسوگاہ ادب کو اور سوا اسکی (فتح) باب الحروب خذعة باب ہے اس بیان
 میں کہ لڑائی فریب ہے حَلَّ تَنَا بَيْنَ اللَّهِ بَيْنَ مُحَمَّدٍ تَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَاشِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْكَ كَيْدٌ لَا يَكُونُ كَيْدِي بَعْدَهُ وَفَيْصَرُ كَيْدِي كَيْدُكَ فَتَكُونُ
 لَا يَكُونُ فَيْصَرُ بَعْدَهُ وَتَقْسَمُ كُنُوزَهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَتَسْمَى الْحَرْبُ الْخِذْعَةَ ترجمہ ابو ہریرہ رضی
 روایت ابو ہریرہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ہلاک ہوا ایمان کا بادشاہ پہلے اس کے بعد کوئی دیکھنا بادشاہ کا
 ہلاک ہوا دھم کا بادشاہ پھر اس کے بعد دیکھنا کوئی بادشاہ نہ ہوگا اور ابتداء میں ہلاک ہونے کے بعد اس کے راہ
 میں تقسیم ہونے کے بعد نام رکھا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے لڑائی کا فریب و اس حدیث کے معنی میں اظہار
 کرنا ایک امر کا اور دل میں اس کے برخلاف نہ ہو اور اس میں رعیت دلائی ہے اوپر لینے پناہ کے لڑائی میں اور سلطان
 طرف فریب کھانا کہ اور خبر عام ہونا واسطے اس کے پس نہیں مانا ہے اس سے کہ امیر امر الٹا ہو جاوے اور دین
 کے کھانا کے تعاقب کیا ہے ملامتے اوپر جائز ہونے فریب کے ساتھ کافروں کے لڑائی میں جس طرح کہ ممکن ہو
 بلکہ جو کہ اس میں اتھار ہو یا انقضائے امن ہو پس جائز نہیں ابن عربی نے کہا کہ فریب انہی میں واقع
 ہوتا ہے ساتھ مترادف کے اور گہات لگانے کو اور ماند اسکی اور اس حدیث میں اشارت ہے طرف استعمال
 کہ ہے راہ کے لڑائی میں غلط دلاوی سے اور اسی واسطے واقع ہوا ہے اقتضائے لڑائی چیز پر کہ اشارہ کرتا
 طرف اسکی ساتھ اس حدیث کی اور یہ مانند اس حدیث کی ہے کہ حج عرفہ ہے اور ابن ہشیر نے کہا کہ معنی حدیث
 الحروب خذعة کے یہ ہیں کہ لڑائی جید واسطے ملک اس کے جو کامل ہے مقصود میں سوا اس کے کچھ نہیں کہ
 فریب لینا ہے نہ سامنے ہونا اور یہ واسطے خاطر مزاجت کو ہے اور حاصل ہونے فتح کے ساتھ فریب کے
 بغیر خطر ہے (فتح) حَلَّ تَنَا بَيْنَ اللَّهِ بَيْنَ مُحَمَّدٍ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَاشِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَرْبُ خِذْعَةٌ قَالَ ابُو جَعْفَرٍ اللَّهُ أَبُو مَكْرٍ هُوَ بَلَدٌ
 اہم ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ کہا نام رکھا بنی حلی رضی اللہ عنہ نے لڑائی کا فریب کہا ابو عبد اللہ
 و علم بخاری کی گنت ہر کردیہ ابو بکر بن اہرم سے حدیث تَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ وَ
 ابْنِ جَبْرِ بَنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خِذْعَةٌ ترجمہ جابر بن عبد اللہ
 سے روایت ہو کہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لڑائی ایک قسم کا دھوکا ہے۔

باب الثانی فی الحرب الاثنی من جہوٹ ازا حد ثمانی تین سو ستر سیدنا سفین عن عمرو
 ابن دینار عن حماد بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من لکعب بن الاشرف وانه قد
 اذی اللہ ورسولہ قال محمد بن مسلمہ احدث ان اقلکۃ یارسول اللہ قال نعم قال فانا فقال
 ان هذا یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد عمنانا وسانا الصدقۃ قال فقال وایضا واللہ لئنکۃ
 قال فانا قد اتبعناہ فکثرہ ان ندعہ حتی ننظر الی ما یصیر امرہ قال فلم یزل یحکمہ حتی
 استمکن منہ فقتلہ ترجمہ جابر بن عبد اللہ روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون ایسا ہے
 جو کعب بن اشرف کو مار ڈالے کہ بیشک اس کو بہت رنج و یا ہے اللہ کو اور اس کے رسول کو تو محمد بن مسلمہ نے
 کہا کہ یا حضرت کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں اس کو مار ڈالوں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا جابر
 کہا سو محمد بن مسلمہ اس کے پاس گیا اور کہا کہ اُس نے مجھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھوکھ گھیت دی ہے میں سنا
 اور دن اور نواہی کے اور ہم سے صدقہ چاہا یعنی تاکہ اس کو اسکی بگھون میں رکھ کر تو کعب کے کہا کہ قسم ہے اللہ کی کہ
 تم اور میری زیادہ حد نہ پاؤ گے محمد بن مسلمہ نے کہا کہ ہم اسکی تابع ہوئی ہیں سو ہم جابجاستے ہیں کہ اسکو چھوڑیں یہاں
 تک کہ اسکا انجام کار دیکھیں سو ہمیشہ رہا اُس سے کلام کرتا یہاں تک کہ اس پر قادر ہوا اس نے اسکو ماذاف
 ابن نیر سے کہا کہ ترجمہ طابق نہیں اس واسطے کہ جو چیز کہ واقع ہوئی اُسے پیچ قتل کہنے کعب بن اشرف کو ٹھکر
 ہے کہ ہو تو بعض اس واسطے کہ قول اسکا غنا سمجھنے اسکے یہ ہیں کہ کھیت دی اُس نے بھوکھ سنا اور وہی کے
 اور قول اسکا کہ ہم سے صدقہ چاہا یعنی طلب کیا ہم سے تاکہ کہہیں اسکو اسکی جگہ میں اور قول اسکا فکدہ اللہ سمجھنے اسکی
 یہ ہیں کہ ہم کو وہ جانتے ہیں جہاں اسکی کو اور نہیں شک ہے ہمیں کہ وہی چاہتے تھے کہ ہمیشہ آپ کو سزا رہیں اور جو
 ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ انکی کسی بات میں بالکل کچھ جھوٹ واقع نہیں ہوا اور تمام وہ چیز کہ اُسے واقع ہوئی تلویح
 کیا سبق لیکن ترجمہ باندہ سنا اسکے واسطے قول محمد بن مسلمہ کے جو اُس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اول
 کہا کہ مجھ کو اجازت دیجئے کہ میں جو چاہوں سو کہوں فرمایا کہ وہیں تحقیق داخل ہوتی ہے پیچ اسکے اجازت جھوٹ
 بولنے کی بطور تصریح کے اور تلویح کے اور یہ زیادتی اگرچہ نہیں مذکور ہے پس تحقیق وہ ثابت ہے پیچ اسکے جیسے
 بدل میں ہے علاوہ یہ ہے کہ اگرچہ مراد یہ ہو تو اللہ ہو گا ترجمہ مخالف حدیث کی اس واسطے کہ سمجھنے اسکے اس وقت میں
 کہ لڑائی میں جھوٹ بولنا کیا مطلق جائز ہے یا جائز نہیں ہے ایسا سوالیہ تصریح کے اور یہ تندی کی روایت میں جو چیز
 آچکا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں حلال ہے جھوٹ مگر تین چیز میں بات چیت کہ نامزدگار
 اپنی بی بی سے تاکہ اسکو راضی کہے اور جھوٹ بولنا لڑائی میں بلکہ پیچ صلح کرانے کے درمیان کو کون کے اللہ تحقیق
 گند چکی ہے صلح میں وہ چیز کہ ہم کشم کشم کی حدیث میں ہے واسطے اس سمجھنے کی اس سے اور نقل کرنا خلاف کتاب

جائزہ ہونے جہوٹ کو مطلقاً یا قید کرنا اسکا ساتھ تلویح کے نوادی نے کہا کہ ظاہر یہ ہے کہ ان تین چیزوں میں سے جہوٹ بولنا جائز ہے لیکن تفریع اولیٰ ہے ابن عربی نے کہا کہ لڑائی میں جہوٹ بولنا مستثنیٰ ہے جو جائز ہے نہ نص کے واسطے نرمی کرنے کو ساتھ مسلمانوں کے واسطے حاجت انکی کے طرف اسکی اور نہیں ہے واسطے عقل کے اس میں مجال اور اگر حرمت جہوٹ کی عقل سے ہوئی تو عدالت ہو تا اور قوی کر لی ہے اسکو جو احمد اور ابن حبان نے انس کی حدیث سے بیچ قصہ مجاہد بن صفا کے روایت کی ہے بیچ اجازت مانگے اس کے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہہو آپ کی طرف سے جو چاہے واسطے مصلحت کو بیچ خلاص کر دے مال اپنے کو اہل مکہ سے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو اجازت دی اور خبر دیا اسکا واسطے اہل مکہ کے کہ اہل خیبر نے مسلمانوں کو شکست دی اور سوا اسکو جو مشہور ہے اور نہیں معارض ہے اسکو جو روایت کی ہو نسائی نے بیچ قصہ عبداللہ بن ابی مرجم کو اور قول انصاری کا واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جبکہ اسکی بیعت سے باز ہے کہ آپ نے اپنی آنکھوں سے کیوں نہیں اشارہ کیا فرمایا کہ لائق نہیں پیغمبر کو کہ اسکی آنکھیں غائب ہوں اس واسطے کہ طریقہ تطبیق کا ان دونوں کے درمیان یہ ہے کہ جس جہوٹ کو بولنے کی اجازت ہو وہ صرف لڑائی کی حالت کو ساتھ خاص ہے اور یہ حالت بیعت کی پس لڑائی کی حالت نہیں اور اس تطبیق میں مشابہت اس واسطے کہ مجاہد کا قصہ ہی لڑائی کی حالت میں نہ تھا اور جواب مستقیم یہ ہے کہ کہا جاوے کہ منع مطلق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص سے ہے یعنی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو جہوٹ بولنا مطلق منع ہے اور آپ کو سوا اور لوگوں کو جہوٹ بولنا جائز ہے اور نہیں معارض ہے اسکو وہ چیز جو گذر چکی ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب کسی جہاد کا ارادہ کرتے تھے تو اسکو اسکے غیر سے توہین کرتے تھے جو یہی تحقیق مراد یہ ہے کہ آپ ایک کام کا ارادہ کرتے تھے تو اسکو ظاہر نہ کرتے تھے جیسے کہ ارادہ کرتے تھے کہ پورب کی طرف جہاد کریں پس سوال کرتے تھے کسی امر سے کہ پیچیم میں ہے یعنی پیچیم کا حال دریافت کرتے تھے اور سفر کا سامان درست کرتے تھے جو آپ کو دیکھتا تھا وہ گمان کرتا تھا کہ آپ پیچیم کا ارادہ رکھتے ہیں اور یا صریح کہتے تھے کہ ہم پیچیم کا ارادہ رکھتے ہیں اور مراد یہ ہوئی تھی کہ پورب کی طرف جائیں گے ابن بطال نے کہا کہ میں اپنی بعض اوستادوں سے اس حدیث کو سنے پوچھنے پس کہا اُس نے کہ جہوٹ مباح لڑائی میں وہ ہے جو معارض ہو نہ تھوڑا بھاری اسکی اور مہلتیے کہا کہ موضع شاکہ واسطے ترجمہ کے حدیث باب سے قول محمد بن مسلمہ کہ ہے کہ اُس نے ہمو کو تکلیف دی اور ہم سے صدقہ طلب کیا اس واسطے کہ یہ کلام احتمال کہتا ہے اسکا کہ سمجھا جاوے کہ مانع ہونا چاہا واسطے اُس کے صرف دینا کے واسطے جو یہی ہو گا کذب محض اور احتمال ہے کہ یہ مراد ہو کہ بجز دیا ہے اُس نے ہمو کو ساتھ اس چیز کے کہ واقع ہوئی تین واسطے ہمارے لڑائی عرب کی سے پس وہ معارض کلام سے ہو اور نہیں اس میں کچھ حقیقی جہوٹ سے جو اجنبی ہے چیز سے ساتھ خلاف اس چیز کے کہ وہ اُس سے پہر کہا کہ نہیں جائز ہے جہوٹ حقیقی

ما تَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِ بَرِيدٌ عَنْ سَكْمَةَ يَعْنِي اس باب میں حدیث سہل اور سہل
 لی ہے جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور نیز اس میں حدیث یزید کی ہے جو سلم سے مروی ہے۔
 حَدَّثَنَا سَدُّدُ بْنُ أَثِيمٍ الْأَخْطَبِيُّ عَنْ الْأَوْسِيِّ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَزَابٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ يَقُولُ التُّرَابُ حَتَّى يَدْرِي التُّرَابُ شَعْرَ صَدْرِهِ وَكَانَ رَجُلًا كَثِيرَ
 الشَّعْرِ وَهُوَ يَرْجُو عِبْدَ اللَّهِ مِنْ رَوَاحَةٍ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ لَوْ لَا أَنْتَ مَا أَهْتَدَيْنَاهُ وَلَا
 نَصَدَّقُنَاهُ وَلَا صَلَّيْنَاهُ فَأَنْزَلْنَا سَكِينَةً عَلَيْنَا وَثَبَّتْ الْأَقْدَامُ إِنَّ الْأَقْدَامَ إِذَا
 قَدَّ بَعَا عَلَيْنَا إِذَا أَرَادَ وَافَقْنَا أَبْنَاءَهُ يَرْفَعُ لَهَا صَوْتَهُ تَرْجَمَهُ بَارِبْنُ غَازٍ وَرَوَيْتُ هُوَ كَيْفَ
 جَنَگِ خَنْدَقِ كَيْفَ دَنَ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور حالانکہ آپ مٹی کو اٹھا اٹھا کر پھینکتے تھے یہاں تک کہ
 مٹی نے آپ کو سینے کو بالوں کو ڈھانک لیا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کہ دن پر مال بہت تھی اور آپ
 عبد المہسن رواحہ کے شعر پڑھتے تھے اور کہتے تھے کہ الہی اگر تیری رحمت نہ ہوتی تو ہم دین کی راہ نہ پاتے اور
 نہ صدقہ دیت اور نہ نماز پڑھتے سو شکیں کو ہم پر وقار دے اور قدحوں کو جہاد سے اگر گذارے ہم طہین یعنی لڑائی
 کو وقت قدم نہ ہوتے اور دشمنوں نے البتہ ہم پر زاری کی ہے جب کہ فتنے فساد کا ارادہ کرتے ہیں تو ہم انکی
 بات کو نہیں مانتے انکے ساتھ آواز بلند کرتے تھے اور اس حدیث میں پڑھنا حضرت صلے اللہ علیہ
 وسلم کا ہے غیر کے شعر کو اور اسکا بیان بسط کے ساتھ آئندہ آویگا اور اس میں بلند کرنا آواز کا ہے سچ عمل طاعت
 کے تاکہ اسکا نفس اور غیر خوش ہو اور گویا کہ بخاری نے اشارہ کیا ہے ترجمہ میں ساتھ قول اپنے کو مرفوع الصوت
 فی حفر الخندق طرف اس بات کی کہ کراہت رفع صوت کی لڑائی میں خالص ہے ساتھ حالت قتال کے جیسے
 ابو داؤد نے روایت کی ہے کہ مروہ جانتے تھے اصحاب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بلند کرنے آواز کے کو
 نزدیک لڑائی کے (فتح) باب ۱۱ مَنِ لَا يَنْتَبِهُ عَلَى الْخَيْلِ جَوَّهَرٌ بِرُءُوسِهِ يَنْتَبِهُ لِقَوْلِهِ
 اِهْلُ خَيْرُكُمْ يَكُونُ دَعَاكُمْ رَيْنَ دَاسِطٍ لُسْكَ سَاةَ ثَمَرٍ رَيْنَ كَوَارِثِ اس میں اشارت ہو طرف فضیلت سوار ہونے کے
 گھوڑوں پر اور ٹھہرنے کو اور پرائے کے (فتح) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ الْأَوْسِيِّ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَزَابٍ
 عَنْ قَيْسِ بْنِ جَبْرِ قَالَ مَا حَجَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَدًا أَسْلَمْتُ وَلَا دَانِي إِلَّا
 تَبَسَّمَ فِي وَجْهِهِ وَلَقَدْ شَكَوْتُ إِلَيْهِ إِلَى لَا أَنْتَ عَلَى الْخَيْلِ فَضْرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللَّهُمَّ
 نَبِّئْنِي وَأَجْعَلْهُ هَلَاكًا مُخْذً يَا تَرْجَمَهُ بَرِبْنُ غَازٍ رَوَيْتُ هُوَ كَيْفَ دَنَ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
 گھر میں آئے سو جب کہ میں سلمان ہوا اور ہمیں دیکھا مجھ کو کہی مگر کہ میرے منہ میں تبسم فرمایا اور میں نے آپ کے
 پاس شکایت کی کہ میں گھوڑے پر جم نہیں سکتا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ میرے سینے میں

وقت تھا جبکہ جلالتِ انور رسول پچھلے لوگوں میں پس باقی رہے سارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مگر بارہ مرد تو کافروں نے ہم میں سے ستر آدمی کو قتل کیا اور جنگ بدر کے دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کو اصحاب نے شترکین سے ایک سو چالیس آدمی پائے تھے ستر قیدی اور ستر مقتول تو ابوسیان نے تین بار کہا کہ کیا قوم مسلمانوں میں محمد ہیں تو منع کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو اس سے کہ اسکو جواب دیں پھر اس نے تین بار کہا کہ کیا قوم میں ابو مکین ہیں پھر تین بار کہا کہ کیا قوم میں عمر بن خطاب ہیں پھر اپنے ساتھیوں کی طرف پرچا اور کچھ لٹکا کہ امیر یمینوں پس مارو گئے یعنی جب مسلمانوں کی طرف کسی نے اسکو جواب نہ دیا تو اسکو گمان ہوا کہ یہ مار گئے ورنہ جواب دیتے تو عمر فاروق اپنے تئیں نہ رک سکے تو انہوں نے کہا کہ امیر دشمن خدا کے قسم ہے اللہ کی کہ تو نے جھوٹ کہا جنکو تو نے گنا البتہ وہ سب مذہب میں اور تحقیق باقی ہے واسطے تیرے وہ چیز کہ ناخوش کرے تجھکو ابوسفیان نے کہا کہ یہ دن بدر کے دن کے مقابلے ہو اور لڑائی مانند ڈولون کو ہے یعنی بدر کے دن تم فنا ہوئے تھے اور آج ہم تحقیق تم اپنے مردوں میں ناک کان کٹے پاؤ گے کہ مینے اسکا حکم نہیں کیا اور نہ میں اس سے ناخوش ہوں پھر گائے لٹکا کہ بلند ہوا ہے ہبل (ایک بت کا نام ہے جو کہے میں رکھا ہوا تھا) بلند ہوا ہی ہبل تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم جواب نہیں دیتے اصحاب نے کہا کہ یا حضرت ہم کیا کہیں فرمایا کہ ہوا بلند تیرا اور بزرگ تر ہے تو ابوسفیان نے کہا کہ ہمارے واسطے غرضی ہے اور تمہاری واسطے غمے بنیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا اسکو جواب نہیں دیتے اصحاب نے کہا کہ یا حضرت ہم کیا جواب دیں فرمایا کہ اللہ ہے مددگار ہمارا اور نہیں مددگار واسطے تمہاری وفاداری اور غرض اس سے یہ کہ شکست واقع ہوئی بسبب مخالفت تیرا اندازوں کے واسطے قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تم اپنی جگہ سے نہ بیٹو اور پوری شہر اسکی بخاری میں آدمی (فتح) بآبِ اِذَا فَرَغُوا بِاللَّيْلِ جَبَلُكَ اَتِ كُوْدِيْنَ مِيْنَةُ تَوَلَّوْا قَبْلَ بِيْنِ وَاسْطِ اِيْمَرِ شَرِكِ كَافِرُوْا اس خبر کا حال دریافت کرے سارے اس شخص کے کہ اسکو اس واسطے بلاوے حَلِّ تَنَّا فْتَبَّةً تَنَّا حَمَادٌ عَنْ نَّائِبٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَاجَدَ النَّاسِ وَانْتَبِهَ النَّاسِ قَالَ وَكَدَّ فِرْعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَيْلَةً سَمِعُوْا صَوْتًا قَالَا تَمَلَّقَا هُمُ الْبَنِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى دَرَجِ الْاِيْمِ طَلَحَ عُرْيٌ وَهُوَ مُسْقِلٌ سَيْفًا فَقَالَا لِمَ تَرَاْعُوْا لِمَ تَرَاْعُوْا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ بِحُجْرَةِ الْبَعْنِ الْعَرَّاسِ نَزَّحِمَهُ اَنْسُ مِنْ رَوَايَتِ هُوَ كَرَضَتْ صِلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْ لُكُوْنِ كُوْ بَهْرُورِ دِلَاوَرِ تَرُوْا تَرُوْا وَلَسَ اِيْكَانَاتِ گہر لے کہ انہوں نے ایک آواز سنی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گون کو آگے کھانے اس حال میں کہ ابو طلحہ کے ننگے گھوڑے پر سوار تھے اور اپنی گردن میں اپنی تلوار کو لٹکائے ہوئے تھے پس فرمایا کہ مت گہراؤ گہراؤ پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں گہوڑے کو دیر یا پاف اسکی شہر بہہ میں گذر چکی ہے

ہو چکی ہے اور تحقیق روایت کیا ہے اسکو مسلم نے دوسرے طریق سے اور اس میں ہے کہ اسکو ابو یوسف نے کہا ہے
ہوں یعنی یہ لفظ کہنا اپنی تعریف میں درست ہو **حَدَّثَنَا عُمَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ ابْنِ اسْتَحْقَ قَالَ**
سَأَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ فَقَالَ يَا أَبَا عَمْرَةَ أَوَلَيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ الْبَرَاءُ وَأَنَا أَسْتَمِعُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلَمْ يُولَ يَوْمَئِذٍ كَانَ أَبُو سَعِيدٍ ابْنُ الْحَارِثِ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ بَعْلَنَةَ فَلَمَّا غَشِيَ الشَّرُّ نَوَسَ
نَزَلَ فَجَعَلَ يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ الْأَكْبَرُ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ فَمَا رَأَى مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ
استند منہ ترجمہ علی اسحق سے روایت ہو کہ ایک شخص نے بار بن عازبؓ اس حدیث کو راوی سے پوچھا کہ کیا تم نے
جنگ حنین کے دن بہاگ شہر تھے بار نے کہا اور عالائکین (ابو اسحاق) سنتا تھا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
تو اس دن ہر گریچہ نہیں پھری اور ابو سفیان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے غریبی باگ پکڑے ہوئے تھے وہاں حضرت فرو
نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو گھیر لیا تو حضرت سواری سے تلے اترے اور فرما دئے گئے کہ میں پیغمبر ہوں میں
کچھ جوت نہیں میں عبد المطلب بیٹا ہوں سو نہیں دیکھا گیا لوگو! میں اس دن کوئی زیادہ تر سخت حضرت صلے
علیہ وسلم سے لڑائی میں نہ تھی اس حدیث کی معلوم ہوا کہ یہ کہا کہ میں فلا نے کا بیٹا ہوں جائز ہے **بَابُ إِذَا**
نَزَلَ الْعَدُوُّ عَلَى الْحَكَمِ رَجُلٌ جَبَّ اَتْرَسَ وَشَمَّ اِيَكُ مَرَدَّكَ حَكْمٌ بِعَيْنِهِ پس جائز ہو اسکو امام تو جاری ہوتا ہے حکم
حَدَّثَنَا سَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ثنا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِي اَمَامَةَ هُوَ ابْنُ سَهْلٍ عَنْ جَسَدٍ
عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا زَلَّتْ بَنُو قُرَيْظَةَ عَلَى حَكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَكَانَ قَرِيْبًا اَمْنَهُ فُجِئَ عَلَى اِحْرَارٍ فَلَمَّا دَنَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمُوا اِلَى
سَيِّدِكُمْ فُجِئَ اِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ اِنَّ هَؤُلَاءِ زَلُّوا عَلَى حَكْمِكَ قَالَ
وَاِلَى اَحْكُمُ اِنْ تَقَدَّرَ اَلْمَقَالَةُ وَاِنْ سَبَى الدَّرِيْثُ قَالَ لَقَدْ حَكَمْتُ فِيْهِمْ حَكْمُ الْمَلِكِ تَرْجُمَةُ ابُو سَعْدٍ
روایت ہو کہ جب یہودی بنی قریظہ سعد کے حکم پر اترے یعنی قلعے کو تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی کو سعد کے بل
کے واسطے بھیجا اور سعد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پہنچے انکو اپنے پاس بھیج دیا جس میں جگہ دی ہوئی تھی تاکہ
قریب کرانگی بیمار پر سی کرین اس بیماری میں جو انکو تیر گئے سو پہنچی تھی تو سعد گدبہ پر سوار ہو کر آئے یہاں
نزدیک ہوئے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے کثرے ہو و طرف سردار اپنے کی سو سعد آئے اور
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسے کہا کہ مقرر یہ لوگ یعنی بنی قریظہ
تمہاری حکم پر راضی ہو کر اترے ہیں یعنی اس بات پر راضی ہوئے ہیں کہ جو کچھ سعد ہمارے حق میں حکم کریں ہم کو
ہو تو سعد نے کہا کہ میں حکم کرتا ہوں کہ انکے لڑنے والے ماری جاویں یعنی جو لڑنے کو قابل ہیں اور انکے جو
لوگ قید کیے جاویں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے انکے حق میں حکم کیا ساتھ حکم بادشاہ کے

یہے تو نے ایسا کیا کہ اس سے خدا راضی ہو اوف اس حدیث کی شرح مغازی میں آویگی۔ ابن میرنے کہا کہ مستفاد ہوتا ہے حدیث سولانم ہونا حکم محکم کا ساتھ رضامندی مدعی اور مدعی علیہ کے (فتح) باب فتن الایسر و قتل الصیر باب بیان میں قتل کرنے قیدی کے اور قتل کرنے کے نشانہ ٹھہرا کر یعنی جانداز چیز کو کھڑا کیا جاوے پھر انکو تیرے ارابا جوے حل کشنا استعینل ثنی مالک عن ابن شہاب عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل عام الفتح وعلا رأسه الميخض فلما نزع جلد رجل فقال ان ابن خطيل متعلق واستار الكعبة فقالوا اقتلوہ ترجمہ اس سے روایت ہو کہ فتح مکہ کے سال حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے میں داخل ہوئے اور آپ کو سر پر خود تھی سو جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی سر خود اتاری تو ایک مرد آیا سو اس نے کہا کہ ابن خطیل کبھے کو پرو کر پٹے ہو چکا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو مار ڈالو اوف اس حدیث کی شرح حرمین گندچکی سے اور تحقیق پہلے گذر چکا ہے کہ امام اختیار کرے وہ چیز کہ وہ زیادہ تر سفید ہے واسطہ اسلام کے اور مسلمانوں کے در میان قتل کرنے قیدی کے یا احسان کرنے کو اوپر اسکے ساتھ بدلہ لینے کو یا بغیر بدلے کو یا غلام بنانے اسکے کو (فتح) باب هل يستأجر الرجل من لم يستأسر ومن ذكركم ركعتين عند القتلى کیا طلب کرے مرید ہونا اپنی اپنے نفس کو قید ہونے کو واسطہ دوسری کی سپرد کرے یا نہیں اور جو اپنے تئیں قید ہونے کو لیے سپرد کرے اور جو قتل ہونے کے وقت دو رکعت نماز پڑھے حل فتا ابوالیمان اذا شعيب عن الزهرني اخبرني عمر بن ابی سعید بن أسيد بن جارية النقي وهو حليف لبني رهمة وكان من اصحاب أبي هريرة ان ابا هريرة قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم عشرة رهط سرية عينا واقتر عليهم عاصم ثم ثلاث الانصاري جد عاصم بن عمرو الخطابي فانطلقوا حتى اذا كانوا بالهداة وهوبين عسفا ومكة ذكر وليحي من هذيل يقال لهم سويحيان فغروا لهم قريبا من ماني رجل كانهم رام فاقصصوا آثارهم حتى وجدوا ماكلهم ثم ارتدوه من المدينة فقالوا هذا امر يثرب فاقتضوا انارتهم فلما راهم عاصم واصحابه لجأوا الى دنداء واحاط بهم القوم فقالوا اللهم انزلوا فاعطونا يا ايديكم ولكم العهد واليثاق لا تقتل منهم احدا فقال عاصم بن ثابت امير السرية اما انا فوالله لا ينزل اليوم في ذمة كافر اللهم اخبر عنا نبياك فروهم بالسبل فقتلوا عاصما وسبعة فنزل اليهم ثلثة نفر بالعهد واليثاق منهم خبيب الانصاري وابن الدننة ورجل اخر فلما استكنوا منهم اطلقوا او تار قيدهم فاونقوهم فقال الرجل الثالث هذا اول الغدر والله لا اصحبكم ان في هو الا لسوءة يريد القتل لخص رؤوه وعالجوه على ان يصحبهم فآبى

اٹھانوں کی نانت کہو لکھو انکو بازہ لیا تو تیسرے سردے کہا کہ قسم ہے اللہ کی یہ اول دغا ہے قسم ہے اللہ کی میں تمہارا
 ساتھ نہ جاؤں گا البتہ مجھ کو ان لوگوں کی چال چینی ہے یعنی شہیدوں کے سوانہوں نے اسکو کہینچا اور اسکے
 ساتھ محنت کی اسپر کردہ انکے ساتھ چلے اسنے زمانا تو انہوں نے اسکو مار ڈالا اور خبیث ابن وثئہ کو کچلے یہاں
 تک کہ دو لوگوں کے میں بھیجا بعد جنگ بدر کے سو خبیث کے تو عمارت بن عامر کی اولاد نے مول لیا اور جنگ بدر کے
 دن خبیث کے عمارت کو قتل کیا ہا سو خبیث کچھ مدت انکے پاس قید رہا پس خبر دی بہکو عبید اللہ نے کہ عمارت
 کی بیٹی نے اسکو خبر دی کہ جب کافر اسکے ماں کے واسطے جمع ہوئے تو اس نے زیر ناف کو بال ہونڈے کے واسطے
 استرہ بٹکا تو اسنے اسکو استرہ عاریت دیا سو اسنے میرے بیٹے کو لیا اور میں اُس سے کچھ خبر نہی سو میں اسکو پایا
 کہ میرے بیٹے کو اپنی ران پر بیٹھا ہوئے ہوا اور استرہ اسکے بازے میں ہے سو گھیرائی میں گھبرا کر خبیث نے ہکو
 میرے چہرے میں بھیجا تو خبیث نے کہا کہ کیا تو درتی ہے کہ میں ہکو قتل کروں تحقیق میں یہ کام نہیں کروں گا
 قسم ہے اللہ کی میں نے کبھی کوئی قیدی خبیث سے بہتر نہیں دیکھا قسم ہے اللہ کی کہ البتہ میں اسکو ایک دن پایا کہ
 انکو رکے گئے سے کہا کہ تہا جو اسکے بازے میں تھا اور البتہ وہ لوہے کے بچر بن میں بند ہوا ہوا اور رکے میں سیوہ
 نہ تھا اور عمارت کی بیٹی کہتی تھی کہ وہ اللہ کی طرف سے مدد دی تھی جو عدائے خبیث کے دی تھی جو ب کافر اسکو
 سے لے کھلے تاکہ اسکو حل میں یعنی حر سے باہر قتل کریں تو خبیث نے انکو کہا کہ مجھکو چھوڑو کہ میں دور کھٹ نما
 پڑھ لوں پر خبیث نے کہا کہ اگر یہ بات یہوئی کہ تم گمان کرو گے کہ مجھکو ڈر ہے تو البتہ میں نماز کروں گا کرتا ابھی ان
 سب کو ہلاک کر دو اور نہ باقی چھوڑا انہیں سے کسی کو اور میں کچھ پرواہ نہیں کرتا جبکہ مسلمان ہا جاؤں اور پر
 جس کر دے کہ کچھ واسطے اللہ کے عجب ہلاک ہوئے میرے کی اور یہ مارا جانا میرا خدا کے راہ میں ہے اور اگر خدا
 نے چاہا تو ہر گز نہ کرے گا اور جو زون ہضم کئے ہوئے کے سو عمارت کے بیٹے نے اسکو قتل کیا پس تہا خبیث
 جس نے مسلمانوں کی دور کھٹ نما واسطے ہر مسلمان کے کہ قید میں را جاوے تو قبول کی خدا نے دعا عاصم کی خبر
 دن کہ شہید ہوا سو حضرت عثمان علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو انکے حال سے خبر دی اور جو مصیبت کہ
 انکو ہو چکی اور کفار فرشتے کچھ آتی اس کے پاس پہنچا کہ انکو خبر ہوئی کہ وہ ہلا گیا تاکہ کوئی چیز اس سے لائی جاوے
 میریچا نا جاوے اور تھیں جنگ کے دن اس نے انکے ایک رئیس کو مارا تہا تو یہ ہے کچھ عاصم پر زینور مثل
 کی تو زینور نے اسکو اسکا اہلیہ سے نکال دیا کہ اسونہ قادر ہوئی دی اسپر کہ اسکے بدن کے کچھ گوشت کا میں ف
 ریدیت ظاہر ہے حرج باب میں اور اسکی شرح معانی میں آوے گی باب فیکان الایثار باب ہے بیان میں
 چھوڑنے قیدی کے ف یعنی دشمن کے بازے سے مال کے ہوا یا ساتھ غیر کے کہ حَدَّثَنَا قُسَيْبُ بْنُ سَعِيدٍ
 عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي سُوَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ الْإِثَارُ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو اُسکے کپڑے میں دیا ف اور ہند لال
 کیا ہے ساتھ اسکے ابن بطلان نے اوپر جواز دینے بعضی قسموں کے زکوٰۃ سے اور میں دلالت نہیں اسواسطے کہ
 یہ مال زکوٰۃ کا نہ تھا اور بر تقدیر ہوئے اسکے کہ زکوٰۃ سے پس عباس نہیں اہل زکوٰۃ سے اور عی یہ ہے کہ ملل مذکور
 خراج یا جز یہ کا تھا اور یہ دونو مصالح کے مال سے ہیں اور اسکا بیان جز یہ میں آویگا (فتح) **حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ**
عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ جَعْفَرُ فِي أَسَاذَى بَدْرٍ قَالَ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الْغَرْبِ بِالْظُّوْرِ تَرْجَمَ جَرِيمٌ سے روایت ہو اور وہ بدر کے قیدیوں
 میں آیا تھا کہ اس نے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ عرب کی نڈ میں سورہ طور پڑھتے ہی ف
 یہ جرحہا کہ وہ بدر کے قیدیوں میں آیا تھا تو اسکے معنی یہ ہیں کہ آیا تھا یہم طلب کرنے بدلہ قیدیوں بدر کے اور اسکی شجر
 کتاب القراءۃ میں گندھلی ہے اور کچھ تفسیر اسکی معنای میں آویگی **يَا أَيُّهَا النَّحْسِيُّ إِذَا دَخَلَ دَارَ الْإِسْلَامِ يَخْلُ**
أَمَانًا باب ہے کہ اگر کافر حربی دارالاسلام میں بغیر امان کے داخل ہو ف تو کیا جائز ہے قتل کرنا اسکا اور
 اختلافی مسندوں میں ہے مالک نے کہا کہ انا کم ہو میں اختیار ہے اور حکم اسکا حکم اہل حرب کا ہے اور کہا اذاعی او
 شافعی نے کہ اگر وہ دعویٰ کرے کہ وہ یحییٰ ہے تو اس سے قبول کیا جاوے اور ابو حنیفہ اور احمد نے کہا کہ یہ دعویٰ
 اسکا قبول نہ کیا جاوے اور وہ فی حرب واسطے مسلمانوں کے (فتح) **حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ تَنَاوُلُ الْعَمِيْسُ عَنْ**
وَيَاسِرِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكُوْعِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنٌ مِّنَ الشَّيْءِ كَيْنٌ وَهُوَ فِي
سَفَرٍ نَجَّسَ عِنْدَ أَصْحَابِهِ يُحَدِّثُ ثُمَّ أَقْتُلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْلُبُوهُ وَاقْتُلُوهُ
فَقَتْلُهُ سَلَمَةٌ یعنی اعطاه ترجمہ سلمہ بن اکوع رحمہ سے روایت ہو کہ شمر کہین کا ایک جاسوس حضرت سلمہ
 علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سفر میں ہو تو وہ آپ کو اصحاب کو پاس بیٹھ کر گفتگو کرنے لگا پھر یہ تو حضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا اسکو ڈھونڈ کر مار ڈالو کہ وہ جاسوس ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا اسباب سلمہ کو دیا
 ف سلمہ میں عکرمہ سے اس روایت میں اتنا اور زیادہ ہے کہ سلمہ نے کہا کہ میں دوڑتا ہوا نکلا یہاں تک کہ میں لوٹا
 کی مہار پکڑی سو بیٹے اسکو تھملا یا سو جب اس نے اپنا گھنٹا زین پر رکھا تو میں اپنی تلوار کہیں کر اسکے سر پر ماری
 سو وہ گر گیا سو لایا میں سواری اسکی اور جو پہر تھا اس حال میں کہ میں اسکو کہیں بیٹھا تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 آگے بڑھ کر مجھ کو جالے تو فرمایا کہ فو کو کس نے مارا ہے لوگوں نے کہا کہ اکوع کے بیٹے نے فرمایا کہ اسکا سبب سبب
 اسکے واسطے اس سے معلوم ہوا کہ باعث اور قتل کرنے اسکے کو یہ ہے کہ اس نے مسلمانوں کے سر پر جھانکا اور
 جلدی کی تھی تاکہ آپ کو اصحاب کو معلوم کرے پس غنیمت جانے غفلت تھی کہ اسکو اور اسکے قتل میں مسلمانوں کی مصلحت
 تھی اور وہی نے کہا کہ میں راز ہے قتل کرنے جاسوس حربی کا فو کا اور اس پر اتفاق ہے اور اس پر عہد والا کافر

اور فوجی پس کہا مالک اور اوزاعی نے کہ اس سے اسکا عہد ٹوٹ جاتا ہے اور نزدیک شافعیہ کے خلاف ہو اور پیر
 اگر شرط کی ہو ان پیر بیچ عہد اسکے کو تو ٹوٹ جاتا ہے عہد اسکا اتفاق اور امین حجت ہو واسطے اس شخص کے
 جو کہتا ہے کہ اسباب مقتول کا سب واسطے قاتل کہ ہے اور جو کہتا ہے کہ وہ اسکا مستحق نہیں مگر سب سے قول امام
 وہ جواب دیتا ہے کہ نہیں حدیث میں وہ چیز کہ دلالت کرے اور ایک دوسروں کے بلکہ وہ دونوں کے واسطے
 محتمل ہے لیکن ایک روایت میں ہے کہ ایک مرد بکھڑا ہوا سو اس نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ وہ
 جاسوس ہو واسطے مشرکین کو تو فرمایا کہ جو اسکو مارے پس اسکو واسطے ہو اسباب اسکا کہا پس مینے اسکو یا تو مینے
 اسکو مار ڈالا پس بتا دیا کہ قاتل ہے احتمال ثانی کو بلکہ قرطبی نے کہا کہ اگر کہتے کہ قاتل مستحق ہے سب سے سب سے مجروح
 قتل کے تو نہ ہوتا واسطے قول حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سببہ اجمع۔ کوئی فائدہ اور تعاقب کیا گیا سب سے
 اس کے احتمال ہو کہ ہو یہ حکم ہوا اس کے نہیں کہ ثابت ہوا ہوا اسی وقت اور تحقیق استدلال کیا گیا ہے سب سے اسکو
 اور یہ جواز تاخیر بیان کے وقت خطاب ہو اس واسطے کہ قول اللہ تعالیٰ کا۔ واعلموا انما غنمتم من شے غنمتم
 ہر غنیمت میں پس بیان کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بعد زمانے دراز کے کہ سب واسطے قاتل کے ہے
 برابر ہے کہ ہم اسکو امام کی اجازت کو سب قید کریں یا نہیں اور اس قول مالک کا کہ نہیں ہو پوچھی جھکویہ بات کہ
 حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہو مگر دن حین کے پس اگر مرد مالک کی یہ ہے کہ ابتداء اس حکم کا حین کہ
 دن تھا تو وہ مرد وہ ہے لیکن مالک غیر پر جو اسکو منع کرتا ہے پس تحقیق مالک سے سوا کسی نہیں کہ پوچھو
 کی نفی کی ہے اور تحقیق ثابت ہو چکا ہے ابو داؤد میں کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگ موتہ میں حکم
 کیا کہ اسباب مقتول کا واسطے قاتل کے ہو اور موتہ بالاتفاق جنگ حنین کے پہلے ہوا بن مسیر نے کہا کہ ترجمہ بن
 حربی کا ذکر ہے اور حدیث میں جاسوس کا ذکر ہے اور حکم جاسوس کا مخالف ہو واسطے حربی مطلق کے جو
 داخل ہوتا ہے بغیر ان کے پس دعوی عام ہے دلیل سے اور جواب دیا گیا ہے کہ جاسوس مذکور نے وہم دلا یا
 تھا کہ وہ اس میں الون سے ہو پس جب اس نے اپنی حاجت ادا کی جاسوسی کرنے کو تو اوہ نہ کہ جلد چلا پس معلوم ہو گیا
 کہ وہ حربی ہے کہ بغیر ان کے داخل ہوا ہے (فتح) بَابُ يُقَاتِلُ عَنْ أَهْلِ الدِّمَةِ وَلَا يَسْتَرْقُونَ لِرَأْيِ
 كِي جَاوِي اہل ذمہ کی طرف سے یعنی ان کی مدد کی جاوے اگر انکا دشمن ان پر غالب ہو اور نہ غلام بنائے جاوے پس
 اگرچہ وہ نہ کہ توڑ دالین حَلَّ تَنَاكُوسِي بِنَا سَمْعِيلَ تَنَا أَبُو عَوَاذَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ
 مَيْمُونٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ زَاكٍ وَأَوْصِيَهُ بِالذِّمَّةِ وَاللَّهُ ذِمَّةُ رَسُولِهِ أَنْ يُوْتِيَ لَهُمْ بَعْدَهُمْ وَأَنْ يُقَاتَلَ مِنْ
 وَرَائِهِمْ وَلَا يَجْعَلُوا إِلَّا طَائِفَهُمْ تَرْجِمَهُ عَمْرُو سے روایت ہو کہ میں وصیت کرتا ہوں امیر کو سب سے ذمی اللہ کے
 اور ذمے اسی کے رسول کے یہ کہ پورا کیا جاوے عہد انکا ادا یہ کہ لڑائی کی جاوے پیچھے ان کے سے اور نہ تکلیف دیکھو

انکو مگر موافق طاقت انکی کے تھی یہ حدیث پوری مناقب میں آویگی اور ابن تین نے کہا کہ حدیث ترجمہ باب کے مطابق نہیں اس واسطے کہ اس میں غلام بنانے کا ذکر نہیں اور جواب دیا ہے ابن سینہ نے باخطور کیا ہے اسکو بخاری نے اس کے اس قول کو کہ میں اسکو وصیت کرتا ہوں ساتھ ذمہ اللہ کے پس تحقیق مقتضی وصیت بالاشفاق کا یہ ہے کہ نہ داخل ہوں غلامی میں اور جو کہتا ہے کہ وہ غلام بنامحو جاوین جبکہ عہد کو توڑوا لینا ابن قاسم ہے اور مخالفت میں اس کے چھوڑ دینا اور اثنب اور محل اس کا وہ ہے جبکہ فیدہ کرین حربی ذمی کو پیر فیدہ کرین مسلمان ذمی کو اور عجوبت کہی ابن قدامہ نے پس حکایت اجماع کو اور شاید اسکو ابن قاسم کے خلاف کی اطلاع نہیں ہوئی اور بخاری کو اطلاع ہوئی پس باب باندہ اساتہ اسکے (فتح) باب (۱) اهل يستشفع الى اهل الذمة ومعلمة ثم لم يطلب کی جادو شفاعت طرف اہل ذمہ کی اور معاملہ انکا بآب جواز الوفاء باب ہے بیان من انعام دینے الیچون کے ف بعضی روایتوں میں پہلا ترجمہ اس باب کو مؤخر ہے اور ساتھ اسکے دو ترجمہ ہوا اشکال پس تحقیق حدیث ابن عباس کی مطابق ہے واسطے باب جواز الوفاء کے واسطے قول حضرت علیہ السلام کے کہ انعام دیا کرو الیچون کو برخلاف ترجمہ دوسرے کو اور شاید بخاری نے باب باندہ ہوتا ساتھ اسکے اور بیاض خالی چھوڑا ہوتا تاکہ اسکے موافق کوئی حدیث اس میں وارد کرے پہلے اتفاق نہ ہو اور ایک روایت میں ابن عباس کی حدیث پہلو باب کی تحت میں ہے اور باب جواز الوفاء بالکل بیان نہیں ہے اور یہ مناسب ہے اسکی کے واسطے ترجمہ کے غرض ہے اور شاید وہ اس جہت سے کہ یہ لوگ کانا تقاضا کرتا ہے رفع استشفاع کو اور رغبت دلا تا وہ اجازت و فد کے تقاضا کرتا ہے حسن معاملہ کو یا شاید آلی ترجمہ میں ساتھ معنی الام کے ہر معنی کیا استشفاع کیا جاوے واسطے ان کے نزدیک امام کے اور کیا معاملہ کیا جاوے اسنے اور دلائل آخر جو ہم من جزیرۃ العرب اجیز الوفاء کے یہ طور اسکے ظاہر ہے (فتح) حدیث ثنائی قیضۃ ثنائی عن عیینۃ عن سلیمان الہول عن سعید بن جبیر عن ابن عباس انہ قال یوم الخمیس ما یوم الخمیس ثم بکے احق خضب معہ الحصباء فقال استند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجعل یوم الخمیس فقال استونی بکتاب الکتب لکم کتابان یصلوابعہ ابد افتتار عوا ولا یبغی عند نبی تدارع فقالوا اھجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال دعونے قال لای انا فیہ خیر مما تدعوننی الیہ واوصی عند موتہ بتلات احرجوا المشرکین من جزیرۃ العرب واجر الوفاء منی ما کنت لاجر ثم رایت الثالث قال ابو عبد اللہ وقال ابو یعقوب بن محمد سالت المعبرة بن عبد الرحمن عن جزیرۃ العرب فقال مکة والمدينة والمماة واليمن وقال یعقوب والعرب اول تھامہ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہو کہ انہوں نے کہا کہ بخشیشہ کا اور کیا بخشیشہ کا دن پہر روئے لکھ بیان تاکہ انکی اسنوں سے پتہ تر ہوئے کہ کہا کہ بخشیشہ کے دن حضرت علیہ السلام

کی بیماری سخت ہوئی اور دروغ غالب ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس کاغذ لاؤ کہ میں تمہارا
 واسطے نوشتہ لکھ دوں تاکہ تم اس تحریر کے بعد کہی نہ ہو کہو یعنی کہی مختلف اور حیران نہ ہو تو اصحاب آپس میں
 جھگڑنے لگے کہ میں نے نہ لکھ لایا اور کسی نے کہا لاؤ اور پیغمبر کے پاس جھگڑنا لائق نہیں
 تو انہوں نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو چھوڑ دیا یعنی عنقریب ہمیں کہ دنیا کو چھوڑیں یا اصحاب نے
 کہا کہ کیا دروسے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان قابو میں نہیں اسی لیے اس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 سے تحقیق کرو پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تحقیق کرو گے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ چھوڑو مجھ کو
 حسین کہ اب میں مشغول ہوں اس سے بہتر ہے حکومت پوچھتے ہو اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرنے کے
 وقت تین چیز کی وصیت کی کہ کمال پیغمبر شریکین کو عرب کو پاپوس اور انعام دیکر انالیہوں کو جس طرح میں انکو اٹھا
 دیتا تھا راوی نے کہا کہ میں تیسری چیز کو بھول گیا ابو عبد اللہ نے کہا کہ ابو یعقوب نے کہا کہ میں نے بغیر اسے پوچھا کہ
 کا پاپو کون ہے اس نے کہا کہ کد اور دینہ اور یمامہ اور یمن اور یعقوب نے کہا کہ عرج اول تھا مہر ہے اور اسکی ابتداء ہے
 ف پاپو عرب کا طول نہایت حد تک ہے اور عرض جہد سے شام تک ہے اور نام رکھا گیا ہے جزیرہ
 عرب کا واسطے احاطہ کرنے کے یا دن کے واسطے اسکے یعنی بحر ہند اور بحر قزقم اور بحر فارس اور بحر حبشہ اور نہایت کیا
 گیا طرف عرب کی اس واسطے کہ وہ اسلام کو پہلے انکے ماتہ میں تھا اور وہ انکا وطن تھا اور انکی جگہ تھی لیکن جمہور کون
 کارہنا منع ہے وہ خاص کہ اور دینہ اور یمامہ ہے اور جو اسکے آس پاس ہیں سو انکے پھر عرب کا پاپو بولا جاتا
 ہے واسطے اتفاق کرنے کے اس پر کہ شریک کون کو یمن میں ہنسنے منع نہ کیا جاوے باوجودیکہ وہ بھی جزیرہ عرب میں
 داخل ہے یہ مذہب جہو کا ہے اور حقیقت سے روایت ہو کہ جائز ہے مطلقاً مگر مسجد حرام اور مالک سے روایت ہو کہ جائز
 ہو داخل ہونا انکار میں واسطے تجارت کو اور شافعی نے کہا کہ نہ داخل ہوں حرم میں مگر نہ کمرساتہ انہی امام کے واسطے
 مصلحت مسلمین کے خاصہ (فتح) **یَا بَا بِلِیْلِ الْوَفْدِ** باب بیان میں زینت کرنے کے واسطے اعمیوں کے لیے
 جب امام کے پاس کسی ملک کے اعلیٰ آوین ہو امام انکے دکھانے کے لیے عمدہ لباس پہنے **حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى**
ثَنَا الْيَشْكُ عَنْ سُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ زُهَيْرٍ عَنْ سَالِمٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَجَدَ عُمَرُ حُلَّةً لِسُلَيْمَانَ
بِغَارِ فِي السُّوقِ فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْتَعْ هَذِهِ لِحُلَّةٍ فَجَاءَ
بِهَا لِحْدِيٍّ وَلِلْوَفْدِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا هَذِهِ لِبَاسٌ مِنْ لِبَاسِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ
فَلَيْتَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَبِيبَةٍ دِيْبِيَاءَ فَأَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ ثُمَّ أَتَى
بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فُلُكُ أَمَا هَذِهِ لِبَاسٌ مِنْ لِبَاسِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ
أَوْ أَمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ ثُمَّ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِ هَذِهِ فَقَالَ تَبِعْتُمَا أَوْ يَصْنُبُ لَهَا بَعْضُ حَلِيَّتِهِ

یَا بَا بِلِیْلِ الْوَفْدِ
 باب بیان میں زینت کرنے کے واسطے اعمیوں کے لیے

ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک جوڑا ریشمی پاجامہ بازار میں بکتا تھا تو اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے اور کہا کہ یا حضرت اس جوڑے کو خرید لیں پس نہت کیا کرین ساتھ پہننے اسکے کو دن عید اور واسطے ایچوں کے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو اس شخص کا لباس ہے جو آخرت میں بے نصیب یا یوں فرمایا کہ اسکو تو وہ پہنتا ہے جو آخرت میں بے نصیب ہے پہر کچھ مدت کہ بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ریشمی پیراہن عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ اسکو لیکر چلے یہاں تک کہ اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے تو کہا کہ یا حضرت آپ نے فرمایا تھا کہ ریشمی کپڑا تو وہ پہنتا ہے جو آخرت میں بے نصیب ہے پیر آپ نے یہ مجھکو بھیجا ہے پہر مجھکو کیون بھیجا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تاکہ تو اسکو بھیج کر اسکی قیمت سے فائدہ پاوے یا تو اس سے اپنی کوئی حاجت ناکرے ف ابن منیر نے کہا کہ جبکہ ترجمہ کی یہ ہے کہ جب عمر فاروق نے کہا کہ آپ اسکو خرید لیں تاکہ عید کے دن در ایچوں کو واسطے نہت کیا کرین تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا انکار کیا بلکہ صرف ریشمی کپڑے کو ساتھ نہت کرنے سے انکار کیا اور اسکی شرح لباس میں آویگی (انتم) باب کيف يُعْرِضُ الْإِسْلَامُ عَلَى الصَّبِيِّ كَس طَرَحَ بِشَرِّهِ كَيْفَ جَاوَسَ الْإِسْلَامُ لَكَ مَا بَالُكَ بِرَحَدٍ تَنَافَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَاهَسْتُمْ أَنَا وَمَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَمْرِوٍّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ انْطَلَقَ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْبَرَاءِ حَتَّى وَجَدَهُ يُعَاجِلُ مَعَ الْعِلْمَانِ عِنْدَ أُطَمِّ بْنِ مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ صَيَّادٍ يَحْتَمِلُهُ قَلَمٌ شِعْرُ النَّبِيِّ حَتَّى ضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَظَنَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأَمِّيَّةِ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَنْتُ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا تَرَى قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَا نَبِيَّ صَادِقٌ وَكَاذِبٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطِّ عَلَيْكَ الْأَمْرُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي قَدْ حَبَّاتُ لَكَ خَبِيرًا قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخْرُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ فَلَئِنْ نَعَدْتُ وَقَدْ رَكَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَدْنُ فِي فِيهِ أَصْرُ بَعْثَةٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكُنْ هُوَ فَلَئِنْ سَلَّطْتُ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ أَبِي كَعْبٍ يَأْتِيَانِ النَّحْلَ الَّذِي فِيهِ ابْنُ صَيَّادٍ حَتَّى إِذَا حَمَلَ النَّحْلَ طَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَجْدُوعِي مَجْدُوعِي النَّحْلُ عَوِجَتْ أَنْ يَسْمَعَ مِنْ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلَى فَرْشِهِ فِي قَيْفِةٍ لَهُ فِيهِ دَرَّةٌ فَزَاتِ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهْتَجِي مَجْدُوعِي مَجْدُوعِي النَّحْلُ فَقَالَتْ لَا ابْنَ صَيَّادٍ لِي

علیہ وسلم کے عرفاء کو گواہ یہی ہے جس سے تو خوف کرتے تھے تو اسکو مارنے کے گھاس واسطے کہ گرجا نہ ہوتی تو
 بات کمرہ دنیا کی طرف پھرتا ہے تو البتہ نہ ہوتی درمیان قتل کرنے کے عہدہ کے بن صیاد کو اس وقت اور ہونے لگے
 علیہ السلام کے کہ وہی اسکو اسکے بعد قتل کرینگے منافات (فتح) یعنی اس واسطے کہ اندرین صورت رجعت ممکن ہے
 کہ عرفاء بن صیاد کو قتل کریں اور عین علیہ السلام کے وقت ابن صیاد پھر دنیا میں پھر آدو تاکہ عیسیٰ علیہ السلام
 واسطے آراہو کرے **باب قول البقی صلی اللہ علیہ وسلم لیلہم فی اسلام والہم لکموا قالہ المقبری عن ابی ہریرۃ**
باب بیان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے واسطے یہود کے کہ اسلام قبول کر دنا کہ دین و دنیا میں
 سلامت رہو روایت کیا ہے مقبری نے ابو ہریرہ سے **باب** اذ اسلم قوم فی دار الحرب وکھڑا
 وانضون فی کھڑا اگر کوئی قوم در الحرب میں اسلام لاوے اور واسطے اسکے مال اور زمینان ہوں تو وہی اسکے
 ملک میں ف اشارہ کیا ہے بخاری نے اسکا اسکے طرف مدکی اس شخص پر جو کہتا ہے حقیقہ سے کہ حرلی جب دار
 الحرب میں اسلام لاوے اور وہاں اقامت کرے وہاں کے مسلمان اپنی غالب ہوں تو وہ لائق تر ہے سادات تمام
 مال اپنے کو کر زمین اسکی اور غیر منقول چیز اسکی یعنی مانند گہر اور بنان کی پس تحقیق و سلیمان کے واسطے غنیمت ہوتی
 ہے اور مخالفت کی ہر حقیقہ کی ابو یوسف نے پس کہا اس لئے کہ ایک قوم بنی سلیم کی اپنی زمینوں کو بہا گئی اور
 ایک شخص نے انکی زمین چلی پھر مسلمان ہوئے تو انہوں نے اپنی زمین کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چل کر
 کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو انکی زمینیں بھی زمین اور فرمایا کہ جب آدمی مسلمان ہو تو وہ لائق تر ہے سادات
 اپنے کو زمین اپنی کے (فتح) **احل** ثنا حماد بن عمار عن ابی ہریرۃ عن ابی ہریرۃ عن ابی ہریرۃ عن ابی ہریرۃ
 عن عمر بن عثمان بن عفان عن اسماء بن زید قال قلت یا رسول اللہ ان تزلزل عدا فی حجتہ قال
 وهل تزلزل لنا عقیل منزل اللہ قال نحن نازلون عدا یحییٰ بنی کنانہ المصعب حیث قامت قریظ
 علی الکفر وذلك ان بنی کنانہ حاکمفت فلیسا علی ابی ہاشم ان لا یبايعوہم ولا یؤوؤہم فلا الہدی
 والیخف الودی ترجمہ اسامہ سے روایت ہو کہ میں نے عرض کیا کہ یا حضرت آپ کل حجۃ الوداع میں اپنے مکانات
 سے کس مکان میں اتریں گے تو فرمایا کہ ہمارا واسطے عقیل نے کوئی گہر چھوڑا ہے جسے عقیل نے ہمارے مکانات
 بیچ دئے ہیں کوئی مکان باقی نہیں باقی حسین اتریں پھر فرمایا کہ ہم اتریں گے کل انشاء اللہ بنی کنانہ کے غیلے پر
 یعنی مصعب جہان کھار قریظ وغیرہ سے آپس میں قسم کھائی تھی بنی ہاشم پر کہ ان سے فرید و فروخت کریں اور
 نہ انکو مکہ میں لینے یہاں تک کہ دسے تاکہ ہو کہ حضرت محمد علیہ السلام کے حوالے کر دیوں ف یہ حدیث پوری
 سوا اپنی طرح کے کتا با لچ میں گند چکی ہے حدیث میں وہ چیز ہے جسکے ساتھ وہاں باب باذہب ہے یعنی مکہ کے گہر
 کا حدیث ہونا اور بیجا و لیکن وہ بنی ہے اس پر کہ کہ قبر سے فتح ہوا اور مشہور غنائیہ کے نزدیک یہاں کہ وہ صلوات

فتح ہوا اور سبکی بخت منامی میں آدگی اور ممکن ہے کہ کہا جاسکے کہ جب قرار کیا حضرت صلوات اللہ علیہ وسلم نے بل
 کو اور تصرف اس کے کو یہ سچ اس چیز کے کہ بتی واسطے دونوں کے ہاویوں کے کہ لینے علی اور جعفر واسطے حضرت صلوات اللہ علیہ
 وسلم کے گہر دن سے اور حلیوں سے ساتھ ہیر وغیرہ کے اور حضرت صلوات اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلایا اور جینا
 ان کو اس شخص سے جس کو ہاتھ میں تھی جب فتیاب ہوئے تو ہوگی اس میں دلالت اور برقرار رکھنے اس شخص کے کہ
 اس کے ہاتھ میں ہو گہر ہوا زمین جبکہ مسلمان ہوا وہ اس کے ہاتھ میں بطریق اولیٰ اور قریبی نے کہا کہ احتمال ہے
 کہ ہوم اور ہما کی یہ کہ حضرت صلوات اللہ علیہ وسلم نے احسن کیا اہل مکہ پر ساتھ مالون ان کے کو اور ہون ان کے کہ پہلے
 اس سے کہ مسلمان ہون پس برقرار رکھنا اس شخص کا کہ مسلمان ہو بطریق اولیٰ ہو حکم تھا اور غیبتی مالک کے
 عَنْ زَيْدِ بْنِ اسْمَعِيلَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اسْتَعْلَمَ مَوْلًى لَهُ يُدْعَى هُنَيْئًا عَلَیْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ يَاهُنَيُّ اَصْنَمُ
 جَنَاحَكَ عَلَی السَّالِمِیْنَ وَاَوْقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ اسْتَجَابَتْ وَاَدْخِلْ رَبَّ الْعُنَيْمَةِ وَاِذَا یَ وَنَعَمْ اَبْنِ عَوْفٍ وَنَعَمْ
 اَبْنِ عَفَّانٍ فَاَتَصَمَّ اَنْ تَهْلِكَ مَا شِئْتُمْ اَرَجَعَانِ اِلَى دَرْعٍ وَنَحْلٍ وَاَنْ رَبَّ الصَّرِيْمَةِ وَرَبَّ الْعُنَيْمَةِ اَنْ
 تَهْلِكَ مَا شِئْتُمْ مَا يَأْتِي بِسَبِيحَةٍ يَقُوْلُ يَا اَمِيْنَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَا اَمِيْنَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَفَتَارَكْتُمْ اَنْ لَا اَبَالَكَ كَالْمَلِكِ
 وَالْكَرَامَةِ اَيَسْرِعُ عَلَيَّ مِنَ الذَّهَبِ الْوَدِیْقِ وَاَيَمُّرُ اللَّهُ اَنْهُمْ لَيَرَوْنَ اَنْ قَدْ ظَلَمْتُمْ اَهْلًا اَبْلَاؤُهُمْ فَانْلَوْا عَلَيَّ
 فِي اَبْجَاهِلِيَّةٍ وَاَسْلَمُوا عَلَيَّ مَا فِي الْاِسْلَامِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ اَلَمَّا الَّذِي اَحْمِلُ عَلَيَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا حَيْتُ
 حَكِيْمِي مِنْ بِلَادِهِمْ شَبْتًا اَوْ رَجَمَةً ابْنِ عَمْرٍو سے روایت ہو کہ عرفا روق منے اپنے غلام کو کہہ لیے روند پر مال کیا کہ
 نام ہنی تھا سو فرمایا کہ اسے ہنی روک کہیو اپنے مال کو مسلمان سے لیے اپنی ظلم کرنے سے اور اگر کچھ مظلوم کی دعا
 سے پس تحقیق دعا مظلوم کی مقبول ہے اور داخل کروند میں تہوڑی اونٹیاں دے کہ کو اور تہوڑی بکریاں دے کہ
 کو اور بچہ ابن عوف کو جو پاپوں اور عثمان کے جو پاپوں سے پس تحقیق اگر ان دونوں کے مواشی ہلاک ہوں تو جو
 کہ تیکہ طرف باطن اور کہنتی کی لیے ان کو مواشی کی چنداں حاجت نہیں بلکہ ان کے پاس اور قسموں کے مال بہت
 میں اور تہوڑے اونٹن کا مالک اور تہوڑی بکریوں کا مالک اگر ان کے مواشی ہلاک ہوں تو اپنے جوروں کے میرے پاس
 دے گا پس کہیں گے اے امیر المؤمنین یا امیر المؤمنین میں نے سوال کرے گا اور ہو گا کہ میں محتاج ہوں لیے اگر وہ
 پانی اور گھاس سے منع کیے جاویں تو ان کے مواشی ہلاک ہو جائیں گے پس محتاج ہو گا طرف معاوضہ دینے اس کے ساتھ
 خرچہ سوتے اور چاندی کے واسطے ان کے واسطے بند کرنے حاجت ان کی کے اور اکثر اوقات معارض ہوگی یہ حاجت
 طرف نقد کی بچہ خرچ کرنے اس کے کہ دوسری ہم میں کیا پس میں ان کو چھوڑ دوں لیے میں ان کو محتاج نہ چھوڑوں گا
 یہ مطلب ہو (وہ دعا ہے کہ حق میں اور ظاہر اس کا مراد نہیں) پس پانی اور گھاس کی سامان ترے پیچھے سوتے
 اور چاندی سے اور قسم ہے اللہ کی البتہ وہ گمان کہتے ہیں لیے تہوڑے مواشی دے کہ میں اپنی ظلم کی ان کو

عَنْ زَيْدِ بْنِ اسْمَعِيلَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اسْتَعْلَمَ مَوْلًى لَهُ يُدْعَى هُنَيْئًا عَلَیْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ يَاهُنَيُّ اَصْنَمُ

اَبْنِ عَفَّانٍ فَاَتَصَمَّ اَنْ تَهْلِكَ مَا شِئْتُمْ اَرَجَعَانِ اِلَى دَرْعٍ وَنَحْلٍ وَاَنْ رَبَّ الصَّرِيْمَةِ وَرَبَّ الْعُنَيْمَةِ اَنْ

وہ لائق ترین ساتھی کے لیے چاہیے اور ملاکہ یہ زمین البتہ انہیں کے شہرین اور انہیں کا ملک ہے لہذا انہوں نے ان زمینوں پر جاہلیت میں اور مسلمان ہوئے ہیں اور پر جان ہونے کے واسطے اسلام میں لینے کہتے ہیں کہ یہ سب زمینیں ہماری ملک ہیں اور سب ہم ان کے ملک ہیں بہر تو نے کیوں روند رکھی ہیں قسم ہے اللہ کی اگر نہ ہوتا وہاں جس میں لوگوں کو خدا کے راہ میں سوار کرتا ہوں لینے اونٹوں سے کہ ہتھی سوار کرتے اپنا اس شخص کو جو سواری نہ پاتا تو میں ان کے شہروں سے ایک بالشت بہر زمین نہ گہتر تراف جہدینے کہا کہ غر فاروق نے یہ اس واسطے کہا تھا کہ میں نے دل غلو پر مسلمان ہوئے ہتھی اور ان کے مال انہیں کے واسطے تھا اسی واسطے سول چکا یا حضرت مولا علیہ السلام نے بنی نجار سے ساتہ مکان سجد اپنے کے اور اتفاق کیا ہے علماء نے اس پر جواب اہل صلہ سے مسلمان ہو پس وہ لائق تر ہے ساتہ زمین اپنی کے اور جو مسلمان سہا اہل قہر سے پس زمین اسکی واسطے مسلمانوں کے اس واسطے کہ غالب ہوئے ان کے شہروں پر جیسے کہ غالب ہوئے ان کے مال پر بخلاف اہل صلہ کے جو اس کے اور اس کے ہنس کر وہ مذکورہ غر فاروق نے بعض زمین غیر آباد کو اس قسم سے کہ اس میں سبزی اگتی تھی بغیر محنت کی اور خاص کیا صدقے کو اونٹوں کو اور مجاہدین کے گھوڑوں کو اور اجازت دی اس شخص کو جس کے مواساتی ہوں یہ کہ اپنے مواساتی کو اس میں چراغ واسطے نہی کرنے کو ساتہ اس کے پس نہیں جت ہو انہیں واسطے محال ہے اور یہ جو کہا کہ دے گمان کرتے ہیں کہ میں نے اپنی ظلم کیا تھا اشارہ کیا اس نے ساتہ اس کے طرف اسکی کہ دے دیکھ کر تے میں کہ وہ لائق ترین ساتھی اس کے ذیہ کر منع کیا انہوں نے اپنے حق کو جو اپنا واجب ہے اور اس حدیث میں وہ چہر ہے کہ ہتھی اس میں غر فاروق قوت کو اور جو دیت نظر سے اور شفقت کو اور مسلمانوں کے اور ملک سے دیت ہو کہ غر فاروق کی خلافت میں جو جانور لینے اونٹ اور گھوڑے وغیرہ روند میں چرتے تھے انکی گنتی چالیس ہزار کو پہنچی تھی اور سواری اس کے نہیں کہ جائز ہوایہ واسطے عمر بنہ کے اس واسطے کہ وہ زمین غیر آباد تھی کسی کے ملک میں نہ تھی پس وندر کہا اسکو غر فاروق نے واسطے اونٹوں صدقہ کے واسطے صلح عام مسلمانوں

(فتح) باب کتاب الہام الناس کلہا امام کا گوون کو لینے لڑنے والوں سے یا ہر ایک سے ضرر و عام اس سے کہ وہ خود لکھو یا لوگوں کی اس کے حکم سے لکھو (فتح) حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما عن ابي عبد اللہ عن ابي وائل عن ابي جعفر قال قال النبي صلى الله عليه وسلم النبوة من يلفظ بالاسلام من الناس فكتبنا له الف وخمسمائة رجل فقلنا نخاف ونحن ألف وخمسمائة فلقد رأينا نبينا حتى ان الرجل يصلي وحده وهو خائف ثم ترجمہ حذیفہ سے روایت ہو کہ حضرت مولا علیہ السلام نے فرمایا کہ لکھ لاؤ میرے واسطے انکو جو اسلام کا کلمہ پڑھتے ہیں لوگوں سے تو ہم نے آپ کو واسطے پندرہ سو مرد لکھے (اور ذیہ جبکہ احد کی طرف تھے تو ہتھی یا نزدیک کہو دے خندق کے یا حدیبیہ میں) سوہنے کہا کہ کیا ہم ڈرتے

وہ لائق ترین ساتھی کے لیے چاہیے اور ملاکہ یہ زمین البتہ انہیں کے شہرین اور انہیں کا ملک ہے لہذا انہوں نے ان زمینوں پر جاہلیت میں اور مسلمان ہوئے ہیں اور پر جان ہونے کے واسطے اسلام میں لینے کہتے ہیں کہ یہ سب زمینیں ہماری ملک ہیں اور سب ہم ان کے ملک ہیں بہر تو نے کیوں روند رکھی ہیں قسم ہے اللہ کی اگر نہ ہوتا وہاں جس میں لوگوں کو خدا کے راہ میں سوار کرتا ہوں لینے اونٹوں سے کہ ہتھی سوار کرتے اپنا اس شخص کو جو سواری نہ پاتا تو میں ان کے شہروں سے ایک بالشت بہر زمین نہ گہتر تراف جہدینے کہا کہ غر فاروق نے یہ اس واسطے کہا تھا کہ میں نے دل غلو پر مسلمان ہوئے ہتھی اور ان کے مال انہیں کے واسطے تھا اسی واسطے سول چکا یا حضرت مولا علیہ السلام نے بنی نجار سے ساتہ مکان سجد اپنے کے اور اتفاق کیا ہے علماء نے اس پر جواب اہل صلہ سے مسلمان ہو پس وہ لائق تر ہے ساتہ زمین اپنی کے اور جو مسلمان سہا اہل قہر سے پس زمین اسکی واسطے مسلمانوں کے اس واسطے کہ غالب ہوئے ان کے شہروں پر جیسے کہ غالب ہوئے ان کے مال پر بخلاف اہل صلہ کے جو اس کے اور اس کے ہنس کر وہ مذکورہ غر فاروق نے بعض زمین غیر آباد کو اس قسم سے کہ اس میں سبزی اگتی تھی بغیر محنت کی اور خاص کیا صدقے کو اونٹوں کو اور مجاہدین کے گھوڑوں کو اور اجازت دی اس شخص کو جس کے مواساتی ہوں یہ کہ اپنے مواساتی کو اس میں چراغ واسطے نہی کرنے کو ساتہ اس کے پس نہیں جت ہو انہیں واسطے محال ہے اور یہ جو کہا کہ دے گمان کرتے ہیں کہ میں نے اپنی ظلم کیا تھا اشارہ کیا اس نے ساتہ اس کے طرف اسکی کہ دے دیکھ کر تے میں کہ وہ لائق ترین ساتھی اس کے ذیہ کر منع کیا انہوں نے اپنے حق کو جو اپنا واجب ہے اور اس حدیث میں وہ چہر ہے کہ ہتھی اس میں غر فاروق قوت کو اور جو دیت نظر سے اور شفقت کو اور مسلمانوں کے اور ملک سے دیت ہو کہ غر فاروق کی خلافت میں جو جانور لینے اونٹ اور گھوڑے وغیرہ روند میں چرتے تھے انکی گنتی چالیس ہزار کو پہنچی تھی اور سواری اس کے نہیں کہ جائز ہوایہ واسطے عمر بنہ کے اس واسطے کہ وہ زمین غیر آباد تھی کسی کے ملک میں نہ تھی پس وندر کہا اسکو غر فاروق نے واسطے اونٹوں صدقہ کے واسطے صلح عام مسلمانوں

ہیں اور حالانکہ ہم پندرہ سو آدمی ہیں یعنی باوجود اتنی کثرت کے ڈرنے کا مقام نہیں اور البتہ ہم نے اپنے تئیں
 دیکھا کہ ہم مبتلا ہوئے یہاں تک کہ بعض مرد البتہ تنہا نماز پڑھتا تھا اور حالانکہ وہ ڈرنے والا تھا اور ایک وایت
 میں ہے کہ ہم نے پانچ سو مرد پائے اور ایک میں یوں ہے کہ چھ سو اور سات سو کے اندر تھے یہ جو خدیفہ
 نے کہا کہ ہم مبتلا ہوئے تو شاید یہ اشارہ ہے طرف اُس چیز کی کہ واقع ہوئی بیجا غیر خلافت عثمان کے حکومت
 بعض امیرون کو فہ کی سے مانند ولید بن عقبہ کی اس واسطے کہ وہ نماز میں تاخیر کرتے تھے اسکو اچھی طرح ادا
 کرتے تھے اور بعض پرہیزگار تنہا پوشیدہ نماز پڑھتے تھے پھر امیر کے ساتھ نماز پڑھتے تھے واسطے خوف وقوع
 فتنے کے اور اس حدیث میں نشانہ ہے نبوت کی نشانیوں سے اس واسطے کہ یہ پیشین گوئی ہے اور تحقیق
 واقع ہو گئی تھی اس کے بعد خدیفہ کے چچ زمانے حجاج وغیرہ کے (فتوح) اور اس حدیث میں مشرور و عیت کتابت
 و دفتر لشکر و ن کی ہے اور کبھی متعین ہوتا ہے وقت حاجت کو طرف جدا کرنے اُس شخص کی جو اوائی کی جنت
 رکھتا ہے اور جو نہیں رکھتا اور کہیں وقوع عقوبت کا ہے اور خود پسندی کو لے کر سادہ کثرت کو اور اس میں
 کہا کہ موضع ترجمہ کی فقہ سے یہ ہے کہ خیال کیا جاوے کہ لکھنا لشکر کا اور گنتا عدد لکے کا ہوتا ہے ذریعہ واسطے
 دور ہونے برکت کو بلکہ کتابت مامور بہا واسطے مصلحت دینی کے ہو اور جو مواخذہ حینین کے من واقع ہوا تھا وہ
 خود پسندی کی حجت ہو تا حد ثنا ابی نعیم ثنا سفین عن ابن جبر عن عمر بن دینار عن ابی عبد
 عن ابن عباس قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اني كنت في غزوة
 لكذا وكذا وافراني خلعة قال ارجع فليحضر معك اهل بيتك من بني عبد مناف فليحضر معك
 صلوات الله عليه وسلم پاس یا تو اُس نے کہا کہ میرا نام خدا نے فلا نے جہاد میں لکھا گیا اور میری بی بی جو کو نکلی ہے
 تو حضرت صلوات الله عليه وسلم نے فرمایا کہ پھر جا اور اپنی عورت کو ساتھ چکر کف پوری شہر اسکی جہ میں گذر
 چکی ہے باب ان الله يؤيد الدين بالرجل الفاجر باب ہے اس بیان میں کہ سفر خدا و کرتا ہے دین
 کی گنتہ کا آدمی سے حد ثنا ابی الیمان انا شعیب عن الزهري ح وحدثني محمود ثنا عبد الرزاق
 انا معمر عن الزهري عن سعيده بن السائب عن ابي هريرة قال شهدنا مع رسول الله صلى الله عليه
 وسلم الى الشام قال فكلوا بعض الناس ان يرناب فبينما هم على ذلك اذ قيل لركبكم فركبوا
 به جرحا شديدا فكلما كان من الليل لم يصبر على الجرح فقتل نفسه فاجاب النبي صلى الله عليه
 وسلم بذلك فقال الله اكبر اشهد اني عبد الله ورسوله فامروا بالركاب فنادى في الناس ان
 لا يدخل الجرح الا نفس مسلمة وان الله يؤيد هذا الدين بالرجل الفاجر ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت
 ہو کہ ہم حضرت صلوات الله عليه وسلم کے ساتھ حاضر ہوئے تو حضرت صلوات الله عليه وسلم نے ایک مرد کے پاس فرمایا کہ جو اسکا

وہی ہے جو اسکا

میں نے اپنے تئیں دیکھا کہ ہم مبتلا ہوئے یہاں تک کہ بعض مرد البتہ تنہا نماز پڑھتا تھا اور حالانکہ وہ ڈرنے والا تھا اور ایک وایت میں ہے کہ ہم نے پانچ سو مرد پائے اور ایک میں یوں ہے کہ چھ سو اور سات سو کے اندر تھے یہ جو خدیفہ نے کہا کہ ہم مبتلا ہوئے تو شاید یہ اشارہ ہے طرف اُس چیز کی کہ واقع ہوئی بیجا غیر خلافت عثمان کے حکومت بعض امیرون کو فہ کی سے مانند ولید بن عقبہ کی اس واسطے کہ وہ نماز میں تاخیر کرتے تھے اسکو اچھی طرح ادا کرتے تھے اور بعض پرہیزگار تنہا پوشیدہ نماز پڑھتے تھے پھر امیر کے ساتھ نماز پڑھتے تھے واسطے خوف وقوع فتنے کے اور اس حدیث میں نشانہ ہے نبوت کی نشانیوں سے اس واسطے کہ یہ پیشین گوئی ہے اور تحقیق واقع ہو گئی تھی اس کے بعد خدیفہ کے چچ زمانے حجاج وغیرہ کے (فتوح) اور اس حدیث میں مشرور و عیت کتابت و دفتر لشکر و ن کی ہے اور کبھی متعین ہوتا ہے وقت حاجت کو طرف جدا کرنے اُس شخص کی جو اوائی کی جنت رکھتا ہے اور جو نہیں رکھتا اور کہیں وقوع عقوبت کا ہے اور خود پسندی کو لے کر سادہ کثرت کو اور اس میں کہا کہ موضع ترجمہ کی فقہ سے یہ ہے کہ خیال کیا جاوے کہ لکھنا لشکر کا اور گنتا عدد لکے کا ہوتا ہے ذریعہ واسطے دور ہونے برکت کو بلکہ کتابت مامور بہا واسطے مصلحت دینی کے ہو اور جو مواخذہ حینین کے من واقع ہوا تھا وہ خود پسندی کی حجت ہو تا حد ثنا ابی نعیم ثنا سفین عن ابن جبر عن عمر بن دینار عن ابی عبد عن ابن عباس قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اني كنت في غزوة لكذا وكذا وافراني خلعة قال ارجع فليحضر معك اهل بيتك من بني عبد مناف فليحضر معك صلوات الله عليه وسلم پاس یا تو اُس نے کہا کہ میرا نام خدا نے فلا نے جہاد میں لکھا گیا اور میری بی بی جو کو نکلی ہے تو حضرت صلوات الله عليه وسلم نے فرمایا کہ پھر جا اور اپنی عورت کو ساتھ چکر کف پوری شہر اسکی جہ میں گذر چکی ہے باب ان الله يؤيد الدين بالرجل الفاجر باب ہے اس بیان میں کہ سفر خدا و کرتا ہے دین کی گنتہ کا آدمی سے حد ثنا ابی الیمان انا شعیب عن الزهري ح وحدثني محمود ثنا عبد الرزاق انا معمر عن الزهري عن سعيده بن السائب عن ابي هريرة قال شهدنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الى الشام قال فكلوا بعض الناس ان يرناب فبينما هم على ذلك اذ قيل لركبكم فركبوا به جرحا شديدا فكلما كان من الليل لم يصبر على الجرح فقتل نفسه فاجاب النبي صلى الله عليه وسلم بذلك فقال الله اكبر اشهد اني عبد الله ورسوله فامروا بالركاب فنادى في الناس ان لا يدخل الجرح الا نفس مسلمة وان الله يؤيد هذا الدين بالرجل الفاجر ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ ہم حضرت صلوات الله عليه وسلم کے ساتھ حاضر ہوئے تو حضرت صلوات الله عليه وسلم نے ایک مرد کے پاس فرمایا کہ جو اسکا

کا دعویٰ کرتا ہے کہ یہ دوزخی ہے سو جب لڑائی حاضر ہوئی یعنی لڑائی کا وقت ہوا تو اس مرد نے سخت لڑائی کی تو اسکو زخم پہنچا تو کسی نے کہا کہ یا حضرت مجھے واسطے آپ نے کہا تھا کہ وہ دوزخی ہے اُس نے حج سخت لڑائی کی اور مر گیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ دوزخی میں گیا تو قریب ہی کہ بعض لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قول میں شک کریں سو جس حالت میں کہ لوگ اسے سنی تہذیب میں ہی کہنا گمان کسی نے کہا کہ وہ مراہنین لیکن اسکا سخت زخم لگے میں سو جب ات ہوئی تو زخم پر میرزا کر سکا سو اسنے اپنی تین مار ڈالا تو کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر دی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ ربکے بڑے میں گواہی دیتا ہوں اسکی تین اللہ کا بندہ ہوں اور اسکا رسول ہوں پھر ہلال کو حکم کیا سو اسنے لوگوں میں پکارا کہ نہ داخل ہو گا بہشت میں مگر وہ شخص کہ سلمان ہے اور مقرر خدا مدد کرتا ہے اس دین کی گتہ گار آدمی سے ف اس حدیث کی پوری شرح مخازی میں آئیگی لہذا وہ ظاہر ہے ترجمہ باب میں اور جہلبے کہا کہ انہیں محاذ ص ہے یہ حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کو کہ انہیں مدد چاہتے ہم مشرک ہوا اس واسطے کہ یادہ خاص ہے ساتھ اس وقت کو یاد کیا کہ ہومر دساتہ اسکے کا غیر مشرک میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث سلم نے روایت کی ہے اور جواب دیا ہے اسے شافعی نے ساتھ اول جہ کے اور محبت نسخ کی حاضر ہونا صفوان کا ہے حنین میں ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور وہ مشرک تھا اور اسکا قصہ مشہور ہے مخازی میں اور بعضوں نے انہیں اور کئی طرح سے تطبیق دی ہے ایک تطبیق انہیں سے یہ ہے کہ جس شخص کے حق میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی تھی کہ میں مشرک سے مدد نہیں چاہتا اس سے اپنے اسلام کی رغبت معلوم کی تھی پس اسکو اس امید سے کہ سلم ہو اور اپنا گمان بجا کر سارے اور ایک تطبیق یہ ہے کہ امر اسمین طرف راہ امام کے ہے اور ان دونوں میں نظر ہے اس واسطے کہ لفظ مشرک کا نکرہ ہے سیاق نفی میں پس معنی تخصیص کا محتاج ہے طرف دلیل کی اور ابن میسر نے کہا کہ ضوم ترجمہ کی فقہ سے یہ کہ نہ خیال کیا جاوے امام میں جیکہ اسلام کی روندہ کہو اور غیر عادل ہو یہ کہ ڈالا جاوے نفع اسکا دین میں واسطے گتہ اسکے کو پس جائز ہے خروج کرنا اور اسکے پس ارادہ کیا اسنے کہ یہ خیال مدفع ہے ساتھ اس فقرہ اور یہ کہ مدد کرتا ہے خدا اپنے دین کی ساتھ گناہگار کے اور اسکا گناہ اسکی جان پر ہے (فتح) **بَابُ مَنْ نَكَرَ فِي الْحَرْبِ مِنْ عَدُوٍّ أَوْ إِذَا خَافَ الْعَدُوَّ وَجَسَدًا يَهُودِيٍّ لِرَأْيِ مَنْ يَغِيرُ دَارَ كَرْنِ إِمَامٍ كَيْفَ** خوف کرو دشمن سے یعنی جائز ہے (فتح) **حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا خَافَ الْعَدُوَّ وَجَسَدًا يَهُودِيٍّ لِرَأْيِ مَنْ يَغِيرُ دَارَ كَرْنِ إِمَامٍ كَيْفَ** **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخَذَ الزَّيْنَبُ زَيْدًا فَأَصِيبَتْ ثُمَّ أَخَذَ هَاعْبَدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَأَصِيبَتْ ثُمَّ أَخَذَ هَاخِلَادُ بْنُ الْوَلِيدِ مِنْ عَدُوٍّ أَوْ فَفِمْ عَلَيْهِ وَمَا لَيْسَ فِيهِ أَوْ قَالَ مَا يَسْتُرُكُمْ أَنَّهُمْ عِنْدَنَا قَالَ وَأَنْ عَيْنِي رَأَيْتُ رَفَائِلَ ثُمَّ أَسْرَعَ رَأْيِي أَنَّهُ** روایت ہو کہ حضرت ملازم

علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا سو فرمایا کہ لیا علم کو زید نے سو وہ شہید ہو گیا پھر علم لیا جعفر نے سو وہ بھی شہید ہوا پھر علم لیا
عبد اللہ بن رواحہ نے سو وہ بھی شہید ہوا پھر علم لیا خالد بن ولید بغیر سردار بنائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سکو
تو خدا نے اسکو فتح نصیب کی اور سکو خوش نہیں لگتا کہ وہ ہمارے پاس ہوئے یعنی شہید نہ ہوتے اور آپ کی دونوں
آنکھوں سے آنسو جاری ہتھوٹ اسکی شرح معانی میں آویگی انتصار اللہ تعالیٰ اور وہ بھی ظاہر ہے ترجمہ باب میں
ابن میر نے کہا کہ پھر جانا ہے حدیث باب کو کہ جو ستین ہوا اسطے سرداری کے اور دشوار ہو مر اجبت کنی طرف امام کی
تو اسکی سرداری ثابت ہوتی ہے شرعاً اور واجب ہوتی ہے فرمانبرداری اسکی حکم میں اور ہمیں پوشیدہ ہے یہ کہ محل سکا
وہ ہے جبکہ اتفاق کریں حاضرین اور پس کے کہا اس نے اور مستفاد ہوتا ہے اس سے یہ کہ ملک کا قول صحیح ہے کہ جب
بادشاہ کے سوا عدوت کا کوئی دلی نہ ہو اور بادشاہ سے اجازت لینے دشوار ہو تو جابر سے یہ کہ بخل کر دیوے کوئی ایک
اسی طرح جب غائب ہوا امام جبر کا تو امام بنے لوگوں کا کوئی ایک (فتح) باب العون بالمدد باب سے مدد کرنا امام کا
شکر کو سائے ملک کے حکم تنا محمد بن بشیر ثنا بن ابی عیسیٰ وسهل بن یوسف عن سعید عن قتادة عن
النسائی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اناہ رعل و ذکر کون و عصیہ و یوحیان قد عمو انہم قد اسلموا
واستمدوہ علی قومہم فامدہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبعین من الانصار قال النسائی کنا نسبیہم
الفری یحبطون بالنہار ویصلون باللیل فانطلقوا بہم حتی بلغوا ابار معونۃ عذر وایہم وقتلواہم فقتل
شہرا ید عولہ رعل و ذکر کون و یوحیان قال قتادہ وحدثنا انس انہم قرأوا بہم قرأنا الا یبقوا
عنا فو منا بانا قد یقینا ربنا فو فی عنا وادنا کاشرفہم ذلک بعد ترجمہ انس سے روایت ہو کہ رعل اور ذکر کون
اور عصیہ اور یوحیان یہ چاروں نام ہیں عرب کی قوموں کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو انہوں نے ملکر
کہ دو مسلمان ہوئی میں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی قوم پر مدد چاہی یعنی چاہا کہ سکو مدد دے جسے کہ تاہم اپنی قوم کو ہمارے
ہدایت کریں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ستر انصاری مردوں کی اس نے کہا کہ ہم انکو قاری کہا کرتے تھے
یعنی دو ستر انصاری قرآن کے قاری تھے دن کو لکڑیاں لستے تھے اور رات کو نماز پڑھتے تھے تو وہ انکو لے چلے یہاں
تک کہ جب یہ سحر زمین پہونچے کہ نام ہے ایک جگہ کادریان کے اور عسغان کے تو انکے ساتھ دغا کیا اور انکو مار ڈالا
تو قنوت پڑھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک معینہ رعل اور ذکر کون اور بنی لیحیان پر اور قتادہ نے کہا کہ حدیث
بیان کی ہم سے انس نے کہ اصحاب نے انکے سبب قرآن پڑھیںے جو انکے حق میں اترا وہ قرآن یہ تھا کہ خبر ہو کہ ہماری طرف
سوی ہماری قوم کو یہ پیغام پہونچا دو کہ ہم اپنے رب کی توحید ہم سے راضی ہوا اور ہمارا رضی کیا پھر اسکے بعد یہ آیت منسوخ
ہوئی ف حدیث یہی ترجمہ باب میں ظاہر ہے ابن میر نے کہا کہ تحقیق اجتہاد اور عمل ساتھ ظاہر کے نہیں ضرورتاً
انکے صاحب کو اگر واقع ہوا عذات اس شخص سے جس سے وفا کی امید ہوا اسکی شرح معانی میں آویگی (فتح)

باب مَن عَلِبَ الْعَدُوَّ فَأَقَامَ عَلَى غَضَبِهِمْ ثَلَاثًا غَالِبٌ هُوَ دُشْمَنٌ بِرَبِّهِ لَكَ مِيدَانٌ مِّنْ مِّثْلِ مِثْرٍ هَبِيرٌ حَلَّ شَنَا
 مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ تَنَادَوْا عَنْ عِبَادَةِ ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرْنَا النَّسَبَ مَالِكٌ عَنْ ابْنِ طَلْحَةَ عَنْ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بِالْعَرَضَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ تَابَعَهُ مُعَاذُ وَعَبْدُ اللَّهِ
 قَالَا ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ النَّسَبِ عَنْ ابْنِ طَلْحَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجُمَةُ ابْنِ طَلْحَةَ رَوَى
 کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب کسی قوم پر غالب ہوتے ہو تو ان کے میدان میں تین دن ہبیرتے ہتوف
 اور سن میں ہے کہ دروست رکھتے ہتو کہ ان کے میدان میں تین دن ہبیرتے اور مہلکے کہا کہ حکمت اقا ست کی آرام
 دنیا سوار یوں کہ ہے اور جانوں کا اور زمین پوشیدہ ہے یہ بات کہ محل اس کا وہ ہے جبکہ ہوا سن دشمن کو اور چوٹی
 سے اور تین دن پراقتدار کرنے سے نکالا جاتا ہے کہ چار دن اقا ست میں ہا بن جوڑی نے کہا کہ سوا می اسکے نہیں کہ
 تین دن وہاں ہبیرتے ہتو ناگہ ظاہر ہوگا تاثیر غلبے کی اور جاری کرنے احکام کے پس گویا کہ کہتے ہتو کہ پس حسین تم یز
 سے قوت ہو تو چاہیے کہ پہرے طرف ہماری اور ابن میر نے کہا کہ احساں ہے کہ مراد ہتو شہنشاہ میں کی حسین گناہ واقع
 ہوئے ساتھ واقع کرنے بنگی کے پیچ اسکے ساتھ ذکر اللہ کے اور ظاہر کرنے شہا مسلمانوں کے اور جب صیانت کو
 حکم میں ہو تو مناسب ہوا کہ اٹھیں تین دن ہبیرتے اس واسطے کہ صیانت تین دن ہوتی ہے (فتح) **باب**
 مَن شَمَّ الْعِثْمَ فِي غَزْوِهِ وَسَفَرِهِ جَوَّ قَتِيمٍ كَسَّ مَالِ غَنِيمَةٍ كَوَيْتِ جِهَادٍ مِّنْ أَوْغَرٍ مِّنْ أَثَارِهِ كَيْتِ بَخَارِ
 نے ساتھ اسکے رکھنے کا اور قول کو فیون کے کہ غنیمت کا مال دار الحوب میں تقسیم نہ کیا جاوے اور اسکی عدت بیان
 کرتے ہیں کہ ملک نہیں تمام ہوتا مال غنیمت پر گرساۃ استیلا کے اور نہیں تمام ہوتا غالب ہونا مگر ساتھ کہہئے ہتو
 کہ پیچ دار الاسلام کے اور جہوہ سے کہا کہ وہ راجع ہے طرف نظر امام کی اور اجتہاد اسکے کی اور تمام ہونے غلبے کا حاصل
 ہوتا ہے ساتھ قابو ہونے اسکے پیچ ہتو مسلمانوں کے مددلات کرتی ہے سپر بات لگا کر غار اس وقت کی کوئی غلام
 آزاد کرین تو نہیں صحیح آزاد کرنا ان کا اند اگر جہلی کا غلام مسلمان ہو اور مسلمانوں میں جانیے تو آزاد ہو جاتا ہے
 (فتح) **وقال** رَأَفَةُ لَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحِجَّةِ فَأَصْبَحْنَا غَنَاءً وَابِلًا فَعَدَدَ عَشْرَةَ مِّنَ الْعِثْمِ
 رَجَعْنَا بِعِيْنِهِ أَوْ رَأَفَةُ نَعْنِي كَيْتِ تَهْمِ سَاۤءَةَ حَضْرَتِ صَلَّى اللہ علیہ وسلم کے ذی الحلیفہ میں سوہنے بکریان اور اونٹ پانچو حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے دس بکریوں کو ایک اونٹ کو برابر کیا **حَلَّ ثَنَا هَدٍ** بَنُو خَالِدٍ ثَنَا هُمُ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ
 النَّسَبَ أَخْبَرَهُ قَالَ أَعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِّنَ الْعَمْرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمُ حُنَيْنٍ تَرْجُمَةُ سُرَّسے روایت
 ہتو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جعرانہ ایک جگہ کا نام ہے در میان کما اور طائف کی سے عمرے کا احرام باندھا جس
 جگہ کہ حنین کی غنیمتیں تقسیم کیں **ف** یہ دونو حدیثیں ترجمہ باب میں ظاہر ہیں اور انکی تخریج آئندہ آویگی (فتح) **باب**
 إِذَا عَتَمَ الْمُشْرِكُونَ مَالَ الْمُسْلِمِينَ وَجَدَهُ لِلْمُسْلِمِ وَجَبَ شُرَكَاؤُهُمْ لِمَنْ لَقِيَ لَيْسَ بِمُسْلِمٍ اسکو پاوے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى رَسُوْلِكَ فَقَوْلُكَ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ وَقَالَ
 اَبُو النَّخْتِاَنِ عَنْ اَبِي حَيَّانٍ قَدْ رَأَى لَهُ حَمَّةً ثُمَّ جَاءَ اَبُو بَرٍّ رَوَى عَنْ رُوَيْتٍ عَنْ حَضْرَتِ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 در میان کہنے ہوئیں ذکر کیا غیبت کرنے کا غیبت میں پس بڑا گناہ بتلایا اسکا اور بڑا بیان کیا امر اسکا فرمایا کہ
 نہ پاؤں میں کسی کو تم میں سے قیامت کو دن اس حال میں کہ اسکی گردن پر بکری ہو اور اسکے واسطے آواز ہو اور اسکی
 گردن پر گھوڑا ہو کہ اسکے واسطے آواز ہو کہو گا کہ یا حضرت میری فریادرسی کرو یعنی شفاعت کرو تو میں کہوں گا کہ میں تیرے
 واسطے کسی چیز کا مالک نہیں تحقیق میں تجھکو شریعت پہونچا دی اور اسکی گردن پر اونٹ ہو کہ اسکے واسطے آواز
 ہو کہو گا یا حضرت میری فریادرسی کیجئے تو میں کہوں گا کہ میں تیرے واسطے کسی چیز کا مالک نہیں میں
 تجھکو شریعت پہونچا دی اور اسکی گردن پر سونا چاندی ہو تو کہے گا کہ یا حضرت میری فریادرسی کیجئے تو میں کہوں گا
 کہ میں تیرے واسطے کسی چیز کا مالک نہیں میں تجھکو شریعت پہونچا دی اور اسکی گردن پر کپڑے ہوں ہلے تو کہو کہ
 یا حضرت میری فریادرسی کیجئے تو میں کہوں گا کہ میں تیرے واسطے کسی چیز کا مالک نہیں ف یہ جو کہا کہ میں تیرے
 واسطے کسی چیز کا مالک نہیں یعنی مغفرت کا اس واسطے کہ شفاعت کا امر اسکی طرف ہو اور یہ جو کہا کہ میں تجھکو شریعت
 پہونچا دی تو مراد یہ ہے کہ نہیں واسطے تیرے کوئی عذر بعد پہونچا دینے شریعت کو اور گویا کہ ظاہر کی ہے حضرت صل
 علیہ وسلم نے یہ وعید جو مقام پر کہے کہ اور تخیل کے یعنی مراد اس سے جبر ہے نہیں تو حضرت صل علیہ وسلم قیامت
 کے دن صاحبین شفاعت کو واسطے گنہگاروں است کو اور احتمال ہے کہ ہو اوہا نا مذکورہ چیزوں کا ضرور ہو واسطے
 عقوبت کرنے کو اسکے لیے ساء اسکے تاکہ دلیل ہو سائے گو امون کے اور ایسر بعد اسکے پس امر اسکا طرف اسکی ہے کہ
 خواہ اسکو عذاب کرے یا اس سے معاف کرے اور بعضوں نے کہا کہ یہ حدیث تفسیر کر لی ہے آیت مذکورہ یعنی ویجا
 قیامت کو دن اس حال میں کہ اسکو اپنی گردن پر اٹھائی ہوگا اور اگر کوئی کہو کہ بعض اُس چیز کا پڑایا جاتا ہے نقد
 اخذ ہو اونٹ کو مثلاً اور اونٹ مست ہو مول میں توجہ کا قصو ہلکا ہے کس طرح عذاب کیا جاوے گا ساء لفظ
 چیز کے اور عکس اسکا تو جواب سکا یہ ہے کہ مراد ساء عقوبت کرنے کو ساء اسکے فضیلت کرنی اٹھانے والے کی ہے
 سائے گو امون کے اس موقع عظیم میں ساء ثقل اور خفت کو ابن مسیر نے کہا کہ میں گمان کرتا ہوں کہ کما کو
 نے اس حدیث کو سمجھا ہے کہ چور کے گلے میں کہنڈہ وغیرہ ڈالنا درست ہو تکمیل ابن مندہ نے کہا کہ اجماع ہے سیر
 کہ جو کوئی غیبت کہے چراو وہ قسم ہے پہلے اس میں پیر کے اور ایسر بعد قسمت کو پس کہا تو ذری اور اوزاعی اور لیت اور
 مالک نے دفع کوے طرف امام کی جنس اسکا اور باقی کو غیرت کر دے اور خافعی یہ حکم نہ دیکھتے تھے اور کہتے تھے کہ اگر اسکا
 مالک ہوا تو نہیں لازم ہے اس پر حد نہ کرنا ساء اسکے اور اگر اسکا مالک ہوا ہو تو نہیں جائز ہے اسکو حد نہ کرنا ساء
 مال غیر کے کہا کہ واجب ہے کہ اسکو لام کی طرف پیر دی مانڈ ضائع شدہ مالوں کی (فتح) بآبِ اَقْلَیْلِ مِنَ التُّلُوْکِ

در میان کہنے ہوئیں

غیبت میں تہوڑی خیانت کرنے کا بیان یسے کیا لاحق ہے حکم میں سادہ کثیر کے یا نہیں وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ حَقَّقَ مَتَاعَهُ وَهَذَا أَصَحُّ يَسے اور نہیں ذکر کیا عبد اللہ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
سے کہ آپ نے اسکا اسباب جلا دیا اور یہ صحیح تر ہے ف یعنی نہیں ذکر کی عبد اللہ نے یہ بات باب کی حدیث میں اور
ہذا صحیح اشارہ ہے طرف ضعیف کرنے اُس چیز کی جو مروی ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ حکم کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے سادہ جلا دیئے اسباب خیانت کرنے والے کو مال غیبت میں روایت کی یہ حدیث ابو داؤد نے اور بخاری نے تاریخ
میں کہا کہ لوگ اس کے ساتھ حجت پکڑتے ہیں اور یہ حدیث باطل ہے اسکی کوئی اصل نہیں اور تحقیق اذکیا ہے ساتھ ظاہر
اس حدیث کو احمد نے ایک روایت میں اور یہی قول ہے اور اسی کو رکھول کا اور حسن سے روایت ہو کہ اسکا کل اسباب ملو یا
جاوے مگر حیوان اور قرآن اور طحاوی نے کہا کہ اگر یہ حدیث صحیح ہو تو احتمال ہے کہ یہ اس وقت حکم ہو جبکہ تہی عقوبت
مال کے (فتح محل ثنا علی بن عبد اللہ ثنا سفین عن غیر عن سلیمان بن ابی الجعد عن عبد اللہ بن عمر قال
كَانَ عَلَى ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ كُرْكُرٌ كَرِهَ فَمَاتَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هُوَ فِي النَّارِ فَذَبُّوا بِنَظَرٍ إِلَيْهِ فَوَجَدُوا عَبْدًا قَدْ غَلَبَهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ ابْنُ سَلَامٍ
لَكَ كَرِهَ ثُمَّ جَرَّدَ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ رَأْسِهِ رُوِيَ عَنْ أَبِي دَاوُدَ وَهَذَا اسکو کر کر
کہا جاتا تھا یسے بعض جنگوں میں سوہ مر گیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ دوزخ میں ہے تو لوگوں نے
اسکو دیکھنا شروع کیا تھا تو انہوں نے اس کے اسباب میں ایک محل پائی جسکو اُس نے غیبت میں سے جرایا تھا ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غیبت کو مال میں خیانت کرنی حرام ہے خواہ تہوڑی ہو یا بہت اور ادانگ میں ہو
سو یہ ہے کہ اسکو عذاب کیا جائے اس کے گناہ پر یا مروی ہے کہ وہ آگ میں ہو اگر نہ صاف کرے و اس سے (فتح الباری)
بَابُ مَا كُنِيَ مِنْ ذُنُوبِ الْأَبْلِ وَالْعَمَى فِي الْمَغَائِرِ باب ہے بیان میں اس چیز کے کہ کر وہ اوج کرنے انہوں کے
سے اور بیرون کرے کہ غیبت کو مال میں یعنی یہ تہوڑی تہوڑی کہ حَلْ ثَنَا مَوْسَى بْنُ إسماعيل ثنا أبو عوانة
عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَجَلَانِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَذِي الْخَلِيفَةِ فَاصَابَ النَّاسُ جُوعًا وَاصْبَدْنَا إِلَّا وَغَنَّا فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُخْرَى
النَّاسِ فَجِئُوا أَفْضَلُوا الْعَدُوَّ قَامَ بِالْعَدُوِّ فَالْفَتْ تَمَّ قَسَمُ فَعَدَّ عَشْرَةً مِنَ الْعَمَى بَعِثَ ثَمَّهَا
بَعِثَ فِي الْقَوْمِ حَيْلَ يَسِيرَةً فَطَبِقُوا فَأَعْيَانَهُمْ فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَجُلٌ يَسْمَى نَحْمَسَ اللَّهُ فَقَالَ هَذِهِ
أَبْهَاتُهُمْ لَهَا أَوْبِدَ كَأَوْبِدِ الرَّحْشِ فَمَانَدَ عَلَيْهِمْ فَأَصْعَوْا بِهِ هَكَذَا فَقَالَ جَدِّي أَنَا رَجُلٌ وَعَمَاءُ
أَنْ نَلْقَى الْعَدُوَّ وَعَدَاؤُكَ لَيْسَ مَعَا مَكِّ أَفَنَذِبُ بِالْقَصَبِ نَقَالَ مَا أَهْرَ الذِّكْمُ وَذَكَرْنَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ نَكَلٌ لَيْسَ
السِّنُّ وَالظُّفْرُ وَسَلَحَدُ نَكَمُ عَنْ ذَلِكَ أَمَّا السِّنُّ فَتَعْظُمُ وَأَمَّا الظُّفْرُ فَمَكَّ الْحَبَشَةُ ثُمَّ رَفَعَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ

سے روایت ہو کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ذی الحلیفہ میں تھے لوگوں کو بہوک پہنچی سو ہم نے اونٹ اور بکریان پائین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پچھلے لوگوں میں تھے تو لوگوں نے جلدی کی اور ہانڈیاں چڑھائیں سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہانڈیوں کے اٹانے کا حکم کیا سو الٹائی گئیں پر غنیمت تقسیم کی تو دس بکریوں کو ایک اونٹ کو برابر کیا سو ایک اونٹ بہاگا اور لوگوں میں گھوڑے تھوڑے تھے تو لوگوں نے اسکو پکڑنا چاہا تو اس نے انکو تھکا یا تو ایک مرد نے اسکو تیرا سو خدانے اسکو بند کیا پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اونٹوں کے درمیان بٹرنے والے اور نفرت رکھنے والے میں لوگوں سے مانند بٹرنے والے جنگلی جانوروں کی موجودت سے پہلے تو کوسا اس کے اسی طرح تو میرے دادلے کہا کہ ہم امید رکھتے ہیں یہاں سے یہ کہ دشمن سے ملین یعنی لڑائی میں اور ہمارا سہارا یہ ہیں یعنی شاید کہ چہر یاں ساتھ ہوں سو کیا ہم کہا پانچمے ذبح کر لیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چیز کہ خون کو بہاگا اور اس پر خدا کا نام ذکر کیا جاوے تو کہلے لے اسکا کہنا جائز ہے سو اس وقت اور ناخن کے اور میں بیان کرتا ہوں تجھ کو حال ہر ایک کا اس پر دانت پس بڑی ہے اور اس پر ناخن پس برہنہ بیوں کی چہر یاں میں یعنی آہن ان سے مشابہت لازم آتی ہے اس حدیث کی پوری شرح کتاب البزائج میں آئیگی اور موضع ترجمہ کی اس سے حکم کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے ساتھ اٹانے ہانڈیوں کے پس تحقیق وہ مشعر ہے ساتھ کراہت اس چیز کے لکھا انہوں نے ذبح سے بغیر ذبح کے اور مہلے کہا کہ سو اس کے ہنہن کہ سختی ہوتے ہیں وہ غنیمت کو بعد قسمت کرنے ان کے کے ادیہ اس واسطے کہ نقد دار الاسلام میں واقع ہوا واسطے قول اس کے کہ ذی الحلیفہ میں اور ابن مسیر نے جواب دیا ہے ساتھ اس کے کہ کہتے ہیں کہ جب ہو ذبح اور طریقے نقدی کے تو ہوتا ہے مذبح مردار اور شاید بخاری نے مدد کی ہے واسطے اس مذبح یا حلیہ کے اٹانے کو عقوبت بالمال پر گرجہ نہ خاص ہو یہ مال ساتھ ان لوگوں کے جنہوں نے ذبح کیا تھا لیکن چونکہ ان کا طبع ان کے ساتھ متعلق تھا تو ان کے واسطے عبرت حاصل ہوگی اور جب ہم اس قسم کے عقوبت کو جائز رکھیں تو عقوبت صاحب مال کی اس کے مال میں اولے ہو اور اسی واسطے مال کے کہا کہ گرا یا جاوے دودھ منوش اور نہ چھوڑا جاوے واسطے مالک اس کو کہ گرجہ وہ گمان کرے کہ وہ نفع اٹھاویگا ساتھ اس کے بغیر بیع کے واسطے ادب نے اس کے کو اور قرطبی نے کہا کہ امور ساتھ اٹانے کو شہر باہتا واسطے عقوبت ان لوگوں کے جنہوں نے جلدی کی اور اس پر بغیر گوشت پس تمت نہیں ہوا بلکہ وہ محمول ہے اس پر کہ وہ جمع کر کے مال غنیمت میں پیر داخل کیا گیا اس واسطے کہ مال کا فائدہ کرنا منع ہے مگر تقدیم اور قصور ساتھ پھانے اس کے کہ نہیں واقع ہوا تمام لوگوں سے اس واسطے کہ ان میں سے بعض اصحاب خمس میں اور غنیمت لانے والوں میں کہ بعض ایسے ہیں کہ ان کے ساتھ مباشرت نہیں ہو اور جب منقول نہیں ہو کہ انہوں نے اسکو جلا دیا یا تعین کیا تو اس کی تاویل میں سے اسکی تاویل موافق قواعد مذکور

کے اسی واسطے گھر کے لیے ہو کر گم ہون میں کہا جبکہ انکو اسے کا حکم کیا کہ وہ گندگی میں اور اس حصے میں یہ نہیں فرمایا پس معلوم ہوا کہ انکا گوشت چھوڑا نہیں گیا اور جو چیز گندگی کو غنیمت میں جسے کہا تھی عمار سے اسکا بیان آئینہ آدیا کا (فتح)
بَابُ الْبَشَارَةِ فِي الْفَتْوحِ باب سے بیان میں بشارت فتح کے **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى** **سَأَلَهُ عَنْ حَدَّثَنَا مُصَلِّ**
تَنَا قَيْسٌ قَالَ قَالَ لِي جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **أَلَا يُرَى عَنِّي ذِي الْخُلَصَةِ**
وَكَانَ يَتَنَازَعُ خَنَازِيرُ الْكَلْبَةِ الْيَمَانِيَّةِ فَانْطَلَقْتُ فِي مَسِينٍ وَمَا لِي مِنْ أَحْسَنَ وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ فَالْخَيْلُ
الْبَنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا يَأْتِي عَلَى أَحْمِلٍ فَضْرَبَ فِي صَدْرِي وَكَانَتْ أَرْصَالِي فِي صَدْرِي فَقَالَ
اللَّهُمَّ نَبِّهْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مُضْهِيًا فَانْطَلَقَ لَهَا فَانْطَلَقَ هَادِيًا وَخَرَّهَا فَارْسَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَزَكَّاهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ
أَجْرُبُ فَبَدَأَ عَلَى أَحْمِلٍ أَحْمَسَ وَدَرَجًا لَهَا أَحْمَسَ مَرَّاتٍ وَقَالَ مُسَدَّدٌ دُيْتُ فِي خَنْقَمِ تَرْجَمَةٍ جَرِيَةٍ رَوَيْتُ
 کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تو مجھکو راحت نہیں دیتا؟ فخریہ کے واسطے سے اور وہ ایک گہر تھا
 قوم خنم میں اسکا نام کعبہ یا نہ تھا سو میں ڈیرہ سووار میں چلا جاؤ احمر کے قیس سے کہتے ہیں اور وہ لوگ گھوڑے رکھا کرتے
 ہوتے تو میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ میں گھوڑے پر نہیں بیٹھ سکتا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میری سیڑھی
 میں ہاتھ مارا بیان تک کہ میں نے اپنے سینے میں آپ کی انگلیوں کا نشان دیکھا سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ الہی
 بیٹھ دو اسکو گھوڑے پلو اور اسکو ہدایت کرنے والا اور راہ یاب اور خبر برائے طرف چلا اور اسکو توڑ ڈالا اور جلا دیا تو اسنے
 حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اسکی بشارت دی یہی تو خبر ہے کہ الہی نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ تم سے کہی
 جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا کہ میں آپ کو پاس نہیں آیا بیان تک کہ چھوڑا میں اسکو جیسے کہ وہ اونٹ خارش دار
 ہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے احمر کے گھوڑوں اور مردوں کے حق میں برکت کی دعا کی ف اور مراد یہاں یہ
 قول ہے کہ جیسے کسی کو آپ کو پاس بشارت دینے کے لیے بھیجا (فتح) **بَابُ مَا لَفِظَ اللَّيْتِ بِرَبِّهِ** بیان میں اس
 چیز کے کہ خوشخبری دینے والے کو دی جاوے **وَأَعْطَى كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ ثَوْبَيْنِ جَدَيْنِ لَيْتٍ بِالْمَقَاتِلِ** یعنی جب کعب کو
 تو قبول ہونے کی خوشخبری پہنچی تو انہوں نے اس کے شکریہ میں دو کپڑے دیئے وہ بشارت ہر طرف حدیث اسکی
 کی جو دراز ہے یہ بیان پیچیدہ ہے اس کے کو جنگ ہو کہ ہے اور مغازی میں اسکا بیان آدیا اور وہ ظاہر ہے ترجمہ باب
 میں **بَابُ لَا يَهْوَى بَعْدَ الْفَتْحِ** باب ہے اس بیان میں کہ نہیں ہجرت ہی پیچیدہ فتح کے ف یعنی بعد فتح کے کہ یا مراد
 عام تر ہے اس سے واسطے اشارہ کرنے کو طرف اسکی کہ حکم غیر کے کا یہی اس کے مانند حکم کے کہ ہے پس نہیں واجب ہے
 ہجرت اس شہر سے جبکہ مسلمان فتح کریں اور ایسا پہلو فتح کے پس جو مسلمان کہ ہیں رہتے ہیں وہی من حال سے خالی
 نہیں اول وہ ہے جو اس سے ہجرت کرنے پر قادر ہو اور وہ اپنا دین و بان ظاہر نہ کر سکے اور نہ دین کے واجبات اور اگر

۹۰
 باب
 فتح

لَعَلَّ اللَّهَ أَطْلَمَ عَلَى أَهْلِ بَيْدٍ فَقَالَ لَعَلَّوْا مَا شِئْتُمْ هَذَا الَّذِي جَعَلَاكَ تَرْجَمَهُ ابُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ سے روایت ہو اور وہ
 مقدم جانا تھا عثمانؓ کو علی مرتضیٰ پر فضیلت میں تو اس نے ابن عطیہ سے کہا اور وہ مقدم جانا تھا علی مرتضیٰ کو
 میں کہ البتہ میں جانا ہوں کس چیز نے جرأت دی ہے میرے یا رکھنے علی مرتضیٰ کو اور خونریزی لوگوں کے
 سے علی سے نہ کہتا تھا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اور زیر کو یہ جاسو فرمایا کہ جاؤ فلاںے فلاںے بلغ
 میں کہ وہاں تم ایک عورت پاؤ گے جسکو عا طیبیہ خط دیا ہے تو ہم اس بلغ میں گئے سو ہم نے کہا کہ ہم کو خط دو تو
 اس عورت نے کہا کہ مجھ کو کسی نے خط نہیں دیا تو ہم نے کہا کہ خط نکال دو یا میں بچہ کو ننگا کر دوں گا تو اس نے
 اپنے ازار باندھنے کی جگہ سے خط نکالا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عا طیبیہ کو بلا بھیجا تو اس نے کہا کہ یا حضرت
 شتائیٰ یہ کیجئے قسم ہے اللہ کی میں کافر نہیں ہوا وہ نہیں یا دینی کی میں واسطے اسلام کے گرد و دستی میں آؤں
 کوئی آپ کی اصحاب کے لئے واسطے اسکے ہمیں وہ شخص ہے یعنی قرابتی کہ دور کرے خدا دشمن کو ساء اسکے اہل اسکے
 سوا وہ مال اسکے سوا وہ میرا وہاں کوئی بہائی بند نہیں تو میں نے چاہا کہ اپنی کوئی احسان رکھوں تاکہ میرے ایک بالوں
 کو نہ تاویں تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو سچا جانا تو عمر فاروقؓ نے کہا کہ یا حضرت مجھ کو حکم ہو تو اسکی گردن
 کا ٹون کر بیٹھ متاقت ہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تجھ کو کیا معلوم ہے کہ خدا خدا بر دالوں کے
 ایمان کو خوب جان چکا ہے خدا نے اسے کہا کہ جو تمہارا جی چاہے پس اس چیز نے خدائے اس حکم کے گرد
 جو تمہارا جی چاہے دلیر کیا ہے علی کو خونریزی پر یعنی چونکہ علی مرتضیٰ کو یقین ہے کہ خدا انکو بخش چکا ہے تو اس
 واسطے انہوں نے خونریزی پر دلیری کی کہ اگر ہمیں کو قصور ہوگا تو خدا بخشت ہوگا و ابن زبیر نے کہا کہ انہیں
 حدیث میں بیان کردہ عورت مسلمان تھی یا ذمہ تھی لیکن جبکہ برا رہے حکم اسکا بھی حرام ہونے نظر کے بغیر حاجت
 کو تو شامل ہوئی دونوں کو دلیل اور ابن تین نے کہا کہ اگر نہ ہو تو ترجمہ کے موافق نہ ہوگی اور جواب دیا گیا ہے کہ وہ
 صاحب عہد تھی پس حکم اسکا مانند حکم اہل ذمہ کے ہوا اور سچا ہے کہ اس نے خط کو اپنے ازار باندھنی کی جگہ سے نکالا
 اور پہلے گزر چکا ہے کہ اس نے اسکو اپنے بالوں کے جوڑے سے نکالا تو ان کے درمیان تطبیق اس طوع سے ہو کہ اسکو
 ازار باندھنے کی جگہ سے نکالا کہ اپنے بالوں کے جوڑے میں چھپایا تھا پیر ناچار ہوئی طرف نکالنے سکھئی یا بائیس
 یا یہ کہ اسکا بالوں کا جوڑا داز تھا یا بیٹو کہ اس کے کونے تک پہنچتا تھا سو اس نے اسکو اپنے جوڑے میں باندھا
 پھر اسکو اپنے ازار باندھنے کی جگہ میں چھپایا اور یہ احتمال راجح تر ہے (فتح) باب استقبال العزاة غازیہ
 کی پیشوائی کرنی جیسے وقت پلٹنے ان کے کو حلال تھا عبد اللہ بن ہاشم بن سہل بن زید بن نذیر و حمید بن سہل
 عن جَبْرِ بْنِ التَّيْمِيِّ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ لَابْنِ جَعْفَرٍ اَتَدْرِكُ اِذْ نَلَقَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ فَحَمَلْنَا وَتَرَكْنَا تَرْجَمَهُ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ سے روایت ہو کہ ابن زبیرؓ

ابن جعفر نے کہا کہ کیا تو یاد رکھتا ہے جبکہ میں اور نو اور ابن عباسؓ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آگے بڑھ کر جاتے تھے
اُس نے کہا کہ ہاں سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سوار کیا اور ہم کو چھوڑ دیا تو ہر پہرے کے قائل فحمان کا
وہ عبدالبن بن جعفر ہے اور متروک وہ ابن زبیر ہے اور جرجین گذر چکا ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ
میں آئے تو بنی عبدالمطلب کے چند اہل کے آپ کی پیشوائی کو گئے تو ایک کو آپ آگے چڑھایا اور ایک کو اپنے پیچھے اس
بھی معلوم ہوا کہ قائل ملکہ کا عبدالبن بن جعفر ہے اس واسطے کہ وہ عبدالطلب کی اولاد سے ہو بخلاف ابن زبیر کے
ابن مثنیٰ نے کہا کہ اس حدیث میں کئی فائدے ہیں غلطی تیرے ہے یعنی ابن جبر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اس کو اپنے آگے چڑھایا اور نیز اس میں جواز فخر کا ہے سارے اس چیز کے واقع ہو اگر امام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
اور ثبوت صحبت کا واسطہ اُس کے اور ابن زبیر کے اور وہ عمر میں قریب ہیں زنیو حمل تئما مالک بن انس بن
شاکل بن عیینہ عن الزہری قال قال الثابت بن یزید ذہبنا سئل عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مع الصبیان الى نینۃ الوی اع ترجمہ سائب بن یزید سے روایت ہو کہ ہم لڑکوں کے ساتھ نینۃ الوی تک حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشوائی کو گئے باب ما یقول اذا جبر من الغزو جب جہاد سے پٹے تو کیا ہو حمل تئما
موسیٰ بن اسمعیل تناجی بن یزید عن کا ورح عن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قفل کثر
قلنا قال ائمون انشاء اللہ تا یقون عابدون حامدون لبنا ساجدون صدق اللہ وعدہ ونصر
عبدہ وھرم الاحزاب وحدہ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب سے
پٹتے تھے تو تین بار اللہ اکبر کہتے ہو کہ ہم سفر سے پہر کو انشاء اللہ توبہ بندگی سجدہ کرنے والے ہم اپنے رب کے شکر گزار
ہیں خدا نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بند کو یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی اور کفار کے گرد ہوں کو شکست
دی یعنی ہنگام ویا تئما ائمون اس نے اس حدیث کی تخریج میں گذر چکی ہے حمل تئما ابو معین تناجی
الوارث تناجی بن ابی اسحق عن انس بن مالک قال لما مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم مقفلا من غنما
ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی راحلہ وقد اذت صیفۃ بنت جحش فعاترت فاقفہا فھما جمعا
فاقفہما ابو طلحہ فقال یا رسول اللہ جعلنی اللہ فداک قال علیک السلام فقلب تو با علی وھما اناھا
والقاء علیھا واصلہما مکرہا مکرہا والشفاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما اشر فناعلم المدینۃ
قل ائمون تا یقون عابدون حامدون فکرم یقول ذلک حتی دخل المدینۃ ترجمہ ابن مالک
سے روایت ہو کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غنما کے پیٹھے وقت اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی
پر سوار تھے اور اپنے پیچھے صیفہ کو چڑھائے ہوئے تھے تو آپ کی اونٹنی پہل گئی تو دو نوگر پڑے تو ابو طلحہ نے اپنے اونٹ
اونٹ کی والدہ کو کہا کہ یا حضرت خدا مجھ کو آپ پر فدا کرے آپ کا کیا حال ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

۵
پہلے ترجمہ
میں تفسیر
تو اخیر کی
۵

فرمایا کہ لازم پکڑ اپنے اوپر عورت کو لینے اسکی خبر لے تو ابو طلحہ نے اپنے منہ پر کپڑا ڈالا یعنی تاکہ صفیہ کا منہ نہ دیکھیں اور صفیہ کپاس آیا پھر وہ کپڑا امیر ڈالا اور انکی سواہی انکے واسطے درست کی اور ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جمع ہو جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بندی سے مدینے کو دیکھا تو فرمایا کہ ہم سفر کے پہرے تو بہ بندگی کرنے والے ہم پسند ہے کہ شکر گذار میں سو ہمینہ اسکو کہتے رہی یہاں تک کہ مدینے میں داخل ہوئے اس وقت اس حد کی شجہ مخازی میں آوے گی اور دیسا طے ہے کہا کہ یہ وہم ہے اس واسطے کہ جہاد عفان کا چھٹے سال تھا اور اوقات صفیہؓ کا ساتویں سال تھا جنگ خیبر میں تو ظاہر یہ ہے کہ راوی نے منسوب کیا ہے پائنے کو طرف عفان کی اس واسطے کہ جنگ خیبر کا اسکے پیچھے تھا اور شاید کہ ہمیں اعتبار کیا اُسے ساتھ اقامت کو جو واقع ہوئے درمیان دو دونوں جنگوں کے واسطے قریب قریب ہونے لگے کو آپس میں اور یہ مثل اسکی ہے جو کہا گیا ہے یہ حد سلمہ بن اروع کے جو آئی ہے یہ حرام ہونے فتح متعہ کے جنگ او طاس میں اور سواہی اسکے کچھ ہمیں کہ بھائی تھے تو صرف کے میں حرام ہوا تھا پس منسوب کیا اسکو طرف او طاس کی واسطے قریب ہونے لگے کو آپس میں اور علم نزدیکی اسکے (و فتح) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُفَضَّلِ تَبَاغَيْحِي بْنُ أَبِي الصَّقِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ مَالِكٍ أَنَّهُ أَقْبَلَ هُوَ وَابْنُ طَلْحَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةُ بَرْدُهَا عَلَى رَاحِلَتِهِ فَلَمَّا كَانَ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَاثَرَتْ الثَّاقَةَ فَصَرَّحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْسَكَ وَأَبْطَلَتْ وَالْحَصْبُ قَالَ أَفْتَمَّ عَنْ بَعْضِهِ فَإِنِّي رَأَوُا اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ هَلْ صَاحَبَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَكَانَ عَلَيْكَ بِالْمَاءِ قَالَ فَبِئْسَ عَلَى وَجْهِهِ فَقَصَّدَ فَقَصَّدَ فَكَانَتْ نَوْبَهُ عَلَيْهَا فَاقَامَتْ الْمَرْأَةُ فَشَدَّ لَهَا عَلَى رَاحِلَتِهَا فَرَكَا فَاسْفَرُوا وَاصْتَفَى إِذَا كَانُوا بِظِلِّ الْمَدِينَةِ أَوْ قَالَ أَتَتْ فَوَاعَى الْمَدِينَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُوتُ تَابُوتُونَ عَابِدُونَ إِنَّا حَامِدُونَ فَكَمْ يَزَالُ يَقُولُهَا حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ تَرَجَمَهُ الرُّسْمُ رَوَيْتُ هَكَذَا وَابُو طَلْحَةَ حَضَرَ صُلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا تَرَاهُ حَضَرَ مَعَهُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاحِبَ صَفِيَّةٍ تَهْنِئَ اس حال میں کہ انکو اپنی سواری پر اپنے پیچھے چڑھائی ہوئے تھے سو جب بعض اہل میں پہنچے تو اونٹنی پہل گئی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونٹنیوں دو نوکر پڑے اور تحقیق ابو طلحہ نے اپنے تئیں اونٹ سو ڈالا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کپاس آیا تو کہا کہ یا حضرت خدا مجھ کو آپ پر فدا کرے کیا آپ کو تکلیف پہنچی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیں ویکیں لازم پکڑا اور اپنے عورت کو تو ابو طلحہ نے اپنا کپڑا اپنے منہ پر ڈالا اور صفیہ کی طرف گیا اور اپنا کپڑا صفیہ پر ڈالا تو صفیہ کھڑی ہوئیں اور ابو طلحہ نے انکے واسطے انکی سواری پر پالان باندھا تو دونوں سپر سوار ہو کر چلے یہاں تک کہ جب مدینے کی پشت پر پہنچے یا یوں کہا کہ مدینے کی اونچان پر پہنچے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سفر کے پہرے تو بہ بندگی کرتے تم اپنے رب کو شکر گذار میں سو ہمینہ اسکو کہتے رہی یہاں تک کہ امین داخل ہونے کا

الصلوۃ اذ انکرم من سقر جب سفر سے آو تو نماز پڑھے **حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ**
ابْنِ دَنَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا لَدَيْهِ
قَالَ لِي ادْخُلِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ رَكَعَتَيْنِ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہو کہ میں ایک سفر میں حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ تھا موجب ہم مدینے میں آئے تو مجھ کو فرمایا کہ مسجد میں داخل ہوا اور دو رکعتیں نماز پڑھ و یہ حدیث
کتاب الصلوۃ میں گذر چکی ہے اور وہ ظاہر ہے ترجمہ باب میں اس طرح وہ حدیث جو اس کے بعد ہے **حَدَّثَنَا**
أَبُو عَامِرٍ عَنْ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ وَحُمَيْدِ بْنِ كَعْبٍ
عَنْ كَيْسَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَحَيَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُسَ
ترجمہ کعب روایت ہو کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب چاشت کو وقت سفر سے آئے تھے تو مسجد میں داخل
ہوتے تھے اور دو رکعت نماز پڑھتے تھے بیٹھے سے پہلے بائیں الطعَام عِنْدَ الْغَدَاةِ دُوم کہا نا دینا وقت آئے کے سفر
وکلان ابن عمر یقظ من یغشاد ابنہ تھو ابن عمر روزہ کہہ کرتے تھے فرض اور نغلی اور حضرت میں غلی روزہ بہت کہہ کرتے
اور صل امین یہ کہ ابن عمر ہر سفر میں روزہ نہیں کہا کرتے تھے فرض اور نغلی اور حضرت میں غلی روزہ بہت کہہ کرتے
تھے اور جب سفر کرتے تھے تو روزہ نہیں رکھتے تھے اور جب سفر سے آئے تھے تو روزہ رکھتے تھے یا تو قضا اگر رمضان میں سفر
کیا ہو نا اور بدطور نفل کے اگر اسکے غیر میں ہوتے لیکن آئے کو ابتدا میں چند روز روزہ نہ رکھتے تھے واسطے خاطر ان کو کہ
کے جو آئے ان کے پاس واسطے سلام کرنے کو اور ان کے اور مبارکباد دینے کو سنا آئے کو یہ روزہ کہہ تے اور ایک روایت میں
نافر سے ہو کہ تھے ابن عمر روزہ نہ رکھتے جبکہ ہوتے تقسیم اور تھو روزہ کہہ لیتے جبکہ ہوتے مسافر اور جب سفر سے آئے تو کوئی
دن روزہ نہ رکھتے تھے واسطے آمدورفت ملاقات کرنے والوں کے ابن بطال نے کہا کہ اس میں کہانا انا لم یس کا اپنے
یادوں کو وقت آئے کو سفر سے اور مستحب ہے نزدیک سلف کو اور اس کہانے کا نام نقیعہ ہے (فتح) **حَدَّثَنَا**
مُحَمَّدُ بْنُ وَكِيعٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ دَنَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا
قَدِمَ الْمَدِينَةَ عَلَى جَنْ وَرَأَوْهُ بَقْعَةً وَرَأَوْهُ مَعَادٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَمْعَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ شَيْئًا
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا أَبُو قَتَيْنٍ وَدَرَّهْمٌ أَوْ زَهْمِينَ فَلَمَّا قَدِمَ مِصْرًا أَهْرَ بَقْرَةً فَلَمَّا حَمَتْ
فَاكَلُوا مِنْهَا فَلَمَّا قَدِمَ لَلْمَدِينَةِ أَهْرَ أَنْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَاصِلَةً رَكَعَتَيْنِ وَوَزَنَ لِي عَنْ الْبُعَيْرِ تَرْجَمَهُ جَابِرٌ
روایت ہو کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینے میں تشریف لائے تو نبی کیا اونٹ کو یا گا ئی کو اور ایک روایت
میں آنا اور زیادہ ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک اونٹ دو اوقیہ اور ایک درہم یا دو درہم سے خرید
سوجب ملرا ایک گھیا کا نام تھیں میں مدینے سے) تو گا ئی کے ذبح کرنے کا حکم کیا پس ذبح کی گئی تو لوگوں نے اس کا
گوشت کھایا پھر جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینے میں آئے تو مجھ کو حکم کیا کہ میں مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھوں

جزء
مصحح

مَلَکٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَرَأَيْتَ كَالْيَوْمِ تَقْطَعُ عَنْ حُمْرَةٍ عَلَى نَاقَتِي فَاجَبَتْ أَسِنَّةً مَاءً وَبَقَرًا حَوَاصِ هَمَاءٍ
 قَهَا هُوَذَا فِي بَيْتٍ مَعًا شَرِبُوا فَمَا بَالُكَ بِقَتْلِ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِدَائِهِ فَأَرَادَتِي ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي وَاتَّبَعَتْهُ
 أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حُرَاقَةَ حَتَّى جَاءَ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ حُمْرَةٌ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنُوا لَهُمْ فَأَذَاهُمْ شَرِبَ فَطَفِقَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلْقِي مَرَحْمَةً فِيمَا فَعَلَ فَأَذَاهُمْ قَدْ غُلَّ حُمْرَةٌ عَيْنَاهُ فَخَرَّ حُمْرَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَعِدَ النَّظَرَ فَظَنَّا كَلِمَةً ثُمَّ صَعِدَ النَّظَرَ فَظَنَّا كَلِمَةً ثُمَّ قَالَ حُمْرَةٌ هَلْ
 أَنْتُمْ إِلَّا عَجِيزٌ لَا بِي فَعَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَدْ غُلَّ فَكَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ عَلَى عَقِبِهِ الْقَهْقَرَى فَنَحَى جَنَامًا مَعًا تَرْجُمَةً عَلَى مَنْفَعَةٍ مِنْ رُسُلِهِ هُوَ كَمِيسَةٍ بِاسْمِ كَيْسِ جَوَانٍ وَنَمْنِي تَبِي حُرَاقَةَ
 جَنَاحُكَ بَكْرَتِ جَنَاحُكَ غَنِيَّتِي حَصِيٍّ مِنْ كُحْفَةٍ أَوْ حَضْرَتِ صَلَواتِهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجْهَرُوا بِكَلِمَةٍ مِنْ جَنَاحُكَ مِنْ جَنَاحُكَ
 يَمِينِهِ بَارَكَ فَطَمَحَ حَضْرَتِ صَلَواتِهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي مِثْلِي كَوَ كَبَرٍ مِنْ لَأَوْنٍ أَوْرَانِكِ سَاةَ دُخُولٍ كَرُونِ تَوَسُّعِي بَنِي قَلْبِقَاعٍ كَمِيسَةٍ
 سَنَارَتِ دَعْدَةَ كِيَا كَمِيسَةٍ سَاةَ حَلَةٍ تَوَهْمِ أَوْ خَرَكِ كَبَاسِ لَأَوْنِ مِيسَةٍ جَا كَمِيسَةٍ اسْكُوتِ نَارُونِ كَمِيسَةٍ بَجِكْرَةٍ بَنِي
 شَادِي كَمِيسَةٍ مِيسَةٍ اسْمِ سَمِ مَدُونِ سَوْجِسَ حَالَتِ مِيسَةٍ كَمِيسَةٍ لَپَنِي دُونِ أَوْ نُونِ كَمِيسَةٍ سَابِ مَجِ كَرَا
 بَتَا يَلُونِ أَوْ كَبَاسِ كِي تَهْلِيلُونِ أَوْ رَسِيُونِ كَوِ أَوْ مِيسَةٍ دُونِ أَوْ نُونِ أَيْ كَبِ كَمِيسَةٍ جَرَّ كَمِيسَةٍ بِسْمَا كِي
 بَوِ كَمِيسَةٍ سَوْجِسَ مِيسَةٍ اَلْكَاسَابِ جَرَّ كَمِيسَةٍ بِرَا تَوَسُّعِي نَا كَبَانِ دِي كَمِيسَةٍ أَوْ نُونِ كِي كَوَانِ كَانِي نَمْنِي مِيسَةٍ اَلْكَاسَابِ كَمِيسَةٍ
 جَمِ كَرَا كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ سَوْجِسَ مِيسَةٍ اَلْكَاسَابِ جَرَّ كَمِيسَةٍ بِرَا تَوَسُّعِي نَا كَبَانِ دِي كَمِيسَةٍ أَوْ نُونِ كِي كَوَانِ كَانِي نَمْنِي مِيسَةٍ اَلْكَاسَابِ
 اَلْكَاسَابِ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ
 شَرَابِ خَوَاسِ مِيسَةٍ سَوِ مِيسَةٍ جَلَا تَا كَمِيسَةٍ حَضْرَتِ صَلَواتِهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوِ جَا كَمِيسَةٍ خَرَدُونِ أَوْ حَضْرَتِ صَلَواتِهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمِيسَةٍ
 زَيْدِ بَنِ حَارِثَةٍ تَقْتَعِ تَوْ حَضْرَتِ صَلَواتِهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَمْنِي مِيسَةٍ جَمِ كَرَا مِيسَةٍ مَلَالِ بَحَا نَا تَوْ حَضْرَتِ صَلَواتِهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمِيسَةٍ
 تَوَسُّعِي كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ
 سَوَانِ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ
 تَوْ حَضْرَتِ صَلَواتِهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَمْنِي مِيسَةٍ جَمِ كَرَا مِيسَةٍ مَلَالِ بَحَا نَا تَوْ حَضْرَتِ صَلَواتِهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمِيسَةٍ
 اسْمِ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ
 تَوْ حَضْرَتِ صَلَواتِهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَمْنِي مِيسَةٍ جَمِ كَرَا مِيسَةٍ مَلَالِ بَحَا نَا تَوْ حَضْرَتِ صَلَواتِهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمِيسَةٍ
 اَلْكَاسَابِ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ
 اَلْكَاسَابِ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ كَمِيسَةٍ

فَقَطَعَتْ عَنْ حُمْرَةٍ عَلَى نَاقَتِي فَاجَبَتْ أَسِنَّةً مَاءً وَبَقَرًا حَوَاصِ هَمَاءٍ

تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے معلوم کیا کہ حنفیہ بہت مست ہیں تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی اٹیو لیون پر بیٹھے ہوئے
اور ہم ہی آپ کو ساتھ لے گئے یعنی اس خوف سے کہ سب احقرہ کا عبت زیادہ ہو پس منتقل ہو قوس سے طرف فعل کی
فت اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اور یہ واقع شراب کو حرام ہونے سے پہلے تھا اور اسی واسطے نہ مواخذہ کیا
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حنفیہ کو سب سے قول اسکے کہ اور اس زیادتی میں رہے اس شخص پر جو حجت پکڑتا ہے
ساتھ اس قصہ کو اس پر کٹنے وائیکلی طلاق واقع نہیں ہوتی پس جب معلوم ہوا کہ یہ واقع شراب کو حرام ہونے سے
پہلے تھا تو ہوگا ترک مواخذہ کا واسطے ہونے اسکے کہ نہ داخل کیا اُس نے اپنے نفس پر ضرر کو اور جو کہتا ہے کہ
نفس والے کی طلاق واقع ہو جاتی ہے وہ حجت پکڑتا ہے ساتھ اسکے کہ داخل کیا ہے اس نے اپنے نفس پر نفس کو
اور وہ اس پر حرام ہے پس عقاب کیا گیا ساتھ جاری کرنے طلاق کے پس نہیں اس حدیث میں حجت واسطے انبات
اس کے کہ اور نہ واسطے نفی اس کی کہ ابو داؤد نے کہا کہ میں نے احمد بن صالح سے سنا کہ کہتا تھا کہ اس حدیث میں جو دیگر
سندین ہیں میں کہتا ہوں اور اس حدیث میں ہے کہ غنیمت لائے دل کو غنیمت کو و طرح کا حصہ دیا جاوے
چار خمسوں سے ساتھ حق غنیمت کو اور خمس سے جبکہ ہوا لوگوں سے کہ اُنکے واسطے ہمیں حق ہوا یہ کہ جائز ہے واسطے
مالک اونٹ کو فائدہ اٹھانا ساتھ اسکے جو بوجہ اوٹھانے کو اور اسکے اور یہ کہ جائز ہے بٹھلانا اونٹ کا اور دروازے
غیر کے جبکہ اس کی ضماندی معلوم ہو اور وہ اسکے ساتھ ضرر نہ پاوے اور یہ کہ جو رونا غم سے پیدا ہو وہ مذموم نہیں اور
کہ آدمی کہی اپنی آنسو روک نہیں سکتا جبکہ اس پر غصہ غالب ہو اور یہ کہ فرما کر فی مظلوم کی ظلم پر اور خبر دینی اسکی ساتھ
اس چیز کے کہ اس پر ظلم ہو اور حق غنیمت لاؤ چلی ہو اور یہ کہ جائز ہے کہانا جگر کا اگر چہ خون ہے اور یہ کہ نشہ ابتدا اسلام میں
مباح تھا اور یہ کہ اُس شخص پر کہ جو کہتا ہے کہ نشہ کہی مباح نہیں ہوا اور ممکن ہے حمل کرنا اسکا اور اس نشے کو
جس کے ساتھ بالکل متیز نہ رہے اور یہ میں مشروع ہونا ولیمہ شادی کا ہے اور مشروع ہونا زنگری کا اور کسب کرنا ساتھ اسکے
اور جو جمع کرنا اور وغیرہ کا مباحات ہو اور کسب کرنا ساتھ اسکے اور یہ میں مدد لینا ہے ہر کسب میں ساتھ عارف اسکے کو
اور یہ کہ جائز ہے امام کو یہ کہ جاوے طرف گھر اُس شخص کے کہ پہنچے اسکو کہ وہ ہر کام پر ہے تاکہ بدل دے اسکو اور یہ کہ
سنت ہو دخول میں اذن لینا اور یہ کہ اذن واسطے رئیس کے شاہل ہے اسکے تابعداروں کو اس واسطے کہ حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے اذن لیا اور زید اور علی نے اذن نہ لیا اور یہ کہ سکران کو ملاست کی جاوے جبکہ ملاست کو سمجھتا ہو اور
کہ ٹیپے آدمی کو اپنی چادر کا رکھ دینا جائز ہے واسطے تخفیف کو اور یہ کہ جبہ اپنے تابعداروں کے ملنے کا ارادہ کر
توانی کامل تر شکل سے بلکہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب حمرہ نہ کی ملاقات کا ارادہ کیا تو اپنی چادر لی (رفع)
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ تَنَاوَلُوا هَيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ خُبْرَةَ عَنْ بَنِي الْأَنْبَرِ
أَنَّ مَلِئَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبَرَتْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَتْ أَبَا بَكْرٍ الْوَدَّيْنِ

بَعْدَ ذَاكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْسِمَ لَهَا سَائِرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعًا أَنَا وَاللَّهُ
عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لَانَ زَكَرْتُ مَا تَزَكَّى أَصْدَقُ فَعَضِبَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَحَرَتْ أَبَا بَكْرٍ فَلَمْ تَزَلْ مُهَاجِرَةً حَتَّى تَوَفَّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ قَالَتْ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تُكْسِلُ أَبَا بَكْرٍ بِصَيْدٍ مَا تَزَكَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبٍ وَفَدَاكَ وَصَدَقَهُ بِالْمَدِينَةِ فَأَبَى لَكِنْ عَلَيْهِ مَا ذَكَرْتُ وَقَالَ لَسْتُ نَارًا شَيْئًا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهِ إِلَّا أَنِّي عَمَلْتُ بِهِ وَأَبَى أَنْ تَزَكِّي شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ إِنْ أَرِنِعِ كَمَا صَدَقْتُهُ
بِالْمَدِينَةِ قَدْ صَهَبْتُمُ إِلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ وَأَمَّا حَبِيبٌ وَقَدْ كَفَّ فَاكْسَهُمَا عَنِّي وَقَالَ هَذَا صَدَقْتُ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ الْحَقِيقَةُ لَكِي تَقْرُوهُ وَلَوْ أَنَّ بَنِيهِ وَأَمْرُهُمَا إِلَى مَنْ قَوْلِي الْأَمْرُ قَالَتْ فَهَلْ عَلِمْتَ ذَلِكَ
إِلَى الْيَوْمِ قَالَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ اعْتَزَلَكَ ائْتَعَلْتُ مِنْ عَرُودُهُ أَصْبَنَتْ وَمِنْهُ يَعْزُوهُ وَأَعْتَزَلَنِي تَرْجُمُهُ عَالَمُهُ
روایت ہو کہ فاطمہ بنت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صدیق اکبر سے سوال کیا کہ تفتیم کرین واسطے انکے
حصہ میراث انکی کا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ترکہ سے اس قسم سے کہ عطا کیا تھا اللہ نے اپنے رسول پر تو صدیق اکبر نے
کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم پیغمبر لوگ میراث نہیں چھوڑتے ہمارا مال کا کوئی وارث نہیں جو ہم نے
چھوڑا وہ خدا کے راہ میں صدقہ ہے تو فاطمہ بنت رسول صدیق سے ناراض ہوئیں اور اسکے بعد صدیق سے کلام
کرنا چھوڑ دیا سولہ سنے کہی کلام نہ کیا یہاں تک کہ کہیں وفات یہ جو کہا کہ ماترک تو یہ بدل ہے قول اسکے میرا تھا اس
ایک روایت میں تمارک ہے اور اس قصہ میں وہ اس شخص پر جو لایورثی کے ساتھ پڑھتا ہے اور لفظ
صَدَقْتُ کو مضروب پڑھتا ہے یا تو بعض افضیون کا دعویٰ ہے پس دعویٰ کیا ہے اُس نے کہ صواب یہ قرار
حدیث کو اسی طرح ہے اور جہاں حدیث قدیم اس نے زمانے سے متعلق ہیں لا لورث ساتھ لورث کے ہو اور صدقہ
ساتھ رفع کے ہو ادنیہ کلام دو جہے ہیں اور ماترکناہ یہ موضع رفع کے ہو ساتھ مبتدا ہونے کے اور صدقہ اسکی خبر ہے
اور تائید کرتی ہے اسکی وہ چیز جو اسکے بعض طریقوں میں واقع ہوئی ہے ماترکناہ ہو صدقہ اور تحقیق حجت
پکڑی ہے بعض محدثین نے بعض اُممیینے افضیون ساتھ اسکے کہ صدیق نے حجت پکڑی ساتھ اس کلام کے
اور فاطمہ کے اس چیز میں کہ انہوں نے صدیق سے چاہی اُس چیز سے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے چھوڑی
تھی زمینوں سے اور وہ دونوں زیادہ تر ضمیمہ ہو فضی اسے اور زیادہ تر عالم ہے ساتھ معنی الفاظ کے اور اگر ہوتا ہے
جیسے کہ رافضی پڑھتا ہے تو نہ ہوتے اس چیز میں کہ حجت پکڑی ساتھ اسکے صدیق نے حجت اور نہ ہوتا جواب کا مطالبہ
واسطے سوال اسکے کو اور یہ بات واضح ہے واسطے ضعف کو اور ظاہر اس حدیث کو معلوم ہوتا ہے کہ فاطمہ بنت صدیق
سے مطلق کلام کرنا چھوڑ دیا تھا لیکن بیعتی نے نجی کے طریق سے روایت کی ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیعتی

لوگ کہتے تو علی رضی اللہ عنہ نے فاطمہؑ سے کہا کہ یہ ابو بکرؓ نہ تنہا جو پاس کرنے کی اجازت چاہتے ہیں تو فاطمہؑ نے کہا کہ کیا تو چاہتا
 ہو کہ میں اسکو اجانت دون علیؑ نے کہا کہ ہاں تو فاطمہؑ نے اسکو اجانت دی سو ابو بکرؓ نہ فاطمہؑ پاس گئے اور ان کو
 راضی کیا یہاں تک کہ راضی ہوئیں اور یہ حدیث اگرچہ مرسل ہے لیکن سند اسکی شعبی تک صحیح ہے اور ساری اس کے
 دور ہوگا اشکال یہ جو از بدستور ہونے فاطمہؑ علیہا السلام کے اوپر ہجرت ابو بکرؓ کے بعد بعضے اماموں نے کہا کہ سوا
 اسکے نہیں کہ ہجرت فاطمہؑ کی القابض ملاقات انکی سے اور اجتماع سے سارے انکے اور اس قسم کی ہجرت حرام
 نہیں اس واسطے کہ شرط اسکی یہ ہے کہ دونوں میں پس ایک اس طرف منہ پھیرے اور دوسرا دوسری طرف امد گویا کہ
 فاطمہؑ علیہا السلام جب غصے ہو کر صدیقؑ کے پاس سے نکلیں تو بدستور رہیں یہیچ اشتغال اپنے کو سارے غم اپنے کی پر سارے
 بیماری اپنی کے اور اس پر سبب غصہ نہ لگے سارے جھگڑنے ابو بکرؓ کے ساتھ حدیث مذکور کے پس واسطے اعتقاد کیے
 انکے کو تاویل حدیث کو اور خلاف اس چیز کے کہ تمسک کیا ہوتا سارے اسکے صدیقؑ نے گویا کہ اس نے اعتقاد کیا کہ لا نور
 کا عموم مخصوص ہے اور انہوں نے دیکھا کہ منافع اس چیز کے کہ پیچھے چھوڑا ہے اسکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
 زمین اور عمارت سے انکا وادہ ہونا منع نہیں اور تمسک کیا ابو بکرؓ نے سارے عموم کے اور دونو مختلف ہوئے یہیچ امر محتمل کے
 پس اس واسطے فاطمہؑ نے اسے جدا ہوئیں پس اگر شعبی کی حدیث ثابت ہو تو دور ہوگا اشکال اور لائق تر ہے کہ یہ امر
 اسی طرح ہو واسطے اس چیز کے کہ معلوم ہے کمال عقل انکے کو اور دین انکے کو دیکھنا فی الغرض (فقہ) ات اور فاطمہؑ
 حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد چھ مہینے زندہ رہیں عائدہ نہ لے کہا کہ تہمین فاطمہؑ نہ ناگہمی حصہ اپنا اس چیز سے کہ
 چھوٹی ہتی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خیر سے اور مذک سے اور صدقے اپنے کو جو مدینے میں ہوتا تو صدیقؑ کے
 اس بات کا ناظر پر لکھا گیا اور کہا کہ میں نہیں چھوڑنے والا اس چیز کو جسکے ساتھ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم عمل کرتے
 تھے مگر کہ میں اسکے ساتھ عمل کر دینا پس تحقیق میں ڈرتا ہوں کہ اگر کسی چیز کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کو چھوڑ
 تو حق سے باطل کی طرف جھکوں پس یہ چمدہ آپ کا مدینے میں پس دفع کیا اسکو عمرؓ نے طرف علیؓ اور عباسؓ کی
 اور یہ خیر اور فدک پس انکو بدستور اپنے پاس رکھا اور کسی دوسرے کی سپر کیا اور کہا کہ یہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے
 کہ تھے یہ دونو واسطے حقوق حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ آپ کو پیش آتے تھے اور واسطے عادتوں کے کہ نازل
 ہوتے تھے اور امر انکا سپر ہے طرف اس شخص کی کہ حکم ہو راوی نے کہا پس نہ اس طرح پر ہے حاجت تک یہ خیر سپر
 تقسیم کیا ہوتا اسکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد فتح ہونے اسکے کو دو حصوں پر نصف اسکا اپنی حاجتوں
 اور عادتوں کے واسطے رکھا ہوتا اور نصف اسکا مسلمانوں میں تقسیم کیا ہوتا اہلارہ حصوں میں اور یہ فدک پس نہ
 ایک شہر ہے تین منزل مدینے سے اور اسکا بیان یوں ہے کہ وہاں کے رہنے والے نہ یوں لوگ تھے سوجب خیر فتح
 ہوا تو اہل فدک نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کہلا بھیجا کہ ہمکو امان دیجیے اور ہم شہر کو چھوڑ کر کوچ کر جائے ہیں اور

یہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے خاص تھا یعنی جہاں مناسب دیکھتے تھے وہاں خرچ کرتے تھے اور ایسے صدقہ ذائب کا مدینے میں پس ابوداؤد نے روایت کی ہے کہ بنی نصیر کی کھجوریں خاص حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے تھیں کہ خدائے آپ کو عطا کی تھیں یعنی بعد ملا وطن کرنے لگنے کے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ آئیں تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اکثر انہیں سے مہاجرین کو دین اور باقی برادری حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جو فاطمہ کی اولاد کے ہاتھ میں ہے اور یہ جو صدیق نے کہا کہ میں نہیں چھوڑ دنگا کسی چیز کو جس کے ساتھ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم عمل کرتے تھے مگر میں اس کے ساتھ عمل کروں گا تو ایک روایت میں ہے کہ قسم ہے اللہ کی کہ میں نہیں بدلاؤں گا کسی چیز کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صدقوں سے لگنے اس حال سے کہ اس پر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھے اور ساتھ ہی تمسک کیلئے اس شخص نے جو کہتا ہے کہ حصہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خرچ کرے اس کو خلیفہ اجداد آپ کو اس شخص کے واسطے جس کے واسطے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم خرچ کیا کرتے تھے اور جو باقی رہے اس کو مصالح مسلمانین میں خرچ کرے اور خافعی سے روایت ہے کہ خرچ کرے اس کو مصالح میں اور مالک اور ثوری نے کہا کہ اجتہاد کرین اس میں امام اور محدث کہا کہ خرچ کرے گھوڑوں اور ہتھیاروں میں اور ابن جریر نے کہا کہ پیسہ اور جادو و طرف چار کی اور ابن منذر نے کہا کہ تہا مالوں تو لوگوں میں ساتھ اس قول کے وہ شخص کہ واجب کرے تقسیم کو درمیان سب قسموں کی پس اگر ایک قسم جو تو باقیوں پر دے دیا جاوے اور اثنی عشری میں اور ابو حنیفہ نے کہا کہ رد کیا جادو ساتھ حصے ذوی القربی کو طرف تینوں کی اور بعضے کہتے ہیں کہ رد کیا جاوے خمس خمس غنیمت کے طرف غنائین کی اور فہ سے طرف مصالح کی اور ایسے خرچہ یعنی جو اس سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص تھا اور فہک پس پاس کہا اس کو عمر نے یعنی دفع کیا اس کو طرف غیر اپنے کی اور بیان کیا سب اس کا اور تحقیق ظاہر ہوا ساتھ اسکے کہ صدقہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خاص تھا ساتھ اس چیز کے کہ تہو بنی نصیر سے اور ایسے حصہ آپ کا خیر اور فہک سے پس تھا حکم اس کا طرف اس شخص کی کہ حاکم ہو بعد آپ کے اور صدیق کا دستور تھا کہ پہلے ان دونوں سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں کو خرچہ دیا کرتے تھے پس خرچ کرتے تھے اس کو خیر اور فہک سے اور جو باقی رہتا تھا اس کو مصالح مسلمانین میں خرچ کرتے تھے اور ان کے بعد عمر فاروق نے اسی طرح کیا چہرہ عثمان غنی خلیفہ ہوئے تو انہوں نے اپنی راہ کے موافق اس میں تصرف کیا پس بعد مروان کو جاگیر دی اس واسطے کہ انہوں نے تاویل کی کہ جو چیز حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص تھی وہ ان کو بعد خلیفہ کے ساتھ خاص ہوگی پس بے پرواہ ہوئے اس کو ساتھ مالوں اپنے کو پس سلوک کیا ساتھ اسکے اپنے بعض فراتوں سے یعنی عمر بن ابوعبداللہ نے کہا کہ عمر ان کے اہل بیت سے یعنی عمر ملک کو قرآن میں واقع ہوا ہے وہ باب انتقال سے مشتق ہے اور وہ شتق ہے خرو سے کہ عروہ ہے جس کے معنی اصبہ میں یعنی پونچنا اور پانا اور اس باب سے ترجمہ عمرانی کہ حدیث میں واقع ہوا ہے ف اور یہ عادت ہے بخاری کی کہ تعبیر کرتا ہے لفظ غریب کی جو حدیث میں

نے فرمایا ہے تو عمرہ نے فرمایا کہ تم سے بیان کرنا ہوں حقیقت اس امر کی کہ تحقیق خاص کیا خدا نے اپنے رسول کو اس نے میں سادہ اُس چیز کے کہ آپ کے سوا کسی کو نہ دی ہو یہ آیت پڑھی یا انا اللہ علی رسولہ ساری آیت یعنی جو عطا کیا اللہ نے اپنے رسول پر ان میں سے پس ہمیں دوڑا دینے پر گھوڑے اور نہ اونٹ و لیکن غالب کتاب کو اللہ اپنے رسولوں کو جو چاہتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے پس ہوا وہ مال خاص اسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور قسم ہے اللہ کی ہمیں جمع کیا ان مالوں کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا تمہارا دین نہیں اکیلے کو سادہ لے لیے اگرچہ یہ مال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص تھا و لیکن حاجت کی موافق اپنے قرابتوں وغیرہ سے اسکے ساتھ سلوک کرتے تھے تحقیق دیا تم کو وہ مال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تقسیم کیا اس کو درمیان تمہاری یہاں تک کہ باقی رہا اس میں یہ مال پس تیرے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خرچ کرتے اپنے گھر والوں پر خرچ برسر روز کا مال میں سے پہر باقی کو لیتے پس گردانتے اس کو بچہ جگہ گردانے مال اللہ کے لینے خرچ کرتے اس کو صلح میں اور دیتے تھے جو جسکو چاہتے تھے محتاجوں اور مسکین سے پہر عمل کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اسکے اپنی زندگی میں قسم دیتا ہوں میں تم کو اللہ کی کیا تم پر جانتے ہوا ہوں نے کہا ہاں پہر عمرہ نے علی اور عباس سے کہا کہ میں قسم دیتا ہوں تم کو اللہ کی کیا تم دو لو اس کو جانتے ہو تو دونوں نے کہا ہاں عمرہ نے کہا کہ پہر اللہ نے اپنے نبی کی وعقبض کی تو ابو بکر نے کہا کہ میں خلیفہ ہوں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تو لیا اس کو ابو بکر نے سوغل کیا ان میں ساتھ اس طرح کہ عمل کرتے تھے ان میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خدا جانتا ہے کہ ابو بکر نہ اس کام میں پہچے تھے نیکو کار اور راہِ رست پر اور تاجِ حق کے پہر خدا نے ابو بکر نہ کی وجہ قبض کی تو میں نے کہا کہ میں خلیفہ ہوں ابو بکر نہ کا سوا یا میں نے اس مال کو دو سال اپنی خلافت سے اور عمل کیا میں نے اس میں موافق عمل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور موافق عمل ابو بکر نہ کے اور خدا جانتا ہے کہ میں اس میں سچا نیکو کار راہِ رست پر تاجِ حق کے ہوں پہر تم دونوں میرے پاس کلام کرتے کہ اے اور تم دونوں کی بات ایک تھی اور کام بھی ایک ہی تھا اس عباس تم میرے پاس آئے اس حال میں کہ تم اپنے پیچھے کی میراث سے لینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا حصہ مانگتے تھے اور آیا میرے پاس یہ لینے علی کہ اپنی عورت کا حصہ مانگتا تھا اسکے باپ کی میراث سے تو میں نے تم کو کہا تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے مال کا کوئی وارث نہیں ہوتا پہر جب میرے عقل میں آیا کہ میں وہ مال تمہاری سپرد کروں تو میں نے کہا کہ اگر تم چاہتے ہو تو سپرد کرتا ہوں تم کو وہ مال باین شرط کہ لازم پکڑو اپنے اوپر قول قرار اللہ کا کہ البتہ عمل کرو تم اس میں اس طرح کہ عمل کیا اس میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابو بکر نے اور میں نے جب کہ میں اس کا والی ہوا تو تم دونوں نے کہا کہ سپرد کرو ہم کو اس شرط پر تو میں نے اس شرط سے تم کو سپرد کیا پس قسم دیتا ہوں میں تم کو اللہ کی کیا میں نے وہ مال ان دونوں کو اس شرط سے سپرد کیا تھا تو جماعت نے کہا کہ ہاں پہر عمرہ نے علی اور عباس پر توجہ ہوئے کہ کہہ کر قسم دیتا ہوں تم کو اللہ کی

کیا میں وہ مال اس بشرط سے متباری سپر کیا تھا دو نوٹے کہا کہ ہاں عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پس تم چاہتے ہو کہ میں
 اسکے برخلاف حکم کر دوں پس قسم سے اس اللہ کی جسکی اجازت ہو آسمان اور زمین کہڑے ہیں کہ میں اس میں
 اسکے برخلاف حکم نہ کروں گا پس اگر تم اس سے عاجز ہوئے ہو تو اسکو میری سپر کر دو کہ میں تم کو اس سے کفایت کروں
 اور شقت کہیں چونکہ اگر کوئی کہے کہ اصل قصہ صحیح ہے اس میں کہ عباسؓ اور علیؓ کو معلوم تھا کہ حضرت صلے اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمارے مال کا کوئی عارضت نہیں ہوتا پس اگر دو نوٹے یہ حدیث حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے
 سنی تھی تو پھر اس مال کو ابو بکرؓ سے کیوں مانگا اور اگر ابو بکرؓ سے سنی تھی یا انکی خلافت میں انکو اسکا علم حاصل ہوا تھا تو پھر
 اسکے بعد اسکو عمرؓ سے کیوں مانگا تو جواب اسکا یہ ہے اور خدا خوب جانتا ہے کہ امر اس میں محمول ہے اس پر کہ حضرت علیؓ اور
 فاطمہؓ اور عباسؓ کا اعتقاد یہ تھا کہ حدیث لا نورث کا عموم خاص ہے سوائے بعض اس میں چہ نہ کہے کہ پیچھے چہ ورنہ اسکو حضرت
 صلے اللہ علیہ وسلم سوائے بعض کے اسی واسطے منسوب کیا عمرؓ نے طرف علیؓ اور عباسؓ کی کہ انکا اعتقاد یہ تھا کہ جو انکا
 مخالف ہو وہ ظالم ہے اور ایسے چکر لڑنے والے علیؓ اور عباسؓ کا بعد اسکے دوسری بار نزدیک عمرؓ کے کہ تو وہ میراث میں نہ تھا
 سوائے اسکے نہیں کہ جبکہ انکا دو نوٹے چہ ورنہ ہوئے کہ قصد پر او بیچ خرچ کرنے اسکے کہ اگر کس طرح خرچ کیا جاوے لیکن نسائی
 کی روایت میں ہے کہ انہوں نے میراث کے طور پر تقسیم کرنا چاہا تھا اور اختلاف کیا ہے علماء نے یہ چہ مصرف لینے جگہ
 خرچہ کرنے کے کہیں کہا مانگنے کے اور خمس کا مال برابر ہے بیت المال میں داخل کیے جاویں اور دیو ام حضرت عمرؓ
 صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب والوں کو باعتبار اجتہاد پسندے کہ او فرق کیا ہے چہ ورنہ در بیان خمس غنیمت کو اور در بیان
 نے کہیں کہا کہ خمس کہا جاوے بیچ ان لوگوں کے کہ معین کیا ہے انکو اللہ نے اصناف مسلمین ہی بیچ اہم خمس کے سوا
 انفال ہے نہ تجارت کیا جاوے سوائے اسکے طرف غیر انکی کی اور ایسے مال نے کالیے جو بغیر لڑائی کے کافروں سے ہاتھ آئے تو
 اسکا مصرف راسوا ام کے سپر ہے باعتبار مصلحت کو لینے جس جگہ مصلحت دیکھو وہاں خرچہ کرے اور نہ ہاں ہونے چاہیے
 چیسے کہ ابن منذر و غیر نے کہا کہ نے سو بھی پانچواں حصہ نکالا جاوے اور اسکے چار خمس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو واسطے
 میں ام واسطے اپنے خمس خمس کا ہے ہاں کہ غنیمت میں ہے اور چار خمس خمس کے واسطے مستحق نظر اسکی کے ہیں غنیمت سے
 اور چہ ہونے کہا کہ نے کا مصرف حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سپر ہے لینے جس جگہ چاہیں خرچ کریں اور محبت پر کڑی
 انہوں نے سوائے قول عمرؓ کے کہ یہ مال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے خاص تھا اور تاویل کیا ہے شافعیؒ نے عمرؓ کو
 قول مذکور کو مراد کی چار خمس میں ابن بطالؒ نے کہا کہ مناسب ذکر کرنے حدیث عائشہؓ نہ کی بیچ قیسے فاطمہؓ
 باب فرض الخمس میں ہے کہ جس چیز کو فاطمہؓ علیہا السلام نے ابو بکرؓ سے مانگا تھا اسکے قبل سے ایک خیبر ہی تھا اور اگر
 سوائے اسکے حصہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے خیبر سے اور وہ پانچواں حصہ ہے اور بخاری میں یہ حدیث آئیگی
 سوائے اس لفظ کے کہ اس قسم سے کہ عطا کیا ہے اللہ نے اپنی رسول پر مدینے میں اور فدک اور خمس خیبر سے اور

عمر کی حدیث میں ہے کہ واجب ہے کہ حاکم کیا جاوے ہر قبیلہ پر چوہدری لکھے کہ اس واسطے کہ وہ اعرف ہو ساتے
استحقاق ہر مرد کے امین سے اور یہ کہ جائز ہے واسطے امام کے یہ کہ پکار ہو مرد شریف کی کو ساتہ نام اسکے کو اور ساتہ
ترغیم کے جہان تنقیص مراد نہ ہو اور امین استغفا چاہنا مرد کا ہے ولایت اور حکومت اور سوال کرنا اسکا امام
سے اسکو ساتہ نرمی کے اور یہ کہ جائز ہے کہ کہنا دربان کا اور میٹھا آگے امام کے اور سلام کر لینی نزدیک اسکو بیچ
جاری کرنے حکم کے اور بیان کرنا حاکم کا اپنے حکم کی وہ کو اور یہ کہ جائز ہے واسطے امام کے کہنا کرنا اس شخص کو کہ
وقف کی خبر گیری کرے بطور ریاست کو اس سے اور دو کو آپس میں شریک کرنا اور لیا جاتا ہے اس سے جواز اکثر کا
دوسے باعتبار صحت کو اور یہ کہ جائز ہے جمع کرنا اور ذخیرہ کرنا اناج کا برخلاف اس شخص کے جو انکار کرتا ہے اس سے
مشدد زائد و سبب اور یہ کہ یہ توکل کے منافی نہیں اور یہ کہ جائز ہے کہ کرنا عقائد یعنی زمین و دیو کا اور لینا نفع اسکے
اور اس سے لیا جاتا ہے کہ جائز ہے پکڑنا اسکے سوا اور مالون کا کہ حاصل ہو ساتہ لیکے بڑھنا اور نفع زراعت اور
تجارت وغیرہ سے اور یہ کہ امام جب اسکی پاس دلیل قائم ہو تو اسکی طرف پہلے اور اسکے موافق حکم کرے اور پکڑا جاتا
ہو اس سے جواز حکم حاکم کا ساتہ علم اپنے کو اور یہ کہ تا بعد از امام کو گھٹا ہو تو کہیں تو پہلے کلام ذکرین یہاں تک کہ
وہ پہلے کلام کرے اور استدلال کیا گیا ہے ساتہ اسکے اسپر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں مانگتے ہوتے ہو کسی چیز
کرنے سے اور نہ خمس غنیمت کی مگر بقدر حاجت اپنی کے اور حاجت اہل عیال انہ کے اور جو ایشیہ زیادہ ہونا ہوتا تو ہوتا
واسطے آپ کو ائیں بقدر سائے قسمت کرنے کو اور بخشش کرنے کو اور لوگوں نے کہا کہ نہیں گردانا خدا نے
واسطے نبی اپنے کو مانگ ہونا گردن اس حیر کا کہ غنیمت لاوین اسکو اور سوا اسکے نہیں کہ مال کیا ہے اسکو
منافع اسکے کا اور گردانا واسطے آپ کو اس کو بقدر اپنی حاجت کو اور یہ طرح جو آپ کے بعد خلیفہ ہو اور کہا ہوتا ہے کہ
یہ چہ روئے کہ اس شخص پر جو گمان کرتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مال بھی ورثہ ہوتا ہے یعنی آپ کے وارث
آپ کو بعد آپ کے مال کے وارث ہوتے ہیں کہ حجت پر طوی ہے انہوں نے سائے عموم اس آیت کو یہ صیگم
فی الاولاد کم کہا کہ ایہ جو کوئی عموم سے انکار کرتا ہے پس نہیں استغراق ہے یعنی نہیں عموم سے نزدیک اسکو
واسطے ہر مرد کے والے کہ وہ وارث کیا جاوے اور ایہ جو اسکو ثابت کرتا ہے پس نہیں تسلیم کرتا دخول حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے کو بیچ اسکے اور اگر آپ کا داخل ہونا ائیں تسلیم کیا جاوے تو التیہ واجب ہوگی تخصیص کرنی
اسکی واسطے صحت خبر کے اور خبر واحدہ تخصیص کرتی ہے اگرچہ ناسخ نہیں ہوتی پس کیا حال ہے خبر کا جبکہ آوے
مسئلے اس خبر کی اور وہ لا اؤثرت ہو (فتح) باب ما اذا اخبر من الدین اور اگر ناسخ کا دین سے ہو یعنی خبر
کی ایک ناسخ ہے حَلَّ ثَابِتُ ابْنُ التَّيْمَانِ شَاخِدًا لَعَنَ ابْنُ جُمَرَةَ الصَّبِيحَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدِمَ
وَقَدْ مَكِبَ الْفَيْسَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا هَذَا الْحَيُّ مِنْ رِبْعَةٍ بَسَنَّا وَبَيْنَكَ لَفَارٌ مُضَرٌ فَلَسْنَا نَصِلُ إِلَيْكَ

سے
بہتر منقطع
الفاظ اور
مولد نہیں
۱۲

[illegible]

یَطْلُمُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ ترجمہ عبد بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہو کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے ہوئے گہرے ہوئے پس عائشہ رضی اللہ عنہا کے گہر کی طرف اشارہ کیا سو میں بار فرمایا کہ اس جگہ یعنی مشرق کی طرف سے فتنہ پیدا ہوگا جس جگہ شیطان کا سینک نکلتا ہے وہ اس کی شرح فتنے میں آدگی اور غرض اس سے یہ قول ہے کہ عائشہ کے گہر کی طرف اشارہ کیا حدیثنا عبد اللہ بن یوسف انا مالک عن عبد اللہ بن یزید عن بکر عن عمرہ بنت عبد الرحمن ان عاتشۃ زوجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم احبرتها ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان عندهما وانها سمعت صوت انسان يستأذن في بيت حفصة فقالت يا رسول الله هذا رجل يستأذن في بيتك فقال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم اراه فلا تاعلم حفصة من الرضا ان الرضا عن عجل م ما يحرم من الاولاد ترجمہ عاتشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہو کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تہو اور تحقیق عاتشہ رضی اللہ عنہا نے ایک آدمی کی آواز سنی کہ حفصہ کے گہر میں آنے کی اجازت چاہتا ہے تو میں نے کہا کہ یا حضرت یہ مرد آپ کو گہر آنے کی اجازت چاہتا ہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس کو فلا مانگ کر تا ہوں کہ حفصہ کا رضاعی چچا ہے یعنی دودھ کے لئے نکا پر فرمایا کہ حرام ہوتی ہے دودھ پینے سے وہ چیز کہ حرام ہوتی ہے جسے کھینچ کر لے کر حرام ہوتی ہے وہ دودھ سے بھی حرام ہوتی ہے وہ طبری نے کہا کہ بعضے کہتے ہیں کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مالک کو دیا ہوا ہتھار ایک بی بی کو اس گہر کا جس میں وہ رہتی تھی تو آپ کے بعد وہ اس تملیک کے سبب امین برہمن اور بعضے کہتے ہیں کہ سوای اسکے نہیں کہ نہ جھگڑا گیا امین ان کے گہروں میں اس واسطے کہ وہ ان کے خرچ کے جھگڑے ہو جو کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے واسطے مستحق کیا تھا اس قسم سے کہ آپ کی زندگی میں آپ کو تاہم میں تھا جس جگہ کہ کہا کہ میں اپنی عورتوں کے خرچ کے بعد کچھ نہیں چاہتا اور یہ وجہ راجح تر ہے اور تائید کرتی ہے اس کی یہ بات کہ ان کے بعد ان کے وارث ان کے گہروں کے وارث نہیں ہوتے اور اگر گہر ان کے ملک ہوتے تو ان کے وارثوں کی طرف پہنچ جاتے اور یہ چیز ترک کرنے کے وارثوں ان کے کو حق اپنے کو لائے ولایت ہو اور آپ کے اسی واسطے لائے گئے کہ ان کے مسجد نبوی میں بعد مرنے ان کے کو واسطے عموم نفع ان کے کو واسطے ملانے کو جیسا کہ کیا گیا یہ اس چیز کے کہ خرچ کی جاتی ہے واسطے ان کے نفقوں کی (فتح) باب ما ذکر من ذریع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعصاه وسيفه وقدره وخاتمته وما استعمل الخلفاء بعده من ذلك قالوا قد فتنتم ومن شعره ونعل واینتہ مما تترك فیدر احبابہ وغیرہم بعد واینتہ صلی اللہ علیہ وسلم باب بیان میں اس چیز کے کہ ذکر کی گئی ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندہ سے اور آپ کو عاصی سے اور آپ کی تلوار سے اور آپ کو پیالے سے اور آپ کی انگوٹھی سے اور بیان ہے اس چیز کا کہ ہمتال کی ہے خلیفوں نے اس سے بعد آپ کے اس چیز سے کہ نہیں ذکر کی گئی قسمت اس کی اور وہ چیز کہ ذکر کی گئی ہے آپ کے بالوں سے اور آپ کی جوتی سے اور آپ کے

برخلاف سے اس قسم سے کہ شریک ہوئے اسمین آپ کو اصحاب و غیرہ کے بعد وفات آپ کی کے درود ہو خدا کا اُن پر اور سلام و غرض اس باب کو ثابت کرنا اس بات کا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مال کا کوئی وارث نہیں ہوا اور نہ ہی پایا گیا موجود آپ کا بلکہ چھوڑا گیا بیچ باز اُس شخص کے کہ اس کی طرف پہلے واسطے برکت حاصل کرنے کو سنا اس کو اور اگر میراث ہوتی تو البتہ بیچ جاتی اور تمت کی جاتی اور اسی واسطے اسکے بعد کہا اُس قسم سے کہ نہیں ذکر کی گئی تمت اس کی پہلے ذکر کیں بخاری نے حدیثیں کہ نہیں اینت باب کی چیزوں سے مگر خاتم اور جلی اور تلمود اور مذکر کی اینت جلد اور شایدا اُس نے چاہا کہ اسمین عائشہ نے کی حدیث لکھو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا اور آپ کی زرہ گرو ہتی لیکن اتفاق نہوا اور سی طرح علم کا بھی حدیثوں میں ذکر نہیں اور شایدا اُس نے چاہا ہوگا کہ ابن عباس کی حدیث اسمین ذکر کرے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم لاہی سے رکن کو لینے حجر اسود کو بوسہ دیتے تھے اور حج میں گذر چکی ہے اور اسی طرح بالون کا بھی حدیثوں میں ذکر نہیں اور شایدا اُس نے چاہا ہوگا کہ اسمین انس کی حدیث ذکر کرے کہ ہمارا پاس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال تھے جو ہمو انس کی طرف سے پہنچے تھے اور یہ حدیث کتاب الطہارت میں گذر چکی ہے اور ذکر آیتہ کا بعد فتح کے عطف عام کا ہے خاص پر اور نہیں مذکور ہے باب میں برنوں سے سوا کسی کو اور اسمین کفایت ہوا اس واسطے کہ وہ دلالت کرتا ہے اوپر اعدا اسکے کو (فتح) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْفُسُ الْحَائِظَةَ ثَلَاثَ أَصْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُولٌ سَطْرٌ وَاللَّهُ سَطْرٌ تَرْجُمَةُ انس سے روایت ہو کہ جب صدیق بنہ خلیفہ ہو تو اس کو بحرن کی طرف بیا اور اسکے واسطے یہ حکم نامہ لکھا لینے حکماء حضرت کا اور مہر کی اُسیر سنا انگوٹھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور انگوٹھی کا نقش تین سطیر بن تھا محمد ایک سطر بنی اور رسول دوسری سطر بنی اور الدیسری سطر بنی اور غرض اس حدیث سے یہ قول اسکا ہے کہ ابو بکر بنہ نے مہر کی حکماء پر سنا مہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تحقیق وہ مطابق ہے قول اسکے کہ ترجمہ میں کہ جو چیز کہ ہمتعال کی ہو خلیفہ بنے بعد آپ کو اور ایک وایت میں اتنا زیادہ ہے کہ تہی وہ بیچ باز ابو بکر بنہ کے پہر عمر بنہ کے پہر وہ عثمان بنہ کے ہاتھ سے گر پڑی (فتح) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَاخَذُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَسَدِيُّ تَنَاخَذُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَهْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ النَّسَّابِ جَرْدَاوِينَ لَهُمَا قَبَالَانِ حَدَّثَنَا تَيْيَبُ بْنُ الْبُنْدِيِّ بَعْدَ عَنْ أَنَسِ بْنِ تَعَالَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجُمَةُ عیسیٰ بن طہمان سے روایت ہو کہ انس بنہ نے ہماری طرف دو جوتے کھائے جنہر بال نہ تھے اور ان کے واسطے دو تے تھے یعنی ایک تہم تو ہوتا تھا دو میلان انگوٹھی اور اُس انگوٹھی کے کہ اسکے پاس ہے اور ایک تہم ہوتا تھا دو میلان بیچ انگوٹھی کے اور اُس انگوٹھی کے کہ اسکے پاس ہے لو کہ ہمارا درود ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے ہیں

ف اسکی شرح اس میں دیکھی کہ تھما محمد بن بشار حدیث تنا عبد الوہاب ثنا ابی بکر عن محمد بن
 ہلال عن ابی بردہ قال اخرجت النیاء لثیہ کساء ملبدا و قال فی هذا اربع نوح النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم و زاد مسلم ان عن حمید عن ابی بردہ اخرجت النیاء لثیہ ارار علی طھا علی یصغر بالیمین و کساء
 من هذه التي تدعو بها الملبدة ترجمہ ابو بردہ سے روایت ہے کہ کالی ہائے ثیہ رونے سے طرف ہماری ایک ہا پر پونہ
 کی ہوئی اور کہا کہ اس چادر میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح قبض ہوئی اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ
 نکالنا طرف ہماری ہائے ثیہ رونے ایک زبند سونا اس قسم سے کہ میں میں بنتا ہے اور چادر اس قسم سے کہ حکومت ملنے
 کہتے ہو یعنی سخت اور موی حدیث تنا عبد اللہ عن ابی حمزہ عن عاصم عن ابن سیرین عن انس بن مالک
 ان قدح النبی صلی اللہ علیہ وسلم انکسر فاتخذ مکان الشعب سلسلۃ من فضة قال عاصم راکت
 القدح و تبرئت فیہ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار ٹوٹ گیا تو آپ ٹوٹنے کی جگہ کو
 چاندی کے بنجر سے باندھا عاصم نے کہا کہ میں نے وہ پیالہ دیکھا اور ہمیں پانی پیا حدیث تنا سعید بن محمد الخری
 ثنا یعقوب بن ابراہیم ثنا ابی ان الولید بن کثیر حدیث عن محمد بن عمر بن حنبلۃ الذ ولی حدیثہ
 ان بن شہاب حدیثہ ان علی بن حسین حدیثہ انہم حین قیدوا الدینہ من عند یرید بن معاویہ
 مقتل الحسین بن علی لقیہ لمسور بن محرزہ فقال لہلک الی من حاجۃ تأمر فی ہذا فقلت
 لا فقال لہلک انت مضطی سیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانی اخاف ان یغلبک القوم
 علیہ وایم اللہ لن اعطینک الا یخلص الیر ابد احق تبکم نفسی ان علی بن ابی طالب خطبت
 الی جہل علی فاطمۃ فسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب الناس فی ذلک علی منبرہ ہذا و
 انا یومئذ کحکم فقال ان فاطمۃ منی وانا الخوف ان نفقت فی دینہا لہ ذکر جعفر الہ من بنی
 عبد شمس فانتی علیہ فی مصاہرہ ایاہ قال حدیثی فصدقنی و وعدنی و فی لی وانی لست اخرج
 حلالا ولا احولا حراما و لکن واللہ لا تجتمع بنت رسول اللہ و بنت عبد اللہ و اللہ لا یجمعہ علی من حسین یعنی
 امام زین العابدین و عفات کہ جب و مدینے میں آئے یزید بن معاویہ کے نزدیک و دست نہیں دے گئے جیسے
 تو مسور بن محرزہ نے ملا مسور نے زین العابدین سے کہا کہ کیا تم کو میری طرف کچھ حسد ہو تو میں اس سے کہا کہ
 نہیں تو مسور نے اسکو کہا کہ کیا تو مجھ کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمنا دیتا ہے پس تحقیق میں ڈرنا ہوں کہ
 ہوں مجھ کو لوگ سپر لینے لوگ تجھ سے یہ تو اچھین لو میں او قسم ہے اللہ کی کہ اگر تو مجھ کو تلوار دے تو کوئی اسکی طرف
 نہ پہنچ سکے گا یہاں تک کہ مجھ کو موت پہنچے اور تحقیق علی ہنسے ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کا پیغام کیا فاطمہ
 زہرا پر تو میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ خطبہ پڑھتے ہو لوگوں کو اس باب میں انہوں نے اس منبر پر اور میں

اس نے بالغ تھا سو فرمایا کہ مقرر فاطمہ میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے اور میں ڈرتا ہوں کہ اس کے دین میں فتنہ نہ ڈالا جاوے یعنی بسبب غیرت طبعی کے کہ بشریت کو لازم ہے یہ ذکر کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دامن کو کہ عبد شمس کی اولاد سے تھا یعنی ابوالعاص کو سو تعریف کی اُسپر اسکی دامادی میں فرمایا کہ اُس نے مجھ سے بات کی سوچ کہا اور مجھ سے وعدہ کیا تو وعدہ کو پورا کیا اور تحقیق میں ایسا نہیں ہوں کہ محال چیز کو حرام کر دوں اور حرام کو حلال بنادوں لیکن قسم ہے خدا کی کہ میں غیب کی بیٹی اور خدا کے دشمن کی بیٹی ایک مکان میں کہیں جمع نہ ہوگی و اس حدیث کی پوری شرح نواح میں آئیگی اور غرض اس سے وہ چیز ہے جو دائرہ ہے درمیلن مسور اور زین العابدین کے پیچہ امر تموا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مراد انکی یہ بیٹی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کو محفوظ رکھو تاکہ نہ لے سکو وہ شخص جو اسکی قدرہ جانتا ہو اور ظاہر یہ ہے کہ مراد سائے تلوار مذکور کے ذوالفطرات تھی جسکو بدر کے دن غنیمت سولیا تھا اور احد کے دن اسکے حق میں خواب دیکھا اور کرانی لے کہا کہ وجہ مناسبت ذکر کرنے مسور کی واسطے واسطے واسطے منگنے بیٹی ابوجہل کے نزدیک طلب کرنے اسکے کو تلوار کو اس جہت سے کہ جیسے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خوشحالی کو دوست کہتے تھو اسی طرح میں بھی نیری خوشحالی کو دوست کہتا ہوں اس واسطے کہ تو اٹھا لو تاکہ سو مجھ کو تمہاری تاکہ میں اسکو تیرے واسطے نگاہ نہ کروں دفعہ حمل تَنَا سَفِيَانُ تَنَا سَفِيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ مُنْدَرِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ لَوْ كَانَ عَلِيٌّ ذَا الْكَرْخَانِ خَلَوَهُ يَوْمَ جَاءَهُ نَاسٌ فَشَكُّوا سَعَاهُ فَمَكَرُوا فَعَلُوا بِهَا فَانْتَبَهَتْ بِهَا فَقَالَتْ عَلَيْهَا فَاحْزَنَتْ فَقَالَ فَتَمَّهَا حَيْثُ اخَذَتْهَا وَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ تَنَا سَفِيَانُ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوْقَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُنْدَرَ وَالثَّوْرِيَّ عَنْ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ ارْسَلَنِي إِلَى خَدْنِ هَذَا الْكِتَابِ فَلَمَّا هَبَّ بِهِ إِلَى عُمَانَ فَإِنَّ فِيهِ أَهْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّدَقَةِ مَرَّجَمٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَفِيفَةَ مَوَاتٍ بِمَكَّةَ أَمَّا مَوَاتٍ عَلَى مَذْكَرٍ كَرْنِي وَلِي عُمَانَ كَوَسَاةَ بَدِي كَيْ تَوَذَّرَ كَرْتِي أَنْ كَوَسَاةَ دَن جَسَدَن لَوَلَّ كَرْنِي بَا سَلَّيْ وَأَمَّا عُمَانَ كَيْ شَكَايَتِ كَيْ تَوَفَّلِي عَمَلِي مَجْهُو كَوَلَّ كَرْتِي عُمَانَ كَيْ بَا سَلَّيْ جَاوَرَا كَوَلَّ خَبْرِي كَيْ كَيْ جَعَلْنَا مَجْهُو كَرْتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْ صَدَقَ كَيْ بَيَانِ مِينَ بَسَ سَوَاحِكُمْ كَرَا بَنِي عَالَمُونَ كَوَلَّ رَا سِبْعِلْ كَرِين تَوَمِينَ وَهَ عَمَلْنَا مَهْ أُنْ كَيْ بَا سَلَّيْ لَا يَاوَا تَوَعْمَانِ رَمَزْنِي كَمَا كَبْنِي بِرَوَا هَ كَرَبَكُوَا سَلَّيْ عَمَلِي نَاسَ وَاسَلَّيْ رَعْمَانِ أَنْ أَحْكَامَ كَوَلَّ جَانْتِي تَهِي بِرَمِينَ اسكو علی مرتضیٰ کپاس لایا اور انکو خبر دی تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اسکو جس جگہ سے لے آئے انکو لیا تھا ابھی نہیں خفیہ سے روایت ہو کہ مجھ کو میرے باپ یعنی علی مرتضیٰ نے بھیجا کہ اس جگہ سے کو عثمان کپاس لے جائیں تحقیق اس میں کہا ہوا ہے حکم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے کو بیان میں یعنی بیان میں مصارف نکوۃ اور صدقات کوف ایک روایت میں ہے کہ منذر نے کہا کہ میں ابن حنفیہ کے پاس تھا تو بعضوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کی شکایت کی تو اُس نے کہا کہ چپ ہ

پڑھا کر اور تینیس بار الحمد للہ پڑھا کر اور تینیس بار سبحان اللہ کہا کر و پس تحقیق یہ منہار می لیے بہتر ہے خدا شکر کہ جو تم نے انکاف نہیں ہے اس حدیث میں ذکر اہل صفہ کا اور نہ راندن کا اور شاید بخاری نے اشارہ کیا، طرف اُس چیز کی جو اسکے بعض طریقوں میں وارد ہوئی ہے موافق عادت اپنی کے اور وہ حدیث وہ ہے جسکو احمد نے علی سے طول کے ساتھ نقل کیا ہے اور اس میں یہ لفظ ہے کہ قسم ہے اللہ کی نہیں دیتا میں تمکو اور چوہوں کو اہل صفہ کو کہ انکے پیٹ بہوک سے پیچ کھاتے ہیں میں نہیں پاتا جو اپنے خرچہ کروں لیکن قیدیوں کو پیچ کر انکا معمول اپنے خرچہ کرتا مومن اور ایک روایت میں پہلے گد چکا ہے کہ حکم کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ کو یہ کہ بھیج دو کو طرف بعض گہروالوں کی کہ انکو حاجت ہو اور اسمعیل قاضی نے کہا کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس پر کہ جائز ہے واسطے امام کے یہ کہ خرچ کرے جس کو جس جگہ مناسب یکہ اس واسطے کہ چار خمس کے مستحق غنیمت لائے تو اس میں یعنی غازی اور جو امام کے ساتھ خاص ہے وہ پانچواں حصہ ہے اور تحقیق منع کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے اپنے بیٹے کو اور حالانکہ وہ سب قرابتیوں سے آپ کو محبوب ہو اور خرچ کیا انکو طرف غیر انکے کی اور کہا ہے مانند اسکی طبری نے اگر حصہ قرابت والوں کا فرض ہوتا تو اپنے بیٹے کو خدا شکر دیتے اور نہ تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم چوہوں میں اس چیز کو کہ اختیار کی ہے اللہ نے واسطے فاطمہ رضی اللہ عنہا اور احسان یکہ میں ساتھ اسکے قرابت والوں پر اور اسی طرح کہا ہے حمادی نے میں کہتا ہوں کہ یہ سچ ہے استدلال کرنے کو ساتھ اس حدیث کو نظر ہے اس واسطے کہ احتمال ہے کہ یہ فسی ہو اور اس پر خمس خمس غنیمت کو پس تحقیق روایت کی ہے ابو داؤد نے علی سے کہ یہ کہا کہ حضرت اگر آپ مناسب یکہ میں کہ متعلق کرین مجھکو ہمارے حق پر خمس سے تو بہتر ہے پس احتمال ہے کہ فاطمہ کا قصہ خمس کے فرض ہونے سے پہلے واقع ہوا ہو اور یہ بعید ہے اس واسطے کہ آیت - واعلموا انما غنمتم من شئ فان احدکم جنت من رین نائل ہوئی اور پہلے گد چکا ہے کہ اصحاب نے پہلے غنیمت کو خمس نکالا جو پہلے مشرکین سے لوٹ لائے ہو پس احتمال ہے کہ حصہ خمس خمس کا اور وہ حق قرابتیوں کا تھا کہ مذکور سے نہ ہو چکا تھا خدا شکر کہ حنکوفان نے انکا پس اسکا حق اس سے نہایت کم تھا اگر انکو خدا شکر دینے کو لازم آتا قصور یہ صحیح باقی خدا شکر کے جو مذکور ہو چوہ میں اور جہاں کہا کہ اس حدیث کو ثابت ہوا کہ امام مقدم کرے بعض مستحق خمس کے کو اور بعض کے اور زیادہ تر مستحق کو پر جو اس سے کم ہو اور استفادہ ہوتا ہے حدیث کو رغبت دلانا آدمی کا اپنے گہروالوں کو جس پر اپنی جان کو انہا کے قلیل ہونے اور زبرد سے دنیا میں اور قناعت کرنے کو ساتھ اس چیز کے کہ تیار کیا ہے اسکو اللہ نے واسطے اپنی دوستوں کے جو صبر کرنے والے ہیں آخرت میں میں کہتا ہوں کہ یہ سب مبنی ہے اس پر جسکو ظاہر تر جہ جانتا ہے اور یہ ساتھ اس احتمال کے جسکو میں نے اخیر ذکر کیا ہے تو نہیں ممکن ہے یہ کہ پڑھا جاوے ذکر ایثار سے عدم وقوع اثر شرک کا غیر ترین پس سچ ترک کرنے قسمت کو اور دینے کو ایک کو مستحقین سے سوا دوسرے

ایثار احمد کا ہے ممنوع پر یعنی جبکو حصہ نہیں ملا پس نہیں لازم آتی اس سے نفی استحقاق کی (فتح) اور یہ مسئلہ مفصل طور
 سے آئندہ آویگا باب قول اللہ تعالیٰ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ يَعْطَىٰ لِلرَّسُولِ قِسْمٌ ذَلِكَ بَابُ بے بیان میں
 اس آیت کو کہ پس تحقیق ثابت ہو واسطے اللہ کے پانچواں حصہ اسکا اور واسطے رسول کے یعنی مزار خدا کی یہ ہے کہ واسطہ
 رسول کے ہر قسمت اس خمس کی جو خدا کے واسطے ہو یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس خمس کے مالک نہیں بلکہ نسبت
 اسکی طرف رسول کی اس اعتبار سے ہو کہ اسکی قسمت آپ کی سپرد ہے ف یہ اختیار کرنا بے بنیادی کا واسطہ ہو ایک
 اقوال کے جو اسکی تفسیر میں وارد ہوئے ہیں اند اکثر یہ ہیں کہ لام للرسول میں واسطہ ملک کے ہو اور یہ کہ واسطہ رسول کے
 خمس الخمس ہے غنیمت ہو یا یہ ہے کہ جنگ میں حاضر ہوں یا نہ ہوں اولیٰ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خمس کے مالک ہو
 بتو یا نہیں یہ دو وجہیں میں واسطہ ثانیہ کے اور دلیل کی ہے بنیادی نے طرف ثانی کی یعنی مالک نہیں ہونے اور مسئلہ
 کیا ہے واسطہ اس کے اور قاضی اسماعیل نے کہا کہ نہیں حجت واسطہ اس شخص کے جو دعویٰ کرتا ہے کہ حضرت صلی
 علیہ وسلم خمس یعنی پانچواں حصہ کو مالک ہوتے ہیں سنا اس آیت کو۔ فان لم خمسہ للرسول اس واسطہ کہ خدا نے فرمایا
 کہ سوال کرتے ہیں تبھو کہ مل غنیمت ہو تو کہہ کہ غنیمت واسطہ اللہ کے ہو اور رسول کے اور اتفاق ہے پھر کہ حضرت صلی
 علیہ وسلم خمس کے فرض ہونے سے پہلے غازیوں کو غنیمت دیا کرتے تھے موافق اپنے اجتہاد اور رائے کے پس جب خمس فرض
 ہوا تو ظاہر ہوا کہ چار خمس غنیمت کو غازیوں کے واسطہ ہیں نہیں شریک ہوتا انکو کوئی بچہ لے لے اور سوا
 اسکے کہ نہیں کہ نسبت خمس کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا خاص ہوئی تو واسطہ اشارت کرنے کو طرف اسکی کہ نہیں
 واسطہ غازیوں کے اس میں حق بلکہ وہ اسکی راہ کے سپرد ہے اور اسی طرح جو آپ کو بعد امام ہوا اور اجل ہے اس پر کہ لام
 میں واسطہ تبرک کے ہو قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَخَازِنٌ وَاللَّهُ يُعْطِيْهِ غَنِيْمَتُ حضرت صلی
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تو صرف قاسم یعنی بانٹنے والا اور خازن ہوں اور اللہ ہی ہے حلال تبارک الوہید حدیث
 شَعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ وَفَتَادَةَ سَمِعُوا سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَلِدَ لِرَجُلٍ مِّنْهُمْ
 الْاَنْصَارُ عَرَاهُمْ فَارَادَ اَنْ يَّسْمِيَ مُحَمَّدًا اَقَالَ شَعْبَةُ فِي حَدِيثٍ مَنْصُورٍ اَنْ الْاَنْصَارَ قَالَ حَمَلَنِي عَلِيٌّ عَنِّي
 فَاتَيْتُ بِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثٍ سُلَيْمَانَ وَلِدَ لَهُ اَعْلَامٌ فَارَادَ اَنْ يَّسْمِيَ مُحَمَّدًا قَالَ سَمِعْتُ
 رَاسِمًا وَلَا تَكُونُوا اِكْنِيْنِي فَاِنِّي اِنَّمَا جَعَلْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بِكُمْ وَقَالَ حُصَيْنٌ بَعِثْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بِكُمْ وَقَالَ
 عَمْرُو اَنَا شَعْبَةُ عَنْ فَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا عَنْ جَابِرٍ اَرَادَ اَنْ يَّسْمِيَ اَلْقَاسِمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَمُوْا اِسْمِي وَلَا تَكُونُوا اِكْنِيْنِي ترجمہ جابر بن عبد اللہ عن سے روایت ہو کہ ہم میں سے ایک انصاری مرد کے یہاں لڑکا
 پیدا ہوا اور اس نے چاہا کہ اسکا نام محمد رکھے سو انصاری نے کہا کہ میں اسکو اٹھا کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا اور
 سلیمان کی حیثیت میں ہے کہ اسکے یہاں لڑکا پیدا ہوا تو اس نے چاہا کہ اسکا نام محمد رکھو تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

ابو لیمیان انا شعیب ثنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اهلک
کسری فلا کسری بعدہ واذ اهلک قیصر فلا قیصر بعدہ والذی نفسی بیدہ لتققن کونہا فی سبیل
اللہ ترجمہ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب فارس کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو اسکی
بعد کوئی بادشاہ وہاں نہ ہوگا اور جب روم کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو اسکے بعد وہاں کوئی بادشاہ نہ ہوگا اور قسم ہے
اس ذات کی جسکے قابو میں میری جان ہے کہ مقررانِ دونوں ملکوں کے خزانے خدا کے راہ میں خرچ کئے جاویں گے
و اس حدیث کی شرح علامات النبوة میں آویگی اور غرض اس سے یہی اخیر قول ہے کہ انکے خزانے خدا کے راہ میں
خرچ کئے جاویں گے اور تحقیق خرچ کئے گئے گئے خزانے انکے غنیمتوں میں (فتح) **حک** ثنا اسحاق ثنا جابر عن عبد
الملک عن جابر بن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اهلک کسری فلا کسری بعدہ
واذا اهلک قیصر فلا قیصر بعدہ والذی نفسی بیدہ لتققن کونہا فی سبیل اللہ ترجمہ اسکا وہی
جو اوپر گذرا **حک** ثنا محمد بن سنان ثنا اہشیم ناسیاء ونازید القیقیر وناجیہ بن عبد اللہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احدث لی الغنائم ترجمہ جابر رضی سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ میرے واسطے غنیمت کو مال حلال ہوئے و اسکی شرح ترجمہ میں گندہ جی ہے **حک** ثنا اسمعیل بن عقیل
عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تکفل اللہ لمن جاهد
فی سبیلہ یخرج جبارا لا یجھاذ فی سبیلہ ونضد یوطلما نہ یان یدخلہ الجنۃ اویرجعہ الی مسکنہ الذی
خروجہ منہ مع ما نال من کبیر او غنیمۃ ترجمہ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کا
ہو گیا ہے اسکا جس نے اسکے راہ میں جہاد کیا یا نال ہوا اسکو پے گھر سے گمراہ خدا میں جہاد کی نیت نہ اور آیات
اور حدیثوں کی تصدیق سے خدا اس بات کا ضامن ہو ہے کہ یا اسکو بہت میں داخل کریگا یا اسکو اسکے وطن
میں پھیرلاوے گا ساء ثواب کو یا مال غنیمت کو و اسکی شرح اول جہاد میں گذر چکی ہے اور غرض اس سے
یہی اخیر قول ہے کہ ساء ثواب کو یا غنیمت کو (فتح) **حک** ثنا محمد بن العلاء ثنا ابن المبارک عن معمر بن عہام
ابن مینۃ عن ابی ہریرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عزانی من الانبیاء فقال لغوی لا یستغنی
رجل و ملک بضعہ امراءۃ وھو یرید ان یبنی ہا ولکابین بہا ولا احد یو تا وکم یرفع سفوفہا ولا
احد اشتری عنہا او خلفات وھو یشطر ولا دھا فخر اذنا من القرۃ صلوۃ العصر او قریباً من
ذلک فقال للشمس انک ماموۃ وانا ماموۃ اللھم احبسہا علینا فحسبت حتی فتح اللہ علیہ فجمع
الغنائم فجات یعنی لانا کلھا فلم نطعمھا فقال ان فیکم علولا فلیبا یعنی من کل قبیلۃ رجل
فلزقت ید رجل بیدہ فقال فیکم الخلول فلیبا یعنی فیکم فلو زقت ید رجلین او ثلثۃ بیدہ

فَقَالَ فِيكُمْ الْغُلُولُ لِحَاثِ اِبْرَاسِمْ قَتَلَ رَاسَ بَقْرَةٍ مِّنَ الذَّهَبِ فَوَضَعُوْهَا فَاِتَتْ النَّارُ فَالْكَلْبُ مَا تَهْتَكُ
 اَللّٰهُ وَلَنَا الْغَنَاءُ رَاٰى صُغْفَرًا وَغَجْرًا فَاَلْكَا تَرْتِيْمًا لُّوْبَرٍ رَّهْمًا سَمِعْتُ اَبَا جَرْدَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ اَبَا جَرْدَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ اَبَا جَرْدَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ اَبَا جَرْدَةَ يَقُولُ
 فرمایا کہ جب ابراہیم بن مین سے ایک پیغمبر نے اُس نے اپنی لوگوں سے کہا کہ میرے ساتھ وہ مرد چلے جس نے کبھی کیا
 کسی عورت سے اور وہ چاہتا ہو کہ اس عورت کی صحبت کرے اور ہنوز اُس نے اُس سے صحبت نہیں کی اور نہ چلو
 جس نے مکان بنایا ہو اور ہنوز اسکی چہت بلند نہ کی ہو اور نہ وہ شخص میرے ساتھ چلے جس نے بکریاں یا اونٹیاں
 گناہن بول لی ہوں اور وہ اُنکے جلنے کا اسیدہ اور ہو پر وہ پیغمبر چاہا تو چلا تو عصر کے وقت یا قریب عصر کے اُس
 کا فن میں بیٹے اریحامین پہنچا تو پیغمبر نے سوچ سے کہا کہ تو بھی حکم بردار ہے اور میں بھی حکم بردار ہوں ابھی
 سوچ کو میرے اوپر ہنوز اسادو کہہ تو سوچ ڈھبنے سے رک گیا یہاں تک کہ لڑائی فتح ہو گئی حضرت صلے اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا تو لوگوں نے جمع کی جو غنیمت پائی تھی پھر آگ متوجہ ہوئی کہ غنیمت کو مال کو جلا دے تو اُس نے
 جلا یا تو پیغمبر نے کہا کہ تم لوگوں میں چوری ہے تو چاہیے کہ جمعہ سے بیعت کر دو سرگروہ کا ایک لاکھ دمی سمان لوگوں نے
 بیعت کی تو ایک مرد کا پتہ پیغمبر کے ہاتھ سے چٹ گیا پیغمبر نے کہا کہ تمہارے گروہ میں چوری ہے تو چاہیے کہ
 نیز تمام گروہ مجھ سے بیعت کر دو تو اُس گروہ نے بیعت کی تو پیغمبر کا ہاتھ دو یا تین مرد کے ہاتھ سے چٹ گیا پیغمبر نے
 کہا کہ تم لوگوں میں چوری ہے تم نے چور یا ہے تو انہوں نے بیل کے سر کو برابر سونا نکالا اور اسکو غنیمت کو مال
 میں رکھا اور وہ مال زمین پر رکھا تو آگ متوجہ ہوئی اور اسکو آگ جلا گئی پھر خدائے ہمارے واسطے غنیمتیں جلال
 کیں کہ خدائے ہماری ضعیفی اور عاجزی دیکھی تو غنیمت کو ہمارے واسطے حلال کیا ف یہ پیغمبر یوشع بن نون بن
 جیسے کہ احمد نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہو کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں بندہ ہوا سوچ واسطے کسی
 آدمی کے گرو واسطے یوشع بن نون کے اور ابن اسحق نے روایت کی ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا کہ
 بنی اسرائیل کے ساتھ جاوے تو انکو حکم ہوا کہ یوسف علیہ السلام کی لاش کا صندوق اپنے ساتھ لے لیا اور بنی
 انکی قبر معلوم ہوئی یہاں تک کہ صبح صادق نکلنے لگے اور انہوں نے بنی اسرائیل سے وعدہ کیا تھا یہ کہ انکے ساتھ
 صبح صادق کے وقت چلے گا تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنی رب کو دعا کی یہ کہ تاخیر کرے طلوع فجر کو یہاں تک کہ
 فارغ ہوں یوسف علیہ السلام کے کام کو تو یہ حدیث پہلی حدیث کی حصر کے معارض نہیں اس واسطے کہ سولائے
 سکے نہیں کہ حصر واقع ہوا ہے یہ حق یوشع کے ساتھ طلوع صبح کے پس نہیں نفی کرتا اسکی کہ روکا جاوے
 طلوع فجر کا واسطے غیر انکے کے اور ایک روایت میں ہے کہ جب صحیح کی رات کی صبح کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
 نے قریش کو خبر دی کہ تمہارا قافلہ صبح ڈوبنے سے پہلے آدینکا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تو صبح
 روکا گیا یہاں تک کہ قافلہ مکہ میں آیا تو یہ حدیث بھی اس حصر کے معارض نہیں اس واسطے کہ وہ حصر غزل

ہے اس چیز جو گذر چکی ہے واسطے اس کے پیغمبران کے پہلے ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پس نہیں روکا گیا سورج مگر واسطے یوشع کے پس نہیں فعی امین اس کی کہ روکا یا اور نہ روکا کے واسطے ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نیز طحاوی اور بیہقی نے روایت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے گھٹنے پر سو گئے اور عصر کی نماز علی مرتضیٰ فوت ہو گئی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تو سورج پیر گیا یہاں تک کہ علی مرتضیٰ نے نماز پڑھی پھر غروب ہوا اور یہ بڑا عظیم معجزہ ہے اور ابن جوزی وغیرہ نے کہا کہ یہ حدیث موصوفیہ ہے لیکن یہ ابن جوزی کی خطا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ خندق کے کنارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سورج پیر گیا پھر غروب ہو کر عصر کو نماز سے یہاں تک کہ غروب ہوا پھر خدائے اس کو پیر کیا یہاں تک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی پس اگر یہ ثابت ہو تو یہ تیسرے قہر ہے اور یہی آیہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کے واسطے سورج روکا گیا تھا اور یہی آیہ ہے کہ سلیمان علیہ السلام کے واسطے روکا گیا جبکہ وہ پہوڑوں کے دیکھنے میں مشغول ہے یہاں تک کہ سورج غروب ہوا اور یہ کہ میں بھی مامور ہوں اور تو بھی مامور ہے تو دونوں میں فرق یہ ہے کہ امر حیوانات کا امر تسخیر کا ہے اور امر عقائد کا امر تکلیف کا ہے اور خطاب لکھا واسطے سورج کے احتمال ہے کہ حقیقت پرست اور مقرر خدا نے اس میں تمیز پیدا کی جیسا کہ آئندہ آویگا کہ سورج ہر دن چڑھنے کو لیے اجازت چاہا ہے اور احتمال ہے کہ ہو یہ بطور احتیاط اس کے کوئی مین واسطے اس پر کے کہ مقرر ہو چکا ہے کہ نہیں ممکن ہے پھر اس کا عزت اپنی سے گزرا نہ فرق عادت کو اور میں اختلاف ہو کہ سورج اس جگہ کس طرح روکا گیا پس بعضے کہتے ہیں کہ ایسے درجوں پر پیر گیا تو بعضے کہتے ہیں کہ گہرا گیا اور بعضے کہتے ہیں کہ اس کی حرکت سست ہو گئی ہذا میں سب کا احتمال ہے لیکن تیسری وجہ ارجح ہے اور یہ جو فرمایا کہ خدا نے ہماری ضعیفی اور عاجزی دیکھی تو ہمارے واسطے نینتیں بجالا کیں تو اس میں بظاہر ہے سنا اس کے کہ ظاہر کرنا عاجزی کا آگے خدا کے راجعہ اگر اس سے ثبوت فضل کو اور اس میں خاصہ نعمت اس امت کا ہے سنا خدا نے غنیمت کو اور اس کی ابتداء جگہ بندہ کے حق ہوئی اور اسی کے حق میں آیت اتری کہ کہا تو تم جو غنیمت لاؤ خدا مال پاک پس خدا کو خدا نے واسطے اس امت کو غنیمت اور بیچ تعلیم کے ساتھ خدا دخول کے وہ چیز ہے کہ سمجھی جاتی ہے کہ امر بعد دخول کے بخلاف اسکے کہ پس دونوں میں فرق ظاہر ہے اور اگرچہ اکثر اوقات دخول کے بعد بھی دل کا تعلق بدستور بہر تلبسے لیکن نہیں وہ جیسے کہ پہلے دخول کے ہر اکثر اوقات اور دلالت کرتی ہے تعلیم پر بیچ سیکھ سون دنیاوی کے وہ چیز کہ واقع ہوئی ہے ایک روایت میں زیادتی سے کہ واسطے اسکے حاجت ہو رجوم میں اور اس حدیث کو معلوم ہوا کہ اموی نہیں لائق ہیں کہ پھر کیے جاویں مگر واسطے فایغ البال کے اس واسطے کہ جس کے واسطے کہ تعلق ہو اکثر اوقات اس کی نیت ضعیف ہوتی ہے اور کم ہوتی ہے رغبت اس کی طاعت میں اور دل جب متفرق ہو تو اعضا کا فعل ضعیف ہو جاتا ہے

اور جب آل جمہ ہو تو قومی ہو تا ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ پہلے لوگ بھی جہاد کرتے تھے اور اپنی دشمنوں کو مال کوٹھلا لے تھے لیکن باسین دست اندازی بہنیں کرتے تھے بلکہ انکو جمع کرتے تھے اور ثانی انکے جہاد کی قبول ہونے کی یہ تھی کہ آسان سے آگ اتر کر اسکو جلا دیتی تھی اور علامت عدم قبول کی یہ ہے کہ آسان سے آگ نہ اترتی تھی اور عدم قبول کے اسباب کو یہ ہے کہ ایچین واقع ہوا اور تحقیق احسان کیا ہے اللہ نے اس امت پر اور رحمت کی واسطے نہنگ ہونے پیغمبرؐ کے کو نزدیک اسکی پس حلال کیا واسطے انکے غنیمت کو اور پھپھیا واسطے انکے چوری کو اور دور کی اُن سے غنیمت عدم قبول کی پس واسطے اللہ کے سب تعریف ہر نعمت پر کہ ناثہ آوی اور ہر غنیمت جماعت کا ہر ساء فعل انکے بے وقوفوں کے اور یہ کہ احکام پیغمبرؐ کے کہہی ہوتے ہیں باعتبار امر باطن کے جیسا کہ اس فقہ میں ہے اور کہہی ہوتے ہیں باعتبار امر ظاہر کے جیسا کہ اس حدیث میں ہے انکم تختمون اُن اور ہمدلال کیا ہے ساء اسکے ابن بطلال نے اور چوڑا جلائے مل مشرکوں کے یعنی کافروں کے جبکہ نہ پائی جائے اور لہ طرف لینے لٹکے کی بطور غنیمت کو اس واسطے کہ بہنیں جلد ہوئی تصریح ساء منہج ہونے اسکے کو علاوہ یہ کہ پہلے پیغمبرؐ کی شریع ہمارے واسطے شروع ہے جبکہ نہ وارد ہونا سنا اسکا (فتح) بابُ الْغَنِمَتِ لَنْ شَهَدَ الْوَقْعَةَ غَنِيمَتٌ وَاسْطُ اُس شخص کے ہو کر اوائی میں حاضر ہو حَلَّ تَنَا صَدَقَةٌ اَنَّا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَسْمَعِيلَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ كَوَلَا اِخْوَانِ السَّلِيلِينَ مَا فَتَحَتْ قَرْيَةً اَوْ قَسَمَتْهَا بَيْنَ اَهْلِهَا اَوْ قَامَتْمُ الْيَتَّى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ تَرَجَمَ اسلم سے روایت ہو کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر نہ ہوتی رعایت پچھلے مسلمانوں کی جو ابھی پیدا نہیں ہوئے تو نہ فتح ہوتا کوئی گاؤں مگر کہ زمین اسکو علیوں میں تقسیم کرتا جیسا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خیر کو تقسیم کیا یعنی عمر فاروق نے سمجھا کہ اگر ایسا کیا جاوے تو نہ باقی رہی کوئی چیز اور ان لوگوں کے جو انکے پیچھے پیدا ہوئے اور اسلام کی مدد کرینگے پس مقرر کیا اپنہ خراج اور محصول مینوں کا تاکہ انکے پچھلے لوگ سب اُس سے فائدہ چاویں اور وجہ لینے اسکے کی ترجمہ سے ہو کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں بھی تصریح کی ہے ساء اس چیز کے کہ دلالت کرتا ہے اس پر کہ اتر کر عارض ہوئی واسطے اسکے حسن نظر واسطے پچھلے مسلمانوں کے اس چیز میں کہ متعلق ہے ساء زمین کے خاص کر پس واجب کیا اسکو مسلمانوں پر اور مقرر کیا اپنہ خراج جو انکی صلحت جمع کرے اور عمل کیا عمر رضی اللہ عنہ اس آیت پر وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ اَلَا يَتَذَكَّرُونَ ایک روایت میں ہے کہ راہہ کیا عمر رضی اللہ عنہ نے تقسیم کرنے زمین کا تو معاوضہ انکو کہا کہ اگر تو اسکو تقسیم کر لگا تو سب میں لوگوں کے ناثہ میں آجاوگی پس بہرے کی طرف ایک مرد کی بلور ایک عورت کی اور انکے بعد ایک لوگ آویں گے جو اسلام کے ضل کو سید کرینگے پس پاویں گے کہ جو چیز میں کوئی ایسا امر سوچے کہ پہلے پچھلے سب لوگ اس سے فائدہ پاویں جو عرض کی راہ میں یہ بات آئی کہ زمین تقسیم کریں سو مقرر کیا اپنہ خراج کو واسطے غازیوں کے کہ جو انکے بعد پیدا ہوں اور

جو اس کے سوا تھا وہ خاص غنیمت لائے والوں کے واسطے رہا اور یہی قول ہے جہو کا گاراسمین اور کسی کا حق نہیں ہوگا
 غازیوں کے جو غنیمت لائیں اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا یہ مذہب ہے کہ جب اسلام سے لشکر کی مدد کے واسطے جدا ہو پس پھر پھر
 ان کے پاس بعد فتح ہونے کے تو وہ غازیوں کے ساتھ غنیمت میں شریک ہیں اور حجت پکڑی ہے اس نے سنا اس چیز
 کے تقسیم کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے اشعر یوں کے جبکہ آئے سارے جعفر کے خیبر سے اور سارے اس چیز کے کہ
 تقسیم کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے اس شخص کے کہ حاضر ہوا جنگ بدر میں باندہ عثمان کی پس اشعر یوں
 کے قصبے کا جواب تو آئندہ آویگا اور یہ جواب قصبہ عثمان کے ہو اور جو اس کی باندہ ہے تو اس سے جہور نے کئی جواب دیے
 میں ایک یہ کہ حکم خاص ہے ساتھ عثمان کے ساتھ اس کے جو اس کی باندہ ہو دوم یہ کہ حکم اس وقت تھا جبکہ سب غنیمت
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے تھی نزدیک نازل ہونے اس آیت کو کہ وہ سب لوگ عن الانفال پھر اس کے بعد آیت
 اتسی واعلموا انما غنیمت من شئ فان نسختہ للرسول پس ہوئے چار خمس غنیمت کو واسطے غنیمت لائے والوں کے
 سوم یہ کہ یہ بر تقدیر اس کے ہو یہ واقعہ بعد فرض خمس کے پس وہ محمول ہے اس پر کہ دیا اس کو خمس سے اور اس کی طرف میل کی
 ہے بخاری نے چہارم فرق کرنا ہے درمیان اس شخص کے کہ ہو یہی جیسا جیسا حاجت کی کہ متعلق ہے ساتھ لشکر کے یا ساتھ
 اجانت المم کے پس حصہ دیو اس کو برخلاف غیر اس کے کہ اور یہ مشہور مذہب مالک کا ہے اور ابن بطال نے کہا کہ نہیں
 تقسیم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر غیر اس شخص کے کہ حاضر ہوا الامای میں مگر یہ چیز کے پس وہ مستثنیٰ ہوا اس
 پس نہ کر دانا جاوے اصل کہ قیاس کیا جاوے اور اس کے پس تحقیق تقسیم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے
 اتسی والوں کے واسطے شدت حاجت انکی کے اور طحاوی نے کہا کہ احتمال ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 جو کہ اشعر یوں کو دیا وہ اہل غنیمت کی رضامندی سے دیا ہوا یہ سب اس غنیمت میں ہے کہ منقول ہوا اور یہ جو غنیمت
 کہا کہ جیسے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو تقسیم کیا تو مراد یہ ہے کہ بعض خیبر کو نہ کل خیبر کو اور یہ اشارہ ہے طرف اس
 روایت کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خیبر کو تقسیم کیا تو بعد کیا آدھے اس کے کو واسطے حاجتوں اپنی کے اور واسطے
 اس چیز کے کہ آپ کو سارے اتری اور تقسیم کیا نصف باقی کو درمیان مسلمانوں کے اور نہ تھے مسلمانوں کے خدشہ گار اور کارند
 پس وہ نصف یہودیوں کے حوالے کیا تاکہ اس میں محنت کریں اور جو پیدا ہو سو آدھم آدھ بانٹ لیں اور جو نصف اپنے واسطے
 جدا کیا تھا وہ نہ تھا جو صلح سے فتح ہوا اور جو تقسیم کیا تھا وہ نہ تھا جو غلبے اور قہر سے فتح ہوا تھا اور اس کا بیان بخاری نے
 آویگا انشاء اللہ علیہ ابن منیر نے کہا کہ بخاری نے باب یہ باندہ ہے۔ الفیض لمن شہد الوقوف اور قل عمرہ کا قاضا کرتا ہے
 وقف ہونے زمین کے کہ جو غنیمت لائی گئی اور یہ مذہب ہے کہ اس نے کہ مطابق واسطے ترجمہ کے قول عمرہ
 کا کہ جو طرح تقسیم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو پس اشارہ کیا بخاری نے طرف ترجمہ قسمت ناجزہ کی اور حجت
 اس میں یہ ہے کہ آئے والے وہ نہیں باگیا ہوز نہیں سستی ہے کسی چیز کو غنیمت حاضر سے ساتھ اس دے لے لے

جو جنگ سے غیر حاضر ہے وہ نہیں متقی ہے کسی چیز کو بطریق اولے میں کہتا ہوں کہ احتمال ہے کہ بخاری نے ارادہ کیا ہو تطبیق کا درمیان اس چیز کے کہ غرض سے آئی ہے کہ غنیمت واسطے اس شخص کے کہ انہی میں حاضر ہو اور درمیان اس چیز کے کہ اس سے آئی ہے کہ وقف کی جاوے زمین ساتھ حمل کرنے اول کے اس پر کہ اس کا عدم مخصوص ہے سہاہ میغر زمین کے (فتح) باب من قاتل للمغیر ھل یقتل من لہ وجہ غنیمت کو واسطے لڑے کیا اس کا جواب کہ ہو جاتا ہو حل ثنا محمد بن بشار ثنا عندنا شعبۃ عن حمزہ قال سمعت ابا وائل ثنا ابو موسیٰ الاشعری قال قال اعرابی ولینۃ صلی اللہ علیہ وسلم الرجل یقاتل للمغیر والرجل یقاتل لیدن کو یقاتل لیری مکانہ من فی سبیل اللہ فقال من قاتل لیتکون کلمۃ اللہ ہی العلیا کھو فی سبیل اللہ ترجمہ ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہو کہ ایک گنوار نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہا کہ ایک مرد غنیمت کو واسطے لڑتا ہے اور ایک مرد اس واسطے لڑتا ہے کہ لوگوں میں مشہور ہو جسکو معہ کہتے ہیں اور ایک مرد اس واسطے لڑتا ہے کہ اس کا مرتبہ دیکھا جاوے یعنی اپنی شجاعت دیکھانے کے لیے لوگوں کو جسکو یہاں کہتے ہیں سوانیس سے خدا کے راہ میں لڑنے والا کون ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اس واسطے لڑے خدا کا بول بالا ہو وہ راہ خدا کا غازی ہے وہ اسکی شجاعت جہاں میں گزرتی ہے اور اس میں نے کہا کہ مرد بخاری کی یہ کہ قصد غنیمت کا نہیں ہوتا منافی واسطے اجر کے اور نہ انصر کرنے والا جبکہ قصد کرے ساتھ اس کے اعلیٰ اللہ کا اس واسطے کہ سبب نہیں مستند ہے ہر کو اسی واسطے ثابت ہوتا ہو حکم واحد سبب متعده کے اور اگر قصد غنیمت کا اعلیٰ کے قصد کے منافی ہوتا تو آتا جواب علم اور مثلاً اس طرح کہتے کہ جو غنیمت کو واسطے لڑے تو وہ خدا کے راہ میں نہیں اور اس تقدیر میں واجب ہوا جو ظاہر ہوتا ہے ہر کہ اگرچہ کم ہوتا نسبتی امر ہے مگر تقدیم پس جبکہ قصد محض اعلیٰ اللہ کا ہو وہ نہیں ہو مانند اسکی جو ملاوے ساتھ اس قصد کو دوسرے قصد کو غنیمت سے ہو یا غیر اسکے اور ابن مبرز نے اور عکرمین کہا کہ ظاہر حدیث کا یہ ہے کہ جو خاص غنیمت کے واسطے لڑے پس نہیں بیچہ راہ خدا کے اور یہ نہیں اجر ہے واسطے اسکے پس کس طرح ترجمہ ہوتا ہے واسطے اسکی ساتھ نقص اجر کے اور جواب اس کا وہ ہے جو اوپر گندار (فتح) باب فی سبیل الامام ما یقدم علیہ ویجانبہ لکن لکم یخصہ او عاب عنہ تقسیم کرنا امام کا اس چیز کو کہ اس کے پاس آوے یعنی اہل حب کی طرف ہو اوپر چھایا کہ واسطے اس شخص کے کہ نہ حاضر ہو و اسکی پاس یعنی ہر مجلس میں کوف ابن مبرز نے کہا کہ امین دوسرے واسطے چیز کے کہ شہر ہو درمیان لوگوں کے کہ ہر واسطے اس شخص کے ہو جو حاضر ہو و (فتح) حل ثنا عبد اللہ بن عبد الوہد ثنا محمد بن زید عن ابیہ عن ابیہ عن عبد اللہ بن ابی ملیکہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اھدیت لہ اقبیۃ من دیباہ مزرعۃ بالذھب فقسم فی ناس من اصحابہ وعزل منها واحد الخضر بن نوفل فجاء ومعه ابنہ المسود بن محض مہ فقام علی الباب فقال ادعونی فیسمہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صونا

ما کان فیہ من غنیمت سے بچنے کا حکم ہے

اور سعد بن معاذ کے حکم پر یہی بیوں کے خرچ میں اور مالوں وغیرہ میں اور باقی کو تھیلہ دین اور جو بایوں میں خرچ کرتے تھے واسطے سامان جہاد کے (فتح) باب بركة لغنائی فی البغیاء ویتتامع البقی صل الله علیه وسلم وولاءه الامم

برکت فازی کی بیچ مال اسکے کمزنگی میں اور مرنے کی حالت میں سایہ حضرت صلواتہ علیہ وسلم کے اور مالوں کی
 حل کننا اسحاق بن ابراہیم قال قلت لابی اسامة احدثکم هتام بن عمرو عن ابيه عن عبد الله
 ابن الزبير قال لما وقف الزبير يوم الجمل عانى فتمت الى حبيبه فقال يا بنی انه لا يقتل اليوم الا
 ظالم او مظلوم وانی لا ارانی الا ساقتل اليوم مظلوما وان من البرهني لديني اقدری ديننا بغير
 من ماله انشينا فقال يا بنی بعم مالهنا واقتض حبيبي واوصي بالنفس وتلكه لنبی یعنی لنبی عبد الله بن
 الزبير يقول ثلث الثلث ائلا ثاقان فضل من مالهنا فضل بعد قصاء الدين فتلنا لوليك قال
 هتام وكان بعض ولد عبد الله قتل واظبح بعض بني الزبير حبيب وعباد وله يومئذ تسعة بنين
 وتسعة بنات قال عبد الله فجعل يؤصيني يديني ويقول يا بنی ان تجت عن شئ منه فاستعن
 عليه مولاي قال فوالله ما دريت ما اراك حتى قلت يا ابيه من مولاي قال الله قال فوالله ما وقعت
 في كربة من ديني الا قلت يا مولاي الزبير افض عنه ديني فيقضي فقيل الزبير ولم يدع ديني
 ولا درهم الا ارضين منها الغابة واحدى عشرة دارا بالمدينة ودارين بالبصرة ودارا بالكوفة
 ودارا بمصر قال واما كلان ديني الذي علي ان الرجل كان ياتي بالمال فيستودعه اياه فيقول الزبير
 لا ولكنه سلف فاني احتسني عليه الضيعة وما ولي اماره قط ولا جباية خراج ولا شيئا الا ان يكون
 في غزوة مع النبي صل الله علیه وسلم او مع ابى بكر وعمر وعثمان قال عبد الله بن الزبير فحسنت
 ما علي من الدين فوجدته الف الف ومائتي الف قال فلفي حليم بن حرام عبد الله بن الزبير
 فقال يا بنی احي كم على اخي من الدين فكتف وقال مائة الف فقال حليم والله ما اراي اموالكم
 شع هذا فقال عبد الله افرأيتك ان كانت الف الف ومائتي الف قال ما اراكم يطيقون هذا
 فان جئت عن شئ منه فاستعينوا بي قال وكان الزبير اشترى الغابة بسبعين ومائة الف فباعها
 عبد الله بالف الف وسبعمائة الف ثم قام فقال من كان له على الزبير حق فليؤا فادنا بالغابة
 فاناه عبد الله بن جعفر وكان له على الزبير اربع مائة الف فقال لعبد الله ان شئتم تركتها لكم قال
 عبد الله لا قال فان شئتم جعلتموها لغيرنا فخرن ان اخرتم فقال عبد الله لا قال فاقطعوا لي
 قطعة فقال عبد الله لك من ههنا الى ههنا قال فباع منها ففضى دينه فاوقاه وبقي منها اربعة
 اسهم ونصف فقدم على معاوية وعنده ممر بن عثمان والمندوب بن الزبير وابن زمعة فقال

مَعُوذَةٍ لَمْ تَقُومَتِ الْعَابَةُ قَالَ كُلُّ سَهْمٍ بِمِائَةِ أَلْفٍ قَالَ كَمْ بَقِيَ قَالَ أَلْبَعَةُ أَسْمُهُمْ وَصَفْتُ فَقَالَ الْمَذْمُورُ
 ابْنُ الزُّبَيْرِ قَدْ أَخَذْتُ سَهْمًا بِمِائَةِ أَلْفٍ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَتَمَانَ قَدْ أَخَذْتُ سَهْمًا بِمِائَةِ أَلْفٍ وَقَالَ ابْنُ
 زَمْعَةَ قَدْ أَخَذْتُ سَهْمًا بِمِائَةِ أَلْفٍ فَقَالَ مَعُوذَةُ كَمْ بَقِيَ قَالَ سَهْمٌ وَصَفْتُ قَالَ قَدْ أَخَذْتُ تَمْرَ حُسَيْنٍ
 وَمِائَةَ أَلْفٍ قَالَ فَبَاعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ نَصِيبَهُ مِنْ مَعُوذَةِ لِسْتِمَائَةِ أَلْفٍ قَالَ فَلَمَّا ذَرَعَ ابْنُ الزُّبَيْرِ
 مِنْ قَضَائِهِ بَيْنَهُ قَالَ بُوَ الزُّبَيْرِ أَقْبَمُ بَيْنَنَا مِيزَانًا قَالَ لَهُمْ وَاللَّهِ لَا أَقْبَمُ بَيْنَكُمْ حَتَّى أَتَادِيَ بِالْمِيزَانِ
 أَرْبَعَ سِنِينَ الْأَمَنْ كَانَ كُنْ عَلَى الزُّبَيْرِ دِينَ قَلْبَانًا فَلَنَقْضِهِ قَالَ فَجَعَلَ كُلُّ سَنَةٍ يَتَادَى بِالْمِيزَانِ
 فَلَمَّا مَضَى أَرْبَعُ سِنِينَ فَسَمِعَ بَيْنَهُمْ قَالَ وَكَانَ لِلزُّبَيْرِ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ وَرَفِيعُ الثَّلَاثُ فَصَابَ كُلُّ امْرَأَةٍ
 أَلْفُ أَلْفٍ وَمِائَتَا أَلْفٍ فَجَمِيعُ مَالِهِ خَمْسُونَ أَلْفُ أَلْفٍ وَمِائَتَا أَلْفٍ ثُمَّ عَمِدَ ابْنُ زُبَيْرٍ مِنْ رُوحٍ
 ہر کہ جب کہڑے ہونے زبردن جنگ محل کمر اوسا لے سکے قضہ مشہور ہے جو علی مرتضیٰ اور عائشہ کے درمیان
 واقع ہوا ابوذر بھی اس میں موجود تھے اور اسکو جنگ محل اس واسطے کہا گیا کہ یحییٰ بن امیہ صحابی مشہور ان کے ساتھ
 تھا تو سوار کیا اس نے عائشہ کو اوپر بڑے اونٹ کی جسکو سواشر فیون سے خرید اہتا تو حضرت عائشہ اس کے ساتھ
 صف میں کھڑی ہوئیں پس جو ان کے ساتھ تھے وہ ہمیشہ اونٹ لگا کر دلا تے رہے یہاں تک کہ اونٹ کی کوئچین کاٹی
 گئیں پس واقع ہوئی شکست اور یہ واقع جمادی الاول میں چھتیسویں سال میں تھا تو میں ان کے پہلو میں کھڑا
 ہوا تو اس نے کہا کہ اے میرے بیٹے تحقیق شان یہ ہے کہ زید مقتول ہوگا آج مگر ظالم یا مظلوم دینے ظالم اپنے دشمن کی
 نزدیک مظلوم اپنے نفس کے نزدیک اس واسطے کہ ہر ایک دو فریق سے تاویل کرتا تھا کہ وہ صواب پہ ہے یا مقتول ہوگا
 آج مگر ظالم اس معنی سے کہ اس نے گمان کیا کہ اللہ جلد بیجے گا واسطے ظالم کے انیس سے عقوبت یا مقتول ہوگا آج مگر
 مظلوم اپنے خاص نے گمان کیا کہ اللہ اسکو جلد شہادت دیگا اور ظن کیا اس نے دو نو تقدیروں پر کہ وہ مظلوم مقتول ہوگا
 اور میں نہیں گمان کرتا اپنے متین مگر کہ آج مظلوم مارا جاؤں گا اور تحقیق یہ بات ٹھیک ہوئی اس واسطے کہ وہ
 دھوکے مارے گئے بعد اسکے کہ یاد دلایا انکو علیؑ نے پس پہرے لڑائی سے اور ایک مکان میں سو گئے تو ناگہان بنی
 تیم کے ایک مرد نے انکو مار ڈالا پس روایت ہے کہ جب ہونو ضعیف آپس میں تو علیؑ نے کہا کہ زبیر کہاں ہے اور وہ
 عائشہ کے ساتھ تھے پس زبیرؓ نے تو علی مرتضیٰ نے انکو حدیث یاد دلای کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تمکو فرمایا تھا
 کہ تو اللہ تعالیٰ سے سزا لے گا اور حال نہ تو ظالم ہوگا تو زبیرؓ یہ حدیث سکر جنگ سے پہر آئے اور چھکڑ زیادہ تر فکر اپنے فرض
 کا ہے کیا پس تو گمان کرتا ہے کہ ہمارا فرض ہمارے مال سے کہہ چہ چیز باقی چھوٹے گا یعنی کیا فرض ادا کرنے کو بعد کچھ
 مال باقی رہے گا تو زبیرؓ نے کہا کہ اے میرے بیٹے ہمارے مال کو بچھڑا ہمارا فرض ادا کر دینا اور وصیت کی زبیرؓ نے
 ساتھ تھائی اس تھائی کے واسطے اولاد اسکی کے بیٹے اولاد عبد بن زبیر کی کہتا ہے کہ تھائی کو تین حصے

میں اگر قرض ادا کرنے کے بعد ہمارے مال سے کچھ باقی رہے تو اسکو اپنی اولاد کے واسطے تین حصے کر لیتے ہیں۔ پہلی تہائی کو انہیں ہے پھر تین حصے کر ایک حصہ اپنی اولاد کو دے اور باقی دو تہا یاں خدا کے راہ میں خیرات کر دے۔ پہلے ثلث کی دو تہا یاں وارثوں کے واسطے ہیں ہشام نے کہا اور عبد اللہ کی بعضی اولاد زبیر کی اولاد کے برابر تھی یعنی عمر میں اپنے چچوں کے برابر تھی یعنی جنیب اور عباد اور اسد بن زبیر کی نو بیٹیاں بتیں اور نو بیٹے تھے عبد اللہ نے کہا سو زبیر مجھ کو اپنے قرض کی وصیت کرنے لگے اور کہنے لگے کہ اے میرے بیٹے اگر تو قرض کی کسی چیز کے ادا کرنے سے عاجز ہو تو مدد مانگ اس پر میرے مولے کو عبد اللہ بن زبیر نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی میں نے معلوم کیا کہ سولی سے اسکی کیا مراد ہے یہاں تک کہ میں نے کہا کہ اے باپ تیرا سولی کون ہے اس نے کہا کہ امدہ سو قسم ہے اللہ کی نہیں واقعہ سو اس کی کسی شکل میں اس کے قرض سے مگر کہ میں نے کہا کہ اے زبیر کے مولے اس کا قرض اسکی طرف سے ادا کر دے تو خدا نے اس کا قرض ادا کیا پس شہید ہوئے زبیر اور نہ چھوڑا انہوں نے کوئی دینا اور نہ درہم بگاڑا زمینان بعضی زمینوں سے غابہ ہے جو ایک بڑی زمین شہور ہے مدینے کی اوچا فٹن سے اور گیارہ گھر مدینے میں اور دو گھر بصرہ میں اور ایک گھر کوفہ میں اور ایک گھر مصر میں اور سو اس کے کچھ نہیں کہ جو قرض کہ اپنے تہا دہ اس وجہ سے تہا کر کے مرد مال لاکر اسکے پاس امانت رکھنی چاہتا تھا تو زبیر کہتے تھے کہ میں امانت نہیں رکھتا لیکن یہ قرض نہ پس نہ حق میں اس کے ضائع ہونے سے ڈرتا ہوں اور نہیں متولی ہوئے زبیر سرداری کے کبھی اور نہ لینے خرچہ کے اور نہ کسی چیز کے مگر جہاد میں ہوتے تھے سادہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یا سادہ ابو بکر اور عمر اور عثمان کے (یعنی ان کے مال انکا نہیں حاصل ہوا ان وجہوں سے جو تقاضا کرتی ہیں بدظنی کو سادہ اصحاب بائو کے بلکہ تہا کہ انکا غنیمت سے اور روایت ہو کہ ان کے ہزار غلام تھے جو انکی طرف خرچہ ادا کیا کرتے تھے عبد اللہ بن زبیر نے کہا سادہ میں نے حساب کیا جو اپنے قرض تہا تو میں نے اسکو بائیس لاکھ پایا سو حکیم بن حزام عبد اللہ بن زبیر سے تو انہوں نے کہا کہ اے میرے بھتیجے میرے بھائی پر یعنی زبیر پر کتنا قرض ہے تو عبد اللہ نے اسکو چھپایا اور کہا کہ ایک لاکھ حکیم نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی میں نہیں گمان کرتا کہ تمہارے مال اتنے قرض کی گنجائش رکھیں یعنی اس قبیل مال سے اتنا قرض ادا نہیں ہو سکے گا تو عبد اللہ نے اسکو کہا کہ اگر بائیس لاکھ ہو تو یہ کہ کیا چاہیے تو حکیم نے کہا کہ میں نہیں گمان کرتا کہ تم اسکو ادا کر سکو پس اگر تم کچھ قرض سے عاجز ہو تو مجھ سے مدد مانگو اور زبیر نے غابہ کی زمین کو ایک لاکھ تتر ہزار سے خریدا تھا تو عبد اللہ نے اسکو سونہ لاکھ سے بچا یعنی گویا کہ اس نے اسکو سولہ حصے کیا پھر عبد اللہ کہڑا ہوا اور کہا کہ جس کا یہ پر قرض ہو تو چاہیے کہ ہمارے پاس غابہ میں آوے تو عبد اللہ بن جعفر اسکی پاس آیا اور اسکا زبیر پر چالا کہہ درہم تہا تو اس نے عبد اللہ سے کہا کہ اگر تم چاہو تو میں تمکو معاف کر دوں عبد اللہ نے کہا کہ ہم معاف کرانا نہیں چاہتے پھر اس نے کہا کہ اگر تم تاخیر چاہو تو انہیں تاخیر کر دینے مہلت کی سادہ دیدن عبد اللہ نے کہا کہ میں تاخیر نہیں کرتا

تو عبد اللہ بن جعفر نے کہا کہ ایک قطعہ زمین کا میرے واسطہ جدا کر دو تو عبد اللہ بن زبیر نے کہا کہ واسطہ تیرے
 اس جگہ سے اٹھ جائے گا کہ ہے راوی نے کہا پس یہی عبد اللہ نے اپنے غائبہ سے اور گھروں سے نہ تنہا غائبہ سے یعنی
 اس واسطہ کہ الحاق قرض بائیس لاکھ تھا اور اس نے غائبہ کو مولد لاکھ سے بیچا تھا بائیس لاکھ اس سے اور نہ ہو سکتا تھا
 عبد اللہ نے انکو بیکر زبیر کا قرض ادا کیا اور سب ادا کر دیا اور باقی ہے اس سے ساڑھے چار حصے سو عبد اللہ بن زبیر
 سعادہ کے پاس آیا اور معاویہ کے پاس عمر بن عثمان اور منذ بن زبیر اور ابن زمرہ تھے تو معاویہ نے عبد اللہ سے کہا
 کہ تو نے اپنی غائبہ کی کتنی قیمت کی اُس نے کہا کہ ہر حصہ ایک لاکھ سے معاویہ نے کہا کہ کتنے حصے باقی ہیں اُس نے
 کہا کہ ساڑھے چار حصے تو منذ نے کہا کہ میں نے ایک حصہ لاکھ سے اور عمر نے کہا کہ میں نے بھی ایک حصہ لاکھ سے لیا
 اور ابن زمرہ نے کہا کہ میں نے بھی ایک حصہ لاکھ سے لیا تو معاویہ نے کہا کہ کتنے حصے باقی ہیں عبد اللہ نے کہا کہ
 ڈیڑھ حصہ معاویہ نے کہا کہ میں نے اسکو ڈیڑھ لاکھ سے لیا راوی نے کہا اور عبد اللہ بن جعفر نے اپنا حصہ لینے جو
 اسکو زبیر کے قرض میں غائبہ سے ملا تھا معاویہ کے ہاتھ چھ لاکھ کو بیچ لینے تو انکو دولا کہ نفع ہو سو جب ابن زبیر
 اس کے قرض کے ادا کرنے کو خارج ہو تو زبیر کی اولاد نے کہا کہ ہماری میراث ہمارے درمیان تقسیم کر دو تو عبد اللہ
 کہا کہ قسم ہے اللہ کی نہیں تقسیم کروں گا میں درمیان تمہاری بھلن تک موسم حج میں چار سال بچاؤں نہ بھرا
 ہو کہ جب کا زبیر پر قرض ہو تو چاہیے کہ ہماری پاس آوے کہ ہم اسکو ادا کر دیں راوی نے کہا کہ عبد اللہ نے موسم حج میں
 سال بچاؤں نہ شروع کیا سو جب چار سال گزر چکے تو باقی مال ان کے درمیان تقسیم کیا راوی نے کہا اور زبیر کی چالیس
 بنسین اور تیس حصہ وصیت کا نکالا گیا تو ہر ایک عورت کو بارہ بارہ لاکھ پونچا تو اسکا تمام مال پانچ کروڑ اور دولا کہ
 تھا یہ جو کہا کہ اسکا تمام مال پانچ کروڑ اور دولا کہ تھا تو اس میں نظر ہے اس واسطہ کہ جب ہر عورت کو بارہ بارہ
 لاکھ پونچا تو چار دن عورتوں کا حصہ اٹھائیس لاکھ ہوا اور یہ آٹھواں حصہ کل نہ کہ کل ہے اور جب اٹھائیس لاکھ
 کو آٹھ میں ضرب کیا تو حاصل ضرب تین کروڑ چوراسی لاکھ ہوا اور یہ دو تہا یاں کل ترکہ کی ہیں اور جب وصیت
 کی تمام کو اور وہ ایک کروڑ یا تو لاکھ ہے اس کے ساتھ جمع کیا جاوے تو ہوگا تمام مال اسکا بنا براسکے پانچ
 کروڑ پچھتر لاکھ یعنی قرض کو اس کے ساتھ جمع کیا جاوے تو چھیانوین لاکھ اصل پر کہ وہ پانچ کروڑ دولا کہ میں غائبہ
 ہوگا اور اسکی اصل میزان کے درمیان زمین دآسمان کا فرق ہے اور ابن ابی اسیر تنبیہ کی ہے لیکن
 اس شبہ کا اس نے جواب نہیں دیا اور دیباچہ نے اسکا جواب دیا ہے کہ قول راوی کا کہ اس تمام مال زبیر کا پانچ
 کروڑ دولا کہ تھا صحیح اور مراد ساتھ اس کے قیمت اس چیز کی ہے کہ چوڑا اسے اسکو پیچھے اپنی زبیر کے اپنے کے اور کہ
 بر چیز کا پیر بارہ ہوا وہ چھیانوین لاکھ ہے اس اعتبار کو جب اٹھائیس لاکھ ہوا آٹھواں حصہ ہے آٹھ میں ضرب کیا جاوے
 اور ہر تہائی وصیت کو بھی اس کے ساتھ جمع کیا جاوے پھر قرض کو بھی اس کے ساتھ جمع کیا جاوے تو حاصل ہوگا پانچ کروڑ اور اٹھانوین

اور حاصل ہوا یہ مال نہ اند منافع عقار اور زمینوں کو سیسچ اس مدت کو تاخیر کی اس میں ابن زبیر نے تقسیم ترکے کو واسطہ
برائت چاہنے کو قرض سے اور یہ توجیہ نہایت عمدہ ہے اور یا کہا جاوے کہ راوی سے عذر لقن کے حصے بیان کرنے میں ہم
ہو گیا ہے کہ اصل میں ہر عودت کا حصہ دس دس لاکھ تھا اور راوی نے وہم سے اسکو بارہ بارہ لاکھ بیان کر دیا پس نیز
صحت ہی حساب اصل میزان کے مطابق ہوگا اور اس حدیث میں ادب ہی کئی فائدہ ہیں سبب ہونا وصیت کا
نزدیک حاضر ہونے اس امر کے کہ خوف کیا جاوے اس سے فوت ہونے کا اور یہ کہ جائز ہے واسطہ وصی کے تاخیر
کرنا قسمت کا یہاں تک کہ پورا ادا کیا جاوے قرض میت کا اور جاری کی جاوے وصیتیں اسکی اگر ہو واسطہ اسکے تہا
اور یہ کہ جائز ہے واسطہ اسکے برائت چاہنی قرض کے امر سے اور قرض ہونے کے پہلے قسمت کو اور یہ کہ تاخیر کر دیا اسکو
باعتبار اہتمام دینے کو اور نہیں پوشیدہ یہ کہ یہ وارثوں کی اجازت پر موقوف ہی نہیں تو جو طلب کرے قسمت کو بعد
ادا کرنے قرض کے جسکو علم واقع ہو تو ترکہ تقسیم کیا جاوے اور نہ انظار کی جاوے سوائے اسکے کسی چیز متوہم کی پس اگر اسکے بعد
کوئی چیز ثابت ہو تو اس سے پہر سچا ہو اور سوائے اسکے ظاہر ہوا صنعت اس شخص کا جو استدلال کرتا ہے سوائے اس شخص
کو واسطہ مالک کے جس جگہ کہ مالک نے کہا کہ مدت مفقود کی چار برس میں اور جو ظاہر ہوتا ہے یہ ہر کو تحقیق زبیر نے سوئے
اسکے نہیں کہ اختیار کیا تاخیر چار برس اس واسطہ کہ شہر وسیع جنگی طرف سے لوگ کے دینے میں آتے ہیں اسوقت
چار تھے میں اور عراق اور شام اور مصر پس بند کی اس نے اسپر کہ نہیں متاخر رہتے لوگ ہر طرف کو اکثر اوقات میں حج
سے زیادہ میں سال سے پس حاصل ہوگا استیعا بانکا بیچ مدت چار سال کے اولے بیچ طول مدت کو بیچو بیچو گی
خبر اس شخص کو ان کے سوا ہی میں طرفوں زمین کی سے اور بعض کہتے ہیں کہ اس واسطہ کہ چار سال وہ غایت میں مال
میں باعتبار اس چیز کے کہ ممکن ہے کہ مرکب ہوں اس سے عشرات اس واسطہ کہ اس میں ایک ہے اور دو اور تین اور
چار اور مجموعہ ان سب کو دس میں اور اختیار کیا اس نے موسم حج کو اس واسطہ کہ اس میں تمام ملکوں کے لوگ جمع ہوتے
ہیں اور یہ کہ جائز ہے دیگر کی سوائے ادا کرنے قرض کے جبکہ ترکہ نقد نہ ہو اور نہ اختیار کرے قرض خواہ مگر نقد کو اور یہ کہ جائز ہے
وصیت کرنی واسطہ پور لوقن کے جبکہ ان کے حاجب یعنی باپ موجود ہوں اور یہ کہ قرض مانگنا نہ وہ نہیں جو ادا کرنے پر قادر ہو
اور یہ کہ جائز ہے خریدنا وارث کا ترکے سوا یہ کہ ہر ملک میں نہیں آتا مگر سوائے قبض کے اور یہ کہ نہیں نکالتا یہ مال کو پہلے
کو ملک سے اس واسطہ کہ ابن جعفر نے ابن زبیر سے کہا کہ اگر تو چاہے تو میں اپنا قرض جو زبیر پر ہے تجھ کو معاف کر دوں تو
ابن زبیر اس سے باز رہا اور اس میں بیان ہوا ابن جعفر کی سخاوت کا واسطہ آسان جلنے اسکے کو سنانے مال عظیم کے
اور یہ کہ جو شخص پیش کرے کسی پر یہ کہ ہبہ کرے اسکو کچھ چیز اور وہ باز رہے تو یہ نہیں کہا جاتا کہ ہبہ کرنے والا اپنے ہبہ
رجوع کرتا ہے اور اس پر باز رہنا ابن زبیر کا پس وہ مجمل ہے اسپر کہ باقی وارثوں نے بیہایا تھا اسکو اور اسکے اور معلوم کیا
اس نے کہ غیر بالغ نافذ کرنے لگے اسکو واسطہ اسکے جبکہ بالغ ہونے کے جواب دیلے بیان ابطال نے بائینظر کہ نہیں یا امر

محموم بہے نزدیک جھگڑا ہو سکے نہیں کہ حکم کیا جاوے سادہ اسکے پیچہ شرف نفوس کے اور محاسن اخلاق کے اور جو ظاہر ہوتا ہے یہ کہ ابن پیر نے اٹھایا تھا سب قرض کو اپنے ذمے میں اور لازم کیا اپنے اوپر ادا کرنے اسکے کو اور راضی ہوئے باقی سادہ اسکے اس واسطے کہ اگر دوسری راضی نہ ہوئے تو نہ فائدہ دیتا انکو ترک کرنا بالحق قرض کا قرض اپنے کو واسطے ناقص ہونے موجود کے سچ اس حالت کو وفا سے وسط ظاہر ہونے قلت اسکو اور کثیر ہونے قرض کو اور اس میں مبالغہ زبیر کا ہے سچ احسان کے واسطے دوستوں اپنے کے اس واسطے کہ وہ راضی ہو سادہ اسکے کہ محفوظ رکھو واسطے انکے انکی امانتوں کو یہ غیبت انکی کے اور قائم ہو سادہ وصیتوں انکی کے اور اولاد انکی کے بعد مرنے انکے کو اور نہ التفاکیا انھوں نے سادہ اسکے یہاں تک کہ احتیاط کی واسطے اموال انکے بطور امانت کو یا وصیت کو یا بطور کہ توصل کرتا تھا سادہ کہ لینے انکے کہ اپنے ذمے میں باوجودہ محتاج ہونے اسکے کہ طرف انکی غالب میں اور سوا ہو سکے نہیں کہ نفل کرتا تھا انکو ہاتھ سے اپنے ذمے میں واسطے مبالغہ کرنے کو یہی حفاظت ان کے واسطے لکھا اور بن بطلان سے کہا کہ یہ اس واسطے کرتے تھے تاکہ انکو اس مال کے منافع حاصل ہوں اور اسکے اس قول میں نظر ہے اس واسطے کہ وہ موقوف ہے اسپر کردہ ہوں تصرف کرتے سچ اسکے سادہ تجارت کو اور یہ کہ اسکے مال کی کثرت تو صرف تجارت سے ہوئی ہتی اور جو ظاہر ہوتا ہے وہ خلاف اسکے ہوا واسطے کہ اگر معاملہ اس طرح ہوتا تو البتہ ہوتا ہوا مال جسکو اپنے مرنے کو وقت پہنچ چوڑا و فاکرینو قرض کو اور زیادہ ہوتا اور اسکے اور واقع میں یہ ہے کہ وہ مال قرض میں سب سے ہی کم تھا اگر یہ کہ خدا تعالیٰ اس میں برکت کر دی یا بطور خریداروں کے دل میں اسکے خریدنے کی رغبت ڈال دی یہاں تک کہ اسکی قیمت کسی گنا زیادہ ہوئی پیر سرایت کی اس برکت کو طرف عبداللہ بن جعفر کی جبکہ ظاہر ہوا اس سے اس فقیر میں مکارم اخلاق سے یہاں تک کہ اسکے اپنے حصے سود و لاکھ فائدہ ہوا اور اس حدیث کو یہ بھی معلوم ہوا کہ نہیں کہ راست سچ بہت کرنے بی بیوں کے اور کہ نہو بہت غلاموں کے اور ہمیں برکت عطا اور زمین کی ہے واسطے اس چیز کے کہ اس میں ہے نفع دنیاوی اور اخروی سے بغیر مشقت کو اور داخل ہونے کو مکروہ میں مانند لعل کی کہ واقع ہوئی ہے سچ خرید و فروخت کو اور ہمیں منزلت زبیر کی ہے نزدیک نفس اپنے کے اور یہ کہ وہ اس حالت میں تھا یہ غیبت و توقع کے سادہ ہوا کہ وہ متوجہ ہونے کو طرف اسکی اور راضی ہونے کو سادہ حکم اسکے کو اس سے معلوم ہوا کہ وہ اپنے جی میں حق پر تھا اور حسیب قتال میں اسی واسطے کہا اس لئے کہ مجھ کو زیادہ فکر اپنے قرض کتب اور اس میں شدت اور دین کی ہے اس واسطے کہ مثل زبیر کی سادہ ان لوگوں کے کہ پہلے گذری ہیں اور ثابت ہیں واسطے اسکو سنا قب و راجہ طالب اس شخص کے سچ کہ اسکے واسطے حق ہے بعد موت کو اور یہ کہ جائز ہے استعمال کرنا حجاز کا کلام میں بہت (ستم) باب ۱ اِذَا بَعَثَ الْاِمَامُ سُوْلًا فِي حَاجَةٍ اَوْ مَرَّةٍ بِالْقَامِ هَلْ يَسْتَأْذِنُ لَهَا جَبَّامٌ كَسَى الْبُجْجِي كَوَسَى حَاجَتِ مِیْنِ یہیجے اسکو اپنے شہر میں نہیں نے کو سادہ حکم کرے تو کیا اسکو غیبت و حصہ یا بنا دیو لینے سادہ غازیوں کے

یا ہنہن حاکم ثنا موسیٰ بن اسمعیل ثنا ابو حوانہ ثنا عثمان بن مویہ عن ابن عمر قال لما نکتبت
عثمان عن بدر فانه كانت تحتہ بذت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وكانت مریضۃ فقال
لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان لک اجر رجل ممن سہل بذراؤہم ثم جہد بن عمر مہرہ روت
ہو کہ سوا کے کچھ نہیں کہ بغیر حاضر ہے عثمان بن جنگ بکد پس تحقیق نشان یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
بیٹی انکے نواح میں نہیں اور وہ بیمار تھیں سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو فرمایا کہ تحقیق واسطہ تیرے نواب ہے
ایک مرد کا ان لوگوں میں جو جنگ بدر میں حاضر ہوئے اور حصہ اسکا ف اس حدیث کی شرح مناقب عثمان
میں آویگی اور یہ پہلے گزر چکا ہے کہ جو جنگ میں حاضر نہ ہو وہ اسکو غنیمت و حصہ دیا جاوے یا نہیں بکا ہی
من قال ومن الذلیل علی ان الحسن لیسوا نیک المسلمین باب ہے بیان میں اس شخص کے جو کہتا ہے اور
دلیل ہے اسپر کہ تحقیق پانچواں حصہ واسطہ حاجتوں مسلمانوں کے ہو ف یہ عطف ہو اس ترجمہ پر جو آئندہ باب
سو پہلے گزر چکا ہے کہ دلیل ہے اسپر کہ پانچواں حصہ واسطہ حاجتوں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہو اور اس جگہ
کہا کہ واسطہ حاجتوں مسلمانوں کے ہو اور چند بابوں کے بعد کہا کہ دلیل ہے اسپر کہ پانچواں حصہ واسطہ امام کے
ہو اور تطبیق ان ترجموں میں یہ ہے کہ خمس واسطہ حاجتوں مسلمانوں کے ہو اور طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور
ستولی ہوئے دست اسکی کے یہ کہ لیں اس سے بقدر حاجت اور ضرورت اپنی کے اور حکم بعد اسکے اسی طرح ہے
ستولی ہو امام اس چیز کا کہ تہ متولی ہوتے اسکے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کرانی نے ہی اشارہ کیا ہے طرف
طریق تطبیق کی درمیان انکے پس کہا کہ نہیں تفاوت باعتبار معنی کو اسواسطہ کہ مسلمانوں کی حاجتیں حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی حاجتیں ہیں اور واسطہ امام کے بعد آپ کو متن کہنا ہوں کہ اول یہ ہے کہ کہا جاوے کہ ظاہر
لفظ تراجم کا مخالف ہو اور معنی میں تواضع ہے اور حامل مذہب علماء کے متن سے زیادہ قول میں ایک قول اماموں
مخالفت کا ہے کہ کیا جاوے خمس اللہ کے ہم سے پختیم کیا جاوے باقی پانچ کو جیسے کہ آیت میں ہے دوسرا ابن عمر
کا ہے کہ خمس خمس کا واسطہ اللہ کے ہے اور واسطہ رسول کے اور چار حصے واسطہ مذکورین کے اور تہی حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم دیتے ہم اد کا اور اسکے رسول کا واسطہ قرابت والوں کے اور نہ لیتے تہی واسطہ اپنی جان
کے کچھ تیسرے قول زین العابدین کا ہے کہ تمام خمس واسطہ قرابت والوں کے ہو اور مراسلات تہامی کے تیسرے قرابت
والوں کو ہیں اور اسی طرح مساکین اور ابن سبیل چوتھا قول یہ ہے کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ ہے
پس خمس اسکا خاص آپ کو واسطہ ہو اور باقی واسطہ تصرف آپ کے ہو پانچواں قول یہ ہے کہ وہ واسطہ امام کے
ہو اور تصرف کرے وہیں ساء مصلحت کے جیسے کہ تصرف کرتا ہے فی میں چہ تہا کہ مصالح مسلمانوں کے وہ طور رکھے
ساتواں قول یہ ہے کہ ہوگا بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ قرابت والوں کے اور جو مذکور ہیں بعد انکے

ایت من ماسأل ہوا رزق النبی صلی اللہ علیہ وسلم رضاعہ فہم فحلل من المسلمین یعنی دلیل اس پر کہ
 واسطے حاجتون سلمانوں کے وہ چیز ہے کہ سوال کیا قوم ہوانن نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بسبب صحت
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ ان کے یعنی اس واسطے کہ جملہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی ماں انہیں میں سے تھیں
 پس معاف کر آیا حضرت صلی اللہ وسلم نے سلمانوں سے وف اور تحقیق ذکر کیا بخاری نے قصہ ہوانن کا سوا
 کو طریق سے لیکن اس میں صناع کا ذکر نہیں اور سوا کے نہیں کہ روایت کیا ہے اسکو ابن اسحاق نے معاذ
 میں اور اس میں ہوا کہ اسان کران عورتوں پر جبکا تو دودھ پیا کرتا تھا (فتح) وَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَبْعُدُ النَّاسَ أَنْ يُعْطِيَهُمْ مِنْ الْفَيْءِ وَالْأَنْفَالِ مِنَ الْخُمْسِ اور نیز اسکی دلیل وہ چیز ہے کہ تہو حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم وعدہ کرتے لوگوں سے یہ کہ دین انکو فے کو مال سے اور زیادہ دینا یا پانچویں حصے سے ہے وَمَا أُعْطِيَ الْأَنْصَارُ
 وَمَا أُعْطِيَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ غَزَايَا وَلَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ غَزَايَا وَلَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ غَزَايَا وَلَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ غَزَايَا
 کو خیر کی کجور دن سے وف یہ دونو فعل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی دلیل میں اس پر کہ خمس سلمانوں کی
 حاجتون کے واسطے کہ وہ کرانے کی پس ظاہر ہوتا ہے حدیث جابر سے اور اس پر حدیث الغالی من الخمس کی
 پس مذکور ہے باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کو اور اس پر حدیث عطا انصاری کی پس گزری جی ہے حدیث انس سے
 وریا اور اس پر حدیث عطا جابر کی خیر سے پس وہ بوداؤد کی حدیث میں ہے اور اس کے سیاق سے ظاہر ہوتا
 ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث جسک سایہ بخاری نے باب باندہ ہے ایک مکرر ہے اس سے حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ
 عَفِيرٍ نَزَّيْتُ اللَّيْلُ تَتَى حَقِيلَ بْنِ ابْنِ مَهَابٍ قَالَ وَرَعَمَ عُرْدَةُ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَالْمُسَوَّبِيْنَ مَخْرَجَ
 أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جِئْتُ جَدَّةَ وَفَدُّهُوَ زَيْنُ مَسْلُومٍ فَسَأَلُوهُ أَنْ يُرَدَّ
 إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ نَبِيٌّ أَوْ صَدُوقٌ
 فَأَخْتَارُوا أَحَدَ الطَّائِفَتَيْنِ إِمَّا السَّبْيَ وَإِمَّا الْمَالَ وَقَدْ كُنْتُ إِسْتَأْنَيْتُ بِهِمْ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَظِرُ بَعْضَ عَشْرَةِ لَيْلَةٍ حِينَ قُفِّلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَافِدٍ إِلَيْهِمْ إِلَّا أَحَدَ الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا
 فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْلِمِينَ فَأَتَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ
 فَإِنْ إِخْوَانُكُمْ هَؤُلَاءِ قَدْ جَاؤُنَا تَائِبِينَ وَلِيَّيْ قَدْ رَأَيْتُ أَنَّ أَرَدَ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ مَنْ أَحَبَّ أَنْ
 يُطِيبَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حُجَّتِهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيُّ اللَّهُ
 عَلَيْهِمْ فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَبَعْنَا ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نَذَرُ مِنْ أَذِنِ مِنْكُمْ فِي ذَلِكَ مِنْ لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَهُ

حکایت و غلطی کا ترجمہ بندہ اندر سے روایت ہو کہ ہم ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے تو مرغی کا ذکر آیا اور ان کے نزدیک عمر و بنی تمیم
 تھا جو سرخ تھاکو یا کہ موالی سے تھا تو ابو موسیٰ نے اسکو کہانے کو واسطے بلایا تو اس نے کہا کہ میں نے اسکو دیکھا کہ ایک چیز
 کہاتے تھے سو میں نے اسکو کمرہ جانا سو میں نے قسم کھائی کہ اسکو نہ کہاں لگاؤ ابو موسیٰ نے کہا کہ آپس حدیث بیان کرو
 میں تم کو اس کے حال سے کہ ہم اشعری چند لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سواری مانگنے کو تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کہ قسم ہے اسکی میں تمکو سواری نہیں دوں گا اور نہیں میرے پاس وہ چیز جس پر میں تمکو سوار کروں یہ حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غنیمت کو اونٹ لے آئے تو آپ نے ہمارا حال پوچھا سو فرمایا کہ کہاں ہیں اشعری لوگ تو حکم کیا
 واسطے ہمارے ساتھ پانچ اونٹوں سفید اور بلند کولان والوں کے سو جب ہم چلے تو ہم نے کہا کہ جو کچھ ہم نے کیا ہو گا
 میں بکرت نہ ہوگی تو ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پہرے آئے تو ہم نے کہا کہ ہم نے آپ سے سوال کیا تھا کہ آپ کو
 سواری دیں تو آپ نے قسم کھائی تھی کہ آپ ہمکو سواری نہیں دیں گے سو آپ بھول گئے جو ہمکو سواری دی فرمایا کہ
 میں نے تمکو سواری نہیں دی ولیکن خدا نے تمکو سواری دی اور قسم ہے اسکی تحقیق میں انشاء اللہ نہیں قسم کہاں گا
 کسی بات پر یہ نہ کہ اس بات کو سوائے اور کوئی بات بہتر معلوم ہو مگر کہ کروں گا وہ چیز جو بہتر ہے اور حلال کروں گا
 اسکو یعنی کفارہ دیکر قسم توڑا لون گا ف اس حدیث کی شرح ایمان والندو میں آویگی اور نہ سبب اسکی ساتھ
 ترجمہ کے اس جہت سے کہ کہ انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہہ سواری
 نہ پائی جس پر تمکو سوار کریں پھر آپ کو پاس کہہ غنیمت آئی تو آپ نے انکو غنیمت کو اونٹوں پر سوار کیا اور وہ محمول ہے اس پر کہ سواری
 کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اس چیز پر کفایہ ہی ساتھ پانچویں حصے کو اور چونکہ آپ کے واسطے تصرف تھا ساتھ
 تجزیہ کے بغیر تعین کے تو اسی طرح جائز ہے واسطے آپ کے تصرف ساتھ تجزیہ اس چیز کے کہ اسحق کی (فتم) حاکم شاکر
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَنَا مَالِكُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً فِيهَا
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَبْلَ بَحْدٍ فَعَفَمُوا إِذَا كَانُوا فَكَانَتْ سَهْمًا فَمِنْهُمْ أَنْتِي عَشْرَ لَجِيْرًا وَفَعَلُوا الْعِيْرَ الْبَعِيْرَ
 ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹا لشکر محمد کی طرف بھیجا کہ اس میں عبداللہ بن عمر
 تھے سو وہ پہنٹاؤں غنیمت لائے تو ہر ایک کو حصے میں بارہ بارہ یا گیارہ گیارہ اونٹ آئے اور ایک ایک اونٹ زیادہ دیے
 گئے یعنی بطور انعام کے فغل اس چیز کو کہتے ہیں جو غازی کو حصے سے زیادہ دیا جاتی ہے اور اختلاف کیا ہے راویوں
 کے تقسیم اونٹوں میں دو اس لشکر کی امیر کی طرف سے تھیں یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یا ایک ایک سے اور ایک
 ایک سے یا اس روایت ابن اسحق کی صریح ہے اس میں کہ تقسیم یعنی حصے سے زیادہ دینا امام کی طرف سے تھا اور تقسیم حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تھی اور مسلم کی روایت میں ہے کہ تقسیم ہی امیر کی طرف سے تھی یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے اسکو برقرار رکھا انوی نے کہا کہ زیادہ دیا انکو لشکر کے سردار نے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو جانا

رکھا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب لشکر سے کوئی جماعت جدا ہو سکے کہ پہر غنیمت لاوین تو وہ غنیمت سب کے واسطے ہے ابن عبد البر نے کہا کہ ہمیں اختلاف ہو فقہاء کو یہ چاہئے کہ جب سب لشکر نکلتے اور ایک جماعت اس سے جدا ہوا اور ہمیں مراد ہے ساتھ لشکر کے جو بیٹھا ہوا ہے اسلام کے شہروں میں پس نہیں ہے وہ شریک لشکر کو جو دشمن کے شہروں کی طرف نکلتے بلکہ کہا ابن دقیق العید نے کہ استدلال کیا جاتا ہے ساتھ اس حدیث کو کہ جدا ہونے والا لشکر اس لشکر سے جہین امام ہے جدا ہوتا ہے ساتھ اس چیز کے کہ اسکو غنیمت لاوے اور اسکو اسکے نہیں کہ قائل ہیں ساتھ شریک ہونے لشکر کے واسطے لے کے جبکہ ہوں قریب اُن کے کہ انکو انکی مدد پہنچو جبکہ انکو حاجت ہو اور یہ فائدہ امام مالکؒ کو مذہب میں ہے اور ابراہیم نخعیؒ نے کہا کہ جائز ہے واسطے امام کے یہ کہ زیادہ دیو چھوٹے لشکر کو جو غنیمت لایا ہو سو اب باقی لشکر کے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ اسکے ساتھ تنہا ہے اور اسیر شروع ہونا متغیر کا ہے اور معنی اسکے تخصیص اس شخص کی نہیں جبکہ واثق ہے لڑائی میں ساتھ کچھ مال کے لیکن خاص کیا ہے سکو عمر بن شعیبؒ نے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو آپ کے بعد میں مان اور کرنا رکھا ہے مالکؒ یہ کہ ہوسا نہ شرط کے لشکر کے امیر سے مانند اسکی کہ بغت دلاوے لڑائی کی اور وعدہ دیو کہ زیادہ دیو چھوٹائی کو تہائی تک یعنی علاوہ حصے جو سارے لشکر کے ساتھ ملتا ہے اور اس نے اسکی علت یہ بیان کی ہے کہ لڑائی اس وقت دنیا کے واسطے ہو پس نہیں جائز ہوگی مثل اسکی اور ہمیں ہے اس شخص پر جو حکایت کرتا ہے اجماع کو اس کے مشروع ہونے پر اور تحقیق اختلاف کیا ہے علماء نے کہ تغیر اصل غنیمت سے ہے یا خمس سے یا خمس الخمس سے یا سوا خمس کے یہ کئی قول ہیں اور میں قول پہلو شافعیؒ کا مذہب ہے اور اصرار لکھنے نزدیک یہ کہ خمس الخمس سے ہے اور نقل کیا ہے اسکو سعید نے مالک سے اور وہ شافعیؒ نے نزدیک نے ابن بطلان نے کہا کہ حدیث باب کی مدد کرتی ہے اوپر اسکے اس واسطے کہ وہ زیادہ دے گئے نصف سدس کا اویہ اکثر ہے خمس الخمس کا اویہ ظاہر ہے ابن منیر نے اسکو اضافہ واضح کیا ہے پس کہا کہ اگر ہم فرض کریں کہ وہ سوا دمی سے تو انکو بارہ سواونٹ حاصل ہونے ہونگے اور ہوا خمس اصل سے تین سواونٹ اور پانچواں حصہ انکا ساٹھاونٹ ہیں اور حدیث میں ہے کہ وہ ایک ایک اونٹ زیادہ دیے گئے تو سب تغیرل سواونٹ ہونگے اور جب خمس الخمس سواونٹ ہو تو سوا دمی کو ایک ایک اونٹ پورا پورا نہ آویگا اور اسی طرح جو عدد فرض کیا جاوے کہ اس نے اور تحقیق معقول کیا ہے بعضوں کو اس الزام نے پس دعویٰ کیا اس نے کہ سب غنیمت مابہ اونٹ ہو پس کہا گیا واسطے اس کے کہ پس خمس اسکا تین اونٹ ہونگے تو اس سے لازم آیا کہ سر یہ کل تین آدمی تھے ابن منیر نے کہا کہ یہ سبہو کا تفریع مذکور پہلے لازم آتا ہے کہ ہر کو ایک ہر دسے ہی برابر اسکے کہ زیادہ دینا خمس الخمس سے بڑا بعض شافعیہ جو اسکے قائل ہیں کہ نفل خمس الخمس سے ہر کہتے ہیں کہ بعض لشکر کو زیادہ دیا تھا اور بعض کو نہیں دیا تھا اور تحقیق آیا ہے

فلکس آدمی ہوا تو دیکھ کر کو ایک سو پچاس اونٹ غنیمت لائے تھے پس نکلا امین سے خمس اور وہ میں ہیں اور تقسیم کیا
 اپنی باقی کو پس ہوئے واسطے ہر ایک کے بارہ بارہ اونٹ پھر ایک ایک اونٹ زیادہ دے گا کہ بنا براسکے پس زیادہ دیکھو
 ثلث خمس کا میں کہنا ہوں کہ اگر یہ بات ثابت ہو تو نہ ہوگا آمین دواسطے اس احتمال کے اس واسطے کہ احتمال ہے کہ
 دس میں چھ آدمیوں کو زیادہ دیا گیا ہوا کہ اوزاعی اور احمد اور ابو ثور وغیرہ نے کہ نفل اس غنیمت میں سے ہوا اور
 کہا مالک اور ایک جماعت نے کہ نہیں نفل مگر خمس سے اور خطابی نے کہا کہ اکثر محدثین اس پر دلالت کرتی ہیں کہ نفل
 اصل غنیمت سے ہے اور جو چیز باب کی حدیث کو قریب ہے یہ ہے کہ وہ خمس سے ہو اس واسطے کہ منسوب کیا اس نے بارہ
 طرف حصوں انکے کی پس گویا کہ اس نے اشارہ کیا طرف اسکی کہ تحقیق مقرر ہو چکا تھا واسطے انکے استحقاق اسکا
 چار خمسوں سے جو اب تقسیم ہو چکے تھے پس باقی رہ گیا نفل خمس سے اور تائید کرتی ہے اسکی جو مسلم میں ابن عمر سے روایت
 ہو کہ زیادہ دیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کو جبکہ جنگ کی طرف بھیجا تھا اونٹوں کو جو غنیمت لائے تھے
 سو انہو حصے انکے کو غنیمت کی اور نیز تائید کرتی ہے اسکی جو مالک سے روایت کی ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کہ نہیں واسطے میں سے اس چیز سے کہ خدا نے غنیمت کی اور تمہارے گویا پانچواں حصہ اور وہ بھی پیرا گیا ہے اور پرتبار
 اس واسطے کہ وہ دلالت کرتی ہے اس پر کہ خمس کے واسطے واسطے لڑنے والوں کے ہوا اور بن مسیح سے روایت ہو کہ تھے
 اصحاب نے زیادہ دیتے خمس سے میں کہتا ہوں اور ظاہر اسکا اتفاق اصحاب کا ہے اور پراسکے اور کہا ابن عبد البر نے کہ
 اگر امام بعض لشکر کو بعضوں پر فضیلت دینی چاہے تو یہ خمس سے ہوتا اصل غنیمت کی اور اگر ایک جماعت جدا ہو پھر
 ارادہ کرے امام یہ کہ زیادہ دے کو اسکو غنیمت کی سو او باقی لشکر کے تو یہ سو او خمس کے ہوں بشرطیکہ نہائی سے زیادہ ہوا اور
 سائے اس شرط کے قابل ہیں جمہور اور منافعی نے کہا کہ کوئی چیز معین نہ کی جاوے بلکہ وہ امام کی راوی کی طرف ہی باعتبار
 مصلحت اور اوزاعی نے کہا کہ نہ زیادہ دیا جاوے اول غنیمت کی اور نہ زیادہ دیا جاوے چاندی سونے کی اور جو اسکا
 مخالف ہیں اور حدیث باب کی ابن اسحاق رضی کی روایت کی دلالت کرتی ہے واسطے اس چیز کے کہ انہوں نے کہا
 اور استدلال کیا گیا سائے اس کے اور بعض قیمت ایمان غنیمت کو نہ منافع اس کے اور میں نظر ہے اس واسطے کہ احتمال ہے کہ
 یہ بطور اتفاق کے واقع ہوا ہو واسطے بیان جو ان کے اور مالکیہ کے نزدیک یہ عین ترین قول میں تیسرا اختیار دینا ہے
 اور حدیث یہ معلوم ہو اگر لشکر کا سرور کوئی مصلحت کی ہو تو امام اسکو توڑے نہیں (فتح) حاکم شاکھ بھی
 بکیر تذا لایۃ عن عقیل عن ابن منہال عن سالم عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کان یفیل بعض من بیعت من الشرا یا لا لفسیرہم خاصۃ سوی قسم عامۃ الخیش ترجمہ ابن عمر سے روایت
 ہو کہ تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم زیادہ حصہ دیتے بعض ان شخصوں کو کہ بھیجے لشکر دن سے واسطے فتنوں انکے کو
 خاص ہوا سے تقسیم کرنے عام لشکر کے ف اور سلم نے آمین اتنا زیادہ کیا ہے کہ پانچواں حصہ واجب ہے پانچواں

سکے اور نہیں ہے اس میں محبت واسطے اسکے کفیل خمس سے ہو اور نہ غیر اس کے بلکہ وہ محتمل ہے واسطے ہر فعل کے ہاں اس میں دلیل ہے اس پر کہ جائز ہے تخصیص بعض لشکر کی ساتھ زیادہ میں کو سو اور بعض کے ابن دقیق العید نے کہا کہ واسطہ محبت کے تعلق ہے ساتھ مسائل اخلاص کے یہ اعمال کے اور یہ مجاہدین کا فعل ہے اور وجہ تعلق اسکے کی ساتھ اسکے یہ ہے کہ تنفیذ واقع ہوتی ہے واسطے ترغیب کے یہ زیادتی عمل کے اور منظرہ کے جہاد میں ولیکن یہ انکو قطعاً مضرت نہ ہوا واسطے کہ یہ ان کے لیے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے صادر ہوا پس دلالت کی اس نے کہ بعض مقاصد جو خارج ہیں محض تعبہ و سہن قیام کے اخلاص میں (فتح) **حَلَّ تَنَاخُدُ بْنُ الْعَلَاءِ تَنَا أَبُو اسْمَاطَةَ تَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ بَرْدَةَ عَنْ ابْنِ مَوْثُبٍ قَالَ بَلَّغْنَا مُحَمَّدَ بْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا بِأَيْمَنِ فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِينَ إِلَيْهِ أَنَا وَآخَوَانِي فِي أَنَا أَصْغَرُهُمْ أَحَدُهُمَا أَبُو بَرْدَةَ وَالْأُخْرَى أَبُو دُرَيْمٍ مَا قَالَ فِي بَعْضِهِ وَمَا قَالَ فِي تَلَاوَةٍ وَتَحْمِيلِينَ وَأَوَانِينَ وَتَحْمِيلِينَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِي فَرَكِنَا سَفِينَةً فَالْقَيْنَا سَفِينَتَنَا إِلَى الْجَنَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ وَوَأَقْفَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَاصْحَابَهُ عِنْدَهُ فَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَنَّا هَهُنَا وَأَمَّا نَابِلًا قَامَةً فَأَقِيمُوا مَعَنَا فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا جَمِيعًا فَأَقْفَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَاوَجَيْنَا فَنَقَرْنَا خَبِيرًا فَاسْتَمَرَّ لَنَا أَوْ قَالَ فَأَعْطَانَا مِنْهَا وَمَا قَسَمَ لِحَدِّ غَابٍ عَنْ فَتْحٍ خَبِيرًا مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا لَمْ يَشْهَدْ مَعَهُ إِلَّا اصْحَابَ سَفِينَتِنَا مَعَ جَعْفَرٍ وَاصْحَابِهِ قَسَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ تَرْجَمَهُ أَبُو مُوسَى اشْعَرِيُّ مِنْ رِوَايَتِهِ**

کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نکلنے کی خبر پہنچی اور ہم میں میں تہو سو ہم ہجرت کر کے آپ کی طرف نکلے یعنی میں اور میرے بھائی اور میں سب سے چھوٹا تھا ایک ابو بردہ اور دوسرا ابو رہم یا تو ابو موسیٰ نے کہا کہ چند لوگوں میں یا کہا کہ تہو یا باون مردوں میں اپنی قوم سے سو ہم کشتی میں سوار ہو کر سو ہماری کشتی نے بلکہ حبشہ میں نجاشی کی طرف لا سو جمع ہوئے ہم ساتھ جعفر کے اور اسکے ساتھیوں کے نزدیک نجاشی کے توجعفر نے کہا کہ بلکہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ بھیجا ہے اور حکم کیا ہے بلکہ ساتھ ہی رہنے کو سو ہم بھی ہمارے ساتھ ہی رہو تو ہم ان کے ساتھ ہی رہے یہاں تک کہ ہم سب کو سو لکھے ہوئے ہم ساتھ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جبکہ آپ کے خیر کو فتح کیا تو بلکہ اس سے حصہ دیا اور ہم میں کی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے کسی کے کہ فتح خیر سے غائب ہوا اس سے کچھ چیز مگر واسطے اسکے کہ آپ کے ساتھ حاضر ہوا مگر ہماری کشتی والوں کے یہ ساتھ جعفر کے اور اصحاب اس کے کہ اقیم کیا واسطے ان کے ساتھ ان کے

ف اسکی پوری شرح مخازی میں آئیگی اور غرض اس سے یہی کلام اخیر ہے ابن سیر نے کہا کہ باب کی تشریح میں مطابق ہیں واسطے تہو جہاد کے گریہ اخیر پس تحقیق ظاہر ہے کہ اقیم کیا واسطے ان کے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اصل غنیمت سے نہ خمس سے اس واسطے کہ اگر یہ خمس سے ہوتا تو نہ ہوتے واسطے ان کے ساتھ اسکے خصوصیت اور حدیث ناطق ہے ساتھ خصوصیت کو لیکن وہ مطابقت کی ہے کہ جب جائز ہے واسطے امام کے یہ کہ

لے کر تہا
میں سے
نہیں

ابن منکدر نے اور جابر نے ایک بار کہا کہ میں ابو بکرؓ کو پاس آیا اوسے نے مال مانگا تو انہوں نے مجھ کو نہ دیا پھر میں انکو پاس آیا تو یہی انہوں نے مجھ کو نہ دیا پھر میں تیسری بار انکے پاس آیا تو یہی انہوں نے مجھ کو نہ دیا تو میں نے کہا کہ میں تم سے مانگا تھا تو تم نے مجھ کو نہ دیا پھر میں نے تم سے مانگا پھر میں نے تم سے مانگا تو پھر بھی تم مجھ کو نہ دیا سو یا تو مجھ کو دیتا ہے اور یا مجھ سے بخل کرتا ہے صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ لو کہ کتاب مجھ سے بخل کرے گا میں نہیں منع کیا میں نے تجھ کو ایک بار مکر کر دینے چاہا کہ تجھ کو دوں لیکن کوئی شغل مجھ کو مانع ہوا سفیان نے کہا اور حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن علی نے عیبر بن علی سے اسے جانتے تھے کہ ابو بکرؓ نے مجھ کو دلوں یا نہ بہر کہ دیتے اور کہا کہ میں تو سنیے انکو یا پھر سو دہم پایا تو صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہزار دہم اور لے لو اور ابن منکدر نے کہا کہ کوئی بیانی بخل سے بدتر نہیں ہے اور تحقیق گذر چکی ہے کہ میں نے توجیہ و فاکر نے ابو بکرؓ کی واسطے دعوں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدہ کا خلاف کرنا جائز نہیں پس یہ نازل ہے بجای صحت میں اور بعضے کہتے ہیں ابو بکرؓ نے انکو بطور نفل کے کیا تھا اور انہیں اسکی قضا لازم نہ تھی اور جو باب بخلاؤ ان میں گذرا وہ اولے ہوا اور یہ کہ نہیں دعویٰ کیا تھا جانتے تھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ اسکا فرض ہے پس یہ بیان کیا اسنے ابو بکرؓ نے ساتھ گواہ کے اور پورا کیا گیا یہ واسطے اس کے بیت المال سے جسکا امر امام کی راسخ ہے اور یہی امر ادبے بخاری کی اور ساتھ اسے کتاب باندھے اس نے اور سو امر اس کے نہیں کہ مکر کیا ابو بکرؓ نے دینا جابر کو یہاں تک کہ کہا جابر نے واسطے اس کے جو کچھ کہ کہا یا تو واسطے کسی امر امام کے تھا یا اس واسطے کہ یہ اسکو حرص پر تھا ہو یا مثل اسکی بہت سائل ہو یا وہیں اور انکی مراد اطلاق منع کی نہ تھی اور ظاہر وارد کرنا بخاری کا اس حدیث کو ہے کہ یہ ہے کہ مصرف اسکا نزدیک اسکی مصرف خمس ہے (فتح) **حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْهِمَةَ تَنَاوَرَهُ بْنُ خَالِدٍ تَنَاوَرَهُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتِيهِمْ غَنِمَةً بِالْحِجْرَانِ إِذْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ قَالَ لَقَدْ شَقِيتُ إِنَّ لَكَ عَدِلٌ تَرْجُمُهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ** کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ میں غنیمت تقسیم کرتے ہوئے ناگہان ایک مرد نے آپ کو کہا انصاف کرو تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ بد بخت ہوا اگر میں انصاف نہ کیا ف اسکے معنی ظاہر میں نہیں کوئی اعتراض نہیں اور سفر ظاہر میں تلامذہ سے وقوع کو اس واسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم غیر عادلین نہ نہیں تاکہ آپ کو واسطے بد بختی حاصل بلکہ آپ عادل میں پس نہ بخیر ہوئے اور بعضوں نے کہا کہ شقیقت میں ات خطاب کی ہے یعنی البتہ بخیر ہوا تو اسے تابع اس واسطے کہ وہ پیروی کرتا ہے اسکی جو عدل نہیں کرتا یا اس واسطے کہ تو اعتقاد رکھتا ہے اپنے نبی کے حق میں اس قول کو جو اوسے مومن سے صادر نہیں ہوتا چاہے جو کہ نبی سے اور اسکی پوری شرح آئندہ آئیگی (فتح) **بَابُ مَا مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَسَاذِيِّ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَخْتَسِبَ** بیان ہے اس چیز کا کہ احسان کیا حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے قیدیوں پر بغیر اس کے کہ تمہیں اس سے امر اور ایسا اس ترجمہ کیے ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے جا
 تھا کہ تصرف کرین غنیمت میں سائے اس چیز کے دیکھیں اسکو مصلحت پس زیادہ دیتے تھے اس غنیمت کو اور کبھی جس سے
 اور استدلال کیا گیا ہے واسطے پہلے کو سائے اسکے کہ تھو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم احسان کرتے قیدیوں پر اصل غنیمت کو اور
 بھی جس سے پس دلالت کی اسے اس پر کہ جائز تھا واسطے آپ کے یہ زیادہ دین اصل غنیمت سے (فتح) حَدَّثَنَا الْحَقُّ
 ابْنُ مَنْصُورٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّزَّاقَ أَخْبَرَنَا عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَبْرِ بْنِ مُطْعَمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي أُسْأَى بَدِيلٍ لَوْ كَانَ الْمُطْعَمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَيًّا لَنَدَّ كَلْبِي فِي هَذَا لَأَوَّلَ التَّنْقِي لَدَرْكُهُمْ
 لَهُ تَرْجَمَهُ جَبْرِ بْنِ مُطْعَمٍ رَوَيْتُ أَنَّكَ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے قیدیوں کے حق میں فرمایا اگر تمہیں
 صدی زندہ رہتا تو مجھ سے ان ناپاک گندوں کے حق میں سفارش کرتا تو میں انکو چوڑا دیتا تھا اب ان بطلانے کہا
 کہ وہ احتجاج کی سائے اسکے یہ ہے کہ نہیں جائز ہے یہ حق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ خبر دین کسی چیز سے
 اگر واقع ہو تو البتہ کرین اسکو اور وہ جائز نہ ہو پس دلالت کی اس نے اس پر کہ جائز ہے واسطے امام کے یہ کہ اس
 کہ قیدیوں پر بغیر اس کے کہ بصراف اسکے جو اسکو منع کرتے لے لیا قدم اور استدلال کیا گیا ہے سائے اسکے اس پر کہ
 نہیں فرار پانا ملک غنیمت لے والوں کا غنائم پر مگر بعد قسمت کو اور یہی قول ہے مالکیہ اور حنفیہ کا اور شافعی نے کہا کہ
 ہوتے ہیں سائے لفظ غنیمت کو اور جواب حدیث باب یہ ہے کہ یہ محمول ہے اس پر کہ وہ غنیمت لایو الوون کی
 رضامندی سے دیتے تھے اور نہیں حدیث میں جو اسکو منع کرے پس نہیں لائق ہے وہ حجت پکڑنے کو اور
 واسطے فریقین کے کئی استدلال اور جواب ہیں جو اس مسئلے سے متعلق ہیں لیکن ہم انکو ذکر نہیں کر لے اس واسطے
 کہ وہ حدیث باب سے ماخوذ نہیں بطور لفظی کے اور بطور اثبات کو اور بعد جانب سے حمل مذکور کو ابن نمیر نے کہا
 کہ غنائم کے دل کی رضامندی عقود اختیار سے ہے پس احتمال ہے کہ بعضوں نے اذعان دیکھا ہو پس کس طرح
 پنا کیا ہے اس نے قول کو سائے اسکے کہ وہ انکو مع انکار موقوف ہو اور پر اختیار اس شخص کے جو احتمال ہو مگر نہ سماعت
 کرے میں کہتا ہوں کہ جو ظاہر ہوتا ہے یہ ہو کہ نہایہ باعتبار اس چیز کے کہ پہلے ہی اول امر میں کہ غنیمت اول امر میں
 ہتی خرچ کرتے تھے اسکو جس جگہ چاہتے تھے اور فرض ہونا خمس کا سوا اس کے نہیں کہ نازل ہو ہے بعد قسمت عنائے بدر
 کے لکن ان پر نہیں حجت ہو اس وقت اس حدیث میں اور تحقیق انکار کیا ہے داؤدی نے داخل تخمین کا یہ بھی اسکا
 بد کے پس کہا اس نے کہ نہیں واقع ہوا یہ اس کے سوا دواہیوں کے یا احسان کرنا بغیر مال کے یا سائے چہرہ زلنے
 کو اور جواب یہ ہے کہ نہیں لانعم اتا وقوع ایک یا دویزوں کے اس قسم سے کہ ہمیں اختیار دیا گیا ہو منع کرنا بخیر کا
 اور تحقیق قتل کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سے عتبہ بن ابی معیط کو اور یہ دعویٰ کرنا اسکا کہ قریش میں
 داخل ہوئے تھے ندوی کے محتاج ہے طرف دلیل خاص کی (فتح) بَابُ دَمْنِ الدَّيْلِ عَلَى أَنَّ الْخُمْسَ لِلْهَاجِلِ

[illegible]

اور مطلب کے سوا باقی قرابتیوں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قریش سے اور عمر بن عبد العزیز سے روایت ہو کہ وہ خاص ہاشم کی مولا ہے اور یہی قول ہے زبید بن ارقم کا اور ایک گروہ کو فینوں کا اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے واسطے لاحق کرنے بنی مطلب کے ساتھ بنی ہاشم کے اور بعضی کہتے ہیں کہ وہ سب قریش میں لیکن امام انصاری جو جسکو چاہو کہ اور یہ قول الجمع کہ ہے اور یہ حدیث حجت ہو اور پر اس کے اور سمین تو ہیں ہے اس شخص کے قول کی جو کہتا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نو صرف انکو حاجت کو واسطے دیا تھا اس واسطے کہ اگر انکو حاجت کیلئے دیتے تو نہ خاص کرتے ایک قوم کو سوا دوسری کے اور حدیث ظاہر ہے اس میں کہ دیا تھا انکو بیسبت ذکر نیکے اور جو تکلیف کہ پیونجی انکو سبب اسلام کی اپنی باقی قوم سے جو مسلمان نہیں ہوئی تھے اور خدا صریح ہے کہ آیت نص ہے اور مستحق ہوئے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قربت والوں کے اور وہ ثابت ہو بعد شمس کی اولاد میں اس واسطے کہ وہ بھائی سے اور نوفل کی اولاد میں جبکہ اعتبار کی جاوے قربت مان کی اور اختلاف کیا ہے شافعی نے بیچ سبب نکالنے انکے کے پس بعض نے کہتے ہیں کہ علت قرابت ہو سائے نصرت کو اسی واسطے داخل ہوئی بنی ہاشم اور بنی مطلب اور نہ داخل ہوئی بنی عبد شمس اور بنی نوفل واسطے کہ ہم نے خبر علت کو یا بشرط اسکی کے اور بعض کہتے ہیں کہ استحقاق بالقرابت ہو اور پایا گیا ساتھ بنی نوفل اور بنی عبد شمس کے بالغ اس واسطے کہ وہ بنی ہاشم سے لڑے اور تیسرا قول یہ ہے کہ قریب عام ہی مخصوص ہے بیان کیا ہے کہ کو سنت لے اور ابن ابی ہاشم نے کہا کہ اس میں دس واسطے قول شافعی کے کہ شمس الخمس تقسیم کیا گیا اور میان فوی القریب کے زیادہ دیا جاوے والد کو فقیر سے اور یہ کہ تقسیم کیا جاوے درمیان انکے اس طور سے کہ دو کو دو حصے دیو جاوے اور عورت کو ایک حصہ میں کہتا ہوں کہ نہیں حجت ہو بیچ اسکے نہ بطور اثبات کی اور نہ بطور نفی کی یہی اول پس نہیں حدیث میں مگر یہ کہ تقسیم کیا شمس الخمس کو درمیان بنی ہاشم اور مطلب کے اور نہیں تعرض کیا واسطے تفضل کو اور نہ واسطے عدم اسکے کے اور جب تعرض کیا تو اصل قسمت میں جبکہ مطلق ہو تو یہ اور تقسیم ہے پس حدیث اس وقت حجت ہو واسطے شافعی کے نہ اور پر اس کے اور ممکن ہے پیونجی طرف تقسیم کی یا بطور کہ حکم کرے امام اپنے ناموں کو ہر ملک میں سائے ضبط کرنے اس شخص کے کہ اس میں ہو اور جائز ہے نقل کرنا ایک مکان سے طرف دوسرے مکان کی واسطے حاجت کو اور بعض کہتے ہیں کہ نہیں ملک خاص ہے ہر طرف ساتھ اس شخص کے کہ اس میں ہے اور یہی ثانی شق پس نہیں اس میں تعرض واسطے کیفیت قسمت کو لیکن ظاہر اسکا تو یہ ہے صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی کا اور ایک گروہ کا پس جو اسکو یہ شق کی طرح تھیرا ہے وہ دلیل کا محتاج ہے اور اکثر علماء کا یہ نہ ہے کہ قسمت میں سب قرابت والوں کو حصہ دیا جاوے بخلاف یتیموں کے پس خاص کیو جاوے ان میں جو فقیر نزدیک شافعی اور احمد کے اور ملک سے روایت ہو کہ عام کو انکو دینے میں اور ابو حنیفہ سے روایت ہو کہ خاص کیا جاوے فقیر کو دو نو قسموں کے اور شافعی م کی حجت یہ ہے کہ جب کو کوہ سے منسکے گویں تو عام کیے جاوے سائے سہم کے اور نیز اس واسطے کہ دو قرابت کی حجت کو دے گویں سبب فرق یتیموں کے

کہ وہ خالی جگہ کے بند کرنے کے واسطے دیکھ گئے ہیں (فتح) **باب من لم یحسب الا ملک** باب بیان میں اس شخص کے جو سب کو یا پانچواں حصہ نہیں نکالتا یعنی جیسے کہ غنیمت میں ہر نکالتے ہیں و سب کو یا پانچواں حصہ جاتی ہے ساتھ لڑنے والے کو بلکوس وغیرہ سے نزدیک جہاد کے یعنی خواہ کہ موٹا وغیرہ ہو یا کوئی چیز پہننے کی ہو اور امام احمد سے روایت ہے کہ نہیں داخل ہوتا سب میں چو یا یہ اور شافعی سے روایت ہے کہ سب خاص ہے ساتھ ہتھیاروں و لڑائی کے **ومن قتل قتیلًا فکله سلبه** من غیر الخمس حکم از امام فہر اور جو مسلمان جہاد میں کسی کا فر کو مارے تو اس کا سب اب اور ہتھیار کا مالک مانے والا ہے بغیر اسکے کہ اس سے پانچواں حصہ نکالا جاوے اور حکم کرنا امام کا ہی ہے اسکے و یہ جو کہا بغیر خمس کے تو یہ بخاری و حکی فقہات سے ہے اور کو یا کہ اشارہ کیا ہے اس نے طرف اس کی کہ سب میں اختلاف ہے اور وہ اختلاف مشہور ہے اور جس چیز کو ترجمہ باب شامل ہے یہی مذہب ہے جہاد کا اور وہ یہ ہے کہ قاتل متحق ہوتا ہے سب کو برابر ہے کہ لشکر کے سردار نے لڑائی سے پہلے یہ بات کہی ہو کہ جو کسی کا فر کو مارے تو اسکے سب کا مالک مارنے والا ہے یا یہ بات نہ کہی ہو اور یہی ہے ظاہر بقوادہ کی حدیث کا جواب کی دوسری حدیث ہے اور کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فتویٰ ہے اور اجنباء سے حکم شرعی سے اور نیک اور خفیہ سے روایت ہے کہ نہیں سخت ہوتا اس کو قاتل مگر یہ کہ امام اسکے واسطے شرط کرے اور مالک سے روایت ہے کہ امام کو اختیار ہے کہ خواہ سب قاتل کو دیوے یا اس سے پانچواں حصہ نکلے اور اختیار کیا ہے اس کو اس عقیل قاضی سے اور اسحاق سے روایت ہے کہ جب اسباب بہت ہوں تو اس سے پانچواں حصہ نکالا جاوے اور مکحول اور ثوری سے روایت ہے کہ مطلق خمس نکالا جاوے اور شافعی اسے بھی محکم ہے اور تسک کیا ہے انہوں نے ساتھ عموم اس لیت کر۔ واعلموا انما غنمتم من شئ فان لکم خمسہ اور نہیں مستثنیٰ کیا اس سے کسی چیز کو اور حجت پکڑی ہے جہاد کے ساتھ اس حدیث کو کہ جو کسی کا فر کو مارے تو اسکے سب کا مالک مارنے والا ہے پس خاص کیا ہے اس حدیث کو اس عموم کو اور تعاقب کیا گیا ہے ساتھ اسکے کہ نہیں فرمائی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث کہ جو مسلمان کسی کا فر کو مارے تو اسکے سب کا مالک یا جو مال ہے مگر دن جنگ جنین کے مالک کہہا کہ نہیں پہونچی پہونچی خبر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ جنین کو سوا یہ فرمایا ہو اور شافعی وغیرہ نے جواب دیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث کئی جگہوں میں مروی ہے ایک نے جنگ کے دن جیسے کہ بارگہ اول حدیث میں ہے اور ایک جنگ کے دن جبکہ طاب نے ایک کا فر کو قتل کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام اسباب اس کو دیا روایت کی یہ حدیث پہونچی ہے اور ایک جنگ موتہ میں جبکہ عقیل بن ابی طالب نے ایک مرد کو قتل کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا سب اسباب اس کو دیا یہ بات اصحاب کو نزدیک مقبولی جیسے کہ روایت کی ہے مسلم نے عوف بن مالک کی حدیث کو بیچ قصہ اسکے کہ ساتھ خالد بن ولید کے اور انکار کرے اسکے کو ابراہیم کے پہونچنے اسکے کو اسباب کو قاتل سے اور جیسے کہ روایت کی ہے حاکم و بیہقی نے ساتھ اسناد صحیح کے سعد بن ابی وقاص سے کہ

کے قاتل کو قاتل کا سب دینا

عبداللہ بن جحش نے اہل کون کہا کہ آپ ہم دعا کریں سو سعد نے دعا کی کہ الہی ربی دیکھ جو ایک مرد جسکی لڑائی تھی
 ہو سو میں اس سے لڑوں اور وہ مجھ سے لڑے پھر ربی دیکھ جو ایک سپر فخر یہاں تک کہ میں اسکو مار ڈالوں اور اس کا
 اسباب لون اور جیسے کہ روایت کی ہے احمد نے اسناد قوی کے عبداللہ بن زبیر سے کہ ہجو صفیہ بیچ قلعے حسان بن
 ثابت کو دن خندق کے پھر ذکر کی ساری حدیث یہی قصے قتل اسکو کے یہودی کو اور کہنے اسکے کو واسطے حسان کے اثر
 اور اسکا اسبابے تو حسان نے کہا کہ مجھ کو اسکے اسباب کی کچھ حاجت نہیں اور جیسے کہ روایت کی ہے ابن اسحاق نے
 سفاری میں یہی قصے قتل کرنے علی مرتضیٰ کو عمرو بن عبد کو دن خندق کے یہی نوعمر نے اسکو کہا کہ تو نے اسکی زہ کیوں
 نہیں اناری پس تحقیق نہیں واسطے عرب کے بہتر اس سے اور نیز حضرت صلہ اللہ علیہ وسلم نے حنین کون یہ حدیث فرمائی
 تھی تو لڑائی سے فارغ ہونے کو بعد فرمایا ہتی جیسا کہ باب کی دوسری حدیث میں صریح موجود ہے یہاں تک کہ مالک نے
 کہا کہ مروہ ہے واسطے امام کہ یہ کہہ جو کسی کا کو مار ڈالے تو اسکے اسباب کا مالک بنے و لا بد تاکہ غازیوں کی نیت
 ضعیف ہو جاوے اور نہیں فرمایا حضرت صلہ اللہ علیہ وسلم نے یہ مگر بعد گندنے لڑائی کے اور خفیہ سے روایت ہو کہ اس
 میں کراہت نہیں اور جیسا کہ لڑائی سے پہلے کہہ یا لڑائی کے درمیان کہہ تو متخی ہو تا ب قاتل سبک (منہج)
 حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ تَقَابُوسُ بْنُ الْمَاجِشُونِ عَنْ صَالِحِ بْنِ ابِرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ
 ابْنِ عَن حَرْثٍ قَالَ بَيْنَا اَنَا وَاقِفٌ وَالصَّفِيُّ يَوْمَ بَدْرٍ نَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَرَأَيْتُ شِمَالِي فَاِذَا اَنَا بِعَاطِرٍ
 مِنَ الْاَنْصَارِ حَدَّثَنِي اَنَّاسًا مِمَّا مَعَكُمْ اَنَّ الْوَلَّيْنِ اَصْلَحَ مِنْهُمَا فَعَزَّيْ أَحَدُهُمَا فَقَالَ يَا عَمَّ هَلْ
 نَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ قُلْتُ لَعَمْرُ مَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِي قَالَ اخْبَرْتُ أَنَّهُ لَيْسَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّيْ نَفْسِي بِيَدِهِ لَآنَ رَأَيْتُهُ لَا يَعَارِقُ سُودِي سَوَادَهُ حَتَّى يَمُوتَ الْأَجَلُ مِمَّنَّا
 فَتَجَبَّتُ لِدَلِكُ فَعَزَّيْ الْأَخْرَ فَقَالَ لِي مِثْلُهَا فَلَمْ أَنْشَبْ لِي نَظَرْتُ لِي إِلَى جَهْلٍ يَحْمِلُ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ
 الْإِنِّ هَذَا أَصْلَحُكُمْ إِلَيْنِي سَأَلْتُمُنِي عَنْهُ فَأَبْتَدَأَ بِسَيْفِيهِمَا فَضَرَبَاهُ حَتَّى قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا
 إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ أَيُّكُمْ قَتَلَهُ قَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَا قَتَلْتُهُ فَقَالَ هَلْ
 مَعَكُمَا سَيْفَيْنِ كَمَا قَالَا لَا قَطَرٍ فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ كُلُّكُمَا قَتَلَهُ سَلَبْتُ الْمَعَادِينَ عَمْرُ بْنُ الْجُمُوحِ وَكَانَا
 مُعَادِينَ عَمْرٍ وَمُعَادِيْنُ عَمْرٍ وَبَنُ الْجُمُوحِ قَالَ مُحَمَّدٌ بْنُ سَعْدٍ يَوْمَ بَدْرٍ قَتَلَهُمَا وَكَانَ رَأْيُهُمَا أَبَاهُ نَزَحَ مِنْهُمَا
 بَنُ عَمْرِو رَدَّ رَوَايَتِ بُوَ كَرَّسَ حَالَتِ مِينَ كَرَّ مِينَ صَفِّ مِينَ كَبُرَ اتِّهَانُكَ لَكُنْ تَوَسَّيْنِ اِخْوَانِيْنَ بَايَرُكُنَا تَوَانَا
 مِينَ دَوَانَا كَالْكَدِيمِ جَوَانُوعَرَّتْ سَوِيْنِ تَنَاكِيْ كِهَوْتَا مِينَ دَرِيَانِ وَتَضَخَّوْنَ تَوِيْ تَرَاوِيْرَ مِينَ سَالِ كِهَوْتَا
 اِنِّ وَلَوْ جَوَانُونَ سَيِّئِيْنِ مِينَ شَجَاعَتِ مِينَ اَنُكُو حَقِيْرَ جَانَا كِهَوَانَا نَزَحَ مَوْدَه كَارِ مِينَ سَادَا اِهْلَاكِ جَاوِيْنَ اَوْدَ مَجْهُوْلِ
 مَعِيْبُوْبِ كَرِيْنِ تَوَدُّوْنِيْنَ سَيِّئِيْنِ مِينَ شَجَاعَتِ مِينَ اَنُكُو حَقِيْرَ جَانَا كِهَوَانَا نَزَحَ مَوْدَه كَارِ مِينَ سَادَا اِهْلَاكِ جَاوِيْنَ اَوْدَ مَجْهُوْلِ
 مَعِيْبُوْبِ كَرِيْنِ تَوَدُّوْنِيْنَ سَيِّئِيْنِ مِينَ شَجَاعَتِ مِينَ اَنُكُو حَقِيْرَ جَانَا كِهَوَانَا نَزَحَ مَوْدَه كَارِ مِينَ سَادَا اِهْلَاكِ جَاوِيْنَ اَوْدَ مَجْهُوْلِ

ان اویس سے پہنچے تبھکو اسکی طرف کیا حاجت ہو اس نے کہا کہ مجھکو خبر ہوئی کہ وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مار دیتا ہے اور قسم ہے اسکی جسکو قابو میں میری جان ہے کہ اگر میں اسکو دیکھوں تو نہ جدا ہوگا مگر میں اس کے بدلتے یہاں تک کہ ہم میں سے بہت جلد باز سے یعنی جسکی موت پہلے آئی وہ پہلے مرے گا سو میں نے اس کے کہنے کو بہت خوش کیا کہ بڑی شجاعت اور محبت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ میں عبد الرحمن نے کہا پھر دوسرے نے مجھکو چوکا کہہ کر کہا مجھکو مانند اسکی یعنی مانند قول پہلو کی سو کچھ دیر نہ ہوئی کہ میں نے ابو جہل کو دیکھا کہ لوگوں میں پھر تلبت نہ کرتا کہہ کہ خبردار ہو کہ مقرر یہ ہے تہارا ساتھی جسکا حال تنہ مجھ سے پوچھا تھا یعنی دیکھو ابو جہل یہی ہے تو دونوں نے اپنی تلواروں کے ساتھ ابو جہل کی طرف جلدی کی سو اسکو مارا یہاں تک کہ اسکو قتل کیا پھر وہ دونوں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف پہنچے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ میں نے ابو جہل کو مار ڈالا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم دونوں میں سے کس نے اسکو مارا تو ہر ایک نے کہا کہ میں نے اسکو مارا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے اپنی تلواریں اپنے پیچھے ڈالیں تو دونوں نے کہا کہ نہیں تو آپ تلواروں کو دیکھا سو فرمایا کہ تم دونوں نے اسکو مارا اور اسکا اسباب واسطے معاذ بن عمرو کے ہو اور وہ دونوں معاذ بن عمرو اور معاذ بن عمرو تھے اور غرض اس حدیث سے قول اسکا ہے اسکے اخیر میں کہ تم دونوں نے اسکو مارا اور اسباب اسکا واسطے معاذ بن عمرو کے ہو یہ تحقیق ہے جس پر کڑی ہے ساتھ اس کے اس شخص نے جو قاتل ہے کہ مقتول کا اسباب قاتل کو دینا امام کی راہ کی ہر نسبت اور طحاوی وغیرہ نے اسکی یوں تقریر کی ہے کہ اگر اسباب قاتل کے واسطے واجب ہوتا تو ہوتا اسباب مستحق ساتھ قاتل نے اور البتہ تفتیم کہ لے اسکو درمیان دونوں کے واسطے مشترک ہونے ان دونوں کے بچہ قتل اسکے کہ میں جب ایک کو اسکے ساتھ خاص کیا تو معلوم ہوا کہ وہ قاتل کے سبب مستحق نہیں اور سوا میرے کچھ نہیں کہ مستحق ہوتا ہے ساتھ تعیین امام کے اور جواب یہ ہے کہ ہونے ساتھ اسکے کہ سیاق میں دلالت ہو اس پر کہ سبب کا مستحق وہ ہوتا ہے جو قاتل میں خونریزی کرے اگرچہ شریک ہو اسکو غیر اسکا چہ چارے اور زخمی کرے تو کہہ لیتے کہا کہ دیکھنا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تلواروں کو اس واسطے نہ کہ تاکہ دیکھیں وہ چیز کہ پہونچی ہے خون کو تلواروں کو تاکہ اسے داخل لے لے کہ جو جسم مقتول کے تاکہ حکم کریں ساتھ سبب کے واسطے اس شخص کے کہ جو چہ اسکے بطن میں اس واسطے کہ وہ پوچھا کہ کیا تم نے اپنی تلواریں پونچھ ڈالیں اس واسطے کہ اگر انہوں نے پونچھ ڈالی ہوتی تو ظاہر ہوتی کہ وہ اسکو مارا اور سوا اسکی نہیں کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم دونوں نے اسکو مارا اگرچہ ایک نے خونریزی کی تھی تاکہ وہ قاتل کے جو کو خوش کریں (فتح) **حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي عَدَى عَنْ ابْنِ مُحَمَّدٍ مَوْلَى ابْنِ قَتَادَةَ عَنْ ابْنِ قَتَادَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا التَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ فَرَأَيْتُ دَجَلًا مِنْ الشَّعْرَيْنِ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ**

مال ہے جسکو میں نے اسکا بیعت کیا اور ہند لال کیا گیا ہے ساتھ اس کے اوپر داخل ہوئے اس شخص کے کہ نہیں نکالا جاتا واسطے اس کے حصہ پر جو کہ حضرت علی علیہ وسلم کے کہ جو کسی کو مار ڈالے اس کے اسباب کا مالک اسکو مارنے والا ہے اور امام شافعی سے بھی ایک قول یہی ہے اور یہی قول ہے مالک کا کہ نہیں ستمی ہوتا سلب کو جو شخص ستمی ہو حصے کو یعنی غنیمت سے اس واسطے کہ اس نے کہا ہے کہ جب ہم کا ستمی نہوا تو سلب کا ستمی بطریق اولیٰ نہ ہوگا اور سوارضہ کیا گیا ہے ساتھ اس کے کہ ہم معلق ہے نظر پر اور حال ہوتا ہے تحقیق سلب کا ساتھ فعل کے پس وہ اولیٰ اور یہ صحیح ہے اور ہند لال کیا گیا ہے ساتھ اس کے کہ سلب واسطے قاتل کے ہر حال میں یہاں تک کہ کہا بونورا وارین سند نے کہ ستمی ہوتا ہے قاتل سلب کا اگرچہ مقتول پہاگ جاتا ہوا اور کہا احمد نے کہ نہیں ستمی ہوتا اسکا مگر ساتھ لڑائی کو اور ہند لال کیا گیا ہے ساتھ اس کے کہ سلب حق اس قاتل کا ہے جو خوریزی کو اسکو ساتھ قتل کے سوا اس شخص کے جو دفع کرے اور یہ اسکو جیسا کہ اوکا بیچ نصیبان معود کے ساتھ ابو جہل کے بچہ جنگ بدر کے اور ہند لال کیا ہے اسکو کہ ستمی ہوتا ہے قاتل سلب کو ہر مقتول سے یہاں تک کہ اگرچہ مقتول عورت اور یہی قول ہے بونورا وارین ابن مندک اور کہا جہولے کہ نظر اسکی یہ ہے کہ مقتول لڑنے والوں کا اور اتفاق ہے اسکو کہ قبول کیا جاوے دعویٰ اس شخص کا کہ دعویٰ کہ سلب کا مگر ساتھ گواہوں کو کہ گواہی دین کہ تحقیق اس نے قتل کیا ہے اسکو اور حجت اس میں حضرت علی علیہ وسلم کا ہے اس حدیث میں کہ علیہ بنیہ پس غنوم اسکا یہ ہے کہ اگر اس کے پاس گواہ نہ ہوں تو اسکا دعویٰ قبول نہیں اور یہ اسکا بوقیادہ کا گواہی دیتا ہے واسطے اس کے اور ادعا سے روایت ہو کہ قبول کیا جاتا ہے دعویٰ اسکا بغیر گواہ کے اس واسطے کہ حضرت علی علیہ وسلم نے بوقیادہ کو بغیر گواہ کے دیا اور میں نظر ہے اس واسطے کہ وقادی کی محاذی میں واقع ہو اسکا وہ بوقیادہ کے واسطے گواہی دی اور برقعہ یہ اس کے کہ جمعیت ہو تو حمل کیا جاوے گا اسکو کہ معلوم کیا جاتا ہے حضرت علی علیہ وسلم نے کہ وہی ہے قاتل ساتھ کسی طریق کے طریقوں سے اور بعضے ناکیہ کہتے ہیں کہ اور ساتھ گواہ کے وہ شخص ہے جو اقرار کرے کہ اس کے پاس سلب ہے پس وہ شاید ہے اور ثانی وجود سلب کو پس تحقیق وہ بجای گواہ کے ہو اسکو کہ قتل کیا ہے اسکو اور بعضے کہتے ہیں کہ سوا اس کے نہیں کہ ستمی ہو اسکو بوقیادہ ساتھ اقرار اس شخص کے کہ سلب کو ماتہ میں تھا اور ضعیف ہو اس واسطے کہ سوا اس کے نہیں کہ اقرار فائدہ دیتا ہے جبکہ ہوا مال منسوب واسطے اس شخص کے کہ وہ اس کے ماتہ میں ہے پس مواخذہ کیا جاوے گا ساتھ اقرار اس کے کو اور مال اسکا منسوب واسطے تمام لشکر کے اور نقل کیا ہے ابن عطیہ نے اکثر فقہاء کے کہ بنیہ اس جگہ گواہ ایک ہے اتفاق کیا جاوے ساتھ اس کے (باب ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعطی المولۃ فلو ہم ودعویٰ غیرہم من الخمس وفتح) باب بیان میں اس جنہ کے کہ حضرت علی علیہ وسلم دیتے تھے مولد قلمب غیرہ کو خمس سے اور مانند اسکی سے وائیدہ ہوگا بیان النکار و دیوگ وہ میں جو مسلمان ہوں اور انکی نیت ضعیف ہو یا انکی دیکھ

اور لوگوں کے مسلمان ہونے کی امید کی جاتی ہو اور وغیرہ سے مراد وہ لوگ ہیں کہ انکے دینے میں کوئی مصلحت ہو اور نحوہ
 سے مراد مال جزیرہ و خراج اوسے کا ہے اور تحصیل قاضی نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مولفہ قلوب کو خمس سے حصہ دیا تو
 سینہ ثلاث ہو اس پر کہ خمس امام کے اختیار میں ہو جسکو چاہے دے اور جس بلکہ مصلحت کیلئے خرچ کرے اور طبری نے کہا کہ
 استدلال کیا ہے ساتھ ان حدیثوں کے جو زعم کرتا ہے کہ تہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیتے واسطے غیر مقابلین کے
 اصل غنیمت کی کہ اسنے اور یہ قول مردود ہے ساتھ قرآن کے اور حدیثوں ثابہ کے اور اختلاف کیا گیا ہے بعد اچکے کہ لفظ
 محبوب کو کہاں کو دیا جاتا ہو بعضے کہتے ہیں کہ نہیں باب کی حدیثوں میں کوئی چیز صریح ساتھ سینہ کف خمس سے (فتح)
 رواہ عبد اللہ بن زید عن النبی ﷺ علیہ وسلم کی ہے اسکو عبد اللہ بن زید نے حضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم سے یہ اشارہ ہے طرف حدیث اسکی کی جو طویل ہے چوتھے جنس کے اور پوری حدیث آئینہ و گلی
 و غیر اس سے اس مجاہد قول اسکا ہے کہ جب عنایت کی خدائے اپنے رسول پر دن جنگ جنس کے تو تقسیم کیا مولفہ
 تصدق بن رفتہ محل ثنا محمد بن یوسف ثنا الازہری عن الزہری عن سعید بن المسیب و
 رواہ ابن الزبیر ان حکیم بن حزام قال سألت رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم فأعطانی ثم سألتہ
 فأعطانی ثم قال لی یا حکیم ان هذا المال خضر خلوۃ فمن احدث به سخطا و نفس بؤس لک فیہ و ان
 احدث به سخطا و نفس لم یبارک لک فیہ و کان کالذی یا کل ولا یشبع والید العلیا خیر من الید السفلی
 قال حکیم فقلت یا رسول اللہ والذی بعثتک بالحق لا ادرأ احد بعدک شیئا حتی افارق الدنیا فکا
 ابو تکبیل یخو حکیم المر یعطی العطاء فیکلی ان یقبل منه شیئا ثم ان عمر دعه لیعطی فابی ان یقبل
 ینہ فقال یا معشر المسلمین انی اعرض علیکم حقہ الذی قسم اللہ علی و جعل لک من هذا الفی ذیابی ان
 یاخذہ فلم یزلوا حکیم احد من الناس شیئا بعد النبی ﷺ علیہ وسلم حتی نقی ترجمہ حکیم بن
 کو روایت ہو کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مال لے لیا تو آپ نے مجھکو دیا پھر میں نے دوسری بار مانگا پھر حضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم نے مجھکو دیا پھر تیسری بار میں نے مانگا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو دیا پھر چہرے فرمایا کہ ابو حکیم البتہ یہ مال
 میری چیز اور غیر میں یعنی بہت پیارا معلوم ہوتا ہے جو جس نے اسکو دیا جان کی سخاوت لیجئے اور نہ ہی دینا تو اس کے وسط
 اس مال میں برکت و بجاوگی اور جس نے اسکو جان کی حرص سے لیا تو اسکو اس میں ہرگز برکت نہ ہوگی اور اسکا حال اس شخص کا
 سال حال ہوگا کہ کہاں ہے اور اسکا بیٹ نہیں تہرما اور اونچا ہاتھ بہتر ہے نیچے ہاتھ سے یعنی دینے والا جو تہہ اٹھا کر دینا ہے افضل
 ہو مانگنے والے جو تہہ پسیلا کر مانگتا ہے اور لیتا ہے حکیم کہتا ہے کہ میں نے کہا کہ یا حضرت قسم ہے اسکی جس نے آپ کو پیغمبر کیا
 کہ میں آپ کو بعد زندگی بہر کبھی کسی سے کچھ مانگوں گا یہاں تک کہ دنیا کو چھوڑ دوں و صدیق الکبریٰ اپنی خلافت میں حکیم
 کو بلایا تاکہ بیت المال سے اسکو حصہ دین تو حکیم نے انکار کیا یہ کہ قبول کریں اس سے کچھ چیز پر عمر فاروق ہمنے انکو بلایا

ابو تکبیل
 کہ میں نے
 مانگا

اور کسی غیر کو ان کے ساتھ چھوڑا سو جب کو جمع ہو کر تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے سو فرمایا کہ
 کیا بات ہو جو مجھ کو تم سے پہونچی تو ان کے بوجھ والوں نے کہا کہ یا حضرت ہمارے عقلمندوں نے تو کچھ نہیں کہا اور
 اس پر جو لوگ کہ ہم میں سے کوئی عمر بن سوا نہیں دے یہ بات کہی ہے کہ خدا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشے کہ قریش کو دیتے
 ہیں اور انصار کو نہیں دیتے اور حالانکہ ان کے خون ہماری تلواروں سے ٹپک رہے ہیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کہ البتہ میں چند مردوں کو دیتا ہوں جن کے کفر کا زمانہ قریب ہے یعنی نو مسلم ہیں یعنی تازہ کفر کو چھوڑا ہے کیا
 تم اس بات کو خوش نہیں کہ لوگ دنیا کا مال لیکر ہرین آدم اپنے گہروں کی طرف خدا کے رسول کو لیکر ہریر
 قسم ہے اللہ کی جس چیز کے ساتھ تم پلٹے ہو بہتر ہے اس چیز سے کہ وہ اس کے ساتھ پلٹے ہیں تو انصائے کہا کہ کیوں
 نہیں یا حضرت تحقیق ہم راضی ہوئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا کہ البتہ تم میرے بعد اپنے سوا اور کوئی
 کو مقدم پاؤ گے یعنی تمہارے سوا اور لوگوں کو حکومت دیگی سو تم صبر کرتے رہو تا وقتیکہ تم اللہ سے ملو اور اس کا رسول
 حوزن کو تربہوا انس نے کہا سو ہم نے صبر کیا ف اس حدیث کی شرح مخازی میں آویگی **حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ**
أَبِي حَبِشَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ أَنَّهُ بَيْنَاهُ وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ
النَّاسُ مُقْبِلًا مِنْ حُبَيْنٍ عُلِقَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَعْرَابُ لِيَسْأَلُوهُ حَتَّى اضْطَرُّوا
إِلَى شَرِّهِ فَخَلَفَتْ رِءَاءَهُ ذُفُوفُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اعْطُونِي رِدَائِي فَلَوْ
كَانَ عَدَدُ هَذِهِ الْعَصَاهِ نَعْمًا لَقَسَمْتُ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَأَجْعَلَنَّ فِي بَيْتِي كَذًا وَبَارًا كَجَبَانَا تَرْتَجِمُونِ
 بن بطم نے روایت کر دی کہ جس حالت میں کہ وہ اور بلال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جن میں سے
 پلٹتے وقت کہ ناگہان گنوار لوگ حضرت کو لپٹے اور آپ کو مانگنے لگو یہاں تک کہ آپ کو ایک کیکر کے درخت کی
 طرف ناچار کیا تو آپ کی چادر درخت کا ٹکٹی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہے ہو کو یہ فرمایا کہ مجھ کو میری ماں
 دوسو اگر میرے پاس اس جنگل کے درختوں کے شمار کی برابر اونٹ ہوئے تو تب میں تم کو بانٹ دیتا یہ تم مجھ
 کو بخیل اور چوٹا اور نل مرد نہ پاتے ف اس حدیث میں مذمت ہو خصال کورہ کی امداد لکھنا نامردی ہے اور
 یہ کہ نہیں لائق کہ امام میں ان میں سے کوئی خصلت ہو اور اس میں بیان ہوا ہے کہ کاتبی بیچ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 حلم اور حسن خلق اور فراخی بخشش ہے اور صبر کرنے سے اور پر ظلم گنواروں کے اور اس میں جو انہی وصف کرنا مرد کا
 اپنے نفس کو ساتھ نیک خصلتوں کو وقت حاجت کو مانند خوف ظن اہل جہل کی برخلاف اسکے اور نہیں ہے یہ
 فخر مذموم ہے اور اس میں رضامندی ہے سائل حق کی ساتھ وعدہ کے جبکہ تحقیق ہو وعدہ کو لے والے کو ترجیح دینے
 جاری کرنا وعدہ کا اور یہ کہ امام کو اختیار ہے جو قسمت غنیمت کو اگر چاہے تو بعد فراغ ہونے کو لڑائی سے اور

اسکو جاگیر دی تھی اپنے سر پر اور وہ زمین میرے گھر سے تین فرسخ پر تھی کہا ابو ضمروہ نے ہشام سے اُس نے روایت کی اپنے باپ سے کہ تحقیق جاگیر دی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر کو نصیر کے مالوں سے وف اور غرض اس تعلیق کو بیان کرنا دو فائدوں کا ہے ایک یہ کہ ابو ضمروہ مخالف ہوا لیکن اسامہ کو بیچ موصول کرنے اُسکے کو پس برسل کیا اسکو دوم یہ کہ ابو ضمروہ کی روایت میں یقین ہے زمین مذکورہ کی اور یہ کہ تحقیق تھی وہ اُس متحکم ہے کہ غنا کی اللہ نے اپنے رسول پر نبی نصیر کے مالوں سے پس جاگیر دی زبیر کو انیس اور سات اس کے دو ہونگا شبہ خطاب کی کہ میں نہیں جانتا کہ مدینہ کی زمین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیونکر جاگیر دی اور حالانکہ مدینہ والے دین میں رغبت کر کے مسلمان ہوئے تہو رفح، حَلَّ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْقَدَامِ ثَنَا الْفَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَجَلَ إِلَهُمُومَ وَالنَّضَارِيَّ مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى أَهْلِ خَيْبَرَ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ إِلَهُمُومَ مِنْهَا وَكَانَتْ أَرْضُ لَمَّا ظَهَرَ عَلَيْهِمَا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِلْمُسْلِمِينَ فَسَأَلَ إِلَهُمُومَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتِيَ لَهُمْ عَلَى أَنْ يَكْفُوا الْعَمَلَ وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفُّوا كُمْ عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْنَا فَأَقْبِرُوا وَاحْتَقِ أَجَلَكُمْ عُمْرُ فِي أَمَارَتِهِ إِلَى يَتِمَّاءَ أَوْ إِلَى حَلَّهِ ثُمَّ ابْنِ عُمَرَ مِنْ رِوَايَتِ بَكْرِ عَرَفَارِ وَقَدْ شَأْنِي خِلَافَتِ مِنْ يَهُودٍ وَنَضَارِيٍّ كَوْعَبِ كِي زَمِينِ سَعْدَ كَالِدِيَا أَوْ اسْكَا يَمُونِ بَعْدَ كَبِ حَضْرَتِ صَلَّي اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خَیْرَ الْوَلَدِ بِرِغَالِبِ ہوئے تو آپ نے چاہا ہوتا کہ یہود کو خیر سے نکال دیں اور ہتی زمین جبکہ غالب ہوئی اُسپر واسطہ اللہ کے اور رسول کے اور مسلمانوں کے تو یہ ہونے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سوال کیا کہ چوڑ دیں انکو یعنی زمینوں میں اس شرط پر کہ کفایت کریں اُنسے عمل کو یعنی محنت فقط وہی کریں مسلمان نہ کریں اور اُنکے واسطے آداب یہود ہوگا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں لڑیگے ہم تمکو اسپر جب تک کہ تم ہم پر سونہیر لڑ گئے یہاں کہ جلا وطن کیا انکو عمر بننے اپنی خلافت میں طرف تینا اور اریحاک کی وف اور ایک روایت میں کہ ہتی زمین جبکہ غالب ہوئی اُسپر واسطہ یہود کے اور واسطہ رسول کے اور مسلمانوں کے تو مراد یہ ہے کہ جب غالب ہوگا اسپر یعنی اور فتح ہونے اکثر اُنکے کو پہلے اس سے کہ سوال کریں آپ یہود صلح کو پس ہتی واسطہ یہود کے پھر جب صلح کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنسے اس شرط پر کہ زمین کو ایک کی یہود کریں تو ہوئی زمین واسطہ اللہ کے اور اُنکے کو اور احتمال ہے کہ مراد یہی زمین کا ہو اور احتمال ہے کہ مراد زمین سے علم زمین ہو خواہ فتح کی ہوئی یا فتح ہوئی ہوئی پس ہوگی اُس وقت بعضی زمین واسطہ یہود کے اور بعضی واسطہ اللہ کے اور اس کے رسول کے آن میرنے کہا کہ باب کی حدیثیں مطابق ہیں واسطہ ترجمہ باب کو گریہ خبر حدیث اسکی مطابق نہیں پس نہیں واسطہ عطا کو اس میں فکر و لیکر اس میں فکر ہے جہات کا جو مطابق ہیں واسطہ ترجمہ کے اور تحقیق معلوم ہو چکا ہے دوسری جگہ سے کہ وہ عطا کی جہتیں

علیہ وسلم کا انکار کرتا ہے بلکہ مسلم کی روایت میں وہ چیز ہے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رفقا سندی پر دلالت کرتی ہیں پس تحقیق اس میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیکھ کر قسم فرمایا اور ایک روایت میں ہے کہ وہ واسطے تیرے ہو اور شاید حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معلوم کیا کہ اسکو بہت حاجت ہو اس واسطے اسکو جائز کیا اور اس میں بیان ہے ایضاً کہ ہوا پیر انعام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے توفیر کرنے سے ہو اور یہ کہ جائز ہے کہانا اس چربی کا کہ یہود کے نزدیک پانی جاوی اور وہ یہودیوں پر حرام تھی اور مالک نے اسکو مکروہ کہا ہے اور احمد سے اسکی تحریر مروی ہے (فتح) **حَلَّ ثَنَا اسَدٌ دُثْنًا حَادُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَكُوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عَمْرٍو قَالَ كُنَّا بِضَيْبٍ فِي مَعَارِزِ الْعَسَلِ وَالْعَنْبِ فَنَآكَلُ وَلَا نَرْفَعُ** ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ ہم اپنے بنگلون میں تھے اور انگور کو پاتے تھے تو ہم اسکو کھاتے تھے اور اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اُٹھانے جلتے تھے تو بغیر اُٹھاتے تھے ہم اسکو طوف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تقسیم کے لیے کیا اُٹھاتے تھے اسکو بطور احوال کے **حَلَّ ثَنَا اسَدٌ عَنْ ابْنِ اسْمَاعِيلَ ثَنَا عَبْدُ الْوَّاحِدِ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا التَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِي اَوْفَى يَقُولُ اَصَابْنَا حِجَابَةٌ لِيَاكُلَ خَبَرَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ خَبَرٍ وَقَعْنَا فِي الْحُبْرِ الرَّاهِلَةِ فَانْخَرْنَا فَلَمَّا عَلَتِ الْقُدُورُ نَادَى مُنَادِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْفُو الْقُدُورُ وَلَا تَطْعَمُوا الْحَوْثَ الْحُبْرِ شَيْئًا قَالِ عَبْدُ اللَّهِ فَقُلْنَا لَا مَا نَهَى الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَهَى الْخُمْسُ قَالَ وَقَالَ اٰخَرُونَ حَرَّمَهَا الْبَيْتُ وَسَاَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ حَرَّمَهَا الْبَيْتُ** ترجمہ ابن ابی اوفی سے روایت ہے کہ مجھ کو خیبر کی رات میں بہوک ہو چکی یعنی جنین ہم نے خیبر کا محاصرہ کیا تھا سو جب فتح خیبر کا دن ہوا تو ہم گہر کے پلے ہو کر گدیوں میں پڑے تو ہم نے ہر مکوفہ کیا سو جب ماندیوں نے خوش مارا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پکانے والے پکارا کہ النادو ماندیوں کو اور نہ کہاؤ گدیوں کے گوشت کو کچھ عباد اللہ کہتا ہے کہ ہم نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے کھانے سے اسواسطے منع کیا تھا کہ ان میں سے یا بچوان حصہ نہ نکالا گیا تھا اور اگر لوگوں نے کہا کہ حرام کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت انکا قطعاف اور غرض اس سے یہ کہ یہ حدیث مشہور ہے کہ انکی عادت جاری تھی ساتھ جندی کر کے کو طرف ماکولات کی اور ڈالنے یا ہتھوں کی بیچ لے لے اور اگر یہ نہ ہوتا تو نہ جلدی کرتے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوپر اسکے اور تحقیق ظاہر ہوا کہ ان میں حکم کیا انکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ لے لے گوشت گدیوں کو مگر اس واسطے کہ اس میں سے یا بچوان حصہ نہیں نکالا گیا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ ہم نے خیبر کے دن بکران یا بکر تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انکی ماندیوں کو اٹھاؤ اس واسطے کہ نہ جلال نہیں ان میں سے کھانے کا کھانے اس کے نہیں کرنا کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اسواسطے کہ نہ جلال نہیں اس واسطے کہ اہل حرب کے سوا غنی کو کھانا جائز نہیں اور اس باب کی حدیثوں سے ایک حدیث ہے جو غیر ابن ابی اوفی سے روایت ہے

[illegible]

جزیہ اہل کتاب سے اور تمام کفار عجم کے اور نہ قبول کیا جاوے شترکین عرب کو سے مگر اسلام پاتلو اور اہل مالک سے روایت ہے کہ قبول کیا جاوے تمام کافروں سے مگر جو مذہب ہو اید یہی قول ہے اور داعی اور فقہاء بنو مسلم کا اور ابن قاسم سے حکایت ہے کہ نہ قبول کیا جاوے قریش سے اور حکایت کیا ہے ابن عبد البر نے اتفاق اور قبول کرنے اُسکے کو مجوس سے لیکن عبد الملک سے روایت ہو کہ نہ قبول کیا جاوے مگر فقط یہود اور نصاریٰ سے اور نیز اتفاق منقول ہے کہ نہیں حلال ہے نکاح کرنا انکی عورتوں سے اور نہ کہا ناہنجی انکے کا لیکن ابو ثور سے اسکی صحت محکم ہے اور نیز سعید بن مسیب سے روایت ہو کہ وہ مجوس کے ساتھ کچھ دُور نہ دیکھتے ہوں جبکہ حکم کرے اسکو مسلمان ساتھ فرج کرنے اسکے کو اور روایت کی ہے ابن ابی شیبہ نے اُسے اور عطا اور طاؤس سے اور عمرو بن دینار سے کہ مجوس عورت کو غلام بنانا جائز ہے اور شافعی نے کہا کہ قبول کیا جاوے جزیہ اہل کتاب سے عرب کے ہوں یا عجم کے اور لاحق ہونے میں ساتھ اُنکے مجوس پہچانے اور حجت پکڑی ہے اُس نے ساتھ آیت مذکورہ کے پس تحقیق مفہوم اہل حکایہ ہے کہ نہ قبول کیا جاوے غیر اہل کتاب سے اور تحقیق لیا ہے اسکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجوس سے پس دلالت کی اُس نے اور لاحق کرنے لکھنے کہ ساتھ اُنکے اور اقتصار کیا ہے اوپر اسکے اور ابو عبید نے کہا کہ ثابت ہو ہے جزیہ اوپر یہود اور نصاریٰ کے ساتھ کتاب کے اور اوپر مجوس کے ساتھ سنت کو اور حجت پکڑی ہے غیر اُنکے ساتھ عام قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ حدیث بریدہ وغیرہ کے کہ جب تو شترکین سے ملو تو ان سے اسلام کی درخواست کر سوا کرو اسلام کو قبول کریں تو تمہا بنیں جو جزیہ اور نیز حجت پکڑی ہو انہوں نے ساتھ اُنکے کہ لینا اسکا مجوس سے دلالت کرتا ہے اوپر ترک مفہوم آیت کو پس جب منقطع ہوئی تخصیص اہل کتاب کی ساتھ اُنکے تو دلالت کی اُن سے کہ نہیں ہے مفہوم واسطے قول کے من اہل کتاب کے اور جواب دیا گیا ہے ساتھ اُنکے کہ مجوس کے واسطے ہی کتاب تہی پہ پہنائی گئی اور تعاقب کیا گیا ہے ساتھ اس آیت کو انما انزل اللہنا علی طائفتین من قبلنا اور جواب دیا گیا ہے کہ مراد اس چیز سے ہو کہ اطلاع پائی اسپر قافلین نے اور دو قریش میں اس واسطے کہ نہیں مشہد ہوئی نہ دیکھ لکھی تمام گروہوں سے وہ لوگ کہ واسطے انکے کتاب ہے مگر یہود اور نصاریٰ اور نیز عیسین نفی باقی کتابوں کی جو آسمان سے اتاری گئی ہیں مانند بود اور صحف ابراہیم وغیرہ کے (فتح) وقال ابن عیینہ عن ابن ابی نجیحہ قلت لجماعہ ما نشان اهل الشام علیکم ان تبعہ کذا لیر و اهل الیمین علیکم من ینزل قال جلیل خلیل من قبل الیسار یعنی اور ابن عیینہ نے ابن ابی نجیحہ سے روایت کی ہے کہ میں نے مجاہد سے کہا کہ کیا حال ہے اہل شام کا کہ انپر چار دینارین فی آدمی ہیں اور میں دلوں پر ایک دینار فی آدمی ہے اس نے کہا کہ واسطے مالدار ہونے اہل شام کے فت موصول کیا ہے اسکو عبد اللہ ذاق نے اور زیادہ کیا بعد فعل اسکے کے اہل شام من اہل الکتاب تو خذ منهم الجزیہ یعنی اہل کتاب کو کر لیا جاتا ہے اُن سے جزیہ الیہ الیہ اور اشدہ کیا ہے اُس نے ساتھ اس اثر کے طرف جو اختلاف کی جزیہ میں اور اہل نے نہ جزیرہ کا نزدیک مہور کے ایک دینار ہے واسطے ہر سال کے اور خاص

کیا ہے اسکو خفیہ نے سنا فقیرک اور ایہ جو متوسط دیے کا ہوا اُس پر دو دینار مین اور مالدار پر پانچ دینار مین اور وہ فقیر
 ہو واسطے انتر مجاہد کے جیسے کہ دلالت کرتی ہے اسپر حدیث عمرہ کی اور نزدیک شافعیہ کے یہ ہے کہ باریز ہے واسطے امام کے
 یہ ہماکت کر بیان تک کہ لے اسکو اُنسے اور یہی قول ہے احمد کا اور عمرہ سے روایت ہو کہ یہ بجا اُس نے عثمان بن حنیف
 کو سنا رکھنے جزیرہ کے اوپر اہل واد کے اڑنا لیس درہم اور چوبیس درہم اور بارہ اور یہ بنابر حساب دینار کے ہوساۃ بارہ درہم
 کو اور مالک سے روایت ہو کہ زیادہ کیا جاوے جو مالیش پر اور جو اسکی طاقت نہ رکھتا ہو اس سے کم کیا جاوے اور یہ محتمل ہے
 اگر درانا ہو اسکو اور حساب دینار کے سنا دس درہم کے اور جس قدر سے کوئی چارہ بنین وہ ایک دینار ہے اور اسمین
 حدیث معاذ کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اسکو مین کی طرف بھیجا تو فرمایا کہ ہر بالغ سے ایک اشرفی لے
 روایت کی یہ حدیث اصحاب سن نے اور اختلاف کیا ہے سلف نے بیچ لینے اسکے کو ان کے واپس جہو کہتے ہیں کہ کہ
 پر بنین بنابر معنوی حدیث معاذ کے اور اسی طرح نہ لیا جاوے بہت بوز ہے اور نہ زس سے اور نہ عورت کو اور نہ محزون
 اور نہ عاجز جو کہ اسکے اور نہ اجیر سے اور نہ عبادت خانوں مین رہنے والوں کو ایک قول مین اور اصرح شافعیہ کے
 نزدیک تک کہ واجب ہے جو کہ پیچیدہ مذکور مین (فتح) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ تَنَا سَقِيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ
 قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَعُمَرُ بْنُ الْوَسْطِ فَخَذَّ تَصْمَلُجَالَةَ سَنَةً سَبْعِينَ عَامًا حَجَّ مُصْعَبِ بْنِ
 الزُّبَيْرِ يَاهِلِ الْبَصْرَةِ عِنْدَ دَرَجِ زُرَّامٍ قَالَ كُنْتُ كَاتِبًا لِحُرَيْرِ بْنِ مُعْوِيَةَ عَمِّ الْأَحْنَفِ فَأَنَاذَا لِكِتَابِ عُمَرَ
 أَنْزَلَ خَطَّابٌ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةِ فَوْقَ أَوَّلِ كُلِّ ذِي حِجَّةٍ مِنْ الْحِجْوِ وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ أَخَذَ الْحِجْوِيَّةَ مِنَ الْحِجْوِ
 حَتَّى سَمِعَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا مِنْ حِجْوِ بْنِ كَعْبٍ تَرْجَمَهُ
 بجا آمد سے روایت ہا کہ تہا مین منشی واسطے جز بن معاویہ کے جو چاہے احف کا تو آیا ہمار پاس خط عمر فاروق
 کا انکے مرنے سے پہلے ایک سال کہ جدائی کر دو درمیان ہر ذی محرم کے مجوس سے لینے آتش پرستوں کو کہ انکے بیان
 بہن میں سے نجات کرنا درست تھا اور عمرہ سے مجوس سے جزیرہ نہ لیا تھا بیان تک کہ گواہی دی عبد الرحمن بن عوف نے
 کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر کو مجوس سے جزیرہ لیا ہے فوطا مین ہے کہ عمرہ نے کہا کہ مین بنین جانتا کہ
 مجوس کا یہ کیا معاملہ کروں تو عبد الرحمن بن عوف نے گواہی دی کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ
 فرماتے ہوں کہ معاملہ کرو سنا انکے مانند معاملے اہل کتاب کی اور استدلال کیا گیا ہے سنا اس حدیث کو کہ مجوس اہل کتاب
 نہیں لیکن شافعی وغیرہ نے علی سے روایت کی ہے کہ مجوس اہل کتاب ہوں کہ اسکو بیٹے تھو سوائے سمرقند کے سمرقند
 ہل اور اپنی بیٹی سے نایا کہ ہر صبح ہوئی تو طبع ولے لوگوں کو بلایا اور انکو مال دیا اور کہا کہ آدم علیہ السلام اپنی بیٹیوں
 کا نکاح اپنی اولاد سے کیا کرتے ہوں تو لوگوں نے اسکی اطاعت کی اور اپنے مخالف کو اُس نے قتل کیا تو انکی کتاب
 اٹھائی گئی اور نہ باقی رہی انکے دلوں مین اُس سے کچھ چیز اور ایک روایت مین ہے کہ علی نے کہا کہ وہ اہل کتاب تھے

اور یہ جنت دواسطے اس کے جو کہتا ہے کہ ان کے واسطے کتاب تھی اور ابن منذر نے کہا کہ نہیں تحریر عورتوں انکی کی اور نہ
 انھوں نے انکی متفق علیہ یعنی اسیر اتفاق نہیں لیکن اکثر اہل علم اسی پر ہیں اور اس حدیث میں قبول کرنا خبر واحد کا اور
 یہ کہ حجابی حلیل کہی ہو تبندہ بہت ہے اس سے علم اس چیز کا کہ مطلع ہے اسیر غیر انکا اقوال اور احکام حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کے سوا اور یہ کہ نہیں نقص ہے اسیر بیچ اسکا اور اس میں نہ کہ ہے سادہ مفہوم کے اس واسطے کہ عمر نے اہل کتاب
 سے روایات سمجھی کہ وہ اس کے ساتھ خاص ہیں یہاں تک کہ حدیث بیان کی انکو عبدالرحمن نے سادہ لاحق کر کے مجوس
 کے ساتھ رکھے (فتح) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَنَا شَيْعِبُ عَنْ الزُّهْرِيِّ تَنِي عَنْ وَهْبِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ الْمُسَوِّدِ بْنِ
 مَخْرَمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرُ بْنُ عَفْرِ الْأَنْصَارِيَّ وَهُوَ خَلِيفَةُ بَنِي عَامِرٍ لَوْ يَوْوَكَانَ شَهِدَ بَدَأَ
 أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَحْنِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِخَبَرِ بَيْتِهَا
 وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَاحِبُ أَهْلِ الْبَحْرَيْنِ وَآمَرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضَرِيِّ
 فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَصَبَّحَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ فَأَوَّاتَ صَلَوةَ الصُّبْحِ مَعَ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلَّى بِهِمُ الْبَحْرُ أَنْصَرَفَ فَمَعَهُنَّ صَوُّ آلِهِ فَنَبَّهَتْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَمَسَّحَ حَيْنَ رَأَاهُمْ وَقَالَ أَطَعْتُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدْ جَاءَكُمْ بِبَنِي قَالُوا أَجَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَانْصَرَفُوا
 وَأَمَلُوا مَا يَسُرُّهُمْ قَوْلُ اللَّهِ لَا تَقْفُ أَخْتَى عَلَيْكُمْ فَإِنْ تَبَسَّطَ عَلَيْكُمْ اللَّهُ لَا تَبْسُطُوا كَمَا تَبْسُطُ عَلَيَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ
 فَتَنَّا فُتِنُوا كَمَا تَنَّا فَتَنُوا هَلْ كُنْتُمْ كَمَا أَهْلَكْتُمْ تَرْجَمَةُ عُمَرُ بْنُ عَفْرِ وَرَوَيْتُ أَنَّ هَذِهِ هِيَ الْحَقِيقَةُ أَنَّ هَذِهِ هِيَ الْحَقِيقَةُ
 ابو عبیدہ کو بحرین کی طرف بھیجا کہ وہاں کے لوگوں سے جزیہ لاوین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین والوں کو
 خراج اور جزیہ چیلے کی تھی اور سردار کیا ہوتا اپنے علاوہ بحرین کی کو لینے اور وہاں کے لوگ مجوسی ہوتے ابو عبیدہ بحرین سے
 مال لا کر اور انصار نے ابو عبیدہ کی آمد سنی تو انہوں نے صبح کی نماز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی سو جب
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو نماز پڑھائی تو پہرے تو انصار نے انتظار سے مال مانگا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 مسکرائی جبکہ انکو دیکھا اور فرمایا کہ میں گمان کرتا ہوں کہ تم نے سنا ہے کہ ابو عبیدہ کچھ مال لایا ہے انہوں نے کہا ہاں
 یا حضرت فرمایا کہ خوش ہو اور امید کہو اسکی چونکہ خوش کرے یعنی فتح اسلام کی سو قسم ہے اللہ کی کہ مجھ کو معی حاجی
 کا تم پر ڈر نہیں و لیکن میں تم خوف کرتا ہوں دنیا کی کشائش اور بہتایت سر جیسے اگلی استون پر کشائش ہوئی
 سو تم دنیا میں حرص اور حسد کرو جیسے انہوں نے کیا اور تمکو دنیا ہلاک کرے جیسے انکو ہلاک کیا ف اور اس صفت
 میں ہے کہ کچھ مال کا الم سے نہیں عیب ہے سچ اسکے اور اس میں خوشخبری ہے امام سے واسطے تا بعد ارون اپنے کے
 اور اس میں فتنائی ہے نبوت کی نشانیوں سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح اسلام کی خبر دی اور یہ کہ دنیا میں
 حرص کر لی کہی کہینجی ہے طرف ہلاک ہونے دین کی اور یہ کہ ہر خصلت مذکورات کو سبب ہے پہلی سے (فتح)

ما یسئل علیہ

چاہیے کہ جاوین طرف کسری کی کہا جبرین حبیب نے سو عمر رشتہ ٹھکرایا اور نعمان بن مقرن کو ہم پر سردار کیا یہاں تک کہ جب ہم دشمن کی زمین میں پہنچے یعنی نہاوند میں تو کسری کا عامل ہم پر نکلا جس کا لقب ذابحنا جین تھا پانچ ہزار سوار میں تو اس کا ترجمان یعنی دو بہانسیا کھڑا ہوا تو اُسے کہا کہ چاہیے کہ تمہارا کوئی آدمی مجھ سے کلام کرے تو میغرہ نے کہا کہ پوچھ جو چاہتا ہے اُس نے کہا کہ تم کون ہو میغرہ نے کہا کہ ہم عرب کو لوگ ہیں تو ہم سخت جنگجو ہیں یعنی کافروں سخت بلا میں یعنی مسکین اور محتاج چوستے تو ہم کہاں کو اور کچھور کی کنبلی کو یہوکت سے اور بہتے تو ہم اون اور بالون کو اور عبادت کرتے تو ہم درخت اور پتھر کی سوجس حالت میں کہ ہم اسی طرح تے کہ ناگہان آسمانوں اور زمینوں کے خدائے ہماری طرف پیغمبر کو بھیجا ہم میں سے ہم اُسکے مان باپ کو بھیجانتے ہیں سو حکم کیا ہکو ہمارے نبی نے جو خد کے رسول ہیں یہ کہ لڑیں ہم تم سے یہاں تک کہ تم فقط اکیلے خدا کی عبادت کرو یا جزیہ ادا کرو اور خبر دی ہکو ہمارے نبی نے ہمارے رب کی طرف کہ جو ہم میں سے قتل ہوگا وہ بہشت میں جاوے گا ان لغتوں میں جنگی مثل کہی کسی نے نہیں دیکھی اور جو ہم میں سے زندہ رہے گا وہ متہاری گردن کا مالک ہوگا یعنی تم لوڈی غلام ہو جاؤ گے یا جزیہ ادا کرو گے تو نعمان نے میغرہ سے کہا جبکہ انکار کیا اُسے میغرہ نے تاخیر قتال کہہ کر اُسکا بیان یوں ہے کہ میغرہ نے قصد کیا تھا قتال کا اول دن میں بعد فزع ہونے کو کلام سے ساتھ ترجمان کے کہ بہت وقت حاضر کیا ہے تب ہکو خد نے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مانند اس واقعہ کی یعنی تو نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت دیکھا ہے کہ آپ نے اول دن میں لڑائی کو تاخیر کیا اور سوچ ڈھلنے کی بعد لڑائی کی پس ہمیں شرمندہ کیا تب ہکو اور نہ ذلیل یعنی اوپر دیر اور صبر کرنے کی یہاں تک کہ آفتاب ڈھلے ولیکن میں بہت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لڑائی میں حاضر ہوا ہوں آپ کا دستور تھا کہ جیسا دل میں ڈھلے ہو تو انتظار کرتے ہو یہاں تک کہ ہوائیں جلتیں اور نماز میں حاضر ہوتے اور لڑائی خوش ہوتی اور مدد آتی ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ نعمان نے کہا کہ انہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میری آنکھ ہٹندی کرے ساتھ فتح کے کہ انہیں اسلام کی عزت ہو اور کفر کی ذلت یہ مسلمانوں نے کافروں پر حملہ کیا اور بعد از لڑائی کے کافروں کو شکست ہوئی اور ذوالجناحین اپنے خچر سفید سے لڑا اور اسکا پیٹ پیٹ گیا اور اسلام کی فتح ہوئی اور یہ واقعہ سنہ انیس یا اکیس میں تھا اور اس حدیث میں فضیلت ہو واسطے نعمان کے اور معرفت میغرہ کی ساتھ حرب کو اور قوت نفس اُسکے کی اور فصاحت اور بلاغت اسکی کی اور تحقیق شامل ہے یہ کلام و خبر اسکا اور بیان حالات دنیاوی اُنکے کہ کہانے سے اور پہننے سے اور اوپر حالات دینی اُنکے کی پہلی بار اور دوسری بار اور اوپر اعتقاد اُنکے کے توحید اور رسالت اور ایمان بالمعاذ لے اوپر بیان ہجرات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خبر دینے آپ کے ساتھ غلب چیزوں کے اور مطابق ہونا اُسکا واسطے واقعہ کے اور ہمیں فضیلت مشہور

شہر مشہور ہے عراق میں اور فرض خمس میں پہلے گزر چکا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں کے لوگوں سے صلہ کی تھی اور نیز جزیرہ مقرر کیا تھا اور کتاب الشرب میں اس حدیث کی شرح میں گزر چکا ہے کہ مرواساتہ جاکیرہ جو واسطہ انصاف کے خاص کرنا انکار ہے ساتھ اس چیز کے کہ حاصل ہو جزیرہ لنگے سے اور خراج لنگے سے مالک کرنا اگر وہ اسکی کا اس واسطہ کہ صلہ کی زمین نہ تقسیم کی جاتی ہے اور نہ جاکیرہ دیکھا جاتی ہے (فتح) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ تَنَاوِلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنِي رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدَرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي لَوْ قَدْ جَاءَ نَامِلُ الْبَحْرَيْنِ قَدْ أُعْطِيَكَ هَكَذَا أَوْ هَكَذَا وَهَكَذَا أَفَلَمْ تَفِضْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَنْ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّةٌ فَلْيَأْتِنِي فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ قَالَ لِي لَوْ قَدْ جَاءَ نَامِلُ الْبَحْرَيْنِ لَأُعْطَيْتُكَ هَكَذَا أَوْ هَكَذَا فَقَالَ لِي احْتِمْ غَنَوْتُ خُتَمَةً فَقَالَ لِي عِدَّةَا فَعَدَّ نَهَا فَادَّاهِي خَمْسَانَةَ فَأَعْطَانِي الْفَاوْخَمْسَانَةَ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْعِزِّ بْنِ صَهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَ أَنْتَ رَوَيْتُهُ فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ الْكُتْمَالُ إِنِّي بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطِنِي إِنِّي قَادَيْتُ لِقَبْرِهِ وَقَادَيْتُ عَقِيلًا فَقَالَ حَدِّثْنِي فِي تَرْوِيهِ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُولُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَقَالَ أَمْرُ بَعْضَهُمْ يَرْفَعُهُ عَلَى قَالَ لَا قَالَ فَارْفَعُهُ أَنْتَ عَلَى قَالَ لَا فَتَرْمِيهِ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُولُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَقَالَ أَمْرُ بَعْضَهُمْ يَرْفَعُهُ عَلَى قَالَ لَا قَالَ فَارْفَعُهُ أَنْتَ عَلَى قَالَ لَا فَتَرْمِيهِ ثُمَّ احْتَمَلَ عَلَى كَاهِلِهِ ثُمَّ انْطَلَقَ فَمَا زَالَ يَتْبَعُ بَصَرَهُ حَتَّى خَفِيَ عَلَيْهِ الْحُجَبَاءُ مِنْ حُرُصِهِ فَمَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَمَّ مِنْهَا رَدُّهُمْ تَرْجَمَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سَ مِنْ رِوَايَتِهِ أَنَّكَ حَضَرْتَ سَلَةَ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ فَرَمَا يَتَمَاكَ أَكْرَهَاءُ يَأْسُ بَحْرَيْنَ مَالٍ أَوْ يَكَا تَوْ مِينَ تَجْمَلُ دُونَكَ اسطرح اس طرح یعنی دونو ناتہ بہر بہر کے تین بار دونکا سوجب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا اور بحرین کے ملک سے مال آیا تو صدیق اکبر نے کہا کہ جس سے حضرت سلعہ اللہ علیہ وسلم نے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو تو چاہے کہ میرے پاس آوے سو میں لنگے پاس آیا تو میں نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ اگر بحرین کے ملک سے ہمارے پاس مال آوے گا تو البتہ میں تجھ کو دوں گا اس طرح اور اس طرح اور اس طرح تو صدیق نے کہا کہ اپنا انجلا بہر اور گن تو میں نے انجلا بہر کے انکو گنا تو آگاہان یا پنج سو درہم تھے تو مجھ کو ایک ہزار یا پنج سو درہم دیے اور کہا ابراہیم نے عبد العزیز سے اس نے روایت کی انس سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کچھ اس بحرین سے مال آیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو مسجد میں فلو اور تہادہ اکثر مال کہ حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تھا تو نگاہان عباس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہا کہ یا حضرت مجھ کو مال کی بجائے پس تحقیق میں بدلا دیا تھا اپنی جان سے اور بدلہ دیا تھا عقیل سے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لو جو قدر اٹھا سکو تو عباس نے دلوں نات سے اپنے کپڑے میں لٹا لاپہرا سکو اٹھانے لگے تو اٹھانے کو تو عباس نے کہا کہ کسی کو حکم کیجیے کہ مجھ کو اٹھوا دی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نہیں حکم کرتا یعنی بلکہ جتنا خود اٹھا سکے اٹھالے عباس نے کہا کہ آپ ہی مجھ کو اٹھوا دیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نہیں اٹھواتا تو عباس نے اس سے کچھ مال نکال ڈالا پھر اس کو اٹھانے لگے سو نہ اٹھا سکے تو کہا کہ یا حضرت کسی کو حکم کیجیے کہ مجھ کو اٹھوا دی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عباس نے کہا کہ آپ ہی مجھ کو اٹھوا دیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نبی عباس نے اس سے کچھ مال اور نکال ڈالا پھر اس کو اپنے موندھے پر اٹھا کر چلے سو مہینہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھتے ہی بیان تک کہ ہم سے چپ گنہ واسطہ تعجب کرنے کی اس کی حرص سے سو نہ کھڑ ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حالانکہ وہ ان سے کوئی دم ہم تھا ف اور ایہ عطف جزئیہ کافی پر پس عطف عام کا ہے خاص پر اور شافعی وغیرہ علمائے کہا کہ وہ مال ہے جو حاصل ہو واسطہ مسلمانوں کے اس قسم کے نہیں دوڑائی اس پر مسلمانوں نے گھوڑے اور اونٹ اور حدیث ان کی معلق مشر ہے سائے اسکے کہ راجع ہے طرف نظر امام کی جتنا چاہے زیادہ دیکھو اور تحقیق گزر چکا ہے خمس میں کہ جمال بحرن سے آیا تھا وہ جزئیہ کا مال تھا اور یہ کہ صرف جزئیہ کا مصرف ہے کا ہے اور پہلے گزر چکا ہے بیان اختلاف کا مصرف ہے میں اور یہ کہ بخاری اختیار کرتا ہے کہ وہ امام کی نظر کی طرف ہو جس کو چاہے دیکھو اور عبد الرزاق نے حدیث طویل میں روایت کی ہے کہ جب عباس نے اور علی بن عمر بن عباس جب گئے آئے تو عمر بن نے یہ آیت پڑھی ما فاء اللہ علی رسولہ من اهل الحق الا ینس کہہ کہ اس آیت نے سب مسلمانوں کو پورا کر لینے اس آیت میں سب مسلمانوں کو دنیا نہ کو رہے پس نہیں باقی رہا کوئی نکر کہ واسطہ اسکے حق ہے یہ اس کے نکر لیجئے وہ لوگ جس کے نام مالک ہوئے لوندی غلام ابو عبیدہ نے کہا کہ حکم نے کالود خراج اور جزئیہ کا ایک ہے اور ملحق ہوتا ہے سادہ اسکے وہ مال جو ان سے لیا جاتا ہے عشر سے جبکہ تجارت کریں اسلام کے شہروں میں اور وہ حق ہے سادہ مسلمانوں کا عام کیا جاوے سادہ اسکے فقیر اور مالدار کو اور عطا کی جاوے اس سے لڑنے والوں پر اسنفق دیا جاوے مال بحرن کو اور جو حاجت کہ پیش آوے امام کو تمام اس قسم سے کہ اس میں بہتری مسلمانوں کی اور سلام کی ہے اور اختلاف کیا ہے اصحاب نے بیچ تقسیم فائے پس ابو بکر کا مذہب برابری کرنی ہے اور یہی ہے قول علی رضہ کا اور عطا کا اور اختیار شافعی کا اور مذہب عمر اور عثمان رضہ کا تفصیل ہے یعنی کم و بیش دنیا اور یہی ہے قول مالک کا اور کو فیون کا مذہب یہ کہ یہ امام کی رائے کے سپرد ہے اگر چاہے تو برابر رہے اور اگر چاہے تو کم و بیش دیکھو اور ابن بطال نے کہا کہ باب کی

ایک جانتے ہیں مگر تھوڑے ایمن سے اور باوجود اسکے حکم کیا ساء نکالنے لگے کہ تو ان کے سوا اور کا فروں کا
نکارنا بطریق اولے جائز ہوگا (فتح) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنْظِرُونِي
عَنْ أَبِي عَنِّي إِلَى هَرِيرَةَ قَالَ بَيَّعَ خُنْزِي الْمَسْجِدَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْظِرُونِي
إِلَى يَهُودٍ فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا جِئْنَا بَيْتَ الْمِدْرَاسِ فَقَالَ أَسْلِمُوا أَسْلِمُوا وَأَعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ
وَرَسُولِهِ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَجْلِبَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَرْضِ فَمَنْ يَجِدُ مِنْكُمْ عَمَلًا شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَلَا تَأْكُلُوا
أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ ترجمہ البوریہ سے روایت ہو کہ جس حالت میں کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ مسجد میں ہو کہ ناگہان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نکلے سو فرمایا کہ یہودی کی طرف چلو سو ہم نکلے یہاں تک کہ
جب ہم مدرسے میں آئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام قبول کرو تا کہ تم دین و دنیا میں سلا
ہ ہو اور جان لو کہ تمہاری زمین اللہ اور اسکے رسول کی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ تم کو اس میں یعنی عرب کی
زمین سے نکال دوں سو جو شخص کہ تم لوگوں میں سے اپنا کچھ مال یا دو تو چاہیے کہ اسکو بیچ ڈالے یعنی
جس پر تم میں سے دشوار ہو چھوڑنا کسی چیز کا جس کا نقل کرنا دشوار ہو تو اسکو اسکے بیچنے کی اجازت نہیں تو جان لو
کہ زمین اللہ اور اسکے رسول کی ہے ف اور ظاہر یہ ہے کہ یہ یہودی بقیات ہی ہوں گے پیچھے رہو دینے میں بعد
نکال دینے بنی قریظہ اور قرظہ اور نصیر کے اس واسطے کہ وہ البوریہ کے اسلام سے پہلے تھا اور البوریہ تو فتح
خیبر کے بعد آئے تھے جیسا کہ مغازی میں آویگا اور تحقیق برقرار رکھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی خیر کو
اس شرط پر کہ زمین میں محنت مزدوری کریں لکھا مقدم اور دوسرے دستور قائم رہے یہاں تک کہ جدا وطن کیا
انکو عمر بنی یا احتمال ہے کہ یہودی خیر سے کچھ لوگ مدینے میں باقی رہے ہوں اعتماد کرنے والے اوپر رضا
کے ساتھ باقی کہنے لگے کہ واسطے محنت کو بیچ زمین خیبر کے پیر انکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے
میں رہنے سے بالکل منع کر دیا (فتح) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي مَسْلَمَةَ الْأَحْوَلِ
أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ يَوْمَ الْاِخْتِيسِ وَمَا يَوْمَ الْاِخْتِيسِ ثُمَّ بَكَى حَتَّى بَلَ دَمْعُهُ
أَخْضَهُ قُلْتُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ وَمَا يَوْمَ الْاِخْتِيسِ قَالَ أَشْتَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجْعُهُ
فَقَالَ أَسْوَئِي بِكَفِّ الْكُتُبِ لَكُمْ لَنَا بِالْأَنْصَارِ أَعْدَاءُ أَبَدًا فَنَادَوْا عَنَّا وَلَا يَبِيعُ عِنْدَ بَنِي تَارَعٍ
فَقَالُوا مَا لَهُمْ أَسْتَفْهَمُوا فَقَالَ دَرُّوْنِي الَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونِي إِلَيْهِ فَأَمَرَهُمْ بِثَلَاثٍ فَقَالَ
أَخْبِرُوا الْمَشْرِكِينَ مِنْ حَبْرَةَ الْعَرَبِ أَعِزُّوا الْوَفْدَ بَنِي مِثْلَ كُنْتُ أَعِزُّهُمْ وَالثَّالِثَةُ إِمَّا أَنْ سَكَتَ
عَنْهَا وَإِمَّا أَنْ قَالَهَا فَدَسَّيْنَهَا قَالَ سَفِيَانُ هَذَا مِنْ قَوْلِ سُلَيْمَانَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جَبْرِ
کہ انہوں نے کہا کہ دن بیچ شبنے کا اور کیا تھا دن بیچ شبنے کا پھر رملے لگو یہاں تک کہ انکی انسون کی پتھر تر ہونے

یسے کہا اسی ابو عباس کیا ہے دن پنج شنبے کا کہا اُس نے کہ اح بن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بیاری کی نہایت
 شدت ہوئی اور درغالب ہوا تو فرمایا کہ میرے پاس کاغذ لاؤ کہ میں تمہاری واسطے نوشتہ لکھ دوں تاکہ تم اس تحریر
 کو بعد کہی نہ بہکو تو اصحاب کاغذ لانے نہ لانے میں جھگڑنے لگو اور پیغمبر کے پاس جبکہ نالائق نہیں پیر اصحاب نے کہا
 کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے کیا در سے زبان قابو میں نہیں رہی اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
 پھر تحقیق کر دیا یہ سبغہام نکالی ہے گویا کہ انہوں نے انکار کیا اُس شخص پر جو کہتا تھا کہ نہ لکھو یعنی نہ ٹھہراؤ اسکو
 مانند امر اسکی جیسی زبان قابو میں نہ ہو تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب مجھکو نہ چھیڑو جس میں اب میر
 مشغول ہوں بہتر ہے اُس سے جسکو تم پوچھتے ہو تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو تین چیز کا حکم کیا سو فرمایا کہ
 مشرکوں کو عرب کو ناپوسے نکال دیجو اور ایلیچوں سے سلوک کیا کرنا جیسے میں کیا کرتا تھا اور تیسری چیز سے یا تو آپ
 چپ رہنا اور یا میں اسکو بھول گیا ہوں ہفت اور غرض اس حدیث سے یہ قول آپ کا ہے کہ نکالو دشروں کو عرب کے
 ناپوسے اور طبری نے کہا کہ اس حدیث کو معلوم ہوا کہ امام پر لازم ہے نکالنا ہر اُس شخص کا جو اسلام کے سوائے
 کوئی اور دین رکھتا ہو ہر شہر سے کہ اُسپر مسلمان قہر سے غالب ہوں جبکہ مسلمانوں کو انکی ضرورت نہ ہو مانند عمل
 زمین کی اور مانند اسکی اور سچے شہر یا غمر نے جسکو شیر یا سواد اور شام میں اور گمان کیا اُس نے کہ نہیں غاصی
 یہ سائے ناپو عرب کو ملکہ ملحق ہے ساتھ اس کے وہ شہر کہ ہوا پر حکم اس کے کو کیا اب اِذَا عَدَا الْمُشْرِكُونَ فَلْيَسْلُمُوا مِنْهُمْ
 یعنی عنہم جب تک کہ مسلمانوں کے ساتھ دغا گرین تو کیا ان سے معاف کیا جاوے اور نہیں جزم کیا جائی
 نے ساتھ حکم کے واسطے انہار کرنے کو طرف اُس چیز کی کہ واقع ہوئی ہے اختلاف سے یہ عقاب کرنے اُس عورت
 کو جس نے زہر اودہ بکری ہدیہ بھیجی تھی (فتح) حَلَّ ثَمَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ ثَمَّ الْيَتَّى سَعِيدُ الْقُضَيْي
 عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ حَبْرَاءُ هَدَيْتَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَّاءَ فَبَاسَمَهُ فَقَالَ لَيْتَنِي
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْمَعُوا لِي مَنْ كَانَ هُنَا مِنْ يَهُودٍ فَيَجْعَلُوا لِي سَائِلَكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَضَلَّكُمْ
 صَادِقِي عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَبْوَلَكُمْ قَالُوا فَلَا نَقَالَ لَكَ نَعَمْ بَلْ
 أَبْوَلَكُمْ فَلَا نَقَالَ أَصَدَقْتَ قَالَ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِي فَجَعَلُوا نَعَمْ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ وَإِنْ كَذَبْنَا عَرَفْتَ
 كَذَبْنَا كَمَا عَرَفْتُمْ فِي آيِنَا فَقَالَ لَهُمْ مَنْ أَهْلُ الْكَافَرِ قَالُوا أَكُونُ فِيهَا يَسِيرًا أَنْتُمْ تَخْلُقُونَا فِيهَا فَقَالَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنُوا فِيهِ مَا وَاللَّهِ لَا تَخْلُقُكُمْ فِيهِ أَبَدًا أَنْتُمْ قَالُوا هَلْ أَنْتُمْ صَادِقِي عَنْ شَيْءٍ
 إِنْ سَأَلْتُمْ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هَذِهِ الشَّاةِ سَمًا فَقَالُوا نَعَمْ قَالَ مَا حَمَلْتُمْ
 عَلَى ذَلِكَ قَالُوا أَرَدْنَا أَنْ كُنْتَ كَذَابًا لَسْتَ بِمِنْكَ وَإِنْ كُنْتَ بَيْتًا لَمْ يَضُرَّكَ تَرْجَمَةُ الْبُهْرَةِ مِنْ رُتَبِ
 ہو کہ جب خیر فتح ہوا تو ایک بکری زہر اودہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ بھیجی گئی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اسخبران نے کہا یہ سلیمان کا قول ہے

عن ابن عباس

کہ یہاں کے سب یہودیوں کو میرے پاس حیر کر دو تو سب یہودی آپ کو پاس جمع کیے گئے تو فرمایا کہ میں تم سے ایک بتا
 پوچھتا ہوں کیا تم انہیں سچ بولو گے یہود نے کہا ہاں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے فرمایا کہ کون ہے جو باپ
 تمہارا انہوں نے کہا کہ فلا نا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ تم جو بڑے ہو بلکہ تمہارا باپ فلا نا ہے انہوں نے کہا کہ
 آپ سچ ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں تم سے کچھ پوچھوں تو کیا تم انہیں سچ بولو گے تو یہود نے کہا کہ
 ہاں اے ابوالقاسم اگر ہم جھوٹ بولیں گے تو آپ ہمارے جھوٹ کو پہچان لیں گے جیسے کہ اپنے اسکو ہمارے باپ کی
 نسبت میں پہچانا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دفعی کون ہیں تو یہود نے کہا کہ ہم تھوڑے دن دو روز میں
 رہیں گے پہر ہمارے پیچھے تم دفعی میں داخل ہو گے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو رہو اس میں قسم ہے
 الہی کی ہم تمہاری پیچھے کہیں دفعہ میں انہیں جاوینگے پہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں تم سے کچھ
 پوچھوں تو کیا تم سچ بولو گے تو انہوں نے کہا کہ ہاں اے ابوالقاسم فرمایا کہ تم مٹاؤ اس بکری میں زہر ڈالو اسے تو انہوں
 نے کہا کہ ہاں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا چیز ملے اس پر باعث ہوئی یہود نے کہا کہ ہم نے چاہا تھا
 کہ اگر آپ محاذ اللہ جوئے ہوئے تو ہم آپ کو آرام پادیں گے اور اگر آپ پیغمبر ہونگے تو آپ کو ضرر نہ کرے گا ف اس قدر
 کی طرح سخاوت میں آویگی **باب** دُعَا اَیْمَانِ عَلَیْ مَنْ نَكَتْ عَمْدًا اَبَدًا رَکُنِیْ اِمَامَ کِی اِمَامَ کِی اِس شخص پر جو
 عہد کو توڑ دے **حَدَّثَنَا ابُو النُّعْمَانِ ثَنَا نَابِیْتُ بْنُ یَزِیْدٍ ثَنَا عَاصِمٌ قَالَ سَأَلْتُ اَلسَّائِعِیْنَ الْقَنُوتِ**
قَالَ قَبْلَ الزُّكُوفِ فَقُلْتُ اِنَّ فُلَانًا یُرْعَمُ اَنْتَ قُلْتَ بَعْدَ الزُّكُوفِ فَقَالَ کَذِبٌ لَمْ یُحَدِّثْ عَنِ النَّبِیِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَتَلَ شَہْرَ الْبَعْدِ الزُّكُوفِ یَدْعُو عَلَیْ اَحِبَّاءٍ مِنْ بَنِیْ سُلَیْمٍ قَالَ بَعَثَ اَبَیْہَا
اَوْ سَبِیْعَیْنِ یُشَکُّ فِیْہِ مِنَ الْفَرَارِ اِلَیْ اَنَا یَسُ مِنْ الْمُشْرِکِیْنَ فَعَرَضَ لَہُمْ هُوْلًا فَفَقَلُوْہُمْ وَکَانَ
بَیْنَهُمْ وَبَیْنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَمْدٌ فَمَا رَاَیْنَاهُ وَجَدَ عَلَیْ اَحَدٍ مَا وَجَدَ عَلَیْہِمْ تَرْجَمَہُ
 عاصم رضی روایت ہے کہ انہوں نے کوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے کہ حکم پوچھا تو میں نے کہا کہ فلا نا گمان کرتا ہے کہ تو نے
 کوع سے پیچھے کہا ہے تو انس نے کہا کہ وہ جھوٹا ہے پھر انس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان
 کی کہ آپ نے ایک مہینہ قنوت پڑھی بعد کوع کے بد دعا کرتے تھے نبی سلیم کی ایک جماعت پر انس نے کہا کہ حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس یا ستر قنوت پڑھ کر کون کی طرف بھیجے پس لگے آئے انکو یہ کافرین جبکہ ہونے
 بیرونہ میں تو کافروں نے انکو مار ڈالا اور ان کافروں کے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان عہد تھا
 سو میں نے حضرت صلی اللہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ کسی پر غناک ہوئی ہوں جیسا کہ پڑ غناک ہوئے
ف اس حدیث کی شرح کتاب الوتر میں گذر چکی ہے **باب** اَمَانَ النَّسَاءِ وَجَوَارِہِیْنَ **باب** ہر بیان
 بین امان دینے عورتوں کے اور پناہ دینے اُنکے کو **حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوسُفَ اَنَا مَالِکٌ عَنْ**

سوفالہ نے انکا قتل کرنا شروع کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہی میں تیرے دو بیویزاری کرتا ہوں
خالد کے قتل سے وہ ایک ٹکڑا ہے حدیث دراز کا پوری حدیث آئندہ آوے گی اور اسکا حاصل یہ ہے کہ خالد نے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ایک قوم کے ساتھ جہاد کیا اور انکو اسلام کی دعوت کی تو انہوں نے کہا
صبا نا یعنی ہم مدین ہوں اور اراکمی یہ تھی کہ ہم اسلام لائیں اس واسطے کہ اگر مسلمانوں کو مدین کہتے تو
تو خالد نے لے لے یہ بات قبول کی اور انکو قتل کیا بنا بر ظاہر لفظ کے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی تو
اپنے اسپر انکار کیا پس دلائل کی اس نے اسپر کہ کفایت کی جاوے ہر قوم سے سارے اس چیز کے کہ بیچانی جاوے
زبان انکی سے اور تحقیق محدود کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ سچا جہاد اسکے کو اور نہ بد لیا اس سے اور ان
نے کہا کہ ہمیں اختلاف ہی ہمیں کہ حاکم جب حکم کرے جو سارے جو کہے یا برخلاف قول اہل علم کے تو وہ مردود ہے
دلیکن نظر کی جاوے پس اگر ہو بطور اجتہاد کے تو گناہ ساقط ہے اور یہ ضمان لینے بد لیس لازم ہے سب سے
نزدیک اکثر کے اور کہا ثقی اور اہل امی اور احمد اور اسحاق نے کہ جو چیز کہ ہو قتل میں یا زخم میں تو بیت المال
میں ہے اور کہا افداعی اور شافعی اور ابو حنیفہ کے دونوں مصاحبوں نے کہ اسکا بدلہ عاقبت پر ہے اور کہا ابن
لے کہ زمین لازم آتی اس میں ضمان اویہ ان جگہوں کو ہے جن میں تسک کیا جاتا ہے کہ نجاری ترجمہ باندہا کر
ساتھ بعض ان چیزوں کے کہ شام ہوئی ہیں حدیث میں اگرچہ وارد نہیں کرتا انکو ترجمہ میں پس تحقیق اس باب
باندہ سارے قول اپنے کو صبا نا لکھ سکوا ورنہ نہیں کیا اور اتنا کیا ہے اس نے سارے ٹکڑے اس حدیث کو جس میں
یہ لفظ وارد ہو ہے (فتح) وَقَالَ عُمَرُ اَذَا قَالَ مَا تَرَسُ فَقَدْ اَمَنَ اِنَّ اللَّهَ يَكْفِيهِمْ اَلْاَلْسِنَةَ كُلَّهَا یعنی
اور کہا عمر فاروق نے کہ جب کہو سلمان عجمی کا کو کہ نہ ڈرے فارسی زبان میں تو اس نے اسکو امن دیا تھو
اور سب بالفن کو جانتا ہے یعنی پس فارسی زبان میں ہی امن دینی جائز ہوگی وَقَالَ تَكَلَّمُ لَا بَأْسَ لِيْ بِهِنَّ
عمر فاروق نے کہا کہ کلام کر کوئی ڈر نہیں فارسی زبان سے روایت ہو کہ جب ہم نے تتر کو محاصرہ کیا تو اتر پڑا
وہ حکم عمر رضہ کے موجب اسکو عمر کے پاس لایا گیا تو صاف کلام نہ کر سکا تو عمر رضہ نے کہا کہ کلام کر کوئی ڈر نہیں اوپر
بترے اور یہ عمر رضہ سے امن دینا تھا اویہ کہا کہ خدا سب بالفن کو جانتا ہے تو کہتے ہیں کہ دنیا میں کل بہتر
زبان میں سولہ سام کی اولاد میں اور ماہنداسکی تمام کی اولاد میں اور باقی یافت کی اولاد میں (فتح) کابا
الْمَوَادِعِ وَالْمَصَالِحِ مَعَ الْمُشْرِكِينَ بِالْمَالِ وَغَيْرِهِ وَانَّمَنْ لَمْ يَفِ بِالْعَهْدِ صِلْ كُنْ اَوْ بَرِّكْ كُنْ
راعی کے اور صلہ کنی سارے مشرکوں کے مال وغیرہ پر لینے مانند قیدیوں کی اور گناہ اسکا جو عہد کو پورا نہ کرے
وَاِنْ جَهِلُوا السَّلَامَةَ فَاجْتَمِعُوا وَلَوْ كَلَّ عَلَى اللَّهِ اِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ یعنی اور خدا نے فرمایا کہ اگر وہ جہل
صلح کو تو یہی جب تک سی طرف اور بہرہ و سارے پریشک وہی ہے سنتا جانتا ہے یعنی یہ امت دلائل

کرتی تے ساو پرصاحت کوسا مشرکین کے اور معنی شرط کے آیت میں یہ بین کہ امر ساتھ صلح کے مقصد سے سادہ ہو
 جبکہ ہونا نفع واسطے اسلام کے مصالحت اور جبکہ اسلام کفر پر غالب ہو اور مصالحت میں کوئی مصلحت ظاہر نہ ہوتو
 اس وقت صلح نہیں (فتح) **حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ كَثْرَةَ هُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ تَنَايَحِي عَنْ بَشَائِرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ**
سَهْلِ بْنِ يَاقِي خْتَمَةَ قَالَ انْطَلَقَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ وَخِيَصَّةُ بْنُ مُسْعُودٍ بِنِ زَيْدٍ إِلَى خَيْبَرَ وَهِيَ
يَوْمَئِذٍ مَدِينَةٌ فَتَفَرَّقَا فَاتَى خِيَصَّةُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَهْلٍ وَهُوَ يَكْشُطُ فِي دَمِهِ قِتِيلًا وَقَدْ نَزَّ
لَهُمْ قَدْرَمُ الْمَدِينَةِ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَخِيَصَّةُ وَخِيَصَّةُ ابْنُ مُسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ لِبَنِي كَبْرٍ وَهُوَ أَحَدُ الْقَوْمِ فَسَلَّتْ
فَتَكَلَّمَا فَقَالَ اتَّخِذُوا وَاسْتَفْقُوا دَمَ فَإِنَّكُمْ أَوْصَاحِبُكُمْ قَالُوا وَكَيْفَ خَلَفَ وَلَمْ نَسْمَعْ
وَلَمْ نَرَأِ قَالَ فَتَبَرُّكُمْ يَوْمَ الْخَيْبَةِ يَوْمَ الْخَيْبَةِ فَأَخَذَ إِيمَانُ قَوْمٌ كَفَارًا فَخَلَعَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ ترجمہ سہل بن ابی ختمہ سے روایت ہے کہ عبدالمہدی بن سہل اور خیسفہ
 مسعود و نوخیر میں گئے اور خیر والوں سے اس دن صلح ہوئی مسعود و نوخیر ابھو گئے یعنی میرے لئے ہوئے
 ایک کسی طرف چلا گیا اور ایک کسی طرف تو خیسفہ عبدالمہدی کے پاس آیا وہ اپنے خون میں تڑپتا تھا حال
 میں کہ مارا گیا تھا تو اس نے اسکو دفنایا پھر مدینہ میں آیا پھر چلا عبد الرحمن بن سہل نے بہائی مقتول کا اور
 اور حویصہ بن مسعود کو طرف حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تو عبد الرحمن کلام کرنے لگا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کہ مقدم کر بٹے کو مقدم کر بٹے کو لینے جو تجھ سے بڑے ہے اسکو کلام کرنے دو اور وہ تینوں کے
 چھوٹا تھا تو عبد الرحمن چپے ہاتھ کلام کیا حویصہ نے لینے دعویٰ کیا خون کا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کہ کیا تم قسم کہاتے ہو اوستحی ہوئے ہو اپنے قاتل کے خون کے یا فرمایا اپنے ساتھی کے تو انہوں نے
 کہا کہ ہم کس طرح قسم کہیں اور حالانکہ ہم حاضر نہ تھے اور نہ ہم نے کسی کو دیکھا فرمایا کہ پاک ہونگے یہود و عجمی
 تمہارے ساتھ قسموں بچاؤں مردوں کے تو انہوں نے کہا کہ ہم کافروں کی قوم سے کس طرح قسمیں لیں
 یعنی انکی قسموں کا کیا اعتبار ہے تو دیت دی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکی اپنے پاس سو ف اور
 غرض اس سے یہ قول اسکا ہے کہ وہ خیر کی طرف چلا اور اس وقت اُس نے صلح ہوئی اور یہ جو کہا کہ حضرت صلے اللہ
 علیہ وسلم نے اپنے پاس سے اسکی دیت دی تو مہلب نے اُس سے بھجھایا کہ یہ موافق ہے قول اُسکے کو
 ترجمہ میں کہ صلح کرنی ساتھ مشرکوں کے مال پر پس کہا اُس نے کہ سوا اُسکے نہیں کہ دیت دی اسکو حضرت صلے
 اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے واسطے الفت دلائے یہود کے اور واسطے امید مسلمان ہونے انکے کو اور مہلب
 کے اس قول کو رد کرتی ہے وہ چیز کہ نفس حدیث میں ہے غیر اس طریق میں کہ کردہ جانا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم

نے یہ کہا بطل کرین خون اسکا پس تحقیق میں شعر ہے کہ سبب شہید کے کادیت کو اپنے پاس ہو تھا خوش کرنا و سطر
 دلوں اہل اسکے کو اور احتمال ہے کہ جو ہر ایک نے وفات سے سبب واسطے اسکے اور ساتہ اسکے تمام ہوگا ترجمہ اور ایسر اصل
 مسئلے کا پس اختلاف کیا گیا ہے سچ اسکے پس کہا اور داعی سے کہ صلح کرنی امام حسین کی ساتہ اہل حرب کے مال پر کہ ادا
 کری اسکو طرف اہل حرب کی جائز نہیں مگر ضرورت ہو مانند اعراض کرنے مسلمانوں کی لڑائی انکی سے کہا اس نے اور
 نہیں ڈر ہے یہ کہ صلح کرو اسے غیر شے پر یعنی بغیر کسی چیز کے کہ ادا کریں انکو طرف انکی جیسا کہ واقع ہوا حدیبیہ میں اور
 کہا شافعی نے کہ جب ضعیف ہوں مسلمان مشرکوں کی لڑائی سے تو جائز ہے صلح کرنی اسے بغیر کسی چیز کے کہ دین
 انکو اس واسطے کہ قتل واسطے مسلمانوں کے شہادت ہو اور سلام زیادہ تر عزت والہ ہے اس سے کہ دیا جاوے کچھ
 مال مشرکوں کو ایسے کہ باز رہیں اسے مگر یہ حال خون مسلمانوں کے واسطے بہت ہو نہ دشمنوں کے اسوہ سطر
 یہ ضرورتوں سے ہو اور اسی طرح جب قید کیا جاوے کوئی مرد مسلمان پیش خلاص ہو مگر ساتہ بدلے کو تو جائز ہے اور
 ایسے قول بخاری اور کذا گندہ اس شخص کا کہ پورا کرے عہد کو پس نہیں باب کی حدیث میں وہ چیز کہ شعر ہو ساتہ اسکے
 اور قسامت کی بحث آئندہ آوے گی فقہ کا باب فضائل الوفا والعهود باب ہویان میں فضیلت پورا کرنے
 عہد کے حدیث تنہا یحییٰ بن یحییٰ بن النعمان عن یونس بن عیینہ عن ابن شہاب عن عیینہ عن عبد اللہ
 ابن عیینہ عن خبرہ عن عبد اللہ بن عباس عن خبرہ ان اباسمیان بن حرب بن امیۃ خبرہ ان ہرقل
 ارسل الیہ فی ریک من فراتس کاو الخیار بالتسام فی الذلۃ الی ما ذر فیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اباسمیان فی الثمار فراتس ترجمہ سمیان بن حرب روایت ہو کہ ہرقل نے جھکو بلا بیجا مع چند سواروں قریش
 کو کہ شام کے ملک میں سوداگر ہو اس مدت میں جمین حضرت علی المدینیہ وسلم نے ابوسمیان اور کفار قریش سے
 صلح کی ہوئی تھی ف ابن بطال نے کہا کہ اشارہ کیا ہے بخاری نے ساتہ اسکے کہ وغاہر است کو نزدیک قیچہ اور
 مذموم ہے اور یہ پیغمبروں کی صفوں سے نہیں کہ ابی ہل یغفر عن الذی قی اذا استخس باب ہے بیان میں کہ
 کہ کیا سفا کیا جاوے ذمی کافر سے جبکہ جادو کر ہو ف ابن بطال نے کہا کہ قتل کیا جادو جادوگر اہل عہد کا
 ولیکن عقاب کیا جاوے مگر یہ کہ اپنے جادو سے قتل کری پس قتل کیا جادو یا کوئی بدعت نکالے پس مواخذہ کیا
 جادو ساتہ اسکے اور یہی قول ہے جمہور کا اور مالک نے کہا کہ اگر دخل کر و ساتہ سحر اپنے کے ضرر کو مسلمان پر تو ٹوٹ
 جاتا ہے عہد اسکا ساتہ اسکے اور نیز مالک نے کہا کہ قتل کیا جادو یا سحر کو اور نہ توبہ کرایا جادو اور یہی قول ہے احمد کا
 اور ایک جماعت کا اور وہ نزدیک انکو مانند ذبیق کی ہے (فتح) وقال ابن ذہب أخبرنی یونس بن عیینہ عن ابن
 شہاب قال سئل عن ما من سکر من اهل العہد قتل قال بلخنا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم قد صنعہ کہ ذلک فاکم یقتل من صنعہ وکان من اهل الکتاب یعنی یونس سے روایت ہے

کسی نے ابن شہاب کو چھوڑا کہ اس شخص پر کہ جادو کر محمد والوں سے قتل ہے یعنی کیا اسکو مار ڈالنا جائز ہے ابن شہاب نے کہا کہ یہ سوچو یہ کہو یہ خبر کہ کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جادو کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جادو کر کو قتل نہ کیا اور تمنا وہ اہل کتاب سے و کرانی نے کہا کہ ترجمہ باندہ بخاری نے ساتھ لفظ ذمی کے اور سوال کیا کیا زہری ساتھ لفظ اہل عہ کے اور جواب دیا ساتھ لفظ اہل کتاب کو پس دونوں پہلے متقارب میں اور اہل کتاب پس مراد اسکی انین سے وہ شخص ہے جسکے ساتھ عہد ہوا ولہذا لغش الامر میں اسطرح تھا ابن بطلان نے کہا کہ ہمیں حجت ہر واسطے ابن شہاب کو یہ قصہ اس شخص کے جس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جادو کیا تھا اس واسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ اپنے واسطے کسی سے بدلہ نہ لیتے ہو اور نیز اس واسطے کہ نہ ضرر کیا آپ کو جادو نے یہ کہ کسی چیز کے وحی کے امرون سے اور نہ آپ کو بدن میں اور سوا اسکے نہیں کہ عارض ہوئی تھی آپ کو کوئی چیز خیال سے اور یہ مانند اسکی ہے کہ ایک جن نے آپ کی نماز کو توڑنا چاہا پس نہ قدر ہوا اور اسکے اور سوا اسکے نہیں کہ یہ سوچتی آپ کو ضرر سحر سے وہ چیز کہ یہ سوچتی ہے جادو بخام سے تین کہتا ہوں کہ اسی واسطے ہمیں یہم کیا بخاری نے ساتھ حکم کے (فتح) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا يَحْيَى بْنُ هِشَامٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ حَتَّى كَانَ يُحْيِيكَ الْبِرَاءَةَ حَصَمَ شَيْئًا وَكَيْفَ يُصْنَعُ ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہو کہ ایک بار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو ہوا یہاں تک کہ آپ کو خیال ہوتا تھا کہ آپ ایک کام کر چکے اور حالانکہ اسکو نہ کیا ہوتا تھا اس حدیث میں معاف کر لے کا ذکر نہیں اور اشارہ کیا ہے بخاری نے ساتھ ترجمہ کے طرف اس چیز کی کہ واقع ہوئی ہے یہج باقی قصے کو کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صحت حاصل ہوئی تو فرمایا کہ میں مکروہ جانتا ہوں کہ لوگوں میں فتنہ انگیزی کروں اور اسکی باقی شرح طلب میں آویگی باب مَائِحِدٌ رَهْنُ الْعَذْرِ غَدَاور دغاسے ڈرانے کا بیان و قولی اللہ تعالیٰ وَاِنْ يُرِيدُوا اَنْ يَتَّخِذُواكَ وَانْ حَسْبُكَ اللَّهُ الْاَيَةُ هُوَ الَّذِي اَيَّدَكَ بِبَصَرِهِ وَبِالْمَوْتِ وَالْكَفَّ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ الْاَيَةُ یعنی اور عدلنے فرمایا کہ اگر کافر چاہیں کہ تمہکو دغا دیں تو تحقیق کافی ہے تمہکو اللہ آخر تک و اور اس کیت میں اشاعت ہر طرف اسکی کہ احتمال کہنا طلب دشمن کا واسطے صلح کے دغا کو نیز منع کرتا قبول کرنے کو حیکہ ظاہر ہو واسطے سلبا فتن کے بلکہ غم کیا جادو اور بدہر و سا کیا جادو اللہ پر (فتح) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَازِدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ لَيْثَ بْنَ عُبَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي نَدِيمٍ وَهُوَ فِي بَيْتٍ مِنْ أَدِيمٍ فَقَالَ اَعْلُذْ سَيِّئَاتِي يَدِي السَّاعَةَ مَوْتِي ثُمَّ فَتَحَ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ ثُمَّ مَوْتَانِ يَا خُدُّ فَيَكُمُ لَعْنَا حَصَ الْعَنَمِ ثُمَّ اسْتَفَاضَهُ الْمَالُ حَتَّى يُعْطَى الرَّجُلُ

مَائَةً دِيَارٍ فَيُظِلُّ سَاخِطًا ثُمَّ وَفَّيْنَاكَ الْكَافَّةَ بِبَيْتٍ مِنَ الْعَرَبِ الْأَدْحَلَةِ ثُمَّ هَذَانَا تَكُونُ
بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ فَيَعْدِرُونَ فَيَا لَوْ كُنْتُمْ تَحْتَ ثَلَاثِينَ غَايَةً كُلَّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ لَفَأَ
ترجمہ عوف بن مالک سے روایت ہو کہ میں جبکہ تبوک میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم چہرہ کے ایک تیر میں ہی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گرن کہ چہ چیز دن کو قیامت ہو پہلو
اول تو میری موت پہریت المقدس کا فتح ہونا پہرے میں زمری کا پڑنا جیسے پہرے کی زمری میں زمری پڑتی ہے
پہرے کی کثرت ہونی بیان تک کہ ایک مرد کو سوا شرفیان دیا ونگی پہرے بھی وہ ناغوش رہیگا یعنی کم سمجھ کر
پہرے نہ ہوگا عرب کا کوئی گہرائی نہ رہیگا جس میں وہ داخل ہوگا پہرے تہا دی اور دم والوں کے درمیان صدمہ کا ہونا
سو وہ دغا گینے تو دیر سے لڑنے آوینگے انہی علم کے نیچے ہر علم کے نیچے بارہ بارہ ہزار آدمی ہوگا یعنی نولاکھ
سائے ہزار کا لاکھ ہوگا کہتے ہیں کہ فراق رحمہ کی خلافت میں بیت المقدس کی فتح ہونے کو بعد عمواس
میں مری پڑی کہ انہیں کی ہزار آدمی مر گئے اور مال کی کثرت حضرت عثمان رحمہ کی خلافت میں ہوئی نزدیک فتوح
عظیمہ کے اور فتنہ جس کی طرف حدیث میں اشارہ ہے شروع ہوا سائے مقتول ہوئے عثمان رحمہ کے اور بدستور
فتنے بعد اسکے اور چھٹی نشانی ابھی واقع نہیں ہوئی اور ایک روایت میں ہے کہ عوف نے کہا کہ انہیں سے
بیت نشانیان واقع ہو چکی ہیں اور تین باقی ہیں اور نعیم کے فتنے میں واقع ہوا ہے کہ اخیر نشانی مہدی کے
وقت میں ہوگی اور پانچ ایک بادشاہ کے جو ہر قل کی ولاد سے ہوگا اور مہلجے کہا کہ اس حدیث کو معلوم
ہو کہ دغا قیامت کی نشانیوں سے ہوا و اس میں بیان ہے کہی چیز دن کا نبوت کی نشانیوں سے کہ انہیں سے
اکثر ظاہر ہو چکی ہیں ابن مہیر نے کہا کہ اسیر تصدیق کا پس نہیں واقع ہوا اب تک اور نہ ہکو یہ خبر پہونچی کہ مسلمانوں
نے میدان میں اس عدد کے سائے جہاد کیا ہو پس یہ ان امر دن کو ہے کہ ابھی واقع نہیں ہوئے اور اس میں نشانات
اور اشارت ہو اور یہ اس واسطے ہو کہ وہ دلالت کرتے ہیں کہ انجام واسطے مسلمانوں کو ہے باوجود کثرت لشکر کے
اور اس میں اشارت ہو طرف اسکی کہ مسلمانوں کا لشکر کی گنا زیادہ ہوگا (فتح) کیا ہے کَیْفَ يُنْبِئُکُمُ الْإِلهُ
أَهْلَ الْعَهْدِ كَطَرِجٍ بَیْرٍ عَابِدٍ عِدْ طَرَفِ اہل عہد کی وَفْوَلَهُ وَأَمَّا خَافَقٌ مِنْ قَوْمِ خِيَانَةٍ فَإِنَّهُ الْيَوْحُ
عَلَى سَوَادِ الْإِلَهِ یعنی اُو خدا نے فرمایا کہ اگر شہ کوڑ ہو ایک قوم کے دغا کا تو یہینک د طرف اہل عہد ان کا
برابر کے برابر اور یہ اس واسطے ہو کہ کسی کو انکو پاس پہنچے جو انکو خبر کر دے کہ عہد ٹوٹ گیا ہے ابن عباس
نے کہا یعنی مثل برادر بھائی کے تیر میں کہ عدل پر اور بعض کہتے ہیں کہ خبر کر دی انکو کہ تو انہیں لڑنے والا ہے
تاک کہ مومن مثل تیری سیکند میں افق حاکم ثناء ابوالیمان انا شیعہ عن الزہری عن حمید بن
عبد الرحمن ان ابی ہریرۃ قال بعثنی ابی بکر فینم یؤذن یوم الحرة یعنی لا یحجر بعد العالم

مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عَرَبِيًّا وَلَا يَوْمُ الْاَكْبَرِ يَوْمَ الْحَجِّ وَالْمُكَلِّبُ الْاَكْبَرُ مِنْ اَجْلِ قَوْلِ
النَّاسِ الْحَجُّ الْأَصْغَرُ فَبَدَأَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى النَّاسِ فِي ذَلِكَ الْعَامِ كَلِمَةً بِحُجَّةِ الْوَدَاعِ الَّتِي
حَجَّ فِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُشْرِكٌ تَرْجَمَهُ ابُو بَكْرٍ رِثَّةً رَوَيْتُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
لَوْ كُنَ مِنْ جَوْزِ بَابِي كَسَ مِنْ مَنَامِيْنِ حَكَمَ بِوُجُوْدِيْنَ كَذِبِ كَرَمِ اس بِرَسْ كَ بَعْدَ كَوْنِي مُشْرِكِي كَسَ وَلَا اَوْشَرُ
اَكْبَرُ كَسَ كَرْدَنَ كَا دَعْوِيْ اَوْرَجَ اَكْبَرُ كَا دَن قُرْبَانِيْ كَا دَن هَسَ يَحْنُ دَسُوْنِ ذِيْ جَمْدِ كِيْ اَوْرَسَاوِيْ اَسْ كَ كَچْهَ مَنِيْنِ كَ
كَبَا يَا هَسَ اَكْبَرُ اس واسطے کہ لوگ عمر کو حج اصغر کہتے تو بیس پہنیک یا ابوبکر رضے طرف لوگوں کی اس سال
میں عہد انکا توحجۃ الوداع کے سال حسین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کیا کسی کافر نے حج نہ کیا ف اس
حدیث کی شرح جو میں گذر چکی ہے مہلب نے کہا کہ خود کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کافروں کے دعا کر
پس اس واسطے منادی کو بھیجا کہ کافروں کو یہ حکم پہونچا دو (فتح) **بَابُ اِثْنِ مِّنْ عَاهِدِ ثُمَّ عَدَّ رَسُوْلُهُ**
اِسْ شَخْصًا جَوْعًا عَمْدًا بِرَدِّ غَاكِرٍ وَقَوْلِ اللّٰهِ اَلَّذِيْنَ عَاهَدْتَ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ اُوْبَ
یعنی اور خدا نے فرمایا کہ انہیں سے جتنے ساتہ تو نے عہد کیا ہے پر توڑتے ہیں عہد اپنا ہر بار میں **اَلَا تَعْلَمُوْنَ**
قَتِيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ تَنَاجَى رُحْنَ اَلَا تَعْلَمُوْنَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ شُرَيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّيْ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعُ خِلَالٍ مِّنْ كُنْ فَيَدَّ كَانْ مُنَافِقًا خَالِصًا مِّنْ اِذَا حَدَّثَ
كَذَبَ وَلِذَا وُعِدَ اخْلَفَ وَاِذَا عَاهَدَ عَدَّ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَسَ مِّنْ كَانَتْ فِيْهِ حُصْلَةٌ مِّنْهُمْ كَانَتْ
فِيْهِ حُصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَّ عَمَّا تَرْجَمُ عَبْدُ السَّيْنِ عَمْرُوهُ سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ چار چیزیں ہیں کہ حسین چاروں ہوگی وہ نرانا ف ہے وہ شخص کہ جب بات کہی تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ
کرے تو خلاف کرے اور جب عہد بیان کرے تو دغا کرے اور جب جھگڑے تو ناحق پر چلے جس میں ایک خصلت ہوں
چاروں سے تو اس میں ایک ہی نفاق کی خوب ہے یہاں تک کہ اسکو چھوڑ دو ف اویہ حدیث ظاہر ہے ترجمہ باب
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَنَا سَفِيَّانُ عَنْ اَلْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا لَكُنْتَ تَعْرِضُ لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْقُرْآنَ وَمَا فِيْهِ الصِّحْفَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّيْ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلِدِّيْنَةُ حَرَامٌ
مَا بَيْنَ عَاوِيَةَ إِلَى كُنْ اَمِنْ اَحَدًا حَدَّثَنَا اَوْدِيُّ مُحَمَّدٌ نَّاعِلِيْكَ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ اَجْمَعُونَ
لَا يَقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَلَا صَرَفٌ وَذُمَّهُ السُّلَمِيُّ وَاحِدَةً يُسْعَى بِهَا اَدْنَاهُمْ فَمَنْ اخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ
لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ اَجْمَعُونَ لَا يَقْبَلُ عَنْهُ صَرَفٌ وَلَا عَدْلٌ وَمَنْ وَّالَى قَوْمًا بَعْدَ اِذْنِ
مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرَفٌ وَلَا عَدْلٌ ترجمہ علی رضے سے
روایت ہو کہ نہیں کہا ہم نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مرقون اور جو کچھ کہ اس کا غرض میں جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم

لے فرمایا کہ یہ حرام ہے ان دو نو پہاڑوں کے درمیان کہ ایک کو عاتکہ کہتے ہیں اور دوسرے کو کداسو جو امین کوئی
 بعثت نکالے یا بدعت نکالے ولے کو جگہ دیو تو اس پر خدا کی اور فرشتوں کی اور سب امینوں کی لعنت ہو نہ قبول کی
 جاوے گی پس یہ نفل عبادت اور نہ فرض عبادت اور ان مسلمانوں کی ایک ہے اس نے مسلمان بھی ان میں کوشش کرنا
 ہے جو جو شخص کہ مسلمان کی امان کو توڑے تو اس پر خدا کی اور فرشتوں کی اور سب امینوں کی لعنت ہو نہ قبول ہوگی اس سے
 فرض عبادت اور نہ نفل عبادت اور جو کسی قوم سے دوستی کرے بغیر اجازت اپنے اگلے سرداروں کے تو اس پر خدا
 کی اور فرشتوں کی اور سب امینوں کی لعنت ہو نہ قبول کی جاوے گی اس سے فرض عبادت اور نہ نفل عبادت
 اور فرض اس سے یہ قول آپ کا ہے کہ جو مسلمان کی امان کو توڑے **وَقَالَ ابُو مُؤَسَّی ثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ثَنَا**
السَّخَّافُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ كَيْفَ لَكُمْ اِذَا لَمْ تَجِدُوْا اِدِيْنًا اَوْ لَا دِرْهَمًا فَعَقِلْ لَهُ وَ
كَيْفَ تَرَى ذٰلِكَ كَاَيُّهَا اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اِنِّیْ وَالَّذِیْ نَفْسُ اِبْنِ هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ عَنْ قَوْلِ الصَّادِقِ الْمَصْدُوقِ
قَالُوْا اَعَمَّ ذٰلِكَ فَكُلَّمَا تَمَّتْ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهِ فَيَشُدُّ اللّٰهُ قُلُوْبَ اَهْلِ الْاِيْمَانِ لِمَا فَعَمِلُوْا مَا
فِيْ اَيِّدِيْهِمْ اور ابو ہریرہ رحمہ سے روایت ہو کہ کہا اس نے کہ کیا حال ہوگا تمہارا جبکہ خراج اور جزیرہ سے ملو کہچہ
 پہنچے گا تو کسی نے ابو ہریرہ سے کہا کہ اسی ابو ہریرہ کس طرح گمان کرتا ہے تو اس کو ہونے والا یعنی تو کہاں سے
 کہتا ہے کہ یہ حال پیش آویگا اس نے کہا کہ قسم ہے اسکی جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہ کی جان ہے کہ معلوم کیا ہے
 میں نے اس کو قول سچ کے کو جس کو سچ کیا گیا ہے یعنی جو کچھ جبریل نے آپ کو کہا ہے سچ کہا ہے لوگوں نے کہا کہ
 اس کا کیا سبب ہے یعنی کس سبب سے یہ بات پیش آویگی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تو اچھا دیکھا عہد امد کا اور عہد ہد کے
 رسول کا کہ اہل ذمہ کے ساتھ تھا تو خدا اہل ذمہ کے دل کو سخت کر دیکھا تو روک کہیں گے جو کچھ کہ ان کے ہاتھ میں
 ہے یعنی جزیرہ اور خراج ادا نہ کریں گے اور اس حدیث میں نشانی ہے نبوت کی نشانوں سے اور وصیت
 کرنی ہے ساتھ پورا کرے عہد اہل ذمہ کے واسطے اس چیز کے کہ جزیرہ میں ہے جو ان سے لیا جاتا ہے نفع مسلمانوں
 کو ہے اور ہمیں فدا نا ہے ظلم ان کے سے امد کہ جیت واقع ہوگا تو دوسرے عہد کو توڑ دالین گے پس لینگے اس سے
 مسلمان کچھ پس تنگ ہوگا حال ایسا (فتح) **بَابُ يِه** باب بغیر ترجمہ کے ہوا یہ سجاؤ فضل کے یہ پہلے باب
بَابُ وَحَلَّ ثَنَا عَبْدَانُ اَنَا ابُو جَرْمٌ قَالَ سَمِعْتُ اَلْاَعْمَشَ قَالَ سَأَلْتُ اَبَا دَاوُدَ شَهْدًا صَفِيًّا
ثَالَ ثَمَّ قَمِيْعَتُ سَهْلُ بْنُ حَنِيفٍ يَقُوْلُ اَتَقُوْمُوْا رَايْتُنِيْ يَوْمَ لِيْ جُنْدٍ لِّیْ وَكُوْا اسْتَظْنِيْ اَنْ
اَرُدَّ اَمْرًا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كَرَّدَتْهُ وَفَاَوْصَعْنَا اَسْيَا فَنَا عَلٰی عَلُوْقِنَا لَا مَرَّ يَنْفُطَعُنَا
اِلَّا اَسْهَلُنَ بِمَا اِلٰی اَوْ بَعْدَ عَیْبٍ اَوْ نَا هَذَا اَنْ تَرْجَمَ اَعْمَشُ سے روایت ہو کہ میں نے ابو داؤد سے سچوچا کہ کیا
 تو جنگ صفین میں حاضر ہوا ہے اس نے کہا کہ ہاں تو میں نے سہل بن حنیف کو سنا کہتا تھا کہ تہمت کر داپنی

اپنی راہ کو کہینے اپنے تین دیکھادین ابو جندل کے یعنی دن صلح حدیبیہ کے پس اگر میں طاقت کہتا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو پیروی نہ تو البتہ میں اسکو پیڑھا اور نہیں کہتا مگر اپنے تلواروں کو دن صفین کے اپنی موڈوں سے واسطے کسی امر کے کڈا دی ہکو مگر کہ لائیں ہمکو تلواریں ہماری طرف امر کے کہ آسان جانتے ہوں ہم انجام سکھو سوا کو امر ہمارے کے کہ یہ ہے یعنی مسلمانوں کا پس میں لڑنا فاسل بن حنیف جنگ صفین میں کسی گروہ کے ساتھ شریک ہو کر لوگوں نے اسکو قصور وار ٹھہرایا تو سہل نے یہ عذر بیان کیا اور اسکی شرح کتاب الفتن میں آویگی **حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْعِزِّ عَنْ أَبِيهِ شَنَايَةَ بْنِ أَبِي نَابِتٍ حَدَّثَنِي أَبُو قَاتِلٍ أَنَّهُ لَنَا بِصِفَيْنَ فَقَامَ سَهْلُ بْنُ حَنِيفٍ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ اتَّهَمُوا أَنْفُسَكُمْ فَإِنَّا لَنَأْتِيَنَّكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ بِنَبِيَّةٍ وَلَوْ نَرَى فَمَا كَلَفْنَاكُمْ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ فَقَالَ بَلَى فَقَالَ أَلَيْسَ قَتَلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلَى قَالَ لَعَلِّي مِمَّا نَعْطَى الَّذِينَ يَنْتَرُونِي دِينَنَا أَرْجِعْ وَمَنْ يَحْكُمُ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ قَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَلَنْ يُصَيِّعَ اللَّهُ أَبَدًا فَانْطَلَقَ عُمَرُ إِلَى ابْنِ بَكْرٍ فَقَالَ لِمَ نَسَلْ مَا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ وَلَنْ يُصَيِّعَ اللَّهُ أَبَدًا فَانْزَلَتْ سُورَةُ الْفَتْحِ فَفَرَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُمَرَ إِلَى آخِرِهَا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هُوَ قَالَ لَعَنَ تَرْجِمَةُ الْوَدَّائِلِ رَأَيْتَ رَوَيْتَ بِرَكْمِ جَنْجِ صَفِينِ مِينَ تَهْمُو سَهْلِ بِنَ حَنِيفِ كَهْمُو بَرُوْے پس کہا میں نے کیا دیکھو تمہمت کرو اپنی سبائوں کو کہ محض اپنی راہ سے آپس میں لڑتے ہو پس تحقیق یہی ہم ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دن حدیبیہ کے اور اگر ہم لڑائی کو مناسب جانتے تو البتہ ہم لڑتے اور صلح پر راضی نہ ہوتے پس عمر فاروق آئے تو انہوں نے کہا کہ یا حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا ہمیں ہم حق پر اور کافر باطل پر تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیوں ہمیں پر انہوں نے کہا کہ کیا ہمیں ہمارے مقتول بہشت میں اور انکے مقتول دوزخ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیوں ہمیں فاروق نے کہا پس کس پر دین ہم خدیس حالت کو اپنے دین میں یعنی مسلمان کو کافروں کے حوالے کیوں کریں کیا ہم پہر جاوین اور حالانکہ حکم نہ کیا ہوا اللہ نے درمیان ہمارے اور درمیان انکے ساتھ اس صلح کے یعنی ادویہ گفتگو تہذیبی وجہ سے نہ تھی بلکہ واسطے طلب کشف حال و رآل کے تھی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای خطابت کی بیٹے میں اس کا رسول ہوں اور خدا مجھکو کبھی ضائع نہ کرے گا یہ فاروق نہ صدیق رہے پس اس گوی کو کہا اے نکو مانند کسی کہ کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو صدیق رہنے نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول میں اور خدا انکو کبھی ضائع نہ کرے گا تو سودہ فتم اتری تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو عمر فاروق رہے پر پڑا ہوا فرماتے عمر نہ لے کہا کہ یا حضرت کیا فتم ہے یہ صلح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں**

[illegible]

اللہ لہ تمنعک ولبایعناک ولیکن اکتب ہذا اما قاضی علیہ محمد بن عبد اللہ فقال انا واللہ
محمد بن عبد اللہ وانا واللہ رسول اللہ قال وکان لا یکتب قال فقال لعلی اقم رسول اللہ
فقال علی واللہ لا اقوم ابدا قال فارینہ فاراہ ایاہ فصحاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بیہہ فلم یدخل ومضی الا یام اتوا علینا فقالوا امر صاحبک فلیرحل فذکر ذلک علی
لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال نعم کنتہ ارحل کنتہ جمہ برار منہ روایت ہے کہ جب حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کرنے کا ارادہ کیا تو کسی کوئے والون کی طرف بھیجا اے بیو انہی مانگنے کو کہ
میں داخل ہوں تو کے والون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر شرط کی یہ کہ تین دن سے زیادہ مکہ میں نہ
بہیں اور نہ داخل ہوں اس میں نگر اس حال میں کہ تیسے میں ڈالے ہوئے ہوں ہتھیاروں کو اور نہ بلاوین کے
والون میں سے کسی کو کہا راوی نے سو علی مرتضیٰ نے در میان شرط کو کھنٹے لگو تو علی مرتضیٰ نے لکھا کہ یہ وہ چیز
ہے کہ صلح کی اس پر محمد اللہ کے رسول نے تو کفار قریش نے کہا کہ اگر ہم جانتے کہ تو رسول ہے تو ہم تجھ کو کبھی سے
نہ روکتے اور البتہ تجھ سے بیعت کرتے ولیکن لکھا یہ وہ چیز ہے جس پر صلح کی محمد بن عبد اللہ کے تو حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اللہ کی کہ میں محمد بن عبد اللہ ہوں اور قسم ہے اللہ کی کہ میں اللہ رسول
ہوں راوی نے کہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہتے نہ بتو تو اپنے علی مرتضیٰ کو فرمایا کہ رسول کا لفظ مٹا
دو تو علی نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی کہ میں اس کو کہی نہ مٹاؤں گا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبکہ
کہلا تو علی نے وہ لفظ آپ کو کہلایا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے ہاتھ سے مٹا یا سو جب حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے میں داخل ہوئے اور دست گذر گئی یعنی تین دن کہ قرار پائے تو قریش علی بنہ کے پاس آئے
اور کہا کہ اپنے ساتھی سے کہہ کہ ہمارے شہر سے کوچ کر کے تو علی نے یہ بات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی تو حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان پر کوچ کیا اس حدیث کی شرح آئندہ آوے گی اور پہلے ہی صلح میں گذر چکی ہے
باب الموائد من غیر وقت وقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم افرکم علی ما افرکم اللہ یہ
باب ہے بیان میں صلح کرنے کے بیچ غیر وقت معین کے یعنی غیر معین وقت میں صلح کرنی جائز ہے اور حضرت صلح
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم لکھو بیہ افریکے جب تک کہ خدا تم کو بیہ اور حیا اس حدیث کی شرح فراغت میں
گذر چکی ہے اور ایہ جو کچھ متعلق ہے ساتھ جہاد کے پس صلح کرنی بیچ اسکے نہیں واسطے اسکے کوئی مد معلوم
کہ اسکے سوا اور کوئی مدت جائز نہ ہو بلکہ یہ راجع ہے طرف راوی امام کی بحسب سچر کے کہ دیکھہ سکوز یادہ تر
نافع اور حوط واسطے مسلمانوں کے (فتح) باب طو حریف المشرکین فی الیاء ولا یؤخذ لہم من دینہا
لا شون بشرکین کا کو میں اور انکا مول نہ لیا جاوے یہ جو کہا کہ انکا مول نہ لیا جاوے تو یہ اشارہ ہے طرف

الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ تَرْجُمہ اس سے روایت ہو کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کو دن ہر عہد شکن
دغا باز کا ایک جہنم ہموگا کہ کھڑا کیا جاویگا یا بچا نا جاویگا سارے اسکے ف اور ایک وایت میں ہو کہ کہا
جاویگا کہ یہ دغا فدا نے کہا ہے اور ایک وایت میں اتنا زیادہ ہے کہ بلند کیا جاویگا بقدر اسکی دغا بازی کے
اور ایک وایت میں ہے کہ کھڑا کیا جاویگا نزدیک مقعد اسکی کے ابن مسیر نے کہا کہ گویا کہ مائل کیا گیا ساتھ فلا
تصدیج کے اس واسطے کہ عادت جہنم کو کی یہ ہے کہ سر پر چوتھ ہے پس کھڑا کیا گیا نزدیک نوان یعنی مقعد
اسکی کے واسطے زیادتی اسکی فضیحت اور سواری کے اس واسطے کہ انہیں اکثر اوقات دراز ہوئی تھیں
طرف جہنم کی اس ہموگا یہ سب اسطو دراز ہونے انکو کی طرف جہنم کو کی کہ ظاہر ہوا ہے واسطی اسکے اس
دن پس زیادہ ہوگی سارے اسکے فضیحت (فتح) حَلَّ شَتَا كَيْلَمَا نَ بَنُ حَرْبٍ يَتَا كَيْلَا دُونَ ذِي عَن اَيُّوبَ
عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُثْمَرَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي سَلَمَةَ يَقُولُ لِحُلِّ غَادِرٍ لَوَادٍ يُنْصَبُ
تَبَعْدَ رِيَّةٍ تَرْجُمہ ابن عمر سے روایت ہو کہ میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے ہو کہ ہر دغا باز کا ایک
جہنم ہموگا کہ کھڑا کیا جاویگا بقدر اس کے دغا کے ف و طبی نے کہا کہ یہ خطاب ہے آپ سے واسطی عرب
ساتھ مانند اس چیز کے کہ تہو کرتے اس واسطے کہ تہو وہ بلند کرتے واسطی پورا کرنے عہد کے جہنم اسفند اور
واسطی غدیر کو جہنم اسیاہ تاکہ علامت کریں دغا باز کو اور مذمت کریں اسکی پس تقاضا کیا حدیث نے واقع ہوئے
مثل اسکی کو واسطی غادر کے تاکہ مشہور ہو سارے صفت اپنی کے قیامت میں پس مذمت کریں اسکی اہل مقعد
اور اہل دغا پس نہیں وارد ہوئی اس میں حدیث اور نہیں اس لیے کہ واقع ہو اس طرح اور تحقیق ثابت ہوا
ہو لو احمد کا واسطی پیغمبر ہمارے کو اور تفسیر غدیر کی پہلے گند چکی ہے اور اس حدیث میں شدت تحریم غدیر کی
ہے خاص کر صاحب ولایت عام یعنی سارے ملک کو بادشاہ سے اس واسطے کہ دغا اسکا بڑا تا ہے ضرر کے
کو طرف بہت خلعت کی اور نیز اس واسطے کہ وہ غدیر کی طرف ناچار نہیں واسطی قادر ہونے اسکے کو پورا کرنے
پر اور عیاض نے کہا کہ مشہور یہ ہے کہ یہ حدیث وارد ہوئی ہے بیچ مذمت امام کے جبکہ غدیر کو اپنے عہدوں
میں واسطی رعیت اپنی کے یا لشکر اپنے کو یا واسطی امامت کو جسکو اپنی جگہ میں ڈالا ہے اور اسکے ساتھ قیام کا
التزام کیا ہے پس جب اس میں خیانت کری یا ترک کری نرمی کو تو تحقیق غدیر کیا اُسے ساتھ عہد اپنے کو اور بعض
کہتے ہیں کہ مراد نبی عریث کی ہو غدیر سے ساتھ امام کے پس نہ خروج کرے اور اس کے اور نہ تفرض کرے
واسطی گناہ اسکے کو اس واسطے کہ ایسے فتنہ مرتب ہوتا ہے کہ اس نے اور صحیح پہلی بات ہو اور میں نہیں نانا
کہ کون چیز ماننے ہے حل کے حدیث کو سے عام معنی پر اور زیادہ بحث اسکی فتن میں آویگی اور اس میں ہے کہ
قیامت کو دن لوگ اپنے باپوں کے نام سے پکارے جاویں گے واسطی قول اسکو کے کہ یہ دغا فدا نے بیٹے فلا

کہا ہے جیسا کہ فتن میں آویگا ابن دینق العید نے کہا کہ اگر ثابت ہو کہ وہ ماؤن کے نام سے پکارا جاویگا تو تحقیق خاص کیا جاویگا یہ عموم سے اور تک کیلئے ساتھ اسکے ایک قوم نے بیچ ترک جہاد کے ساتھ ظلم بادشاہوں کے جو دغا کرتے ہیں (فتح) حَلَّ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَحْمُودٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فِتْنَةِ مَكَّةَ لَا يَهْجُرُهُ وَلَكِنْ جِهَادٌ قَوْمِيَّةٌ وَإِذَا اسْتَفْرَضْتُمْ فَأَنْقِرُوا وَقَالَ يَوْمَ فِتْنَةِ مَكَّةَ إِنَّ هَذَا الْبَلَدَ حَرَمٌ وَاللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فَهَوَّحَ أَمْ يُحْيِي مَتَى اللَّهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ فَإِنَّهُ لَمْ يَخْلُ الْعَمَّالُ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَمْ يَخْلُ لِي إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ فَهَوَّحَ أَمْ يُحْيِي مَتَى اللَّهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ لَا يَعْصِدُ شَوْكُهُ وَلَا يَنْفِرُ صَيْدُهُ وَلَا يَلْتَوِظُ لِقَطْنَةٍ الْأَمِنْ عَوْنَهَا وَلَا يَخْتَلِي خَلْقُهَا فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا أَذْخِرُ فَإِنَّ الْقِيَمَةَ وَلِيُّوهُمْ قَالَ لَا أَذْخِرُ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن فرمایا کہ نہیں ہجرت ولیکن جہاد اور نیت ہو کہ جب تم جہاد کی طرف بلاؤ جاؤ تو نکلو اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ مقررہ شہر خدا کے حرام کیلئے جہاد سے کہ خدا نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا پس وہ حرام ہے سایہ حرام کرنے اللہ کے قیامت تک ادیہ کہ مقررہ چیز کیلئے کسی کو نکلنے میں لانا حلال نہیں اور میرے واسطے ہی صرف دن کی ایک ساعت میرا حلال ہوا سو وہ حرام ہے ساتھ حرام کرنے اللہ کے قیامت تک سوا اس کا درخت خار دار نہ کاٹا جاوی اور اس کی گئی بڑی چیز نہ اٹھا دیے مگر جو اسکو لوگوں میں مشہور کرے کہ جسکی کوئی چیز گم ہوئی ہو وہ اگر پتا بتلا دے اور اسکی گہائش نکالی جاوے تو عباس سے کہا کہ یا حضرت مگر ذخر کی گہائش کلنے کی اجازت دیجیئے اس واسطے کہ وہ مکے والوں کو لوہاؤں کے اور گہروں کے کام آتی ہے کہ اپنے چھتوں پر ڈالتے ہیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ذخر کا کاٹنا درست ہو تو اس حدیث کی شرح کچھ جہاد میں گزر چکی ہے اور کچھ جہاد میں اور کچھ تعلق اسکے ساتھ ساتھ تہجہ کے خلاف ہے ابن بطال سے کہا کہ وجہ اسکی یہ ہے کہ اللہ کی حرام چیزیں اسکے عہد میں طرف مذہب اسکے کی سوچ کسی چیز کو اس سے ٹوڑے ہوگا غادر اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ فتح کیا تو لوگوں کو اسن دیا پھر خبر دی کہ ان کے میں حرام ہے پس اشارہ کیا کہ وہ اسن میں اسن کو کہ دغا کرے ساتھ ان کے کوئی بیچ اس چیز کے کہ حاصل ہوئی ہے واسطے انکے ان سے ابن عباس نے کہا کہ وجہ اسکی یہ ہے کہ ان سے اسن کہ خاص ہے ساتھ ہن میں ہن میں خاص ہے ساتھ ہن میں نیک کے بیچ اسکے اس واسطے کہ ہر جگہ اسی طرح ہے پس دلالت کی اسکو کہ وہ خاص ہے ساتھ اس چیز کے کہ عام تو ہے اس سے میں کہتا ہوں کہ احتمال ہے کہ اخلاہ کیا ہو ساتھ اسکے طرف اس چیز کی کہ واقع ہوئی ہے سبب فتح سے

جو حدیث میں مذکور ہے اور وہ عند کرنا قریش کا ہے ساتھ قوم خزاعہ کے جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہم سفر تھے جو جبکہ لڑائی کی انہوں نے ساتھ قوم بنی بکر کے جو قریش کے ہم سفر تھے تو مدد دی قریش نے بنی بکر کو خزاعہ پر دشمنوں کی اوپر ان کے قتل کیا انہوں نے اس کو ایک جماعت کو اور سبکی مفصل نہیں مغازی میں آدگی پس یہی عاقبت توڑنی قریش کے عہد اپنے کو ساتھ اُسپر کے کہ کی انہوں نے یہ کہ جہاد کیا اُسے مسلمانوں نے یہاں تک کہ فتح کیا کہ کو اور ناچار ہوئے طرف طلب ان کی اور ہو گئے بعد عزت اور قوت کو نہایت ذلت میں یہاں تک کہ اسلام میں داخل ہوئے اور اکثر ان کے اس سے ناخوش تھے اور شاید اُس نے اشارہ کیا ہے ترجمہ میں ساتھ برک طرف مسلمانوں کی اور ساتھ فاجر کے طرف خزاعہ کی اس واسطے کہ اکثر ان میں سے ابھی تک اسلام نہ لائے تھے والد علم بالصواب (فتح) الحمد للہ کہ ترجمہ پارہ دوازدہم بخاری کا تمام ہوا خدا تعالیٰ اس سے سب مسلمانوں کو فائدہ پہونچا دے آمین ختم آمین و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین و صلے اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

فہرست ابواب فیض الباری ترجمہ شرح اردو صحیح بخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری

صفحہ	مضمون ابواب	صفحہ	مضمون ابواب	صفحہ	مضمون ابواب
۲	رضعان میں سفر کرنا درست ہے	۹	امام سے اجازت لیکر لشکر سے باہر جاوے۔	۱۰	دیکر جہاد کرو اور خدا کے راہ میں سواری دی۔
۳	اور معقم کا۔	۱۱	جہاد کرنا جس نے تازہ نخل کیا ہو	۱۲	مزدور کہ جہاد میں خدمت یا لڑائی کے واسطے۔
۴	امام کی فرمان برداری تب تک ہو کہ حکم بہ معصیت نہ کرے۔	۱۳	جہاد کرنا بعد صحبت کے اپنی بیوی سے۔	۱۴	حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جہنڈے کے بیان میں۔
۵	امام کے پیچھے اور سب سے لڑائی اور امن ہے۔	۱۵	جلدی کرنی امام کی خوف کے گہیرا ہٹ کر وقت جلدی کرنا اور گھوڑا دوڑانا۔	۱۶	بیان قول حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کہ مجھے فتح دی گئی عرب کے ساتھ ہمیں بہر کے رہتے تھے
۶	بیعت سپر کر لڑائی نہ ہو باگین بادشاہ کی اطاعت مقدارقت کے واجب ہے۔	۱۷	خوف کو وقت تنہا نکلنا اس کوئی حدیث نہیں۔	۱۸	جہاد میں سفر کا خرچ اٹھانا۔
۷	جب اہل ذرین لڑتے تو بعد ازاں	۱۹	کسی کو اپنی طرف سے مزدوری	۲۰	اردنوں پر سفر کا خرچ اٹھانا۔

صفحہ	مضمون ابواب	صفحہ	مضمون ابواب	صفحہ	مضمون ابواب
۲۲	عورت کو اس کے بائیں کے پیچھے سوار کرنا۔	۳۲	جب خدا کے راہ میں کسی کو گھوڑا دے یہ اسکو بکتا ہوا دیکھو تو اسکا کیا حکم ہے	۳۲	لڑائی میں لڑکے بالوں کے مارنے کا حکم۔
۲۳	جہاد اور حج میں ایک دوسرے کے پیچھے سوار ہونا۔	۳۳	ان باپ کی اجازت سے جہاد کرنا۔	۳۳	لڑائی میں عورتوں کے مارنے کا بیان۔
۲۴	گدھے پر ایک دوسرے کے پیچھے سوار ہونا۔	۳۴	اونٹ کی گردن میں گھنٹہ وغیرہ ڈالنے کا حکم۔	۳۴	اللہ کے عذاب کو ساتھ عذاب کیا جاوے۔
۲۵	رکاب پکڑنے کے بیان میں کافروں کے ملک میں قرآن کو ساتھ نہ کر سرفرا کر دہا	۳۵	جو شخص جہاد میں لکھا جاوے	۳۵	آیت فَاَمَّا مَنَّا لَبَدُوْا مَنَّا فَاَمَّا لَبَدُوْا مَنَّا فَاَمَّا لَبَدُوْا مَنَّا
۲۶	لڑائی کے وقت تکبیر کہنے کا بیان۔	۳۶	پس اسکی بی بی حج کو جاوے یا اسے کوئی اور عند پیش آوے	۳۶	کیا قیدی کو جائز ہے کہ جن کے ساتھ میں قید ہے انکو قتل کرے یا اسے فریب کرے
۲۷	پکار کر تکبیر کہنے کی کراہت کو بیان میں۔	۳۷	جاوے یا نہ۔	۳۷	مسلمان کو اگر مشرک آگے سے جلاوے تو کیا مشرک کو اس کے بدلے میں جلدانا چاہیئے
۲۸	پست زمین میں اترنے کے وقت سبحان اللہ کہنے کا بیان	۳۸	قتلیوں کو کپڑے پہنانے کا کیا حکم ہے	۳۸	باب بدترجمہ۔
۲۹	بلندی پر چڑھتے وقت اللہ اکبر کہنے کا بیان۔	۳۹	جس کے ساتھ پر کوئی مسلمان ہو اس کی فضیلت کا بیان	۳۹	گھروں اور کھجوروں کے درختوں کے جلائے کا حکم۔
۳۰	مسافر کے واسطے جو عمل حالت اقامت میں کیا کرتا ہے اور سفر میں نہ ہو سکے تو اس کا ثواب بھی لکھا جاتا ہے۔	۴۰	قتلیوں کو رخیروں میں بانڈ لٹے کا بیان۔	۴۰	سوئے مشرک کے قتل کرنے کا بیان۔
۳۱	سفر میں نہ ہو سکے تو اس کا ثواب بھی لکھا جاتا ہے۔	۴۱	یہود و نصاریٰ میں سے جو مسلمان ہو اسکی فضیلت کا بیان	۴۱	دشمن سے بڑھ جانے کی آغوش نہ کرنی چاہیے۔
۳۲	تہا چلنے کا بیان۔	۴۲	جب کفار پر خون ماری جاوے اور انکے بال بچے ماری جاوے	۴۲	اس بیان کہ لڑائی فریب ہے
۳۳	چلنے میں جلدی کرنے کا بیان۔	۴۳	تو اس کا کیا حکم ہے۔	۴۳	لڑائی میں جھوٹ بولنے کا حکم۔

صفحہ	مضمون البواب	صفحہ	مضمون البواب	صفحہ	مضمون البواب
۵۷	حربی کا فوج کو ناگہان قتل کرنے کا حکم	۶۱	کے وقت دور کعت نماز پڑھتے	۸۲	دشمن پر غالب ہو کر دشمن دن
۵۸	جس کے شر کا ڈر ہو اس کے ساتھ جیل	۶۲	قیدی کے چھوڑانے کا بیان	۸۳	انکے میدان میں ہتھیار
۵۹	اور ہتھیاری کرنے کا جواز	۶۳	مشرکین سے فدیہ لینے کا بیان	۸۴	جہاد میں اور سہ ماہ میں غنیمت تقسیم
۶۰	لڑائی میں شہر پر ہانا اور خندق کا کھودنا	۶۴	اگر حربی بغیر امان کے دار السلام	۸۵	کرنے کا بیان
۶۱	میں آواز بلند کرنے کا بیان	۶۵	میں داخل ہو کر گھبرا کر اپنا پیسے	۸۶	جب مشرکین مسلمان کا مال لوٹا
۶۲	جو گھوڑے پر نہ بیٹھ سکے یعنی اسکے	۶۶	ذمیوں کی طرف سے لڑائی کی کیا	۸۷	کر لیا جو میں ہر مسلمان اس کو پاؤ
۶۳	واسطے دعا کرنی چاہیے	۶۷	اور انکو غلام نہ بنایا جاوے	۸۸	لوٹا اس کا کیا حکم ہے
۶۴	بوریا جدار خرم کا علاج کرنا اور عورت	۶۸	کیا طلب کیجا و شفاء کے طریق	۸۹	فاسی اور عجمی زبان میں کلام
۶۵	کا اپنا باپ کے چہرے سے خون ہونا	۶۹	اہل ذمہ کی اور ان کے معاملہ کا بیان	۹۰	کرنے کا بیان
۶۶	اور ڈنٹال میں پانی اٹھانا	۷۰	ایچیون کو انعام دینے کا بیان	۹۱	غنیمت میں خیانت کرنے کا بیان
۶۷	جنگ کے اور اختلاف کا مکروہ ہونا	۷۱	ایچیون کی ملاقات کو لیے عمدہ	۹۲	غنیمت میں تہوڑی خیانت کرنا
۶۸	اڑائی میں اور جو امام کی نافرمانی	۷۲	بہاس پہنکر زینت کرنی	۹۳	غنیمت کو مال سے اونٹوں اور
۶۹	کرسے اسکے عذاب کا بیان	۷۳	نابالغ لڑکے پر کس طرح اسلام	۹۴	بکریوں کے ذبح کرنے کے مکروہ
۷۰	جب لوگ ات کے وقت میں	۷۴	میش کیا جاوے	۹۵	ہونے کا بیان
۷۱	لوٹا اس وقت کیا کرنا چاہیے	۷۵	حضرت سلیم کا یہودیوں کی کہنا	۹۶	فتح کی خوشخبری دینے کا بیان
۷۲	جو دشمن کو دیکھے اور بلند آواز سے	۷۶	کہ اسلام لائے تاکہ سلامت رہو	۹۷	خوشخبری دینے والے کو جو چیز
۷۳	یا حبیب یا چاری تاکہ لوگ سنیں	۷۷	لکھنا امام کا لوگوں کو لینے جہاد	۹۸	دیجاوے اس کا بیان
۷۴	بیان اس شخص کا جو کھوئے اسکو	۷۸	بیان ہوا اس امر کا کہ خدا مدد کرتا	۹۹	ہجرت نہیں بعد فتح کے
۷۵	اور میں خدا نے کا بیٹھا ہوں	۷۹	ہے دین کی بدکار آدمی سے	۱۰۰	ناچاری سے نفی اور افرام اور
۷۶	قیدی کو قتل کرنے اور نشانہ بنانا	۸۰	بیان ہے اس شخص کا کہ مرد	۱۰۱	کے بال وغیرہ دیکھنے کا بیان
۷۷	قتل کرنے کا بیان	۸۱	بنے لڑائی میں بغیر امیر مقرر کرنے	۱۰۲	غازیوں کو استقبال کا بیان
۷۸	بیان اس شخص کا جو اپنے آپ کو	۸۲	امام کے جب دشمن سے خوف ہو	۱۰۳	جہاد سے لوٹو وقت کیا کہنا چاہئے
۷۹	کھانسی سپرد کر دے کہ وہ اسکو قید کر لیں	۸۳	مدد کرنا امام کا لشکر کو ساتھ	۱۰۴	جب سفر سے آؤ تو نماز پڑھئے
۸۰	اور جو نہ سپرد کرے اور جو قتل ہوئے	۸۴	کھانسی کے	۱۰۵	سفر کو ایں کے کو وقت کہا نماز

صفحہ	مضمون ابواب	صفحہ	مضمون ابواب	صفحہ	مضمون ابواب
۹۵	خمس کے فرض کے بیان میں	۱۲۵	بیان برکت غازی کا اس کے	۱۷۶	یہودیوں کا جسکے جزیرہ سے نکال دیا گیا
۱۰۵	خمس کا اور کرا دین میں جو ہے	۱۲۵	مال میں زندگی میں اور مر نیکی بعد	۱۷۶	جب ترک مسلمانوں کے ساتھ غدار کرنا
۱۰۶	یہ دین کا ایک شعبہ ہے۔	۱۲۵	جب نام کسی کو ایلمی بنا کر اپنی کسی	۱۷۶	تو کیا اسے برکت کیا جاوے۔
۱۰۶	حضرت مسلم کی وفات کو بعد از	۱۲۵	میں پیچو یا گھر میں ہے کا حکم دیا	۱۷۶	جو عہد کو توڑ ڈالے سپر نام کا بدعا کر
۱۰۶	مطہرات کو نفع کا بیان۔	۱۲۵	کیا غنیمت اسکو عہد جاوے یا نہ	۱۷۶	غور توں کو پناہ دینے کا بیان۔
۱۰۶	حضرت کی بی بیوں کو گھر دکان	۱۲۵	جو شخص کہتا ہو کہ خمس مسلمانوں کی	۱۷۶	مسلمانوں کا عہد اور ذرا ایک ہے
۱۰۹	حضرت کی ذرہ و عصارہ وغیرہ	۱۲۵	حاجتوں کو لہو ہے اسکی دلیل کا بیان	۱۷۶	جب ترکین لڑا لڑن کہیں ہم نے
۱۰۹	کا ذکر اور جو صفحہ پانچ کے بعد استعان	۱۲۵	حضرت مسلم کا قیدیوں پر حسان	۱۷۶	بدایا اور یہ کہنا انکو اچھی طرح سمجھاؤ
۱۱۰	بیان اس امر کا کہ خمس حضرت کی	۱۲۵	کرنا بغیر خمس نکالنے کے۔	۱۷۶	کہ ہم مسلمان ہو کر تو اسکا کیا حکم ہے
۱۱۰	حاجات کو لیے ہو اور مساکین کی	۱۲۵	دلیل اس امر کی کہ خمس حضرت کو لیے	۱۷۶	کا فرض ہے لای ترک کرنی اور صلہ کرنا
۱۱۰	بیان امر کا کہ تقسیم کرنا خمس کا	۱۲۵	مسلاب میں سے خمس نکالنے کا بیان	۱۷۶	مال وغیرہ پر اور جو عہد پورا کر کے
۱۱۰	صلہ علیہ وسلم کے اختیار ہے	۱۲۵	خمس میں سے بولہ القلوب وغیرہ کو	۱۷۶	گناہ کا بیان۔
۱۱۰	اس امت کو لیے غنیمتوں کے	۱۲۵	جو کہ ایک جزیرہ عرب میں غازی کو	۱۷۶	عہد پورا کرنے کی فضیلت کا بیان
۱۱۰	صلہ ہوئے کا بیان۔	۱۲۵	بیان جزیرہ کا اور ترک لڑائی کا	۱۷۶	جب نبی جادو کر تو کر کر کر کر کر کر
۱۱۰	غنیمت اس شخص کے لیے ہے	۱۲۵	ذمیوں اور جزیوں سے۔	۱۷۶	غدر سے ڈرانے کا بیان۔
۱۱۰	جواز اسی میں حاضر ہو۔	۱۲۵	جب نام گاؤں کے سردار سے صلہ کر	۱۷۶	عہد کو واپس کرنے کی کیفیت کا بیان
۱۱۰	بیان اس امر کا کہ جو شخص غنیمت کے	۱۲۵	تو کیا یا قیوں کو واسطے بھی ہی	۱۷۶	عہد کر کے غدر کرنے کو گناہ کا بیان
۱۱۰	لیے لڑائی کر کر اسکا ثواب ہو	۱۲۵	صلہ کافی ہوتی ہے۔	۱۷۶	باب بغیر ترجمہ کے۔
۱۱۰	جو چیز اہل کے پاس آوے اسکا تقسیم	۱۲۵	رسول اللہ کی اہل ذمہ کے لیے وصیت کرنی	۱۷۶	تین دن یا کسی وقت متعین کرنا
۱۱۰	کرنا اور جو شخص موجود ہو یا کہ	۱۲۵	رسول اللہ کا بحرین کو مال سے جاگیر کر	۱۷۶	وقت متعین کیے بغیر لڑائی کا ترک کرنا
۱۱۰	کیا ہو انکو واسطے کچھ چھپا کہنا	۱۲۵	دینا اور وعدہ کرنا اور اس شخص کا بیان	۱۷۶	مشترکین کے مردوں کا کنوینین
۱۱۰	حضرت کو جلع و قریظہ اور قیصر	۱۲۵	جسکو واسطے او غنیمت تقسیم کیا	۱۷۶	اور انکا مول لینے کا بیان۔
۱۱۰	کو تقسیم کیا اور جو کچھ اپنی حاجتوں	۱۲۵	جو شخص نے سہ ماہ کو یگناہ مار ڈالا	۱۷۶	نیکانہ بد کے ساتھ غدر کر نیکی گناہ کا
۱۱۰	دیا اسکا بیان۔	۱۲۵	اسکے گناہ کا بیان۔	۱۷۶	

تمت

انزلونا محمد بن الحسن بحسن مجتهد ترجمه حال متن با عراب اسناد و فوائد شرح مسبقه ملقبه خیر العباد سنی



وَسَيُجَنَّبُكَ أَنْ تَبْذُلَ عَنَّا ذَلِكُمْ أَمْثَلًا بِمِثْلِهِ وَرَقًا إِنَّكَ أَيْمَانُكَ عَلٰى

مطبعة محمد وافتخار الله عنود
دين محمد والابو فقير طبع

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب بَدْءُ الْخَلْقِ کتاب بیان میں ابتدا پیدا ہونے مخلوق کے باب مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللَّهِ وَهُوَ الَّذِي
 بَدَأَ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ باب بیان میں ہمیز کے کما می ہے چہ تفسیر اس آیت کے اور اس میں ہے جو
 جو سر سے پیدا کرتا ہے خلقت کو پھر دوبارہ پیدا کرتا ہے اسکو اور پھر پیدا کرنا آسان تر ہے اور اس کے پہلی بار پیدا کرنے سے
 وَقَالَ الرَّحْمَنُ بْنُ حَنِيمٍ وَالْحَسَنُ كُلُّهُ عِلْمٌ هَيْتُ لِيْعْنِے اور کہا ربیع بن خثیم اور حسن نے کہ سب کام سپر آسان ہے یعنی پہلی بار
 پیدا کرنا اور دوسری بار پیدا کرنا یعنی حل کیلئے ان دونوں نے انہوں کو بغیر تفضیل پر اور یہ کہ مراد ساتھ اس کے صفت ہر طرف
 ایہ تر ربیع کا پس موصول کیا ہے اسکو طبری نے اور ایہ اثر حسن کا تو اسکو بھی طبری نے روایت کیا ہے لیکن اسکا لفظ یہ ہے
 کہ دہرانا اسکا ابوان ہو اور اس کے سر سے پیدا کرنے کے سر اور ہر کام خدا پر آسان ہو اور ظاہر اسکا باقی رکھنا صیغہ
 تفضیل کا ہے اپنی باب پر اور سید طبع کہا ہے مجاہد نے حبیب کہ ابو حاتم وغیرہ نے روایت کی ہر زجاج نے کہا ہے کہ مخاطب کیے
 گئے بندو ساتھ ہمیز کے کہ سمجھتے تھے ہو سطر کہ ان کے نزدیک دہرانا انہوں نے ابتدا پیدا کرنے سے اور شافعی سے ہر آیت
 کی تفسیر میں آیا ہے کہ وہ یہاں تر ہے اور اس کے یعنی بیچ قادر ہونے کو اور اس کے نہ یہ کہ کوئی چیز خدا پر شکل ہے ہو سطر کہ خدا
 بہت ہے و سطر ہمیز کے کہ ہو جو جائیں اس کے ساتھ پیدا ہو جاتی ہے (فجر) هَيْتُ وَهَيْتُ مِثْلُ لَيْتٍ وَلَكِنْ وَمَيْتُ وَ
 مَيْتُ وَصَيِّقُ وَصَيِّقُ یعنی بخاری نے کہا کہ کلمہ متن تشدید کے ساتھ ہی آیا ہے اور جزم کی گنجائی ہندو بن اور
 رست نور ضیق کے کہ یہ کلمہ ہی ساتھ تشدید اور جزم کی کے آئے مِثْلُ أَفَاعِيْهِ عَلَيْكَ جَنْ أَشْأَكَ وَأَشْأَكَ
 خَلَقَكَ مِثْلُ أَفَاعِيْهِ الْخَلْقِ الْاَوَّلِ مِنْ وَاقِعٍ هَے ساتھ معنی اندیہ علیہ کے یعنی یہ ہتھام انکاری ہو
 کے معنی میں کہ نہیں عاجز کیا ہو پہلی بار پیدا کرنے نے جبکہ ہنہ ملکہ پیدا کیا اور اس میں التفات ہو تکلم سے طرف
 غیبت کر لَقَوْبُ الْعُوبِ النَّصَبُ یعنی لفظ لعوب کا کہ آیت مَا سَأَلَ مِنْ الْعُوبِ مِنْ وَاقِعٍ ہت ساتھ معنی

نصب کیلئے اسکے معنے اندکی مین ف قادو سے روایت کیہو دگان کرتے تھے کہ غدا نے پیدائش سے
ساتویں ہن آرام پایا تو خدا تبارے نے انکو چٹلایا کہ کو کوئی ماندگی نہیں ہوئی اظواراً خواراً کذا و طواراً کذا
یعنی و لفظ اطوار کے معنی جوایت و قد غلظکم اطواراً میں دفع ہے یعنی پید کیا انکو خدا نے طح طرح سے ف ابن عباس
نے روایت کی کہ معنے اطوار کے ہونا اور سکا ہے ایک بار لفظ اور ایک بار علقہ الخ اور نیز ابن عباس سے روایت کی کہ مر
تخالف ہونا حالات انسان کر یہ صحت و بیماری سے اور بعض کہنے ہیں کہ معنے اسکے یہ ہیں کہ پید کیا انکو مختلف رنگوں
سے اور زبانوں سے عداً کھوڑا ائی قد رکھا یعنی ہجک طور کے معنے قد اور رہے کے میں حلاً تناً محمد بن
ابن جابر رحمہ اللہ عن جامع بن شداد عن صفوان بن محرز عن محمد بن عمار بن حصین قال جاء نصر من بني
نعمان إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا بني نعم فقالوا البشراً فقالوا البشراً تناً فاعطنا فتعديت وجهه فجاءوا أهل
اليمين فقال يا أهل اليمين اقبلوا البشرا اذ لم يقبلها بنو نعيم قالوا فقلنا فاقبل البشرا صلى الله عليه وسلم
بجملته بد الخلق والعرش فجاء رجل فقال يا عمر بن الخطاب تعقلت لئلا نعلم انهم نزعهم عن عمر بن
حصين روایت کیہو د مین بنی نعیم کے چند لوگ حضرت م کے پاس آئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے بنی نعیم خوش ہو تو
انہوں نے کہا کہ آپ کی بشارت میں پس ہو کہ چل رہے ہیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ تغیر ہوا پس مین کے لوگ آئے تو
فرمایا کہ اے مین بنی نعیم قبول کرو بشارت کو جبکہ بنی نعیم نے اسکو قبول نہیں کیا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے قبول کی یہ حضرت صلی اللہ
وسلم نے ابتدا پیدا ہونے وقت اور عرش کا حال بیان کرنا شروع کیا سو ایک مرد آیا تو اسنے کہا کہ اے عمر بن تیری سواری
چوٹ گئی کا شنگ نہ اٹھتا میں نہیں کا شنگ مین سواری کے پیچھے ملانا تاکہ تمام حدیث کو سننا ف یہ جو کہا کہ حضرت صلی اللہ
وسلم کا چہرہ تغیر ہوا تو یہ وسط حضرت م کے سپرد پرانے کے کس طرح انہوں نے دنیا کو خست کیا اور یا یہ کس وقت کوئی چیز حاضر
نہ تھی کہ انکو دین اور یہ جو کہا کہ قبول کرو خوشخبری تو مراد یہ ہے کہ قبول کرو جو ہر وجہ کے تقدیر کے یہ بشارت دیے جاؤ
تم ساتھ بہشت کو جبکہ لوگ اسکو مانند سمجھ جمل کرنے کو دین مین اور عمل کرنے کو ساتھ اسکے ف اور شاید انہوں نے
سوال کیا تھا احوال اس عالم کے اور یہی ظاہر ہے اور مثال ہے کہ سوال کیا ہو اول عرض مخلوقات کے پس بنا یہ پہلا مثال
نفاذ کرتا ہے سیاق کہ خبر دی حضرت م نے کہ جو چہ کہیے پیدا ہوئی اس مین ہر تھان اور زمین مین اور بنا یہ ثانی مثال کے
نفاذ کرتا ہے کہ عرش اور بانی مقدم ہو چکا ہے پیدا ہونا انکا پہلے اسکے اور ایک روایت مین ہو کہ انہوں نے پوچھا کہ قبول
کیا چیز پیدا ہوئی (فم) حلاً تناً عمر بن حفص تناً عنیات تناً ان تناً الا خمس تناً جاوم بن شداد
عن صفوان بن محرز انه حدثه عن عمر بن حصين قال دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم وعقلت
تلفتي بالباب فأتاه ناس من بني نعيم فقالوا اقبلوا البشرا يا بني نعيم قالوا اقبلوا البشرا فاعطنا من بين
نعم دخل عليه ناس من اليمين فقالوا اقبلوا البشرا يا أهل اليمين ان لم يقبلها بنو نعيم قالوا اقبلوا

پیدا ہونا قلم کا یہ نسبت اسوئے پانی اور عرش کے ہوا بہ نسبت پتھر کے کہ اس سے صادر ہوئی ہے کتابت یعنی کہ کیا
 وسط اس کے کلمہ جو پہلے پیدا ہوا اور ایک آیت میں ہے کہ خدا تم سے پہلے عقل کو پیدا کیا لیکن یہ حدیث ثابت نہیں ہوئی
 اور بر تقدیر ثبوت ہی اخیر تا دل اس کی ہوا اور علماء کو اختلاف ہے آئین کہ پہلے کون پیدا ہوا عرش یا قلم اکثر اہل ہرین کہ پہلے
 عرش پیدا ہوا اور ابن جریر وغیرہ نے ثانی قول کو اختیار کیا ہے لیکن پہلے قلم پیدا ہوا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 کہ خدا تم سے لوح محفوظ کو پانچ سو برس کی سہا چوڑی پیدا کیا پہر فرمایا قلم کو پہلے اس سے کہ پیدا کرے خلق کو کہ کلمہ اور خدا تم
 عرش پر تھا قلم نے کہا کہ میں کیا کہوں فرمایا علم میرا جو حق خلقت میری کے قیامت تک وہ نہیں ہے سہیں پہلے پیدا ہوا
 قلم کا عرش پر بلکہ میں ہر کہ عرش اس سے پہلے تھا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خدا تم سے پہلے قلم کو پیدا کیا
 تو اس نے کہا جو کچھ کہ قیامت تک ہونے والا ہے اور مجاہد سے روایت ہے کہ ابتدا پیدائش کی عرش ادنیٰ پانی اور ہوا ہے
 اور پیدا ہوئی زمین پانی سے اور تطہیق ان افراد میں ظاہر ہے اور احمد بن حنبل جواز سوال کا ہے مبادا چیزوں میں
 بحث اس ہوا اور جواز جواب عالم کا ساتھ پتھر کے کہ یاد ہو سکو اس سے اور لازم ہے اہل بارزہ اگر خوف کرے کہ اس کے
 اعتقاد میں غل پیدا ہو گا اور یہ کہ جس نے اس کی نوع حادث ہو یعنی قدیم نہیں اور یہ کہ پیدا کیا ہے خدا تم نے
 اس مخلوقات کو بعد اسکے کہ پیدا نہ تھی نہ وسط عاجز ہونے کی اس سے بلکہ ساتھ قدرت کو اور تنبہا ط کیا ہے بعضو اس نے
 سوال کرنے شعریوں کے ہر قسم سے یہ کہ کلام کرنا اصول دین میں اور حدوث عالم میں بدستور جاری ہے انکی اولاد
 میں یہاں تک کہ ظاہر ہوا یہ اسے چہ الی الحسن شعری کے اور سربا سکو کہتے ہیں جو مذکور بیابان پانی کی طرح نظر آتا ہے
 (رفع) نَدْوَى عَيْنِي عَنْ رُفْعَةِ عَيْنِ فَكَيْسٍ مِّنْ مِّثْلِهِ عَنِ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ قَامَ فِينَا
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَأَحْبَبْنَا عَنْ بَدْوِ الْخَلْقِ حَتَّى دَخَلَ أَهْلُ الْبَيْتِ مَنَازِلَهُمْ دَاخِلَ الْبَيْتِ
 مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذَلِكَ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَ مَنْ نَسِيَ ثُمَّ عَمِرَ فَرَادِقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَضَرَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ
 بسم میں ایک جگہ کہ ہے ہوئی سو خبر دی کہ کو ابتدا پیدا ہونے مخلوقات کے سے یہاں تک کہ بہشتی اپنی جگہوں میں داخل
 ہوئے اور دوزخی اپنی جگہوں میں داخل ہوئے سو یاد رکھا ہر کو جو یاد رکھا اور بول گیا اس کو جو بول گیا یعنی بعضوں کو
 یہ حدیث پوری یا د رہی اور بعضوں کو نہ رہی **ف** یہ جو کہا کہ یہاں تک کہ داخل ہوئے الم تو یہ غایت ہو سکی قول
 اخیر کے یعنی خبر دی کہ کو ابتدا پیدائش عالم کے کو ایک چیز بعد دوسری کے یہاں تک کہ سنہتی ہوا یہ خبر دنیا حال قرار
 پانے کے سے بہشت میں اور دوزخ میں امد دلائل کی اس کو اہل خبر دی حضرت م نے ایک مجلس میں ساتھ تمام احوال
 مخلوقات کے جب سے پیدا ہوئی یہاں تک کہ فنا ہو کر دوسری بار زندہ ہو گی پر شامل ہے یہ اخبار مبادا اور معاش اور معاش
 سے اور ان سب حالات کو ایک مجلس میں آسان طور سے بیان کرنا خوارق عادت سے ہے اور مثل اسکے دوسرے طریق سے
 وہ حدیث جو زبندی نے عربوں میں ماحص سے روایت کی ہو کہ حضرت م گھر سے تشریف لائے اور آپ کے ماتہ میں دو

کا مذتبہ سو فرمایا وطر اس خط کو جو آپ کے دل پہنے ماتہ میں تھا کہ یہ نوشتہ ہے رب العالمین کی طرف سے جس میں کہ نام میں کر
 بہشتیوں کے اور نام باپوں انکے اور قبیلوں انکے کہ پہ انکے خیر میں سب کو محل بیان کیا یعنی کل اتنے میں کہ نہ
 کہی ان میں کوئی بڑا یا چا ویکا اور نہ کہی ان سے گنہا یا چا ویکا پہ فرمایا وطر اس کا غنہ کے جو آپ کے بائیں ماتہ میں تھا
 مانند ایک چم حق دوزخیوں کے اور حدیث کے اخیر میں کہا کہ پہ حضرت منے اوکو پہنکا یا پہ فرمایا کہ فرما ہوا رب تبارک
 بندوں سے ایک گروہ بہشت میں ہو اور ایک دوزخ میں اور یہ جو کہا کہ پہ اوکو پہنکا یا تو ظاہر اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ
 دونوں کا غنہ لوگوں کو نظر آتے تھے (رفیع) **حکم ثانی** عبد اللہ بن ابی شیبہ عن ابی احمد عن سفیان عن ابی الزناد عن
 عن الاحمر عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ عز وجل یغفر ابی آدم وما یغفر
 لہ ان یشفی ویکف بنی وعلی بنی لہ اما فتمتہ ایما یقولہ ان لی ولدا کما تکلن ینہ فقوله ان یشفی
 کما بکا انی ترجمہ ابو ہریرہ رضی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا عزوجل فرماتا ہے کہ آدم کے
 بیٹے نے جھکوا گالی دی اور سکویہ لائق نہ تھا کہ جھکوا گالی دے اور جھکوا جھلایا اور سکویہ لائق نہ تھا کہ اسکا جھکوا گالی
 سواہ سکے اس قل میں ہو کہ کہتا ہے کہ خدا کے وطر اولاد ہے اور اس پر جھلانا اسکا جھکوا سواہ سکے قول میں ہو کہ خدا تعالیٰ
 کہی دوسری بار نہ بنا ویکا جیسے پہ جھکوا اول بار نہ بنا یا **ف** اور گالی دینا وہ ایک صفت ہے ساتھ سچیز کے کہ تقاضا کر
 نقص کو اور نہیں شک ہے کہ دعویٰ اولاد کا وطر اس کے مستلزم ہے امکان کو جو مستدعی ہے وطر حدیث کو اور
 نہایت نقص ہے چہ حق باری کے جو پاک و بلند ہے اور مراد حدیث سی بگمہ یہ قول اسکا ہے کہ خدا جھکوا کہی دوسری
 بار نہیں بنا ویکا جیسے پہ جھکوا پہلی بار نہ بنا یا اور یہ قول اون لوگوں کا ہے جو مرنے کو بعد ہی اوٹنے کے متکین
 بت پرستوں سے (رفیع) **حکم ثانی** قتیبہ بن شیبہ عن ابی الزناد عن الاحمر عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 انی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انی ہریرۃ
 فوق العرش ان رخصی علیک غصبی ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب
 خدا تعالیٰ نے خلقت کو پیدا کیا تو عرش پر اپنے پاس لکھ رکھا کہ مقرر میری رحمت اگر بڑھ گئی میرے غصے پر یعنی
 سے خدا تعالیٰ کی رحمت زیادہ ہے **ف** بعض کہتے ہیں کہ معنی فوق کے یہاں تلے کے ہیں یعنی عرش سے تلے
 اور باعث اس تاویل کا یہ ہے کہ بعد ہے کہ ہو کوئی خیر مخلوقات کو اور پر عرش کے اور نہیں ہے کوئی ڈیر پہ جاری
 کرے اسکے کو اور پھلہ اپنے کے وطر عرش ہی ایک مخلوق ہے مخلوقات کو اور احتمال ہے کہ مراد عندہ سے یہ
 ہو کہ اسکا علم خدا تعالیٰ کے پاس ہے پس ہوگی عنایت مکانہ بلکہ یہ اشارت ہو کہ وہ خلق سے کمال پوشیدہ ہو اور وہ
 ہے انکے اور اک اور سمجھ سے اور مراد غضب سے لازم اسکا ہے اور مراد ہنچانے عذاب کا ہے طرف اس شخص کے
 واقع ہوا پہر غضب وطر کہ سن اور غلبہ یا مقابرتعلق کے یعنی تعلق رحمت کو غالب ہے سابق ہے اور تعلق

غضب کے ہوا سطر کے تحت مقتضیات پال سکی کا ہے اور یہ غضب پس وہ موقوف ہے اور سابق ہونے کے بعد حادث سے اور ساتھ اس تقریر کے دفع ہو گا اعتراض اس شخص کا جو وارد کرتا ہے واقع ہونے عذاب کے کو پہلے رحمت کو بعضی جگہوں میں اتنا اسکے جردخل ہو گا اگر مین موعیدین سے پہلے گاہ اس کے ساتھ ساتھ شفاعت وغیرہ کے اور بعض کہتے ہیں کہ سنے جیلے کو کثرت اور شمول ہیں یعنی اکثر افعال اسکے اور یہ سب تقریر بنا بر اسکے ہو کہ رحمت اور غضب ذات کی صفتوں سے ہیں اور بعض علماء کہتے ہیں کہ رحمت اور غضب فعل کی صفتوں سے ہیں ذات کی صفتوں سے نہیں اور نہیں مانع ہے مقدم ہونے بعض فعلوں کے سے اور بعض کے پس ہو گی اشارت ساتھ رحمت کے طرف بسائے آدم کے بہشت میں جبکہ پہلے پہل پیدا ہوئے مثلاً اور تعالٰی اسکے وہ چیز ہے جو واقع ہوئی ہے نکالنے اسکے سے بہشت سے اور بدستور ماہر حال تمام ہفتوں کا ساتھ مقدم کرنے رحمت کی سچ پیدائش انکی کے ساتھ فراخی کرنے کے اور انکے رزق وغیرہ سے پہلے واقع ہوا تھا اور انکے عذاب بسبب کفر انکے کے اور جو بعض موعیدین کے عذاب کا اعتراض ہوتا ہے تو انکے حق میں رحمت سابق ہو اور اگر اسکا وجود نہ ہوتا تو ہمیشہ اسی میں رہتے اور طبی نے کہا کہ سچ سابق ہونے رحمت کے اشارت ہی طرف اسکے کہ حصہ خلعت کا رحمت اکثر ہے صحر انکے سے عذاب سے اور یہ کہ پہونچتے ہیں اسکو آدمی بغیر تحقیق کے اور تحقیق غضب نہیں پہونچتا اسکو مگر ساتھ استحقاق کے پس رحمت شامل ہے آدمی کو جنہیں ہونے کی حالت میں اور غیر خوارگی کی حالت میں اور وہ وہ چھوڑنیکی حالت میں پہلے اس سے کہ صادر ہو اس سے کوئی چیز بندگی سے اور نہیں لاحق ہوتا اسکو غضب مگر بعد اسکے کہ صلہ و محبت سے گناہ جو سخت ہے ساتھ اسکے غضب کو (فتح) بکاش مابعداً فی سبعۃ اشیاء یعنی بیان ہی ہمیز کا کہ وارد ہوئی ہے بابت زمینوں کے **ف** یعنی سچ بیان وضع انکی کے یعنی آسمان برابر میں یا تلے اور **وَقَوْلِ اللّٰهُ مَرْجِعُ اللّٰهِ** اللّٰہی مَلٰئِکَتِ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَفِی الْاَرْضِ وَفِیْہَا کُلُّ الشَّیْءِ یعنی امد وہ ہے جسو بنائے سات آسمان اور زمین ہی اتنی **ف** داودی نے کہا کہ زمینیں ایک دوسری کے اور پہونچے ہیں مانند آسمانوں کے اور بعضے سنگلیں سے منقول ہے کہ شلیت خاص عدد میں ہو یعنی جنی آسمان میں اتنی ہی زمینیں ہیں اور ساتون آسمانیں متجاور ہیں یعنی برابر میں پھر اوپر نہیں اور ابن مین نے بعضوں کو حکایت کیا ہے کہ زمین صرف ایک ہی ہے اور یہ قول مردود ہے ساتھ قرآن اور سنت کو اور دلالت کرتی ہو واسطہ قول ظاہر کہ عباس سے اس آیت کی تفسیر میں روایت ہے **وَمِنَ الْاَرْضِ مِثْلُہُنَّ** ابن عباس نے کہا کہ ہر زمین پر مثل ابراہیم کے ہو اور مانند اسکے کہ زمین پر ہے خلق سے اور ایک روایت میں ابن عباس سے ہو کہ مثل انکی یعنی سات زمینیں ہیں ہر زمین میں آدم ہے مانند آدم تھا رہے کہ اور فرج ہے مانند فرج تھا رہے کے اور ابراہیم کا مانند ابراہیم تھا رہے کہ اور عیسیٰ مانند عیسیٰ تھا رہے کے اور نبی یعنی محمد مانند محمد تھا رہے کے جیسی نے کہا کہ اسکی سند صحیح ہے لیکن شاذ ہے ساتھ مرہ راوی کے اور ایک روایت میں ہے کہ ابن عباس نے کہا کہ اگر میں تم کو اس آیت کی تفسیر بیان کروں تو البتہ تم کفر کرو اور کفر تھا رہا یہی کہ اس آیت کو چھلاؤ ادا ایک روایت میں اتنا زیادہ ہو

[illegible]

اور زیادہ کیا ہے کہ بعض جاہلوں نے ان ستاروں میں کہانت پیدا کی ہے کہ جو فلانی ستارے ساتھ درخت لگا دی تو ہوسا
 ہوتا ہے اور جو فلانے ستارے کے ساتھ سفر کرے تو اسکے وسط ایسا ہوتا ہے اور قسم ہے میری عمر کی کہ ستاروں سے
 کوئی ستارہ نہیں گر کر پیدا ہوتا ہے ساتھ اسکے دراز قد اور سپت قد اور سرخ رنگ اور سفید اور خوبصورت اور بد
 صورت اور زمین علم ستاروں کا اور اس جو پائے کا اور اس جاذبہ کا کچھ چیزیں غیب سے اور ساتھ اس زیادتی کے ظاہر
 ہوگی مناسبت اور کرنے صفت کی جو یہ کہ وہ کفار کی ہے سکو تغیر چیزوں کے سے جو ذکر کیا انکو قرآن سے اگر بعض کا
 ذکر مخطوطہ واقع ہوا ہے داؤدی نے کہا کہ قول قتادہ کا حسن ہے لیکن قول اسکا اخطا واضع نصیب پس تحقیق کو باہمی
 اس میں قتادہ نے بلکہ جو یہ بات کہ وہ کافر ہے اور زمین متعین ہو کفار کے قائل کے حق میں اور سولے کے نہیں کہ کافر
 ہوتا ہے جو منسوب کرے طرف کے اختراع کو اور یہ جو ہیرا وے انکو علامت اور مرد و شکی امر کے چ زین کے تو نہیں
 اور اسکی تقریر بآل استغفار میں گذر چکی ہے اور سلمان فارسی سے روایت ہو کہ ساتھ متعلق ہیں یعنی لٹکے ہوئے میں
 دوسے آسمان میں مانند لٹکانے قدیوں کے سجدہ میں رفیعہ (وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَذِهِ مَتَّخَذَتْ لِعَيْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
 کہا کہ ہیشمائی معنی جو آیت فاصح ہیشمائی واقع ہے متغیر ہے یعنی چورا ہوا ہوا وَالْأَكْبَ مَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ لِعَيْنِ ابْنِ
 کے معنی جو آیت اباً متاعا لکرمین واقع ہے وہ چیز ہے جسکو موشی کہا دین **ف** اور بعض کہتے ہیں کہ اب کے معنی
 گہا نرس میں اور بعض کہتے ہیں کہ اب ہر چیز ہے کہ روئے زمین پر اوگرو وَالْأَكْبَ لَمْ يَكُنْ لِعَيْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لِعَيْنِ ابْنِ
 والارض وضعها للآدمین واقع ہوا ہے خلقت میں بَرَزَتْ حَاجِزٌ لِعَيْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لِعَيْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لِعَيْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
 سے حاجز ہیں یعنی پردہ اور **وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْفَأَقَا هَلْ لَكَ لِعَيْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لِعَيْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لِعَيْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ**
وَعَجَبَاتُ الْفَأَقَا میں واقع ہے آپس میں لپٹے ہوئے میں **وَالْعَلْبُ الْمَلْفَقُ** لِعَيْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لِعَيْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لِعَيْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
 میں جو آیت **وَعَجَبَاتُ الْفَأَقَا** میں واقع ہے **فَرَأَيْنَاهُمْ هَادًا كَلْبًا لِعَيْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لِعَيْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لِعَيْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ**
 فرشتا کے معنی بھونہ ہے مانند اس آیت کہ کہ مظلوم ہمارے زمین میں ٹھہکا ہے اور ہیرا نکلا **فَلَيْلًا لِعَيْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ**
 کے معنی جو آیت **لَا يَخْرُجُ** لائنکدامین واقع ہے ہنوی چیز میں جو فائدہ نہیں دیتی **ف** ابن عباس سے روایت
 ہے کہ یہ مثال ہے جو بیان کی گئی ہے وسط کافروں کے مانند زمین شور کے کہ اس سے برکت نہیں نکلتی **بَابُ**
صِفَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ يُحْسِبَانِ باب ہے بیان تفسیر اس آیت کہ سورج اور چاند حساب عین کے ساتھ چلتے ہیں **فَ**
قَالَ مُجَاهِدٌ وَكَحُسْبَانِ الرَّحْمٰنِ لِعَيْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لِعَيْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لِعَيْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لِعَيْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لِعَيْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
 کے مانند پر نے چل کے کہ ایک چال سے پہرتی ہے **ف** اور **وَجَاهِدُكِي** یہ ہے کہ وہ جاری ہیں اور حسب حرکت
 دعویہ دوریہ کے لئے قول حرکت اور اوپر وضع اسکی کے (رفقہ) **وَقَالَ فَيْلَةُ يُحْسِبَانِ مَنَازِلَ لَا يَبْعَدُ وَلَا يَنْفَكُ**
 اور مجاہد کے غیر نے کہا کہ دونوں چلتے ہیں ساتھ حساب و منازل کے نہیں تھا ذکر کرتے اس سے **يُحْسِبَانِ مَنَازِلَهُمَا**

حَسْبُكَ مِنْ شَهَابٍ وَشَهَابٍ لَيْسَ دَرَبَانِ جَمْعُ بے حساب کے مثل شہاب کے اور شہاب کے صَوَّاهَا حَلَوُهَا
یعنی ضحاک کے معنی حوایت و شہر و مضمین واقع ہے روشنی اسکی ہے اَنْ تَذَكَّ الْعَيْنُ لَا يَكُنْ صَوْنُ احَدٍ مِّنْهَا
صَوْنُ الْاَفْخَرِ وَلَا يَنْبَغِي لَهَا ذَلِكَ یعنی آیت اَنْ تَذَكَّ الْفَرَّ کے معنی یہ ہیں کہ ایک کی روشنی دوسری کی روشنی کو نہیں
دیا کرتی اور انکو یہ بات لائق ہے سَابِقُ الْهَلَاكِ تَطَالُبُ الْبَابِ تَحْتِ الْبَابِ لَيْسَ سَابِقُ الْهَلَاكِ کے معنی یہ ہیں کہ دن اور
رات ایک دوسرے کو طلب کرتے ہیں ساتھ جلدی کے معنی چاہتے ہیں کہ ایک دوسرے پر غالب آئیں لیکن غالب نہیں آسکتے
بلکہ ایک دوسرے کے آگے پیچھے چلتے ہیں تَتَلَخَّرُ الْمُخْرَجُ احَدُهَا عَنِ الْاُخَرِ وَيَخْرُجُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يَخْرُجُ
معنی یہ ہیں کہ نکالتے ہیں ایک کو دوسرے سے اور ملتا ہے ہر ایک دونوں ہی بدستور آسمان میں بدستور و اَهِمُّ وَهَيْهُنَا
كَتَفُهُمَا یعنی وہ اس کے معنی حوایت بھی یومئذ وہیہ میں واقع ہے پہٹ جانا اوسکا ہے اَعْجَابُهَا مَا لَمْ يَكُنْ شَقَّ
وَهَيْهُنَا فَهَمُّ عَلَيَّ حَافِئِيہ یعنی آیت وَالْمَلِكُ عَلَيَّ رَجَاهُ کے معنی یہ ہیں کہ فرشتے اس کے کناروں پر ہونگے جب تک
کہ پہٹے گا اُن سے پہرہ اس کے کناروں پر ہونگے مانند قول تیرے کہ کنین کے کناروں پر اعطش و جَنَّتْ
اَظْلَمَ یعنی غمٹش اور جن کے معنی ظلم ہیں یعنی سیاہ ہوئی رات قَالَ الْحَسَنُ كَوْرَتْ نُكُورٌ كَحَفْزٍ تَذَكُّ
صَوْنُهَا یعنی اور حسن نے کہا کہ کورت کے معنی حوایت اور الشمس کورت میں واقع ہوا ہے کہ ایسا جاوے سوچ یہاں تک
کہ اسکی روشنی دور ہو جاوے وَيَقَالُ وَالْاَيْكِلُ وَمَا وَسَقَ جَمْعُ مَرْدٍ اَيْتِہ اور کہا جاتا ہے اس آیت کی تفسیر
یعنی قسم ہر رات کی اور جو جمع کیا اسے چوہا یوں سے اَشَقَّ اَشَقَّوْی یعنی اشد کے معنی استوی کے ہیں یعنی
سیدنا اور برابر ہوا بُرُوجًا مُّقْتَارًا زَلَّ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ یعنی بروج سوچ اور چاند کی نہ لیں ہیں ف اور مجاہد
سے روایت ہے کہ بروج ستارے ہیں اور ابوصالح سے روایت ہے کہ وہ بڑے بڑے ستارے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ وہ
محل ہیں آسمانوں میں اور قنادہ سے روایت ہے کہ محل ہیں آسمان کے دروازہ پیران میں جو کیدار رہتے ہیں اہل
ہیئت کے نزدیک بروج منازل کے غیر ہیں پس ان کے نزدیک بروج بارہ ہیں اور منازل پٹائیں ہیں اور ہر بروج عبادت
ہے دو منزلوں سے اور ثلث منزل سے (نحو) اَلْحُرُّ دُرٌّ بِالْمَقَارِ مَعَ الشَّمْسِ یعنی حرورہ ہے جو ذکو سوچ کے
ساتھ ہو یعنی گرمی آفتاب کی ف اور فرانے کہا کہ حرورہ گرمی دالم کو کہتے ہیں خواہ ذکو ہو یا رات کو اور سموم م
ذکو ہوتی ہے وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَدُرٌّ يَدُ الْاَنْحُرِ دُرٌّ وَالدُّرُّ مَرَّةً بِالْمَقَارِ یعنی ابن عباس نے کہا کہ حرورہ گرمی
ہے جو رات کو ہو اور سموم گرمی ہے جو دن کو ہو ف اور سدی نے کہا کہ مردساتہ نطل اور حرور کے آیت میں
بہشت اور دوزخ ہے اِنْقَالِ الْيَوْمِ مِثْلُ الْيَوْمِ یعنی کہا جاتا ہے کہ یوب کے معنی یوم میں یعنی پسپا ہے ف اور
ابو عبیدہ نے کہا کہ یوب کے معنی یہ ہیں کہ کمی ہوتی ہے رات پر زیادتی ہوتی ہے دن میں اور اسی طرح دن اور
مجاہد سے روایت ہے کہ جو چیز ایک سے کم ہو وہ دوسرے میں داخل ہوتی ہے اور قنادہ سے روایت ہے کہ جو چیز ایک سے کم ہو وہ دوسرے میں داخل ہوتی ہے

اَلْعَيْنُ تَذَكُّ عَلَى اَمْرٍ جَانِبٍ

رات اسکی دن میں داخل ہوتی ہے اور موسم سردی کا دن اسکی رات میں داخل ہوتا ہے (فتح) وَلَقَدْ كُلُّ شَيْءٍ آتَمَلَهُ
فِي شَيْءٍ لَّيْنٍ وَلَیْمٍ وہ چیز میں کہ داخل کرے تو اسکو کسی چیز میں

یہ قول ابو عبیدہ کا ہے یعنی قول اللہ تعالیٰ کا وہ تمجد و اسمن دون اللہ رسولہ ولا المؤمنین ولیجوعین ہر چیز کہ داخل کرے
تو اسکو کسی چیز میں کہ وہ اس سے رہو پس وہ ولیجوع ہے اور معنی یہ ہیں کہ نہ بکرو و دوست اسکو جو مسلمانوں میں سے
نہیں (فتح) حَلَّ تَنَا حَجَّ بْنَ یُوسُفَ تَنَا سَفِيَانِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ إِلَّا رَجُلٌ ذَرَّ حَجَّ بْنَ عَرَبَةَ التَّمِيمِ الْأَنْدَلُوفِيَّ إِنَّ تَذَاهِبَ
كُلِّكُمْ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَهْلَكُمْ قَالَ قَالُوا تَذَاهِبُ حَجَّ بْنَ تَكْدُ حَتَّى تَكْتُمَ الْأَعْمَشُ فَتَسْتَأْذِنُ فَيُؤْذِنُ ذَرَّ لَهَا وَيُؤْذِنُ
أَنْ تَكْتُمَ فَيُؤْذِنُ مِنْهَا وَتَسْتَأْذِنُ فَلَا بُدَّ مِنْ ذَلِكَ لَهَا أَلَا تَرَى أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ حَجَّ بْنَ تَكْدُ حَتَّى تَكْتُمَ مِنْ مَخْرَجِهَا
فَلَا يَكُنْ قَوْلُهُ لَهَا وَاللَّهِ لَمْ يَكُنْ يَسْتَقِرُّ مَعَهَا ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْغَرِيزِ الْعَلِيِّ تَرْجُمَهُ أَبُو ذَرٍّ رَوَيْتُ عَنْهُ
عن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا جبکہ سوچ غروب ہوا کیا تو بتاتا ہے کہ یہ آفتاب کہاں جاتا ہے یعنی بعد
غروب ہونے کو سو میں نے کہا کہ خدا نے اور اسکا رسول خوب جانتا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جاتا ہے
سجدہ کرتا ہے سرش کی نیچے پہر اجازت مانگتا ہے کہ طلوع کر کے دوسرا دورہ شروع کرے پہر اسکو اجازت ملتی ہے اور
قریب سے کہ وہ سجدہ کریگا اور اسکا سجدہ قبول ہوگا اور اجازت مانگے گا دورہ کرنے کی تو اسکو اجازت نہ ملے گی پہر اسکو حکم ہوگا
کہ پٹ جاہد ہر سے تو آیا ہے تو چوبیسے گا بچہم کی طرف سے تو یہی مطلب ہے قرآن میں خدا کے اس قول کا کہ آفتاب چلتا ہے
یا نجا فراگا وکت اندازہ ہیرا ہوا ہے عزت والو دانا کا **ف** اس آیت کی پوری شرح تفسیر سورہ یس میں آئیگی اور غرض
اس کو آجگہ بیان سیر فایک ہے ہر دن اور رات میں اور اسکا ظاہر مخالف ہے داخل اہل میت کہ کہ سوچ آسمان میں گرنا
ہوا ہے پس اہل میت کا قول تعاضا کرتا ہے کہ آسمان کہہ رہا ہے اور ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ غلط آفتاب کی
چلتا پہر تا ہے آسمان نہیں چلتا اور مثل اسکی ہے قول اللہ تعالیٰ کا دوسری آیت میں کل فی فلاب یسجون یعنی ہر ایک
ایک طرح چاند اور ستاروں کو آسمان میں گہومتے ہیں اور ابن عربی نے کہا کہ ایک قوم نے اسکو سجدہ سے انکار کیا ہے
اور اسکا سجدہ صحیح اور ممکن ہے اور تاویل کیا ہے اسکو ایک قوم نے اوپر اونچے کے کہ وہ پہر ہے تنخیر دائمی سے اور نہیں
مانے کہ اپنے جہے ہی حکمر سجدہ کرے پہر رجوع کرے اپنی جہے میں میں کہتا ہوں کہ اگر مراد ساتھ نہ نکلنے کو وقوف
ہے بیٹہ کھڑا ہونا تو واضح ہے نہیں تو نہیں ہے کوئی دلیل اور نہ نکلنے کے جہے سے اور مثال ہے کہ ہمارا سجدہ ہے
سجدہ ان فرشتوں کا کہ اس کے ساتھ مکمل ہیں یعنی جو پہر تعین ہے یا سجدہ کرتا ہے ساتھ صورت حال کے میں ہی
ماروزیادتی فرارنداری لوخصیع میں ہوتی میں (فتح) حَلَّ تَنَا مَسَدٌ دَنَا عَيْدُ الْغَرِيزِ مِنْ الْخُشَا
فَنَا عَيْدُ اللَّهِ الْإِلَاحِ نَابِغٌ تَنَى أَبُو سَلَةَ بْنِ عَيْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

الشمس والقمر مکتوران یوم القیامہ ترجمہ ابو ہریرہ رضی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام فرمایا کہ سوج اور چاند کی روشنی پست ڈالی جاوے گی قیامت کے دن عیسےؑ نے نہ ہو جاوے گی **ف** اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ پہر گ میں ٹلے جاوے گئے خطاب نے کہا کہ نہیں مراد ساتھ ڈالنے کے کہ آگ میں عذاب کرنا اور کھانا ساتھ اسکی ولیکر وہ اولاد ہے کاطران لوگوں کے جو دنیا میں انکو پوجتے تھے تاکہ جان لیں کہ انکا پوجنا باطل تھا اور بعض کہتے ہیں کہ سوج اور چاند آگ ہوئے ہیں تو اسی میں پہر ڈالے جاوے گئے اور سبھیل نے کہا کہ آگ میں ڈالنے کو عذاب کرنا زیادہ سزا آنا پس تحقیق وسط اس قدر کے آگ میں فرشتے میں اور تیر وغیرہ تاکہ ہو وسط دوزخیوں کے عذاب اور ایک ہتھیا عذاب کے ہتھیاروں سے اور جو چاہے اسدس سر میں ہونگے وہ عذاب کیے گئے (فتح) **حک ثنائی** عَنِ ابْنِ مَرْثُومٍ وَهَيْلِ بْنِ عَمْرٍاءَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّكَ لَا يُخْبَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَاتَانِ مِنَ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمَا فَفَصَلُّوا ترجمہ ابن عمر رضی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام فرمایا کہ سوج اور چاند میں کسی کے مرنے جیسے کہ نہیں پڑتا ولیکن وہ دونشانیاں میں خدا کی نشانیوں میں سے ہیں جب تم کہیں کو دیکھا کرو تو نماز پڑھا کر بیٹھ یہاں تک کہ وہ روشن ہو جاوے **ف** اسکی شرح کتاب الکسوف میں گذر چکی **حک ثنائی** عَنْ أَبِي أُوَيْسٍ عَنِ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنَ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمَا ذَلِكَ فَادْعُوا اللَّهَ ترجمہ ابن عباس رضی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ سوج اور چاند دونشانیاں میں خدا کی نشانیوں میں سے ہیں جب تم کہیں کو دیکھا کرو تو اسد کو یاد کیا کرو **حک ثنائی** عَنْ بَكْرِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ عَقِيلِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ قَامَ فَكَبَّرَ وَفَرَّأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ رَكَعَ طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حُجَّهً وَقَامَ كَمَا هُوَ فَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلًا وَهِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ رَكَعَ طَوِيلًا وَهِيَ أَدْنَى مِنَ الرُّكْعَةِ الْأُولَى ثُمَّ سَجَدَ سَجْدًا طَوِيلًا ثُمَّ صَلَّى فِي الرُّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ سَلَّمَ وَقَدْ مَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ فِي كَسُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ آيَتَانِ مِنَ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمَا فَادْعُوا اللَّهَ إِلَى اهْتِكَافِهِ ترجمہ عائشہ رضی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام کہے ہوئے جس دن میں سوج میں گہن پس اسد کہا اور قرأت پڑھی دراز پر رکوع کیا دراز پر رکوع سے سہل ہمایا پس کہا سمع اللہ من حمدہ اور بدستور کہے ہوئے پر قرأت پڑھی دراز اور وہ پہلی قرأت سے کمتر تھی پر رکوع کیا اور پچھلے رکوع سے کمتر تھا پر سجدہ

کیا درز پر دوسری رکعت میں ہی اس طرح کیا ہے سلام پہری اور حالانکہ روشن ہو گیا تھا آفتاب پر لوگوں پر غلطی پڑا
پس فرمایا چچ حق کہن آفتاب اور چاند کے کوہ و نشانیاں میں خلکی نشانیوں سے کسی کے مرنے جینی سے اُن میں
کہن نہیں پڑتا پس جب تم کہن کو دیکھا کرو پس متوجہ ہو و طرف نماز کے **حک** **ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا يَحْيَى**
عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَحْيَى فَكَفَى عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا يَمُوتَانِ
لِيُؤْتِيَ أَحَدُهُمَا بِمَا لَمْ يَلِدْهُمَا أَيْتَانِ مِنَ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَاصْلُوا لِيُتْرِكَ بَيْنَهُمَا سَبْعُ مِائَاتٍ وَبِضْعَةَ
عَشْرٍ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ ذَلِكَ وَلَكُمْ فِيهَا حَقٌّ مُبِينٌ کہ حضرت نے فرمایا کہ سورج اور چاند میں کسی کے مرنے جینی سے کہن نہیں پڑتا و لیکن وہ دونشانیاں ہیں خدا تعالیٰ
کی نشانیوں سے جو جب تم کہو دیکھا کرو تو نماز پڑھا کرو **ف** ان سب عدیثوں کی شرح کسوف میں گذر چکی ہے۔
بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَهُوَ الَّذِي ارْسَلَهُ لِيُزَكِّيَ بَيْنَ يَدَيَّ رَحْمَةً باب ہے بیان میں
اسی کے کہ آئی ہے یہ مضمون اس آیت کہ اللہ وہ ہے جو بہتجا ہے باؤں کو وسط خوشخبری دینے کے اگر اپنی رحمت
کے یعنی مینہ کے **ف** اسکی تفسیر آئندہ آوے گی قاصفاً نقصفاً محلی شیخ مراد اس سے تفسیر کرنی اس آیت کی
بے خیر سل علیکم قاصفاً من الیمین یعنی پس بہتجا ہے تیر سخت ہو ابو عبیدہ نے کہا کہ قاصف وہ ہو ہے جو ہر چیز کو
پس قلم لے لو کچھ ملا کر مجھے ملے **ف** مراد اس آیت کی تفسیر ہے وارسلنا الیراح لواقع یعنی چلا دیں تھے
باوین رس بہرین اور یہ کہ اصل مواقع کا ملاح ہے اور اسکا واحد ملحق ہے یعنی حاملہ کرنے والی **ف** اور یہ قول ابو
عبیدہ کا کہ ان سبھی کا اور ان سے سوا اور لوگ اس سے انکار کرتے ہیں یعنی کہتے ہیں کہ لواتم وہ ہیں جو خود حاملہ ہوں اور یہ
نے کہا کہ صواب یہ ہے کہ ہوا ایک وجہ سے حاملہ ہے اور ایک وجہ سے حاملہ کرنے والی ہے سو اس طرح کہ لیتا ہوا اسکا بی بی
کو اور القح اسکا عمل کرنا اور اسکا بادل میں بہا ہوا سو سو کو رویت کی کہ بہتجا ہے العداؤں کو سوا ہاتھی میں ہانی کو
پس حاملہ کرتی ہیں بادل کو اور اسکو لیجانی ہیں پہر اسکو برساتی ہیں (فتح) **عَصَا رِزْقِهِ** عاصف تھبت من الازفر
إِلَى كَيْتَمَاءِ كَعْنُو دَرِفِيرَ نَادِرَ مراد ساتھ اس کے تفسیر اس آیت کرتے **ف** اصحابا اعصار یعنی عصار سخت ہوا کو کہتے ہیں جو کھل
سے آسمان کو چلتی ہے مانند ستون کے کہ ہمیں لگ ہو حدیث **بِرْدُ** یعنی صر کے معنی سردی ہے **ف** مراد اس کو اگر
ایت کی تفسیر ہے یہ فیما صرف ابو عبیدہ نے کہا کہ صر سخت سردی ہے **ثَنَا الْمُتَّقِيَّةُ قَدْ لَعِنَ نَشْرُكَ** معنی جدا جدا
ہیں یعنی ہر طرف ہوا ہر کنارے سے چلتی ہے **حک** **ثَنَا أَدَمُ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ الْحَكِيمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَابٍ عَنِ**
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نُفُثَتْ يَالِصَبَا وَهَلَكْتَ عَادُ بِاللَّوْزِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو فتح نصیب ہوئی یورپ کی ہوا سے اور طماک ہوئے عاد کی قوم مجھ کی ہوا سے
ف یہ اشارہ ہر طرف ایت کو چھ قصبہ اذباب کے فارسلنا علیم رسول جنود الم تر وہا اور یعنی کہتے ہیں کہ صبا و
ہوا ہے جس کو یوسف مل کر کہے کی خوشبو یعقوب علیہ السلام کو پہنچائی تھی پہلے اس کے کہ وہ ان کے پاس پہنچیں بلکہ

نے کہا کہ اس حدیث میں تفضیل ہے بعض مخلوقات کی بعض پر اور اس میں خبر دینا آدمی کا ہے نفس اپنے سر ساتھ اس پر کہ فیضیت می ہر سکوا الدنہ نے بطور بیان کرنے نعمت کے نہ بطور فخر کے اور یہ کہ جائز ہے خبر دینی پہلی استون سر اور ہلاک ہونے انکو سے (فقہ) **حَلَّ ثَمَامُ بْنُ جُرَاجِمٍ** ثَمَامُ بْنُ جُرَاجِمٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَالِشَةَ قَالَتْ كَانَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى مَخِيلَةً فِي السَّمَاءِ أَقْبَلَ وَادْبَرَ وَدَخَلَ وَخَرَجَ وَتَغَيَّلَ وَجْهًا فَإِذَا امْطَرَتِ السَّمَاءُ سُرِّيَ عَنْهُ فَعَرَفْتُهُ مَخِيلَةً ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا أَذِرُنِي لَعَلَّ كَمَا قَالَ قَوْمٌ فَلَئِنْ رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ إِلَّا يَمُوتُ ترجمہ عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستور تھا کہ جب آسمان میں بادل دیکھتے تو خوف سے کہی آگے بڑھتے اور کہی پیچھے ہٹتے اور کہی گہر میں جاتا تھے اور کہی باہر آتے تھے اور اچکا چہرہ تغیر ہو جاتا تھا یہاں پر جب عینہ برستاتا تھا تو آپ سر وہ حالت دور ہوتی تھی تو عائشہ نے آپ سر اسکا سبب پوچھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ شاید یہ بادل سیاہ ہو جیسا کہ عادی قوم نے کہا یہاں پر دیکھا اور انہوں نے سکوا پر سناے آیا انکے نالوں کے بلو یہاں پر ہے ہمہ پانے پر سناے والا آخر ایت تک **ف** اور اس حدیث میں یاد دلانا ہے اس چیز کا کہ غافل ہوتا ہے اس سر آدمی اس قسم سے کہ واقع ہوئی ہے وسط پہلی استون کے اور ڈرنا ہے انکی راہ میں چلنے سے وسط خوف واقع ہونے اس چیز کے کہ انکو پہنچی اور اس میں شفقت ہے حضرت مکی اپنی است پر اور رحمت آپ کی وسط انکے جیسا کہ تعریف کی ہو انکی اس نے او مارگوئی کہے کہ حضرت نے کس طرح خوف کیا معذب ہونے اس قوم کے جس میں جن حضرت موجود تھے باوجودیکہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ نہیں ہے اللہ کہ انکو عذاب کرے اور حالانکہ تو انکے سر موجود ہو اور جواب یہ ہے کہ یہ آیت اس قسم کے بعد اتری ہے اور تعین ہوتا ہے حل اوپر اسکے وسط کہ آیت دلالت کرتی ہے اوپر کہ راست کے وسط حضرت م کے اور بند ہونے انکو کے پس خیال کیا جاوے گا کم ہونا وجہ آپ کے کا برگز اور عزت اس کیا جاتا ہے اوپر اسکے کہ آیت انفال کی چر حق مسکین اہل بدر کے تھے اور عائشہ کی حدیث میں اشعار ہے کہ حضرت م کا ہمیشہ ہی دستور تھا اور او جواب میں یہ ہے کہ کہا جاوے کہ انفال کی آیت تخصیص کا حتمال کہتی ہے کہ آیت مذکورین کے ساتھ خاص ہو یا ایک وقت معین کے ساتھ خاص ہو یا مقام خوف کا تقاضا کرتا ہے غلبہ عدم امن کو کوا اللہ کے سر اور اوے تمام وجہوں سے یہ ہے کہ کہا جاوے کہ خوف کیا حضرت م نے ان لوگوں پر جن میں آپ نہ ہونگے یہ کہ واقع ہو ساتھ انکے عذاب ابیر ایما مذا ربس وسط شفقت کے اوپر اسکے اور ابیر کا فریس وسط اسید اسلام اسکے (فقہ) **يُسَبِّحُ اللَّهُ الثَّوْنِ الرَّحِيمُ بِأَبِي ذَرٍّ لِلَّهِ كَلْبَةٌ** باب بیان میں فرشتوں کے **ف** ملاک جمع ملک کی ہے ساتھ فتح لام کے پس بعض کہتے ہیں کہ وہ مخفف ہے ملاک سے اور بعض کہتے ہیں شق ہے لوکت سر اور یہ قول سیوریہ اور جمہور کا ہے اور لوکت کے معنی رسالت کے ہیں لیکن غیر ہی اور کہا جمہور اہل کلام نے مسلمانوں سے کہ فرشتے اجسام لطیفہ ہیں قدرت دی کی

انکو خدا نے اوپر مشکل ہونے کے ساتھ اشکال مختلفہ کے یعنی اپنی شکلوں کو کئی طرح سے بدل سکتے ہیں کبھی ان کی شکل بجاتے ہیں اور کبھی کسی اور جاندار کی انکے رہنوی جگہ آسمان میں اور بہت باطل ہے قول اسکا جو کہتا ہے کہ وہ ستارے ہیں یا وہ عمدہ نفوس ہیں جو اپنے بدنوں سے جدا ہوئے ہیں اور سوار اسکے اور اقوال کہ اولہ سمیعہ میں کوئی چیز لکے بائی نہیں جاتی اور فرشتوں کی صفات کثرت میں بہت حدیثیں وارد ہوئی ہیں ان میں سے ایک حدیث عائشہ کی ہے جو سلم نے روایت کی ہے کہ فرشتے نور سے پیدا ہوئے ہیں اور انہیں سے ایک حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے جو بلالی نے روایت کی ہے کہ انہیں ہے ساتون آسمانوں میں جبکہ قدم رکھنے کی اور بالشت بہاورد نہ ہتھیلی کے برابر بزرگ اس میں فرشتہ کہہ رہا ہے یا رکوع کرنے والا ہے یا سجدہ کرنے والا ہے اور ان میں سے ایک حدیث ابوذر رضی اللہ عنہ کی ہے جو نرمی وغیرہ روایت کی ہے کہ آسمان میں چار انکلی کے برابر جگہ ہیں مگر کہ سپر فرشتہ سجدہ کرنے والا ہے اور سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ فرشتے نرم درہن اور نہ عورت نہ کہاتے ہیں نہ پیٹتے ہیں نہ اسپین نچا کرتے ہیں نہ اولاد جنتے ہیں میں کہتا ہوں کہ یہ ہر قصہ فرشتوں کے ساتھ براہیم علیہ السلام کے اور سارہ کے وہ چیز ہے جو دلالت کرتی ہے کہ وہ کہاتے ہیں اور ایک قصہ میں آیا ہے کہ فرشتے ایک درخت کو کہاتے ہیں جو ہمیشگی کا درخت ہے لیکن یہ حدیث ثابت نہیں اور چون حدیثوں کے اندر جو وارد ہوئے قرآن میں فرشتوں کے ذکر سے رہے ان محدثوں پر جو فرشتوں کے وجود کے منکر ہیں اور بخاری نے مقدم کیا ہے ذکر فرشتوں کا اور پیغمبروں کے یعنی پہلے فرشتوں کو ذکر کیا ہے پیغمبروں کے بعد کہ فرشتے اس کے نزدیک افضل ہیں بلکہ وہ مقدم ہونے لگے کے پیدائش میں اور وسط میں ہونے کے قرآن میں کئی آیتوں میں مانند اس آیت کے کلھن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ اور مانند ہر آیت کے من یکفی باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ اور مانند اس آیت کہ ہے ولكن الذين امن بالله واليوم الآخر والملائكة والكتب النبوة اور جابر کچھ روایت میں جو ج کے باب میں آئی ہے وارد ہوئے کہ شروع کرنا پیغمبر سے کہ شروع کیا ہے اس کو خدا تعالیٰ نے اور نیز اس طرح کہ وہ وسائط ہیں درمیان اللہ کے اور درمیان پیغمبروں کے پیغمبروں کے اور شران کے پس مناسب ہوا کہ پہلے انکو ذکر کیا جاوے اور اس کو یہ لازم نہیں آتا کہ فرشتے پیغمبروں سے افضل ہوں اور میں نے تفصیل ملا کہ کا مسئلہ بال التوحید میں ذکر کیا ہے اور فرشتوں کی کثرت کی دلیلوں میں ایک یہ حدیث ہے جو معراج کے بیان میں آئی کہ بیت المعمور میں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں ہر دوسری بار میں داخل نہیں ہوتے (رفحہ) وقال انس بن مالک قال قال عبد اللہ بن سلام للنفی صلی اللہ علیہ وسلم ان جبریل حدہ والیہود من الملائکۃ یعنی کہا انس بن مالک نے کہ عبد اللہ بن سلام نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ جبریل دشمن ہے یہود کا فرشتوں میں سے یہ حدیث پوری ہجرت میں آئی وقال ابن عباس کلھن الملائکۃ یعنی ابن عباس نے کہا اس آیت کی تفسیر میں لحن لاصافون یعنی ہم قطاریا نہ ہیں

لیے مراد فرشتے ہیں و عائشہؓ سے روایت ہو کہ کہا کہ ہمیں آسمان میں جگہ نہ ملے کہنے کی مگر کہ سپر فرشتہ ہے کہڑا ہے یا سجدہ کرنے والا پس یہی مراد ہے اس آیت کی وانا نحن الصافون بہر ذکرین بخاری نے اس باب میں حدیثیں چوتیس سے زیادہ ہیں اور یہ امر اس کتاب کی نادر باتوں سے ہے یعنی بہت حدیثوں کا وارد کرنا پس معتز عادت بخاری کی اکثر یہ ہے کہ جدا کرتا ہے حدیثوں کو ساتھ تراجم کے اور بیان اسنے یہ کام نہیں کیا اور تحقیق شاہین حدیثیں باب کی اور بعض مشہور فرشتوں کے مانند جبرائیل کے اور واقع ہو ہے ذکر کتاب کی اکثر حدیثوں میں اور مانند مسکائل کے اور وہ فقط سمر کی حدیث میں ہے اور مانند اس فرشتے کے جو آدمی کی صورت کو بنانے پر یقین ہے اور مانند انات کے جو دوزخ کا دار و غصہ ہے اور مانند فرشتے پہاڑوں کے اور ان فرشتوں کے جو ہر آسمان میں ہیں اور ان فرشتوں کے جو ابرہ میں اترتے ہیں اور ان فرشتوں کے جو بیت المعمور میں داخل ہوتے ہیں اور ان فرشتوں کے جو جمعہ کے دن لوگوں کو کہتے ہیں اور ہمیشہ کو چونکہ درود کے اور ان فرشتوں کے جو لکے پیچھے آتے جاتے ہیں اور واقع ہو ہے کہ ان حدیثوں کا علیٰ ہر مہم پیچھ ہونے انکے کے کہ نہیں داخل ہوتے و جس آیت میں مضمون ہے ان اور یہ کہ وہ اس آیت میں اور فرارۃ مازب کے اور کہتے ہیں ربنا و ملک الحمد اور دعا کرتے ہیں واسطے اسنے جو مازکی انتظار کرے اور انت کہنے میں اس عورت کو جو اپنے خاوند کے پھونے کو حجاب اور ایمر جبرائیل پس تحقیق وصف کیا ہے اسکو اللہ نے ساتھ روح اپنے کے اور روح القدس وغیرہ کے اور یقیناً میں آویزا کہ جبرائیل کے معنی عبد اللہ ہیں اور یہ لفظ سریانی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ عربی ہے اور یہ بعید از اسطو اتفاق کے اور غیر تصرف ہے اس کے اور طبری میں ابوالعالیہ سے روایت ہو کہ جبرائیل کروہیوں سے ہے اور وہ سردار فرشتے ہیں اور طبری نے ابن عباس سے روایت کی ہو کہ حضرت م نے جبرائیل کو فرمایا کہ تو کسر چیز پر متعین ہو جبرائیل نے کہا کہ ہوا و ان اور فوجوں پر حضرت م نے فرمایا اور میکائیل کس چیز پر متعین ہے کہا کہ چیزوں کے ان کے لیے اور زمین کے برسانے پر پر حضرت م نے فرمایا اور ملک الموت کس چیز پر متعین ہے کہا کہ روحوں کے قبض کرنے پر اور احمدیث کی اسناد میں محمد بن عبدالرحمن ہے اور وہ ضعیف کہا گیا ہے و اسطو سو حفظ کے اور حدیث کہ روایت کی ہے طبری نے بیچ کیفیت پیدائش عالم کے وہ دلالت کرتی ہے کہ جبرائیل کی پیدائش آدم کی پیدائش سے پہلے ہے اور یہی مقتضی ہے اس آیت کا کہ جب ہمہ فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو طبری نے اس سے روایت کی ہے کہ حضرت م نے جبرائیل سے کہا کہ کیا وجہ ہے کہ میں نے کہی میکائیل کو ہنستے نہیں دیکھا او سنے کہا کہ جب آگ پیدا ہوئی تب سوہ نہیں ہنسا اور تندی وغیرہ نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت م نے فرمایا کہ میں کطرح خوش ہوں اور حالانکہ قرآن والے نے منہ میں قرآن لایا ہے اور انتظار کرتا ہے کہ اسکو اجازت ملے اور تحقیق مثل ہے کتاب عظمت اسطو ابی شیخ کے فکر فرشتوں کے

اور پھر احادیث اور آثار کثیرہ جو یہ ہے اس کو تلاش کر کے سطا لہ کرے اور ہمیں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ذکر کیا انہوں نے فرشتوں کو پس کہا کہ بعض ان میں سے امین ہیں اور پیغام اور وحی اسکے اور نگہبان و مہندہ اس کے اور دربان و اوسط بہشت اسکے اور ثابت ہیں خراجی زمین میں قدم اس کے اور انبیاء میں ساتویں آسمان کو گردنیں انکی باہر نکلنے والی زمین جہان کے کناروں سے موند ہے اسکے بلوے میں عرش کے بالوں سے اناف میں کے رفیع، **حَلَّ ثَمَّ اُحَدِثَ بَنُو خَلْدٍ ثَمَّ اَمَامَ عَنْ قَادَةَ سَحَرٍ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ ثَمَّ اَبْرِيْدُ بَنُو رُزْمِ ثَمَّ اَسَعِيْدُ وَهَشَامُ ثَمَّ اَدَاوَةُ ثَمَّ اَلَسُّ بَنُو مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَصْعُصَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** **يَمِيْنًا اَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ بَيْنَ النَّارِ وَالْيَقْطَانِ فَكَذَرَجَلًا بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَارْتَيْتُ بِطَسْبَةٍ مِنْ ذَهَبٍ** **فَلَا اَنْ حِكْمَةً وَاِسْمَانًا فَتَنُوْنِ النَّحْمَ اِلَى مَرَاكِ الْبَطْنِ بِمَاءٍ رَفِيْعٍ ثُمَّ مَلَأْتُ حَكْمَةً وَاَمَّا كَاوَاوَيْتُ** **يَدَ اَبِيْ اَبِيْضَ دُونَ الْبَعْلِ وَفَوْقَ الْحَارِ اَلْبَنِ اِنْ قَانَطَلْتُ مَعَ جِبْرِئِلَ حَتَّى اَتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَنَزَلْنَا مِنْ هَذَا قِيلَ جِبْرِئِلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْكَ قَالَ لَكُمْ قِيلَ مَرْجَبًا يَوْمَ وَلَنَنْفَعُ** **اَلْحَيُّ جَاءَ فَاَتَيْتُ عَلَى اَدَمٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْجَبًا يَوْمَ اِنْ وَفِّيْتُ فَاَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ قِيلَ وَمَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِئِلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ اُرْسِلَ اِلَيْكَ قَالَ لَكُمْ قِيلَ مَرْجَبًا يَوْمَ وَلَنَنْفَعُ اَلْحَيُّ جَاءَ فَاَتَيْتُ عَلَى اَيْسَى وَكُنِيَ فَقَالَ مَرْجَبًا يَوْمَ اِنْ وَفِّيْتُ فَاَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ قِيلَ وَمَنْ هَذَا قِيلَ جِبْرِئِلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ قِيلَ اُرْسِلَ اِلَيْكَ قَالَ لَكُمْ قِيلَ مَرْجَبًا يَوْمَ وَلَنَنْفَعُ اَلْحَيُّ جَاءَ فَاَتَيْتُ عَلَى يَسَى وَكُنِيَ فَقَالَ مَرْجَبًا يَوْمَ اِنْ وَفِّيْتُ فَاَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ قِيلَ وَمَنْ هَذَا قِيلَ جِبْرِئِلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ قِيلَ اُرْسِلَ اِلَيْكَ قَالَ لَكُمْ قِيلَ مَرْجَبًا يَوْمَ وَلَنَنْفَعُ اَلْحَيُّ جَاءَ فَاَتَيْتُ عَلَى هَارُونَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْجَبًا يَوْمَ اِنْ وَفِّيْتُ فَاَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ قِيلَ وَمَنْ هَذَا قِيلَ جِبْرِئِلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْكَ مَرْجَبًا يَوْمَ وَلَنَنْفَعُ اَلْحَيُّ جَاءَ فَاَتَيْتُ عَلَى اِسْمٰعِيْلَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْجَبًا يَوْمَ اِنْ وَفِّيْتُ فَكُنَّا جَاوِزَتُ كُلِّ قَوْمٍ اِلَّا يَارَبُّ هَذَا الْعَالَمِ الَّذِي بَعَثَ جَدِّي بِدَحْلِ الْجَنَّةِ مِنْ اَمَتِيْ اَفْضَلُ مِمَّا يَدْخُلُ مِنْ اَمَتِيْ فَاَتَيْنَا السَّمَاءَ السَّابِعَةَ قِيلَ وَمَنْ هَذَا قِيلَ جِبْرِئِلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْكَ مَرْجَبًا يَوْمَ وَلَنَنْفَعُ اَلْحَيُّ جَاءَ فَاَتَيْتُ عَلَى اِبْرَاهِيْمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْجَبًا يَوْمَ اِنْ وَفِّيْتُ فَهَمَّ اِلَى النَّبِيِّ الْمَسْمُومِ فَسَلَّمْتُ جِبْرِئِلُ فَقَالَ هَذَا بَيْتُ الْعُسُورِ يَصِلُ فِيهِ كُلُّ يَوْمٍ سَبْعُونَ مَلَكًا اِنْ خَرَجُوا لَمْ يَمُوتُوا اِلَّا بِمَعْنَى مَا عَلَيْهِمْ وَرُفِضَتْ**

بَابُ الْوَسْطَانِ

بَابُ الْوَسْطَانِ

خوب ہے آیا اور کیا اچھا آنا یا سو ہم مار کچ پاس سے تومین نے سکو سلام کیا تو اسنے کہا کہ خوشی ہو تجھ کو اے بہائی اور
 پیغمبر پر ہم جیسے تھان پر ہو چکے تو جو کیدار فرشتوں نے کہا کہ یہ کون ہے جسوئل نے کہ میں جبرائیل ہوں کہا تیرے
 ساتھ کون کچ کہا کہ محمد مین کہا کیا بلا سے گئے مین جبرائیل نے کہا مان کہا خوب ہے آیا اور کیا اچھی آمد یا سو مین موسیٰ
 پاس آیا اور سکو سلام کیا اتنے کہ کوا خوشی ہو تجھ کو اے بہائی اور پیغمبر پر جب مین وہاں سے آگے بڑھا تو موسیٰ سے روایا
 تو کسی نے کہا کہ اے موسیٰ تیرے رو کا کیا سبب ہے کہا سے میرے رب یہ لڑکا جو میرے پیغمبر ہوا اسکی امت کے لوگ
 میری امت سے زیادہ بہشت میں نہ جائیگے پر ہم ساتوین آسمان پر سوچ کر جو کیدار فرشتوں نے کہا کہ یہ کون مین
 جبرائیل نے کہا کہ مین جبرائیل ہوں کہا تیرے ساتھ کون ہے جبرائیل نے کہا کہ محمد مین کہا کیا بلا سے گئے مین
 جبرائیل نے کہا مان کہا خوب ہے آیا اور کیا اچھی آمد یا سو مین ابہریم کچ پاس آیا اور سکو سلام کیا تو اسنے کہا کہ
 خوشی ہو تجھ کو اے موسیٰ اور پیغمبر پر میرے اگر بیت المعمور لایا گیا تو مین جبرائیل سے پوچھا جبرائیل نے کہا کہ بیت
 المعمور کو کہ مین ہر طرف ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے مین جب اس سے نکلتے مین تو پھر مین کے لیے پھر ادا کو کہی
 آیت قال اخرجناک ہر کہ واجب ہے اور او گئے یعنی فرشتوں کا ہمیشہ ہی دستور یہیگا پھر مجھ کو وہاں سے مددۃ المنتبیٰ
 پت سے کی بری کا درخت نمود ہوا تو ناگہان اس کے برعسے سحر کے منکے اور کچتے جبکہ ہاتھ مین کے کان اسکی جڑ
 مین چار ہزار تھیں دہن مین چھی اور دو کھلی تو مین جبرائیل سے پوچھا کہ یہ کیا مین تو جبرائیل نے کہا کہ ایہ چھی ہوں
 تھ مین سو بہشت کی نہر مین اور ایہ کھلی نہر مین سوئل اور فرات مین پر میرے اور فرض ہوں چاس نازین ہر
 مین مین بہر مین مان سوہل آیا یہاں تک کہ موسیٰ کچ پاس آیا تو موسیٰ نے کہا کہ تونے کیا کیا مین نے کہا کہ مجھ پر چار
 نمازین فرض ہوں تو موسیٰ نے کہا کہ مین لوگوں کا حال تجھے زیادہ جانتا ہوں مین علاج کر چکا ہوں بنی اسرائیل
 کا نہایت تیرے یعنی نہایت تک آماجکا ہوں پس تحقیق تیری امت سے ہر روز چاس وقت کی نماز ادا نہ ہو سکے
 گی سوہل جا اپنے کچ پاس سو اس کو آسانی مانگ سو مین پھر ادا اپنے رب آسانی مانگی تو خدا تعالیٰ نے چاس نازوں کچ پاس
 تھرایا پھر اسی طرح گفتگو ہوئی پھر خدانے مین نازین تھرایا مین پھر اسی طرح گفتگو ہوئی پھر خدانے مین نازین تھرایا مین پھر
 اسی طرح گفتگو ہوئی پھر خدانے مین نازین تھرایا مین پھر مین موسیٰ کچ پاس آیا اس نے کہا اوسنے مانند اس کے تو خدانے
 لکھو پانچ نازین تھرایا پھر مین موسیٰ کچ پاس تو اسنے کہا تونے کیا کیا مین نے کہا کہ خدانے انکو پانچ نازین گردانا تو کہا
 اُسے مانند اس کے مین نے اب پانچ نازین مین تو کسی کا رنے والے پکارا کہ مینے جاری کیا اور مضبوط
 کیا اپنی فرض ناز کو اور پوجہ تار ڈالا اپنے بندوں سے اور مین ایک نیکی کے بدلے دس گنا ثواب دیتا ہوں
 اور غرض حدیث و بیان وہ چیز ہے جو متعلق ہے ساتھ فرشتوں کے اور طہرچی روایت کیا ہے کہ حضرت م نے
 فرمایا کہ بیت المعمور سجدے تھان مین برابر خانے کچے اگر گرسے تو خانے کچے پھر گرسے ہر روز مین ستر ہزار فرشتے

داخل ہوتے ہیں جب کلمہ تو یہ نہیں آتے اور علی رضی سے روایت ہو کہ بیت المعمور ایک گہر ہے آسمان میں برابر خانہ کعبہ کے حرمت اور عظمت اسکی آسمان میں مانند توپیم کعبہ کے زمین میں ہر روز اس میں ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور یہ نہیں ہتے اور ایک نایت میں اتنا زیادہ ہو کہ آسمان میں ایک نہر ہے سکونہر الجوان کہا جاتا ہے جیہیل ہر روز اس میں غوطہ لگاتے ہیں پہر اس نہر کا بدن جہاڑتے ہیں ورنہ انکے بدن کو ستر ہزار قطرے گرستے ہیں اور خدا ہر قطرے کے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے ہی فرشتے ہیں جو ہر روز اس میں نماز پڑھتے ہیں اور اسکی سند ضعیف ہے اور بعض کہتے ہیں کہ بیت المعمور یہی خانہ کعبہ ہے اور پہلی بات اکثر ہے اور شہور روایت یہ ہو کہ وہ ساتویں آسمان میں ہے اور بعض کہتے ہیں کہ چوتھے آسمان میں ہو اور ساتھ اسکی جزم کیا ہے ہار یوشیخ نے قاموس میں اور بعض کہتے ہیں کہ چہٹے آسمان میں ہے اور بعض کہتے ہیں کہ عرش کے نیچے ہے اور بعض کہتے ہیں کہ بنا کیا تھا اسکو آدم نے جبکہ تارے کے زیر میں پہر طوفان نوح کے وقت اٹھایا گیا۔ (فتح) **حَلَا تَنَّا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ تَنَّا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ حَلَّا تَنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ قَالَ لَنْ أَحِلَّ لَكُمْ مَجْمَعُ خَلْقِي فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا تَلْفَهُ ثُمَّ يَكُونُ عِلَقَةً وَمِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مَضْغَةً مِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ مَلَكًا وَيُوقِظُ بِأَنْعَمِ كَلِمَاتٍ وَيَقَالُ لَهُ الْكِتَابُ عَمَلُهُ وَرِزْقُهُ وَاجَلُهُ وَشَفْعُهُ أَوْ سَيِّدُهُ ثُمَّ يَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ فَإِنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ لَعَمَلٍ حَسَنٍ مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ كِتَابُهُ فَيَعْمَلُ أَهْلُ النَّارِ وَيَعْمَلُ حَسَنٌ مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ** ترجمہ عبدالعزیز بن سعد و روایت ہے کہ حضرت م نے فرمایا کہ مقرر ہر ایک آدمی کی سیدائش کا دن بیان کے پٹ میں چالیس دن جمع رہتا ہے پہر چالیس دن بھو کی پہنکی ہو جاتا ہے پہر چالیس دن گوشت کی بوٹی بن جاتا ہے پہر خدا تعالیٰ کی طرف فرشتے کو بھیجتا ہے اور چار بار تو نحا اسکو حکم ہوتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ لکھ عمل اسکا کہ کیا کیا کرے گا اور روزی اسکی یعنی محتاج ہوگا بالدار اور عمر اسکی کہ کتنا زندہ رہے گا اور بد بخت ہوگا یا نیک بخت پہر اس میں روح پہنکی جاتی ہے سو بیشک تم لوگوں میں سے کوئی بہشتیوں کے کام کرتا ہے یہاں تک کہ اس میں اور بہشت میں نہ ہر کافرق رہ جاتا ہے یعنی بہت قریب ہو جاتا ہے یہ تقدیر کا لکھا اسپر غالب ہو جاتا ہے سو وہ دوزخیوں کے کام کرنے لگتا ہے اور کوئی آدمی عمر بہر دوزخیوں کے کام کیا کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان سو ایک ہاتھ کے کچھ فرق نہیں رہتا ہے یہ تقدیر کا لکھا اسپر غالب ہو جاتا ہے سو بہشتیوں کے کام کرنے لگتا ہے سو یہ بہشت میں رہتا ہے **ف** اس حدیث کی شرح کتاب القدر میں آئیگی اور غرض ہے یہ قول ہے کہ پہر خدا فرشتے کو بھیجتا ہے اور چار بار نحا اسکو حکم ہوتا ہے پس تحقیق اس میں ہے کہ فرشتہ تعین ہے ساتھ ہیچیز کے کہ مذکور ہوئی نزدیک صورت بنا لے آدمی کے اور اوصاف سے یہ ہو کہ بات سچ کہتے ہیں اور مراد

مصدق کہنے سے پھر میں کہ وعدہ کیا ہے آپؐ ساتھ اس کے آپؐ نے (رفعت) **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ شَنَا**
مُحَمَّدُ بْنُ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُبَيْرٍ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ تَافِعٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ الْعَبْدَ نَادَى جِبْرِيلُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فَلَا تَأْكُلْ جُوعًا وَفِي جِبْرِيلٍ قِنْدَارٌ
جِبْرِيلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فَلَا تَأْكُلْ جُوعًا وَفِي جِبْرِيلٍ قِنْدَارٌ أَهْلُ السَّمَاءِ قَدْ يَوْضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي
الْأَرْضِ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم کو اپنے رب سے قربت ہو جائے تو جبریلؑ اس کو اور
 فرماتے کہ مقررہ خانے کے دوست کہہ سو تو یہی اس کو دوست کہہ تو جبریلؑ اس کو محبت رکھتا ہے یہ کچھ دیتا ہے
 جبریلؑ سماء میں یعنی فرشتوں کے مقررہ خانے کے دوست کہہ سو تم ہی اس کو دوست کہہ تو وہاں والے بھی تم
 سے محبت کرتے ہیں پھر اس محبوب بندہ کنیز میں قبولیت تاملی جاتی ہے نیز میں کے نیک لوگ اس کو قبولیت دیتے ہیں اور اس
 سے محبت کہتے ہیں **ف** اور ایک روایت میں آتا اور زیادہ ہے کہ جب کسی بندہ کو شہنشاہی رکھتا ہے تو اس کی اور اس کی شرح
 کہ بلا دہ میں آوے گی **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَةَ ثَنَا ابْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ**
عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَتَمِ وَهُوَ التَّحَابُّ قَدْ كُنِيَ الْأَمْرُ قُصَى فِي السَّمَاءِ فَتَسْتَفِئُ الشَّيَاطِينُ
السَّمْعَ فَتَسْمَعُهُ فَنُوحِيهِ إِلَى الْكُفَّارِ فَيَكِلُ بُونُ مَعَهَا مَائَةٌ كَذِبَةٌ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ ترجمہ عائشہ رضی
 روایت کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ فرشتے اترتے ہیں بدین پھر میں میں بات حقیقت کرتے ہیں اس کام کی جگہ آسمان میں
 خدا کی طرف سے حکم ہوا ہے سو شیطان مان جا کر چپکے سے میں پھر اس کو کہہ دو کہ میں جو غیب کی بات بتلاتے ہیں ان کے دل میں
 ڈال دیتے ہیں سو اپنے دل سے نگو جھوٹی باتیں اس کے ساتھ جوڑ کے کہتے ہیں **ف** اس کی پوری شرح طب میں آئی گی
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ أَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالْأَعْمَشِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلَ كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ السَّمَاءِ
مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ وَالْآخِرَ فَإِذَا حُكِرَ الْأَمَامُ طَوُّوا الصُّحُفَ وَجَاءُوا يَسْمَعُونَ اللہ کو ترجمہ
 ابو ہریرہ سے روایت کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جمعہ کا دن تھا ہے تو مسجد کے دروازوں پر فرشتے ہوتے ہیں
 لکھتے جاتے ہیں کہ فلاں شخص کا پیرا اس کے بعد فلاں پیرا جب امام خطبے کے وسط میں پہنچتا ہے تو لوہے کے تانبے میں ان کا تذکرہ
 جن بن لوگوں کے نام لکھے جاتے ہیں اور مسجد میں آتے ہیں خدا کے ذکر سننے کو **ف** اس حدیث کی شرح جامعہ میں گذر چکی
حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ مَنَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
وَحَسَنُ بْنُ يَزِيدٍ فَقَالَ كُنْتُ أَيْتَدُ فِيهِ وَفِيهِ مَنْ هُوَ حَدَّثُ مِنْكَ ثُمَّ التَّقَى إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ لَشَدِيدُ

اول جہاد میں گزیر چکی ہے اور غرض اس سے بہشت کے جو کدہ میں رفتہ **ح**ل تھا کہ عبد اللہ بن محمد ثنائی ہم نام آنا
 معصوم عن الزہری عن ابن مسعود عن عائشہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لھا یا عائشہ لھا جن یمل
 بقر اعلیک السلام فقالت وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کثری لا اری رید النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 ترجمہ عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے کہ اسے عائشہ یہ جبرائیل میں تم کو سلام کہتے
 ہیں تو عائشہ نہ کہتا اور علیہ السلام رحمۃ اللہ وبرکاتہ ایسے جبرائیل کو ہی سلام اور خدا کی رحمت اور اس کی برکتیں یا حضرت
 جواب بھیجے کہ میں نہیں دیکھتی **ف** اس حدیث کی شرح مناقب میں آئی کہ حل ثنائی ابو نعیم ثنائی عن ابن مسعود
 وحکم ثنائی یحییٰ بن جعفر ثنائی وکیعہ عن عمرو بن ذر عن ائیمہ عن سعید بن جبیر عن ابن مسعود
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجذب بیل الا تروونا اکثر مما تروونا قال فقلنا وما تاملنا ان
 یأمرنا ان نلکم ما بین الیومین او ما خلف الایۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل
 سے فرمایا کہ نہیں ملاقات کرو تو مجھے اکثر اس کو کہ ہماری ملاقات کرتا ہے یعنی تم ان لوگوں میں نہیں آتے تو یہ آیت و تری اور ہم
 نہیں آتے تو حکم سے تیرے یکے ایک آجے جو ہمارے لئے ہے جو ہمارے پیچھے ہے آخرات تک **ف** اس حدیث کی
 شرح تفسیر میں آئی کہ حل ثنائی ابو نعیم ثنائی وکیعہ عن عمرو بن ذر عن ائیمہ عن سعید بن جبیر عن ابن مسعود
 عن ابن مسعود عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال افرانی جبرئیل علی حربہم
 ام یزید مکتی انتہی ابی سعیدہ عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ
 مجھ کو جبرائیل نے قرآن ایک حرف میں پڑھا ایک حرف میں پڑھا اور ایک بولی میں سو بیسہ یا میں اس سے زیادتی طلب کرتا یہ کہ ایک حرف
 اس سے زیادتی طلب کرتا یہ کہ ایک حرف میں پڑھا ایک حرف میں پڑھا اور ایک بولی میں سو بیسہ یا میں اس سے زیادتی طلب کرتا یہ کہ ایک حرف
 سات حرفوں تک **ف** اس حدیث کی شرح فضائل قرآن میں آئی کہ حل ثنائی ابو نعیم ثنائی وکیعہ عن عمرو بن ذر عن ائیمہ عن سعید بن جبیر عن ابن مسعود
 یونس عن الزہری عن ابن مسعود عن عائشہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجوز
 القایس وکان اجدہ ما یكون فی رمضان حیث یلقاہ جبرئیل اجدہ بالخیر من الزجر المکسوف وعن عبد اللہ
 اننا معین ہذا الإسناد وحقہ وروی ابو ہریرۃ وفاقہ یحییٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان جبرئیل کان
 یعارضہ القرآن ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ تر سختی لوگوں میں اور تھے بہت
 سخاوت کہ فوایے رمضان میں جبکہ ملاقات کرتا ہے جبرائیل اور تھے جبرائیل ملاقات کرتے تھے رمضان کی ہولت میں
 سو دور کرتے تھے آپ سے قرآن کا سوا تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جہاں تھے آپ سے جہاں تھے بہت بخشش کہ بولے ساتھ فرم
 کے جو چاہتے اس سے **ف** اس حدیث کی شرح میں آئی کہ حل ثنائی ابو نعیم ثنائی وکیعہ عن عمرو بن ذر عن ائیمہ عن سعید بن جبیر عن ابن مسعود
 ابی نعیم ثنائی ابو نعیم ثنائی وکیعہ عن عمرو بن ذر عن ائیمہ عن سعید بن جبیر عن ابن مسعود

وہاں جبرائیل آتا ہے قرآن پڑھاتا ہے اور اس کے ساتھ قرآن کا نسخہ بھی لے جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی قرآن کا نسخہ بھی لے جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی قرآن کا نسخہ بھی لے جاتا ہے

کر میں جلا جاتا تھا کہ چنانک سیر اُسمان سوا یک اور سنی تو سینے اپنی اکٹھے آسمان کی طرف کہائی تو ناگہان ہی فرشتہ جو میرے پاس غار عرین آیا تھا آسمان اور زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا ہے سو میں اس سے کانپا خوف کے مارے یہاں تک کہ زمین پر گرا بہرین پٹ کر اپنے گہر والوں کے پاس آیا تو سینے کہا کہ مجھ کو کمال اٹھا کر ڈال دو تو خدا تعالیٰ یہ آیت تباری کہ احوال میں اور سینے والو اہمہ اور لوگوں کو غلامی ڈالو اور اپنے رب کی بڑائی بول لینے اللہ اکبر کہہ کے نماز پڑھ اور اپنے کپڑے پا کر رکھہ اور پیدی کو چھوڑ لینے بت پرستی سے منع کر **ف** اس کی شرح بدرالوحی میں گذر چکی ہے **حَلَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عُمَرُ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ ح وَ قَالَ يَحْيَىٰ خَلِيفَةُ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثَنَا سَعِيدُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ثَنَا ابْنُ عَمْرٍ نَبَيْكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ لَمَلَكَةَ أَسْرَفَ بَنِي مُوسَىٰ رَجُلًا أَدَمَ طَوَالَ الْجَعَلِ أَكَاثَهُ مِنْ رِجَالٍ شَتَوَوْهُ وَ رَأَيْتُ عِيسَىٰ رَجُلًا مَرَّ بِنُوحًا مَرَّ بُوْعُ الْخَلْقِ إِلَى الْحَمْرِ وَالْبَيَاضِ سَبَطَ الرَّائِسُ وَ لَأَيْتُ مَا لَكَ حَارَزَنَ النَّارِ وَ الدَّجَالُ فِي أَيَا سِرَ كَاهِرٍ اللَّهُ إِيَّاهُ فَلَا تَكُنْ فِي ضَرْبَةٍ مِنْ لِقَائِهِ قَالَ أَنَسُ وَ أَبُو بَكْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْرُسُ الْمَلَائِكَةُ الْمَكِينَةَ مِنَ الدَّجَالِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہو کہ حضرت م نے فرمایا کہ میں نے معراج کی ترہوئی کو دیکھا مرد گندم گون دراز قد گہنرا لے بال والا جیسے قوم شنوہ کے مرد اور میں نے عیسیٰ کو دیکھا مرد میانہ قد میانہ بدن نائل سحر و سفیدی سید بال والا اور دیکھا سینے مالک درخ کے دار و فہ کو اور دجال کو بیچ نشانہ یوں کے کہ خدا نے آپ کو دیکھا ہر پرہن ہو شک میں اس کے سینے سے **ف** اس حدیث کی شرح کتابا لانبیاء میں آویگی **قَالَ أَنَسُ وَ أَبُو بَكْرَةَ** انہی نے کہا انس اور ابو بکرہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نگہبانی کر نیکی فرشتے مدنیہ کی دجال سے یعنی دجال کو مدینے میں داخل ہونے سے روکین گے **بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ وَ الْخَلْقِ** باب ہے بیان میں ان حدیثوں کے کہ بہشت کی صفت میں وارد ہو میں اور یہ کہ بہشت پیدا ہو چکی ہے **ف** یعنی اب موجود ہے اور اشارہ کیا ہے بخاری نے ساتھ اسکے طرف دکی اس شخص پر جو گمان کرتا ہے معتزلوں سے کہ بہشت ابھی پیدا نہیں ہوئی بلکہ قیامت کے دن پیدا ہوگی اور تحقیق ذکر کی بن بخاری نے اس باب میں بہت حدیثیں جو دلالت کرتی ہیں ترجمہ باب پر سو بعض ان جن سے دعویٰ جو متعلق میں ساتھ اسکے کہ بہشت اب موجود ہے اور بعض ان میں سے متعلق ہیں ساتھ صفت اسکی کے اور زیادہ تر صریح اسچیز سے کہ ذکر کی ہے بخاری نے وہ حدیث ہو جو احمد اور ابوداؤد نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت م نے فرمایا کہ جب خدا نے بہشت کو پیدا کیا تو جبرائیل م سے کہا کہ جا اور اوسکو دیکھ آخر حدیث تک **قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ مَطْلَبُهُ تَيْنَ الْحَيْضِ وَ الْكَبُولِ وَ الْبِرَاقِ** یعنی کہا ابو العالیہ نے آیت ازواج مطہرہ کی تفسیر میں کہ پاک ہیں وہ حیض سے اور پیشا سے اور ہتھوک سے اور ایک دھابت میں آتا زیادہ ہے کہ پاک میں ہنسی سے اور اولاد سے اور ننگی سے اور کھ سے **مَلَكًا زُرَقًا** اَنُو اِيْحَنِي تَمَّ اَوُ اِيَا خَ قَالَ هَذَا الَّذِي زُرَقْنَا مِنْ قَبْلِ اَوْسِنَا**

مِنْ قَبْلِ وَأَوَّلِهِ مُشْكَاةً يَتَّبِعُ بَعْضُهُ بَعْضًا وَيُخْتَلِفُ فِي الطَّعْمِ لِيُنَاسِ كَلَامَ رُفُو الْخَرِّ كَيْفَ يَنْفَعُ يَمِينُ كَيْفَ يَنْفَعُ
 مَلْءُ الْكَوْهِ بَهْتِ كَاوِي سَوْدِ بَرْمَلْ كَاوِي سَوْدِ تَوَكْنِيكَ كَرِيهِي جَوْ بَكُو بِيْلَ لَانْتَا لِيَعِ رُفُو اور رُفُو كَاوِي سَوْدِ
 طِنَ كَيْفَ يَمِينُ اور لَانْتَا جَو كَاوِي سَوْدِ دِه سَوْدِ مَانْدَا كِدِ دِسْرِي كِي لِيَعِ نَكْلُ مِينُ اِيكِدِ دِسْرِي سَ مَلَا هُو كَاوِي سَوْدِ مِينُ
 جَدَا جَدَا هُو كَاوِي سَوْدِ اِيكِدِ دِسْرِي مِينُ جَو كَلْمَانُ مَشْتَبِيُونُ كِي پَاسِ سَوْدِ لَاوِيَنِيكَ تَوَبَهْتِي لَوُكُ اَنُكُو كَاوِي سَوْدِ پَرَسِي
 طَرَحُ كِي اور سَوْدِ لَاوِيَنِيكَ تَوَبَهْتِي كَلْمَانُ كِي كَرِيهِي تَوَبَهْتِي سَوْدِ مِينُ جَوْ مَاهِي بَارَسِي پَاسِ لَاسِي تَوَبَهْتِي لَوُكُ اَنُكُو
 كَرِيهِي اَوِيَنِيكَ مَشَقُّ رَنُكُ اِيكِدِ هُو اور مَرُو جَدَا جَدَا هُو اور بَعْضُ كِي كَتِي مِينُ كَرِيهِي دَسَانْتَا قَلِيَتُ كِي سَجْمَكُو وَهُ هُو دِيَا
 تَهْلَا لِيَعِ بَهْتِي كِي دُنْيَا كِي سَوْدِ سَوْرَنُكُ اور مَرُو مِينُ مَتِي هُونُكِي (رَفْعُ) قَطُوقُهَا يَطُوقُونَ كَيْفَ شَاءُوا
 لِيَعِ قَطُوقُهَا كِي مَتِي يَمِينُ كَرِيهِي كِي لَوُكُ كِي سَطْحُ سَ جَامِينُ لِيَعِ خَوَاهُ كَرِيهِي يَابِيَتِي يَابِيَتِي دَايَتِي قَرِيَتِي
 لِيَعِ دَانِيَهِي كِي مَتِي قَرِيَبُ مِينُ اَلَا اَرَانُكَ الشُّرُو لِيَعِ اَرَانُكَ كِي مَتِي تَحْتُ مِينُ وَقَالَ حَسَنُ النَّظَرِ
 فِي الْوَجْهِ وَالشُّرُو فِي الْقَلْبِ لِيَعِ كَاوِي بَصَرِي نِي اَيَّتُ نَظَرُ دِسْرُو كِي تَقْسِيرُ مِينُ كَرِيهِي كِي چَرَسِي مِينُ جَو
 سِيَهِي اور خُشْرُو مِينُ وَقَالَ جَلْهَدُ سَلَسِيَلَا كَلِيدَةُ الْحَرَاةِ لِيَعِ اور كَاوِي مَجَاهِدِي سِيَهِي تَقْسِيرُ عَيْنَا فِيهَا تَسْمِي سَلَسِيَلَا
 كِي مَتِي مِينُ اِيكِدِ نَرَسِي هُو تَزِيَهِي وَهِي غُوكُ وَجْمُ بَطْنِ لِيَعِ اور كَاوِي مَجَاهِدِي سِيَهِي تَقْسِيرُ اَيَّتُ لَانْتَا غُولَا مِينُ
 عَمَانِيَزُونُ كِي غُولُ كِي مَتِي دِرِيَتُ كِي مِينُ يَنْزُفُونُ لَا يَنْزُفُ عَقْلُ لُهُمْ اور نِيَزُونُ كِي مَتِي يَمِينُ كَرِيهِي
 عَقْلِينُ وَرَنُ هُونُكِي وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ دِهَا قَا مَتَلَا لِيَعِ اور كَاوِي ابْنُ عَبَّاسٍ نِي اَيَّتُ كَاوِي دِهَا قَا كِي تَقْسِيرُ مِينُ
 كَرِيهِي كِي مَتِي مِينُ بَرْمَلْ كَاوِي كَوَاعِبُ تَوَاهِدُ لِيَعِ كَرِيهِي كَرِيهِي تَوَجُو عَوْرَتِيْنُ جَنَكِي پَسَانُ بِيَا هُو بَرْمَلْ
 اَلَرَّجِيْقُ الْحَسَنُ لِيَعِ حَقُّ كِي مَتِي اَيَّتُ حَقُّ مَحْتَرَمُ مِينُ وَاقِعُ هُو اَبِي شَرَابُ مِينُ اَلْكَسِيمُ يَخْلُو اَشْرَابُ اَهْلُ
 اَلْجَنَّةِ لِيَعِ تَسِيمُ كِي مَتِي اَيَّتُ وَفَرَا جَمِينُ تَسِيمُ مِينُ وَاقِعُ هُو اِيكِدِ تَمِيَهِي جَوَبَهْتِيُونُ كِي پَانِي سَ اَوِيَرَسِي لِيَعِ
 جَوَزِدِيَكُ لَوْنُ كُو زَا مَلَا هُو اَوِيَرَسِي لَوْنُ اَسِي لَوْنِي مَتِي هُو خَتَامُ طِينُ مَسْكُ لِيَعِ خَتَامُ كِي مَتِي جَوَايَتُ
 خَتَامُ مَسْكُ مِينُ وَاقِعُ هُو اَسِي مِينُ جَوَسِي كَرِيهِي كَرِيهِي نَصَاخَتَانُ قِيَا خَتَانُ لِيَعِ نَصَاخَتَانُ كِي مَتِي مِينُ
 دَوَاشِيَهِي جَوَشِيَهِي اَرِنِيَا لِيَعِ مَوْضُوْنَةُ مَسْمُوْنَةُ وَفِيْنُ وَفِيْنُ النَّاظِرَةُ لِيَعِ مَوْضُوْنَةُ كِي مَتِي جَوَايَتُ عِلَ
 سَرْمَوْضُوْنَةُ مِينُ وَاقِعُ هُو مَتِي مَتِي اَوِيَرَسِي قَبِيَلُ سَرْمَوْضُوْنَةُ النَّاظِرَةُ لِيَعِ جَوَلُ مَتِي كِي وَكَكُوْبُ مَلَا اَدُوْ
 لَهَا وَكَعَرُوْةُ لِيَعِ كَوْبُ كُوْرِي كُو كِي مَتِي جَوَسِي دَسْمُوْ نَ كَانُ هُونُ اور نَدَسْمُوْ لِيَعِ اَنُجُوْ دَاكَا بَارِنُ
 ذَوَاتُ اَلْاَذَانِ وَالْعَرِي لِيَعِ اور اَبَرِيَقُ وَهُ كُوْرِي مِينُ جَو كُوْشَدَارُ دِسْمُوْ دَارُ هُونُ عَرَبِيَا مُشْكَلُ وَاجِدُهَا
 عَرَبِيَا مَقْلُ صَبُوْرُ وَصَبُوْرُ لِيَعِ اَهْلُ مَكَّةَ الْعَرَبِ وَاهْلُ الْمَدِيْنَةِ الْعَجَبَةِ وَاهْلُ الْعَرَا فِي الشَّكَلَةِ
 لِيَعِ لَفْظُ عَرَبِيَا رَ بَرْمَلْ هُو اور يَهِي لَفْظُ مَجْمُوعُ اسْكَادَا عَرَبِيَا هُو اَمْدُ صَبُوْرُ اور صَبُوْرُ كِي اور مَتِي اَسْكُوْ مَتِي مَتِي

عَلَىٰ الْفَيْضَةِ وَجَاءَهُمْ مِنَ الْأَنْثَىٰ وَرَفَعَهُمُ الْمَلَائِكَةُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمُ رُوحَ جَنَّاتٍ يُرَىٰ مِنْ تَحْتِهَا أَيْ حُجْرَتُهُنَّ وَأَمَّا الْفَيْضَةُ فَهِيَ الْمَرْءُ الْمَخْمُومُ
 لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاعُضَ قُلُوبُهُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ يُصْبِحُونَ اللَّهَ بُكْرَةً وَعَشِيَّتًا ترجمہ ابوہریرہ رحمہ سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ علیہ السلام نے فرمایا کہ پہلا گروہ جو بہشت میں داخل ہوگا انکی صورت چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگی نہ تو کین گے اور سینہ ڈھلین اور نہ پاؤں خانے جاؤنگے انکے برتن بہن سونیکے ہونگے اور انکی لنگیاں سونے اور چاندی سے ہونگی اور انکی انگلیشیوں کی خوشبو عود سے ہوگی یعنی اگر سے اور انکے پسینے کی خوشبو مشک کی خوشبو کی طرح ہوگی ہر ایک مرد کے وسط پران میں سرودوبی بیان ہوگی جنکی پنڈلیوں کا گودا گوشت کے پتھر سے نظر آتا ہو یعنی انکی پنڈلیاں مثل بلور کے شفاف ہیں اندر تک صاف دکھلائی دیتا ہے نہ اختلاف ہوگا درمیان اُنسے اور نہ خلط اور نہ عداوت نہ کدال بیکل ہوگا تسبیح کہیں گے اسکی صبح اور شام کو **ف** یہ جو کہا کہ نہ تو کین گے الخ تو ایک ایت میں اتنا زیادہ ہے کہ نہ پیشاب کرینگے اور نہ بیمار ہونگے اور تحقیق شامل ہے یہ حدیث اور نفی جمیع صفات نفص کے انسے اور نسائی میں نید بن ارقم سے روایت ہے کہ اہل کتاب سے ایک مرد آیا تو اسنے کہا اے ابابا! تھا سم تو کہتا ہے کہ بہشتی کہاؤنگے اور پوچینگے حضرت نے فرمایا اِن البتہ ہر ایک مرد اُن میں سے دیا جاوے گا قوت سو آدمی کی، پھر کہا نے اوپر اور جماع کرنے کے تو اسنے کہا جو کہا تا پیشاب سے اسکو حاجت ہوتی ہے اور بہشت میں ایذا نہیں حضرت م نے فرمایا کہ انکی حاجت پسینہ ہوگی کہ انکے بدنوں کے پے کا بن جوڑی ہے کہا کہ چونکہ بہشتیوں کی غذا نہایت لطیف اور معتدل ہوگی تو نہ ہوگی اگر میں ایذا اور نہ فضل کہ اس سے کرمت ہو بلکہ پیدا ہوگی اِن غذاؤں سے خوشبو پاک اور یہ جو کہا کہ انکے برتن سونیکے ہونگے تو ایک ایت میں ہے کہ اُنسے ہشی کا یہ درجہ ہوگا کہ اسکے سر پر دس خادم کھڑے ہونگے ہر خادم کے ہاتھ میں دو سیالے ہونگے ایک سونے سے اور ایک چاندی سے اور یہ جو کہا کہ انکی انگلیشیوں میں اگر ہوگا تو کبھی کہا جاتا ہے کہ اگر کی خوشبو تو اسی وقت آتی ہے جبکہ اسکو لگ میں رکھا جاوے اور بہشت میں آگ نہیں ہے اور جواب اسکا یہ ہے کہ حمال ہے کہ نہ تیرا لگ کے روشن ہو بلکہ ساتھ قول ضم کے کن اور سوا اسکے نہیں کہ نام رکھا گیا اسکا انگلیش با اعتبار ہے چیز کے کہ حمال نہ ہی اور حمال ہے کہ روشن ہو ساتھ لگ کے کہ نہ اس میں ضرر ہو اور نہ جلانا یا خوشبو دے بغیر جلانے کے اور مانند اسکے کہ جو تندی میں وہیت ہے کہ بہشتی مرد البتہ خوش رہیں کر لگا جانور کی تو وہ گر گیا آگے اسکے اس حالت میں کہ ہونا ہوا ہوگا اور اس میں ہی احتمالات مذکور جاری ہیں اور بن قیم نے حاوی الارواح میں کہ بہشت سے باہر ہونا جاوے گا یا ساتھ اور سب ابون کے کہ مقدر کیے گئے ہیں واسطے ہونے کے اور نہیں متعین ہے اگر اور قریب اسکے ہے یہ قول اللہ تعالیٰ کا ہُم و اذواہم فی ظلال کلمنا دائم و ظلما اور حالانکہ وہیں سوچہ نہیں کہ سایہ کی حاجت ہو اور قرطبی نے کہا کہ کسی کہا جاتا ہے کیا حاجت ہے بہشتیوں کی طرف لنگہ کی کے اور حالانکہ وہ بے بریش ہونگے اور انکے بالونیں میل نہیں پڑیں گی اور کیا حاجت ہے اذکو خوشبو کی اور انکی خود اپنی بو پاک تر ہوگی مشک سے کہ اپنے

میں سے ہونے والی خوشبو

اور جواب دیا جاتا ہے بایں طور کہ بہشتیوں کی نعمتیں ایسے کہانے پیڑ پویشاک خوشبو سے نہیں درد ہو کہ یا پاس اینگنا ہونے یا بدبو کے سبب اور سوائے اسکے نہیں کہ وہ لذتیں میں پے درپے اور نعمتیں میں پے درپے اور حکمت آمیز یہ ہے کہ وہ نعمت دیکھ جاؤنگے اس قسم سے کہ دنیا میں دیے جاتے تھے تو وہی نے کہا کہ مذہب اہل سنت کا یہ ہے کہ نعمتیں بہشتیوں کی اور بہشت نعمتوں اہل دنیا کے ہیں مگر وہ چیز کہ ان کے درمیان ہر ایک شے کی لذت میں اور دلالت کی ہر قرآن اور حدیث نے اس پر کہ بہشتیوں کی نعمتوں کے واسطے انقطاع نہیں کیے کہی تمام نہیں ہونگی اور یہ جو کہا کہ واسطہ ہر ایک کے دہلی بیان ہونگی تو مراد دنیا کی عورتوں سے ہے پس تحقیق ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ اس نے بہشتی کو بہتر حورین ملیر لگی سوا کچھ بیون اسکی کے دنیا سے اور ایک لذت میں ہو کہ اسکو بہتر حورین اور دہلی بیان دنیا کی عورتوں سے ملینگے اور روایت کی یہ حدیث ابو علی نے اور ترمذی نے روایت کی ان سے بہشتی کے واسطہ ہی ہر خادم ہوگا اور بہتر حورین ہونگی اور ایک لذت میں ہو کہ اسکو دنیا کی عورتیں ہی بہتر ملیں گی اور اسکی سند ضعیف ہو اور ایک لذت میں ہے کہ ایک شخص کو یا چھپو جو بڑی یا چار ہزار کواری اور آٹھ ہزار شہر دیدہ اور سین ایک لادہ ہے اسکا نام معلوم نہیں اور ایک روایت میں ہے کہ بہشتی البتہ جماع کرے گا سو کواری عورت کو ابن قیم نے کہا کہ نہیں حدیثوں صحیحہ میں زیادتی اور دہلی بیون کے سوا اور چیز کے کہ ابو موسیٰ کحدریث میں ہو جو کہ ابی گدیری میں کہتا ہوں کہ اخیر حدیث کو ضیاء نے ہی صحیح کہا ہے اور ظاہر یہ ہو کہ مراد یہ ہے کہ اقل درجہ سمجیر کا کہ واسطہ ہر ایک کے ان میں سب کو دہلی بیان میں اور استدلال کیا ہے ساتھ ساتھ حدیث کے ابو ہریرہ نے اس پر کہ بہشت میں عورتیں مردوں سے بہت ہونگی جیسو کہ روایت کی ہے اس سے مسلم نے اور یہ وضع ہے لیکن معارض ہے اسکو وہ حدیث جو کسوف میں پہلے گد چکی ہے کہ میں نے دوزخ میں اکثر عورتیں دیکھیں اور جواب دیا جاتا ہے ساتھ ساتھ کہ انکی دوزخ میں اکثر ہونے کو یہ لازم نہیں آتا کہ بہشت میں اکثر نہوں لیکن شک ہے اس پر قول حضرت مہ کا کہ میں بہشت میں جہاں کا تو میں نے اسکی بہنی والی اکثر عورتیں دیکھیں اور حتمال ہے کہ روایت کیا ہو کہ راوی نے ساتھ معنوں کے معنی اسے یہ سمجھا ہو کہ دوزخ میں ان کے اکثر ہونے کو لازم آتا ہے کہ بہشت میں بہت ہوں اور یہ بات لازم نہیں واسطہ سمجیر کے کہ میں نے پہلے بیان کی اور حتمال ہے کہ ہو یہ چیز اول امر کے پہلے نکلے گناہگاروں کے آگ سے ساتھ شفاعت کا اندہ ہو کہ انظر آتا ہے کہ وہ پند لیون انکی کا پیچے گوشت کے سر تو مراد ساتھ ساتھ اسکے وصف کرنی اسکی ہے ساتھ نہایت صفائی کے اور یہ کہ جو ہڈی کے اندر ہے وہ نہیں چہا پس کا ساتھ ہڈی کے اور گوشت کے اور کہا اس کے اور ترمذی میں ہے کہ دیکھی جاوے گی سفیدی انکی پند لیون کی ستر طون کے چھو سے یہاں تک کہ اسکا گودا نظر آدیکھا اور یہ جو کہا کہ انکا دل ایک ہو گا تو تفسیر کیا ہے اسکو حضرت م نے ساتھ قول اپنے کے کہ نہ ان کے درمیان حسد ہو گا اور نہ اختلاف یعنی ان کے دل پاک ہونگے اخلاق مذموم سے اور یہ جو کہا کہ صبح شام خدا کی تسبیح کہیں تو مراد مقدار صبح و شام کی ہر طرف طہی نے کہا کہ تسبیح نہیں ہے تکلیف اور الزام کی اور تحقیق تفسیر کیا ہے

جس کے قابو میں میری جان ہو کہ البتہ بہشت میں سعد بن معاذ کی رومال اس سے عمدہ اور افضل ہیں **حکایت** ثنا محمد بن سہیل عن سفيان بن عيينة قال سمعت أبا عبد الله بن عازب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما أتته من حير فحملوا يحيون من حنين ولينهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لئن أدركت لئن لم أجد من معاذ في الجنة أحسن من هذا ترجمہ برابر سے روایت ہو کہ حضرت م کے پاس ایک زخمی کپڑا لایا گیا تو لوگ اس کی عمرگی اور نرمی سے تعجب کرنے لگے تو حضرت م نے فرمایا کہ البتہ بہشت میں سعد بن معاذ کی رومال اس سے افضل ہیں **ف** اور غرض اس کو رومال سعد بن معاذ کے میں بہشت میں **حکایت** ثنا علی بن عبد الله بن سفيان عن ابن عازب عن سهل بن سعد الساعدي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مؤفهم سوط في الجنة خير من الدنيا وما فيها ترجمہ سہیل بن سعد روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت میں کوڑا کینے کا مقام بہتر ہے تمام دنیا کے اور جو کہہ کہ دنیا میں ہے **ف** اس کی شرح جہا کے اول میں گذر چکی ہے **حکایت** ثنا روح بن عبد الله بن سفيان عن يزيد بن زريع ثنا سفيان عن قتادة ثنا انس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن في الجنة لخمرة يسير الزكك في ظلها مائة عام لا يقطعها ترجمہ انس سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بہشت میں ایک درخت ہو کہ سوار اسکے سائے میں سو برس چلے اسکو تمام نہ کر سکے **حکایت** ثنا محمد بن سفيان ثنا ليث بن سليمان ثنا هلال بن علي عن عبد الرحمن بن أبي عيسى عن ابن عمر عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن في الجنة لخمرة يسير الزكك في ظلها مائة عام وأقوا أن يشتم وظل منتم ذوو القاب فوس أهل كم في الجنة خير مما طلعت عليه الشمس أو شرب ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ بہشت میں ایک درخت ہو کہ سوار اسکے سائے میں سو برس چلے اور پڑھو اگر چاہو اور اس کے دروازے اور البتہ بقدر کمان ایک تہا ری کے بہشت میں بہتر ہے کہیں سے کہ اس پر سورج چڑھتا ہے اور غروب ہو لینے تمام دنیا سے **حکایت** ثنا ابن وهيب بن المنذر ثنا محمد بن فليح ثنا أبو عن هلال بن علي عن عبد الرحمن بن أبي عيسى عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أول زمرة من الجنة على صورة القيس ليلاة البدر والذين على آثارهم كالحسن كوكب دري فاسماء و اضاءة فلو لم على قلب رسول واحد لا تباعض بينهم ولا تحاسد ويكل ارض ورحمان من الحور العين بزي محموق من ودا العظيم والحكم ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلا گروہ جو بہشت میں داخل ہوگا وہ چودہویں رات کو چاند کی صورت پر ہوگا اور جو گروہ اسے پیچھے داخل ہوگا وہ آسمان کے بڑے درشن ستارے کے برابر ہوگا ان کے دل ایک مرد کے دل کے برابر ہونگے نہ اون کے درمیان بعض ہوگا اور نہ حسد و دھڑلہ ہوگا ایک کے دو دو بی بیان ہونگی جو عین سے جیسی بیڈیوں کا گودا ہڈی اور گوشت کے پیچھے سے نظر آتا ہے **حکایت** ثنا

تَحَابُّرُ مِنْهَا لَنَا شُعْبَةٌ قَالَ عَدِيُّ بْنُ نَازِبٍ أَحَدُنَا قَالَ مَعَتُ الْبَيْتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَتْ مَا تَبْلَاهُمْ قَالَ إِنَّ لَهُمْ مَوْضِعًا فِي الْجَنَّةِ ترجمہ ہا سے روایت ہو کہ حبیب راہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کا بیار گیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اسکے واسطہ دورہ پلانے والی ہے بہشت میں حاکم تھا
 عَبْدُ الْعَزِزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَفَى مَلَائِكَةُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاةِ بْنِ كَيْسَارٍ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ أَهْلُ الْجَنَّةِ كَيْدًا وَنَ أَهْلُ الْفِرَقِ مِنْ قَوْمِهِمْ كَمَا تَكُونُ الْكَلْبُ
 الدَّرَجَةِ الْعَالِيَةِ فِي الْأَفْئِدَةِ مِنَ الْمُشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لِنَفَاضِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ تِلْكَ حَنَازِلُ
 الْأَنْبِيَاءِ لَا يَكْتُمُهَا أَحَدٌ هُمْ قَالَ بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ رَجُلٌ آمَنُوا بِاللَّهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ ترجمہ
 ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقررہ ہستی کو رکھتے ہیں اونچی محل والوں کو پہنچے
 اور سے جیسے تم دیکھتے ہو روشن ستارے کو آسمان کے کنارے دو خواہ پورے کی طرف خواہ پچھم کی طرف اتنا فرق نہیں ملے
 مراتب کے سب سے پہلے صاحب نے عرض کیا کہ ایسے عمدہ مکان تو پیغمبروں کے ہی ہونگے انکے سوا کوئی دماغ پہنچ سکے
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیوں نہیں تم ہے اسکی جسکے قابو میں میری جان ہے کہ ان کانون میں دے دے
 پہنچیں گے جو ایمان لائے ہیں اللہ پر اور سچا جانا پیغمبروں کو ف لینے حق سچا جاننے انکے کانہیں تو جو اس پر ایمان
 لائے سادہ پیغمبروں کو سچا جانے وہ اس درجہ میں پہنچے اور حالانکہ سطح نہیں اور احتمال ہے کہ تنکیر رجال کی اشارہ
 کرتی ہو طرف خاص لوگوں کے جو موصوف ہیں ساتھ صفت مذکورہ کے اور نہیں لازم آتا یہ کہ ہوشخص کی صفت کیا
 جاوے ساتھ اسکی طرح و اس طرح اس احتمال کے کہ ہو وسطی اس شخص کے کہ پہنچے اس درجہ کو کوئی صفت اور شاید کہ سکوت فرما
 حضرت نے اس صفت کو تقاضا کرے و اس کے اسکا اور پیغمبروں یہ ہے کہ کبھی پہنچتا ہے اس درجہ کو وہ شخص کہ اسکی
 واسطہ عمل مخصوص ہے اور جسکے واسطہ کوئی عمل نہیں اسکا پہنچنا صرف خدا کی رحمت ہی ہوگا اور ان تین نے کہا کہ بعض
 اسکے ہیں کہ وہ لوگ پیغمبروں کے درجہ کو پہنچیں گے اور احتمال ہے کہ کہا جاوے کہ محل مذکورہ واسطہ اس مرتبے ہیں
 اور ایہ چوائے کہ میں ہیں جو حد میں انکے غیروں سے یا محل دے دی لوگ ہیں جو پہلے پہل بہشت میں داخل ہوئے
 اور جو ان سے تہ ہونگے وہ شفاعت کے ساتھ داخل ہونگے (فتح) بَابُ صِفَةِ الْبُكَابِ الْجَنَّةِ بَابُ سَبْتِ
 کے دروازوں کی صفت میں ف مراد ساتھ صفت کے عداور تسمیہ ہے وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
 أَنْفَقَ زَكْرَيْنِ دُمْنِي مِنْ بَابِ الْجَنَّةِ عَنِ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو خدا کی راہ میں جو خرچ کرے گا
 وہ بہشت کے دروازوں سے بلایا جاوے گا عِبَادَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اس باب میں حدیث
 عبادہ کی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ف اشارہ ہے طرف حدیث عبادہ کے جو احادیث الانبیاء میں
 آئیگی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی ایسی دے اسکی کہ خدا کے سوا کوئی لائق عبادت نہ کر نہیں اخیر حدیث تک اور اسکی

کہ داخل کر لگا اوسکو امتناع بہشت کے کہنوں دروازوں کے جس سے چاہے اور تحقیق وارد ہوئی ہے یہ گنتی بہشت کے دروازوں کی گنتی حدیثوں میں ایک ان میں سے حدیث ابو ہریرہ کی معلق ہے جواب میں ہر ایک حدیث عبادہ کی ہے اور ایک حدیث عمر کی ہے نزدیک احمد اور صحابہ بن کے اور عقبہ سے ہر نزدیک ترمذی کے اور وارد ہوا ہے بیچ صفت دروازوں بہشت کے کہ بہشت کے دروازوں چوٹ کے درمیان چار بیس برس کی آہ ہے (فتح) **حَدَّثَنَا كَيْسَةُ بْنُ أَبِي مَرْثُومَةَ تَنَاوَلَتْ بَنِي مُصَافِرٍ بَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِينَ أَبْوَابًا بَابٌ يُسَمَّى الزَّيْتَانُ لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا الصَّائِمُونَ تَرْجُمَهُ سَهْلُ بْنُ جَدْسٍ رَوَيْتُ عَنْ خُصْرٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرَاكَ مَا يَكُنْ بِهِنَّ أَهْلُهُ دَرَاوَزُهُ مِنْ أَنْ يَكُنْ دَرَاوَزُهُ هُوَ حُكُورِيَانِ كَقَبْتِهِ يَنْ يَغْنِي بِسَائِرِ بَهَائِهِ وَالْأَنْدَالُ دَخَلَ هُوَ نَكَمٌ مَرَّزُهُ دَارِ بَابٍ صِفَتُهُ النَّارُ وَلَهَا كَحُلُوقَةُ بَابِ هِرْمِيَانِ مِنْ دُخْرِ كَعِ وَأَبُو بَابٍ مَوْجُودٌ هُوَ عَسَاكَ يَقُولُ غَسَقَتْ عَيْنُهُ وَيَقْسِي الْجَحْمُ كَانَ الْعَسَاكَ وَالْغَسَقُ دَخَلَ يَغْنِي عَسَاكَ وَهَ چیرے جو دوزخیوں کی پیپ بہتی ہے کہا جاتا ہے کہ جاری ہوئی آنکھ اسکی اور جاری ہوا زخم گویا کہ عساک اور غساق کے ایک معنی ہیں و اور بعض کہتے ہیں کہ عساق بدلوار ہے طبری نے روایت کی ہے کہ اگر عساق کا ایک ٹل دنیا میں ڈالا جاوے تو دنیا میں ہنسنے والوں کو بدلوار کر دیوے اور بعض کہتے ہیں کہ عساق پیپ غلیظ ہے اور طبری نے روایت کی ہے کہ اگر اس میں سے ایک قطرہ مغرب میں ڈالا جاوے تو البتہ بدلوار کر دیوے مشرقی والوں کو (فتح) **غَسِيلَيْنِ كُلُّ شَيْءٍ عَسَلَتْ فَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ هُوَ غَسِيلَانِ فَعَلَيْنِ مِنَ الْغَسِيلَيْنِ الْجَحْمُ وَالْكَرْبُ يَنْسِي غَسِيلِينَ هُوَ چیرے کہ دہو کہ تو سکو جرح اور زخم سے پس بچھے اس کو کچھ چیریں وہ غسیلین ہے فَعَلَيْنِ کے وزن پر و ابن عباس سے روایت ہے کہ غسیلین دوزخیوں کی پیپ ہے و قَالَ عِكْرِمَةُ حَصَبُ جَنَّمَ حَطَبٌ بِأَحْسَنِ شَيْءٍ يَنْسِي اور عکرمہ نے کہا کہ حصب جنم کے معنی لکڑیاں ہیں حبشہ کی زبان میں و قَالَ عِكْرِمَةُ حَاوِيَا الزَّيْتِ الْعَاوِفُ يَنْسِي اور اسکے غیر نے کہا کہ حاصبا کے معنی ہیں ہوائیں و الْحَاوِيَا تَرْفِي بِدِ الزَّيْتِ وَمِنْهُ حَصَبُ جَنَّمَ مَا يَرْفِي بِدِ فِي جَنَّمَ هُمْ حَصَبُهَا وَقَالَ حَصَبٌ فِي الْأَرْضِ ذَهَبٌ وَالْحَصَبُ مُشْتَقٌّ مِنَ الْحَصْبَاءِ الرَّجْمَاءِ يَنْسِي اور حاصب چیرے کہ پینکے اکو ہوا اور اسی قبل سے حصب جنم وہ چیز کہ پینکی جاوے زخم میں اور کہا جاتا ہے حصب الارض یعنی کیا اور حصب شتق ہے حصار سے جسکے معنی تہہ ہیں و مراد اس سے تفسیر حاصبا کی ہو جو آیت اور یس علیکم حاصبا من الزمین واقع ہوا ہے اور اسی طرح مراد تفسیر لفظ حصب کی ہے جو آیت حصب جنم میں واقع ہوا ہے صِدْدٌ يَدُ يَنْسِي وَوَدَمٌ يَنْسِي کے معنی جو آیت دسقی من بار صمد میں لقمہ ہوا ہے پیپ اور غن کے میں حَبٌّ طَفِئَتْ يَنْسِي حَبٌّ کہ معنی جو آیت کما حَبَّتْ مِنْ واقع ہوا ہے کہ چھانے کے میں یعنی جب آگ بھج جاوے گی تُوْرُوْنَ كَسَمْتُمْ جَوْنَ اَوْرَيْتُمْ اَوْدَتْ مُرَاد اِس آیت کی تفسیر ہے اَوْرَيْتُمْ****

الْمَكَارِئِ تُوذُونَ یعنی توروں کے معنی میں نکالتے ہو تم اوریت کے معنی میں روشن کیا میں نے لِقَوْمًا
لِلْمَسَاكِينِ یعنی معقون کے معنی مسافر لوگ ہیں ف مراد اس آیت کی تفسیر ہے وَمَتَاعًا لِلْمُقْوِينَ وَالْقِيَمُ الْقَمَرُ
اور قی کے معنی لغو جس سے معقون مشتق ہے فقہرین یعنی جن میں میں کچھ چیز ہو دَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حِرَاطُ
الْحَجِيمِ سَوَاءٌ الْحَجِيمِ وَوَسْطُ الْحَجِيمِ یعنی اور ابن عباس نے کہا کہ حِرَاطُ الْحَجِيمِ کے معنی میں سَوَاءُ الْحَجِيمِ اور
وسط حجیم کے لغو دَفْنِ کے بمعنی ف مراد اس آیت کی تفسیر ہے فاطمہ زہرا فی سَوَاءِ الْحَجِيمِ یعنی پس جہاں کا سوا
دو زخمی عین کیا لَتَوْبًا يَخْلُطُ طَعَامُهُمْ وَيَسَاطِرُ الْحَجِيمِ یعنی انکا کہا ناگرم پانی سے ملایا جاوے گا ف مراد
تفسیر اس کی ہو تم ان ہم علیہا اشوبان حمیر زَفَرٌ وَفَهَيْقُ صَوْتُ شَدِيدٌ وَصَوْتُ ضَعِيفٌ یعنی زفر اور فہیق کے
معنی میں آواز سخت اور آواز ضعیف وَزِدَا حِطًّا شَالِیْنِ وَرَدُّ کے معنی میں پلاسے ف مراد اس کی تفسیر اس آیت
کی ہے وَسَوْقُ الْحَجَرِ مِنَ الْإِلَهِ جَنَمٌ وَرَدًّا عَيْنًا خَصْرًا نَالِیْنِ غِیَا کے معنی ٹوٹا اور نامرادی میں ف مراد تفسیر اس آیت
کی ہے فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غِيَا اور بعض کہتے ہیں کہ وہ ایک نالہ ہے دَفْنِ میں بہت گہرا بزمہ دَقَالَ مُجَاهِدٌ يَجْعَلُونَ
تُوذُوهُمْ التَّلَا اور مجاہد نے کہا کہ لیجرون کے معنی میں کہ انکے ساتھ آگ جلائی جاوے گی وَتَحَاسُّ الطُّفَرُ لِيَحْتَبِ
حَلَا وَتَوْسِيَهُمْ مراد اس آیت کی تفسیر ہے یسل علیکم اشواظ من نار و تخاس یعنی بھیجے جاوے گی تہر شعاع آگ کے
یعنی ٹکڑے سرخ آگ کے اور تخاس کے مجاہد نے کہا کہ گھملا یا جاوے گا تا نیا ہر ڈالا جاوے گا انکے سر و نہر یَقَالُ دُوقُلَا
يَا نَيْسُ وَابْجَلُ بَلَا وَلَكِنَّ لَهْلَا مِنْ دُوقِ الْفَلَمِ یعنی کہا جاتا ہے کہ دُوقُلَا کے معنی مباشرت کے اور بجر کر اور
نہیں رہنے کے چلنے سے یعنی یہ طلب نہیں کہ نہ سے آگ کو چکھو بلکہ مراد یہ ہے کہ اس کے ساتھ مباشرت کر دے مراد
اس آیت کی تفسیر ہے دُوقُوا لَكُمْ تَعْلُونَ مَا يَرْجُو مِنَ التَّلَا یعنی مارج کے معنی میں خالص آگ ف مراد
آیت کی تفسیر ہے وَطَلِقَ الْجَانُ مِنْ بَارِجٍ مِنْ بَارِجِ بْنِ عَبَّاسٍ نے کہا کہ بیدار کیسے گئے جن بارج سے یعنی آگ کی لپٹ سے
جو اس کی طرف میں ہوتی ہے فَجَرَّ الْأَمْدُ دَعِيَّتَهُ إِذَا خَلَّاهُمْ يُعَلُّوْنَ وَتَعْصَمُهُمْ عَلَى بَعْضِ كَهْتُونَ کہ مرج لگا
رعیتہ جبکہ انکو چھوڑے کہ کشتی کریں ایک دوسرے پر چڑھ چڑھ ملتے ہیں یعنی مرج کے معنی مختلط ہوا ف
مراد اس آیت کی تفسیر ہے فَمِنْ أَمْرِ مَرْجٍ فَجَرَّ أَمْرُ النَّاسِ اخْتَلَطَ یعنی کہا جاتا ہے مرج امر الناس یعنی مختلط ہوا فَجَرَّ
الْمَرْجُ بَيْنَ مَرْجَبٍ وَبَيْنَ إِذَا تَوَهَّمُ یعنی آیت مرج البحرین کے معنی میں جوڑے دو دریا کہتے ہیں مرجب
وَبَلَكُ جَبَلٌ تَوَكُّمٌ جَبَلٌ مَرْجَبٌ کہہ کر دریا میں ملتا ہے حَلَّ تَنَّا أَبُو الْوَلِيدِ شَا شَعْبَةً عَنْ قَوْمٍ جَابِ
الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ زَكَرِيَّا وَهَبٌ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
سَفَرٍ فَقَالَ أَبْرَدُ حَتَّى فَأَهْلُ الْفَيْيُ لِيَقُولُ لِقَوْلِهِ فَذَكَرَ قَالَ أَبْرَدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ

الْأَعْرَابِ عَنْ ابْنِ مَرْسُورَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كَانَتْ كَذَابًا قَالَ فَصَلَّتْ عَلَيْهِمْ بِسَعَةِ وَسَيِّئِ جُزْءٍ أَكْثَرُ مِنْ مِثْلِ حِقِّهَا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری آگ ایک حصہ دوزخ کی آگ سے ستر حصے سے زیادہ ہے کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی بھی آگ کفایت کرتی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ دوزخ کی آگ دنیا کی آگ سے انتہہ جتنے زیادہ تر کہتی ہے ہر ایک حصہ کی گرمی آگ کی گرمی کے برابر ہے اور ایک ایسی بات میں جو حصہ دن کا ذکر ہے اور تطبیق یہ ہے کہ مرد و بالغہ سے کثرت میں نہ عدد خاص بلکہ دوسطی زائد کے ہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ آگ دریا کے پانی سے سات بار دھوئی گئی اور اگر دھوئی نہ جاتی تو اس سے کوئی فائدہ نہ اٹھاتا دفعہ چہارم حکایت ہے کہ سَعِيدُ بْنُ سَعْدَانَ عَنْ عُمَرَ وَسَمِعَ عَطَاءَ يُخْبِرُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى النَّبِيِّ وَنَادَى يَا مَالِكُ ترجمہ بیحد ہے کہ حضرت م سے سنا کہ نبی پر پڑھتے تھے پکارنے دوزخ کی آگ مالک حاکم تھا سَعِيدُ بْنُ سَعْدَانَ عَنْ ابْنِ مَرْسُورَةَ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَتْ كَذَابًا لَوَاتَيْتُ فَلَا تَأْكُلُكُمْ قَالَ أَنْتُمْ لَتُرَوْنَ أَنِّي لَا أَكُلُكُمْ إِنْ كَانَتْ كَذَابًا قِيلَ فِي لَيْسَ دُونَ أَنْ أَفْتَحَ بَابًا لَا أَوْنُ أَقْلَ مَنْ فَتَحَ وَلَا أَقُولُ لَوْ جِئْتُكَ لَوَجَدْتُكَ عَلَى أَمِيرٍ أَنَّهُ خَيْرٌ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ نَبِيِّكَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا وَمَا سَمِعْتَ يَقُولُ قَالَ سَمِعْتُ يَقُولُ يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُكَلِّفُ فِي النَّارِ قَنْدَلًا يُقَاتِلُ فِي النَّارِ قَيْدٌ وَرُكَاكِدٌ وَرُكَاكِدٌ بِرُجَاهٍ مَجْتَمِعَةٍ لَهَا أَلْسِنَةٌ وَتَقُولُونَ أَيْ فَلَانَ مَا شَأْنُكَ الْكَيْسُ كُنْتُ تَأْمُرُ تَارِي الْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى تَارِي الْمُنْكَرِ قَالَ كُنْتُ أَمُرُكَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَيْتُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَرَوَاهُ غُنْدَرُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ کسی نے اسار کو کہا اگر تو فلاں کے پاس آئی تو اس سے کلام کرے تو بہتر ہو یعنی عثمان کو اس کو کہا کہ تم گمان کرتے ہو کہ میں کلام کرتا ہوں اس سے کہ تم کو سناؤں میں اس سے پوشیدہ کلام کرتا ہوں یعنی میں تنہا جا کر اس سے کلام کرتا ہوں نہ یہ کہ گفتگو کا دروازہ کھولوں نہ ہوں میں نہ شخص کے پیچھے پہل فتنہ کا دروازہ کھولے اور نہیں کہتا میں دوسطی اس مرد کے کہ مجھ پر اس ہو کہ وہ لوگوں میں بہت سے بے بدس چیز کے کہہ سنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی لوگوں نے کہا تو نے حضرت م سے کیا چیز سنی ہو کہ کہہ سنے حضرت م سے سنا فرماتے ہو کہ لا با جادیکا ایک مرد قیامت کے دن سوڈا لاجادیکا دوزخ میں تو اس کے پیٹ سے انتر تان نکل پڑیگی لوں کے ساتھ کہوتا ہے پھر کیا جیسے کہ گدھا اپنی چلی کے گرد کہوتا ہے تو جمع ہونے کے اس پس دوزخ کی آگ کو کہیں گے اسے فلاں نے جھکوا کیا ہو کیا تو نیک تین نہ بتلاتا تھا اور بد کاموں سے روکتا تھا تو وہ کہے گا کیوں نہیں میں لوگوں کو نیک کام بتلاتا تھا اور خود ہسکون کرتا تھا اور بد کام سے منع کرتا تھا لیکن خود کرتا تھا ف احمدی کی شرح فتن میں آویگی باب صفۃ النبی و جودہ باب ہی بیان میں صفت

شیطان کی اور فوج اس کی ف شیطان ایک شخص ہے روحانی سپرد کیا گیا ہے اگل سے اور وہ سب خون اور شیطانی کا باپ ہے ابن عباس سے روایت کہ جب شیطان فرشتوں کے ساتھ تھا تو ہکا نام عزرائیل تھا پہلے اسکے بعد اسکا نام ابلیس ہوا اور یہ جو کہا کہ فوج اس کی تو اشارہ ہر طرف شد ابلیس کے کہ جب ابلیس صبح کر اٹھے اس کی فوج دنیا میں پس چلی بنے پس کہتا ہے کہ جو کسی مسلمان کو گمراہ کرے میں اسکو تاج پہناؤں گا اور مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شیطان کا تخت پانی پر ہے سو وہ اپنے لشکروں کو سوجھا ہے یعنی عالم میں فساد کرنے کو سو وہ لوگوں کو بہکا رہے ہیں سو جو بڑا فتنہ فساد دے وہ اس سے مرتبے میں قریب تر ہوتا ہے اور میں اختلاف ہے کہ شیطان فرشتوں سے تھا پہر مردود ہونے کے بعد نہ ہو یا بالکل ان میں تھا اس میں دو قول ہیں مشہور کہ اساتذہ نے یہاں اِذَا قَالَ تَجَاهِدْ وَيَقُلْ فَوَيْلٌ لِّكَ يَوْمَئِذٍ لِّعَيْنِے اور کہا مجاہد نے کہ یقذفون کے معنی میں پھینکے جاتے ہیں فست مراد اس سے اس آیت کی تفسیر ہے یقذفون من کل جانب حور الالہ ذُحُلًا مَطْرُودِينَ یعنی دھور کے معنی میں چلائی گئی دَاصِبٌ دَاصِبٌ یعنی وہ سب کے معنی میں ہمیشہ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَدَّ جُودًا مَطْرُودًا یعنی ابن عباس نے کہا کہ دھور کے معنی میں چلایا گیا اور کہہ دیا گیا ف مراد اس آیت کی تفسیر ہے فلفی فی جہنم کما مد جُودًا دُشَان قَرِيبًا مُّقْمَرًا دَاصِبًا اور کہا جاتا ہے کہ مرید کے معنی میں مکرش ف مراد اس آیت کی تفسیر ہے وَإِنَّكَ لَآ تَشِيْطُكَآ اَفْرِیْدًا۔ بَشَكَہُ فَطَعَنَ یعنی جبکہ کے معنی میں چیرا اور کوف مراد اس آیت کی تفسیر ہے ولیتک انان الانعام یعنی چیرن کان جانوروں کے وَاسْتَقْفِرْ ذُنُوبَکَ فَاسْتَغْفِرْ بِحَبْلِکَ الْفَرَسَانِ وَالْاَجَلِ الْاَحَدِ وَاحِدًا اَجَلًا مِثْلًا صَاحِبٍ وَصَحْبٍ تَاجِسٍ وَتَجَسَّی یعنی متفرق کے معنی میں ملکا جان اور ضل کے معنی سوار میں اور ر جل اور ر جلہ مع ہے کلا واحد اجل ہے یعنی پیادہ مثل صاحب و صحب کے اور تاجرا و تاجر کے لَاحْتَنَکَ لَاحْتَنَکَ یعنی اور لا حتنک کے معنی میں کہ البتہ میں اس کی اولاد کو جوہ سے اور کہا ر د و ن ح ف مراد تفسیر اس آیت کی ہے لَاحْتَنَکَ ذَرِیَّةَ الْاَقِلِّیَّاتِ فَرِیْدٌ شَیْطَانٌ یعنی قرین کے معنی میں شیطان ف مراد اس آیت کی تفسیر ہے قَالَ قَاسِمُ بْنُ مِهْمِ الْیَکَانِ لِيْ قَرِیْنٌ حَلَا شَا اَبْرَاهِیْمَ بْنِ مُوسٰی اَنَا عِیْسٰی عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَہُ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقَالَ الْبَیْہُ نَسَبَ الْوَحْشِ اِنَّہُ سَمِعَہُ وَوَعَاہُ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَہُ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتَّیْ كَانَ یُحِیْلُ لَیْلَہُ اَنَّا یَفْعَلُ النَّبِیُّ وَمَا یَفْعَلُہُ حَتَّیْ كَانَ ذَاتَ یَوْمٍ دَعَاوَا دَعَاہُ قَالَ اَشْهَرْتُ اَنَّ اللہَ کُلَّ اَمْرًا فِیْہَا فِیْہَا شَفَاہُ اَنَّہُ رَجُلَانِ فَقَعَدَ اَحَدُہَا عِنْدَ رَاسِیْ وَالاُخْرٰی عِنْدَ رِجْلِیْ فَقَالَ اَحَدُہُمَا لََاخْرٰی مَا وَجَّہُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّہُ قَالَ لَیْبُؤُہُ الْاَعْصَمُ قَالَ فِیْعَاذَ اَقَالَ فِیْ مُشْطٍ وَ مُشَافِہٍ وَجَبَّ طَلَعٌ ذَکَرٌ قَالَ فَاَیْنُ هُوَ قَالَ فِیْ بَیْرِ ذَرَّوَانِ فَخَرَجَ الْبَیْہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

لَمْ يَجْعَلْ لَعَائِنَةَ حَيْنٍ رَّحِمًا لِّهَاجَرٍ كَمَا نَحْنُ رُحَمَاءُ الشَّيَاطِينِ قُلْتُ اسْتَغْفِرُكُمْ فَقَالَ لَا أَمَّا أَنَا فَقَدْ
 شَفَعْتُ لَكُمْ اللَّهُ وَخَشَيْتُ أَنْ يُبْذَلَ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا أَهْذُو فَنَسُوا إِلَيْهِ تَرْجُمُهُ مَا شَرُّ رَضٍ سَعَى وَابِتْ هَكَذَا
 کہ حضرت صلوات اللہ علیہ اس پر جاوہو خیال بندی کا یہاں تک کہ اپنے خیال میں آتا تھا کہ آپ کچھ کام کرتے ہیں
 اور نہیں کرتے تھے یعنی ناکردہ کام کو آپ جانتے تھے کہ میں کر چکا یہاں تک کہ اپنے ایک روز اپنی صحت کی ضرورت سے
 سے دعا کی یہ دعا کی پھر فرمایا کہ اے عائشہ کیا تو نے جانا کہ خدا نے مجھ کو حکم کیا جس میں کہ میری شفا ہے یعنی میری عا
 قبول کی اور جاوہو کا حال تبادا یا میرے پاس دوسرے سوا ایک تو میرے پاس بیٹھا اور دوسرے میرے پاس بٹون کپاس
 سوا ایک ہے دوسرے یہ کہا کہ کیا درد ہے اس مرد کو پھر حضرت حکم تو اسے جاب میں کہا کہ سپر جاوہو کا اثر ہے سہی کہا کہ کھانہ
 اسکو جاوہو کیا دوسرے نے کہا کہ بید عصم کے میوے کیے ہیں کہا کہ اس چیز میں کیا ہے دوسرے نے کہا کہ کنگھی
 میں اور ان بالوں میں جو کنگھی سے جڑے اور نہ چھوہا رکھے بالے کے خلاف میں آکر کہا کہ یہ کہاں کہا ہے دوسرے
 نے کہا کہ دی روان کے کنوین میں تو حضرت مہر کنوین پر رش لے گئے پھر ملت آئے سو جب حضرت مہر
 تو عائشہ سے فرمایا کہ اس کنوین کے چھوہا رکھے اور نہ جیسے کہ شیطانوں کو سپر میں نے کہا کہ کیا آپ نے اس جاوہو
 کو کھانا دیا ہے حضرت نے فرمایا کہ نہیں میرے مجھ کو خدا نے شفا دی اور میں ڈرا کہ اس سے لوگوں میں فتنہ انگیزی ہو
 یہ وہ کونان دیا گیا ف اس حدیث کی شرح طب میں آئی اور وجہ وارد کرنے اس کی سبب اس حجت ہو کہ جاوہو سوا
 اس کے نہیں کہ کلمہ موت ہے ساتھ دینے کے شیطانوں سے اوپر اسے (فہم) حلال تھا کہ لا یمنع علیہ من ابی ابی
 حَلَّ يَحْنُ اَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَدُّ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِئَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثُ عُقَدٍ يُضْرِبُ عَلَى كُلِّ عُقْدَةٍ مَكَانَهَا
 عَلَيْكَ كَيْلٌ حَظِيرٌ فَإِنْ أَسْتَيْقِظَ فَذَكَرَ اللَّهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ ثُمَّ كَلَّمَ
 فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ فَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسَلَانُ تَرْجُمُهُ ابوبہرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت نے
 فرمایا کہ جب کوئی نائم ہو سو جاوہو تو شیطان اس کے سر کی پھلی طرف میں گرہیں لگا دیتا ہے اتنا ہے ہر گز پر
 یہ منہ پر رہتا ہے تو اس کے دل میں یہ خیال آتا ہے کہ ابھی اتنا بہت ہو سورہ سوار گز جاگ کر اس کو یاد کرے تو ایک
 گرہ کھل جاتی ہے پھر اگر وضو کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے پھر اگر نماز پڑھے تو سب گرہیں کھل جاتی ہیں پس صبح کو
 اتنا ہے حیات اور پاک نفس خوشدل نہیں تو صبح کرنا ہے ناپاک اور سست ف اس حدیث کی شرح رات کی نماز
 میں گز چلی ہے حَلَّ تَنَا عَمَّانُ بْنُ رِائِي شَيْبَةَ تَنَا جَرِيدٌ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ ابْنِ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
 ذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَةً حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ ذَاكَ رَجُلٌ بَالُ الشَّيْطَانِ فِي أَمْرِهِ وَ
 قَالَ فِي ذَنْبِهِ تَرْجُمُهُ ابوبہرہ روایت ہے کہ ذکر کیا یا سر حضرت صلوات اللہ علیہ وسلم کے ایک مرد جو تمام رات سوار گز ہاں تک

فَإِنْ نَامَ لَيْلَةً حَتَّى أَصْبَحَ

کہ صبح کی حضرت م نے فرمایا میرے جبکہ کان میں شیطان نے پیشاب کیا ہے **ف** اسکی شرح بھی صلوة
 النیس میں گذر چکی ہے **حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَنَّ هَمَّامَ بْنَ مَنصُورٍ عَنْ سَلَمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ
 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا لَانَ أَحَدٌ كُرًا إِذَا كَانَ أَهْلَهُ وَقَالَ يَسْمُ اللَّهُ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا
 الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْنَاكَ فَرَزَقْنَاكَ وَلَكَلَّامُ يَضُرُّهُ الشَّيْطَانُ** ترجمہ ابن عباس سے روایت
 ہے کہ حضرت م نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ ہر جرب کوئی اپنی بی بی سے صحبت کرے اور یہ دعا پڑھے **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ**
الشَّيْطَانُ جَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْنَاكَ فَرَزَقْنَاكَ وَلَكَلَّامُ يَضُرُّهُ الشَّيْطَانُ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت م نے فرمایا کہ
 نکاح میں اس کی **حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَادْعُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَبْرُوزَ وَلَئِنْ آتَاكَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَادْعُوا
 الصَّلَاةَ حَتَّى تَغِيبَ وَلَا تَحْتَسِبُوا إِصْلَاحَكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا فَإِنَّهَا تَقْطَعُ بَيْنَ قَوْمٍ كَتَبَ الشَّيْطَانُ
 أَوَّلَ الشَّيْطَانِ لَا أَدْرِي أَيُّ ذَلِكَ قَالَ هِشَامٌ** ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلوات اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو تو مانتے ہو یہاں تک کہ سب نکل آئے اور جب سورج کا کنارہ ڈوبے تو نماز نہ پڑھو یہاں تک
 کہ رب بجاوے اور نہ قصد کیا کرو اپنی نماز کا سوچ سکتے اور نہ ڈوبتے ہو یہاں تک کہ وہ نکلتا ہے درمیان دو سینگوں
 شیطان کے **ف** اسکی شرح بھی نمازیں گذر چکی ہے اور شیطان کی سینگ اسکے سر کے دونوں طرف ہیں
 کہتے ہیں کہ وہ سورج کے مطلع کے قباہ کبڑا ہوتا ہے یہاں تک کہ جب نکلتا ہے تو اس کے سر کے دونوں طرفوں کے
 درمیان نکلتا ہے تاکہ اس کے وسطی جگہ واقع ہو جبکہ آفتاب پرست اسکے وسطی سجدہ کرتے ہیں اور اسی طرح
 نزدیک ڈوبنے اسکے کر اور بنا بر اسکے پس قول اچھا کہ سورج شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان نکلتا
 ہے یعنی نسبت اس شخص کے کہ دیکھتا ہے آفتاب کو نزدیک بچھٹا اسکے کے پس اگر شیطان کو مشاہدہ کرے تو بہتر
 دیکھے کہ وہ قائم نزدیک اس کو اور تحقیق استدلال کیا ہو ساتھ اسکے اس شخص نے جس نے رو کیا ہے اہل ہدایت پر جو
 قائل ہیں کہ سورج جو ہے آسمان میں ہے اور شیطان منہ کیسے گئے ہیں آسمان میں داخل ہونے سے اور نہیں محبت
 پر اسکے وسطی اوپر کے گذر کی معنی اور حق یہ ہے کہ آفتاب جو ہے فلک میں ہے اور ساتوں آسمان نزدیک اہل
 شرح کے غیر افکار کہ ہیں آسمان اور میں اور افلاک اور میں بخلاف اہل ہدایت کہ ان کے نزدیک دونوں ایک
 چیز ہیں (رفتم) **حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ بْنُ تَائِبٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ بْنِ هِلَالٍ عَنْ ابْنِ مَسْرُورٍ عَنْ
 ابْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْ أَحَدِكُمْ قَتَوٌ وَهُوَ يَصَلِّي فَلْيَمْنَعْهُ فَإِنَّ
 ابْنَ قَتَمَةَ فَإِنَّ ابْنَ قَتَمَةَ هُوَ الشَّيْطَانُ** ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ حضرت صلوات اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی چیز کسی کے آگے گزرتے اور وہ نماز پڑھتا ہو چاہیے کہ اس کو روکے پھر اگر نہ مانتا

تو چاہیے کہ کھور کے پیر اگر نہ مانے تو چاہیے کہ اس سے لڑے جس تحقیق وہ شیطان ہے **حَلَّ نَتَاغُثَانُ بَنِي**
أَهْلَكْنِمُ نَتَاغُثَانُ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ سَلِيمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحْظُ
زَكَاةَ رَمَضَانَ فَكَانَ ابْنُ فَحْلٍ يَخْتُمُ مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذَتْهُ فَقُلْتُ لَا تَفْعَلْكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَرَّ الْحَدِيثَ فَقَالَ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ قَا قُرْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظًا
وَلَا يَفْرُبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تَنُصِبَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ وَهُوَ كَذُوبٌ ذَلِكَ شَيْطَانٌ
 ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت م نے مجھ کو صدقہ عید الفطر کی جو کیداری پر وکیل کیا سو میرے پاس ایک
 آٹے والا آیا اور دونوں ہاتھ بہر بہر کے راج لینے لگا تو میں نے سہو پکڑا اور کہا کہ تم مجھ کو حضرت م پاس پکڑے
 لیے چلے ہوں پھر ذکر کی ساری حدیث تو اسے کہا جب تو بستر پر سوئیے وہ سچا ہکا ناکہ کرے تو آیت الکرسی
 پڑھ لیا اور خدا کی طرف سے ہمیشہ تجھ پر ایک نگہبان رہے گا اور صبح تک شیطان تیرے پاس نہ آوے گا تو حضرت م نے
 فرمایا کہ وہ تجھے سچ بولا اور وہ بڑا جوتہا ہے یہ شیطان ہر نیچے ہر چند وہ بڑا جوتہا ہے لیکن اس بات میں تجھے سچ بولا
حَلَّ نَتَاغُثَانُ بَنِي الْكُثَيْبِ عَنْ عَقِيلِ بْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ مِمَّنْ خَلَقَ لَكَ آخِ حَتَّى يَقُولَ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ
فَإِذَا أَبْعَثَهُ فَلَيْسَ بَعْدَ اللَّهِ وَلَيْسَ تَرْجَمَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ سے روایت ہے کہ حضرت م نے فرمایا کہ تا ہے شیطان تم میں
 کے کسی باپ سے کہتا ہے کہ کسے ایسا پیدا کیا کسے ویسا بنایا یا نہ کہ کہتا ہے کہ کسے پیدا کیا تیرے بکوبہر
 جب شیطان یہاں تک سکو پہنچا دے تو اسکو چاہیے کہ خدا سے پناہ مانگے اور باز رہے **فَإِنْ لَيْفَ مَوْفَقَتِ**
 کرنے کو ساتھ شیطان کے چچ اسکے بلکہ پناہ پکڑے طرف اسکو چچ دفع کرنے اسکے کے اور جان لیوے کے ارادہ
 کرتا ہے شیطان فاسد کرنے دین اسکے کا اور عقل اسکے کا ساتھ اس سو سے کہ پس لائق ہے کہ کوشش کرے
 چچ دفع کوئی اسکی کے ساتھ مشغول ہونے کے ساتھ غیر اسکے کو اور ایک روایت میں ہے کہ ہمیشہ رہیں گے لوگ
 آپس میں سوال کرتے یہاں تک کہ کہا جاوے گا کہ خلق کو خدا نے پیدا کیا پس خدا کو کسے پیدا کیا سو جب کسی کو یہاں تک
 فاسد کر دے تو چاہیے کہ کہے میں اس پر ایمان لایا پس اس کو معلوم ہوا کہ آپس میں غور کرنا ہر سائل کو منہ ہے آدمی
 ہو یا غیر اور جب سو سو دل میں آوے تو خدا سے پناہ مانگے خواہ شیطان و سو سو لے یا کوئی آدمی اور ابو ہریرہ
 نے کہا کہ بولنا کیا صحیح ہے اسکا دو شخصوں نے اور گویا کہ جب اسکا سوال وہی ہے تو جواب کا سچ نہیں یا باز
 رہنا اس سے نظریہ ہے امر کے ساتھ باز رہنے کے غور کرنے کی صفات اور ذات میں اور مادی نے کہا کہ سو سو
 دو قسم میں پس جو سو سو کہ نہیں یا نہیں اور شیعہ کی یہ نہیں ہوتا وہ ہے جو دفع ہوتا ہے ساتھ عرض کے
 اس کو اسکی سخی پھول ہے یہ حدیث اور اسی پر منطبق ہوتا ہے ہم سو سو کا اور ایہ جو سو سو کے شیعہ سے پیدا ہوئے

بین پس دفع نہیں ہوتے ہیں مگر ساتھ نظر اور دستہ لال کے اور طبیی نے کہا کہ سو اس کے کچھ نہیں کہ حضرت مہدی سے
 سے پناہ مانگنے کا حکم کیا ہے اور فکر اور محبت پکڑنے کا ذکر نہیں کیا ہے تو یہ ہو سکتا ہے کہ علم ساتھ بے پردہ ہونے خدا
 عزوجل کے بوجہ سے اور ضروری ہو یعنی یہی ہے مناظرے کو قبول نہیں کرنا اور نیز اسوہم کہ اس میں زیادہ خود کشی
 حیرت کو سو کچھ حاصل نہیں ہوتا اور جبکہ یہ حال ہو پس نہیں ہے کوئی علاج و اسطرح کے مگر پناہ پکڑنی طرف اس کے
 اور جنگل لڑنا ساتھ اس کے اور سہیث میں اشارت ہے طرف اس کے کہ لایینی باتوں کا سوال کرنا مذموم ہے اور سہیث
 نشانی سے نبوت کی نشانیوں سے ہو سکتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آئندہ کی خبر دی اور موافق اس کے
 واقع ہوا (فرم) **حَلَّ ثَنَا لَحْيَةُ بْنُ بَكِيٍّ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ ثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي لَيْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ**
أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فَتَحَتْ
أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَعُلِقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ ترجمہ ابوسہرہ سے روایت ہے کہ حضرت مہدی نے فرمایا
 جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں
 اور شیطان وغیرہ بند کر دیے جاتے ہیں اس کی شرح روزے میں گذر چکی ہے **حَلَّ ثَنَا الْحَمِيدُ**
ثَنَا سَعِيدٌ ثَنَا عَمْرٌ وَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جَبْرِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ مَوْتِي قَالَ لِفَتْنَةٍ إِنَّمَا عَلِمْنَا قَالِ الرَّائِي إِذَا دَخَلَ إِلَى الضَّحَى
قَارِي تَبَيَّنَتْ الْحَوْتَ وَمَا أَكْثَرُهَا إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكَرُهُ وَلَمْ يَجِدْ مَوْثِقًا لِنَصَبِ حَتَّى جَاوَزَ الْمَكَانَ
الَّذِي أَمَرَ اللَّهُ بِهِ ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے کہ حضرت مہدی نے فرمایا کہ مہدی نے اپنے جوان سے کہا کہ ہمارے
 پاس ہمارا کھانا تلو لادہ کیا دیکھا تو نے جب ہمیں جگہ پکڑی اس پہ کچھ اس سو میں جمل گیا جھلی اور نہیں ہوا جگہ مگر شیطان
 نے کہ اسکا نہ کروں اور نہ ہائی مہدی نے تخلیف یہاں تک کہ لگے بڑے اس مکان سے جبکہ اسکو خدائے حکم
 کیا تھا **حَلَّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلَمَةَ عَنْ قَالِكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ إِلَى الْمَشْرِقِ فَقَالَ هَآ أَتِ الْفِتْنَةَ هَآ أَتِ حَيْثُ يَطْلُمُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ ترجمہ
 ابن عمر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اشارہ کرتے تھے پورب کی طرف سو فرمایا کہ خبر
 ہو کہ فتنہ فساد اور ہے جہاں شیطان کا سنگ بنو آفتاب نکلتا ہے یعنی جو ملک دین سے پورب کی طرف ہیں
 وہاں بڑے بڑے فساد ہونگے یا حرج یا حرج ہی طرف سے نکلنے گئے یعنی عراق کے ملک میں **حَلَّ ثَنَا**
يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا ابْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي عَمَّارٌ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْجَحَزَ اللَّيْلُ أَوْ قَالَ كَانَ مَجْزِي اللَّيْلِ فَهَلُّكُمْ أَصْبَحْتُمْ أَنْكُمْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ
تَنْتَوَرُّ حِينَئِذٍ فَلَا أَذْهَبَ سَاعَةً مِنْ النَّسَاءِ تَلْقَى هُمْ وَأَخْلَقَ بَابَكَ وَادَّكَرْتُمْ اللَّهُ وَأَطْفَعُ مِصْبَاحَكَ

وَأَذْكُرُ اسْمَ اللَّهِ وَأَكُلُ سِقَاءَكَ وَأَذْكُرُ اسْمَ اللَّهِ وَخَيْرُ مَا نَذَرَ وَأَذْكُرُ اسْمَ اللَّهِ وَلَوْ تَعَرَّضَ عَلَيْكَ شَيْءٌ
ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہو کہ جب ہوا دل شب تو بند کر ہو تم اپنے لڑکوں کو یعنی گھر کے نکلنے سے اور بہن کے کوچوں کے
سے اس لیے کہ جن پہلے میں ہوتے پہرے ایک ساعت گزر جاوے تو انکو چوڑو دینے جائز ہے چوڑا اٹھاؤ
بند کر اپنے دروازے کو اور یاد کر نام اللہ کا یعنی وقت بند کرنے کے لیے سو اطمینان کہ شیطان نہیں کہوتا دروازے
بند کیے ہوئے کو اور بھلا اپنے چرخ کو اور یاد کر نام اللہ کا اور بند کر اپنی مشک کو اور یاد کر نام اللہ کا اور نامت اپنے برتن
کو اور یاد کر نام اللہ کا اگرچہ تو باسن کے چوڑاؤ پر کوئی چیز کہے **ف** ابن جنہی نے کہا کہ سوائے اسکے نہیں کہ
خوف کیا گیا ہے لڑکوں میں اس ساعت میں سو اطمینان کہ گندگی اکثر اوقات انکے ساتھ موجود ہوتی ہے اور جن کے ساتھ
انہی حفاظت کی جائے یہ وہ مفود ہے لڑکوں سے اور جن وقت پہلے اپنے کے لنگر میں ساتھ سمیر کے کہ ممکن ہے ہو کہ گندنا
ساتھ دوسرے پس سو اطمینان کہ خوف کیا گیا لڑکوں پر وقت میں اور حکمت چ پہلے انکے کے وقت یہ کہ رات میں انکو
کرنے کی زیادہ قدرت پہلے سے سو اطمینان کہ اندھیرا زیادہ ترجیح کرنے والا ہے و اطمینان کہ شیطانہ کے غیر کے سو اطمینان
ہر کامی چیز اور باقی شرح کی کتاب الادب میں ابوبکر (فتح) **حَلَّائِنَا حَمْدُكَ يَا عَزِيزُ** تَنَا عَلِيٌّ بْنُ أَبِي
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَكُمْ
فَأَكْبَدُ أَزْوَاجَهُ لِيَاخُذَ نَفْسَهُ ثُمَّ قُمْتُ فَأَنْقَلَبْتُ فَقَامَ مَحْجَرٌ لِقَلْبِي وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِي دَارِ اسْمَاءَ بِنْتِ
زَكْوَى قَعْنُ جُلَّانٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا رَأَى إِلَيْنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي نَبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سِلَاسٍ
لَهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ عَجْرَةً
اللَّهُمَّ وَلَيْ خَشْيَتُ أَنْ يَقْدِفَ فِي قَلْبِي كَمَا سَمِعْتُ أَوْ قَالَ شَيْئًا تَرْجِمُهُ صَفِيَّةُ مِنْ رُوحِ هَرِيقِ هَرِيقِ هَرِيقِ
عليہ السلام رمضان میں اعتکاف میں تھے سو میں ایک ناکلی زیارت کرنے کو آئی اور آپ سے بان حیت کی بہن میں کہی
ہوئی اندھیلی سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی میرے ساتھ تھے ہوئے کہ مجھ کو بچا دین اور انکے رہنے کی جگہ
اسامہ بن زید کے گھر میں تھی سورہ میں دو انصاری مدینے سو جب انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا
تو جلد چلے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جلدی نہ کر دھیر جاؤ البتہ یہ عورت صاف بہت جی ہے تو انہوں
نے کہا کہ سبحان اللہ یا حضرت ہم اپنی ذات میں بدگمانی کا کیا دخل ہے تو فرمایا کہ شیطان انسان کے بدن میں اطمینان
پہتا ہے جسے خواہ میں ڈر کہ تمہارے دل میں کچھ بدگمانی ڈالے **ف** یہ حدیث اعتکاف میں گدی چکی ہے
اس سے معلوم ہوا کہ خدا نے شیطان کو قوت دی ہو ایسی کہ انسان کے اندر پہنچ جاتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ
یہ حدیث بطور استعاضہ کے وارد ہوئی یعنی پہنچتا ہے دوسرا سب کا چھ مسام بدن کے مانند جاری ہونے خوچ
بدن میں (فتح) **حَلَّائِنَا حَمْدُكَ يَا عَزِيزُ** تَنَا عَلِيٌّ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ

قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلَانِ يَسْتَبَانِ فَاَحَدُهُمَا أَحْمَسَ وَجْهَهُ وَأَسْفَحَتْ أَوْدَانُهُ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّي لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَكَ هَبَّ عَنْهُ مَا يَحِلُّ لَوْ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ
دَهَبَ عَنْهُ مَا يَحِلُّ فَقَالُوا لَهُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَقَالَ دَهَلُ
بَنِي جُنُونَ نَزَّ جَمْعُ سُلَيْمَانَ بْنِ مَرْوَسٍ رَوَيْتُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ مِنْ حَضْرَةِ صَلَواتِہِ عَلَیْہِہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَمَ کے ساتھ بیٹھا تھا اور وہ فرمادیں
لڑتے تھے تو ان میں سے ایک کا چہرہ غصہ کے سبب سرخ ہوا اور گروں کی گین پھول گئیں تو حضرت نے فرمایا کہ
البتہ میں ایسی بات جانتا ہوں کہ اگر وہ کہو کہے تو اس کا غصہ جاتا رہے اگر کہے اعوذ باللہ من الشیطان یعنی اس
کی پناہ مانگتا ہوں شیطان سر تو اس کا غصہ جاتا رہے تو لوگوں نے کہو کہہا کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ پناہ مانگنا
کی شیطان تو اس نے کہا کہ میں دیکھتا ہوں (ف) اس حدیث کی شرح ادب میں آویگی حَلَّ قَتْنَا اَذْمُ تَنَا شَعْبَةُ شَتَا
مَنْصُورٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبِ بْنِ عَبْدِ اَيُّسَ قَالَ قَالَ الْيَتِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنْ لَحَدَّ
اِذَا اَتَى اَهْلَهُ قَالَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا زِلْتُ تَفْتَنِيْ فَاِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا فَكُلْ لَمْ
يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ وَلَمْ يَسْكُطْ عَلَيْهِ قَالَ وَتَنَا اَلْاَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مسلمانوں میں سے کوئی اپنی بی بی کو
صحب کا ارادہ کرے تو یہ عاشر ہے کہ الہی بچا رکھ مجھ کو شیطان سے اور بچا شیطان سے میری ولاد کو سوا گ
میان بی بی کے درمیان جس صحبت میں کوئی لڑکا قسمت میں ہوگا تو اس کو شیطان ہرگز ضرر نہ پہنچا سکے گا اور یہ
اس پر قابو پاؤ گا حَلَّ قَتْنَا اَحْمَدُ تَنَا شَعْبَةُ شَتَا شَعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ صَلَّى صَلَواتِہِ عَلَیْہِہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَمَ فَقَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ عَرَضٌ لِيْ فَشَدَّ عَلَيَّ الْيَقْظَمُ الصَّلَاةُ عَلَيَّ فَالْكَيْفِ
اللّٰهُ يَنْهٰهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی سو فرمایا کہ
شیطان میرے سامنے ہوا سو اس پر بھیجی میری نماز توڑ دینے کو سو خدا نے اس کو میری قیاد میں پارس کر کے تمام حد
(ف) یہ حدیث بھی ہناد کو ساتھ نماز میں گزر چکی ہے اور اس کا تمام یہ ہے سو میں نے چاہا کہ اس کو مسجد کی کمینوں
سے کسی کہنی میں باندھ دوں اور باقی فائزے اس کے احادیث الانبیاء میں آویگے اور اس حدیث پر معلوم ہوا کہ
جائز باندھنا اس شخص کا جس کے پاس جانے کا خوف ہو ان لوگوں میں جن کے قتل میں حق ہے اور یہ کہ مباح ہے
عمل قتل نماز میں اور یہ کہ خطاب پر اس کے جبکہ ہو ساتھ معنی طلب کے اللہ سے نہیں گنا جاتا کلام میں توڑے گا
نماز کو اور اس حدیث کے بعض طریقوں میں ہے کہ فرمایا کہ میں تمہارے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں (ف) حَلَّ قَتْنَا اَحْمَدُ
ابْنُ يُوْسُفَ تَنَا اَلْاَوْزَاعِيُّ عَنْ عِيْثِ بْنِ اَبِيْ كُنْدٍ عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ الْيَتِيُّ صَلَواتِہِ
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُوْدِيَ بِالصَّلَاةِ اَذْبَرَ الشَّيْطَانَ وَلَهُ ضَرْطٌ فَاِذَا اُفْضِيَ اَمْتَلَتْ لَنَا اَنْوَابُهَا اَكْبَرُ

کا نون میں کہہ دیتے ہیں تو وہ اس کے ساتھ سو جھوٹ اور زیادہ کرتے ہیں **حکمتنا** عاصم بن علیؓ تینا ان الیٰ ذی جمیع عن سید القدر عن ابنہ عن ابن ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لتأؤب من الشیطان فاذا ائتئاءہ احلکم فلیردہ ما استطاع فان احلکم اذا قال اھا صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ حضرت م نے فرمایا کہ جمای شیطان کے اثر سے ہو موجب کوئی تم میں سے جمای لیوے تو چاہے کہ سکورو کہ جبنا کراس ہو سکے سو سطر کہ جب کوئی ہا کہے تو شیطان مغتسب ہے **ف** اسکی شرح ادب میں آوگی حکمتنا ذکرنا ابن یحییٰ ثنا ابو اسامۃ قال ہشام أخبرنا عن ابنہ عن عائشۃ قالت لما کان یوم احدھن لم یشرکوا فصاح ابن لیس اے عباد اللہ اخلکم فرجعت اولاہم فاجلکنتھن واخلمھن فظھر حنیفۃ فاذا اھوایہن الیمان فقال اے عباد اللہ اے ابی تو اللہ ما اخرجوا حنیفۃ فقال حنیفۃ غفر اللہ لکم قال عمرہ فمما ذلک فی حدیثہ منہ یقینۃ خبیثۃ حتیٰ یحییٰ باللہ عن رجل ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہ جب جنگ کا دن ہوا تو مشرکوں کو نکست ہوئی تو شیطان نے بجا رکھ اے خدا کے بندو کچو اپنے بھیلوں سے لینے دھوکھا دیا کہ تمہارے پیچھے کافر ہیں انہو سچو اور رڈ اور حالانکہ انکے پیچھے میں مسلمان تو لینے تاکہ مسلمان اپن لڑ میں تو پیچھے لوگ پیچھے بیٹے تو پیچھے اور بھیلوں نے اپن مقابل کیا تو خلیفہ نے نظر کی تو ناگہان اسے اپنریا پیمان کو دیکھا کہ مسلمان سکوار سے ڈالتے ہیں تو اسنے کہا کہ اے اللہ کے بندو میرا پ ہر سو قسم ہے اسکی دے باز آئے تیک کہ سکوار ڈا سو خلیفہ نے کہا کہ خدا تمکو بخشے عروہ نے کہا اپن ہیشہ ما خلیفہ میں اس سے بقیہ نیکی کا بیان تک خلیفہ سے **ف** لینے اپنریا پ کے قاتل کے وہی ہمیشہ استغفار کرتے رہو یا اس اقمہ سے غمناک ہے اور اس حدیث کی شرح معازی میں آوگی حکمتنا الحسن بن الربیع ثنا ابو الاحوص عن اشعث عن ابنہ عن یحییٰ بن زرق قال قالت عائشۃ سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النقیات الرجل فی الصلوۃ فقال هو اخیلا س یخلس الشیطان من صلوۃ احلکم ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت م سے پوچھا او ہر وہر دیکھنے مرد کے سو نماز میں بیٹے اسکا کیا حکم ہے تو حضرت م نے فرمایا کہ وہ او یک لینا ہے کہ او یک لینا ہے سکون شیطان ایک تمہاری نماز سے **ف** اسکی شرح نماز میں گذر چکی ہے **حکمتنا** ابو لؤیۃ ثنا الاولاد عن یحییٰ بن زرق عن ابن زینب عن عبد اللہ بن ابی قتادۃ عن ابنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم سحر وحل لیس سلیمان ابن عبد الرحمن ثنا الولید ثنا الازد عن یحییٰ بن زرق عن یحییٰ بن ابی کثیر عن عبد اللہ بن ابی قتادۃ عن ابنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرؤیا الصالحۃ من اللہ والحکم من الشیطان فاذا حکم احلکم حکما یحاکم فلیبصق عن ینارہ ولتعود باللہ من شہوھا فانھا لاتنصرن ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت م نے فرمایا کہ ہیکسا د ابھی خواب خدا کی طرف سے ہے اور پریشان شیطان کی طرف سے ہے جو جب

ہی اختلاف ہے بعض معتزلہ کہتے ہیں کہ جن اجسام رقیق اور بیطین ہو یہ ہرگز بزرگ منع نہیں اگر ثابت ہو ساتہ
 اسکے مع اور ابوعلی بن فرانے کہا کہ جن اجسام مؤلفہ اور اشخاص منکم میں جائز ہے کہ رقیق ہوں اور جائز ہے کہ کثیف
 ہوں بغلاف معتزلہ کے کہ وہ کہتے ہیں کہ وہ اجسام رقیق ہیں اور ہم انکو واسطہ نہیں دیکھ سکتے کہ وہ رفیع ہیں اور یہ قول
 انکار دود ہے اس طرح کہ رقیق ہونا دیکھنے سے مانع نہیں اور جائز ہے کہ بعض اجسام کثیف ہی ہوں پوشیدہ ہوں اور انما شافے
 سے مدیت ہو کہ اسنے کہا کہ جو کہے کہ میں جنوں کو دیکھتا ہوں تو ہم اسکی گواہی کو باطل کر دینگے مگر یہ کہ پیغمبر ہوا اور یہ قول
 شافعی کا محمول ہے اس شخص پر جو دعویٰ کرے کہ وہ انکو اپنی اصلی صورت پر دیکھتا ہے جیسے وہ پیدا ہوئی اور یہ چودہویں
 کرے کہ وہ دیکھتا ہے کسی چیز کو ان میں سے جدا سے کہ صورت کڑی کسی حیوان کی تو یہ اسکی عدالت میں قاض نہیں
 اور تحقیق وارد ہو چکی ہیں حدیثیں ساتھ اسکے کہ وہ کئی طرح سے اپنی صورت بدل سکتا ہیں اور اہل کلام کو اس میں اختلاف
 ہے بعض کہتے ہیں کہ وہ نقط خفیل ہے اور کوئی اپنی اصلی صورت کو نقل کرتے ہیں لیکن اس وجہ سے کہ انکو اس بات کی قدرت
 ہے بلکہ ساتھ ایک قسم فعل کے کہ جب اسکو کرتے ہیں تو انکی شکل بدل جاتی ہے مانند حجر کے اور اس طرح منقول ہے حضرت عمر سے
 کہ کوئی اپنی اصلی صورت بدل نہیں سکتا اور جب اسکا وجود ثابت ہو تو اس بات کے اصل میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں
 کہ وہ شیطان کی اولاد ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ شیاطین شیطان کی اولاد ہیں اور جو انکے سوا ہیں وہ انکی اولاد ہیں
 اور حدیث ابن عباس کی جو سورہ جن کی تفسیر میں آئی وہ قوی کرتی ہے کہ کو جن سب ایک قسم میں ایک اصل سے
 اور انکے قسم مختلف ہیں جو ان میں سے کافر ہے اسکا نام شیطان ہے نہیں جو جن ہے اور یہ ہونا انکا مکلف ہے
 کہا ابن عبد البر نے کہ جن جماعت کے نزدیک مکلف ہیں لینے احکام شرع کے انہیں ہی واجب میں کہا عبد الجبار نے
 کہ نہیں ملتے ہم اختلاف سیان اہل نظر کے یہ اس کے مگر جو بعض حشیہ سے محلی ہے کہ وہ مضطربین طرف افعال
 اپنے کو ان میں وہ مکلف مدلیل اسطے جماعت کے وہ چیز ہے جو قرآن میں ہے ذمہ شیاطین سے اور بچنے سے
 انکی بدی سے اور جو چیز کہ تیار کی گئی ہے واسطہ انکے مذاب ہے اور یہ صفتیں نہیں ہوتی میں مگر واسطہ اس شخص کے
 کہ مخالفت کو اس امر کی اور تکب ہوئی کا باوجود قادر ہونے اسکے کہ اس پر ذکر کرے اور آیتیں اور حدیثیں جو اس پر دلالت
 کرتی ہیں بہت ہیں اور جب ثابت ہو کہ دے مکلف ہیں تو اب اس میں اختلاف ہے کہ کیا ان میں کوئی پیغمبر ہی ہوا ہے
 یا نہیں پس طبری نے صحاح بن مزاحم سے مدیت کی ہے کہ ان میں ہی رسول پیدا ہوئے ہیں واسطہ کہ خدا نے خبر
 دی ہے کہ جنوں اور انسانوں سے رسول ہیں جو انکی طرف بھیجے گئے ہیں اور جو ہر نے جواب دیا ہے کہ معنی اس آیت کے
 یہ ہیں کہ رسول انسانوں کے رسول ہیں اللہ کی طرف سے انکے اور جنوں کے رسولوں کو خدا نے زمین پہلا یا ہے پس وہ
 آدمیوں کے رسولوں کا کلام منکر اپنی قوم کو پہنچا ہے ہیں اور ان میں ہر نے کہا کہ ان میں ہی پیغمبر ہوئے ہیں اور
 کہا اسنے کہ نہیں یہی گویا طرف جنوں کے کوئی رسول دہوں سے مگر سہارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم واسطہ عام

مقلدین کرنا اور بعض
 کہتے ہیں کہ

ہونے وغیرہ انکی کے طرف جنوں اور انسانوں کے ساتھ اتفاق کے اس تمییز کے کہا کہ اتفاق کیا ہے اس پر علماء
 سلف نے صحابہ و تابعین اور ائمہ مسلمین سے میں کہتا ہوں کہ ایک حدیث میں اسکی تصریح آچکی ہے کہ ہر مغیرہ اپنی قوم
 کی طرف سے جاتا تھا اور میں جن اور انسان دونوں کی طرف سے مغیرہ کر کے بھیجا گیا ہوں اور جب ثابت ہوا کہ وہ
 مکلف ہیں تو وہ مکلف ہیں ساتھ توحید کے اور ان کا ان اسلام کے اور اسکے اور فروع میں اختلاف ہے واسطی وغیرہ
 کے کہ ثابت ہو چکی ہے نہی روث اور ہڈی سے اور یہ کہ وہ جنوں کا توشہ اور کھانا میں پس دلالت کی اس کے جنوں کو
 لید کا کہنا ناجائز ہے اور یہ آدمیوں پر حرام ہے اور اس میں اختلاف ہو گیا وہ کہتے پیتے نکاح کرتے میں یا نہیں
 بعض کہتے ہیں کہ ان اور بعض کہتے ہیں کہ نہیں پہر اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ کھانا پینا انکا سونگھنا اور جو
 لینا ہے نہ چھانا اور نکلنا اور یہ وہ دوسرے ساتھ اس حدیث کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے اور ایک مرد کھانا کھاتا
 اور اس نے بسم اللہ نہیں کہی تھی پہر آخر میں بسم اللہ کہی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان ہمیشہ اسکے ساتھ کھاتا رہا پہر جب
 اس نے بسم اللہ کہی تو شیطان نے قے کر ڈالی اور ایک روایت میں ہے کہ جن تین قسم میں ایک قسم تو وہ ہیں کہ انکے پر
 میں جو امین اڑتے ہیں اور ایک قسم سانپ اور بچہ میں اور ایک قسم میں کہ اترتے ہیں اور سفر کرتے ہیں اور نیز تالیعی
 سے روایت ہے کہ کوئی گھر والے نہیں لگ کر انکے گھر کی بہت میں جن ہوتے ہیں اور جب گھر والے کھانا کھاتے ہیں تو وہ
 ہی اڑ کر انکے ساتھ کھاتے ہیں اور جو کہتا ہے کہ جن آپس میں نکاح کرتے ہیں اسکی دلیل آیت ہے لم یطہنہن من قبلہم ولا
 جانت اور جو ہکا منکر ہے کہ کہتا ہے کہ خدا نے خبر دی ہے کہ جن آگ سے پیدا ہوئے ہیں اور آگ میں خشکی اور
 خفت ہو جو اولاد پیدا ہونے کو منہم کرتی ہے اور جواب یہ ہے کہ انکی اصل آگ سے ہے جس سے کہ اصل آدمی کی مٹی سے ہے
 اور جو طرح کہ آدمی درحقیقت مٹی نہیں ای طرح جن ہی درحقیقت آگ نہیں اور ساتھ اسکے دفع ہوگا اعتراض اسکا جو
 کہتا ہے کہ آگ کو کس طرح جلا سکتی ہے اور یہ جو بخاری نے کہا کہ ثواب انکا اور عذاب انکا تو جو لوگ انکے واسطی
 تکلیف ثابت کرتے ہیں وہ نہیں مختلف ہیں نہ کہ وہ عذاب کیے جاتے ہیں گناہوں پر اور اس میں اختلاف ہے کہ کیا انکو
 ثواب ہی ملتا ہے پس ابو الزناد سے موقوف روایت ہے کہ جب شہتی بہشت میں داخل ہونگے اور وزخی و فرخ میں
 تو کبھی کا اللہ واسطی یا مزار جنوں کے اور تمام مخلوقات کے لینے جو آدمیوں کے سوا ہیں کہ ہو جاؤ مٹی پس اس وقت کا
 کہے گا کہ کانکے میں مٹی ہوتا اور ابو حنیفہ سے واسطی مروی ہے اور جو کہتے ہیں کہ وہ ثواب لے جائے ہیں انکی
 پر اور یہی قول ہے تبون الامم اور ادناسی اور ابو یوسف اور محمد بن حسن وغیرہم کا پہر اختلاف ہے کہ کیا آدمیوں
 کے داخل ہونے کی جگہ میں داخل ہونگے اس میں چار قول ایک یہ کہ ان اور یہ قول اکثر کا ہے دوم یہ کہ بعض جنت
 میں داخل ہونگے اور یہ بقول ہے ایک جماعت اور مالک سے سوم یہ کہ وہ صحابہ اعراف میں چارم توقف ہے
 جواب یہ چار اسکے اور ابن علی سے روایت ہے کہ انکے واسطی اس میں ثواب ہی پس پالیہ نے مصلحت اسکا قرار دیا

وکل درجہ متاعا علو امین کہنا جون اور شاہ کیا ہے بخاری طرف اس کو ساتھ وارد کرنے اس میت کے یا عشرہ النہم
الم یا حکم سل سلک من حقن قول اللہ تعا کا متصل ہے اس آیت کو جو بعد اسکے ہو اور نیز استدلال کیا ہے ساتھ اس آیت
کہ ابن حکم نے اور استدلال کیا ہے وطر اسکے ابن مسیب ساتھ اس آیت کہ اولک الذین حق علیہم القول فی امر قد خلت
من الجحیم والناس اور غیث تابعی سے روایت ہے کہ کوئی چیز نہیں مگر کہ وہ دوزخ کی آواز سنتی ہو مگر جن آدمی اور مالک سے
روایت ہے کہ جنوں کے وطر تو اب ہے اور ان پر عذاب ہو اور استدلال کیا ہے اس پر ساتھ اس آیت کہ ومن خاف
مقام ربہ فبان پر فرمایا بنی آلار کہا گدبان اور یہ خطاب ہے وطر آدمیوں اور جنوں کے پس ثابت ہو کہ جنوں
میں یا انداز ہی میں اور یا انداز کی شان یہ ہے کہ اپنی رب کے مقام سے ڈرے تو ثابت ہو اصطوب (فتح) یخسأ
نقصا یعنی بخسائے سہم نقص ہیں **ف** مراد اس آیت کی تفسیر ہے فمن یومن برہ فلا یخاف یخسأ ولا یقفا
یعنی ڈرانے کہا کہ بخس کے معنی نقص میں اور رب کے معنی ظلم میں اور مفہوم آیت کا یہ ہے کہ جو کافر ہو پس
دو رہا ہے پس دلالت کی آخر اور پرا بخس حکیم انکی کے **وَقَالَ جُحَادٌ وَجَعَلُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ نَبَاً قَالَ**
لَكَافَرُوا بِكُلِّ شَيْءٍ إِلَّا بِاللَّهِ وَآمَنُوا بِمَا نَزَّلَ اللَّهُ وَآمَنُوا بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَقَدْ عَلِمْتِ
الْجَنَّةُ أَنَّكُمْ خَضَرُونَ عِنْدَ الْحِسَابِ یعنی اور کہا مجاہد نے کہ بھیڑیاسے انہوں نے خدا میں اور جنوں میں
نا کفار قرار دینے کہا کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں اور انکی مائیں سرور جنوں کی بیٹیاں ہیں خدا تعالیٰ نے فرمایا
اور جنوں کو معلوم ہے کہ وہ البتہ حاضر کیے گئے ہیں نزدیک حساب **ک** اور یہ کلام اخیر ہی متعلق ہے
ساتھ زمرہ کے **حَلَّ ثَنَا أَقْسَبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ صَعَصَعَةَ**
الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ لَمَّا أَقْبَلَ أَرَبْتُ حُبَّ الْعَنَمِ وَالْكَادِيَةِ فَإِذَا
كُنْتُ فِي عَنَمِكَ وَبَادِيَتِكَ فَإِذَا نَفْتُ بِالصَّلَاةِ فَأَرْفَعُ صَوْتَكَ بِاللَّيْلِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ
الْمُؤَذِّنِ جَنَّ وَلَا نَسْ وَلَا شَيْءٍ إِلَّا نَهْمَهُ لَمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ يَمْنَعُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبد السمور روایت ہے کہ ابو سعید خدری نے کہا کہ میں تمہکو دیکھتا ہوں کہ تو بکریوں اور خجکل
کو دوست رکھتا ہے سو تو تنہا خجکل میں بکریوں کو چرایا کرتا ہے سو جب تو اپنی بکریوں اور خجکل میں ہوا کرے اور
ماز کی اذان کہا کرے تو اذان کے ساتھ اپنی آواز بلند کیا کہ بیٹھے خوب زور سے اذان کہا کہ اس تحقیق شان ہے
کہ جہاں تک مؤذن کی آواز پہنچتی ہے وہاں تک جو بلی آدمی اور کوئی چیز سنے گا وہ اذان دینے والے کے وطر
قیامت میں گواہی ہو گا ابو سعید نے کہا کہ بیٹھے یہ حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے **ف**
اس حدیث کی شرح اذان میں گزری اور غرض اس سے ابھگیا ہے کہ وہ دلالت کرتی ہے کہ قیامت کو دن جن
جس کے جادینگے **بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَعْرَفُونَ إِلَيْكُمْ تُقَالُ أَفَلَا تَعْلَمُونَ إِلَى قَوْلِهِ فِي صَلَاتِهِ**

اس میں لالت ہو اور پر مسمیٰ کے اور شاید انکو ابن مسعود کی حدیث نہیں پہنچی کہا اوستے اور حضرت صلوات اللہ علیہ
 وسلم کے پاس نہ رہا اور سو کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ جو قومیں مسخر ہو گئیں نہیں انکی نسل باقی نہیں رہی اور بندہ اور سودا ہر
 پہلے ہتے اور سی بجمول ہوگی حدیث باب کی کہ میں چوہا گمان کرتا ہوں اور شاید پہلے گمان کیا ہو گا کہ یہ تبتلایا کہ وہ
 نہیں رفتہ حاکم ثنا سَعِيدُ بْنُ عَفِيٍّ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ
 عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْوَزِيرِ الْفَوَيْقِيِّ وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَمْرًا يَقْتُلُهُ وَزَعَمَ سَعْدُ بْنُ لُبَابٍ
 وَقَالَ جَدِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرًا يَقْتُلُهُ ترجمہ عائشہ سے روایت ہو کہ حضرت صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 نام رکھا گرگٹ کا فوئیسق یعنی چھوٹا سا فاسق اور میں آپ سے نہیں سنا کہ اسکے مار ڈالنے کا حکم کیا ہوا اور سعد بن ابی
 نے کہا کہ حضرت صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکے مار ڈالنے کا حکم کیا اور ایک روایت میں عائشہ سے روایت ہو کہ حضرت
 صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خبر دی کہ جب حضرت ابراہیمؑ گل میں ڈالے گئے تو زمین کے تمام جانور اسکو بھاتے تھے
 مگر گرگٹ اسکو بھونکتا تھا تو حضرت صلوات اللہ علیہ وسلم نے اسکے مارنیکا حکم کیا اور جو صحیح میں ہے وہ اصح تر ہے (فتح)
 حاکم ثنا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ ثنا ابْنُ عُيَيْنَةَ ثنا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ شَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
 أَنَّ أُمَّ شُرَيْكٍ أَخْبَرَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ هَافِقَةَ الْأَوْدَازِجِ ترجمہ شریک سے روایت ہو کہ حکم
 کیا اسکو حضرت نے ساتھ مار ڈالنے گرگٹ کے حاکم ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ اِبْنِ عُيَيْنَةَ ثنا ابُو اسامة عَنْ هِشَامِ
 عَنْ اِبْنِهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوا ذَا الطَّفِيفَتَيْنِ فَإِنَّهُ يُلْقِي
 الْبَصَرَ وَيُصِيبُ الْحَبْلَ تابعہ حاد بن سلمہ ابا اسامة ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہو کہ حضرت صلوات اللہ علیہ وآلہ
 وسلم نے فرمایا کہ مار ڈالو دو دیکھنے والے سانپ کو کہ وہ اکٹھے کو زندہ کر دیتا ہے اور حمل کو گرادیتا ہے حاکم ثنا سَدَقَةُ
 ثنا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ عَنْ ابْنِ أَبِي عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلَ الْأَبْرَصَ وَقَالَ إِنَّهُ
 يُصِيبُ الْبَصَرَ وَيُلْبِسُ الْحَبْلَ ترجمہ عائشہ سے روایت ہو کہ حکم کیا حضرت نے ساتھ مار ڈالنے دم بیدہ
 سانپ کے اور فرمایا کہ وہ اکٹھے کو زندہ کر دیتا ہے اور حمل کو گرادیتا ہے حاکم ثنا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ عَنْ ابْنِ أَبِي
 حَلِيٍّ عَنْ ابْنِ يُونُسَ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ ابْنَ عَمْسَ كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ فَذَكَرَ ذَلِكَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاطًا لَهُ فَوَجَدَ فِيهِ سُلْحَ حَيَّةٍ فَقَالَ انْظُرُوا إِنَّ هُوَ فَظَرُّوا فَقَالَ اقْتُلُوهُ
 كُنْتُ أَقْتُلُهَا لَدُنَّكَ فَلَقِيْتُ أَبَا لَهَبَةَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْتُلُوا الْجَنَانَ
 إِلَّا كُلَّ ابْنِ زَيْنٍ طَفِيفَتَيْنِ فَإِنَّهُ يَسْقِطُ الْوَلَدَ وَيُلْبِسُ الْحَبْلَ ترجمہ ابی ملیک سے روایت
 ہے کہ تھیل بن عمر مار ڈالنے سانپ کو کہ بے رنگ مارنے سے منع کیا کہ حضرت صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ایک
 دیوار ڈالی سو اس میں سانپ کی کہاں باپی تو حضرت صلوات اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھو وہ کہاں ہے تو کوکون

اسکو مثال امر کی نیت سے کرے اور ابن عربی نے کہا کہ بعض لوگ گمان کرتے ہیں کہ امر ساتھ جھگڑنے دروازوں کے عام ہے سب فتنوں میں اور حالانکہ اسی طرح نہیں بلکہ وہ مقید ہے ساعدات کے ہر حکم کو دن غالب محل مانگنے کا ہر برخلاف اس کے اور اصل ان تمام میں جو کہ اسے طرف شیطان کے پس تحقیق وہی ہے کہ ہانتما ہے جو ہے کو طرف جلائے گھر کے (فتح) **حَلَّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا بِحُجْرَةَ بَنِي آدَمَ عَنْ اِسْمَاعِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ فَلَزَّتْ وَالْمُرْسَلَاتُ عَنْهَا فَاَوْتَاكَ لَتَلْقَاهَا مِنْ فِيْهَا لَوْ جِئْتَ حَيًّا مِنْ حُجْرَتِهَا فَاَبْتَدَرْنَا لِنَفْسِنَا فَذَلَّتْ حُجْرَتُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيَتْ نَفْسُكُمْ كَمَا وَفَيْتُمْ مَرْثَهَا وَعَنْ اِسْمَاعِيلَ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَهُ قَالَ فَلَا تَلْقَاهَا مِنْ فِيْهَا لَوْ جِئْتَ حَيًّا وَتَابَعَهُ ابُو عُمَيْرَةَ عَنْ مُخَذَّجٍ وَقَالَ اَلْحَضِرُ وَالْبُؤْمُؤِيَّةُ وَسَيِّمَانُ بْنُ قُرَيْمٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَهُ **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت صلوات اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک زمین پر تو سورۃ المرسلات حضرت صلوات اللہ علیہ وسلم پر پڑی اور البتہ ہم اسکو حضرت صلوات اللہ علیہ وسلم کے منہ سے سیکھتے تھے تو ان گہان ایک سانس پہنچنے سے نکلا تو ہم نے سہرہ کر کیا تاکہ اسکو مار ڈالیں تو وہ اپنی زبان گھس گیا تو حضرت صلوات اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تمہارے شر سے بچ گیا جیسے تم اسکی سر پہ جو اور دوسری روایت میں ہے کہ البتہ ہم نے اسکو حضرت صلوات اللہ علیہ وسلم کے منہ سے نکالنے سے لیا اس حال میں کہ اسکی زبان نہ تھی یعنی پہلے اس سے کہ خشک زبان آگئی اسکی تلاوت ہر حرف احمدیث ہو جواز قتل کرنا ساپ کا ہے حرم مکہ میں اور جواز قتل کرنا اسکا اسکے بل میں اور یہ جو کہا کہ وہ تمہاری بی بی سے بچ گیا تو مراد یہی ہے اذ الن اسکا ہے اور وہ بدی ہو نسبت اسکو اگرچہ خیر ہے نسبت اونکے (فتح) **حَلَّ ثَنَا اَبُو نَضْرَةَ عَنْ اَبِي اَنَاسَةَ عَنْ اَبِي اَعْمَرَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ امْرَاةً التَّائِبَةَ فِيْ هَرَّةٍ رَجَسَتْهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا وَلَمْ تَأْكَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ حُشَا اِلَاضِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلوات اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دخل ہوئی دوزخ میں ایک عورت بل کے مقدمے میں کہ سہرہ بل کو باندھ کہا تھا نہ اسکو کہلایا نہ اسکو چھوڑا کہ زمین کے جانور کہانی **ف** ظاہر احمدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اس عورت کو بل کی سبب عذاب ہو بلکہ اسکو باندھ کر ہوک سے مار ڈالا اور احتمال ہے کہ عورت کا وہ ہو جس حقیقتہ اسکو ال کے ساتھ نہاد ہو اور نووی نے کہا کہ ظاہر یہ ہے کہ وہ عورت مسلمان تھی اور صرف اس گناہ کے سبب اسکو آگ میں عذاب ہوا اور میں جواز کہنا بل کا ہے اور باندھ رکھنا اسکا جبکہ اسکو کہلا دی جاوے اور میں جو ب نفقہ حیوان کا ہے اپنے ایک پر (فتح) **حَلَّ ثَنَا اِسْمَاعِيلُ فِيْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي اَزْدٍ عَنْ اَبِي اَعْمَرَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ******

پہرہ سکینی اور ہنسی سے باز رہا ہر بانی نکاح کو بلایا تو اسکے گناہ معاف ہو گئے اس کام کے سبب **ف** اس حدیث کی شرح آئندہ آوے گی **حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ تَنَا سَعِيدٌ قَالَ حَفْظُهُ مِّنَ الزُّهْرِيِّ كَمَا أَنَّكَ لَهْمَنَا أَحَبُّ نَفِي عُبَيْدُ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي طَالِبٍ عَنْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلِكَةُ بَيْتًا فِيهِ رَكْلَبٌ وَلَا صَوْرَةٌ** ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رحمت کے فرشتے نہیں جاتے اس گہر میں جس میں کتاب اور جاندار کی تصویر ہو **ف** اس کی شرح کتاب البیاس میں آوے گی **حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ تَارِيفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكُؤُلَابِ** ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ہار ڈالنے کتوں کے **ف** اس کی شرح نسکا میں آوے گی **حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ تَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي سَمَةَ أَنَّ أَبَاهُ رَوَى حَدَّثَنَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ يَوْمًا لَا كَلْبَ حَرَّثَ أَوْ كَلْبَ مَا شِئْنَا** ترجمہ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کتا رکھو گا ہر روز اسکے نیک کام یا پچ جو کے برابر گنہے جاوے گئے لیکن کہیت اور کابے سبب کہانے کے لیے کہتا رکھنا درست ہے **حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ تَنَا سُلَيْمَانُ أَحْبَدِيُّ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ أَحْبَدِيُّ بْنُ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ أَبِي زُهَيْرٍ الشَّافِعِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَفْتَنَ كَلْبًا لَا يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَلَا خَصْرًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قَلِيلًا فَقَالَ السَّائِبُ لَيْسَ يَنْقُصُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيْ وَرَبِّ هَذِهِ الْقَبْلَةُ** ترجمہ سفیان بن ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ اسے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے ہو کہ جو کتا کہے کہ نہ کہیت بجاوے نہ ہیرہ مگر ہی رکھاوے تو ہر روز اسکے نیک کام یا پچ جو کے برابر گنہے جاوے گئے **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ كِتَابُ الْأَنْبِيَاءِ** کتاب ہے بیان میں احوال پیغمبروں کے یعنی اسباب میں ان صدیقوں کا ذکر ہے جو پیغمبروں کے حالات میں وارد ہوئے ہیں اور ابو ذر سے مرفوع روایت ہو کہ گنتے پیغمبروں کی ایک لاکھ درجہ بیس ہزار ہے میں سو تیرہ و ان میں سے رسول میں صحیح کہا ہے اس کو ان جہان کے ادنیٰ شوق ہے نبوت اور اسکے معنی ہندی کے ہیں اور نبوت ایک نعمت ہو کہ احسان کرتا ہے ساتھ اسکے اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا ہے اور نہیں پہنچا کوئی ساتھ علم اسکے کے اور کشف اس کے اور نہیں ستم ہوتا اس کو ساتھ متعدد ولایت اس کی کے اور اسکے حقیقی معنی شراۃ تنجس ہے کہ حاصل ہو و طرا اسکے نبوت اور نہیں راجع ہے وہ طرف جسم نبی کے اور نہ طرف کسی عرض کے اسکے عراض سے اور نہ طرف علم اسکے کے کہ میں نبی ہوں بلکہ مرجع طرف علما اللہ سے ہے و اس طرا اسکے ساتھ اسکے کہ میں نہ تہجہ نبوی کیا یا میں تہجہ نبوی گردانا بنا بر اسکے پس باطل ہو گی نبوت ساتھ مرنے کے جیسے کہ نہیں باطل ہوتی تہجہ نبوی اور

غفلت سے (فتح) باب حَلَقِ لَدُم وَذَرَبَتْهُ بَاب ہے بیان میں پیدائش آدمؑ کے اور اولاد اسکی کے امام بخاری نے جو حدیثیں اس باب میں بیان کی ہیں انکے سوا اور بھی کئی حدیثیں اسباب میں وارد ہوئی ہیں ایک ان میں سے یہ حدیث ہے جو ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے پید کیا آدم کو مٹی سے پہر کیا اسکو کار پہر اسکو چھوڑ دیا یہاں تک کہ جب کارا بودار ہوا تو اسکو پید کیا اور اسکی صورت بنائی پہر اسکو چھوڑ دیا یہاں تک کہ جب ہوئی کہ کنبہا تاقی مٹی مانند ہیکری کے تو شیطان اسپر گزرا اور کہنے لگا کہ البتہ تو ایک بڑا کام کے یو پید ہوا ہے پہر خدا تعالیٰ نے اس میں اپنی روح پھونکی اور پہلے پہلے جان اسکی آنکھ اور ناک میں جاری ہوئی تو چھینکا اور کہا الحمد للہ تو خدا تعالیٰ نے کہا یہ جگہ تک اور ایک حدیث ہے کہ مقرر پید کیا خدا نے آدم کو ایک ایسی مٹی سے کہ قبض کیا اسکو تمام زمین پس پیدا ہوئے آدمی اور قد زمین کے رویت کیا ہے ان نوز حدیثوں کو ترمذی وغیرہ نے اوجھیر کہا انکو ابن حبان نے اور ایک روایت یہ ہے کہ جب خدا تعالیٰ نے آدم کو پید کیا تو چھوڑ اسکو جب کہ چاہا سو شیطان اسکے گرد گھومنے لگا سو اسکو خالی پیٹ دیکھا تو معلوم کیا کہ یہ بڑا تیز روک سکے گا (فتح) وَقَوْلُ اللَّهِ وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَأِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً لِّعِزِّهِ وَأَخَذَ مِنْهَا

نے فرمایا اور جب کہا تیرے رب نے فرشتوں کو کہ میں پیدا کرنے والا ہوں زمین کا ایک نائب ف مراد خلیفہ سے آدمؑ ہے اور زمین سے کہ مراد ہے صلصال طین مخلوط برمل فصلل کما یصل اللہ یعنی صلصال کے معنی ہیں کار کا ملایا گیا ہے ساتھ ریت کو پس آواز کرتا ہے یعنی ساتھ ہاتھ مارنے کے جیسے کہ آواز کرتی ہے ہیکری ف مراد اس آیت کی تفسیر ہے وخلق الانسان من صلصال کافغار ویَقَالُ مَتَنٌ یُرِيدُ وَنَیْہَ صَاحِبُ صَدْرٍ عَنِ الْأَعْلَاقِ مِثْلُ کَبَبَتٍ یَعْنِی کَبَبَتٌ یعنی اور بعض کہتے ہیں کہ صلصال کے معنی بودار مین مراد انکی یہ ہے کہ اصل صلصال کا صل ب ساتھ معنی بودار کے جیسے کہ کہتے ہیں کہ صرصر سے ہے یعنی آواز کیا اور آواز سے وقت بند کرنے کے مثل کبابہ کہ صل مین کبابہ ہے فَمَتْنٌ بِہِ اسْمُ مَتْنٍ فَمَا الْحَلْ فَا مَتْنٌ یعنی فرمت کے معنی ہیں کہ بدستور ہا ساتھ اسکے حل پس تمام کی اسنے مدت حل کی ف مراد اس آیت کی تفسیر ہے فَلَمَّا تَغَشَّاهُمْ حَمَلٌ خَفِيفٌ فَمَتَّ بَرَأَنَ لَا تَجِدُ اَنَّ تَجِدُ یعنی ان لاتجد کے معنی ہیں کہ سجدہ کرے تو لینے میں کلہ لاکا زائد ہے قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمَّا عَلِمَهَا حَافِظًا لَهَا فَظَنَّ ابْنُ عَبَّاسٍ کہ لَمَّا عَلِمَهَا حَافِظَ کے معنی ہیں کہ مگر کہ سپر گھبیا ہے یعنی لَمَّا ساتھ معنی لاک کے ہے ف مراد اس آیت کی تفسیر ہے ان کل نفس لما علیہا حافظ فی کبید فی شدت من غنی کبہ کے معنی ہیں شدت مین ف مراد اس آیت کی تفسیر ہے خلقنا الانسان فی کبد وَرِثَ الْاَسْوَاقِ یعنی اور ریشا کے معنی مین مال یعنی یہ قول ابن عباس اس کے وَقَالَ عِزُّ بْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالرَّيْثُ وَاجِدٌ وَهُوَ مَا ظَهَرَ مِنَ الْبَيَاسِ یعنی اور ابن عباس کے غیر

کہا کہ رایش اور ریش کے ایک معنی میں اور وہ چیز وہ ہے کہ ظاہر ہو لباس سورف ماد اس آیت کی تفسیر یہ پانی
اورم قد ازنا علیکم لباسا یواری سوتکم وریشنا مائٹون النطفۃ فی الزحام اللیساء یعنی مائٹون کے معنی میں جو
منی دالتے ہو تم عورتوں کی رحمون میں بیٹے کیا تم اوکو پیدا کرتے ہو یا ہم و قال مجاہد ان علی وجہ لقادہ
النطفۃ فی الخلیج یعنی مجاہد نے اس آیت کی تفسیر میں کہا کہ بیشک اللہ اسکے پیدا کرنے پر قادر ہے یعنی اوپر
پہر لائے منی کے ذکر میں سورف لیکن مجاہد کی تفسیر پر بہتر عرض اردو ہوتا ہے کہ باقی تین دالت کرتی ہیں کہ
ضمیر اوی کی طرف پہنچا ہے اور پہنچا اسکا قیاس کے دن ہے کل شئی خلقہ فهو شفع السماء شفع والوعی
اللہ جو چیز خدا نے پیدا کی ہے پس وہ جوڑ ہے آسمان جوڑ ہے زمین کا اور طاق اللہ ہے سورف طبری نے یہ ہے
مجاہد سے روایت کی کہ خدا نے کل مخلوقات جوڑا جوڑ ہے آسمان اور زمین اور جبل اور دریا اور جن اور آدمی اور ہر
قر اور مانند اسکے اور طاق صرف خدا ہے اور ساتھ اسکے دو ہر ہر کا شکل اسوطل کہ ظاہر بخاری کے قول پر السلام
شفع عرض ہوتا ہے کہ آسمان سات ہیں اور سات جوڑ انہیں اور یہ مراد مجاہد کی نہیں اور سب سے اسکی نہیں کہ مراد
اسکی یہ ہے کہ ہر چیز کے دو ہر دوسری چیز مقابل ہے جو اسکے مقابل ہوتی ہے اور ساتھ اسکے مذکور ہوتی ہے پس
بنسبت اسکی حفت ہر مانند آسمان اور زمین اور جن اور ہر وغیرہ کے (رفح) فی احسن تقویٰ فی احسن خلق
یعنی آیت احسن تقویٰ کے معنی میں بہتر سب مخلوق سے اسکل سا فلین الا من امن یعنی بہر سب پیدا ہونے
اسکو نیچے نیچے مگر جو ایمان لایا سورف مراد تفسیر اس آیت کی ہے تم ردو ماہ اہل سا فلین خیر ضلال دیکھو
اشکشتی فقال الا من امن یعنی خسر کے معنی گمراہی ہے پہر شتا کیا پس کہا مگر جو ایمان لایا سورف مراد
اس آیت کی تفسیر ہے ان الانسان یعنی خسر لا یم یعنی لازم کے معنی میں لازم سورف مراد اس آیت
کی تفسیر ہے انا خلقنا ہم من طین لایب ابن عباس نے کہا کہ سنی اور پانی سے پس ہو گیا گار پائے والا اور ایچہ یہ
اسکی ساتھ لازم کے پس گویا وہ بالمعنی ہے نذینکم فی ای خلق نشاء یعنی پیدا کرتے ہیں تم مکو جس صورت
میں کہ چاہیں سورف مراد تفسیر اس آیت کی ہے و متشکم فی ما لا تعلمون اور قول اسکا فی ای خلق نشاء تفسیر فی
ما لا تعلمون کی ہے (رفح) نیتہ و جمل لک لفظہ یعنی فہم سمجھ کے معنی میں کہ ہم تیری تعظیم کہتے ہیں و قال
ابو العالیہ قتیلۃ ادم هو قولہ ربنا خلکنا انفسنا یعنی ابو العالیہ نے کہا کہ پس یکہ لیے آدم نے اپنور
سے کئی کئی معنی وہ قول اسکا ہے ربنا طلنا انفسنا الایۃ یعنی الہی ظلم کیا ہے اپنی جانور و قال فاذا کلتم
اسکر لہما اور کہا ابو عبیدہ نے کہ فازلہما کے معنی میں کہ بلایا اوکو طرف دکا نے کو یستغنی بتغیہ یعنی
مستغنی کے معنی متغی ہونے کے ہیں سورف مراد اس آیت کی تفسیر ہے فانظر الی طعامک ثم اکب لم یسند یعنی
مگر نہیں اس میں متغیہ یعنی اس کے معنی میں متغیر سورف مراد اس آیت کی تفسیر ہے من ما غیر اس میں یعنی

ہانی نہ پکڑنے والے سر المفسرین یعنی مسنون کے معنی متنبہین **ف** مراد اس آیت کی تفسیر ہے
 من جا مسنون سما جمع سما و هو الطین المتغیر یعنی جامع جماعہ کی ہے اور وہ کارہے بگڑا ہوا شخص
 اخذ الخصاص من ورق الجنة بولفان بالوزن یخصفان بعضاً الى بعض یعنی یخصفان کے
 معنی ہیں پکڑا انہوں نے پردہ بہشت کے پتوں سے یعنی جوڑتے تھے پتوں کو بعضے بعض پر **ف** مراد اس آیت
 کی تفسیر ہے و طعنا یخصفان علیہما من ورق الجنة سوا الثمنا لئلا یغن عن ذریعہما یعنی سوا انہما سے مراد شجرہ
 انی میں **ف** مراد اس آیت کی تفسیر ہے بت لہما سوا تہما و متاعاً الى جنین ہذا الی یوم القیمۃ و الحیدر تھانہ
 العربین ساعۃ الی الا کا یخطف عدوہ یعنی متاع الی صین کے معنی ہجرت دن قیامت کے ہیں اور صین عرب کے نزدیک
 ایک گیم ہے ہوتی تاکہ کہ نہ گناہ و عدو کا قیدی نہ جیلہ اللہ الی ہونہم یعنی قیدی کے معنی ہیں گروہ اسکا
 جس میں ہے **ف** مراد اس آیت کی تفسیر ہے انہرا کم ہو و قیدہ رفیع حکم لئلا عبد اللہ بن محمد لئلا عبد
 الرزاق عن معمر عن حکام عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خلق اللہ ادم و طولی
 سینون ذراعاً و قال اللہ قبل علی اولئک النعم من اللہ لیکلک فاسمع ما یقول نک یہ فانہ یحیدک
 و یحید ذریعک فقال اللہ لکم علیکم فقالوا السلام علیک و رحمۃ اللہ و زادوہ و رحمۃ اللہ فکل
 من یدل لکل ایحد علی صنویۃ ادم فاکم یزل الحلق ینقص حتی الان ترجمہ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہو کہ
 حضرت صلوا علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ پیدا کیا خدا نے ادم کو اور ہکا قد سا تہ ما تہ کا تھا یہ خدا نے ادم
 سے کہا کہ جا تو ان فرشتوں کے گردہ کو سلام کر یہ سن کہ تمہکو سلام کا کیا جواب دیتے ہیں سو میں سلام اور جواب
 یہ اور تیری دلاؤ کہ ہے تو ادم نے فرشتوں سے کہا کہ اسلام علیکم سو فرشتوں نے کہا السلام علیک و رحمۃ اللہ
 سو فرشتوں نے ادم کے جواب میں رحمۃ اللہ کی لفظ زیادہ کی۔ جو بہشت میں داخل ہوگا ادم کی صورت پر ہوگا
 لینے ساتھ تہہ کا قد ہوگا سو مینہ لوگوں کی قد بہشتی گئی اب تک **ف** کتاب الحق میں اسکی شرح گذر چکی ہے اور یہ
 روایت تا یہ کہ کہتی ہے اس شخص کے قول کو جو کہتا ہے کہ ضمیر ادم کی طرف پہنچی ہے اور معنی یہ ہیں کہ خدا نے پیدا کیا
 اسکو اسکی اس مہلت پر کہ کیا اسکو اور پاسکے نہ منتقل ہوا پیدائش میں کئی حالات پر اور نہ متردد ہو ارحم میں کئی طور
 پر یعنی جبے ایڈیوین کی پیدائش کا دستور ہے کہ پہلے منی کا قطرہ ہوتا ہے پھر خون پھر لوبی وغیرہ بلکہ پیدا کیا
 اسکو مرد کامل پہلے اول اس وقت ہی جبکہ اس میں روح ہو چکی اور بعض کہتے ہیں کہ معنی علی صورت کے یہ ہیں کہ نہیں
 ہے اسکو پیچ پیدا کرنے کے کوئی دھڑا باطل کرنے قول اہل طبائع کے اور خاص کیا گیا سا تہہ کو کے و سطر تنبیہ
 کے ساتھ علی کے دانے پر اور یہ جو کہا کہ ہکا قد سا تہ ما تہ کا تھا تو جمال ہے کہ مراد اسکا تہہ اپنا ہو اور احتمال ہے
 کہ مراد تہہ متعارف ہو یعنی جو بدن مروج تھا نزدیک مخاطبین کے اور پہلی بات ظاہر ہے اسکو کہ تہہ

ہر ایک کا بعد چوتھائی اسی کے پس اگر ہوتا ساٹھ ماہہ معلوم کے تو البتہ ہوتا ماہہ اسکا چھوٹا بیچ درازی جس کے
 کے اور یہ جو کہا کہ جو بہشت میں اعلیٰ ہوگا آدم کی صورت پر ہوگا تو یہ دلالت کرتا ہے کہ صفتیں نقص کی سیاہی
 وغیرہ سے دور ہونگے وقت دخول بہشت کے اور ایک روایت میں ہے کہ آدم کا قد ساٹھ ماہہ کا تھا اور سات ماہہ
 چڑا تھا اور سات ماہہ میں ہے کہ آدم کا سر آسمان پر تھا اور باؤن زمین پر لیکن جو صحیح یعنی بخاری میں ہے وہ معتبر ہے
حکایت ثانیہ بن سعید ثنا جابر بن عبد الرحمن عن عمارة عن ابن زبيرة عن ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اول زمرة دخل الجنة على صوت الفضة لئلا البكر ثم الذين
 يذوقونهم على اشد الكؤوب دبري في السماء اصناف لا يبولون ولا يتغوطون ولا يتفلون ولا
 ولا يمشطون انما طعمهم الذهب ورسخهم المسك وجرارهم الالوة الا نجوح عن العنبر و
 اذا جهم الحور العين على الخيل رجل فاحل على صوت ابيهم ادم ستون ذراعاً في السماء ثم
 ابو هريرة رضي عنہ روایت ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ پہلا گروہ جو بہشت میں داخل ہوگا جو دہویں
 کے چاند کی صورت ہوگا پھر جو لوگ انکو جو بہشت میں جاؤ گئے وہ آسمان کے بڑے روشن ستاروں پر بیٹھیں گے
 پتیاں کریں گے اور نہ حاضر رہیں گے اور نہ تہو کریں گے اور نہ سینہ دہلین گے انکی کنگیاں سونے کی ہوں گی
 اور انکی انگلیاں ہون میں اگر ہوگا یعنی خوشبودار لکڑی اور انکی بی بیان حوریں ہوں گی اور پیدائش ایک مرد کے
 یعنی اپنے باپ آدم کی صورت پر ساٹھ ماہہ کی اونچائی میں **ف** احمدیث کی شرح بہشت کے بیان میں
 مذکور ہے **حکایت ثانیہ** عن هشام بن عروة عن ابيه عن زيبك بن ابي سلمة
 عن ابي سلمة ان ابا سلمة قال سمع رسول الله ان الله لا يستحي من الحق فكل على امرأه الغسل
 اذا احلكت قال نعم اذا رايت الماء ففعلت ابي سلمة فقالت تحتك امرأه فقال رسول الله صلى
 الله عليه وسلم فيم يشبه الولد ترجمہ یہ ہے روایت ہے کہ ام سلمہ نے کہا کہ یا حضرت م مقررہ نہیں فرماتا
 حق کہتے ہو فرمائیے اگر عورت کو حلال ہو تو کیا اس پر غسل واجب ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اس پر
 ہے جب کہ منی کو دیکھے یعنی بعد جاگنے کے تو ام سلمہ ہنس لگیں اور کہا کہ کیا عورت کو بھی حلال ہوتا ہے حضرت نے
 فرمایا پس کس سبب مشابہ ہوتا ہے پھر ان کو **ف** اور غرض یہی غیر قول ہے کہ پس کس سبب مشابہ ہوتا ہے
 پھر ان کو **حکایت ثانیہ** عن الفزاري عن حميد بن انس قال بلغني عبد الله بن سلام
 مقدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة فأتاه فقال ان ساء لك عن كذا لا يحل لك ان
 بني ما اقل الساعية وما اقل طعام باكله اهل الجنة ومن آي شقي يزعم ان الولد الى ابيه
 ومن آي شقي يزعم الى اخواله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم خبرني بهن الفاجر جبريل

عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ ذَاكَ عَلِيٌّ وَآلِيَهُ مِنْ الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَكُلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَمَنْ شِئْتُ النَّاسُ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ وَأَمَّا أَوَّلُ طُعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فِزْيَادَةُ كَبِدِ حُمَاتٍ وَأَمَّا الشَّبَعُ فِي الْوَلَدِ فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا عَشِيَ الْمَلَائِكَةُ تَسَبَّحُهَا مَا وَهَّكَ كَانَتِ الشَّبَعُ لَهُ وَذَاكَ سَبَقَتْ كَانَ الشَّبَعُ لَهَا قَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ أَتَاهُ قَوْمٌ هَبَّتْ إِنْ عَلِمُوا بِإِسْلَامِي قَبْلَ أَنْ تَسْأَلَهُمْ هَبَّتْ بِي عِنْدَ لَوْ تَجَاءَلَتْ لِيَهُودُ وَصَحَّ عَبْدُ اللَّهِ الْبَيْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ رَجُلٍ فِيكُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوا أَعْلَمْنَا وَأَبْنُ أَعْلَمْنَا وَأَخِيرَنَا وَأَبْنُ أَخِيرِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرَ أَيُّكُمْ إِنْ اسْلَمَ عَبْدُ اللَّهِ قَالُوا أَعْلَمْنَا اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ إِلَيْهِمْ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَقَالُوا شَيْئًا وَأَبْنُ شَيْئًا وَوَضَعُوا يَدَهُمْ تَرْجَمَهُ مِنْ مَنَسْ رَوَيْتَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ كَوْحُضْرَتِ صَلَوَاتِهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدِينِي مِنْ تَشْرِيفِ لَيْسَ لِي نِيْوَچُنْجِي تَوْعْبَةَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ كَيْسَ پَسِ آيا اور کہا کہ میں آپ سے تین چیز پوچھتا ہوں کہ پیغمبر کے سوا انکو کوئی نہیں جانتا اسے کہا سو فرمایے کہ قیامت کی پہلی نشانی کون ہے اور ہشتی لوگ پہلے کہا نا کیا کہا وینگے اور کس سببے مشابہ ہوتا ہے لڑکا اپنے باپ کو اور کس سبب سے مشابہ ہوتا ہے لڑکا اپنی ماؤں کو تو حضرت صلواتہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جبرائیل نے مجھ کو ابھی انکی خبر دی ہے تو عبد اللہ نے کہا جبرائیل نے مجھ سے دشمن بن فرشتوں سے سو حضرت صلواتہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں سے پہلی نشانی تو یہ ہے کہ آگ لوگوں کو پورے پچھم کھڑے ہو جائے گا اور پہلے لڑکا نا جسکو ہشتی کہا وینگے سو پہلی کے کھچ کر بڑی نوک ہوگی اور ایسے مشابہ ہونگے کہ پس مرد عورت سے صحبت کرتا ہے اور یہی منی سبقت اور غلبہ کرتی ہے تو لڑکا اسکے مشابہ ہوتا ہے اور اگر عورت کی منی سبقت کرے تو بچہ اسکے مشابہ ہوتا ہے عبد اللہ بن سلام نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں پھر نے کہا کہ یا حضرت صلواتہ علیہ وسلم یہود بڑے جھوٹے اور مفتری ہیں اگر انکو میرا اسلام معلوم ہوا پہلے اس سے کہ آپ ان سے پوچھیں تو ان کے نزدیک مجھے یہ بتانے میں گے یعنی مجھ کو کہ میں گے سو یہود آئے اور عبد اللہ بن سلام اندر داخل ہوا بیٹھے چپ گیا سو حضرت صلواتہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبد اللہ بن سلام تم میں کیسا مرد ہے یہود نے کہا کہ وہ ہم میں بڑا عالم ہے اور بڑے عالم کا بیٹا ہے اور ہم میں بہتر ہے اور پھر کا بیٹا ہے تو حضرت صلواتہ علیہ وسلم نے فرمایا جلا جلاؤ تو کہ اگر عبد اللہ بن سلام مسلمان ہو جاوے تو کیا تم مسلمان ہو گے یہود نے کہا کہ خدا اسکو اسلام سے پناہ میں رکھی تو عبد اللہ انکی طرف نکل آیا سو اسے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں اہل کہ خدا تم کے سوا کوئی لائق عبادت کے نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلواتہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں تو یہود نے کہا کہ وہ ہم میں

بدتر ہے اور بدتر کا بیٹا ہے اور اسکے عیب بیان کرنے لگے **ف** اور غرض اس سے بیان کرنا سبب یہ کہ ہے
 حَلَّامٌ تَنَاسَلَتْ مِنْهُ جَعْلٌ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَنَا مَعْنَى عَنْ هَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 نَحْوَهُ يَعْنِي لَوْ كَانَتْ بَنُو إِسْرَآئِيلَ لَمْ يَخْزُوا لَكُمْ وَلَوْ كَانَتْ أُمَّكُمْ لَخَنُوتُنِي إِنْ كُنْتُمْ تَرْتَجِمُونَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَوَى
 ہے کہ حضرت مسلم بن الحجاج رحمہ اللہ وسلم نے فرمایا کہ اگر بنی اسرائیل کی قوم نہ ہوتی تو گوشت نہ سترتا اور اگر حواء نہ ہوتی تو
 کوئی عورت اپنے خاوند سے خیانت اور بدخواہی نہ کرتی **ف** کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل کو منع ہوا تھا کہ سلوٹے
 کے گوشت کو جمع نہ کریں جو انہوں نے سب کو جمع کر کہا پس عقاب کیے گئے ساتھ اسکے اور بعضے کہتے ہیں کہ معنے
 اسکے یہ ہیں کہ اگر بنی اسرائیل گوشت جمع رکھنے کا طریقہ نہ نکالتے یہاں تک کہ مڑ گیا تو البتہ نہ ذخیرہ کیا جاتا پس نہ
 سترتا اور وہ بنی منبہ سے روایت ہے کہ بعض کتابوں میں ہے کہ اگر میں نہ لکھتا مڑ جانا کہانے پر تو البتہ جمع کہتے ہیں
 مالدار محتاجوں سے اور حواء آدم کی بی بی ہے اور ہکا نام حواء کا ہے اور ہکا کہ وہ ہر زندہ کی ماں ہے اور یہ جو
 کہا کہ نہ خیانت کرتی تو یہ اشارہ ہے طرف اسچیز کے جو واقع ہوئی حواء سے کہ اسنے آدم کو دخت کو کہانے کی غبت
 دی یہاں تک کہ آدم آئین واقع ہوا پس یہ خیانت کرنے کے بعد کہ یہ میں کہ ستر قبول کیا شیطان کا کہنا یہاں تک کہ
 آدم کو اسکے کہانے کی غبت دی اور چونکہ وہ سب عورتوں کی ماں ہے تو مشابہ ہوئیں وہ سب کو ساتھ ولادت
 کے اور کہنچہ ہر ایک کے پس نہیں قریب ہے کوئی عورت کہ اپنے خاوند کی خیانت سے سلامت ہو ساتھ فعل کے بقول
 کے اور نہیں مراد ہے ساتھ خیانت کے سبب کہ تیار کرنا فاحش کا مون کا خدا انکو اس سے بپا ہے لیکن
 جبیل کی ہر طرف غبت نفس کے کہانے دخت کے سے اور یہ بات آدم کو اچھی کر دکھائی تو یہ خیانت گئی گئی اور
 باقی عورتوں کی خیانت باعتبار ہر ایک کے ہوا ان میں سے اور قریب ہے یہ حدیث کہ انکار کیا آدم نے اس انکار
 کیا اولاد اسکی نے اس حدیث میں اشارت ہر طرف تسلی دینے مردوں کے اسچیز میں کہ واقع ہوا اسے اسکی لکھی
 عورتوں سے ساتھ اسچیز کے کہ واقع ہوئی انکی بڑی ماں سے اور یہ کہ انکی طبعی بات ہے پس نہ زیادتی کیجا دے
 بیچ ملا سٹ اس عورت کے کہ واقع ہوا ان میں سے کچھ چیز بغیر قصد کے یا بطور ندرت کے اور لائق ہے واسطی
 یہ کہ نہ تناسل کے ہر قسم میں بلکہ ضبط کریں اپنی جانوں کو اور جہاں کریں اپنی خواہش
 سے رفقہ، حَلَّامٌ تَنَاسَلَتْ مِنْهُ جَعْلٌ وَمُوسَى بْنُ جَرَّامٍ تَنَاسَلَتْ مِنْهُ حَلَّةٌ عَنْ زَائِلَةٍ عَنْ مَيْمُونَةَ
 الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوْصُوا
 يَا بَنِي آدَمَ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ شَوْءٍ فِي الصِّلَعِ أَعْلَاهُ فَإِنْ دَهَبَتْ نَفْسُهَا
 كَسَرَتْهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوا يَا بَنِي آدَمَ تَرْتَجِمُونَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَوَى
 فرمایا کہ میری وصیت قبول کرو عورتوں کے مقدس میں ہلائی کی ہر طرف کہ عورت پیدا ہوئی ہے پسلی سے انکو

مقرر پہلی میں زیادہ ترجیح چیز اور کب طرف ہے سو اگر تو اسکا سیدہ کرنا چاہے گا تو اسکو توڑ ڈالے گا اور اگر تو اسکو
چھوڑ دیکھا تو ہمیشہ کچھ بنی رہیگی سو میری نصیحت مانو عورتوں کے مقدسے میں **ف** لینے قبول کرو میری
وصیت انکو حق میں اور عمل کرو ساتھ اس کے اور نرمی کرو ساتھ ان کے اور اچھا معاملہ کرو ساتھ ان کے اور یہ جو کہا کہ
عورت پیدا ہوئی ہے پہلی سے تو اس میں اشارت ہو کہ حوا آدم کے بائیں پہلی سے پیدا ہوئی پہلے اس کے داخل ہو
بہشت میں اور گردا گیا جگہ اسکی گشت یعنی نکالی گئی جیسے کہ گنبدی کہجور سے نکالی جاتی ہے اور یہ جو کہا کہ اوپر کی
طرف پہلی کی زیادہ ترجیح ہے تو اس میں اشارہ ہے طرف سے کہ زیادہ کچھ عورت میں اسکی زبان ہے اور فائدہ
اس مقدسے کا یہ ہے کہ عورت ٹیڑھی پہلی سے پیدا ہوئی ہے پس انکار کیا جاوے کبھی اسکی سے یا اشارت ہے
طرف اسکی کہ وہ سید ہی نہیں ہوتی جیسے کہ پہلی سید ہی نہیں ہوتی اور یہ جو کہا کہ اگر تو اسکو سیدہ کرنا چاہے الخ تو مر
یہ ہے کہ اگر تو اس سے چاہے کہ وہ اپنی کبھی کو چھوڑ دے تو اسکی طلاق تک نوبت پہنچے گی (فتح) **حَلَّ ثَنَا**
لَحْمٌ وَبُنْ حَقِصٌ ثَنَا لَیْنٌ ثَنَا لَاحْمٌ ثَنَا زَکِیٌّ وَهَبٌ ثَنَا عَجَلٌ لِّلّٰہِ ثَنَا رَسُوْلٌ لِّلّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمْ وَہُوَ الصَّدَقُ الْمَصْدُوقُ اِنَّ اَحَدَکُمْ یُجْمَعُ حَلْفٌ فِی بَطْنِ اُمِّہِ الْاَبْعَیْنِ یَوْمًا ثُمَّ یُکُونُ عِلْقَةً
عِنْدَ ذٰلِکَ ثُمَّ یُکُونُ مُضْغَةً مِّثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ یَبْعَثُ اللّٰہُ اِلَیْہِ مَلٰکًا یَادَّبِعُ کَلِمَاتٍ فِیْکَ تَبْ عَلُوْہُ وَ
اَجَلُہُ وَرِزْقُہُ وَشَقِیٌّ اَوْ سَعِیْدٌ ثُمَّ یَنْفُخُ فِیْہِ الرُّوْحُ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰی مَا یُکُوْنُ
بَیْنَہُ وَبَیْنَہَا الْاَذْدَاعُ فِیَسْبِقُ عَلَیْہِ الْکِتَابُ فِیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فِکَلْ یُخْلُ الْجَنَّةُ وَاِنَّ الرَّجُلَ
لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰی مَا یُکُوْنُ بَیْنَہُ وَبَیْنَہَا الْاَذْدَاعُ فِیَسْبِقُ عَلَیْہِ الْکِتَابُ فِیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ
النَّارِ فِکَلْ یُخْلُ النَّارَ ترجمہ عبدالہ بن مسعود سے روایت ہے کہ مقرر ایک آدمی کی پیشانی پر اسکی ان کے پیٹ میں
چالیس دن جمع رہتا ہے پھر چالیس دن لوہو کی ہشکی ہو جاتی ہے پھر چالیس دن گوشت کی بوٹی بن جاتا ہے پھر
اسکی طرف فرشتے کو بھیجتا ہے ساتھ چالیس دن کے سوہکا عمل لکھتا ہے کہ کیا کرے گا اور اسکی عمر لکھتا ہے کہ کتنا جیوے
اور اسکی لذی لکھتا ہے کہ مالدار ہوگا یا محتاج اور یہ لکھتا ہے کہ بد بخت و زرخ ہوگا یا نیک بخت بہشتی ہے یا اس میں جہنم
ہوگا لکھتا ہے سو بیشک کوئی مرد البتہ دوزخیوں کے کام کیا کرتا ہے یہاں تک کہ اس میں اور دوزخ میں ہاتھ بہکا
فرق رجا نام ہے یعنی بہت قریب ہو جاتا ہے پھر تقدیر کا لکھا اس پر غالب ہو جاتا ہے تو وہ بہشتیوں کے کام
کرنے لگتا ہے سو بہشت میں داخل ہوتا ہے اور مقرر کوئی مرد البتہ بہشتیوں کے کام کرتا ہے یہاں تک کہ اس میں
اور بہشت میں ہاتھ بہکا فرق رجا نام ہے پھر تقدیر کا لکھا اس پر غالب ہو جاتا ہے تو وہ دوزخیوں کے کام کرنے
لگتا ہے سو دوزخ میں جاتا ہے **ف** احمدیث کی پوری شرح کتاب القدر میں آویگی اور مناسبت اس کی
در طر ترجمہ کے اس کے اس قول سے ہر کذریۃ پس تحقیق اس میں بیان ہو پیدائش اولاد آدم کا (فتح) **حَلَّ ثَنَا**

دوسرے محل کے مرد سے نکاح کرتے تھے اور یہ کہ قابیل کی بہن ہابیل کی بہن سے خوبصورت تھی تو قابیل نے چاہا کہ اپنی بہن سے یعنی خواجہ کے ساتھ پیدا ہوئی تھی نکاح کرے تو آدمؑ نے اسکو منع کیا سو جب آخر آدمؑ کا چھپا کیا تو حکم کیا اٹھو آدمؑ نے یہ کہ مجھے قربانی کرنی تو دونوں نے قربانی کی سو اُن کی ہابیل کی قربانی کو جلایا اور قابیل کی قربانی کو نہ جلایا تو اسی سبب سے قابیل نے ہابیل کو مار ڈالا (فتح) **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا جُودُوا وَخُشَعُوا** باب ہوس ہایں میں کہ روحوں کے لشکر میں جہنم کے جہنم یہ باب متعلق ہے ساتھ ترجمہ پیدائش آدمؑ کے اور اسکی اولاد کے دسویں اشارہ کرنے کے ساتھ اس کے کہ وہ مرکب میں احسام اور ارواح سے **وَقَالَ الْكَافِرُ عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْأَرْدَلُ جُنُودٌ مُجْتَمِعَةٌ هُمَا لَعْنَتَانِ مِنْهَا امْتَلَفَ وَمَاذَا لَكُمْ مِنْهَا اخْتَلَفَ وَقَالَ يَحْيَىٰ بْنُ أَيُّوبَ نَحْنُ يَحْيَىٰ بْنُ سَعِيدٍ هَذَا اترجمہ عائشہ رضی سے روایت جو کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روحوں کے لشکر میں جہنم کے جہنم سو جوان ہیں سے ازل میں آشنا اور واقف تھا وہ اس عالم میں بسے الفت والا ہوا اور جوان میں سے وہاں ناواقف اور بے پیمان تھا وہ بیان ہی جدا اور بیکار ہوا خطابی نے کہا کہ احتمال ہے کہ یہ اشارہ ہو طرف معنی ہم شکل ہونے کے خیر اور شر میں اور صلح و فساد میں اور یہ کہ جو بہتر ہے لوگوں میں وہ جہنم کا ہے طرف شکل اپنی کے اور شریر نظیر اپنی کے ہے وہ لمبے نظیر کی طرف میل کرتا ہے پس اُن شنائی روحوں کی واقع ہوتی ہے باہر تبارطالع کے جس پر وہ پیدا ہوئی خیر سے اور شر سے پس جہنم متحقق ہوتے ہیں تو آشنا ہوتے ہیں اور جب مختلف ہوتے ہیں تو جدا ہوتے ہیں اور احتمال ہے کہ مرد و خباہت جو ابتداء پیدائش سے ہی حال غیب کے بنا براسکے کہ آیا ہے کہ روح جموں سے پہلے پیدا ہوئے ہیں اور نہیں ملتے تھے پس جب بدنون میں آئے تو آشنا ہوئے ساتھ شنائی پہلی کے اور جدا ہوئی مطابقت جدا کی پہلی کے میں کہتا ہوں کہ نہیں اعتراض کیا جاتا ہے ہر ساتھ اسکے کہ بعض نفرت والے اکثر اوقات الفت والی ہوجاتی ہے ہر اس طرح کہ وہ معمول ہے ابتداء تکافی پر پس وہ متعلق ہے ساتھ اصل پیدائش کے بنی کسی سبب کے اور یہ دوسرے وقت میں پس ہوتا ہے کمانے والا و اس طرح و وصف کہ جو چاہتی ہے نفرت کو بعد نفرت کے اندامان لانے کا فر کے اور احسان کرنے بری کے اور ابن جوزی نے کہا کہ استفادہ ہوتا ہے احمدیث سے کہ آدمی جب پاوے اپنی نفس سے نفرت کو اس شخص سے کہ اسکو واسطے فضیلت اور نیکو کاری ہے تو لائق ہے کہ اسکے مقدر سے بحث کرے تاکہ کوشش کرے اسکے دور کرنے میں تاکہ خلاص ہو کہ بری صفت سے اور اسی طرح ہے کہ علم عقیدت اور قرطب نے کہا ارواح اگر چہ متفق ہیں پیچہ ہونے لنگے اور وایں لیکن وہ جدا جدا ہوتے ہیں ساتھ اس مختلف کے کہ جدا جدا ہوتے ہیں ساتھ لنگے پس ہم شکل ہوتے ہیں آدمی ایک نوع کے اور مناسب ہوتے ہیں سبب سبب کے کہ جمع ہوتی ہے اُن میں معنی خاص سے و اس طرح اس نوع کے و اس طرح مناسب**

اِنْ هُمْ اِلَّا قَوْمٌ مِّنْ نَّحْنُ فَاِنْ كُنْتُمْ نَاصِحِينَ اَنْتُمْ اَوَّلُ الرُّسُلِ اِلَىٰ اَهْلِ الْاَرْضِ وَسَمَّاكَ اللهُ عَبْدًا
 مَّكْرُومًا اَلَا تَرَىٰ اِلَىٰ مَا نَحْنُ فِيْهِ اَلَا تَرَىٰ اِلَىٰ مَا بَلَّغْنَا اِلَّا تَشْفَعُ لَنَا اِلَىٰ رَبِّكَ فَيَقُوْلُ رَبِّيْ غَضِبَ الْيَوْمَ
 غَضَبًا لِّمِ غَضَبِ قَبْلِكَ وَثَلَاثَةٌ لَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ وَثَلَاثَةٌ تَغْنِيْ عَنْ سَائِرِ الْاَشْيَاءِ فَيَا تُوْحِيْ فَاسْجُدْ
 لِحُجَّتِ الْعَرْشِ فَيَقَالُ يَا مُحَمَّدُ اِرْذَلْ رَاسَكَ وَاشْفَعْ لِنَفْسِكَ وَسَلِّ نَعْطَ قَالَ مُحَمَّدٌ بَنُ عُبَيْدٍ لَا اَحْفَظُ
 سَاوَدَةً تَرْجُمُهُ اَوْ بَهْرِيْرَةً رَمَتْ رُوَيْتُ هُوَ كَذِبٌ حَقٌّ صَلَّيْهِ وَسَلَّمَ كَيْتَ سَابِقِ اَيْدِيْ عَوْتٍ مِّنْ هُنَا سُوْرَةُ
 بَكْرِیٰ کا ہاتھ اوشہا کر دیا گیا اور حضرت صلوات اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ خوش لگتا تھا تو اس میں سے دھنوں کے ساتھ
 نوح کر لیا یا ایک بار نوح کر لیا اور فرمایا کہ میں سب لوگوں کا سردار ہوں قیامت کے دن کیا تم جانتے ہو کہ میں نے
 یہ بات کس سبب سے کہی کہ میں قیامت میں سب لوگوں کا سردار ہوں خدا تعالیٰ کے کلام کا ایک میدان میں
 میں پس بیٹھے گا انکو دیکھنے والا اور سننے والا قریب ہوگا اُن سے آفتاب بعینہ باربریل کے توجہ
 لوگ کہیں گے کہ کیا تم نہیں دیکھتے کہ تم کس حال میں ہو اور تم کو کیا مصیبت پہنچی کیا تم نہیں دیکھتے جو تمہاری
 سفارش کرے تمہارے رب کے پاس تو بیٹھے لوگ کہیں گے کہ تمہارا باپ آدم تمہاری سفارش کرے گا تو وہ آدم
 کے پاس آئیگی پس کہیں گے اے آدم تم سب آدمیوں کے باپ ہو بنایا تم کو خدا نے اپنی ہمت قدرت سے اور
 تجھ میں اپنی روح پہنکی اور حکم کیا فرشتوں کو مودہ انہوں نے تجھ کو سجدہ کیا اور تجھ کو خدا نے بہت میں بسایا
 اے تو اپنے رب کے پاس ہماری سفارش نہیں کرتا کیا تو نہیں دیکھتا کہ ہم کس حال میں ہیں اور تم کو کیا مصیبت پہنچی
 تو آدم کہے گا میرا رب آج ایسا غضبناک ہو ہے کہ نہ کہی اس سے پہلے ایسا غضبناک ہوا اور نہ اس سے پہلے ایسا
 غضبناک ہوگا اور منہ کیا مجھ کو درخت کے کہانے سے تو میں نے نافرمانی کی میری جان خود سفارش
 کی محتاج ہے تم میرے غیر کے پاس جاؤ نوح کے پاس جاؤ تو وہ لوگ نوح کے پاس آدین گے پس کہیں گے
 اے نوح اے تو پہلا رسول ہے طرف زمین والوں کے اور خدا نے تیرا نام شہر گزار کر کہا کیا تو ہمارا حال نہیں
 دیکھتا اور تم کو کیا مصیبت پہنچی کیا تو اپنے رب کے پاس ہماری سفارش نہیں کرتا تو نوح کہے گا کہ میرا رب
 آج ایسا غضبناک ہو ہے کہ نہ اس سے پہلے ایسا غضبناک ہوا اور نہ اس سے پہلے ایسا غضبناک ہوگا
 نفس خود سفارش کا محتاج ہے تم محمد صلوات اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ تو وہ لوگ میرے پاس
 آئیگی تو میں عرش کے تلے سجدہ کروں گا تو خدا کہے گا کہ اے محمد اپنا سر اٹھالے اور سفارش کر تیری
 سفارش قبول ہوگی اور مانگ تجھ کو دیا جاوے گا اور عرض اس سے اس جگہ یہ قول اچھا ہے کہ اے
 نوح اے تو پہلا رسول ہے طرف اہل زمین کے اور خدا نے تیرا نام بند شکر گزار رکھا ہے پس اے پہلا
 پہلا رسول یہ مشکل ہے اس طرح کہ آدم یہی پیچیدہ اور ضرورت سے معلوم ہے کہ ہجودہ ایک

شرعیّت پر عبادت سے اور انکے اولاد نے وہ شریعت اس سے سیکھے پس بنا بر اسکے وہ رسول ہے طرف انکے پس ہو گا پہلا
 رسول پس مثال ہے کہ ہوا ولایت چچ قول اہل قیامت کہ عقیدہ ساتھ قول انکے کے طرف اہل زمین کے ہو بطور کہ آدم کے
 وقت زمین کے پہلا اہل تھے اور مثال ہے کہ ہو یہ مراد کہ وہ رسول ہے کہ بھیجا گیا طرف اولاد ہسکی کے اور غیر انکے کے
 ہتھوں ہو جنکی طرف پیغمبر کے بھیجا گیا باوجود جدا جدا ہو جانے انکے کے کئی شہر وں میں اور آدم فقط اپنے بیٹوں
 کی طرف بھیجا گیا تھا اور دوسے سب ایک شہر میں جمع تھے اور کتاب یمیم میں پہلے گذر چکا ہے کہ خاص کیسے گئے
 ہین ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ عام ہونے پیغمبری کے آدم پر اور تمام پیغمبروں پر اور عبد شکور سے
 مراد اشارہ ہے طرف اس آیت کہ ان کان عبد شکور ارفعہ **حَلَّ ثَمْنَا كَهْنُ بْنُ عَلِيٍّ** اَخْبَسَ نَا اَبُو اَحْمَد عَنْ
سُفْيَانَ عَنْ ابْنِ اِلْمُحَقِّقِ عَنْ اَلْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ عُبَيْلِ اللَّهِ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَرَأَ فَهَلْ مِنْ مُدْلِكٍ مِثْلَ قِرَاءَةِ الْعَاقَةِ ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہو کہ پڑھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 فہل میں مکرماند قرأت عار کے ف لیغے ساتھ تشدید ال محلہ کے جیسے کہ قرأت ساتون قاریوں کی ہے اور پڑھا
 کی محل مکر ہے افعال سے اور وال اوست اسپین قریب المخرج ہیں پس ت کو وال سے بدل کر وال کو دال میں ادغام
 کیا اور بعض قرأتوں میں مکر ساتھ فک نام اور وال معجزہ کے ہے لیکن یہ قرأت شاذ ہے اور مطابقت ہسکی
 ساتھ ترجمہ کے ہو جے کہ یہ آیت حضرت **انوح** کی کشتی کے حق میں وارد ہوئی ہے برت ہی نوح کے عہد کے حال
 سے ہے **رَمِيسَ رِابَابٍ وَآلِ الْيَاسِ بْنِ لَمْلَمٍ سَلَكِينَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اَلَا تَتَّقُونَ اِلٰى وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ**
الْاٰخِرِينَ باب ہے اس بیان میں کہ مقرر الیاس البتہ مسلمانوں سے ہو جبکہ کہا اُن سے اپنی قوم سے کہ کیا تم نہیں
 درتے اس قول انکے ترکنا علیہ فی الاخرین ف اور شاید کہ بخاری کے نزدیک راجح یہ بات ہو کہ اور میں لکھتا ہوں
 کے دادوں سے نہیں پس ابو اسطر ذکر کیا ہے کہ بعد اسکے اور اسکا بیان آئندہ باب میں آدیکا (فتح) و کاکل
ابن عَبَّاسٍ میں کہ گویا کہ میں نے کہا ایں عباس نے آیت و ترکنا علیہ فی الاخرین کی تفسیر میں کہ بانی رکھا ہئے اور
 پچھلے لوگوں میں کہ ذکر کیا جاوے ساتھ غیر کے سلام ہے الیاس پر ہم اسی طرح دیتے ہیں بدلانیکو کاروں کو
 تحقیق وہ ہمارے ایما مکر بندوں سے ہے **وَلَقَدْ كَرَّمْنَا ابْنَ مَرْثَدَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ** اِنَّ الْيَاسَ هُوَ اَدْرِيسُ
 یعنی اور ذکر کیا جاتا ہے ابن مسعود اور ابن عباس سے کہ الیاس وہ ادیس میں **ف** اور ابن عربی نے اس سے لیا
 ادیس نوح عنکے بعد نہیں بلکہ وہ نبی اسرائیل سے ایک پیغمبر ہے اور استدلال کیا گیا ہے اسر ساتھ قول اسکے کے
 بطور حضرت م کے مر حبا بالنبی الصالح والناج الصالح اور اگر اسکے جدیدین سے ہوتا تو البتہ کہتا ہو اسکا
 جیسے آدم اور ابراہیم نے آپکو کہا والدین الصالح اور یہ استدلال کہہ رہے لیکن اس سے جواب جاتا ہے کہ یہ اسخو
 بطور واضح کے کہ اس پیغمبر نے یغیر اس پیغمبرین کہ گمان کی اسخو اند ادیس م کو ادیس ابو اسطر کہتے کہ وہ صیغون کو

بہت پڑھتے تھے اور وہ ہم عمری ہے اور بعض کہتے ہیں کہ سرائی ہے کیا ب ذکر اذین و قول اللہ عز وجل وَرَفَعْنَا مَكَانًا عَلِيًّا باب ہے بیان میں اور میں علیہ السلام کے اور خدا متعالیٰ فرمایا کہ اٹھایا مجھے سکو ایک اونچی مکان پر ف ایک ایت میں اتنا اور یاد ہے کہ اور میں نوح ؑ کے باپ کے جد میں میں کہتا ہوں کہ اول جہا دلے ہے ثانی سے اور شاید ثانی باعتبار مجاز کے ہو اور بعضوں نے اجماع نقل کیا ہے کہ وہ نوح ؑ کے جد میں اور میں نظر ہے ہر طرح اگر اگر ابن عباسؓ کا قول ہے کہ الیاس وہاں میں تو لازم آدیکھا کہ اور میں نوح ؑ کی اولاد سے ہے نہ کہ نوح ؑ کی اولاد سے پس معلوم ہوا کہ الیاس نوح ؑ کی اولاد سے ہے اور ایک ایت میں ہے کہ الیاس کو بھی حضرت کی طرح دراز عمر دی گئی ہے اور یہ کہ وہ قیامت تک زندہ رہیگا اور ایک ایت میں ہے کہ الیاس حضرت م کے ساتھ جمع ہوئے اور دونوں نے ملکر کہا یا اور ہکا قدین سواہ کا ہے اور یہ کہ الیاس تمام برس میں ایک بار کہتا ہے ذہبی نے کہا کہ یہ حدیث باطل ہے اور نہیں ثابت ہوا زندہ اوٹھایا جانا اور میں کا آسمان پر طریق مرفوع قوی سے اور طبری نے روایت کیا ہے اس ایت کی تفسیر کہ ایک فرشتہ اور میں کا یا تھا تو اور میں نے اس سے سوال کیا تو وہ اسکو اوٹھا کر آسمان پر لے چڑھا پس جب چڑھے آسمان پر پہنچے تو اسکو ملک الموت ملا تو اسے ملک الموت سے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ مجھ کو تبارک دے کہ اور میں کی عمر کتنی باقی ہے انہی کہا کہ اور میں کہاں ہے اس نے کہا کہ میرے ساتھ ہے تو ملک الموت نے کہا کہ یہ عجبات ہے کہ مجھ کو حکم ہوا ہے کہ میں چوتھے آسمان میں اسکی جان قبض کروں میں کہا کہ یہ کی طرح ہوگا اور حالانکہ وہ زمین میں ہے پس قبض کی ہر روح اسکی اور یہ ہر ایلات سے ہے اور اسکی صحت اللہ کو معلوم ہے اور ایک روایت میں ہے کہ اور میں بغیر بر سر تلے اور پہلے پہل اٹھنے قلم سے لکھا ہے صحیح کہا ہے اسکو ابن حبان نے اور ایک روایت میں ہے کہ پہلے پہل اسنے کپڑا سیا ہے (فتح) حَلَّ ثَنَا عَبْدُ اَنَّا عَبْدُ اللّٰهِ ثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ صَالِحٍ ثَنَا عُبَيْدُ ثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ اَبُو بَكْرِ بْنُ مَالِكٍ كَانَ الْوَدَّ مَحْمُودُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرِحَ سَقْفُ بَيْتِيْ وَانَا بِمَكَّةَ فَمَزَلْ جَبْرَيْلُ فَصَرَّحَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا بِمَا رَزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ نَهْيٍ مُّتَمَلِّقٍ حِكْمَةً وَكَيْفَانًا فَأَفْرَعَهَا فِيْ صَلَاتِيْ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِيْ فَصَحَّحَنِيْ اِلَى السَّمَاءِ فَلَمَّا جَاءَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جَبْرَيْلُ لِيُحَارِثَ السَّمَاءُ اُنْحَرُ قَالَ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا جَبْرَيْلُ قَالَ مَعَكَ اَحَدٌ قَالَ مَعِيَ مُحَمَّدٌ قَالَ ارْسِلْ إِلَيْهِ قَالَ لَعَمْ فُلَيْحَةً فَلَمَّا عَلَوْنَا السَّمَاءَ إِذَا رَجُلٌ عَنْ يَمِينِيْ أَسْوَدٌ وَعَنْ يَسَارِهِ أَسْوَدٌ فَإِذَا أَنْظَرَ فَوَلَّى يَمِينِيْ فَنَظَرْتُ فَلَمَّا أَنْظَرَ فَوَلَّى يَسَارِيْهِ بَكَى فَقَالَ مَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئِ الصَّالِحِ وَالْإِبْنِ الصَّالِحِ فَلَمَّا مَرَّ هَذَا بِجَبْرَيْلُ قَالَ هَذَا أَدَمُ وَهَذِهِ الْأَمْوَةُ عَنْ يَمِينِيْ وَعَنْ شِمَالِيْهِ نَسَمُ بَنِيَّهِ فَأَخَذَ الْبَيْنَ

دیکھتا ہے تو روتا ہے تو اسے کہا کہ کیا اچھا نیک پیغمبر اور نیک بیٹا آیا میں نے کہا یہ کون ہے اسی جبرائیلؑ اسے
 کہا کہ آدمؑ ہے اور یہ لوگ جو اسکے دائیں بائیں ہیں یہ اسکی اولاد کی روحیں ہیں سوان میں سے ڈالے
 طرف والے بہشتی ہیں اور بائیں طرف والے دوزخی ہیں سو جب اپنے دائیں طرف دیکھتا ہے تو بہشت
 ہے اور جب بائیں طرف دیکھتا ہے تو روتا ہے یہ جبرائیلؑ مجھ کو لے چڑھا بیاتنگ کہ دو سکر آسمان کی پاس
 پہنچا تو جبرائیلؑ نے اسکی جو کدافرستی کر کہا کہ دروازہ کھول تو چوکیدار نے اسکو کہا جیسے کہ پہلے کہا تھا
 تو اسنے دروازہ کھولا تو اسنے نے کہا کہ حضرت ص نے ذکر کیا کہ آپ نے پایا آسمان فوق ادریسؑ کو اور موسےؑ کو اور
 عیسیٰؑ کو اور ابراہیمؑ کو اور نبین ثابت ہوا واسطہ میرے کہ سطح میں ملکین انکی یعنی حضرت ص نے کہ سنی پیغمبر
 کے واسطہ کوئی آسمان ملکین نہیں کیا لیکن حضرت ص نے ذکر کیا کہ آپ نے آدمؑ کو پہلے آسمان میں پایا
 اور ابراہیمؑ کو جیسے آسمان میں پایا اور کہا اسنے سو جب جبرائیلؑ ادریسؑ پر گزرا تو اسنے کہا کہ کیا اچھا
 نیک پیغمبر اور نیک بیٹا آیا میں نے کہا یہ کون ہے جبرائیلؑ نے کہا کہ یہ موسےؑ ہے یہ میں موسےؑ پر گزرا تو اسنے
 کہا کیا اچھا نیک پیغمبر اور نیک بیٹا آیا میں نے کہا یہ کون ہے جبرائیلؑ نے کہا کہ یہ موسےؑ ہے میں یہ میں موسےؑ
 پر گزرا تو اسنے کہا کیا نیک پیغمبر اور نیک بیٹا آیا میں نے کہا کہ یہ کون ہے جبرائیلؑ نے کہا کہ عیسیٰؑ
 ہیں یہ میں ابراہیمؑ پر گزرا تو اسنے کہا کہ کیا نیک پیغمبر اور نیک بیٹا آیا میں نے کہا یہ کون ہے جبرائیلؑ
 نے کہا یہ ابراہیمؑ ہیں حضرت ص نے فرمایا کہ یہ جبرائیلؑ مجھ کو لے چڑھا بیاتنگ کہ میں ایک بلند صاف مکان
 پر جا مگلا کہ میں سمین قلموں کی آوازیں سنتا تھا سو خدا تعالیٰ نے مجھ پر چاس نمازین فرض کیں یہ
 میں نماں کر اسکے ساتھ ہلٹ آیا بیاتنگ کہ میں موسےؑ پر گزرا تو موسےؑ نے کہا کہ خدا نے تیری ہمت
 پر کیا چیز فرض کی میں نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے ان پر چاس نمازین فرض کیں موسےؑ نے کہا سو ہلٹ جا اپنے
 رکچ پاس کہ مقرر تیری ہمت سے ہر روز چاس وقت کی نماز ہو سکے گی تو میں ہلٹ گیا اپنے رکچ پاس تو خدا
 تعالیٰ نے کچھ نمازین اتار ڈالیں یہ میں موسےؑ کو کھیرف ہلٹ آیا تو اسنے کہا کہ ہلٹ جا اپنے رکچ پاس
 میں نے ذکر کیا مثل اسکی تو خدا تعالیٰ نے کچھ نمازین اتار ڈالیں یہ میں موسےؑ کی طرف ہلٹ آیا تو اسنے
 ہی کہا تو میں نے یہ کام کیا تو خدا تعالیٰ نے کچھ نمازین اتار ڈالیں یہ میں موسےؑ کی طرف ہلٹ آیا
 اور اسکو خبر دی تو اسنے کہا کہ اپنے رکچ پاس ہلٹ جا کہ مقرر تیری ہمت اتنی طاقت نہیں کہتی یہ میں
 اپنے رکچ پاس ہلٹ گیا تو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ پانچ نمازین ہیں اور ان میں چاس نمازین کا ثواب ہے
 باقی نہیں بات میرے پاس یہ میں موسےؑ کی طرف ہلٹ آیا تو موسےؑ نے کہا کہ اپنے رکچ پاس ہلٹ
 جا تو میں نے کہا کہ میں اپنے رب سے شرمایا گیا یہ جبرائیلؑ بیاتنگ کہ مجھ کی سدرۃ المنتہیٰ جسے پل سرے کی سبزی

کے درخت کیس لایا تو چپایا اسکو کئی رنگوں نے میں نہیں جانتا وہ کیا تھی پہر میں بہت میں داخل کیا گیا تو نگاہ
 سینے دیکھا کہ اس میں موتیوں کے گنبد ہیں اور نگاہان اسکی مٹی شک ہے **ف** اس حدیث کی شرح اول نماز
 میں گنہ چکی ہے اور شاہد شاہد کیا ہے اسر ساتھ ترجمہ کے طرف اسچیز کے کہ واقع ہوا ہے اس میں کہ حضرت
 نے اویس کو جو تھے آسمان میں پایا اور وہ بلند جگہ ہے بغیر شک (فتح) باب قولہ اللہ عز وجل و
 لای عاید انھا هم ہود ابابہ اس بیت کو بیان میں کہ سبھا بنے طرف قوم عاد کے اونکا بہائی ہود **ف**
 اور ہود نوح علی اولاد سے ہوا اور سکا نام بہائی ہوا طر کہا کہ انکے قیدی میں سے تہا نہ کہ اونکا دینی سہا
 تہا و قولہ اذ انزلنا رقومہ بالاحقاف الی قولہ کذلک یخترے القوم للبحرین اور خدا ایتعالی
 نے فرمایا کہ جب ایا اسنے اپنی قوم کو زمین احقاف میں بقول تمک اسی طرح بدل دیتے ہیں ہم قوم گنہگاروں کو
ف مراد احقاف سے قوم عاد کے پہر کی جگہ ہے جہاں رہتے تھے اور انکے شہروں میں سب شہروں سے
 زیادہ تراندانی رہتی تھی اور وہاں بغیر بہت تہو سوجب ایتعالی نے اسپر عہد کیا تو انکو یہاں کرو یا فید عن
 عطاء و سکیمان عن عائشہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اس باب میں عطاء اور سلیمان نے
 عائشہ رض سے روایت کی ہے اسر حضرت صل اللہ علیہ وسلم سے و قولہ اللہ عز وجل و اقا عاد فاھلکوا
 بریض صر صر شہیدۃ عائشہ قال ابن عیینہ عنک عنک الخ ان سحر ہا علیکم سبعة لیل
 و ثمانیۃ ايام حسوما متتابعۃ فدرے القوم فیہا صرعی کا انہم اعجاز نخل خاویۃ
 اصولہا فھل نری کہم قرن باقیۃ بقیۃ یعنی اور خدا ایتعالی نے فرمایا کہ اسپر قوم عاد کی پس ہلاک ہوئی
 ساتھ ہوا سخت کے اور ابن عیینہ نے کہا کہ عائشہ کے معنے میں حد سے گزری خزان پر لینے اور نہیں بھلے تھے
 اس سو گر بقدر انگشتی کے **ف** اور ایک روایت میں ہے کہ نہیں اناری اللہ نے کچھ چیز ہوا سے مگر ساتھ
 کے فرشتے کے ہاتھ پر گردن عاد کے کہ پس تحقیق اجازت دی و اسطر اسکے بلاد سلطان کے پس کشری کی گئے
 خزان (فتح) سحر کیا اسکو اللہ تعالیٰ نے او پر انکے سات ات اور آٹھ دن حوما کے معنے میں بے در پے پہر
 تو دیکھے کہ دیکھنے والے اس قوم کو زمین پر گرے ہوئے جیسے وہ شہر میں کجور کی کہو کہلی کو کچھ ذکر تو نہیں کیا و
 کوئی انکا بقیہ بعضی رواف یہاں شاہد ہر طرف ہے کہ انکے قد بڑے بڑے تھے وہب بن منبہ نے کہا کہ
 ایک سپر قے کی طرح تھا اور بعض کہتے ہیں کہ اسکی لبنای بارہ ہاتھ کی تھی ابن کلبی نے کہا کہ ان میں سب سے
 چھوٹا تھا تہا کا تھا اور زیادہ تر داز سوا تہا کا تھا اور تفسیر میں ہے کہ ہوا مرد کو اٹھاتے تھے اور ہوا پر
 لے چڑھتے تھے پہر اسکو پینکدیتے تھے پس توڑ دیتے تھے سوا سکا پس باقی رہتا تھا بدن بغیر سر کے پس یہاں
 مراد ہے ساتھ قول اللہ تعالیٰ کے کا انہم اعجاز نخل خاویۃ (فتح) حکم ثنا محمد بن عرعمرۃ ثنا شجاع

عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لُعِنَتْ بِالصَّبَا وَأَهْلُكَتْ
عَاذُ بِاللَّهِ بَوْرٌ تَرْجَمُهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لُعِنَتْ نَضِيبَةُ بِنْتُ بَوْرٍ
كِ هُوَ اسے اور ہلاک ہوئی عادی کی قوم مجیم کی ہواسے **ف** اور وادہ ہوئی ہر صفت ہلاک کرنے والے کے ساتھ
ہوا کے وہ حدیث جو طبرانی نے ابن عباس وغیرہ سے روایت کی ہے کہ عین کہولی اللہ سے عادی ہوا
سے مگر جگہ انگوٹھی کی سونڈ سی وہ بنجل والوں پر سواٹھا یا دوسنے اذکو اور انکے مویشی کو اور مالوں کو
در بیان اہل انہدین کے یہ دیکھا اذکو تو ہون تو انہوں نے کہا کہ یہاں ہر مہینہ برسانے والا ہے پس اہل ہون
اونکو اور انکے پس ہلاک ہوئے تمام (رفحہ) وَقَالَ ابْنُ كُنَيْسٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَيْمٍ عَنْ ابْنِ
سَعِيدٍ عَنْ عَلِيٍّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ هَيْبَةَ فَسَمَّاهَا بَيْنَ الرَّبْعَةِ الْأَقْبَحِ بْنِ حَابِسٍ أَخْطَلِي
لَهُ الْجَاشِعِي وَعَيْنَةُ بْنُ بَدْرٍ الْفَزَارِيُّ وَذَيْلُ النَّظَائِرِ ثُمَّ أَحَدُ بَنِي بَهْكَانَ وَعَلَمَةُ بْنُ عَلَاتٍ
الْعَابِرِيُّ ثُمَّ أَحَدُ بَنِي كِلَابٍ فَتَصَوَّبَتْ فُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ فَقَالُوا لِيُطْعِمَ صَادِقُ أَهْلُ بَجَلٍ يَدْعَا
قَالَ لَهَا أَتَاكَ لَكُمْ قَاتِلُ رَجُلٍ عَائِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْهَيْنِ ثَانِي الْجَيْنِ كَتُ الْخَبَةِ حَلَاوِ
فَقَالَ لِي اللَّهُ يَأْخُذُ فَقَالَ مَنْ يُطِيعُ اللَّهَ إِذَا عَصَيْتُ أَبَا مُسْبِي اللَّهِ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَلَا تَمُوتُ
مَسَاكُهُ رَجُلٌ قَتَلَهُ أَحْسَبُ حَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَمَنْعَهُ قَتْلًا وَلِي قَالَ إِنَّ مِنْ ضِطِّي هَذَا أَوْ فِي
عَقِبِ هَذَا قَوْمًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُحَادِّثُونَ حَتَّى يَجُوهُمْ يَسْرُ قُوتٌ مِنَ الدِّينِ مُرْدُ السَّهْمِ مِنَ
الرَّيَّةِ يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدْعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ لَيْزِ أَنَا أَدْرَكُهُمْ لَا قَتْلَهُمْ قَتْلَ
عَادِ تَرْجَمُهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لُعِنَتْ نَضِيبَةُ بِنْتُ بَوْرٍ
وَاللَّهُ وَسَلَّمَ كَيْسَ كَبِيرٌ سَوَامِيْنَ سَبِيحًا تَوْحَضَتْ مَنَّهُ هَكَو جَارًا دَمِيونَ مَن تَقْسِيمَ كَيَا بِنِي اِقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ اِدْر
عَيْنِي بِن بَدْرًا وَرَزِي طَائِي اِدْر عَلَمَةُ بِن عَلَاتٍ كَيْ تَوْعَصِي هُوَ فُرَيْشٍ اِدْر نَصَارُ سَوَكْنِي لَكِي كَيْ تَوْحَضَتْ صَلَمَةُ خَدِ
وَالْوَلَدِ كَيْ تَوْعَصِي هُوَ فُرَيْشٍ اِدْر نَصَارُ سَوَكْنِي لَكِي كَيْ تَوْحَضَتْ صَلَمَةُ خَدِ
اِكِي دُكْهَرِي اَنَّهُوْنَ اَلَا مَوْنِي رَخَارُونِ اَلَا بَلَدُ مِشَالِي وَ اَلَا كُنْهِي وَ اَلَا هَرِي وَ اَلَا سَرْمَنْدِي اَلَا سَوِي هُوَ كَبِيرُ
مُحَمَّدٌ خَدَّاسِي دُرَيْغِي عَدَلُ كَرُو تَوْحَضَتْ صَلَمَةُ خَدِ فُرَيْشٍ اِدْر نَصَارُ سَوَكْنِي لَكِي كَيْ تَوْحَضَتْ صَلَمَةُ خَدِ
كُونِ كِي كَا خَدِ اِتْعَالِي نِي مَجْهُوزِيْنَ اَلَا نَوِيْشِيْنَ كِيَا هِيْ بِسِ تَم مَجْهُو كِيَا مِيْنَ بَنِيْنَ بَنَاتِيْ تَوَا كِيَا دَمِيْ نِيْ تَوْحَضَتْ
صَلَمَةُ سِيْ اِسْكَ بَارِ اَلْاَسِيْ كَا سَوَالِ كِيَا مِيْنَ كَمَا نِ كَرَا هُوْنَ كِيَا وَه خَالِدِ بِنِ اَلِيْدِيْهَا تَوْحَضَتْ صَلَمَةُ خَدِ اِسْكَ
مَارْنِيْ سِيْ مَنِيْ كِيَا بِرِ حَبِيْبِ مَرِ دِيْجِيْ دِيْكَرِ جَلَا كِيَا تَوْحَضَتْ صَلَمَةُ خَدِ فُرَيْشٍ اِدْر نَصَارُ سَوَكْنِي لَكِي كَيْ تَوْحَضَتْ صَلَمَةُ خَدِ
پیدا ہوگی کہ قرآن کو پڑھیں گے کہ انکے گلوں سے ہرگز نہ اترے گا یعنی دل میں قرآن کی تاثیر نہ ہوگی زبان

وہ پیغمبر تھا اور حاکم نے روایت کی ہے کہ حضرت ص نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ ذوالقرنین پیغمبر تھا یا نبین اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ذوالقرنین ایک مرد تھا تو خدا تعالیٰ نے اسکو اپنی قوم کی طرف بھیجا تو انہوں نے اسکو اسکے قرن پر لیا مارا کہ وہ مر گیا پھر خدا تعالیٰ نے زندہ کیا پھر انہوں نے اسکو اسکے قرن پر بار پھر خدا نے اسکو زندہ کیا اور بعض کہتے ہیں کہ فرشتہ تھا اور بعض کہتے ہیں کہ بادشاہ تھا اور یہی قول ہے اکثر کا اور یہ بھی اختلاف ہے کہ اسکا نام ذوالقرنین کیوں کہا گیا ایک وجہ اسکی وہ جو علی رضی اللہ عنہ سے گزری اور بعض کہتے ہیں سو حکم کہ مشرق اور مغرب میں پہنچا اور بعض کہتے ہیں کہ وہ مشرق اور مغرب کا مالک ہوا اور بعض کہتے ہیں کہ حقیقہ اسکے سر پر دوینگ تھے اور بعض کہتے ہیں کہ اسکے سر پر دو زلفین تھیں اور بعض کہتے ہیں سو حکم کہ اسکے سر کے دونوں کنارے تانبہ کے تھے اور بعض کہتے ہیں کہ اسکے تاج کے دو سینگ تھے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ روشنی اور اندھیری میں داخل ہوا اور بعض کہتے ہیں کہ اسکو دقت میں لوگوں کی دو قرن یعنی دو زمانے فہما ہوئے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ دو جہین بیان کرتے ہیں اور اسکا نام صعب ہے اور بعض اسکا کچھ اور نام کہتے ہیں اور یہی نے کہا کہ ظاہر روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دو میں ایک برابری کے دقت میں تھا اور دوسرے قریب نے عیسے علیہ السلام کے تھا اور جو قرآن میں مذکور ہے وہ پہلا ہے ساتھ دلیل اسچیز کے کہ حضرت ع کے ترجمہ میں مذکور ہے جس جگہ کہ جاری ہوا ہے ذکر اسکا بیچ قصہ موسیٰ علیہ السلام کے کہ حضرت ذوالقرنین کے اگلے فکر میں تھا اور تحقیق ثابت ہو چکا ہے قصہ حضرت کا ساتھ موسیٰ علیہ السلام کے اور یہ یقیناً معلوم ہے کہ موسیٰ علیہ السلام سے پہلے تہر اور بعض کہتے ہیں کہ اسکا نام ہرس ہو اور بعض کہتے ہیں کہ وہ افریدون ہے جو فارس میں بادشاہ ہو چکا ہے (فتح) اِلٰی قَوْلِهِ طَرِيقًا يَنْبَغِي سَبَاكِي مَعْنَى مِينَ اِلٰی قَوْلِهِ اَتُوْنِي زَبْرًا اَحْمَدًا وَاجِدْ هَا نَبْرَةً وَهِيَ الْقَطْمُ يَنْبَغِي طَلُو اسباب میں یہ آیت ہر گاس قول کے کہ لاؤ میرے پاس تختے لوہے کے اور زبر کا واحد زبرۃ ہے اور اس کے معنی میں ٹکڑے حتیٰ اذاساوی بَيْنَ الصَّدَقَيْنِ يُقَالُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْجَبَلَيْنِ یعنی ابن عباس سے روایت ہے کہ صدقین کے معنی میں دو پہاڑ یعنی یہاں تک کہ جب برابر کر دیا درمیان دو پہاڑوں کے والسادین الْجَبَلَيْنِ یعنی اور سید کے معنی میں دو پہاڑ خرچہ اَجَلِ یعنی خرچہ کا معنی ہر مزدوری و مراد اس آیت کی تفسیر سے نسل نسل تک خرچہ قَالَ اَنْفَعُوْا حَتّٰی اِذَا جَعَلْتُمْ نَارًا قَالَ اَتُوْنِي اَفْرِغْ عَلَيْكَ قِطْرًا اَصْبَتْ عَلَيْكَ قِطْرًا اِصْاصًا کہا ذوالقرنین نے کہ دھونکو یہاں تک کہ جب کر دیا اسکو آگ کہا لاؤ میرے پاس کے ڈالون اسپر گلیا تانا بارغ کے معنی میں ڈالون اور قطر کے معنی میں سیدہ دِقَالُ الْحَرْدِ وَيُقَالُ الضُّفْرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِحَاسٍ یعنی اور بعض کہتے ہیں کہ لوہا اور بعض کہتے ہیں کہ تیل اور ابن عباس نے کہا کہ تانا فَمَا اسْعَطَا عَوَا اَن يُّظْهِرُوْهُ يَخْلُوْهُ يَنْبَغِي بَطْنُ وَاكْ مَعْنَى مِينَ ياجوج ماجوج اسپر چڑھ نہ سکے

اِسْتَطَاعَ اِسْتَفْعَلَ مِنْ طَعْتُ لَهْ قُلْنَا لَكَ فِیْ اِسْطَاعٍ لِّیُطْعِمَ یَعْنِیْ طَعْلًا یَطْعَمُ بِابْتِغَالٍ سَهْلٍ
 شَتَّعَ سَطَعَتْ یَعْنِیْ جَوَافُ وَاوِیْ ہے مانند قلت کے پر حجب کہو باب تفعّل میں نقل کیا تو اِسْتَطَاعَ ہوا پر
 تحفیف کے واسطے ت کو ذکریا اور سکی حرکت نقل کر کے ہنرے کو دی ہیں اسی طرح تہی لفظی اِسْطَاعَ کے ہنرے کو
 اور سَطَعِ کی یا کو و قَالَ بَعْضُهُمْ اِسْتَطَاعَ لِّیُطْعِمَ اور کہا بعضوں نے اِسْتَطَاعَ سَطَعِ ساتھ ت کے صنی
 اور مضارع میں وَمَا اِسْتَطَاعُوا اَلْقَبَا قَالَ هَذَا رَحْمَةً مِنْ رَبِّیْ وَكَادَ اَحْبَاؤُهُ وَعَدُوُّ رَبِّیْ جَعَلُوْهُ
 دُكَاۡءَ اَلْزُقَاۡ بِالْاَرْضِ وَكَادُوْهُمَّا لَا سَنَامَ لَهَا وَالدَّ لَکَ الدُّمْنُ اِنَّا رَضِیْنَا لَهٗ حَتّٰی صَبَّحَ
 مِنَ الْاَرْضِ وَتَلَبَّلَ لَیْنًا مَّا سَکَ سَمِیْنُ سَوَاحِیْہَا اوسنے یہ کہنے سے ہر عرب کی ہر عربیہ دیکھا وعدہ میر
 رب کا تو را دیکھا اسکو دکر یعنی۔ برابر کرے گا اسکو ساتھ زمین کے اور کہتے ہیں کہ اوٹنی دکا ہے یعنی اہلی کوٹان
 نہیں اور دکا کہ بن الارض کے ہی ہی معنی میں یعنی برابر زمین یہاں تک کہ ہمارا در برابر ہو اور ہے وعدہ میرے
 کا یا و تَلَبَّلْنَا بَعْضُهُمْ یَوْمَئِذٍ یَتَوَجَّہُ فِیْ بَعْضٍ یَعْنِیْ اور جھوڑ دینگے ہم اسدن خلق کو ایک سرے میں تتر
 اِسْتِ اِذَا فُتِحَتْ یَا جُوحُجَّہُ وَمَا جُوحُجَّہُ وَهُمْ مِنْ کُلِّ حَرَبٍ یَّتَسَلَّوْنَ یَعْنِیْ یہاں تک جب کہوے جا دینگے
 یا جوح اور باجوح اور وہ ہر زمین اپنی سے دوڑتے ہونگے قَالَ قَتَادَةُ حَدَّثَ اَلْکُتُبِہُ یَعْنِیْ اور کہا قتاہ نے کہ
 حدیث کے معنی میں میل ریت کا ف قتاہ سے اس آیت کی تفسیر میں روایت ہو کہ یا جوح باجوح ہر تیلے ریت کے سے دور
 ہونگے اور یا جوح باجوح دو قومین میں یا فث بن نوح کی ولادت سے اور حاکم وغیرہ نے حدیفہ سے مرفوع روایت ہے
 کہ یا جوح ایک سمت اور باجوح ایک سمت ہر ہر امت چار چار لاکھ رہے نہیں ت کوئی ان میں سے یہاں تک کہ کہتے
 ہے ہر امر کو اپنی مشیت سے سب مہتیار اور تہاے ہوئے جب تک کہ بن لو کسی چیز پر نہیں گذرتے مگر کہ اسکو کہا
 جاتے ہیں اور جو ان میں رہتا ہے اسکو کہا جاتے ہیں اور ایک آیت میں ہے کہ یَعْنِیْ اُنْ تِیْنِ سے اللہ کے ساتھ
 ایمان لائے نو چور دیا اونکو ذوالقرنین نے جبکہ بنا کی اُسے دیوار ارمنیہ میں پس اس پر اسکا نام ترک کہا
 گیا (رفعت) دَنَّ اَنَّ رَجُلًا لِّلنَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ رَا کَیْتُ السَّکْدَ مِثْلَ الْبُرْدِ الْمُحْبَسِ قَالَ رَا کَیْتُ
 اور ایک مرد نے حضرت ص سے کہا کہ دیکھا ہے میں نے دیوار ذوالقرنین کو مانند چادر چار خانہ کی ایک داری
 سرخ اور ایک سیاہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک تو نے اسکو دیکھا ہے حَلَّ مَتَا یَخْتَمِہُ اَبْنُ بَلْکِیْنُ ثَنَا اَللّٰہُ عَنْ
 حَقِیْلٍ عَنْ اَبْنِ نَمِہَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ رَسُوْلَ رَبِّہٖ یَنْتَ اِنِّیْ سَمِعَہٗ حَلَّہٗ ثَنَا عَنْ اُمِّ حَبِیْبَہٗ یَنْتَ اِنِّیْ
 سَمِعْتُ عَنْ رَسُوْلِ رَبِّہٖ یَنْتَ اِنِّیْ سَمِعْتُ عَنْ رَسُوْلِ رَبِّہٖ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ حَلَّ عَلَیْہَا فَرَعَا یَقُوْلُ اَللّٰہُ اِلَّا اللّٰہُ وَیَلَّ
 اَللّٰہُ مِنْ شَیْءٍ قَلْبًا قَتَبَ فِیْہِ الْیَوْمَ یَا جُوحُجَّہُ وَمَا جُوحُجَّہُ مِثْلُ ہٰذِہٖ وَحَلَّ بِاصْبَعِہِ الْاِصْبَاحُ وَالْقَلْبُ یَلَّہَا
 فَقَالَتْ رَسُوْلُ رَبِّہٖ یَنْتَ یَحْمِلُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَهْلُکَ وَفِیْنَا الصَّاحِحُوْنَ قَالَ لَمْ رَا کَشَّ الْحَبَّ تَرْجَمَ

از کائنات و بعد
 از کائنات و بعد

۸۶

[illegible]

اوکو چھڑا تو میں کہو گا جیسے نیک بندہ عیسیٰ نے کہا کہ میں اپنے نگہبان تھا جب تک ان میں مال الغزیاں تکمیل تک
 اور مقصود اس سے قول حضرت کا ہے کہ سب پہلے ابراہیم کو کپڑا پہنا یا جاوے گا اور کہتے ہیں کہ حکمت یہ ہے
 ابراہیم کے پہننے کے بعد کہ آگ میں ننگے ڈالے گئے تھے اور بعض کہتے ہیں پہلے کپڑا ڈال دیا گیا پھر آگ میں
 لازم آتا خصوصیت ابراہیم سے ساتھ اسکی فضیلت دینی اسکی ہمارے حضرت صلوات اللہ علیہ وسلم پر پہلے اسکی
 مغضول کہی ممتاز ہوتا ہے ساتھ ایک چیز کے کہ خاص ہوتی ہے ساتھ اسکے اور نہیں لازم آتی اس فضیلت
 مطلق اور ممکن ہے کہ کہا جاوے کہ حضرت ابراہیم داخل نہیں ہوتے برابر اسکے کہ شکم اپنے خطاب کے عموم میں داخل
 نہیں ہوتا اور ابراہیم کے واسطے اور بھی کئی چیزیں ہیں جو پہلے انہوں نے کی ہیں ایک ان میں سے یہ
 کہ پہلے انہوں نے ہماذاری کی اور لیکن بالترتیب اور خدمت کیا اور سفید بال دیکھے اور سوائے اسکے (فقہ) حاکم ثناء اسمعيل
 ابن عبد اللہ حکم ثناء اخي عبد الحميد عن ابن ابي ذئب عن سويد بن المغيرة عن ابن ابي هريرة عن
 النبي صلى الله عليه وسلم قال خطب ابراهيم اباؤ اذركوه الائمة وكله وجه اذركوه وعنه فيقول
 ابراهيم اكل لكم لا تصنع فيقول ابوؤ قالكم لا اوصيك فيقول ابراهيم يارب اناك وعلمني
 الاخر في يوم يبعثون فاي خير في اخي من ابي لا بعد فيقول الله ان حق من ائمتنا على الكافرين
 ثم يقال يا ابراهيم ما تحب من جنتك فينظر فاذا هو يدنخ متكلم فيقول خذ بقواي فيك في النار
 ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلوات اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں حضرت ابراہیمؑ اپنے بائیں
 سے ملین گئے اوصال میں کہ اسکے منہ پر سیاہی اور دغبار بڑی ہے تو کہیں گے کہ میں نے تجھے کہا تھا کہ میرا کہنا
 لینے بت پرستی نہ کرتوں نے نہ مانا تو اٹھنا باب کھلے گا کہ میں آج تمہارا کہنا مانو گا تو ابراہیمؑ جوابی میں عرض کریں
 کہ اے میری رب تجھے مجھے وعدہ کیا ہے کہ میں تم کو قیامت میں سوا کر دوں گا اور اس سوزیادہ کون سوائی ہے کہ
 میرے باپ کا یہ حال ہے جو مرتے سے دور ہے تو خدا تعالیٰ فرمائے گا کہ میں بہشت کو کا دوں پھر حرام کر چکا لینے
 ممکن نہیں کہ دوزخ سے نکلے پھر حضرت ابراہیمؑ کو حکم ہوگا کہ اپنے پاؤں کے تلے دیکھو تو دیکھیں گے کہ آذر
 خاں آلودہ نقار ہوگا ہر فرشتے اسکے پاؤں کو بڑھ کر دوزخ میں ڈال دیں گے یعنی تبدیل صورت سے عار و
 ہوی و اسکی شرح آئندہ آوے گی حد ثنا یحییٰ بن سلیمان بن ابی ابراہیم وہب أخبرنی عن عمر بن الخطاب
 حد ثنا عن كريب بن ابي عتبة عن ابن عباس قال دخل النبي صلى الله عليه وسلم البيت
 فوجد فيه صورة ابراهيم وصورة تریم فقال انا هم فقد سمعوا ان الملائكة لا تدخل
 بيتا فيه صورة هذا ابراهيم مصدقا لما لا ينقسم ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلوات
 اللہ علیہ وسلم خانے کے دو میں داخل ہوئے سوا میں ابراہیمؑ اور حرم کی صورت بائیں سو فرمایا کہ یہ فرشتے ہیں کہ

وہ طہری کیا باوج اور باجوح کم میں جو تم گہرے ہو حضرت م نے فرمایا کہ یہ سبکی قسم ہے جس کے قابو میں میری جان ہے کہ
البتہ میں اسکی امید رکھتا ہوں کہ تم لوگ مجھے بہت محبت دینے لگے ہو تمہاری ہمتیوں کی جو تمہاری ہمتیوں کی راوی کہتا ہے تو ہم اصحاب علیہ
الکبر کا یہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اسکی امید رکھتا ہوں کہ تم بہشتیوں کی تمہاری ہو گے تو مجھے امید الیکبر
کہا یہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اسکی امید رکھتا ہوں کہ تم تمام بہشتیوں کے آدمی ہو گے تو
مجھے امید الیکبر کہا فرمایا کہ نہیں تم لوگوں میں مگر جسے کالا بال سفید میں کی کہاں میں یا جیسے سفید بال سیاہ میں کی کہاں
میں **ف** اسکی شرح رفاقی میں اوکی اور غرض اس سے آجکے کرایا جوح باجوح کا ہے اور شاہ ہے طرف کثرت انہی
کی اور یہ کہ یہ بہت نسبت ان کے عشرہ کے عشرہ کا عشرہ ہے اور یہ کہ باجوح باجوح آدمی کی اولاد سے میں وہ طہر و کرنے کے
ان کے مخالف پر رفیع رہا **ب** قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا وَقَوْلُهُ إِنَّ جَاءَ إِيَّاهُمْ كَانَتْ
قَائِلًا لِلَّهِ وَقَوْلُهُ حِينَ ذَكَرُوا إِبْرَاهِيمَ إِذْ آوَاهُ حَيْكُمُ وَقَالَ أَبُو مَسِيرَةَ الرَّحْمَنُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ بَابِ
قول اللہ تعالیٰ کے کہ پڑا خدا میٹھے نے برابر ہم کو دوست اور خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ برابر ہم ایک است تھا فرما نہ دار و طہر
اللہ تعالیٰ کے اور خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ مقرر برابر ہم البتہ اوہ علیم ہے ابو مسیرہ نے کہا کہ اوہ کے معنی نبی است
رحمہ والہ حبشہ کی زبان میں **ف** اور شاہد شاہد کیا ہے بخاری نے ساتھ ان تینوں کے طرف ثنا اللہ تعالیٰ
کی اوپر برابر ہم کے اور غلیل غلت سے شفق اور وہ صداقت اور محبت سے جو دل میں دخل ہوتی ہے پس حق ہی ہے
وزیان اسکے اور یہ غیر ہے نسبت ہمیر کے کہ برابر ہم س کے ل میں ہر اللہ تعالیٰ کی محبت سے اور ابرہہ اطلاق
اسکا یہ حق اسکے یہ طور تقابل کے ہوا برابر ہم آفر کا بیٹا ہے رفیع **ح** حَاكُمَا تَنَاجَىٰ بَيْنَ كَتَبَيْنِ تَنَاسُفَيْنِ
تَنَاقُضَيْنِ التَّنَاقُضُ نَحْوُ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ أَرَاهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
أَتَكُونُ مُحْصِرُونَ حَقَّاءَ عَمْرَأَةٍ عَمْرَأَةٌ قَرَأَتْ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ حَلَّتْ تَعْبُدُهُ وَعَدَّ أَعْلَمْنَا إِنَّا كُنَّا
فَاعِلِينَ وَأَوَّلُ مَنْ تَكْسَى يَوْمَ الْفِتْنَةِ إِبْرَاهِيمُ وَإِنْ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِي يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتُ الشَّامِ
فَأَقُولُ أَصْحَابِي أَصْحَابِي يَقُولُ لَكُمْ لَمْ يَزَلُوا اسْتَدْبَرُوا عَنَّا أَعْقَابَهُمْ مِنْذُ قَارَعْتَهُمْ فَأَقُولُ
لَكُمْ قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ نَهَيْدًا أَمَّا دُمْتُ فِيهِمْ لِي قَوْلُهُ الْخَضِرُ يُزَالِحُكُمْ تَرْجُمُهُ
ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر تم حشر کیے جاؤ گے نئے پیر نئے بن
بے ختنہ ہونے پر ہر بی حضرت م نے یہ آیت جیسے پیدا کیا مجھے پہلی بار ہر اسکو دوسرا دیکھو وعدہ لازم ہو چکا
ہم پر تحقیق ہم میں کرنے والی یہ کام اور قیامت کے دن اول دل برابر ہم کو کثیر اپنا یا جا دیکھا اور ہر کہ
لوگوں کو میرے یاروں سے بائیں طرف کہیں یا جا دیکھا لینے دوزخ کی طرف کہ وہ بائیں ہے تو میں کہوں گا کہ
ہم میرے ساتھی ہیں میرے ساتھی ہیں تو وہ کہیں جو والا کہہ گا کہ ہمیشہ رہے یہ تمہاری ایڑیوں پر جب سے تولیے

اور کو چوڑا تو میں کہو گا جیسے نیکند و عیسے نے کہا کہ میں اپنے نگہبان تھا جب تک ان میں مالغزیزہ الحکیمہ تک ف
اور مقصود اس سے قول حضرت م کا ہے کہ سب سے پہلے ابراہیم کو کو کچر اپنا یا جاوے گا اور کہتے ہیں کہ حکمت یہ ہے
ابراہیم کے یہ کہ وہ آگ میں ننگے ڈالے گئے تھے اور بعض کہتے ہیں سو سطر کہ اول اس نے پانچا سہ پہنا اور نیز
لازم آتا خصوصیت ابراہیم سے ساتھ اسکی فضیلت دینی اسکی ہمارے حضرت صلوات اللہ علیہ آدہ وسلم پر سو سطر کہ
مغضول کہی متنازعہ ہوتا ہے ساتھ ایک چیز کے کہ خاص ہوتی ہے ساتھ دوسرے اور نہیں لازم آتی اس فضیلت
مطلق اور ممکن ہے کہ کہا جاوے کہ حضرت امین اصل نہیں ہوتے برابر اس کے کہ شکم اپنے خطاب کے عموم میں داخل
نہیں ہوتا اور ابراہیم کے دوسرے اور بھی کئی چیزیں ہیں جو پہلے پہل انہوں نے کی ہیں ایک ان میں سے یہ
کہ پہلا انہوں نے ہماذاری کی اور کئی اور کئی اور وقت نہ کیا اور سفید بال دیکھے اور سوائے اسکے (فتح) حَلَّ ثَنَا اسْمَاعِيلُ
ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَخِي عَبْدُ الْحَمِيدُ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَرْبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مَعْلُوفٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقِيَ اِبْرَاهِيمَ اَبَاهُ اَذْرَبُوهُ الْعِلْمَ وَهَلَا وَجْهٌ اَذْرَقَتْ وَغَبَةٌ فَيَقُولُ
اِبْرَاهِيمُ اَكْمَرُ اَقْلُ لَكَ لَا تَقْصِفُ فَيَقُولُ اَبُوهُ قَالِيَوْمَ لَا اُحْصِيكَ فَيَقُولُ اِبْرَاهِيمُ يَا رَبِّ اِنَّكَ وَعَدُكَ
اَلَا تُخَيِّرُنِي يَوْمَ يُعْجَلُونَ كَأَيِّ خَيْرٍ اَخْرَجَنِي مِنْ اِيٍّ لَا يَجِدُ فَيَقُولُ اللَّهُ اِنْ حَسْبُ مَا اُخْجَنَتْ عَلَى الْكَافِرِينَ
ثُمَّ يَقَالُ يَا اِبْرَاهِيمُ مَا مَنَعَكَ حَلْيَكَ فَيَنْظُرُ فَاَدَا هُوَ بِدِيْنِهِ مَتَلَطَّ فَيَقُوْنُ خَدُّ يَقُوْا عِيْدًا فَيَلْقَى فِي النَّارِ
ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلوات اللہ علیہ آدہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں حضرت ابراہیم م اپنے باپ
سے ملین گئے اس حال میں کہ اسکے منہ پر سیاہی اور گرد غبار بڑی ہے تو کہیں گے کہ میں نے تجھے کہا تھا کہ سر کہاں
لینے بت پرستی نہ کرتے نہ مانا تو ادا کیا باپ کہ گیا کہ میں آج تمہارا کہنا مانو گا تو ابراہیم م جناب الہی میں عرض کرتا
کہ اسے میری رستہ تونے مجھے عدہ کیا ہے کہ میں تم کو قیامت میں سوا نہ کروں گا اور اس سو زیادہ کون سوائی ہے کہ
میرے باپ کا یہ حال ہے جو رحمت سے دور ہے تو خدا تعالیٰ فرمایا کہ میں بہت کو کافروں پر حرام کر چکا یعنی
مکن نہیں کہ دوزخ سے نکلے بہ حضرت ابراہیم م کو حکم ہو گا کہ اپنے پاؤں کے تلے دیکھو تو دیکھیں گے کہ آذر
خاک آلودہ کفار ہو گا ہر فرشتے اسکے پاؤں کو بکڑ کر دوزخ میں ڈال دیں گے یعنی تبدیل صورت سے عار و
ہوئی و اسکی شرح آئندہ آویگی حَلَّ ثَنَا اسْمَاعِيلُ ابْنُ سُلَيْمَانَ نَحْيَانُ وَهَبُ أَخْبَرَنِي عَنْ عَمْرِو بْنِ كَيْسَانَ
حَدَّثَنَا عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَيْتُ
فَوَجَدَ فِيْهِ صُوْرَةَ اِبْرَاهِيْمَ وَصُوْرَةَ تَرْيَمَ فَقَالَ اَتَاَهُمْ فَقَدْ سَمِعُوا اَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ
بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةُ هَذَا اِنَّ اِيْهُمْ مَصُوْرًا فَمَا لَكَ بِسْتَقِيْمٍ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلوات
اللہ علیہ آدہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے دوزخ میں داخل ہو کر دیکھا کہ ابراہیم م اور ترمیم کی صورت پاوی سو فرمایا کہ ابراہیم فرشتے ہیں و

سچ چکے ہیں کہ مہر فرشتے نہیں داخل ہوتے اس گہر میں جس میں جاندار کی تصویر ہو یہ صورت ابراہیم کی ہے
 کہ کیا ہے وطلو اسکے تیز دن سے فال نیا ہے سینو فال کا تیر اسکے ماتہ میں رہا ہے باوجودیکہ قائل میں
 ساتھ پیغمبری اسکی کے اور معصوم ہونے اسکو کے اس فعل بدر سے **ف** اس حدیث کی شرح ہی آئندہ آویگی
حک **لَمَّا رَأَوْا هَيْمُ بْنُ مُوسَى تَنَاهَاهُمْ عَنْ مَعْرِضِ يُوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَوْا أَصْحَابَ الْبَيْتِ لَمْ يَدْخُلْ حَتَّى اسْمَعُوا قَصِيحَتَ وَرَأَى ابْنُ عَبَّاسٍ
 وَاسْمَعِلَ بَانِدَ يَوْمَ الْأَرْكَامِ فَقَالَ قَاتِلْتُمُ اللَّهَ وَاللَّهِ إِنَّ اسْتَشْمَاءَ لَا أَرْكَامَ قَطُّ تَرَجَمَ ابْنُ عَبَّاسٍ رِ
 سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خانے کے چوبیس سو تین دیکھیں تو اسکے اندر داخل نہ ہو کر بیات تک
 انکے ٹہلنے کا حکم کیا پس شاکی گئیں اور دیکھا ابراہیم اور اسمعیل کی صورت کو کہ انکے ماتہ میں فال کے تیر ہے سو
 فرمایا کہ لعنت کرے انکو تو قسم ہے اللہ کی کہ انہوں نے کسی تیز دن سے فال نہیں کی کسی قسمت طلب نہیں
 کی **حک** **لَمَّا رَأَوْا هَيْمُ بْنُ مُوسَى تَنَاهَاهُمْ عَنْ مَعْرِضِ يُوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَوْا أَصْحَابَ الْبَيْتِ لَمْ يَدْخُلْ حَتَّى اسْمَعُوا قَصِيحَتَ وَرَأَى ابْنُ عَبَّاسٍ
 وَاسْمَعِلَ بَانِدَ يَوْمَ الْأَرْكَامِ فَقَالَ قَاتِلْتُمُ اللَّهَ وَاللَّهِ إِنَّ اسْتَشْمَاءَ لَا أَرْكَامَ قَطُّ تَرَجَمَ ابْنُ عَبَّاسٍ رِ
 سے روایت ہے کہ کسی نے کہا یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے بزرگ تر لوگوں سے فرمایا ان میں زیادہ ڈرنے والا
 خدا تعالیٰ سے تو صحابہ نے کہا ہم آپ سے یہ نہیں پوچھتے حضرت نے فرمایا پس بے ہمتی اللہ کے پیغمبر
 کے بیٹے پیغمبر کے پوچھنے پیغمبر کے پڑوتے یعنی پس بی شرافت اور خاندانی بزرگی اونکی سوا سے اور کسی کو
 حاصل نہیں کہ انکی چار شیت تک برابر پیغمبر ہوتے آئے میں صوبہ نے کہا ہم آپ سے یہ نہیں پوچھتے حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم مجھے عرب کہاؤں کا حال پوچھتے ہو کہ ان میں بہتر خاندان کون ہے
 فرمایا جو ان لوگوں میں کفر کی حالت میں بہتر تھی ہی لوگ اسلام کی حالت میں ہی افضل میں مہوت کہ دین
 میں ہشیار ہو جاویں یعنی شرافت ذاتی اور بزرگی خاندانی بکبدن ویداری بخدا کے نزدیک کچھ حقیقت
 نہیں **ف** اس کی شرح ہی آئندہ آویگی **حک** **لَمَّا رَأَوْا هَيْمُ بْنُ مُوسَى تَنَاهَاهُمْ عَنْ مَعْرِضِ يُوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَوْا أَصْحَابَ الْبَيْتِ لَمْ يَدْخُلْ حَتَّى اسْمَعُوا قَصِيحَتَ وَرَأَى ابْنُ عَبَّاسٍ
 وَاسْمَعِلَ بَانِدَ يَوْمَ الْأَرْكَامِ فَقَالَ قَاتِلْتُمُ اللَّهَ وَاللَّهِ إِنَّ اسْتَشْمَاءَ لَا أَرْكَامَ قَطُّ تَرَجَمَ ابْنُ عَبَّاسٍ رِ
 سے روایت ہے کہ کسی نے کہا یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے بزرگ تر لوگوں سے فرمایا ان میں زیادہ ڈرنے والا
 خدا تعالیٰ سے تو صحابہ نے کہا ہم آپ سے یہ نہیں پوچھتے حضرت نے فرمایا پس بے ہمتی اللہ کے پیغمبر
 کے بیٹے پیغمبر کے پوچھنے پیغمبر کے پڑوتے یعنی پس بی شرافت اور خاندانی بزرگی اونکی سوا سے اور کسی کو
 حاصل نہیں کہ انکی چار شیت تک برابر پیغمبر ہوتے آئے میں صوبہ نے کہا ہم آپ سے یہ نہیں پوچھتے حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم مجھے عرب کہاؤں کا حال پوچھتے ہو کہ ان میں بہتر خاندان کون ہے
 فرمایا جو ان لوگوں میں کفر کی حالت میں بہتر تھی ہی لوگ اسلام کی حالت میں ہی افضل میں مہوت کہ دین
 میں ہشیار ہو جاویں یعنی شرافت ذاتی اور بزرگی خاندانی بکبدن ویداری بخدا کے نزدیک کچھ حقیقت
 نہیں **ف** اس کی شرح ہی آئندہ آویگی **حک** **لَمَّا رَأَوْا هَيْمُ بْنُ مُوسَى تَنَاهَاهُمْ عَنْ مَعْرِضِ يُوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَوْا أَصْحَابَ الْبَيْتِ لَمْ يَدْخُلْ حَتَّى اسْمَعُوا قَصِيحَتَ وَرَأَى ابْنُ عَبَّاسٍ
 وَاسْمَعِلَ بَانِدَ يَوْمَ الْأَرْكَامِ فَقَالَ قَاتِلْتُمُ اللَّهَ وَاللَّهِ إِنَّ اسْتَشْمَاءَ لَا أَرْكَامَ قَطُّ تَرَجَمَ ابْنُ عَبَّاسٍ رِ********

لہ غیر
 کورالے
 مشرذکر

نہیں
 پوچھتے

۵ پیغمبر ابراہیم
 اور اسمعیل
 ۱۳

سب سے اودھ مقرر وہ ابراہیمؑ ہے۔ حکم ثنا بیان بن عمرو ثنا النضر انا ابن عون عن مجاہد کہ انا سمع
ابن عباسؓ یدکر وہ اللہ جل جلالہ بکرم و بکرم بین عینیکہ کافر و اذک و قال کم اجمعہ و لکنہ قال انا
ابراہیمؑ کا نظر فرما کر صلی اللہ علیہ وسلم و انا موصی محمدؐ ادم علی الجمل احمر مخطوم مخلبہ کافر اناظر الیک
الحمل کفی الوادی یبکی ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے اور گوئی اسکے اطراف جاکر ذکر کیا کہ یہی دولین انکوں
کے درمیان لکھا ہے کافر یا کف رابن عباسؓ نے کہا کہ میں نے سکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ سنا لیکن
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیمؑ کی پس دیکھو طرف اپنے ساتھی کی یعنی ابراہیمؑ کی صورت
میری صورت کے مشابہ تر ہے اور ابراہیمؑ سے عیسٰیؑ گندم گون کہنا لے بال لاسے سوار ہے سرخ اونٹ پر جو خلیل
والا گیا ہے کہ جو رکی کہاں سے جیسے میں سکو دیکھتا ہوں کہ نالے میں دتر لکھتا ہے ہوا ف اسکی پوری
سرخ تہنہ اوکی اور عرض اس سے آپکا یہ قول ہے کہ ابراہیمؑ دیکھو طرف ساتھی اپنے کی اور اشارہ کیا ساتھ
اسکے طرف ذات اپنی کے پس تحقیق حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام سے بہت مشابہ ہیں حکم ثنا قتیبہ بن
سعیف حکم ثنا معیقہ بن عبد الرحمن القس فی عن ابی الزناد عن الاعمش عن ابی ہریرہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ ابن ابراہیمؑ صلی اللہ علیہ وسلم و مویہ بن
سنانہ بالقدیم قال قال عبد الرحمن بن اسحق عن ابی الزناد و رابعہ عن عبد بن عوف عن ابی ہریرہ و رواہ
محمّد بن عمرو عن ابی سلمہ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنا
نقشہ کیا ابراہیمؑ نے ساتھ قدم کے حالانکہ وہ آبی برس کے تھے ف اس میں اختلاف ہے کہ قدم سے کیا
مراد ہے پس بعض کہتے ہیں کہ مکان کا نام ہے اور بعض کہتے ہیں کہ قدم سے مراد بولا ہے لو گئے یعنی تیشہ
اور یہی خیاریات راجع ہے پس تحقیق ابویہ نے روایت کی ہے کہ ابراہیمؑ کو آغستہ کا حکم ہوا تو اونہوں نے
ابو لی سے اپنا نقشہ کیا تو وہ راجع نے اوکو فرمایا کہ تو نے جلدی کی سیلے اس کے کہ میں تمکو حکم کروں مکی کسی سے
تو ابراہیمؑ نے کہا کہ اے میرے رب مجھے برا جانا کہ تیرے حکم میں (نعم) حکم ثنا ابوالیمان ثنا شعبہ ثنا
ابو الزناد و قال بالقدیم محققہ ترجمہ ابو الزناد نے کہا کہ لفظ قدم تنفیض کا ساتھ ہی بیٹے وال پر تشبیہ نہیں
حکم ثنا سعید بن یزید الرضی عن ابی ہریرہ و عقب اخبر بنی جریڈ بن حازم عن ابی یوسف عن
محمد بن ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کم یکن ابراہیمؑ کہ ثلثا ح
و ثلثا محمد بن محبوب ثنا حماد بن زید عن ابی یوسف عن محمد بن ابی ہریرہ قال کم یکن
ابراہیمؑ الا ثلثا کذا بات ثلثین منہن فی ذات اللہ قولہ ان سقیم و قولہ بل فعلا لکرم
و قال بینا ہودات یوم و ہارۃ اذ انی علی جبار من الجبارۃ فیصل لذلک ہما حلا معہ

میری بہن سے یہ کہ میری دینی بہن ہے اور اربع عقل نے کہا کہ دلالت عقل کا پیرتی ہے ظاہر اطلاق کذب کو اور پر ابھیم
اور یہ سو سطر کہ عقل نقین کرتی ہے ساتھ اسکے کہ رسول لائق ہے کہ موثوق بہ ہوتا کہ معلوم ہو صدق ابھیر کا کہ لایا ہے
اسکو اللہ سے اور نہیں اعتماد ہے باوجود تجویز جہوٹ کے اور اسکے پس سطح ہے باوجود کذب کے اس سے اور سو اسکے
اسکے نہیں کہ اطلاق کیا گیا ہے اور اسکے وہ سطر ہونے اسکے کے صورت جہوٹ کی نزدیک سامع کے اور بر تقدیر
اور اسکے پس نہیں صادر ہوا یا بر ابھیم سے یعنی اطلاق کذب کا اور پر اسکے مگر یہ حالت شدت خوف کے وہ سطر بلند
ہونے درج اسکے کے نہیں تو پس کذب ایسی جگہوں میں جائز ہے اور کبھی وہ جب ہوتا ہے وہ سطر اٹھانے اخف
و دضر رون کے وہ سطر دفع کرنے بڑے خطر کے اور ایسا نام کہنا اسکا جہوٹ پس ہم اور نہیں کہ وہ مذمت کیے جاتے
ہیں پس تحقیق کذب اگرچہ نتیجہ یہ کہ لیکن جگہوں اچھا ہوتا ہے اور یہ جگہ ان میں سے اور یہ جو کہا کہ وہ خدا کے مقدس میں
تو خاص کیا انکو ساتھ اسکے سو سطر کہ قصہ سارہ کا اگرچہ وہ ہی خدا کے مقدس میں تھا لیکن وہ بغل گیر ہے اپنی جان
کے خط کو اور اپنے نفع کو بخلاف باقی دونوں کے کہ وہ محض خدا کے مقدس میں تھیں اور نام اس ظالم کا عمر دہتا اور وہ صبر
کا پادشاہ تھا اور بعض کہتے ہیں کہ وہ خفا کا بہا بی نحو ملکوں مالک ہوا تھا اور کتاب تیان میں ہے کہ جس نے کہا تھا
کہ یہاں ایک ہے اسکے ساتھ ایک سنائیت خوب صورت ہے وہ ایک دہتا جس سے ابراہیمؑ گہوٹوں فریاد کرتے تھے تو
اُسے پادشاہ کے نزدیک اسکی خلی کہا لی اور یہ ہی اُسے پادشاہ سے کہا تھا کہ میں نے سارہ کو چکی پیستے دیکھا ہے اور
یہی سبب ہے کہ پادشاہ نے اسکو خدمت کو وہ سطر ماجرہ دی اخیر میں اور کہا کہ یہ اسکے لائق نہیں کہ اپنی خدمت
آپ کرے اور کہتے ہیں کہ سارہ کے والد کا نام ماران تھا اور وہ حران کا پادشاہ تھا اور جب ابراہیمؑ نے اس سے
نکاح کیا تو اپنے وطن سے ہجرت کی اور بعض نے کہتے ہیں کہ وہ انکے چچا کی بیٹی تھی اور یہ جواب ابراہیمؑ نے اس کو کہا کہ تو
کہو کہ میں ابلی بن ہوں تو سو سطر کہتے ہیں کہ اس ظالم کا یہ دستور تھا کہ خاندان کو مار ڈالتا تھا اور یہاں گونا گونا تھا اور
یہ جو کہا کہ میرے اور میرے سوا زمین پر کوئی ایما ندارد نہیں تو سپرہ اعتراف آتا ہے لوط علیہ السلام سوقت ہو جو تو
اور وہ ہی ایما ندارد تھے تو جواب ہے کہ مراد انکی وہ زمین ہے جس میں انکے ساتھ یہ قصہ واقع ہوا اور اسوقت لوط
اسکے ساتھ نہ تھے اور یہ جو کہا کہ تم میرے پاس شیطان لائے ہو تو یہ سو سطر کہ اسلام سے پہلے لوگ جنوں کے امر کو برا
جانتے تھے اور عقائد کرتے تھے کہ خوارق عادت واقع ہوتے ہیں انکے تصرف ہوتے ہیں اور یہ جواب وہ یہ کہ
کہ سب اولاد آسمان کے پانی کی تمرا دہس ہے عرب میں کہ وہ اکثر یہاں میں بہتے تھے جہاں پانی برسا ہے وہ سطر چنے
اپنے موٹی کے اور میں دین ہے وہ سطر اس شخص کے جو گمان کرتا ہے کہ عرب کے سب لوگ اسمیلؑ کی اولاد میں اور بعض
کہتے ہیں کہ مراد اس سے زمر کا پانی ہے کہ وہ آسمان کے پانی سے ہے اور بعض کہتے ہیں کہ مراد اس سے عاصی
اور وہ دادا ہے اس امر صریح کا اور یہاں نام آسمان کا پانی ہو سطر کہہ گیا کہ وہ قحط کے وقت انکے وہ سطر پانی کے

کے قائم مقام ہوتا تھا اور حدیث میں شریعت اسلامی کی ہے اور مباح ہونا معاویہ رضی اللہ عنہ کا اور خصیہ بیچ کر فرائض دار ہونے کے وسطیٰ ظالم کے اور خاص کے اور قبول کرنا تحفہ بادشاہ ظالم کا اور قبول کرنا بدیہیہ مشرک کا اور قبول ہونا دعا کا ساتھ اخلاص نیک کے اور کافی ہونا خدا کا وسطیٰ شخص کے جو خلاص سے دعا کرے ساتھ نیک عمل بچے کے وسطیٰ کہ ایک ولایت میں آتا زیادہ ہے کہ سارے کہا کہ ابھی اگر تو جانتا ہے کہ میں ایمان لائی ہوں ساتھ تیرے اور تیرے سول کے تو اس کو مجھ پر قدرت نہ دے اور میں مبتلا ہونا نیکو کاروں کا ہے وسطیٰ بلند کرنے درجن انیس کے اور کہتے ہیں امتحان نے ابراہیم علیہ السلام کے وسطیٰ درمیان سے پردہ اٹھا دیا تھا یہاں تک کہ جو عال بادشاہ کا سارہ کے ساتھ گنڈا وہ سب ابراہیم علیہ السلام سے دیکھ لیا اور یہ کہ وہ بادشاہ سارہ تک پہنچ سکا اور کہتے ہیں کہ جس محل میں بادشاہ سارہ کے ساتھ تھا اوس محل کو خدا تعالیٰ نے شیشے کی طرح صاف کر دیا تھا یہاں تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام باہر سے دونوں کو دیکھتے تھے اور ان کا کلام سنتے تھے اور ایک ایت میں ہے کہ جب رہا بادشاہ کے پاس لیکن تو حضور کر کے نماز پڑھنے لگیں اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی کو کوئی مشکل پیش آئے تو چاہیے کہ نماز پڑھے اور یہ کہ وضو پہلے ہتھون کے وسطیٰ ہی تھا اور اس امت کو ساتھ خاص نہیں اور نہ ساتھ پیغمبر بن کے وسطیٰ ثبوت اسکے کے ساتھ اور مجبور ہے میں کہ سارہ پیغمبر تین حکم ثنا عبد اللہ بن مسعود بن ابی واثق سلام عنہ ثنا ابن جریج عن عبد الحمید بن جبیر عن سعید بن المسیب عن اُمّ شریک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر یقتل الکفر و قال دکان یفخ علی ابراہیم علیہ السلام ترجمہ ام شریک سے روایت ہے کہ حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ہارنے لگت کے اور تھا وہ یہاں تک ابراہیم علیہ السلام پر ف بعض علماء نے ذکر کیا ہے کہ اگر گٹ بہرہ ہے اور نہیں بدل ہوتا اس مکان میں جس میں عفران ہو اور وہ حاملہ ہوتا ہے اپنی منہ سے کہتے ہیں کہ جب ابراہیم علیہ السلام گئے تو زمین میں کوئی جانور نہ تھا مگر اگ کو بھاتا تھا مگر گٹ کہ وہ اسکو پھونکتا تھا تو حضرت م نے اسکو مارنیکا حکم کیا (رفی) حکم ثنا عائشہ بن حفص بن غیاث ثنا ابی انا الا حمش ثنی ابراہیم عن علقمہ عن عبد اللہ قال لما نزلت الذین امنوا ولم یلکسوا انما لم یظلم قلنا یا رسول اللہ انما لا یظلم نفس قال لیس كما تقولون لم یلکسوا ایسا نہ یظلم یشرایہ اولم تسمعو الی قول لقمان لابنہ یا بکی لا تشرف بالی اللہ ان الشرف لظلم عظیم ترجمہ عبداللہ سے روایت ہے کہ جب بیت اتری کہ جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم نہ ملایا او کو تو میں ان میں سے ہوں صاحب نے کہا کہ ہم لوگوں میں کون سی ہے جو اپنی جان پر کھینچ ظلم نہیں کرتا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکا مطلب ان نہیں جیسا تم کہتے ہو یعنی بلکہ اسکو یہ معنی ہیں کہ انہوں نے اپنی ایمان میں ظلم یعنی مشرک کو نہ ملایا کیا تھے نہیں سنا جو لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اے بیٹا اسکا شرک نہ ہونا

مقرر شرک کرنا بڑا ظلم ہے وہاں اعلیٰ نے کہا کہ یہ حدیث ترجمہ باب کے مطابق نہیں اسو حکم کہ اس میں ابراہیم کے قصے سے کچھ چیزیں نکالیں اور پوشیدہ ہی اس پر یہ بات کہ وہ حکایت ہے قول ابراہیم کے سے یعنی یہ قول ابراہیم کا ہے جسکو خدا تعالیٰ نے قرآن میں حکایت کیا ہے اسو حکم کہ جب فارغ ہوا خدا تعالیٰ حکایت قول ابراہیم کے سے یہ سنا وں اور سوچ اور چاند کے تو ذکر کیا جبکہ انوم اسکو کا دھڑلے پر اسکی بعد کہا تو ملک مجتہد آئینا ابراہیم علی قہر اور علی رضے سے روایت ہے کہ یہ آیت ابراہیم علی قہر اور اسکی قوم کے حق میں انوی (نعم) باب یز قون النکلان فی المشی باب ہے اس بیان میں کہ یزفون کے معنی میں جلد چلنا حکلاً کلاً انشاق بن ابراہیم بن نصر تینا ابو اسامہ عن ابی حنبل عن ابی ذر عن ابی ہریرہ قال انی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یومئذ یقول ان اللہ یجمعہ یوم القیمۃ الا قولین والاخرین فی صغیر واحد فیجمعہم الذاری وینفدہم البص وینو الشمس منہم فذکر حکایت الشعاۃ کیا کون ابراہیم یقولون انت نبی اللہ وعلیہ من الادب اشفع کنا الی ربنا فیقول و ذکر لکن باتہ نفسی نفسی اذہبوا الی مؤمنو کابجہ اس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابو ہریرہ رضے سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت کے پاس گوشت لایا گیا تو حضرت م نے فرمایا کہ مضر خدا جمع کرے گا قیامت کے دن پہلے دن اور پہلے دن کو ایک میلان میں پس نہاد گا انکو بلانے والا اور پونچے گی انکو آنگہ یعنی ہر ایک کی کلام کو تمام خلقت سب کی اور ہر ایک آدمی تمام خلقت کو دیکھے گا اور قریب ہوگا اسنے آفتاب پس ذکر کی حدیث شفاعت کی تو سب لگ ابراہیم کے پاس آئینگے پس کہیں گے کہ تو اللہ کا پیغمبر ہے اور کھ جانی دوست ہے زمین سے اپنے رکب میں ہماری سفار کر کر تو حضرت ابراہیم م اپنے جھوٹ کر کر نیئے اور کہیں گے نفسی نفسی تم موسے کے پاس جاؤ اور غرض اس سے قول ابن قف کا ہے اسو حکم کہ ابراہیم م کے کہ تو اللہ کا پیغمبر ہے اور کھ دوست جانی ہے زمین سے تنبیہ بعض راویوں میں یہ بات ہے یہ ترجمہ کے سے پس یہ مانند فضل کے ہے پہلے باب سے اور تعلق اسکا پہلے باب سے واضح ہے اسو حکم کہ یہ قصہ ابراہیم م کے ترجمہ سے ہے اور یہ تفسیر یزفون کی قرآن سے پس تحقیق وہ جلد ابراہیم م کے سے ہے ساتھ تو م اپنی کے جب کہ اسے بت توڑ ڈالے خدا تعالیٰ نے فرمایا پس آگے بڑھے جلد کی کرتے ہوئے طرف کے اور ایک روایت میں ہے کہ حب ابراہیم ان کے تہوں کی طرف سے تو دیکھا کہ وہ بت ایک شے تجا نے میں ہیں اور دروازوں کے سامنے ایک بڑا بت ہے تو نگاہان ابراہیم م نے دیکھا کہ افریون و تہوں کے اگر کہا نہ کہہا اور کہا کہ جب ہم ملٹ کر آؤں گے تو ہم پاؤں گے کہ تہوں نے اس میں برکت کی ہوگی پھر ہم اسکو کہا دینگے سو ابراہیم نے جب دیکھی طرف نظر کی تو لہا کہ کیا ہے اسو حکم ہمارے کہ تم نہیں کہاتے تو ابراہیم م نے لہا لیکر ہر بت کو چیر ڈالا پھر کھاڑی کو بڑے

بت کے گلے میں لٹکا یا پروان سے نکل آئے پہرچین ملٹ کر آئے تو ابراہیمؑ کے جلانے کے واسطے کوڑیاں
جمع کرنے لگے یہاں تک یہ عورت پہنچتی تھی کہ اگر اس نے مجھ کو صحت دی تو میں بھی ابراہیمؑ کے واسطے کوڑیاں
جمع کروں گی یہ حسب انہوں نے اسکی کوڑیاں جمع کیں اور بہت کوڑیاں جمع کیں اور اسکے جلانے کا ارادہ کیا
تو کہا آسمان اور زمین اور پہاڑوں اور فرشتوں نے کہ اسے ہمارے رب پر اور دست جلایا جاتا ہے خدا نے
فرمایا کہ مجھ کو معلوم ہے اور اگر تم کو بلا دے تو تم اسکی مدد کرو تو ابراہیمؑ نے کہا کہ الہی تو کیلا ہے آسمان میں اور
میں کیلا ہوں میں کوئی سوا میرے جو تیری عبادت کرتا ہو کہ فی ہے مجھ کو اللہ اور اچھا ہے کارساز اور
میں گمان کرتا ہوں اگر ترجمہ محفوظ ہو تو اشارہ کیا ہے بخاری نے طرف اس قدر کے سچ سننا ہے انکے قول
کو کہ اسکا دوست زمین میں (نہ) **حکم** **ثَنَا أَحَدُ بَنِي سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَبْرِ**
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عُبَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللَّهُ أُمَّ السَّمْعِيلِ لَوْلَا أَنَّهَا عَجَلَتْ لَكَانَ زَمْرَمُ عَيْنًا مُعِينًا وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ
ثَنَا ابْنُ جُبَيْرٍ قَالَ أَمَّا كَيْفُ بْنُ كَيْفٍ فَخَدَّيْنِي قَالَ رَافِقُ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي سَلِيمَانَ جُلُوسٌ مَعَهُ
سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ فَقَالَ مَا هَذَا أَحَدٌ ثَقِيَ ابْنُ عُبَيْسٍ وَلَكِنْ قَالَ أَفْبَلُ إِبْرَاهِيمَ يَسْمَعُ عِلَّ
وَأُمِّهِ وَهِيَ تَرْضَعُهُ مَعَهُ أَشْنَاءُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ خدا تم کرے اسمعیل کا
مان پر یعنی اجڑہ پکار دہ جلدی نہ کرتے تو زمرم ایک جانی چشمہ ہو جاتا اور ایک روایت میں اتنا زیادہ آیا ہے
کہ متوجہ ہوئے ابراہیمؑ ساتھ اسمعیلؑ اور ان اسکی کے اور وہ اسکو دودھ پلاتے تھے اور اسکے ساتھ ایک شکر
نبی لیکن ابن عباسؓ نے اسکو مرفوع نہیں کیا **حکم** **ثَنَا أَحَدُ بَنِي سَعِيدٍ مُحَمَّدٌ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ**
عَنْ أَيُّوبَ التَّمِيمِيِّ وَكَفَّيْرُ بْنُ كَثِيرٍ ابْنُ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ يَرْبُدُ أَحَدُهُمَا عَنْكَ الْآخِرُ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ ابْنُ عُبَيْسٍ أَقْبَلُ مَا أَخَذَ النِّسَاءُ الْوُطْقَ مِنْ قَبْلِ أُمِّ السَّمْعِيلِ لَخَذَتْ
مِنْ طَقْلٍ لَيْفَةٍ أَثَرَهَا عَلَى سَائِلَةٍ ثُمَّ جَاءَ بِهَا إِبْرَاهِيمُ يَا بَنِي السَّمْعِيلِ وَهِيَ تَرْضَعُهُ حَتَّى وَصَّهَا
عِنْدَ اللَّيْلِ عِنْدَ دَوْحَةٍ فَوْقَ زَمْرَمَ فِي أَغْلَى السَّجَلِ وَلَيْسَ بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ وَلَيْسَ بِهَا
مَاءٌ فَوَضَعَهَا هُنَا لِكَ وَوَضَعَهَا حِينَئِذٍ بَيْنَ مَكَّةَ وَسُقَاءَ فِيهِ مَاءٌ ثُمَّ قَطَعَ إِبْرَاهِيمُ
مِنْ طَقْلٍ فَتَبَعَهُ أُمُّ السَّمْعِيلِ فَقَالَتْ يَا إِبْرَاهِيمُ أَيْنَ تَذْهَبُ وَتَتْرُكُنِي فِي هَذَا الْوَادِي الْوَحْدَى
لَيْسَ فِيهِ أَنْبَى وَلَا شَيْءٌ فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ مَرَادُ اللَّهِ وَجَعَلَ لَا يَكْفِيكَ إِلَهِهَا فَقَالَتْ لَهُ اللَّهُ
أَمَرَكَ هَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَتْ إِنْ لَا يُضَيِّعُنَا ثُمَّ نَحْنُ نَاهُكُ إِبْرَاهِيمُ حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْدَ
النَّيْتَرِ حَيْثُ لَا يَرَوْنَ اسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الْبَيْتَ ثُمَّ دَعَا هُوَ لِأَيُّوبَ الدَّعَوَاتِ وَدَفَعَهُ إِلَيْهِ

ان

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ دُرَيْعَتِي بِوَالِدٍ غَيْرِي فِي دُرَيْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْحَرَامِ حَتَّى بَلِّغَ يَشْكُرُونَ وَجَعَلْتَ
 أُمَّ إِسْمَاعِيلَ تَرْضَعُ إِسْمَاعِيلَ وَتَشْرِبُ مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ حَتَّى إِذَا نَقِدَ مَا فِي إِبْقَاءِ عَطَشَتْ وَعَطِشَتْ
 أَبْنَاهَا وَجَعَلْتَ تَنْظُرُ إِلَيْهِ يَتَاوَلَى أَوْ كَالِ يَتَكَبِّطُ فَأَنْطَلَقَتْ كَرَاهِيَةً أَنْ تَنْظُرَ إِلَيْهِ فَوَجَلَّتْ
 الصَّخَاةُ قُرْبَ جَبَلٍ فِي الْأَرْضِ يَلْبَسُهَا فَقَامَتْ عَلَيْهَا ثُمَّ اسْتَقْبَلَتْ الْوَادِي تَنْظُرُ هَلْ رَأَى أَحَدًا
 فَلَمْ تَرَ أَحَدًا فَهَيَّطَتْ مِنَ الصَّخَاةِ إِذَا بَلَغَتْ الْوَادِي رَقَعَتْ طَرَفَ دُرْعِهَا ثُمَّ سَعَتْ سَعَى
 الْإِنْسَانِ الْجَهْمُودِ حَتَّى جَاوَزَتْ الْوَادِي ثُمَّ أَتَتْ الْمَرْوَةَ فَقَامَتْ عَلَيْهَا فَطَرَتْ هَلْ رَأَى
 أَحَدًا فَلَمْ تَرَ أَحَدًا فَفَعَلَتْ ذَلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 هَذَا لَكَ سَعَى النَّاسِ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا أَشْرَفَتْ عَلَى الْمَرْوَةِ سَمِعَتْ صَوْتًا فَقَالَتْ صَوْتُ رُبِّدٍ نَفْسُهَا
 ثُمَّ كَسَمَتْ فَصَوَّتْ أَيْضًا فَقَالَتْ قَدْ اسْمَعْتُ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ غَوَاثُ فَإِذَا هِيَ بِالْمَلِكِ عِنْدَ
 مَوْضِعِ رُمْزٍ فَتَحَسَّسَ بِعَقِبِهِ أَوْ قَالَ بِجَنَاحِهِ حَتَّى ظَهَرَ لَهُ أَلْوَجَعَلَتْ حُورُهَا وَقَوْلُ بَرِّهَا
 هَكَذَا وَجَعَلَتْ تَقْرُبُ مِنَ الْمَاءِ فِي سِقَائِهَا وَهُوَ يَقُورُ بَعْدَ مَا تَشْرَفُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللَّهُ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ لَوَزَّكَتْ رُمْزَهُمْ أَوْ قَالَ لَوَكُنْ تَحْرُفُ مِنَ الْمَاءِ لَكَانَتْ
 رُمْزُهُمْ نَعِيمًا مَعِينًا قَالَ شَرِيبُ بْنُ وَارِثٍ وَارْضَعَتْ وَلَدَهَا فَقَالَ لَهَا الْمَلِكُ لَا تَخَافِي لَصِغَةً فَإِنَّ
 هَهُمَا بَيْتُ اللَّهِ يَبْنِي هَذَا الْعَلَامُ وَأَبُوهُ وَرَأَى اللَّهُ لَا يَصْنَعُ أَهْلَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ مَرْتَعًا مِنَ
 الْأَرْضِ كَالرَّابِيَةِ تَأْتِيهِ السُّيُوفُ فَتَأْخُذُ عَنْ تَعْيِينِهِمْ وَشِمَالِهِ فَكَانَتْ لَكَ حَتَّى مَرَّتْ
 بِهِمْ رَفَعَتْ مِنْ جُنْهِمِ أَهْلِ بَيْتٍ مِنْ جُنْهِمِ مُقْبِلِينَ مِنْ صِدْقٍ كَذِبٍ فَتَرْتَلُو فِي أَسْفَلِ
 مَلَكَةٍ فَرَأَوْا طَائِرًا عَائِقًا فَخَالُوا أَنَّ هَذَا الطَّائِرُ لِكَيْدٍ فَوَضَعُوا عَلَيْهِ مَاءً لَعَنَهُ هَذَا الْوَادِي
 وَمَا فِيهِ مَاءٌ فَارْتَسَلُوا جَرِيًّا أَوْ جَرِيَّتَيْنِ فَإِذَا هُم بِالْمَاءِ فَرَجَعُوا فَخَبَرُوهُمْ بِالْمَاءِ فَاقْبَلُوا
 قَالَ وَأُمُّ إِسْمَاعِيلَ عِنْدَ الْمَاءِ فَقَالُوا الْكَافِرِينَ لَمَّا أَنَّ نَسِيرًا عِنْدَكَ قَالَتْ نَعَمْ وَلَكِنْ
 كَأَنِّي لَكُوفِي الْمَاءِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ ذَلِكَ أُمَّ
 إِسْمَاعِيلَ وَهِيَ تُحِبُّ الْإِنْسَانَ فَتَرْتَلُو وَارْتَسَلُوا إِلَى أَهْلِهِمْ فَتَرْتَلُو مَعَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانَ بِهَا أَهْلُ
 أَبْيَاتٍ مِنْهُمْ وَشَبَّ الْعَلَامُ وَتَعَلَّمَ الْعَرَبِيَّةَ مِنْهُمْ وَأَنْفُسُهُمْ وَأَحْبَبَهُمْ حِينَ شَبَّ فَلَمَّا
 أَدْرَكَ زَوْجُوهُ امْرَأَةً مِنْهُمْ وَمَاتَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ فَجَاءَ إِبْرَاهِيمُ لِبَعْلِ مَا تَزَوَّجَ إِسْمَاعِيلَ
 فَسَأَلَ امْرَأَتَهُ عَنْهُ فَقَالَتْ خَرَجَ يَتَّبِعُنِي لَنَأْتِيَنَّ سَأَلَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ وَكَيْسِهِمْ فَقَالَتْ
 نَحْنُ نَحْيَرُ عَنْ فِي ضَيْقٍ وَشِدَّةٍ فَتَلَعْتُ إِلَيْهِ قَالَ فَإِذَا جَاءَ زَوْجُكِ أَقْرَبِي عَلَيْكِ السَّلَامُ وَ

وَقَوْلِي لَهُ يَغِيثُ عَبْتَةَ بَابَهُ فَلَمَّا جَاءَ إِبْرَاهِيمَ عِيسَى كَانَتْهُ اُنْسٌ شَيْئًا فَقَاحِلُ جَاءَ كَثَرٌ مِنْ اَحَدٍ قَالَتْ
لَعَمْرُؤُا نَاشِئُهُ لَنْ اُكَلَّ اَنْفَا لَنَا عَنكَ فَاخْبِرْنَاهُ وَسَالِيَةً كَيْفَ عَيْشُنَا فَاخْبَرْنَاهُ اَنَا فِي جَمْعٍ
وَقَدِيدَةٍ قَالَ فَهَلْ اَوْصَاكِ بِشَيْءٍ قَالَتْ نَعَمْ اَمْرِي اَنْ اَقْرَأَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ غَيْرَ عَبْتَةَ
بَابِكَ قَالَ ذَاكَ اِنِّي وَقَدْ اَمَرْتِي اَنْ اُنَادِيَكَ الْحَقِي يَا هُنَالِكَ فَطَلَعَهَا وَزَوْجَهُ مِنْهُمْ اُحْرَاءٌ فَكَيْتَ
عَنْهُمْ اِنْزَاهِيَهُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ اَتَاهُمْ بَعْدُ فَلَمْ يَجِدْهُ فَدَخَلَ عَلَى اِمْرَأَتِهِ فَسَأَلَهَا عَنْهُ فَقَالَتْ
خَرَجَ بِبَيْتِنَا قَالَ كَيْفَ اَنْتُمْ وَسَأَلَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ فَقَالَتْ لَمْ يَخُذْ وَسَعَةٍ وَكُنْتُ
عَلَى اللَّهِ قَالَ مَا طَعَمْتُمْ قَالَتْ اَللَّهُمَّ قَالَ فَمَا شَرَبْتُمْ قَالَتْ الْمَاءُ قَالَ اَللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي
الْأَلْمِ وَالْمَاءِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَمْ يَكُنْ لَهُمْ يَوْمَئِذٍ حُبٌّ وَكُوْنًا لَهُمْ دَعَا لَهُمْ فَيُفِيهِ
قَالَ فَمَا لَا يَحْتَوُونَ عَلَيْهِمَا أَحَدٌ غَيْرَ مَكَّةَ الْأُمِّيُّوْنَ اَفْعَلَهُ قَالَ فَاِذَا جَاءَ زَوْجَانِي فَأَقْرِئِي عَلَيْهِ
السَّلَامَ وَمُرِّي بِهِ بَيْتِي عَبْتَةَ بَابَهُ فَلَمَّا جَاءَهُ اِبْرَاهِيمَ عِيسَى قَالَ هَلْ اَتَاكُمْ مِنْ أَحَدٍ قَالَتْ نَعَمْ
اَنَا نَاشِئُهُ حَسَنٌ لَهِيئَةٍ وَأَنْتَ عَلَيْهِ سَالِيَةً عَنْكَ فَاخْبِرْنَاهُ وَسَالِيَةً كَيْفَ عَيْشُنَا فَخَبَرَهُ
اَنَا بِخَيْرٍ قَالَ فَكَوْصَاكِ بِشَيْءٍ قَالَتْ نَعَمْ هُوَ يَفْرَحُ بِكَ السَّلَامَ وَيَأْمُرُنِي اَنْ تُثَبِّتَ عَبْتَةَ بَابِكَ
قَالَ ذَاكَ اِنِّي وَأَنْتِ لَعَبْتَةُ اَمْرِي اَنْ اُمْسِكَ ثُمَّ لَبِثَ عَنْهُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ جَاءَ بَعْدُ ذَلِكَ
وَالْمُتَعَمِّلُ يُبْرِئُ بَنَاتِهِ لَهَا فَتَحَتْ دَوْحَةً قَرِيبًا مِنْ زَمْزَمَ فَلَمَّا رَأَتْهُ قَامَ إِلَيْهَا فَصَنَعَا كَمَا يَصْنَعُ
الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ ثُمَّ قَالَ يَا اِبْرَاهِيمَ إِنَّ اللَّهَ اَمَرَنِي بِأَنْ يَأْتِيَ قَالَ فَاصْنَعِي مَا أَمَرَ رَبِّي قَالَ وَلَيْسَ
قَالَ دَاْعِيْنِكَ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ اَمَرَنِي اَنْ اَتِيَنِي لَهْمَا بَيْتًا فَاشَارَا إِلَى الْكَمَةِ مَرَّةً تَوَعَّدَ عَلَى مَا
حَوَّلَهَا قَالَ فَوَعْدُ ذَلِكَ رَفَعَا الْقَوَائِدَ مِنَ الْبَيْتِ فَجَعَلَ اِبْرَاهِيمُ يَأْتِي بِالنَّجَارَةِ وَابْرَاهِيمُ يَبْنِي
حَتَّى إِذَا رَفَعُوا الْبِنَاءَ جَاءَ عَلَنُ الْحَجَّجِ فَوَضَعَهُ لَهُ فَنَقَامَ عَلَيْهِمْ وَهُوَ يَبْنِي وَالْمُتَعَمِّلُ يَتَوَلَّوْهُ
الْحَجَّارَةَ وَهَمَّا يَقُولَانِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ قَالَ فَجَعَلَ بَيْنَهُمَا حَتَّى
يَكُنْ دَرَاخِلُ الْبَيْتِ وَهَمَّا يَقُولَانِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ تَرْجَمُهُ ابْنُ عَبَّاسٍ
سے روایت ہے کہ جب میں عورتوں نے مکر بنہ کر ابرہہ کو اس کے بیٹے کو لائے اور وہ اُسکو دودھ پلاتی تھی یہاں تک کہ اُنارپس
نشان بنے پاؤں کا سارہ پر پر ابرہہ کو اور اسکے بیٹے کو لائے اور وہ اُسکو دودھ پلاتی تھی یہاں تک کہ اُنارپس
خانے کے نزدیک سخت کرجہ مزم کے اوپر تھا مسجد حرام کی جگہ میں اہل مکہ میں اس کی آدمی نہ تھا اور
نہ وہ انی ہوا دونوں کو سجدہ کیا اور کہی کہے پاس ایک شبلی مسین کہو جو دین زمین اور ایک شبلی مسین کہی تھا
ابراہیم پر بھیجے کہ وہ ابرہہ کو اس کے بیٹے کو لائے اور وہ اُسکو دودھ پلاتی تھی یہاں تک کہ اُنارپس

وَقَوْلِي لَهُ يَغِيثُ عَبْتَةَ بَابَهُ

اور ہم کو اس میدان میں چھوڑی جاتا ہے جس میں بنی کوی غنوار ہے اور نہ کچھ چیز سوا جبرہ نے ابراہیمؑ کو یہ بات کہی بار کبھی
 براہنوں نے حکمران نہ دیکھا پیر جبرہ نے اسے کہا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے تم کو یہ حکم کیا ہے ابراہیمؑ نے کہا ہاں جبرہ
 نے کہا اب خدا تعالیٰ تم کو ضائع نہ کرے گا پیر پیرے اور ابراہیمؑ چلے یہاں تک کہ جب تکے پاس پہنچے جس جگہ کہ وہ اونکو
 نہ دیکھتے تھے تو اپنے منہ کو قبلے کے سامنے کیا پیر دھاکے ساتھ ان گلوں کے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے
 اور کہا کہ اے رب منے یسائی ہے ایک اولاد اپنی میدان میں جہاں کہیتی تیرے ادب کے گہر کھائیں یہاں تک کہ
 یسکروں کو پہنچے اور اسمعیلؑ کی ماں اسمعیلؑ کو دودھ دینے لگی اور اس پانی سے پانی پینے لگی یہاں تک کہ مشک کا پانی
 تمام ہو گیا اور اسکو اور اسکے بیٹے کو پیاس لگی اور اسکو دیکھنے لگی کہ پیاس کے در زمین کو مٹا دے تو جبرہ چلے دھڑ
 برا جانے سبائے اسمعیلؑ کو ہمال میں دیکھے تو پایا اسے صفا کو قریب پہاڑ میں ہین جو اس کے پاس تھا
 تو اس پر کھڑے ہو پیر میدان کی طرف منہ کر کے دیکھنے لگی کہ کیا کسی کو دیکھتی ہے یعنی تاکہ کوئی آدمی نظر آوی
 سوائے کسی کو نہ دیکھا تو صفا سے اوتری یہاں تک کہ جب میدان میں پہنچی تو اپنے کرتے کا کاندھا مٹایا پیر
 دوڑی جب سیر نصیبت زدہ آدمی دوڑتا ہے یہاں تک کہ میدان سے آگے بڑھی پیر مردہ پہاڑ پر آئی اور اس پر کھڑے
 ہو کر نظر کی کہ کیا کسی کو دیکھتی ہے سو اس نے کسی کو نہ دیکھا تو اسے سات بار اسی طرح کیا ابن عباسؓ نے کہا کہ حضرت
 نے فرمایا کہ پس اس پر کھڑے لوگ صفا اور مردہ کے درمیان دوڑتے ہیں پیر جب مردہ پر چڑھی تو اسے ایک آدمی
 سنی تو کہا کہ چپے ارادہ کرتی تھی اپنے تئیں پس مختلف کیا سننے میں پیر دوسری راہ پر آواز سنی تو کہنے لگی
 کہ تحقیق تو نے اپنی آواز سنائی اگر تیرے پاس فریاد سی ہے تو فریاد سن تو جبرہ نے ناگہان فرشتہ دیکھا
 نزدیک جگہ نغمہ کے سوز فرشتے نے اپنا ٹخنہ یا پر زمین پر مارا یہاں تک کہ پانی ظاہر ہوا تو اسکو حوض کی طرح
 بنانے لگی اور اپنے ہاتھ سے سطح کرنے لگی یعنی پانی کے گرد پتھروں کی میٹھ بنائی تاکہ پانی بہ نہ جاوے اور
 پانی سے چلو بہرہر مشک میں ڈالنا شروع کیا اور وہ جوش لاتا تھا بعد چلو بہرہر کے ابن عباسؓ نے کہا کہ حضرت
 نے فرمایا کہ خدا رحم کرے اسمعیلؑ کی ماں پر کہ اگر چھوٹی زمرہ کو یا یون فرمایا کہ اگر نہ چلو بہرتی زمرہ سے تو زمرہ
 ایک عاری خیمہ ہو جاتا تو جبرہ نے پانی پایا اسلئے کچھ کو دودھ دیا پیر فرشتے نے اس سے کہا کہ اٹھا کھا ہونے
 کا خوف نہ کر اسو حکم کے مطوعہ جگہ خدا کا گھر ہے اسکو یہ لڑکا اور اسکا باپ بناوینگے اور مقرر غلامہ ضائع کرے گا اسکے
 رہنے والوں کو اور تہا خانہ کعبہ اونچا زمین سے مانند شیلے کے آتی تھی اسکو سیل پانی کی پس گذرتی تھی
 دامن اصباغین سے نیز جب سات مین پانی زور سے بہتا تھا تو پانی خانہ کعبہ کے اوپر نہ چڑھتا تھا دامن بائیں
 بیجا تہا تو جبرمت تک رہی کہ ہاتی مین ہی اصل اپنے لڑکے کو دودھ دیتی تھی یہاں تک کہ جبرہ کا ایک گروہ اخیر
 لندا احوال میں کہ مطوعہ ہو کر دھالی خیمے کا لڑکی راہ سے نوے لڑکی نوان مین اتھوے تو انہوں نے دیکھا کہ

ایک پندہ گومتا ہے سواونہون نے کہا کہ مقرر یہ جانور البتہ پانی پر گومتا ہے ہمارا اترا اس میدان میں ہے
 اور اس میں پانی نہیں سواونہون نے ایکٹوایلی بھی نونا گھن انہون نے پانی دیکھا سو وہ پٹ آئے اور
 اونکو پانی کی خبر دی نووے آگے بڑھے اور اسمعیل کی ان پانی کے پاس تھی تو انہون نے کہا کہ کیا تو ہم کو
 اجانت دیتی ہے کہ ہم تیرے پاس اتریں کسی کہا نا لیکن پانی میں ہتھاراکھچہ حق نہیں انہون کہا چھا
 تو پانی یہ اسمعیل کی ان نے میں ملا دہی اور وہ رفیق چاہتی تھی تو وہے سے اسکی پاس اترے اور اپنے گہ والون
 کو بلا بھیجا تو وہ بھی انکے ساتھ اترے یہاں تک کہ جب کے میں چند گہر لے ہوئے اور اسمعیل اور جوان ہو
 اور اُسے عربی زبان سیکھی اور تہادہ عمدہ تران میں محبوب تر جبکہ جوان ہوا سو حیث بالغ ہوا تو انہون نے اسکو
 اپنی قوم سے ایک عورت بیاہ دی اور اسمعیل کی ان میں باجرہ مرگئی تو اسے ابراہیم مبعلاو سکے کنکاح کیا
 اسمعیل نے اس حال میں کہ اپنی چوڑی چیز کو دھونڈتے تھے یعنی اپنی بی بی اور بیٹے کو تو انہون نے اسمعیل
 کو نہ پایا تو اسکی عورت سے اسکا کھال پوچھا تو عورت نے کہا کہ وہ ہمارے واسطہ مذری کی تلاش میں نکلا ہے
 برابر ابراہیم نے اسے عورت سے انکی معاش اور گذران کا حال پوچھا تو اسنے کہا کہ ہم بڑے حال میں ہیں تم تنگی
 اور سختی میں ہیں اور اسنے انکی پاس شکایت کی ابراہیم نے کہا کہ جب تیرا خاندان آوے تو ہسکو میری طرف سے
 سلام کرو اور کہو کہ اپنے دروازے کی چوکت کو بدل ڈال بہر جب اسمعیل آئے تو گویا انہون نے کسی چیز
 کا نشان پایا یعنی اپنے باپ کی خوشبو پائی تو حضرت اسمعیل نے کہا کہ کیا تمہارے پاس کوئی آیا تھا انکی
 عورت نے کہا ناں ایک بٹہ ایسا ایسا یعنی اسی جیسی صورت شکل کا ہمارے پاس آیا تھا سو اسنے میرا حال پوچھا
 تو میں نے اسکو خبر دی اور اسنے مجھے پوچھا کہ کیا حال ہے تمہاری گذران کا تو میں نے اسکو خبر دی کہ تم تنگی اور سختی میں
 اور اسمعیل نے کہا کہ اسنے مجھکو کچھ وصیت بھی کی تھی عورت نے کہا کہ ان اسنے مجھکو حکم کیا تھا کہ بہر سلام فرمیں
 اور کہو کہ اپنے دروازے کی چوکت کو بدل ڈال اسمعیل نے کہا کہ یہ میرا باپ تھا اور مقولہ اسنے مجھکو حکم کیا کہ میں
 مجھکو چوڑیوں جلانے کو بلانے میں مل تو اسمعیل نے اسکو طلاق دی اور ان میں سے اور عورت سے طلاق کیا
 بہر توقف کیا اور اسنے ابراہیم سے جب تک کہ اللہ جی چاہے اسکے بعد اُنکے پاس آئے اور اسمعیل کو خطایا اور
 انکی بی بی کے پاس گئے اور اسنے اسکا حال پوچھا تو اس عورت نے کہا کہ ہماری مذری کی تلاش میں نکلا
 ابراہیم نے مجھے پوچھا کہ کیا حال ہے تمہارا اور پوچھا کہ میں سے حال انکی معاش اور گذران کا تو اسنے کہا کہ ہم خیر
 اور فراخی میں ہیں مینی ہم اسودہ میں اللہ نے خدا کی تعریف کی ابراہیم نے فرمایا کیا ہے کہا نا بتلدا اسنے کہا
 گوشت فرمایا اور کہہ ہے پنا تمہارا دو اسنے کہا کہ پانی کہا الہی برکت کر واسطہ انکے گوشت اور پانی میں حضرت
 نے فرمایا اللہ ہفت و اناناج نہ تھا اور اگر لکھ واسطہ ہوتا تو اس میں بھی برکت کی دعا کرتے حضرت نے

فرمایا پس نہی نکلیت کرتا ساتھ گوشت اور پانی کے کوٹی بغیر کے کے مگر کہ وہ مسکو موافق نہیں لینے اگر کوئی
کچھ مدت فقط گوشت اور پانی پر گزارہ کرے اور انکے سوائے اور کچھ انجان نہ کھاوے تو وہ بیمار ہو جاتا ہے
یا طبیعت کو اسے نفرت پیدا ہو جاتی ہے لیکن جو لوگ مکے میں رہتے ہیں وہ اگر فقط ان دونوں کے
ساتھ گزارہ کریں اور کچھ انجان نہ کھاویں تو نہ وہ بیمار ہوتے ہیں اور نہ انکو اسے نفرت ہوتی ہے اگرچہ
ساری عمر انہیں دونوں کو کھا کھا گزاریں اور کچھ نہ کھاویں اور یہ ابراہیمؑ کی دعا کا اثر ہے۔ ابراہیمؑ نے
کہا پس جب تیرا خاوند آوے تو مسکو سلام کرو اور کہہ دو کہ اپنے دروازے کی چوکت کو قائم رکھ میرا اسمعیلؑ
آئے تو کہا کہ کیا کوئی تمہارے پاس آیا تھا اونکی عورت نے کہا ہاں آیا ہمارے پاس ایک بڑا خوبصورت
اور اسے ابراہیمؑ کی تعریف کی سو اسے مجھے تیرا حال پوچھا تو میں نے اسکو خبر دی پہ اسے جھوس پوچھا کہ
کیا حال ہے تمہاری معاش کا تو میں نے اسکو خبر دی کہ ہم ظہر میں ہیں اسمعیلؑ نے کہا اسے تمہو کچھ وصیت
ہی کی تھی اسے کہہ کہ ہاں وہ تمہو سلام کرتا تھا اور حکم کرتا تھا کہ اپنے دروازے کی چوکت کو قائم رکھ اسمعیلؑ
نے کہا کہ یہ میرا بیٹا ہے اور تو چوکت پر اسے تمہو حکم کیا ہے کہ میں تمہو اپنے پاس نگاہ نہ رکھوں پہر میری اسے
ابراہیمؑ نے جب تک کہ خدا میتھائے نے چاہا پہر اسے نبھائے اور اسمعیلؑ اپنا تبرہ دست کرتے ہوتے
ایک درخت کے نزدیک فرم کے سو جب اسمعیلؑ نے ابراہیمؑ کو دیکھا تو انکی طرف ٹھہرے ہوئے تو دونوں نے
کیا جیسے باپ بیٹے کے ساتھ کرتا ہے اور بیابان کے ساتھ یعنی معانقہ اور مصافحہ وغیرہ پہر کہا ہے اسمعیلؑ
تعالے نے تمہو ایک کا حکم کیا ہے میں اسمعیلؑ نے ٹٹکیں کر دجو تمہا سے رہنے ٹٹکو حکم کیا ہے کہا اور تو میری مدد کر
اسمعیلؑ نے کہا اوہیں سچے کو مدد کر دنگا کہا پس خدا نے تمہو حکم کیا ہے کہ آج کل ایک گہر بناؤں اور اشلہ
کہا طرف ایک ٹیلے اونچے کے کے بنا کر دن میں گردا سکے پس نزدیک اسکے اٹھائیں دونوں نے بنادین گہر
کی سو اسمعیلؑ نے پتھر لانا شروع کیا اور ابراہیمؑ بنائے لگو بہا تک کہ جب بنا بلند ہوئی تو اسمعیلؑ یہ پتھر
لائے اور اسکو ابراہیمؑ کے دھڑکھا تو ابراہیمؑ پہر کہے ہو اور وہ بناتے تھے اور اسمعیلؑ اوکو پتھر دیتے تھے اور
دونوں کہتے تھے اب یہاں قبول کرے تو ہی ہے اصل سنتا ہا تھا سو وہ دونوں بنائے لگو بہا تک کہ بیت اس
کے گرد گھومتے تھے اور وہ کہتے تھے کہ اے ہمارے قبول کرے تو ہی اصل سنتا ہا تھا ف یہ جو کہا کہ یہ
پہلے اسمعیلؑ کی ان سے کمر بند بنایا تو اسکا سبب یہ تھا کہ سارے ماجرہ کو ابراہیمؑ کے واسطے بخشد یا تھا
پس ماجرہ جوئی ماجرہ ابراہیمؑ کے ساتھ اسمعیلؑ کے پہر حبیب جرم نے اسمعیلؑ کو جتا تو سارہ کو اس سے غیرت آئی
تو اسے قسم کھائی کہ البتہ میں اس کے تین مضاکاٹ دالان کی تو ماجرہ نے کمر بند پکڑا اور اسکو اپنی کمر میں
بٹم کر جہاگی اور اپنے تہ بند کا دامن ڈھیل چوڑا تا کہ اسکے قدم کا نشان سارہ پر مسٹ جاوے اور کہتے ہیں

کہ ابراہیم نے اسکی سفارش کی اور کہا کہ ہوتا کہ اپنی قسم کو بائیں طور کہ اسکے کانوں میں سوراخ کر اور کہتے ہیں کہ سارہ کو نہایت غیرت آئی پس نکلے ابراہیم ساتھ اسمعیل کے اور ماں اسکی کے طرف کھکے دیکھ اسکے اور اسمعیل عتوت دو برس کے تھے اور یہ جو کہا کہ تھا خانہ کعبہ مانند نیلے کے تو ایک ایت میں ہے کہ جب نوح ؑ کا طوفان آیا تو کعبہ اٹھایا گیا یعنی کسیکو اسکا تہکنا معلوم نہ کیا کہ کہاں ہے پس تھے پیغمبر حج کرتے اسکا اور نہ جانتے اسکو یہاں تک کہ خدا نے ابراہیم ؑ کو اسکی جگہ معلوم کرا دی اور ایک روایت میں ہے کہ خدا نے جبرائیل ؑ کو آدم ؑ کے پاس بھیجا اور اسکو کعبہ کے بنانے کا حکم کیا پس بنا کیا آدم ؑ نے پھر جگہ اسکو ساتھ طوفان کے اور کہا کہ تو اول آدمیوں کا ہے اور یہ اول گھر ہے جو کہا گیا اور بعض کہتے ہیں کہ پہلے اسکو فرشتوں نے بنایا تھا اور بعض کہتے ہیں کہ پہلے اسکو شیث علیہ السلام نے بنایا تھا اور یہ جو کہا کہ پس تہی ماجرہ اسی حال پر تو اسمیں اشعار ہے کہ وہ زفرم کے پانی پر گدازان کرتی تہی پس نہایت کرتا تھا وہ اسکو کہا نے اور پینے سے اور یہ جو کہا کہ اسمعیل نے اسکو عربی زبان سیکھی تو اسمیں اشعار ہے کہ اسکی اور اسکی ماں کی زبان عربی نہ تہی اور جبرہم کی زبان عربی تہی اور ابن تین نے کہا کہ اس سے معلوم ہوا کہ ذبیحہ اللہ ساق ہے ہوا اسکو کہ یا مور بالذبح ذبح کے وقت بلغ نہ ہوا تھا اور محمد ریشہ میں ہے کہ جب ابراہیم ؑ نے اسمعیل کو چھو تو اسوقت وہ شیر خوار تھے اور جب اس کے پاس پہر آئے تو اسوقت اسمعیل نے نکاح کیا ہوا تھا اور اگر ذبح کا حکم انکے حق میں ہوتا تو البتہ حدیث میں مذکور ہوتا اور شیر خوارگی اور نکاح کے زلنے کے درمیان حضرت ابراہیم ؑ انکے پاس کو میں نہیں آئے اور تعاقب کیا گیا ہے ساتھ اسکے کہ حدیث میں اسکی نفی نہیں کہ وہ اسکے درمیان کہی نہیں آئی پس احتمال ہے کہ اسکے درمیان ہی کسی اُسے ہوں اور اسمعیل ؑ کے ذبح کرنے کے ساتھ حکم کیے گئے ہوں اور یہ بات حدیث میں نہ مذکور ہوئی ہو میں کہتا ہوں کہ اور حدیث میں آچکا ہے کہ ابراہیم ؑ دونوں زمانوں کے درمیان ہی اسمعیل ؑ کے پاس آئے تھے جو میں چنانچہ ایک ایت میں ہے کہ ابراہیم ؑ بہر مہینے میں ماجرہ کے پاس آیا کرتے تھے ایک براق پر صبح کو براق پر سوار ہو کر کے میں آتے تھے اور پھر دو پہر کو شام میں آتے گھر میں جاتے تھے اور قیلو کہ کرتے تھے اور یہ جو کہا کہ اپنے دروازے کی گڑھا کو بدل ڈال تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحیح ہے یہ کہ ہوا یہ لفظ طلاق کے کنایات سے پس اگر کوئی کہے کہ میں نے اپنی جو کہت کو بدل ڈالا اور نہایت کرے ساتھ اسکے طلاق کی تو طلاق واقع ہو جاتی ہے اور ایک ایت میں ہے کہ جب ابراہیم ؑ اسمعیل کی دوسرے بی بی کے پاس آئے تو اسنے انکا سرد ہویا اور ابراہیم ؑ نے اپنا قدم مقام پر رکھا سو لو سو وقت سوہین الکی ایڑی کا نشان پڑ گیا اور یہ جو کہا کہ دونوں نے خانے کعبہ کی بنیادیں اٹھائیں تو ایک روایت میں ہے کہ وہی تھیں بنیادیں گھر کی پہلے اسکے جیسے ابراہیم ؑ نے بنیادیں اٹھائی اور ایک روایت میں ہے کہ خانے کعبہ کی بنیادیں ساتویں زمین میں تھیں اور یہ جو کہا کہ اسمعیل ؑ پھر گھر

تو ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ تارا گیا ہے پھر اسو اور مقام میں براہیم مقام پر پہنچے ہو کر بنائے گئے اور سکوا اونچا کرنے لگو یہ اس جگہ میں پہنچے جس جگہ کہ حجر اسود ہے تو حجر اسود کو بیان رکھا اور مقام کو بتا کر خانے کے چوکھا تہہ بنا کر کہا یہ جبرائیلؑ کی بنا سے فراغ ہوئے تو جبرائیلؑ نے اُن کو کوچ کا طریق سکھایا اور ایک ایت میں ہے کہ حجر اسود ہند میں تھا اور تہا موتی سفید (فتح) **حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو ثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا كَانَ بَيْنَ ابْرَاهِيمَ وَبَيْنَ أَهْلِهِ مَا كَانَ خَرَجَ يَأْتُمِعِيلُ وَأُمُّهُ اسْمُعِيلُ وَمَعَهُمْ شَتَّةٌ فِيهَا مَاءٌ فَجَعَلَتْ أُمُّ اسْمُعِيلُ تَشْرِبُ مِنَ الشَّتَّةِ فَبَدَأَتْ لَبَنَهَا عَلَى صِيبِهَا حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَوَضَعَهَا حَتَّى دَوَّحَتْ ثُمَّ رَجَعَ ابْرَاهِيمُ إِلَى أَهْلِهِ فَأَبْغَضَتْ أُمُّ اسْمُعِيلُ حَتَّى لَمَّا بَلَغُوا لَدَآءَ مَدْيَنَ وَرَأَتْهُ يَا ابْرَاهِيمُ إِلَى مَنْ تَزَوَّجْنَا قَالَ إِلَى اللَّهِ قَالَتْ رَضِيتُ بِاللَّهِ قَالَ فَرَجَعَتْ فَجَعَلَتْ تَشْرِبُ مِنَ الشَّتَّةِ وَبَدَأَتْ لَبَنَهَا عَلَى صِيبِهَا حَتَّى لَمَّا فَتَنَ الْمَاءُ قَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ فَظَنَرْتُ لَعَلِّي أَحْسَنُ أَحَدًا قَالَ فَلَمْ تَهَبْ فَصَوَّغَتْ الصِّفَا فَظَنَرْتُ وَنَظَرْتُ هَلْ لِي أَحْسَنُ أَحَدًا فَلَمْ تَحْسَنُ أَحَدًا فَلَمَّا بَلَغَتْ الْوَادِي سَمِعَتْ امْرَأَةً تَقُولُ ذَلِكَ لَشَوْكِي ثُمَّ قَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ فَظَنَرْتُ مَا فَعَلْتُ لَعَلِّي الصَّيِّئُ فَلَمْ تَهَبْ فَظَنَرْتُ فَادَاهُو عَلَى حَالِهِمْ كَانُوا يَنْشَعُرُ لِلنَّوْبِ كُلَّمَا تَقَرَّبَتْ هَا نَفْسُهَا فَقَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ فَظَنَرْتُ لَعَلِّي أَحْسَنُ أَحَدًا فَلَمْ تَهَبْ فَصَوَّغَتْ فَظَنَرْتُ كُلَّمَا لَحَسَّ أَحَدًا حَتَّى أَتَمَّتْ سَبْعًا ثُمَّ قَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ فَظَنَرْتُ مَا فَعَلْتُ فَلَمَّا هِيَ بِصَوْبِ فَقَالَتْ أَخِيفُ أَنَّ كَانُ عِنْدَكَ خَيْرٌ فَادْجِبْنِي بِئِذَا قَالَ فَقَالَ يَعْقِبُ هُكَّنَ أَوْ عَمَرَ يَعْقِبُ عَلَى الْأَرْضِ قَالَ فَأَبْغَضَتْ الْمَاءَ فَذَهَبَتْ أُمُّ اسْمُعِيلُ فَجَعَلَتْ تُخَفِّرُ قَالَ فَقَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكْتِ الْوَادِيَّ أَتَاهَا ظَاهِرًا قَالَ فَجَعَلَتْ تَشْرِبُ مِنَ الْمَاءِ وَبَدَأَتْ لَبَنَهَا عَلَى صِيبِهَا قَالَ فَمَرَّتْ نَاسٌ مِنْ جُرْهُمُ بِبَطْنِ الْوَادِي فَادَاهُمْ بِطَيْرٍ كَانَتْهُمْ أَنْكَرُوا ذَلِكَ وَقَالُوا مَا يَكُونُ الطَّيْرُ إِلَّا عَلَى مَا فَبَعَثُوا رَسُولَهُمْ فَظَنَرُوا فَادَاهُمْ بِالْمَاءِ فَأَنَّهُمْ فَأَخْبَرَهُمْ فَأَوَّاهُوا إِلَيْهَا فَقَالُوا يَا أُمُّ اسْمُعِيلُ إِنَّا زَيْنَ لَنَا أَنْ نَكُونَ مَعَكَ وَأَنْتَ مَعَكَ فَبَلَغَتْ إِلَيْهَا فَخَبَّرَتْهُمْ بِمِثْلِ ذَلِكَ قَالَ ثُمَّ لَمَّا بَدَأَ ابْرَاهِيمُ فَقَالَ لَا أَهْلِي إِلَّا مَطْلَعُ تَرْكِي قَالَ فَجَاءَ نَسَمٌ فَقَالَ ابْنُ اسْمُعِيلُ قَالَتْ لَسْتُ أَهْبَ بِصَيْدٍ قَالَ فَوَلَّى لَهُ إِذَا جَاءَ عِيْرَ عِنْتِ بَيْتِكَ فَكَلَّمَا جَاءَ آخِرُهُ فَقَالَ أَنْتَ ذَاكَ فَادْجِبْنِي إِلَى أَهْلِي قَالَ خُذْ لَنَا بَدَأَ ابْرَاهِيمُ فَقَالَ لَا أَهْلِي إِلَّا مَطْلَعُ تَرْكِي فَجَاءَ فَقَالَ ابْنُ اسْمُعِيلُ فَقَالَتْ لَسْتُ أَهْبَ بِصَيْدٍ فَقَالَتْ لَا تَزَلْ فَتَطْعَمُ وَ**

تو نگاہان اس کو دیکھ کر پانی ہے تو اُس نے اگر او کو خبر دی سو اس کے پاس آئے اور کہا کہ اے اسمعیل کی مان کیا ہو
اجازت دیتی ہے کہ ہم تیرے پاس حسین سو او سکا بیٹا بالغ ہوا تو ان میں ایک عورت نکاح کیا یہ ظاہر ہوا
واسطے ابراہیم کے پس کیا واسطہ گھر والوں کے کہ میں جانے والا ہوں طرف پہنچوڑے ہوؤں کی تاکہ نکاح
حال معلوم کروں تو ابراہیم اُسے اور سلام کیا یہ کہ اسمعیل کہ ان ہے تو اس کی عورت نے کہا کہ شکار کو گیا ہے
ابراہیم نے کہا کہ جب تک تو ان کو کہہ دو کہ اپنے دروازے کی چوکت کو بدل لیں کہ اسمعیل اُسے تو اس کو
خبر دی تو اسمعیل نے کہا کہ چوکت تو ہے پر جانے گھر والوں کے پاس پہلے ابراہیم کے واسطے ظاہر ہوا تو اپنے
اہل سے کہا کہ میں معلوم کرنے والا ہوں اپنے چھوڑے ہوؤں کو سو اُسے اور کہا کہ اسمعیل کہاں ہے تو اس کی
عورت نے کہا کہ شکار کو گیا ہے پہلے اس عورت کو کہا کہ کیا تو نہیں اتر پاس کہا دے اور پیوے سو ابراہیم نے
کہا کہ کیا ہے کہاں تھا رادینا تھا ر اُسے کہا کہ کہاں ہمارا گوشت ہے اور پینا ہمارا پانی ہے کہا ابراہیم
نے اہی برکت کرو ان کے کہانے میں اور پیو میں حضرت منے فرمایا کہ جو برکت ہو والوں کے کہانے میں
ہے وہ ابراہیم کی دعا کی تاثیر ہے یہ تحقیق ظاہر ہوا واسطے ابراہیم کے پس کہا اپنے گھر والوں سے کہ میں
معلوم کرنے والا ہوں حال اپنے چھوڑے ہوؤں کا پس اُسے پس باپ اسمعیل کو پاس زمرم کے کہ اپنے تیر
کو درست کرتا تھا پس کہا کہ اے اسمعیل مقرر تیرے رب نے تم کو حکم کیا ہے کہ میں اس کا گھر بناؤں اُسے کہا کہ
کہاں ان اپنے رب کا کہا کہ حکم کیا ہے تم کو اُسے یہ کہ تم کو حکم ہے کہ میں نے کہا کہ میں اب کروں گا
یہ واسطے کہ کوئی نہ کہہ دو تو کوہرے ہو تو ابراہیم نے بنا نا شروع کیا اور اسمعیل وہ او کو سپرد دینے لگے اور بہتر
تھے کہ اے رب تیرے قبول کرے بیشک تو ہے منتا جانا یہاں تک بنا بلند ہوئی اور ابراہیم ضعیف ہو
اور پادشہا نے تہون کے پس کہے ہوئے ابراہیم مقام کے تہر پر اور اسمعیل او کو سپرد دینے لگے اور
کہتے لگے اور ہمارے قبول کرے مقرر تو ہے اس منتا جانا تک تھامو متی ابن اسمعیل منتا
عَبْدُ الْوَاحِدِ تَنَا الْاَحْمَشُ تَنَا اِبْرَاهِيمُ الْيَتِيمُ عَنْ اَبِيهِ قَالَ مَعْتُ اَمَّا ذَرِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ اَيُّ مَسْجِدٍ ذُوْصِفَ فِي الْاَرْضِ اَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قُلْتُ ثُمَّ اَيُّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْاَقْصَى
قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا قَالَ اَرْبَعُونَ سَنَةً ثُمَّ اَيُّمَا اَذْكُرْتَلَا بَعْدُ فَصَلِّهٖ فَاِنَّ الْفَضْلَ فِيْهِ
ترجمہ ابو ذر رضی سے روایت ہو کہ معنی کہا کہ یا حضرت م کون مسجد ہے جو زمین میں پہلے بنائی گئی حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خانے کعبے کی مسجد میں نے کہا کہ ہر کون فرمایا مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس
کی مسجد میں نے کہا کہ ان کے درمیان کتنا فاصلہ ہے فرمایا چالیس سو چار جس جگہ تم کو نماز کا وقت ملے
وہاں نماز پڑھو پس تحقیق ثواب میں ہر جگہ نماز پڑھنے میں جبکہ اس کا وقت ہو وہ ابن جوزی نے کہا

کہ سین اٹھ سال ہے ہوا طم کہ خانے اور بیت المقدس کو سلیمان نے بنا کیا ہے اور ان دونوں کے درمیان
 ہزار برس سے زیادہ کا فاصلہ ہے اور جواب اسکا یہ ہے کہ یہ اشارہ ہے طرف اول بنا کے اور رکھنے بنایا مسجد
 کے اور نہیں ہے براہیم جنے پہلے کعبہ بنایا ہوا اور سلیمان جس نے پہلے بیت المقدس بنایا ہو پس تحقیق وہاں
 کی عینے کہ پہلے کعبہ کو آدم ؑ نے بنایا تھا پھر اسکی اولاد زمین میں پھیل گئی پس جائز ہے کہ بعضوں نے
 بیت المقدس کی وضع کو بھی ہو پھر بنایا کعبہ کو براہیم ؑ نے ساتھ نص قرآن کے اور یہی طرح کہا قرطبی
 نے کہ حدیث نہیں ملالت کرتی ہے ہر کرا براہیم ؑ اور سلیمان ؑ نے پہلے بل انکی بنیاد کو بھی بلکہ یہ تجدید
 ہے دہم اسچیز کے کہ بنیاد رکھی تھی انکے غیر نے اور بیت المقدس کی مسجد اقصیٰ ہوا طم کہتے ہیں کہ وہ دور
 ہے خانے کعبہ سے اور بعض کہتے ہیں ہوا طم کہتے ہی سو اس کے کوئی عکبہ عبادت کی اور بعض کہتے ہیں کہ
 دہم دور ہونے اس کے کے گندیوں اور پلیدیوں سے (فتح) **حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ**
عَنْ عَمْرِو بْنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ مَطْلَبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
طَلَمَ لَهُ أَحَدٌ فَقَالَ لَهَذَا جَبَلٌ يُحْيِيْنَا وَيُخْبِتُ اللَّهُمَّ إِنَّا بَرَاهِيمَ حَتَّى مَكَّةَ وَاقِ أَحْمَدَ بْنَ أَبِي
الْكَتَيْبِهَا وَرَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ اس روایت سے روایت ہو کہ حضرت
 کو پہاڑ احد نمود ہوا سو فرمایا کہ یہ سیا پہاڑ ہے کہ ہے محبت کہتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں الہی مقرر
 براہیم ؑ نے ملے کو حرام کیا ہے اور میں حرام کرتا ہوں جو کعبہ کہ مدینے کے دونوں طرف پہر علی زمین کے
 اندر ہے **ف** اور غرض اس سے ذکر براہیم ؑ کا اور یہ کہ اس نے ملے کو حرام کیا اور اسکی فرج حج میں گذر چکی ہے
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ أَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَمْ تَرَوْا قَوْمَكَ لَمَّا بَنَوْا الْكَعْبَةَ أَفْضَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا
تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَوْ لَأَحَدٌ نَأَى قَوَاعِدِ بِلَاكُهُمْ فَكَأَلْ عَمَلُ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو لَأَنَّ كَأَلْتَ حَافِئًا
سَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَرَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِثْلَامَ
الْكَتَيْبِ الَّذِي بِلَاكٍ أَعْجَرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يَكُنْ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ وَقَالَ لِمُعَيْلِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ ابْنِ بَكْرِ تَرْجَمَهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ترجمہ عاتشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت مہملہ السد علیہ سلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تو نے
 نہیں دیکھا کہ تیری قوم یعنی قریش نے جبکہ کعبہ بنایا تو انہوں براہیم ؑ کی مبنیادوں سے کم کر دیا تو میں
 نے کہا کہ یا حضرت م کیا آپ اسکو پہر نہیں بناتے براہیم ؑ کی مبنیاد پر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے فرمایا کہ اگر تیری قوم کے کھر کا زمانہ نہ ہوتا تو میں یوں ہی کرتا تو عبدالسدر بن عمر نے کہا کہ اگر عاتشہ نے

میں نے اسکا جواب دیا ہے۔

یہ حضرت م سے سنا ہے تو میں نہیں گمان کرتا کہ چوڑا ہو حضرت م نے بوسہ و نور کنون کا جو حجر سودہ کے پاس میں گرہ کر نہیں تمام ہوا کعبہ ابراہیم کی بنیاد پر یعنی حضرت صلہ اللہ علیہ وسلم کا نہ بوسہ نہ دینا دونو کنون کو ہی وجہ سے ہو کہ وہ دونوں رکن اپنی اصلی بنیاد پر نہیں ہے **ف** یہ مدیف حجر میں گذر چکی ہے **حَلَّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَنَا قَالَ كُنْتُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَرْمٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِيمٍ الزُّرِّيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو حَمْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَصَلِّي عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ ترجمہ ابو حمید ساعدی سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ یا حضرت ہم آپ کی طرح درود پڑھیں حضرت صلہ اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اہی رحم کر محمد پر اور اسکی بی بیوں پر اور اسکی اولاد پر جیسے تو نے رحم کیا ابراہیم کی آل پر اور بکت کر محمد پر اور اسکی بی بیوں پر جیسے تو نے بکت کی ابراہیم کی اولاد پر مقرر تو سب خوبون سرنا بڑائی والا ہے **ف** اس حدیث کی شرح دعوات میں آویگی اور غرض اس سے اچکا یہ قول ہے کہ جیسے تو نے رحم کیا ابراہیم پر **حَلَّ ثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ وَمُوسَى بْنُ سَمْعِيلَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا أَبُو فَرْقَةَ مُسْلِمُ بْنُ سَالِمٍ الْهَمْدَانِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْكَةَ قَالَ لَقِينِي كَتَبَ بَنُو حُجْرَةَ فَقَالَ أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُمَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَلَى فَأَهْدِيَنِي فَقَالَ سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نَسَلُّ عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ ترجمہ عبدالرحمن بن ابی لیلے سے روایت ہے کہ کعب بن عجرہ مجھ کو ملتا تو اس نے کہا کیا میں مجھ کو ایک تحفہ نہ دوں جسکو میں نے حضرت صلہ اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے میں نے کہا کیوں نہیں تحفہ دے مجھ کو وہ چیز تو اس نے کہا کہ مجھے حضرت م سے پوچھا کہ ہم کس طرح آپ پر درود پڑھا کریں اے اہل بیت پس تحقیق اللہ تعالیٰ نے ہکو سکھا یا ہے کہ ہم آپ کو کس طرح سلام کریں حضرت م نے فرمایا کہ درودیوں کہا کرو اہی رحم کر محمد پر اور محمد کی آل پر جیسے تو نے رحم کیا ابراہیم پر اور ابراہیم کی آل پر بیشک تو سب خوبون سرنا بڑائی والا ہے الہی بکت کر محمد پر اور محمد کی آل پر جیسے تو نے بکت کی ابراہیم کی آل پر بیشک تو سب خوبون سرنا بڑائی والا ہے **ف******

اسکی شرح بھی دعواتِ ایک محل ثنا عثمان بن اَیْن شکیبہ ثنا جابر عن مَنصُور عن اَیْن مَہال
عن سَیِّد بن جَیْم عن ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یَعُوذُ بِالْحَسَنِ وَ
الْحُسَيْنِ وَیَقُولُ اِنَّ اَبَاکُمَا کان یَعُوذُ بِہَا لِسَمِیعِل وَاِسْحٰق اَعُوذُ بِکَلِمَاتِ اللہِ التَّامَّةِ مِنْ
کُلِّ شَیْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ کُلِّ لَایۃٍ مَرَّیۃٍ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
امام حسنؑ اور حسینؑ کے واسطے تعذیر کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ مقرر تمہارے باپ یعنی حضرت ابراہیمؑ
حضرت اسمعیلؑ اور اسحاقؑ کے واسطے ان کو تعذیر کرتے تھے کہ پناہ مانگتا ہوں میں بوسیلے اللہ کی کلام کے
جسکی پوری تاثیر ہے ہر ایک شیطان سے اور ہر ایک کاٹنے والے کٹرے سے اور ہر ایک بری نظر سے
و بعض کہتے ہیں کہ کلمات سے مراد کلام اسکا ہے مطلق اور بعض کہتے ہیں کہ جو وعدہ کیا ہے آخر
ساتھ اوسکے اور مراد ساتھ تار کے مکمل ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ نافع اور بعض کہتے ہیں کہ شافیہ
اور بعض کہتے ہیں کہ مبارکہ اور بعض کہتے ہیں کہ قاضیہ جو جاری رہتی ہیں اور بدستور رہتے ہیں اور ہمیں
دکرتی اور کوئی چیز اور ہمیں داخل ہوتا ان میں کوئی نقص اور عیب خطابی نے کہا کہ امام احمد نے اس سے استدلال
کیا ہے کہ قرآن غیر مخلوق ہے اور حجت پکڑتے تھے کہ حضرت مہین پناہ مانگتے تھے ساتھ مخلوق کے اور شیطان
سے مراد عام ہے خواہ شیطان جن ہو یا انس اور عین لامر سے مراد ہر بیماری اور آفت ہو جو آدمی کو لگتی ہے
جنون وغیرہ سے (فتح) بَاب قول اللہ عزَّ و جلَّ اِنِّیْہُمْ عَنْ صَیْفِ ابْرٰہِیْمَ اِذْ دَخَلُوْا عَلَیْکَ الْاٰیۃِ بَاب
ہے اس آیت کے بیان میں کہ اور احوال بنا انکو ابراہیمؑ کے مہمانوں کا جب داخل ہوئے اسکے گھر میں بوسے سلام
آخر آیت تک لَا تَقْجَلْ لَا تَخَفْ یعنی لا تو جھل کے معنی میں زخوف کرف اور ابراہیمؑ کے مہمانوں کا قصد
ابو حاتم نے مفصل بیان کیا ہے اور میں ہے کہ جب ابراہیمؑ نے تلا ہوا بچہ انکے آگے رکھا تو انہوں نے
کہا کہ ہم کہا نہیں کہاتے مگر مول سے ابراہیمؑ نے کہا کہ اس کے واسطے مول ہے انہوں نے کہا کہ اہک کیا مول ہے
ابراہیمؑ نے کہا کہ اسکے دل میں سب اللہ اور اسکے آخرین الحمد کہنا تو جبرائیلؑ نے میکائیلؑ کی طرف نظر کی
پس کہا کہ لائق ہے کہ خدا تعالیٰ سکوا اپنا جانی دوست تھیرے پر جب ابراہیمؑ نے دیکھا کہ وہ کہاتے
نہیں تو اسنے گہر لیا اور ایک روایت میں ہے کہ وہ فرشتے چار تھے جبرائیلؑ اور میکائیلؑ اور اسرافیلؑ
اور رافیلؑ اور ایک روایت میں ہے کہ جبرائیلؑ نے بچہ اپنے پر ہیرا تو وہ زندہ ہو کر اٹھ کھڑا ہوا اور اپنی
مان کے ساتھ جا ملا (فتح) طَلَحَ قَالَ اَلَا بَلٰہِیْمُ رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تَخْرِجُ الْمَوْتِیَّ الْاٰیۃِ یعنی اور جب کہا ابراہیمؑ نے
کہ اے رب کہہ مجھ کو کیونکر جلاویگا تو مردے حل اِنَّا اَحْیٰوْہُمْ صَالِحٌ شَکَاہُ وَہِیْبُ خَیْبُ
یُوْنُسُ عَنْ ابْنِ زُهْرَابٍ عَنْ ابْنِ سَلَمَۃَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ ابْنِ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ اُخْرِيَ النَّارَ مِنْ اَبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تَحْيِي الْمَوْتٰى قَالَ اَوْكَلْتُ
 نُوْمًا مِّنْ قَالٍ بَلَا وَلَكِنْ لَّيْسَ لِيْ قِيْلَةٌ قَالَ وَرَبِّمُ اللّٰهُ لَوْ كُنَّا لَقَدْ كُنَّا اِلٰى رِّكْنٍ شَدِيْدٍ وَكُوْنِيْثُ
 فِي الْمَقْبَرِ طَوْلَ مَا لَيْثَ يُوْسُفُ لَا حَبِيْثُ الدَّارِجِي ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت صلوات اللہ علیہ
 سلم نے فرمایا کہ ہم زیادہ تر شک کرنے کے لائق ہیں ابراہیم سے جبکہ کہا کہ اے رب مجھ کو دکھا دے کہ تو مردوں کو
 کیونکر زندہ کرتا ہے خدایتعالیٰ نے فرمایا کیا تم مجھ کو سکا یقین نہیں ابراہیم نے کہا کیوں نہیں لیکن یہ تمنا اسو اسطر
 سے کہ میرے دل کو اطمینان ہو جاوے اور خدا رحم کرے لوط علیہ السلام نے اسے زندہ کی تھی کہ مضبوط مکان میں
 پناہ پکڑے اور اگر مجھ کو قید خانے میں دیر لگتی بقدر یوسف کے تو میں بلانے والی بات مان لیتا یعنی اپنی
 برائت نہ چاہتا اس کے ساتھ چلا جاتا اختلاف کیا ہے سلف نے یہ سچ مراد کے ساتھ شک کے سبب جو بعض نے
 نے تو اس کو ظاہر ہر چل کیا ہے اور کہا کہ یہ غیبی ہونے سے پہلے تھا اور طبری نے کہا کہ سبب حصول اسکے کا دوسرا
 شیطان کا ہے لیکن اسے قرار نہیں پکڑا اور نہیں بلایا اس نے ایمان ثبت کو اور ایک روایت میں ہے کہ ابراہیم
 ایک گدھے کے مردار پر آئے جس کو دندے اور پرندے کہاتے تھے پس تعجب کیا انہوں نے اور کہا کہ اے
 رب مجھ کو یقین ہے کہ تو مجھ کو جمع کرے گا لیکن مجھ کو دکھا دے کہ تو مردوں کو کس طرح زندہ کرتا ہے اور بعض
 لوگ اس کی تاویل کرتے ہیں پس روایت کی طبیعتی غیبی ہونے کے جب خدایتعالیٰ نے ابراہیم کو خلیل یعنی دوست بنایا
 تو ملک الموت نے اجازت چاہی خدایتعالیٰ سے کہ ابراہیم کو خوشخبری سنا دی پس اجازت دی و اس کو اس کے
 خزانے پس فکر کیا فضلہ اس کا ساتھ ہے یہ سچ کیفیت قبض کرنے روح مومن اور کافر کے تو ابراہیم علیہ السلام کہے
 ہو کر خدا سے دعا کرنے لگا کہ اے میرے رب کہا مجھ کو کہ تو مردوں کو کس طرح زندہ کرتا ہے تاکہ مجھ کو یقین ہو کہ
 میں تیرا دوست ہوں یعنی یقین ہے مراد خلیل ہونیکا یقین ہے تاکہ میرے دل کو اطمینان ہووے کہ میں تیرا
 خلیل ہوں اور عکرمہ سے روایت ہے کہ مراد یہ ہے کہ تاکہ میرے دل کو اطمینان ہو جاوے اس کا کہ کافر جانتے ہیں
 کہ تو مردوں کو زندہ کرتا ہے اور بعض کہتے کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ قدرت مجھ کو مردوں کے زندہ کرنے پر پس
 ادب کیا سوال میں اور بعض کہتے کہ مراد یہ ہے کہ زندہ کر مردے کو میرے ہاتھ پر اور بعض کہتے ہیں کہ مراد قلبے
 سے الگ مرد صالح ہے جو اسکے ساتھ رہتا تھا اور یہ تاویل کسی بے علم نے کی ہے اور بعض کہتے کہ مراد مردوں
 سے دلوں کا زندہ کرنا ہے اور یہ تاویل ہی نہایت بعید ہے اور بعض کہتے ہیں کہ مراد اطمینان نفس کا ہے
 ساتھ کثرت دلیلوں کے اور بعض کہتے ہیں کہ محبت و راحت کے سوال میں یہ اختلاف ہے یہ سچ معنی قول حضرت
 صلوات اللہ علیہ کہ وہ سلم کے ہم ابراہیم سے زیادہ تر شک کرنے کے لائق ہیں سو بعض کہتے ہیں کہ معنی
 اس کے یہ ہیں کہ ہم شیاق میں زیادہ تر ہیں طرف دیکھنے اسکے کہ ابراہیم سے اور بعض کہتے ہیں کہ معنی

اسکے یہ مین کہ جو تو مرنے والے مین کچھ شک نہیں تو ابراہیم کو بطریق اولے نہ تہا یعنی اگر شک نہیں ہوتا تو البتہ تہا مین لائق تر ساتھ اسکے اُسے ولیکن تم جانتے ہو کہ مجھ کو تو کچھ شک نہیں پس جان کہو کہ انہی نے ہی شک نہیں کیا اور یہ حضرت تہا تواضع کے رو سے کہا با پہلے اس سے کہ معلوم کروے آپکو اللہ کہ آپ ابراہیم سے افضل مین اور بعضے کہتے مین کہ سبب اس حدیث کا یہ ہے کہ بعضے لوگوں نے کہا کہ ابراہیم نے شک کیا اور بعضوں نے کہا کہ شک نہیں کیا تب آپ نے یہ حدیث فرمائی اور بعضے کہتے مین کہ مراد آپ کو اپنی قول سخن سے اپنی امت ہے چنانچہ شک بائز ہے اور سخاں حضرت تہا کا اس سے ساتھ دلالت خصمت کے ہے اور بعض گنہگار مین کہ مین کے یہ مین کہ یہ چیز جسکو تم کہتے ہو کہ اس نے شک کیا مین اُسے ہون ساتھ اسکے ہو سطر کہ وہ شک نہیں ہو سکتا نہیں کہ وہ طلب ہے واسطی زیادہ بیان کے اور ابن عطیہ نے کہا کہ یہ حدیث پس مبنی ہے اور نفی شک کے اور مراد ساتھ شک کے اور مین خطرات مین جو دل مین آتے مین اور ثابت نہیں ہوتے اور یہ شک اصطلاحی اور وہ تو ہے در میان دو امر دن کے بغیر زیادتی ایک کے دوسرے پر تو وہ نفی کیا گیا ہے ابراہیم سے قطعاً ہو سطر کہ بعید ہے وقوع اسکا اس شخص سے جسکے دل مین ایمان بچا ہے پس کیونکر ہو سکتا ہے اس شخص سے جو پیغمبر ہو اور نیز پس سوال حسب واقع ہو ساتھ کیف کے تو دلالت کرتا ہے اوپر حال شے موجود کے جو مقرر ہے نزدیک اسل اور مسئلہ کے جیسے کہ تو کہتا ہے کیف علم فلان پس کیفیت مین سوال ہے ہیئت زندہ کرنے کے سے نہ نفس حیا سے پس تحقیق ثابت مقرر ہے اور ابن جوزی نے کہا کہ ہوئے حضرت تہا لائق تر ابراہیم سے واسطی پیغمبر کے کہ مشفق بائی حضرت مین نے اپنی قوم کی گندی سے اور رد کرنے کے لئے اس سے اور اس کے اور تعجب کرنے اور انکے سے امر جی اٹھنے کے سے پس فرمایا کہ مین لائق ہوں کہ یہ سوال کردن جو ابراہیم نے سوال کیا واسطی عظیم ہوئے اسچیز کے کہ جاری ہوتی ہے واسطی میرے ساتھ قوم انبی کے جو قیامت اور زندہ کرے مردوں کے منکر مین ولیکن مین اسکا سوال نہیں کرتا اور عیاض نکلتے کہ ابراہیم نے شک نہیں کیا اس مین کہ خدا مردوں کو زندہ کرتا ہے ولیکن زیادہ کیا اُسے اطمینان دلکا اور ترک جہگڑے کو واسطی مشاہدے احیاء کے پس حاصل ہوا واسطی اسکے علم اول واسطی وقوع اسکے کے اور ارادہ کیا علم نامی کو ساتھ کیفیت اسکے کے اور احتمال ہے کہ ہو مراد ترقی علم البقیل سے طرف مین البقیل کے اور یہ جو فرمایا مین قید خانے سے نکلنے مین جلدی کرتا تو یہ آپ نے بطور تواضع کے کہا اور تواضع بڑے کے درجہ کو سبب نہیں کرتی بلکہ زیادہ کرتے ہے (فتح م باری) قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَادْكُرُوا فِي الْكِتَابِ اِسْمَٰئِيْلَ اِنَّهٗ كَانَ صٰلِحًا ذٰلِكَ الْوَعْدِ بَابِ اس کے بیان مین کہ آیا در کتاب مین اسمعیل کو کہ وہ تھا وعدہ کیا سچا حال فَنَاقَتْهُ بَنُو سَعْدٍ ثَنًا حَاطَمَ وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي عَمِيْرٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْثَمِ قَالَ رَوَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَفَرٍ مِنْ اَسْلَمَ يَتَضَلُّوْنَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتُمْ

کہا بن کا حال پسچتے ہو صحابہ نے کہا مان فرمایا جو ان لوگوں میں کفر کی حالت میں بہتر اور افضل ہے ان لوگوں کو سلام میں ہی افضل میں جو وقت کہ دین میں شہسار ہو جاوین اور اس میں سمجھ حاصل کرین اور مناسبیت احمدیث کی واسطی اس ترجمہ کے جہت موافق ہونے حدیث کے سے آیت کو ہے چہ سیاق نزول کے پر تحقیق تغلیب ہے سب بات کو کہ خطاب کیا یعقوب نے اپنی اولاد کو نزدیک کر لینے کے واسطی رغبت و دلانگی کے اور ثبات رہنے کے سلام پر یعنی سلام بر ثبات رہو اور اسکی اولاد نے اسکو کہا کہ دے عبادت کر گئے اسکے اللہ کی یعنی براہیم اور اسمعیل اور اسحق کی اور یعقوب کی اولاد سے ایک یوسف بھی ہیں پس نص کی حدیث اور نسبت یوسفؑ کے اور یہ کہ وہ یعقوب کا بیٹا اور اسحاق کا پوتا اور براہیم کا بڑا پوتا ہے اور یہ کہ یہ چاروں پیغمبر ہیں اور بیجا جواب جہت شرافت کے سے ہے ساتھ نیک عملوں کے اور دوسر جہت شرافت نسب صالح کے ہر اور کہا بن عرب کے سے یعنی انکے صلہوں سے جنکی طرف دوسر سب ہیں اور جنکے ساتھ فخر کرتے ہیں اور تشبیہ دی انکو ساتھ کہا بن کے واسطی ہونے انکے کے ظرف شرافت کے جیسے کہ کانین طرف ہیں واسطی جہاں کے پہرین سب چار قسم ہے پر تحقیق فضل و معنی جاہلیت اور سلام و دلو کی شرافت جمع ہو اور تہی شرافت انکی جاہلیت میں ساتھ حضال محمودہ کے جہت ملائمت طبع کے سے اور نفرت بھی سے خاصہ ساتھ منسوب ہونے کے طرف وادوں کی جو موصوف ہیں ساتھ اسکے پہر شرافت سلام میں ساتھ نہما محمودہ کے شرفا پہرین برتر مرتبہ میں وہ شخص ہے جو اسکے ساتھ تفقہ فی الدین کو جوڑے اور اسکے مقابل وہ شخص ہے جو جاہلیت میں کمزور ہو اور بدتر و نامشرف سلام میں ہیں انکے مرتبہ سے اور تیسرے قسم وہ ہے جو سلام میں شریف ہیں اور دین میں بوجہ حاصل کے اور نہ تھا شریف جاہلیت میں اور اس سے کم ہے جو سطح ہو لیکن دین میں شہسار ہو اور چوتھی قسم وہ ہے جو جاہلیت میں شریف ہو پہر سلام میں ہو اس پر قسم لینے پہلے قسم سے کم ہے پہر اگر دین میں شہسار ہو تو وہ اعلیٰ مرتبہ ہے شریف جاہل سے رفیع) یَا کُلُّ نَفْسٍ رَکُوعٌ لِّکُلِّ غَافِقٍ اَنَّا نَخْلَعُ بِکُلِّ نَفْسٍ لِّیَوْمِکَ الْکَافِیَّ مَطَرُ الْمُنْتَزِعِ رُبَّنَا بِیَا مِیْنِ اس آیت کو اور بیجا بننے لوط کا کوجب کہا اُس نے اپنی قوم کو کیا تم کرتے ہو بیجائی کف حضرت لوط مہر ابراہیم علیہ السلام کے پیغمبر ہیں اور تحقیق بیان کیا ہے اللہ نے قصہ کا ساتھ قوم اپنی کے سورہ غرا میں اور ہود میں اور شعرا میں اور عل وغیرہ میں اور اسکا حاصل ہے کہ انہوں نے اٹھام لینے لڑتے بازی نکالی تھی لڑکوں سے بد فعلی کرتے تھے پس بلایا انکو لوط مہر نے طرف توحید کے اور باز رہنے کے بے حیائی سے پس صرا کر کیا انہوں نے اوپر اسکے اور ان میں سے کوئی اسکے ساتھ ایمان لایا اور انکے شہر دن کا نام دوم تھا شام کے ملک میں پہر جب خدا تعالیٰ نے انکو ہلاک کرنے کا ارادہ کیا تو بیجا

۱۱۲

یعنی لبسیل کے معنی میں طریق یعنی راہ و تفسیر اس آیت کی ہر دو اہل لبسیل مقیم ہو گئے ہیں یعنی قعدۃ
 لَا تَمُوتُ قَوْلُهُ یعنی برکت کے معنی وہ شخص میں کہ اسکے ساتھ ہوں وہ اس کی قوت سے ف مراد تفسیر اس آیت
 کی ہے فتولی برکت ف برکت فرعون کے حق میں ہے اسکو لوط کے قصے سے یہ تعلق نہیں بالطور سطر
 کے ہر ذکر کیا ہے و طر قول ہے کہ لوط کے قصہ میں آدمی الی رکن شدید (فیہ) تَزَكُّوْا قِيْلُوْا یعنی تکرار
 کے معنی میں جب کو تم ف مراد اس آیت کی تفسیر ہے وَلَا تَزَكُّوْا اِلَّا اِلَیْهِ تَطْلُبُوْا حِلَّالًا فَمَا حَمَمُوْهُ فَتَنَّا
 اَبُوَ اَحْمَدُ تَنَّا سَفِيْنٌ عَنْ اَبْنِ اَلْمُحَقِّقِ عَنْ اَلْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَهَلْ مِنْ مُّذَكِّرٍ ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہو کہ پڑھ حضرت صلوات اللہ علیہ اہل سلم یہ کہہ قبل میں ہر کف
 یہ کلمہ سورہ قمر میں لوط کے قصہ میں واقع ہے بِاَبِ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا اَنْتُمْ اَحَاکُمُ صَالِحًا
 وَتَوَلَّیْہُ لَکِنَّا صَحَابِیْ اَلْحَجَّیْ الْمُرْسَلِیْنَ یعنی بیان میں اس آیت کے کہ یہ جانتے صرف قوم خود کے ان کے
 یہاں صحابہ کو اور خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر ایک یا واللہ نے رسول کو ف جبرئیل کی جگہ کا نام ہے
 اور وہ نبوک اور شام کے درمیان ہے وَاَمَّا احْتِثَّ حَجْرٌ حَرَامٌ یعنی اور حرث جبر کے معنی حرام میں ف
 یہ تفسیر اس آیت کی وَاَلَا لَہٗذَہِ الْعَامِ وحرث جبر کے معنی حرام وکُلُّ مَسْنُوْعٍ فَهُوَ حَجْرٌ دَمِنَ حَجْرٍ حَجْرٌ
 یعنی جو چیز کہ منع کی گئی ہو اسکو ہی حجر کہتے ہیں اور اسی قبیل سے یہ آیت ولیقولون حجر محجور یعنی
 یہاں ہی حجر محجور کے معنی منع کی گئی چیز میں یعنی عام حرم و الحج کل یسائر تنبیرہ وما حجرات علیہ من
 اَلْاَرْضِ فَهُوَ حَجْرٌ دَمِنَ مَسْنُوْعٍ حَطِیْمٌ الْبَسِیْتُ حَجْرًا اَکَا لَہٗ مُشْتَقٌّ مِنْ مَحْطُوْمٍ مِنْ قِیْلِ مِنْ مَقْتُوْلٍ
 یعنی اور حجر ہر بنا ہے کہ تو اسکو بنا کرے اور چیز کہ احاطہ کرے تو اسکو زمین سے ساتھ بنا کرے یہ حجر
 ہے اور اسی قبیل سے نام کہا گیا ہے حطیم کہے کا حجر یعنی اسو طر کہ وہ احاطہ کیے گئے ہیں یا منع کیے گئے
 ہے کہو یا کہ وہ مشتق ہے محطوم سے مثل قتل اور مقتول کے یعنی نفیل ساتھ معنی مفعول کے ہے ف یقول
 ابو عبیدہ کا اور بعض کہتے ہیں کہ ہر نام حطیم اسو طر کہا گیا کہ وہ خانے کہے گئے اسم و یقال
 لَا تُذْنِبْ مِنْ اُحْمِلَ حَجْرٌ اور کہا جاتا ہے و طر گھوڑی کے حجر و یقال لِّلْعَقْلِ حَجْرٌ و حجی یعنی اور کہا جاتا
 ہے و طر عقل کے حجر اور حجی ف مراد تفسیر اس آیت کی ہے لَہِیْ جَرٌّ وَاَمَّا حَجْرٌ اَلْیَمَامَۃُ فَہُوَ الْاَمْرُ
 حجر عامہ کا پس نام ہے جگہ مرد کا ف اسکا ذکر بطور سطر ا کے ہو نہیں تو وہ ایک شہر ہے مشہور درمیان
 حجاز اور میں کے حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ تَنَّا سَفِيْنٌ تَنَّا شَامُ بْنُ عَرَفَہَ عَنْ اَبْنِہٖ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
 اَبْنِ رَمْعَہَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الَّذِیْ عَقَرَ النَّاقَہَ فَقَالَ اَسْتَلَبَ لَهَا
 رَجُلٌ ذَوْعِرًا وَنَمَعَتْ فَاِذَا فَاِذَا قَامَ کَاِیْنِ رَمْعَہَ ترجمہ عبد اللہ بن معمر سے روایت ہے کہ میں نے

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا اور ذکر کیا آپ نے اس شخص کو جس نے اونٹنی کی کوٹھنیں منسوب فرمایا کہ قبول کیا یا رد؟ انا اونٹنی کا ایک مردنے جو اپنی قوم میں صاحب عزت کا اور قوت کا تھا مانند ابی رباح کے اور ہسکانام قدر بن سالف تھا اور ابن اسحاق وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ سبیل نے انکے کا اونٹنی کو یہ تھا کہ جب انہوں نے درخواست کر کے نکھالے اسے لیا بعد اسکے کہ اسکی وصف میں یاد دہانی کی تو نکالی اور اسنے واسطے انکے اونٹنی پتھر سے ساتھ صفت مطلوب کے بعض ایمان لائے اور بعض کافروں اور اتفاق کیا سب سے پہلے کہ چوڑے اونٹنی کو چڑے جس جگہ چاہے اور ایک دن پانی پر آتی تھی اور ایک دن آتی تھی اور جسدن کو میں پر آتی تھی تو کوئیں سب پانی پی جاتی تھی اور اپنی باری سنے آئندہ دن کے وسطی پانی بہہ لیتی تھی پہر انکو اس میں نگی ہوئی تو مشدہ کیا تو آدمیوں نے جن میں قدر مذکور تھا تو اسنے اونٹنی کو مار ڈالا تھا سو یہ خبر صالح مد کو پہنچی تو انکو بتلایا کہ میں دن کے بعد پتھر غداں اترے گا تو سنا بق اسکے واقع ہوا جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں خبر دی اور ایک روایت میں ہے کہ اپنی باری کے دن اونٹنی پانی پر آتی تھی اور سب پانی پی جاتی تھی اور قنہ پانی پیتی تھی اونٹنا ہی اسکا دودھ دوتے تھے لیکن یہ روایت ضعیف ہے (فتح) **خَلَّاهُ فَتَنَّا مُحَمَّدًا وَبَنِي** **مُشْكِلًا أَبُو الْحَسَنِ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ ابْنِ حَيَّانَ أَبُو ذَرِّيَّا ثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ** **دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ الْحِجْرَ فِي غَزْوَةِ بَعُوَاءِ أَمَرَهُمْ** **أَنْ لَا يَشْرَبُوا مِنْ يَدْرِهَا وَلَا يَسْتَقُوا مِنْهَا فَقَالُوا قَدْ جَعَلْنَا مِنْهَا وَاسْتَقَيْنَا فَا مَرَّهُمُ النَّبِيُّ** **صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَطْرَحُوا ذَلِكَ الْعَيْنِ وَهِيَ يَقُولُ ذَلِكَ الْمَاءُ وَيُرْوَى عَنْ سَبْرَةَ بِنْتِ** **مَعْبُكٍ وَابْنِ التَّمُومِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْقَاءِ الطَّعَامِ وَقَالَ أَبُو ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ** **صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَعْيُنٍ مَاءٌ ۚ تَرْجَمَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ عَنْهُ رَوَيْتُ عَنْ أَبِي جَبْرٍ** **حَضْرَتِمْ مَجْرَعِيَّةٌ قَوْمٌ ثَوَدُ كِي جگہ میں اترے تو اصحاب کو حکم کیا کہ حجر کے کوئیں کا پانی نہ پوین اور نہ** **اس سے مشکون میں اور شاہدین تو اصحاب نے کہا کہ منے اس سے آٹا گوندہ اور شکون میں پانی اوٹھا یا اگر** **تو حکم کیا انکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کہ آٹا پینکدین اور پانی بہا دین اور سبرہ سے شفا** **ہے کہ حکم کیا حضرت م نے ساتھ ٹٹانے کہا نے کے اور ابو ذر سے روایت ہے کہ جسے آٹا گوندہ ہو۔** **ف** **اپہ حدیث سبرہ کی پس وہ طبرانی نے روایت کی ہے کہ حضرت م نے اپنے اصحاب سے فرمایا** **جبکہ حجر سے نکالے کہ جس نے اس پانی سے آٹا گوندہ ہو یا جیس بنایا ہو تو چاہیے کہ اسکو اللہ سے اور انہوں** **کی روایت یہ ہے کہ جنگ تبوک میں حضرت م ایک میدان میں آئے تو حضرت م نے اصحاب سے فرمایا کہ تم میدان**

لمعون میں ہو پس جلد کل جلد ہی اسے اور فرمایا کہ جسے آگ گوندا ہو تو چاہیے کہ سکو اور نہ دلوے (فتح)
حک ثنا ابن کثیر بن النضر بن عیاض عن عیسیٰ بن عقیل اللہ عن ثانیہ عن عبد اللہ بن عمر عن عبد اللہ
 ان الناس تزكوا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ارض ثمود الهجر واستقوا من بيارها واعتقلوا
 به فامرهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يهتروا ما استقوا من بيارها وان يعلفوا الا بالبحر
 وامرهم ان يستقوا من البئر التي كان تردها الناقة تالعة اسامة عن ثانیہ عن ترجمہ ابن عمر سے روایت
 ہے کہ مقرر لوگ اسے ساتھ حضرت م کے ثمود کی زمین میں کہ حجر ہے اور لیا انہوں نے پانی اس کے کٹوں سے اور آگ
 گوندا ساتھ اس کے اور حکم کیا ان کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ اگر دین جو پانی کہ لیا ہے انہوں نے اس کے
 کٹوں سے اور کھلا دین ان کو اور حکم کیا ان کو یہ کہ دین پانی اس کو دین سے جس سے اونٹنی پانی پیتی تھی
ف اور ظاہر یہ ہے کہ یکنون اونٹنی والا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی معلوم ہوا تھا اور اس حدیث سے
 معلوم ہوا کہ کردہ ہے پانی لینا ثمود کے کنوؤں سے اور لمحی میں ساتھ ان کے وہ کنوئیں اور نہرین جو تہیں سطح
 ان لوگوں کے جو ہلاک ہوئے ساتھ عذاب کرنے ان کے اور کفر ان کے کے اور سین اختلاف ہے کہ کراہت
 مذکورہ وہ بطور تنزیہ کے ہے یا تحریم کے اور تحریم پر کیا منع ہے صحت پاک ہونے کی اس پانی سے یا نہیں اور مشد
 کی بحث کہ بالصلوۃ میں گذر چکی ہے (فتح) **حک** ثنا احمد بن عبد اللہ عن معمر بن الزہری عن ابن عمر عن
 سالم بن عبد اللہ عن ابنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما امر بانحجر قال لا تدخلوا مساكن الذين
 ظلموا انفسهم الا ان تكونوا بالكن ان يصيبكم مثل ما اصابهم ثم تقف بردائه وهو على الرحا
 ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ جب حضرت م حجر ثمود کے ملک میں گذرے تو فرمایا کہ نہ جاؤ ان کے مکان میں
 جن لوگوں نے اپنی جان پر ظلم کیا کہیں پھر مذاب پڑے میا اور پڑا اگر وہ ان خوف سے روئے جاؤ تو رضائق
 نہیں بہر حضرت م نے اپنی چادر سے اپنا سر نہ ڈھانکا اور آپ اونٹ کے پالان پہنے **ف** اور شائع
 ثمود کی جہوں کو اور ان کے سوار اونٹنی جہوں کو جو ان کی طرح ہیں اگر چہ سب دینین وارد ہوا ہے **حک** ثنا
 عبد اللہ بن محمد ثنا وہب ثنا ابی قال سمعت یونس عن الزہری عن سالم بن عمر قال قال
 رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تدخلوا مساكن الذين ظلموا انفسهم الا ان تكونوا بالكن ان يصيبكم مثل ما اصابهم
 ثم تقف بردائه وهو على الرحا ترجمہ اسکا وہی ہے جو اوپر گذر ا باب قولہ ام لنتم فہلک لادھت
 یہ مقبول التواتر لایہ **ف** یہاں فقر یہ ہے یہی گذر چکا ہے لیکن جو حدیث بخاری نے اس جگہ بیان
 کی ہے اسکی سند دوسری ہے پر اتنی ہی غایت کافی ہے **حک** ثنا اسحق بن منصور انا عبد اللہ بن
 ثنا عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار عن ابنہ عن ابن عمر عن ابی صلی اللہ علیہ وسلم

اگر حضرت م کے مقام پر نماز پڑھانے پہلے ہو گا تو رونے لگے کہ یہ حضرت م نے فرمایا اور بہر حال شہدائے
اسی کہا شعبہ کہتا ہے کہ حضرت م نے فرمایا تیسری بار یا جو بھی باریں کہ تم یوسف کے ساتھ والی عورتوں
کی طرح ہو یعنی کیون خلاف نمائی کرتی ہو کہو ابوبکر سے کہ لوگوں کو نماز پڑھاؤ اسے یہ حدیث
پوری سا تبصرہ اپنی کے راستے بابین گذرجی ہے اور عرض اس سے یہ قول اچکا ہے کہ تم یوسف
کے ساتھ والی عورتوں کی طرح ہو اور تحقیق گذرحکا ہے ذکر مناسبت اسکی کا اجماع اور تحقیق بیان کیا
ہے اللہ تعالیٰ قصہ یوسف کا دراز ایک صورت میں کہ ہمیں اسکے سوائے اور کوی قصہ ذکر نہیں کیا
اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ خدا رحم کرے یوسف پر کہ اگر یہ کلمہ نہ کہتا کیا دیکر مجھکو اپنے رب پاس توقید
خانے میں اتنا نہ ہیتر (فتح) حَلَّ نَتَارِيعُ بْنُ يَحْيَى نَنَّا زَادَهُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُثْمَرَ عَنْ
ابْنِ بُرْدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرُّوا أَبَا بَكْرٍ
فَقِيلَ يَا لَيْتَا إِنْ كَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا كَذَا فَكَأَنَّ قَوْلَهُ فَعَالَتْ مُشْكَةً فَقَالَ مُرُّوا
أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّكُمْ صَوَابٌ يُوسُفُ فَأَمَّ أَبُو بَكْرٍ فِي جِلْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ حُسَيْنٌ
عَنْ ذَكَرْنَا رَجُلًا رَفِيقٌ تَرْجِمُهُ أَبُو موسى رضي عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ صلوات اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے لیکن
مرض الموت سو سفر آیا کہ کہو ابوبکر رض سے کہ لوگوں کو نماز پڑھاؤ تو عائشہ رض نے کہا کہ مقرر ابوبکر ایسا مرد
ہے یعنی نرم دل ہے تو فرمایا حضرت م نے مانند اسکے سوکہا عائشہ رض نے نہ اسکے سوحضرت م نے فرمایا کہ
کہو ابوبکر سے سو مقررتم یوسف م کے ساتھ والی عورتوں کی طرح ہو تو امامت کی حضرت ابوبکر رض نے حضرت
کی زندگی میں ف یہ حدیث ہی پہلے گزر چکی ہے حَلَّ نَتَارِيعُ بْنُ يَحْيَى نَنَّا زَادَهُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُثْمَرَ عَنْ
عَنِ الْأَعْجَزِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ أَلْحَمْ عِيَاظَ بْنِ أَبِي
رَبِيعَةَ اللَّهُمَّ أَلْحَمْ سَلَّمَ بْنَ هَشَامٍ اللَّهُمَّ أَلْحَمْ وَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ اللَّهُمَّ أَلْحَمْ الْمُسْتَضْعِفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
اللَّهُمَّ أَشَدِّ وَطْآنِكَ عَلَى مُضَرٍّ وَأَجْلَاهَا مِنْهُمْ كَسْبِيَ يُوْسُفَ تَرْجِمَةُ أَبُو هريرة رضي عنہ سے روایت
ہے کہ حضرت علیؑ صلوات اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنی دعا کی الہی نجات دے عیاظ بنی بیعیہ کو الہی نجات دے
سلمہ بن ہشام کو الہی نجات دے ولید بن ولید کو الہی نجات دے کے کہ دے ہوئے بے نور مسلمانوں
کو الہی اپنا سخت عذاب ال مضمر کی قوم پر الہی انبرسات برس کا قحط ڈال دیے یوسف م کے وقت میں
قحط پڑا تھا ف احمدیث کی شرح نمازمین گذرجی اور عرض اس سے یہ قول ہے کہ انبرسات برس کا قحط ڈال
دیے یوسف م کے وقت میں قحط پڑا تھا اور مراد یوسف م کے قحط کے سالوں سے وہ سال میں خشکوخدرنے
قرآن میں بیان کیا ہے کہ یوسف م کے زمانے میں سات سال قحط پڑا تھا اور کہتے ہیں نام اس بادشاہ

جسے خواب کی سی رائے تھا (فتح) **حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَهْمُو بْنُ أَخِي مُحَمَّدٍ بْنِ شَيْخَانِ**
جَوْزِيَّةَ بْنِ أَهْمُو عَنْ مَالِكٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَأَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَاهُ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجَمُ اللَّهُ لَوْ كُنَا لَقَدْ كَانَ يَأْذِي إِلَى ذِكْرِ شَدِيدٍ وَكَوْنُ
لَيْسَتْ فِي السَّجْنِ مَالِيَتْ يُوسُفُ ثُمَّ أَتَانِي الدَّاعِي لَأَجْبِتُهُ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خدا رحم کرے لوطؑ پر کہ اس نے آزدگی میں نہا کہ مضبوط مکان میں نہا کہ پڑے
اور اگر مجھ کو قید خانے میں دیر لگتی بقدر درازی بریوسفؑ کے تو میں بلانے والی بات مان لیتا یہ
حدیث ہی پہلے گندھکی سے **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَنَّ ابْنَ فَضِيلٍ أَخْبَصَ عَنْ شَيْخِي عَنْ**
مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ أُمَّ رُوْمَانَ وَهِيَ أُمُّ عَائِشَةَ عَمَّا قِيلَ فِيهَا مَا قِيلَ بَيْنَنَا أَنَا مَعَ عَائِشَةَ جَالِسَةً
إِذْ وَجَّهَتْ عَلَيْنَا امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهِيَ تَقُولُ فَعَلَ اللَّهُ بِفُلَانٍ وَفَعَلَ وَآلَتِ فَقُلْتُ لِمَ قَالَتْ
أَنَّهُ نَحْنُ ذِكْرُ الْكَلْبِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَيُّ حَدِيثٍ فَآخِضْتُهَا قَالَتْ فَمَعَا أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَعَمْرُكَ فَحَضَرَتْ مَعْشَرًا عَلَيْهِمَا فَمَا أَقَاتَا إِلَّا وَعَلَيْهَا أَحْمَسُ يَنَافِضُ فَبَجَاءَ إِلَيْهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِي بِهِ قُلْتُ حُمِّي أَخَذَ قَهْرًا مِنْ أَحْمِلَ حَدِيثٍ حَدَّثَتْ بِهِ فَقَعَلْتُ شَيْئًا
فَقَالَتْ وَاللَّهِ لَئِنْ حَلَفْتُ لَا أَقْصِدُ قَوْلِي وَلَئِنْ اِعْتَدَرْتُ لَا تَعَيَّنَ رُفْقِي فَمَثَلْتِي وَمَثَلْتُكُمْ كَمَثَلِي
وَيَنْبَغِي وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا أَصِفُوهَا فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْزَلَ اللَّهُ مَا
أَنْزَلَ فَآخِضَتْهَا فَقَالَتْ يَحْمِلُ اللَّهُ لَا يَحْمِلُ أَحَدٌ ترجمہ مسروق رضی سے روایت ہے کہ پوچھا میں ام رومان
کو اور وہ عائشہ کی ماں ہے اس پر سے کہہ گئی، بچہ جن اس کے کے جو کہہ کہہ گئی ام رومان نے کہا کہ جس حالت
میں کہ میں اور عائشہ رحمہ دونوں بیٹھی تھیں کہ ناگہان ایک انصاری عورت ہمارے اندر آئی اور وہ کہتی تھی
کہ خدا فلاں نے کو ہلاک کرے اور ہلاک کیا تو میں نے کہا کہ کیوں بدو عا کرتی ہے اس کو کہا کہ اسے بات نہ دے
کی ہے عائشہ نے کہا کہ اس نے کس بات کو زیادہ کیا ہے تو اس نے عائشہ رحمہ کو خبر دی ساتھ قول طوفان یا نہ ہو
والوان کے عائشہ نے کہا کہ کیا اس بات کو ابو بکر اور حضرت صلیبی ہی سنا ہے اس نے کہا ہاں تو عائشہ رضی بے
ہوش ہو کر گر پڑیں سو نہ ہوش میں آئیں مگر کہ ان پر لرزے کے تپ تپ تو پھر حضرت م تشریف لائے سو فرمایا
کہ اٹھ کیا حال ہے میں نے کہا کہ اس کو تپ نے پکڑا ہے ایک بات کے سبب کہ بیان کی گئی ساتھ اس کے پس
عائشہ رحمہ بیٹھی اور کہا کہ قسم ہے خدا کی اگر میں قسم کہاؤں کہ میں اس سے پاک ہوں تو آپ مجھ کو سچا نہ جانیں
گے امہ اگر میں عذر کروں تو میرا عند قبول کرو گے سو مثل میری اور تمہاری حضرت یعقوب اور ان کے بیٹوں
کی مثل ہے اور تمہاری اس گفتگو پر امہ مذکور ہے سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہرے پہر انار اللہ نے

جو کچھ کہ اتارا یعنی برات عائشہ رضی اللہ عنہا کی سو حضرت مینے عائشہ رضی اللہ عنہا کو خبر دی تو عائشہ نے کہا کہ یہ نعمت مقرون ہے ساتھ محمد کے نہ ساتھ محمد کسی کہ بیٹے میں اللہ کا شکر کرتی ہوں نہ کسی اور کا حال کتنا بھی بن بیگن

ثُمَّ الْكَثِيفُ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَنْ وَهْبِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَلَمْ أَرَ آيَةً قَوْلَهُ إِذَا اسْتَيْسَأَ الرُّسُلُ وَطَفُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُنُوا أَوْ كُنْ بُولًا قَاتَ بَلْ لَكُمُ اللَّهُ قَوْلُهُمْ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَقَدْ اسْتَيْقَنُوا أَنَّ قَوْمَهُمْ كَذُوبٌ وَمَاهُوَ بِالْظَّنِّ فَقَالَتْ بَعْدَ عَمْرِي لَقَدْ اسْتَيْقَنُوا بِذَلِكَ قُلْتُ فَلَعَنَهُمْ أَوْ كُنْ بُولًا قَالَتْ مَعَاذَ اللَّهِ لَمْ تَكُنِ الرُّسُلُ تَطْنُ ذَلِكَ بَرَهًا وَمَا هَذِهِ الْآيَةُ قَالَتْ هُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ الَّذِينَ آمَنُوا بِرُؤُسِهِمْ وَصَدَّقُوا قَوْلَهُمْ وَطَالَ عَلَيْهِمُ الْبَلَاءُ وَاسْتَأْخَرَهُمُ النَّصْرُ حَتَّى إِذَا اسْتَيْسَأَ سَتَ مِنْ كَذِبِهِمْ مِنْ قَوْمِهِمْ وَطَفُّوا أَنَّ أَتْبَاعَهُمْ كَذُوبٌ حَلَّاهُمْ بَصَرُ اللَّهِ اسْتَيْسَأَ اسْتَفْعَلُوا مِنْ يَسْتُ مِنْهُ أَيْ مِنْ يُوسُفَ وَلَا تَيْسَأُوا مِنْ رُؤُسِ اللَّهِ مَحْذَاهُ مِنَ الرَّجَاءِ ترجمہ عروہ سے روایت ہے کہ اُن سے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ جہلا تبار و تو اس آیت میں کہ جبنا امید ہو رسول اور گمان کیا انکی قوم نے کہ اُن سے جوٹ وعدہ کیا گیا کہ بوا ہے ساتھ تخفیف ذال کے یا کہ بوا ساتھ تشدید ذال کے عائشہ نے کہا کہ بلکہ جہلا یا اوکو انکی قوم نے بیٹے کذب و تشدید ذال کے ساتھ ہے سو میں نے کہا کہ قسم ہے اسکی کہ البتہ اوکو یقین تھا کہ انکی قوم نے اوکو جہلا یا ہے اور نیز وہ خیال اور گمان یعنی پس انکی طرف گمان کو کیوں نسبت کیا تو عائشہ نے کہا کہ اس عروہ البتہ ہو یقین تھا یعنی ظن کے متبع یقین کے ہیں میں نے کہا کہ شاید کہ بوا ہو ساتھ تخفیف ذال کے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ خدا کی پناہ کہ رسول کو اپنے رب کے ساتھ یہ گمان نہ تھا اور یہ آیت عائشہ نے کہا کہ رسولوں کے مابعد ہیں جو اپنے رب کے ساتھ ایمان لائے اور رسولوں کو سچا جانا اور ذرا سوئی اپنے آزمائش اُتبی اور تاخیر ہوئی انہو مدد پہانکہ کہ جبنا امید ہو پیغمبر اپنی قوم کے جہلانے والوں کے ایمان سے اور گمان کیا اوہوں نے کہ انکے بعد ان نے اوکو جہلا یا تو ہو بخیر اوکو مدد اللہ کی ف احمد رب کی شرح سورہ یوسف کی تفسیر میں آویگی استیساوا استفعلوا یعنی استیساوا باب استفعل سے ہے من یست منه اے من یوسف یعنی استیساوا مشتق ہے یست سے اور نہ کی ضمیر یوسف کی طرف پہرتی ہے یعنی تا امید ہوئے یوسف ف مراد تفسیر اس آیت کی ہو فلما استیساوا منہ ففعلوا انجیا۔ ولاتیسساوا من روح اللہ معناه من الرجاء یعنی آیت ولاتیسساوا من روح اللہ کے معنی ہیں امید سے یعنی روح کے معنی امید ہیں ف اور قنادہ سے روایت ہو کہ روح کے معنی رحمت ہیں اور مطابقت احمد رب کی و مطر ترجمہ کے واقع ہونا اس آیت کا ہے پیچ سورہ یوسف کے اور ازل ہونا یوسف کا پیچ عموم اس آیت کے فاما ارسلنا قبلك الا رجالا انوحی الیہم اور تھا مکان اوں کا قید تھا

میں یہ مدت دراز یہاں تک پہنچی اونکو مرد الدہ کے نزدیک سے بعد از امیدی کے ہوا کہ حضرت یوسفؑ
 نے کہا اس جوان کو جسکے حق میں اونکو گمان تھا کہ وہ نجات پائے والا ہے یہ کہ بیان کرے قصہ ہسکا
 اور یہ کہ وہ ظلم سے قید ہوا ہے پس ذکر کیا اُسے ہسکو مگر بعد سات سال کے اور اسی عین حاصل ہوتے ہی ہم ناما
 امیدی واد میں (نغمہ) **حَلَّ شَا عَبْدُ شَا عَبْدُ شَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ**
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَرِيمُ ابْنُ الْكَرِيمِ ابْنُ الْكَرِيمِ یوسفؑ
 ابْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت
 نے فرمایا کہ جو خود بزرگ ہو اسکا باپ بھی بزرگ اسکا دادا بھی بزرگ اسکا پردادا بھی بزرگ ہو وہ حضرت
 یوسفؑ ہے حضرت یعقوبؑ کا بیٹا حضرت اسحاقؑ کا پوتا حضرت ابراہیمؑ کا پڑوتا ف اسکی شرح پہلے گذر چکی
 ہے **بَابُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ذَا يُؤْتِي رُزْقَهُ الْآيَةُ** باب بیان میں اس آیت کے کہ جب
 ایوبؑ اپنے رب کو پکارا آخر تک **فَإِنْ اسْحَاقَ** نے کہا کہ صحیح یہ ہے کہ ایوبؑ بنی اسرائیل میں سے
 ہے اور ہمیں ثابت ہوا اسکی نسب میں کچھ مگر یہ کہ اسکے باپ کا نام مص ہے اور طبری نے کہا کہ شعیبؑ
 کے بعد تھا اور ابن ابی خثیمہ نے کہا کہ سلیمان کے بعد تھا (نغمہ) **أَزْكَى** یعنی ارفع کے معنی ہیں بار
 مراد اس آیت کی تفسیر ہے ارفع بربط قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مارا اُسے اپنا پیر زمین میں تو ناگہان دو
 بہرین جاری ہو میں تو اُسے ایک سے پانی پیا اور ایک سے غسل کیا (نغمہ) **يَرْكُضُونَ يَعْلُدُونَ** یعنی
 بركضون کے معنی ہیں عیدوں میں دوڑتے دوڑتے **حَلَّ شَا عَبْدُ شَا عَبْدُ شَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ**
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَيُّوبُ يُخَاسِرُ
عَمْرًا فَآخَرَهُ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِمَّنْ دُونَهُ ذَهَبٌ فَجَعَلَ يَخْتِنِي فِي ثَوْبِهِ قتادہ رُزْقَهُ يَا أَيُّوبُ أَمْ كُنْ
أَغْنَيْتَكَ قَالَ بَلَى يَارَبِّ وَلَكِنْ لَأَخْتِنِي عَنْ بَوَائِكُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس
 حالت میں حضرت ایوبؑ غمگین نہاتے تھے تو انپر سونے کی ٹڈی کا جہنڈ گر پڑا تو حضرت ایوبؑ غم
 لب بہرہ کر اپنے کپڑے میں لپیٹنے لگے تو اسے اونکے رب نے کہا کہ اے ایوبؑ تم کیا میں جو کچھ مالہ داراؤں
 اور اس سونے سے جسکو تو دیکھتا ہے بے پروا نہیں کہ چکا یعنی تو محتاج نہیں کیوں کہ کوئی سیٹھا ہے حضرت
 ایوبؑ نے کہا کہ کیوں نہیں مجھکو تیری عزت کی قسم ہے کہ مجھکو مال کی کچھ پرواہ نہیں لیکن تیری برکت
 اور عنایت کی ہوئی چیز سے مجھکو بے پروا ہی نہیں ف یہ جو کہا کہ خدا نے کہا تو احتمال ہے کہ ہو گیا
 دھڑ کے یا ابام کے یا بغیر واسطہ کے اور احمدیٹ سے معلوم ہوا کہ جائز ہے حرص کرنی اور بہت
 جمع کرنے حلال مال کے اوسکے حق میں جسکو اپنے نفس پر لشکر کرے کا یقین ہو اور اس میں ہے نام

کہنا اس ناک جو اس جہت سے جو برکت اور سہولت ہے والد ارشاد کر لی اور متنباط کیا ہے اس سے خطاب کی
جواز اخذ شارکا الماک میں اور تعاقب کیا ہے اسکا ابن تہن نے پس کہا کہ وہ ایک چیز ہے کہ خاص کیا ہے پھر
نے ساتھ اس کے اپنے پیغمبر کو اور برفلاف ہے شارکے پس تحقیق آدمی کے فعل سے پس کردہ ہوگا ہوسطہ کہ اس میں ہلوف
ہے اور رد کیا گیا ہے ابن تہن پر ساتھ اس کے کہ شارکے سطر سے سہن جازت ہو چکی ہے اگر ثابت ہو سہن حدیث اور
استلال کیا گیا ہے سہر ساتھ اس قصہ کے اور آمد خوب جانتا ہے تنبیہ نہیں ثابت ہوئی نزدیک بخاری کی یوٹ
کے قصہ میں کوئی چیز پس انتفا کیا اسنے ساتھ اس حدیث کے جو اسکے شرط پر ہے اور زیادہ تر صحیح یوب ۴ کے قصہ میں
وہ چیز ہے جو ابن ابی حاتم وغیرہ نے روایت کی ہو اس سے کہ یوب ۴ مبتلا ہوئے تو تیرہ برس اپنی بلا میں گرفتار ہے
پس چھڑ دیا اوکو قریب اور بعد نے گرد و مردن نے اوکے بہا یون سے کہ وہ صبح و شام اسکے پاس سے تہتے تو
ایک نے دوسرے کہا کہ البتہ یوب ۴ نے بڑا گناہ کیا ہے نہیں تو یہ بیماری اس سے دور ہو جاتی تو دوسرے نے اسکو
یوب ۴ سے ذکر کیا تو یوب ۴ کو نہایت رنج ہوا اور خود خدا کا علی اس نکلا و سطر اپنی حاجت کے اور اسکی عورت نے اسکا
نا تہ پکڑا پھر حسب فسخ ہوا تو سہر اسکی عورت نے دیر کی تو خدا یتعالیٰ نے اسکی طرف وحی کی کہ اپنا پیر مار تو اسنے
اپنا پاؤں زمین پر آیا تو ایک نہر جاری ہوئی تو یوب ۴ مے اس غنہ کی کہا سو پیری اس حالت میں کہ تندرست
پیر لگی بی بی کی تو اسنے یوب کو نہ پچا نا تو اسنے اس سے یوب کا حال پوچھا تو یوب نے کہا کہ مقررہ میں ہوں اور
مے واسطے اسنے دیکھا ایک و سطر گھوڑوں کے اور ایک جو کے و سطر تو خدا یتعالیٰ نے بدلی بھی تو اسنے گھوڑوں
کی تیلی کو سونے سے بہرہ و اور جو کی کہلکا کو چاندی سے بہرہ و اور ایک ایت میں اتنا زیادہ ہے کہ خدا یتعالیٰ نے
اونکو بہشت کا لباس پہنا یا تو انکی عورت نے انکو نہ پچا نا تو یوب ۴ نے کہا کہ میں یوب ہوں اور ایک روایت میں
اتنا زیادہ ہے کہ خدا یتعالیٰ نے کنی بی بی کو چھوئی دی یہاں تک کہ اسنے چھپس اس کے جسے اور ابن اسحاق وغیرہ
نے اسکا قصہ بہت دراز بیان کیا ہے اور اسکا حاصل یہ ہے کہ یوب ۴ حوران میں تھے اور انکے مال و دراولا و سہ
تھی تو ہوتے ہوتے ادھکا سب مال برباد ہوا اور وہ صبر کرتے تھے اور بواب چاہتے تھے پیر ان کے بدن میں کئی
قسم کی بیماریاں پیدا ہوئیں یہاں تک کہ شہر سے باہر ڈال گیا پس جوڑ دیا اونکو لوگوں نے مگر انکی عورت انکے ساتھ
ہی تو یہاں تک نوبت پہنچی کہ وہ اسکو مزدوری کر کے کہلاتی تھی یہاں تک کہ اسنے اپنی ایک زلفا ایک زلف
عورت کے پاس بھی اور اسکے ساتھ کہانا خرید لائی تو یوب ۴ نے اسکو قسم دیکر پوچھا کہ یہ کہانا کہاں سے لائی
ہے تو اسنے اپنا سر کھڑکھلایا تو یوب ۴ کو سخت رنج ہوا او سوقت یہ دعا کی کہ اے میرے رب مجھکو وہ کہہ
ہو سچا اور تو نہایت رحم کرنے والا ہے تو خدا یتعالیٰ نے اونکو شفا دی اور ایک روایت میں ہے کہ شیطان
نے انکی بی بی کو کہا کہ اگر یوب ۴ بے بسم اند کہہ کہانا کہادے تو تندرست ہو جاوے تو یہ بات سہر یوب ۴

کہی تو ایوب نے قسم کھائی کہ میں اسکو سو چٹری مار دنگا پہ جب تندہست ہوؤ تو خدا سے دعا کی اسکو
 حکم کیا کہ ایک شخص نے جسکی سوئٹھی تھوہو اسکو ایک بار وہ شاخ مار دی اور ایوب ؑ کی عمر تین سو برس کی ہے
 رفتہ بابت قادیان کوئی ایکٹھ سو تھی اے کان فخلصا الی قولہ جیتا باب ہے اس بیان میں کہ یاد کر کتاب
 میں موسیٰ ؑ کو کہ وہ تہا جہا ہوا اور تہا رسول نبی نہیا تک یقال للواحد طائفتین والجمع جمعیۃ اور کہا جاتا ہے
 واسطہ واحد اور ثنیۃ اور جمع کے معنی یعنی نبی کے لفظ واحد اور ثنیۃ اور جمع تینوں پر اطلاق کی جاتی ہے و
 یقال حکموا بجمعیۃ اعترؤا بجمعیۃ یعنی خلصوا کے معنی میں اکیلے ہوئے مشورے کو والجمع
 انجیۃ یعنی اور جمعیۃ کی جمع انجیۃ ہے یتنا جوئے یعنی مشورہ کرتے ہیں ف یہ اسواسطہ لایا ہے کہ تہا ہجر
 ہووے معنی جمعیت میں تلقف تلقف یعنی تلقف کے معنی میں نکل جاتا اور کہا جاتا ف مراد تفسیر اس
 آیت کی ہے فاذا ہی تلقف مایا کنون حکلنا عبد اللہ بن یوسف ثنا الکیف ثنی عقیل عن ابن
 شہاب قال سمعتہ عن عائشہ قالت عائشہ فرجتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی حدیجۃ بکر جف
 فوادیہ فانطلقت بہ الی ورقۃ بن نوفل وکان رجلاً متطہراً بقرۃ الی الحدیجۃ ففقال
 ورقۃ ماذا اتری فاحسن فقال ورقۃ ہذا الناموس الی فی آثر اللہ عز وجل علی
 مؤمنی ان اذکرک فی یومک انصرک لک نصر مؤزر الناموس صاحبہ السیر الذی یطلیعہ
 یما یسترہ عن غیبہ ترجمہ عائدہ من سے روایت ہو یعنی غار کے قصے میں کہ پہر پہرے حضرت طرف
 خدیجہ کے اہمال میں کہ انجاد الے فرار تھا تو خدیجہ حضرت م کو ورقہ کی طرف لے چلین اور وہ مرد نصرانی
 ہو گیا تھا پڑھتا تھا انجیل کو عربی میں اپنے سر پانی زبان میں سے اسکا ترجمہ عربی میں کرتا تھا تقدس نے کہا تو
 کیا دیکھتا ہے تو حضرت م نے اسکو خبر دی تو ورقہ نے کہا یہ وہ فرشتہ ہے جسکو خدا تعالیٰ نے موسیٰ ؑ
 پر اتارا تھا اور اگر مینے تیری نبوت کا زمانہ پایا تو تیری نہایت مدد کرونگا اور ناموس کے معنی ہمارے میں
 جو طلاع دیتا ہے کسی کو ساتھ ہجیر کے کہ چپا تھا ہے اسکو غیر اوسکے سے ف احمدی کی شرح لول تھا
 میں گذر چکی ہے اور عرض اس سے یہ قول ہے کہ یہ فرشتہ جو موسیٰ ؑ پر اترا تھا اور موسیٰ ؑ کے والد کا نام
 محمد بن الناہب بن عاذر بن لاوی بن یعقوب علیہ السلام ہے اہل نسب میں اختلاف
 نہیں اور ذکر کیا ہے صدی نے اپنی تفسیر میں کہ ابراہیم موسیٰ ؑ کی یہ ہے کہ فرعون نے خواب میں دیکھا کہ ابراہیم
 المقدس ؑ آگ آئی تو اسنے مصر کے گہر و قطیون کے گہر سب جلا دیے مگر بنی اسرائیل کے نہ جلائے پہر
 جب فرعون جاگا تو کہا ہون اور جادو گردن کو جمع کیا تو انہوں نے کہا کہ بنی اسرائیل میں ایک ایک لڑکا پیدا
 ہوگا کہ ہمارا اسکی ماہرہ سے خواب ہوگا پس حکم کیا فرعون نے ساتھ قتل کرنے لڑکوں کے پہر چپ موسیٰ ؑ

اس آیت کی تفسیر و قالت لانتہ قصیدہ و قد یكون ان نقص الکلام نحن نقص علیک یعنی کسی قصیدے
 معنی ہوتے ہیں بیان کرنا کلام کا جیسے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم بیان کرتے ہیں تمہیں عن جنب عن بعد یعنی
 عن جنب کے معنی میں دوسے طرف مراد اس آیت کی تفسیر ہے فبصرۃ یہ عن جنب وعن جنباً وعن جنباً
 واحد یعنی ان تینوں لفظوں کے ایک معنی ہیں وقال مجاہد علی قد یقوید یعنی اور کہا مجاہد نے کہ
 علی قدر کے معنی ہیں عددے ہر طرف مراد تفسیر اس آیت کی ہے علی قدر یا موسیٰ لا تنویا لا تضعاف یعنی
 ناتیہا کے معنی ہیں سستی کرو میرے ذکر میں ف مراد تفسیر اس آیت کی ہے ولا تنویا فی ذکرہ مکاٹا
 سووی منہ مکتبہم یعنی مکنا سہ کے معنی ہیں درمیان جگہ کہ انکے درمیان ہو یسکایا یسکایہ
 یسک کے معنی ہیں خشک ف مراد اس آیت کی تفسیر ہے فاضرب لہم طریقا فی البحر میاب من زینۃ القوہ
 النحلی الذی استعاروا من الی فرعون یعنی زینۃ القوم کے معنی ہیں زیور جو عاریت لیا تھا انہوں نے
 فرعون کی قوم سے روایت ہے کہ خدا تعالیٰ نے موسیٰ کے واسطے تین تین مقرر کی تھیں پہر
 تمام کیا اور کیا تہہ اس اتون کے پہر تیس تین گندھکین تو سامری نے بنی اسرائیل سے کہا کہ سوائے اسکے
 نہیں کہ جو مصیبت نکلے ہو بخیر ہے یہ عقوبت ہے اس زیور کی جو تمہارے ساتھ ہے اور انہوں نے شادی
 کے بہانے فرعون کی قوم سے زیور مانگا تھا تو انہوں نے وہ سب زیور سامری کو دیدیا اسنے اسکو بچھڑا کر
 بنائی اور اسنے عبرائیل کے گھوڑی کی قدم کے تلے سے ایک مٹی مٹی لی ہوئی تھی اسکو ڈال دیا تو وہ آواز
 کرنے لگا رفته، ف مراد تفسیر اس آیت کی ہے وکنا حملنا اور اذین زینۃ القوم فقد فظنا الفکتہم یعنی
 قد فظنا کے معنی ہیں کہ میں اسکو ڈال دیا ف مراد اس آیت کی تفسیر ہے فقصت قصۃ من اذ الرسول قد فظنا
 ان لظہ صمم یعنی اللہ کے معنی میں بنایا سامری نے ف مراد اس آیت کی تفسیر ہے فکذلک القی السامری
 ففسی مؤمنوہم یقولون اخطا الرب یعنی منی کے معنی میں کہ سامری اسکی تابعدار کرتے تھے کہ مہم سے
 خدا سے چوک کر اور جگہ چلا گیا ان کا ترجمہ الیہم فوکان فی الجبل یعنی یہ آیت بچھڑے کے حق میں ہے کہ
 وہ نہیں جانتے کہ بچھڑانکی طرف قول کو نہیں پہچانتے انکی یہ بات جہنم کی تھی اشارہ کیا ہے بخاری نے ساتھ ان
 تفسیر دن کے طرف سمیر کے کو دفع ہوئی واسطے موسیٰ کے پہر نکلنے اسکے کے طرف مدین کے پہر تہ
 رجوع کرنے اسکے کے طرف صحر کے پہر بیچ احبار اسکی کے ساتھ فرعون کے پہر بیچ عرف ہونے فرعون کو
 پہر بیچ جانے موسیٰ کے طرف کہ طور کے پہر بیچ عبادت کرنے بنی اسرائیل کے بچھڑے کو اور شاید ان
 میں سے کوئی چیز کی شرط پر ثابت نہیں ہوئی اور زیادہ تر صحیح اس باب میں وہ حدیث ہے جو ابن عباس سے
 روایت ہے بیچ حدیث قنوت کے بعد تین وقتوں کے اور وہ بیچ تفسیر طے کے ہے نزدیک اس کے اور

یہ تفسیر میں موسیٰ کے قصہ سے متعلق ہیں پس یہی وجہ مناسبت ان تفسیروں کی باب سے (فتح)
 حَلَّ قَتْلَ هَازِمَةَ بْنِ خَالِدٍ ثَنَا هَاشِمٌ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ كَالْبِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَعْدَةَ
 ابْنِ جَبْرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ أَسْرَى فِيهِ أَمْرًا مِنَ السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ فَادَّاهُوا
 قَالُوا هَذَا أَهْلُ دُونِ هَاشِمٍ فَسَلَّمَتْ عَلَيْهِمْ قَرَدٌ ثُمَّ قَالَ مَنْ جَاءَ بِالْآخِرِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ
 تَابَعَهُ فَأَبَتْ دَعْبًا وَبَنُ أَيْ عَمَلٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجَمَهُ مَالِكُ بْنُ صَعْدَةَ
 روایت ہر کہ حدیث بیان کی ان سے حضرت م نے معراج کی ات سو یہاں تک پہنچیں آسمان پر پہنچے تو ناگہان
 دیکھا کہ ہارون ہیں تو حیران رہ گئے کہا کہ یہ ہارون ہیں یہی ہسکو سلام کرو میں نے ہسکو سلام کیا اسنے سلام
 کا جواب دیا ہر کہا کیا اچھا نیک بہائی اور نیک پیغمبر آیا اس حدیث میں ہارون کا ذکر ہے پس یہی
 وجہ ہے مطابقت حدیث کی ساتھ ترجمہ کے یا اب و قَالَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ
 إِيمَانَهُ إِلَىٰ قَوْلِهِ مَنْ هُوَ مُسْرِئٌ لِّكَ ابٌ يَعْنِي كَمَا قَالَ ابْنُ مَرْثَدٍ قَالَ قَالَ فِرْعَوْنُ لِقَوْمِهِ
 اِيْمَانُ كُوْجِبَا تَا تَهَا كَمَا قَتْلُ كَرْتِي هُوَ تَمَّ اِيْكَ مَرْدُوْكَ اِسْرُ كَرْتِي هُوَ تَمَّ اِيْكَ مَرْدُوْكَ اِسْرُ كَرْتِي هُوَ تَمَّ اِيْكَ
 کہیں نشانیاں تھیں رب کی سرف کذاب تکلف بعض کہتے ہیں کہ بعض بن فون ہیں اور یہ بعید
 اسو سطر کہ یوشع م یوسف کی اولاد سے ہے اور صحیح یہ ہے کہ ایما مذکور فرعون کی قوم سے تھا اور
 استدلال کیا ہے طبری نے سطر اسکے کہ اگر وہ بنی اسرائیل سے ہوتا تو فرعون اسکا کلام نہ سنتا اور بعض
 کہتے ہیں کہ وہ فرعون کے چچا کا بیٹا تھا اور بعض کہتے ہیں نام اسکا شمعان تھا (فتح) یا اب و قَالَ
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَىٰ وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَىٰ تَكْلِيمًا باب بیان میں اس آیت سے
 کہ کیا نہیں پہنچی جبکہ خبر موسیٰ کی اور کلام کہا خدا تعالیٰ موسیٰ سے کلام کرنا حَلَّ قَتْلَ هَازِمَةَ
 ثَنَا هَاشِمٌ ثَنَا يُونُسُ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
 قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً أَسْرَى بِهَا رَأَيْتُ مُوسَىٰ وَادَّاهُوْهُ جَلُّوْهُ جَلُّوْهُ جَلُّوْهُ
 مَشْنُوْهُ وَرَأَيْتُ عِيْسَى فَادَّاهُوْهُ جَلُّوْهُ رُبْعَةً أَحْمَرُ كَالْمَاءِ حَرَّجٍ مِّنْ دِيْمَاسٍ وَأَنَا أَشْبَهُ
 وَلَكِنْ اِيْرَ اِهْمِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَيْتُهُ يَا كَاتِبِينَ فِي أَحَدِهِمَا لَنْ وَفِي الْآخَرِ خَمْرٌ
 فَقَالَ اشْرَبْ إِنَّكَ سَأَشْتَبُ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَقِيلَ أَخَذْتَ الْفُطْرَةَ أَمَا تَرَ أَنَّكَ
 تَوَّأَخَذْتَ أَلَمْ تَعْرِفْ أَنَّكَ تَرْجَمُهُ اِبْرَاهِيْمَ رَضِيَ عَنْهُ سَيِّدُكُمْ فَهِيَ كَمَا مَعْرَاجُ كِي
 رات میں موسیٰ کو دیکھا تو ناگہان وہ دہلا پڑا مرد ہے سید ہے بال الا جیسے قوم شنو رے کی مرد اور
 سے عیسیٰ کو دیکھا تو ناگہان وہ مرد ہے میاں قدس نہ والا جیسے وہ دیبا بنی حمام سے نکلا اور میں اہم

سے اسکی اولاد میں زیادہ مشاہیر ہوں اور میرے سامنے دو پیالے لائی گئی ایک پیالے میں دودھ تھا اور
ایک بیاتے شراب توجہ اہل منے کہا کہ پی لے جسکو چاہے دونوں میں سے تو میں نے دودھ لیکر
پی لیا تو کہا گیا یعنی حکم ہوا تو نے پیشی دین یا یا خبر دار ہو اگر تو شراب لیتا تو تیری ہمت گمراہ ہوتی
ف ہمدیث کی شرح معراج میں آویگی **حک** ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ رُفْنَاءُ شُعْبَةُ عَنْ
ثَنَادَهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ ثَنَا ابْنُ عَمْرٍو نَسِيكُمُ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ يَقُولُ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ يُونُسَ ابْنِ مَتَّى وَنَسَبًا إِلَى آيَةٍ وَذَكَرَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَّةَ أُسْرِيَ بِهِ فَقَالَ مَوْسَى أَدُمُ طَوَالَ كَانَهُ مِنْ رِجَالِ شَنْوَةَ وَقَالَ
عَيْنِي جَعَلَ مَبْنَعٌ وَذَكَرَ مَا لَنَا حَازَنَ النَّارِ وَذَكَرَ الدَّجَّالَ مَرْجَمَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ رُوَيْتِهِمْ
حضرت صلوات اللہ علیہ اگر وسلم نے فرمایا کہ کسی بندے کو لائق نہیں کہ کہے کہ میں بہتر ہوں یونس بن ممتی
سے اور سبت کیا ہے اوی نے یونس کو طرف باپ کی اور ذکر کیا حضرت مے نے معراج کی ات کو سوزنایا
کہ موسے گندم گون دراز قد ہے جسکے سنورہ کی قوم کے اور فرمایا کہ عیسے گندم لے بال والا میانہ قد
ہے اور ذکر کیا حضرت مے کے دوزخ کے دربان کو اور جاکر **حک** ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا ابْنُ
السَّخْنِیَانِ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ جُبَيْرٍ عَنْ آيَةٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَامَ الْمَدِينَةَ
وَجَلَّ لَهُ يَصُومُونَ يَوْمًا لَيْفَتِي يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالُوا هَذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ وَهُوَ يَوْمٌ نَجَّى اللَّهُ فِيهِ مَوْسَى وَاعْرَضَ
أَلْ فِرْعَوْنَ فَصَامَ مَوْسَى شُكْرًا لِلَّهِ فَقَالَ أَنَا أَوَّلُ يَوْمٍ مَوْسَى هُمْ فَصَامُوا وَأَمْرٌ بِحَيَاةٍ مَرْجَمِهِ ابْنِ
عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ میں تشریف لائے تو پاپا یہود کو کہ عاشورا
کا یعنی محرم کی دسویں تاریخ کا روزہ رکھتے تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دن بڑا ہے اور
وہ دن ہے کہ نجات دی ہمیں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو اور غرق کیا فرعون کی قوم کو اور روزہ رکھا اور سدن
موسے نے واسطی اور اکرے شکر اللہ تعالیٰ کے سوزنایا کہ میں لائق تر ہوں ساتھ موسے کے یہود سے
ف اسکی شرح روزے کے بیان میں گذر چکی ہے **باب** قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَوَعَدْنَا مَوْسَى ثَلَاثِينَ لَيْلَةً
إِلَى قَوْمِهِ وَأَنَّا أَوَّلَ الْمُؤْمِنِينَ **باب** ہے اس بیان میں کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ وعدہ کیا ہم نے موسے سے
تیس رات کا کہ وہ طور پر ہے اور تمام کیا ہم نے اونکو ساتھ دس رات کے اول المؤمنین تک **ف** اس میں اشارہ ہے
کہ وعدہ دوبارہ واقع ہوا تھا **د** دُكْرُ زَلْزَلَةٍ یعنی دکر کے منور ہین زلزلہ **ف** مراد اس آیت کی تفسیر ہے وَ
سَمِعْتُ الْمَلَائِكَةَ يَمْجَلُونَ فَكُنَّا قَدْ لَكُنْ جَعَلُوا الْجِبَالَ كَالْوَحِيدِ كُنَّا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى
لَأَنَّا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ كَانَتَا رَتْقًا فَلَمْ يَفْلُكَنَّ رَتْقًا مَتَصِفَتَيْنِ یعنی دکر مینہ تثنیہ کا ہے اور جبال

ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دن بڑا ہے اور وہ دن ہے کہ نجات دی ہمیں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو اور غرق کیا فرعون کی قوم کو اور روزہ رکھا اور سدن موسیٰ نے واسطی اور اکرے شکر اللہ تعالیٰ کے سوزنایا کہ میں لائق تر ہوں ساتھ موسیٰ کے یہود سے

صیغہ جمع کا ہے اور قیاس چاہتا ہے کہ دلوں کو کہا جاتا لیکن گردانا گیا جبال کو یکجہ صیغہ واحد کے اور اسی طرح اطر
ہی صیغہ واحد کا ہے تو دونوں کو تثنیہ کے صیغے سے لایا گیا جیسے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ آسمان اور زمین دونوں
منہ بند تھے یہاں ہی تثنیہ کا صیغہ لایا گیا اگر یہ قیاس چاہتا تھا کہ جمع کا صیغہ ہو اور تعلق کے معنی میں جڑے ہو
اور منہ بند اور آپس میں ملے ہوئے ف ذکر کیا ہے اسکو بخاری نے وسطیٰ وسطیٰ کے وسطیٰ کہ اسکو موسیٰ کے
قصے سے کچھ تعلق نہیں ابو عبیدہ نے کہا کہ تعلق اسچیز کو کہتے ہیں کہ جسمیں کوئی سوراخ نہ ہو پھر کہو لا اللہ تعالیٰ
نے آسمان کو ساتھ زمین کے اور زمین کو ساتھ درختوں کے اُمّتیں بَوُا تَوْبُ مَشْرَبٌ مَصْبُوعٌ یہ اشارہ ہے
طرف سے کہ شرب و آب شرب نہیں جسکے معنی پینے کے ہیں بلکہ وہ اس قبیل سے ہے کہ کہا جاتا ہے کہ ثوب مشرب یعنی
کپڑا رنگا ہوا اور ابو عبیدہ نے کہا کہ معنی اسکو پینے ہی کے ہیں قَالَ اِنَّ عِبْرَتَیْسَ اِنْجَسَتْ اَلْفُجْرُ
یعنی ابن عباس نے کہا کہ انجست کو معنی جاری ہونے کے ہیں وَ اِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ رَفَعْنَا لَیْسَ اِسْمَیْتُ کے
معنی ہیں کہ ہنہ پہاڑ کو اُٹھا حاکم کا ثنا لَعْلَمُ بْنُ یُوسُفَ تَنَاسُفَیْنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ یَحْیٰ عَنْ اَبْنِیْ
عَنْ اَبْنِیْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ لِلنَّاسِ یَصْعَقُونَ یَوْمَ الْوَحْیَةِ فَاکُونَ اَوَّلَ
مَنْ یُفْقِئُوْا فَاِذَا اَنَا مَوْتٌ اِخِذْ بِعَاقِبَتِیْ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِیْ اَقَاذَ فَبَکْلِیْ اَمْ جَوِزَیْ یَصْعَقُ
الطَّوْرُ ترجمہ ابو سعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب لوگ صور کی آواز سے قیامت
میں بیہوش ہو جاویں گے تو اول میں ہوش میں آؤں گا تو میں موسیٰ کے واسطے چہرہ دیکھوں گا کہ عرش کا ایک پایہ پلکڑ
میں اسکے پاؤں سے سوین نہیں جانتا کہ موسیٰ کے مجھ سے پہلے ہوش میں آئے یا کوہ طور کی بیوٹی انکی مجھ
ہوگئی ف اس حدیث کی شرح عنقریب آتی ہے حاکم فَاَعْبَدَ اللہُ مُحَمَّدٌ الْجَعْفَرُ ثَنَا عَبْدُ اللہِ تَرَاوِی
ثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ کُھَّامٍ عَنْ اَبْنِیْ ہُرَیْرَہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم لَوْ لَا بَنُو الْاَسْرَاقِ
لَمْ یَخْتَلِیْ الْاَلَمُ وَ لَوْ لَا حَقُّ اَلْمُحَنِّ لُنْتُ زَوْجَہَا الدَّھْرُ ترجمہ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت صلوات
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر بنی اسرائیل کی قوم نہ ہوتی تو گشت زمناں اور اگر حوران نہ ہوتی تو کہیں کوئی عورت
اپنے خاوند کی خیانت و بدخواہی نہ کرتی ف اسکی شرح پہلے گند چکی بات یہ باب بغیر ترجمہ کے ہے اور
وہ مانند فضل کے ہے پہلے باب سے اور تعلق اسکا ساتھ اسکے خاص ہے طَوْنٌ مِنَ السَّیْلِ یعنی طوفان
کے معنی ہیں پانی کا سیل یعنی غرقاب دَقِیْقًا لِلنَّوْبِ اَلْکَثِیْرُ الطَّوْنُ فَاِنْ یَعْنِیْ سَبْتٌ مُرَّہٗ کو بھی طوفان
کہا جاتا ہے ف مراد اس بات کی تفسیر ہے وَاَرْسَلْنَا عَلَیْہِمْ الطَّوْفَانَ الْقَمْلَ الْحُمْرَانَ یُفْثِیْہُ صَعَارَ
الْحَمَلِ کہ نسل کے معنی میں چھڑی کہ مشابہ ہوتی ہے جمعی جوئی کو کھینچنی حَقٌّ یَعْنِیْ حَقِیْقَہٗ کے معنی ہیں حق
سَقَطَ کُلٌّ مِّنْ نَّذَامٍ فَقَدْ سَقَطَ بَنیْ یَکَہٗ یعنی جو سبنا ہوا کو صحت کا نا ہو بخانی یہ ف مراد ان دونوں

آیتوں کی تفسیر حقیق علی لما سقطنی ایدیم باب حدیث حضرت مومنی علیہما السلام بیان
 سن حدیث حضرت موسیٰ کے کہ تھا کہ تمہارا عہد بن محمد بن یعقوب بن ابراہیم تھا ابی عن
 صالح عن ابن شہاب ان عبد اللہ بن عبد اللہ اخبر عن ابن عباس انہ تماری هو والحق
 بن قیس الفہری فی صاحبہ قال ابن عباس ہو حضرت قیس بن کعب فکہا کہ ابن
 عباس فقال ان تماریت انا وصاحبی ہذا فی صاحب مومنی الذی سأل السبیل الی لہی
 هل سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ یذکر شأنہ قال نعم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یقول بی ما مومنی فی ملائکتہ رسول یل جملہ رجل فقال هل تعلم احدًا اعلم منک قال لا
 فادع اللہ الی مومنی بل عبدی قال مومنی السبیل الیہ فجعل لہ الخوت ائیم وقیل لہ اذ افقد
 الخوت فارجع فانک ستلقاہ فكان بشیر الخوت فی الخوت فقال مومنی فتاہ اریا اذ اوتیا
 الی الخوتہ فانی سمیت الخوت وما انشائیہ الا الشیطان ان اذکرہ قال مومنی علیہ السلام
 ذلک ما کنا نبعث فاذتک اعلیٰ اثارہا قصصا فوجل حضرت انکان من شاربہا الذی قص اللہ
 عز وجل فی کتابہ ترجمہ عبید بن عبد الدرد سے روایت ہو کہ ابن عباس اور حمر بن قیس نے دونوں جگہ
 موسیٰ کے ساتھی ہیں کہ وہ کون ہے ابن عباس نے کہا کہ وہ حضرت یحییٰ اور مرثیہ کے کہ کوئی ادب ہے تو
 ابی بن کعب انکو بلچھن گندے تو ابن عباس نے انکو موبلا یا سو کہا کہ جگہ کیا ہے میں نے اور میرے
 اس ساتھی نے موسیٰ کے ساتھی کے حق میں جس نے اسکی ملاقات کی طرف راہ پوچھی ہے کیا تو نے حضرت
 علیہ السلام کو کہ وہ سلم سے سنا ہے اسکا حال بیان کرتے ہو ابی بن کعب نے کہا کہ ان میں سے حضرت علی
 علیہ السلام سے سنا ہے فرماتے تھے کہ جس حالت میں کہ موسیٰ بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں تھے
 یعنی خطبہ پڑھتے تھے کہ ناگہان انکے پاس ایک مرد آیا تو اسنے کہا کہ کیا کسی کو آپ سے زیادہ عالم جانتا
 ہے موسیٰ نے کہا کہ نہیں تو خدا یقائن موسیٰ کی طرف وحی کی کہ کیوں نہیں جہا ایک بندہ حضرت
 ہے جو تجھے زیادہ عالم ہے تو موسیٰ نے اسکی راہ پوچھی تو گواہی گئی وہ اسکی ایک چھلی نشانی اور سکہ
 کہا گیا کہ جب تو چھلی کو گم کرے تو پلٹ آؤ اس سے ملے گا تو موسیٰ نے انتظار کرتے تھے کہ دریا میں
 چھلی کہاں گم ہوتی ہو تو موسیٰ سے اسکے خادم نے کہا کہ بہلا بتلائے تو کہ جب ہم آئے تھے پتھر مار
 تو میں بہل گیا آپ سے چھلی کا قصہ کہنا اور نہیں بہلایا مجھکو چھلی کی یاد سے مگر شیطان نے تو موسیٰ سے
 نے کہا کہ یہ تو ہم چاہتے تھے ہر اونٹنے پاؤں پٹنے تو وہ دونوں نے حضرت موسیٰ کو باپا میں تہا حال نہ
 سے جڑھ ایتھا لے نے اپنی کتاب میں بیان کیا کہ تھا عبد اللہ بن عبد اللہ تھا سفین

ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَخْبَرَنِي سُوَيْدُ بْنُ جَبْرِ قَالَ ثَلَاثُ لَابِنِ عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْقًا لَبِثَ لِي أَنَّ مُوسَى صَاحِبَ
 الْخَضِرِ لَبِثَ هُوَ مُوسَى بَنِي إِسْرَءِيلَ إِنَّمَا هُوَ مُوسَى أَخْرَجَ فَقَالَ كَذَبَ عَدُوٌّ اللَّهِ وَحَدَّثَنَا ابْنُ كَعْبٍ
 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مُوسَى قَامَ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَءِيلَ فَسَمِعَ ابْنُ النَّاسِ أَعْلَمَ فَقَالَ أَتَا
 هَؤُلَاءِ عَلَى رَأْسِهِمْ إِذْ لَمْ يَرِدْ الْعِلْمُ إِلَيْكَ قَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَمَجْمَعُ الْخَضِرِينَ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ أَوْ رُبَّ
 وَمَنْ لِي بِهِ وَرُبَّمَا قَالَ سَفِيَانُ ابْنُ رِبْعٍ كَيْفَ رَأَيْتَ بِهِ قَالَ تَأْخُذُ حَوْثًا فَجَعَلَهُ فِي مِوْكَلٍ حَيْثُ مَا نَفَقَتْ
 الْحَوْتُ فَهُوَ تَمَّ وَرُبَّمَا قَالَ فَهُوَ تَمَّ فَأَخَذَ حَوْثًا فَجَعَلَهُ فِي مِوْكَلٍ ثُمَّ انْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ يُؤْتِعُهُ بَنُيُوتَ
 حَقًّا إِذَا اتَى الصَّخْرَةَ وَضَعَارُوسَهُمَا فَرَقَدَ مُوسَى وَاضْطَرَبَ الْحَوْتُ فَخَرَجَ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ فَأَخَذَ
 سَيْبِلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا فَأَمْسَكَ اللَّهُ عَنِ الْحَوْتِ حَزِيَّةَ الْمَاءِ فَصَارَ فِي مِثْلِ الطَّاقِ فَقَالَ لِهَكَذَا امْثُلْ
 الطَّاقِ مَا نَطَلَقَا مَيْثِيلَانِ بَقِيَّةَ لَيْلِهِمَا وَيَوْمَهُمَا حَقًّا إِذَا كَانَ مِنَ الْغَدِ فَقَالَ لِقَاءَهُ ابْنَاهُ لَدُنَا
 لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا أَضْبَاحًا لَمْ يَكُنْ مُوسَى الْمُنْصَبِ حَقًّا وَارْحَيْتُ أَمْرَهُ اللَّهُ قَالَ لَهُ فَتَاهُ أَرَأَيْتَ
 إِذَا أَوْثَقْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي لَسَيِّدُ الْحَوْتِ وَمَا أَتَسَانِيهِ إِلَّا الشَّطَّانُ أَنْ أَذْكُرَهُ فَأَخَذَ سَيْبِلَهُ فِي
 الْبَحْرِ حَقًّا فَكَانَ لِلْحَوْتِ سَرَبًا لَهَا حَقًّا قَالَ لَهُ مُوسَى ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْعَثُ فَارْتَدَّ أَعْلَاهُ إِنَّا هِيَ أَصْصَا
 رَجَبًا يَقْضَانِ إِنَّا هُمَا حَقٌّ أَنْتَهُمَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَادْرَجَ الْمَسْجُوعُ بِشَوْبٍ فَسَمِعَ مُوسَى فَرَدَّ عَلَيْهِ فَقَالَ
 وَأَنِّي بِأَرْضِكَ السَّلَامُ قَالَ آدَامُوسَى قَالَ مُوسَى بَنِي إِسْرَءِيلَ قَالَ لَكُمْ أَتَيْتُكُمْ لِيُعَلِّمَنِي وَمَا عَلَّمْتُمْ
 رُسُلًا قَالَ يَمُوسَى ابْنِي عَلِيٍّ عَلِمَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَمَلْنِيهِ اللَّهُ لَا تَعْلَمُهُ وَأَنْتَ عَلِيٍّ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ
 عَمَلْنِيهِ اللَّهُ لَا أَعْلَمُ قَالَ هَلْ أَتَيْتُكَ قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَى مَا لَمْ
 تُحِطْ بِهِ خُبْرًا إِلَى قَوْلِهِ أَمَّا فَانْطَلَقَا يَشْمَانِ عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ كَلَّمُوهُمُ أَنَّ
 يَهْلِكُ لَهُمْ فَمَرُّوا الْخَضِرَ فَصَلُّوا بِغَيْرِ تَوَلٍّ فَلَمَّا رَاكِبَانِي لَتَوَفِينِي جَاءَ عَصْفُورٌ فَوَضَعَهُ عَلَى خَدِّي فَتَوَفَّيْتُ
 فَتَقَرَّرَ فِي الْبَحْرِ نَفْسُهُ أَوْ تَقَرَّرَتِ بَيْنَ قَالٍ لَهُ الْخَضِرُ يَا مُوسَى مَا نَقَصَ عَلَيَّ وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا وَشَلَّ
 مَا نَقَصَ هَذَا الْعَصْفُورُ مِنْ قَارِهِ مِنَ الْبَحْرِ إِذَا أَخَذَ الْعَاسُ فَتَزَعَّ لَوْحًا قَدْ يَهْجَأُ مُوسَى لَا وَقَدْ قُلِعَ
 لَوْحًا بِالْقَدِيمِ فَقَالَ لَهُ مُوسَى مَا صَنَعْتَ قَوْمٌ مَخْلُوعُونَ بِغَيْرِ تَوَلٍّ عَمِلْتُ إِلَيَّ سَيِّئَتِهِمْ فَخَرَّ عَنْهَا
 لِيُغْفَرَ لِي أَهْلُهَا لَقَدْ جِئْتُ شَيْئًا أَمَّا قَالِ لَمْ أَكُنْ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تَوَاضَعْنِي
 بِسَانِيَّتِكَ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِ عَسَلٍ فَكَانَتْ الْأُولَى مِنْ شَوْبِي نِسْمَانَا فَلَمَّا خَرَجَا مِنْ
 الْبَحْرِ مَرُّوا بِالْغُلَامِ يَلْعَبُ مَعَ الصَّبْيَانِ فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِمْ فَفَلَعَهُ بِيَدِهِ هَكَذَا وَأَذَى عُيُنَ
 بِأَطْرَافِ صَاحِبِهِمْ كَأَنَّهُ يَقْطَعُ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ مُوسَى أَقْتَلْتَ نَفْسًا كَيْفَ يَعْمُرُ نَفْسٌ لَقَدْ جِئْتُ

شکراً قال کم اقل لک انک کن تستطیع معی صبراً قال ان سالتک عن شیء بعد ما فکرت
نصاً حینئذ قد بلغت من لدنی عن رافا نطقاً حلیاً اذا اتیا اهل قریۃ استطعم اهلها فابوا
ان یصیفوہما فوجلا فیہما جلا راثرید ان ینقص فاقامہ ما یلا اذ می یدہم لہکدا و اشار
سفین کا نہ بیکہ شیئا الی فوق ولم اسمع سفیان یذکر ما یلا الا امۃ قال قوم انینا ہم فلم یطعموا
وہم یصیفون اعملت الی حاطبہم لو شئت لاخذت علیہ اجرل قال ہذا ذوق بکینہ و بکینک
سا نیکش بتاویل ما لم تستطع علیہ صبراً قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویدنا ان مؤمنو کان
صبر نقص علینا من خبرہما قال سفیان قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرعہم اللہ مؤمنو لو کان
صبر نقص علینا من امرہما قال وقرآن بن عباس وکان امامہم ملک یاخذ کل سفینۃ
صاحۃ عصباً واما الغلام فکان کافراً وکان ابوہ مؤمنین ثم قال لی سفیان سمعتہ منہ
مر تبین و حفظتہ منہ قیل لیسفیان حفظتہ قبل ان تسمعتہ من عمر و لحفظتہ من انسان
فقال مین الحفظۃ و سواہ احد عن عمر و عنی سمعتہ منہ مر تبین او ثلثا و حفظتہ منہ
ترجمہ عید بن جبر سے روایت ہو کہ میں نے ابن عباس سے کہا کہ نوف کجالی گمان کرتا ہے کہ مقرر موسیٰ
ساتھی خضر کہ نہیں موسیٰ بنی اسرائیل کا سوا کسی کو کہہ نہیں کہ وہ اور موسیٰ ہے تو ابن عباس نے کہا
کہ خدا دشمن جھوٹا ہے حدیث بیان کی ہو کہ ابی بن کعب نے حضرت موسیٰ سے کہ البتہ موسیٰ بنی اسرائیل کی
قوم میں کبھی خطبہ پڑھتے تو کسی نے پوچھا کہ آدمیوں میں کون بڑا عالم ہے موسیٰ نے کہا کہ میرا
ہوں سو خدا میتا لے اپنے غصہ کیا ہو سطر کہ موسیٰ نے خدا کی طرف علم کو نہ پہل لینے یوں کہہا
والہ علم پر خدا میتا لے موسیٰ کو کہا کہ بلکہ میرا ایک بندہ ہے دو دریاؤں کے سنگم پاس کہ وہ
جگہ سے زیادہ عالم ہے تو موسیٰ نے کہا کہ اے رب میرا اور اسکا کیونکر ملاپ ہو خدا میتا لے نے فرمایا
کہ تو اپنے پاس ایک بہنی ہو مچھلی لے پراسکو ٹوٹ کر ی میں رکھہ سو جہان وہ مچھلی تجھے گم ہو جائے
تو وہ اس مکان میں ہو گا موسیٰ نے ایک مچھلی لی لپٹو ٹوٹ کر ی میں رکھا پھر روانہ ہوئے اور ساتھ
اپنے خادم یعنی یوسف بن نون کو بھی لے چلے یہاں تک کہ جب سلیم کے پتھر پاس پہنچے تو دونوں صاحب
سہ ہیکہ کر سہ گئے اور مچھلی آب حیات کی تاثیر سے ٹوٹ کر ی میں پڑی اور اس کو ٹکڑہ دریا میں گر پڑی
اور اس کو دریا میں اپنی راہ لی سڑناک بنا کر اور خدا میتا لے نے جہان سے مچھلی گئی تھی پانی کا بہاؤ بند
کو کہا تو وہ طاق سا ہو گیا پس کہا راوی نے اس طرح مانند طاق کے پھر وہ نون چلے جبکہ رات او
دن باقی رہا تھا جب صراون ہوا تو موسیٰ نے اپنی خادم کو کہا کہ بھگونا شتہ دو البتہ ہم نے اس صفحہ

تخلیف پائی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک اس مکان سے جسکو خدا تعالیٰ نے فرمایا آگے نہ
بڑھے تہو نہ تنگے تھے کہا اونکے خادم نے بھلا یہ تو بتلایے کہ جب ہم آئے تھے پتھر پاس سوین ہول
گیا آپ سے پہلی کا قصہ کہنا اور نہیں بھلا یا مجھکو پہلی یاد سے مگر شیطان نے اور راہ لی مجھلی نے مجھکو
تعجب ہے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مجھلی کو تو راہ ہوئی اور موسے ؑ اور انکے خادم کو تعجب ہوا
تو موسے ؑ نے اس سے کہا کہ یہی تو ہم چاہتے آتے پہر اولٹے پاؤں پٹے حضرت عیسیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا سو دو دنوں پہرے قدم پر قدم ڈالتے یہاں تک کہ پتھر پاس پہنچے تو آجائیک ہاں دیکھ کہ ایک
مرد سے کپڑے کو سر پیٹے پہر سلام کیا اسکو موسے ؑ نے سو خضر نے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ تیرے ملک
میں سلام کہان لینے اس ملک میں سلام کی رسم نہیں تو نے سلام کیوں کیا کہا کہ موسے ہوں خضر نے کہا
کہ کیا تو قوم بنی اسرائیل کا موسے ہے موسے نے کہا کہ ہاں میں تیرے پاس آیا ہوں کہ تو مجھکو سکھلاوے
جو خدا تعالیٰ نے تمھکو سکھلایا ہے خضر نے کہا کہ اے موسے خدا تعالیٰ کے بے شمار علم سے مجھکو
ایک علم ہے خدا تعالیٰ نے تمھکو سکھلایا ہے کہ تو اس علم کو نہیں جانتا اور تمھکو خدا تعالیٰ کے علم سے
ایک علم ہے خدا تعالیٰ نے تمھکو سکھلایا ہے کہ میں اسکو نہیں جانتا موسے نے کہا کہ کیا میں تیرے
ساتھ رہوں خضر نے کہا کہ میرے ساتھ تو البتہ نہ ٹھہر سکے گا اور کیونکر ٹھہرے تو دیکھ کہ ایک چیز
جو تیرے قابو میں نہیں یہی سمجھ اسکے آجائیک پہر دو نور دانہ ہوئے دریا کے کنارے کنارے پہر
جاتے تھے تو ادھر سے ایک ناؤ گذری تو ناؤ والوں سے تین دن آدمیوں کے چڑھانے کے لیے بات
چیت کی تو وہ پہچان گئے خضر کو تو وہے بدون کرایہ لیے چڑھائے گئے پہر جب ناؤ پر سوار ہوئے
تو ایک چڑیا آئی اور ناؤ کے ایک کنارے پر بیٹھ گئی سوا دسے ایک یا دو بار دریا میں چوڑھا ڈبا
تو خضر نے موسے سے کہا کہ نہیں ہے میرا علم اور تیرا علم خدا تعالیٰ کے علم سے مگر اسکے برابر جتنا
اس چڑھانے دریا سے پانی گھٹایا یعنی خدا تعالیٰ کا علم مثل سمندر کے ہے اور ہمارا علم قطرے کے
برابر جتنا چڑھانے اپنی خویش میں اوتھایا ناگہان خضر نے بسولی سے کشتی کا ایک تختہ نکال ڈالا سو نہ
دیر کی موسے نے مگر کہ خضر نے بسولی سے ایک تختہ نکال ڈالا تو موسے نے کہا کہ تو نے کیا کیا یہ لوگ
ہیں کہ انہوں نے مجھکو بدون کرایے چڑھالیا تو نے انکی ناؤ کو قصد کر کے پہاڑ ڈالنا کہ انہوں کے لوگوں
کو ڈبو دیوے البتہ عجیب بات جیسے ہوئی حضرت موسے نے کہا کہ میں نے تجھ سے نہ کہا تھا کہ مرنو تمھکو
میرے ساتھ رہنا نہ جاوے گا موسے نے کہا کہ مجھکو میری بہول چوک پر نہ پکڑو اور مجھ پر شکل نہ ڈال
یعنی میں نے جو لے سے کہا معاف کیجیو راوی نے کہا کہ حضرت موسے نے فرمایا کہ پہلی بار کا پوچھنا موسے

سے جوئے سے ہوا پر جب دونوں دریا سے نکلے تو ایک لڑکے پر گزرتے کہ لیل رہے لوگوں کے ساتھ سو خضر نے
 اسکے سر کو اپنے ہاتھ سے پکڑ لیا پھر اسکا سر اپنے ہاتھ سے اکھاڑ ڈالا سطح ارض اشارہ کیا سفیان راوی نے اپنی انگلیوں
 سے جیسے وہ ایک چیز اور چک لیتا ہے تو موسیٰ نے اس سے کہا کہ کیا تو نے مارڈالا معصوم جان کو لینے اسکو
 کسی کا خون کیا تھا جسکے بدلے تو اسکو مار ڈالتا البتہ تجھ سے برا کام ہوا خضر نے کہا کہ بھلا میں نے تجھ سے نہ کہہ دیا
 تھا کہ تو میرے ساتھ نہ بٹھیر سکے گا موسیٰ نے کہا کہ اگر میں تجھ سے کوئی بات پوچھوں اسکے بعد تو مجھ کو اپنے
 ساتھ نہ رکھو تو نے میرا غمزدہ بیت مانا پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب ایک بستی والوٹکی پاس پہنچے تو ان لوگوں
 سے کہا نا مانگا اون لوگوں نے انکی مہمانی نہ کی تو دونوں نے ایک دیوار کو پایا اگر اچا ہستی ہی راوی نے کہا کہ وہ
 جبک ہی جی تو خضر نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا سو اسکو سید اکبر کر دیا اور اشارہ کیا سفیان نے میسر ہاتھ پتیرا
 ہے ایک چیز کو اوپر کھینچ کر اوی کتا ہے کہ میں نے سفیان سے ذکر اٹھا کر ایک بار موسیٰ نے کہا
 کہ یہ لوگ میں کہہ سکے پاس ہے سو انہوں نے نہ کہہ کر کہا نا کہلایا نہ ہماری ضیافت کی تو نے انکی دیوار کھینچ کر
 کیا اگر تو چاہتا تو دیوار سید ہی کر دیتے کی مزدوری لیتا خضر نے کہا ہی وقت میرے سیر درمیان جدائی
 ہے سو اب میں بھلاؤں تجھ کو جان ان تینوں باتوں کا جس پر تو صبر کر سکا پھر حضرت نے فرمایا کہ ہمارے جی نے
 جا ہا کر موسیٰ صبر کرنے تو بہت قصہ دیکھا ہم کو معلوم ہوتا سفیان نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا ہم
 کرے موسیٰ پر اگر صبر کرتے تو انکا بہت قصہ دیکھو معلوم ہوتا اور ابن عباس نے کہا آیت دکان دراد ہم ملک
 یا دخل سفینہ غضبا ورا ہم کہ بدلے امانہ ہڑ ہا ہے اور لڑکا نو کا فر تھا اور سکے ان بابا یا نذر تے ف
 اسکی شرح تفسیر سورہ کہف میں آوگی لکل کلمۃ نکتا محمد بن سعید الاصبہانی ثنا ابن المبارک عن معمر
 عن ہمام بن منبہ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال انما سمی الخضر
 لانه جلس علی لکرة و بیضاء فاذا اھے گفتن من خلف خضر آء ترجمہ ابو ہریرہ رحمہ سے روایت
 ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خضر کا نام تو اسکی طرح رکھا گیا کہ صاف چمبی زمین انکے پیشے سے سبز
 سبز ہو گئی ف اور خلق اسکا ساتھ باب کے ظاہر ہے بہت ذکر خضر کے ہے سچ اسکے اور مجاہد سے
 روایت ہے کہ خضر کو خضر اس طرح کہا گیا کہ جب نماز پڑھتا تھا تو جو اسکے گرد ہوتا تھا وہ سبز ہوجاتا تھا
 اور مختلف اختلاف کیا گیا ہے سچ نام اسکے کے اور سچ نسب اسکی کے اور بنی ہاشمی کے اور عمر اسکی کے
 اور کیا وہ بن سبین کے اسکا نام بلایا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ نام اسکا الیاس ہے اور بعض کہتے ہیں
 کہ عابر ہے اور بعض کہتے ہیں کہ خضر بن ہاشمی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ خضر بن عابر
 بن شالخ بن ارفخشذ بن یوحنا بن ابراسیم سے پہلے ہے اور بعض کہتے ہیں کہ اسکی

محدثنا علی بن حسین حدثنا ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال انما سمی الخضر لانه جلس علی لکرة و بیضاء فاذا اھے گفتن من خلف خضر آء ترجمہ ابو ہریرہ رحمہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خضر کا نام تو اسکی طرح رکھا گیا کہ صاف چمبی زمین انکے پیشے سے سبز سبز ہو گئی ف اور خلق اسکا ساتھ باب کے ظاہر ہے بہت ذکر خضر کے ہے سچ اسکے اور مجاہد سے روایت ہے کہ خضر کو خضر اس طرح کہا گیا کہ جب نماز پڑھتا تھا تو جو اسکے گرد ہوتا تھا وہ سبز ہوجاتا تھا اور مختلف اختلاف کیا گیا ہے سچ نام اسکے کے اور سچ نسب اسکی کے اور بنی ہاشمی کے اور عمر اسکی کے اور کیا وہ بن سبین کے اسکا نام بلایا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ نام اسکا الیاس ہے اور بعض کہتے ہیں کہ عابر بن شالخ بن ارفخشذ بن یوحنا بن ابراسیم سے پہلے ہے اور بعض کہتے ہیں کہ اسکی

پیدائش ابراہیم ؑ سے تھی اور بعض کہتے ہیں کہ آدم ؑ کا صلیبی بیٹا ہے اور کہا گیا ہے کہ اسکے باپ کا نام
 ملک کان ہو اور بعض کہتے ہیں کہ فرشتہ ہے اور بعض کہتے ہیں کہ فرعون کا بیٹا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ اسکا
 نواسہ ہے اور بعض کہتے ہیں کہ یہودی ہے جسکو خدا تعالیٰ نے سب سے پاک پر جلایا تھا پس مریکا یا تنک کہ صدر
 پہنکا جاوے اور بعض کہتے ہیں کہ جو شخص حال سے جھگڑے گا وہ خضر ہے اور جعفر صادق سے روایت ہے
 کہ ذوالقرنین کا ایک فرشتہ بارہا تو ذوالقرنین نے اُسے کہا کہ مجھکو کوئی ایسی چیز بتلا جس سے میری عمر دوان
 ہو جاوے تو اُس نے سکوت کیا تا کہ چشمہ بتلایا اور وہ اندھیرے کا اندر تھا تو ذوالقرنین اسکی طرف چلا اور خضر
 اُسکے اکاڑی لشکر میں تھا تو آب حیات کو خضر نے پایا اور ذوالقرنین کو ماتہ نہ آیا اور کعبہ حبار سے روایت
 ہے کہ چار پیغمبر زندہ ہیں بان میں دوسرے زمین دالوں کے دوزمین میں ہیں خضر الیاس اور دوسرے آسمان میں
 ہیں ادریس اور عیسیٰ اور نبویؑ کا کفر اہل علم سے حکایت کی ہو کہ وہ پیغمبر ہیں اور میں اختلاف ہے کہ وہ
 پیغمبر ہیں یا نہیں اور ایک گروہ نے کہا کہ وہ ولی ہے اور طبری نے اپنی تاریخ میں کہا کہ خضر تھا پیچہ فریدون
 کے چیم قول عام اہل کتاب کے اور تھا اور مقدمے ذوالقرنین اکبر کے اور نقاش نے بہت روایتیں نقل کی ہیں
 جو دلالت کرتی ہیں اور زندہ رہنے اسکے کے لیکن کوئی چیز ان میں سے لائق محبت کے نہیں اور ابن عساکر
 نے کہا کہ اگر زندہ ہوتا تو البتہ ہوتا واسطی اسکے پیچہ ابتداء اسلام کے چھوڑا اور کوئی چیز اس سے ثابت نہیں اور
 ثعلبی نے کہا کہ وہ زندہ ہے سب قول پر چڑھا ہوا ہے انکھوں سے اور عقین بعض کہتے ہیں کہ نہ مر گیا
 وہ مگر پیچہ اخیر زمانے کو جبکہ اوٹھایا جاوے گا قرآن فطی نے کہا کہ وہ پیغمبر ہے نزدیک مہور کے اور آیت گواہی
 دیتی ہے ساتھ اسکے ہوا کہ پیغمبر نہیں سیکھتا اپنے کم سے اور خیرا وطن کی فیر سوائے پیغمبر کے کسی کو معلوم
 نہیں ہوتی ابن صلاح نے کہا کہ خضر زندہ ہے نزدیک مہور علماء کے اور علم ساتھ انکے میں پیچہ اسکے اور
 انکار تو صرف بعض قلیل محدثین نے کیا ہے اور ذوی کا ہی یہی قول ہے اور آئی یہ بات زیادہ کی ہے کہ یہ
 بات متفق علیہ ہے درمیان صوفیوں کے اور اہل صلاح کے اور حکایتیں انکی ساتھ دیکھنے انکے کے اور جمع
 ہونیکے ساتھ اسکے اکثر ہیں اس سے کہ گچھاوین اور جو لوگ کہہ میں کہ خضر اب موجود نہیں ہیں یہ لوگ ہیں
 بخاری اور ابراہیم حربی اور ابو جعفر اور ابو طاہر اور ابو بکر بن عربی اور ایک گروہ اور عمدہ تنک انکا مشہور ہے
 جو ابن عمر اور جابر وغیرہ سے مروی ہے کہ حضرت م نے اپنے اخیر زندگی میں فرمایا کہ جو لوگ آج زمین پر ہیں
 برتن تک ان میں سے کوئی زندہ نہیں رہے گا ابن عمر نے کہا کہ مراد ساتھ اسکے حضرت م کے فرما کا گذر جانا
 ہے اور جو کہتا ہے کہ وہ زندہ ہے اور جواب دیتا ہے کہ وہ آوقت دیا پر تھا یا مخصوص ہے حدیث صحیحہ
 کفاح کیا گیا ہے اس فیضان بالاتفاق اور جو لوگ کہ انکار کرتے ہیں انکی ایک دلیل یہ آیت ہے

وَمَا أَفَاءَ وَكَانَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَرَادَ أَنْ يُبَيِّنَ آيَاتِهِ وَمِمَّا قَالُوا لِمُوسَىٰ تَخَلَّيْنَا وَاجِدْهُ فَوَضَعَهُ نِسْيَانًا عَلَى الْخَبْرِ
لَمْ أَغْتَسِلْ فَلَمَّا فَرَعْنَا أَقْبَلَ عَلَيْنَا يَدُورُ لَنَا خَنَ هَا وَكَانَ الْحَجَرُ عَلَىٰ يَدَيْهِ فَآخَذَ مُوسَىٰ عَصَاهُ وَطَلَبَ الْحَجَرَ
فَجَعَلَ لَوْحَيْنِ جَهْرًا مَوْجُوْنِ حَجَرٍ سَخَّيْنِ أَنْتَهَىٰ إِلَىٰ تِلْكَ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَرَأُوهُ عُرْبَانَا أَحْسَنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ وَابْرَأَهُ
مِمَّا يَفْعَلُونَ دَقَامَ حَجَرٍ فَآخَذَ تَوْبَةً فَلَيْسَ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ صَنَ بَا يَعَصَاهُ تَوَالِدُهُ إِنَّ بِالْحَجَرِ لَدَبَا
مِنْ أَرَضِيهِمْ تَلْكَ أَوْ أَرَبَا أَوْ حَمْسًا فَذَلِكَ قَوْلُهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا
مُوسَىٰ فَبَرَأَهُ اللَّهُ وَمِمَّا قَالُوا ذَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجْهًا تَرْجَمُهُ ابُو هَريره رَضَ مِنْ رَوَيْتِ هُوَ كَحَضْرَتِ سَلَامٍ
علیہ السلام نے فرمایا کہ مقرر ہوئے، تمہارے مرد شرمناک بہت پردہ کرنے والوں نہ دیکھی جاتی تھی انکے بدن کو کچھ چیز
وسطیٰ شرم کرنے والے تو ایزادی سکون ایزادی قوم بنی اسرائیل سے تو انہوں نے کہا کہ ہمیں پردہ کرنا یہ پردہ
کرنا اگر کسی عیب کے سبب سے کہ اس کے بدن میں ہے یا سفید ران یا باخا سے یعنی خصیہ پہ لایا کوئی اور آفت اور
خدا نے چاہا کہ پاک ہوئے، اس کو سچیز سے کہ انہوں نے موسیٰ کے حق میں کہی تو موسیٰ نے ایک دن نہانے کے
وسطیٰ تنہا ہوئے سوا اپنے کپڑے پہرہ پر رکھے پھر غسل کیا پھر جب غسل سے فارغ ہوئے تو اپنے کپڑے لینے کے
واسطے آگے بڑھے تو بے بہا کا پتھر اونکے کپڑے تو موسیٰ نے اپنی لاشیٰ لی اور پتھر کے پتھر روڑے سے
کہنے لگو کہ میرے کپڑے چھوڑے پتھر میرے کپڑے چھوڑے پتھر یہاں تک کہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ نہا بیٹھا تو
انہوں نے اذکار کو دیکھا نہایت بہتر خدا تعالیٰ کی مخلوق میں اور پاک بنے اسی جسے کہتے تھے اور کہتا ہوں کیا پتھر
سو موسیٰ نے اپنے کپڑے لیے پھر اپنی لاشیٰ سے پتھر کو مارنے لگے پس قسم ہے اللہ کی کہ مقرر پتھر
البتہ نشان میں انکے مارنے کے اثر سے میں یا جاؤ یا پھر پس یہی طلب خدا تعالیٰ کے حق میں کہ اسے
ایمان آئے تھے وہ ان لوگوں کی طرح جنہوں نے موسیٰ کو ایزادی سوا کیا اور بے عیب دیکھا یا اس کو اللہ تعالیٰ
نے سچیز سے کہی انہوں نے اور تنہا نزدیک خدا تعالیٰ کے ابرو رکھتا ہے یہ جو کہا کہ موسیٰ کے بدن سے
کوئی چیز نہ دیکھی جاتی تھی تو یہ مشعر ہے کہ بنی اسرائیل کی قوم میں ایک دوسرے کے سامنے نہانا جائز تھا
اذنیٰ شرع میں اور موسیٰ تو صرف حیا کے وسطیٰ تنہا نہاتے تھے اور اس حدیث میں سے معلوم ہوا کہ ضرورت
کے وقت ننگے چلنا درست ہے اور یہ کہ جائز ہے دیکھنا طرف شرمگاہ کے وقت ضرورت کے جلد اٹھی ہو واپس
اسکے مانند واکرنے کو یا بری ہونے کے عیب جیسے کہ میان بی بی سے ایک دوسرے پر برص کا دعویٰ کرے کہ
اس کو سفید ران ہے تاکہ خلق کو فتنہ کرے اور وہ انکار کرے کہ مجھ کو یہ عیب نہیں اور یہ کہ پیغمبر لوگ اپنی خلق اور
پیدائش میں نہایت کمال پر ہیں اور یہ کہ جو نسبت کرے کسی پیغمبر کو پیغمبروں سے طرف نقص کے پیدائش میں
تو بیشک اس کو ایزادی کہ اس کے فاعل کفر کا خوف ہے اور اس میں ظاہر ہے معجزہ وسطیٰ شرم سے اس کے

اور یہ کہ آدمی پر بشریت غالب ہوتی ہے سو اس طرح کہ موسیٰ نے معلوم کیا کہ نبین کے بہا کا پتھر کپڑے سے لکر خدائے
 کے حکم سے اور باوجود اس کے معاملہ قاتل کا یہاں تک کہ اس کو مارا اور احتمال ہے کہ مراد اس کے بیان کرنا اور
 معجزے کا ہو اس طرح کہ قوم کے ساتھ تاثیر کرنے مارنے لائی کے بہترین اور اس میں بیان ہے سچیر کا کہ تھے
 انبیاء علیہم السلام صبر کرنے سے جا ملون پر اور ادھارنے ایذا انکی کے اور خدا امتعالے نے ان کو ایذا دینے والوں پر
 غالب کیا اور مجاہدی وغیرہ نے علی رضی اللہ عنہ کی ہے کہ آیت مذکورہ نازل ہوئی چچ طعن کے نبی اسرائیل کے
 موسیٰ پر سبب ان لوگوں کے اس طرح کہ متوجہ ہوا وہ ساتھ اس کے واسطے زیارت کی پس مرگئے ہارون اور دفنایا گیا
 موسیٰ نے تو بعض بنی اسرائیل نے اس میں طعن کیا کہ تو نے خود اس کو مار ڈالا ہے پس پاگل کیا ان کو اور اللہ تعالیٰ نے
 باطن طور پر ہارون کا بدن ان کے سامنے اوٹھایا گیا اور حالانکہ وہ مردہ تھا تو اس نے بنی اسرائیل سے کلام کیا اور اپنی ہوت
 سے مرے اور اس کی سند میں ضعف ہے اور اگر ثابت ہو تو نہ ہوگی اس میں وہ چیز کہ منع کرے کہ وہ نوفوق کے حق
 میں ازری ہو اس طرح صادق آنے اس بات کے کہ وہ نون نے موسیٰ کو ایذا دی ہر پاگل کیا ان کو اور اللہ تعالیٰ نے اس پر
 سے کہ وہ نون نے کبھی (فتح محکم) تَنَّا ابُو الْوَلَدِ تَنَّا شُعْبَةُ عَزَّ كَا تَحْمِضُ سَمْعُتُ ابَا وَاِبْنِ سَمْعُتِ
 عِبْدُ اللّٰهِ قَالَ قَسَمَ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَسَمًا فَقَالَ رَجُلٌ اِنْ هٰذَا لَقَسَمَةٌ مَا اَرٰیكَ بِہَا
 وَجْہُ اللّٰهِ فَانْتَبَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاحْبَبُوْهُ فَخَصَّدَ حَتّٰی رَاٰ نَبِیُّ الْغَضَبِ وَوَجْہُہُ لَمَّ
 قَالَ رَحِمَہُ اللّٰهُ مُوسٰی قَدْ اُوْذِیَ بِاَکْثَرِ عَرَبٍ هٰذَا فَصَلِّ تَرَجُّعُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْرٍ سے روایت ہے
 کہ حضرت صلے اللہ علیہ آو سلم نے مال بانٹا یعنی جنگ حنین کے دن تو ایک مرد نے یعنی منافق نے حضرت صلے
 اللہ علیہ وآلہ وسلم پر طعن کیا کہ مقرر اس تقسیم سے کہہ خدا تعالیٰ کی جوامندی مقصود نہیں تو میں نے حضرت
 صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غیروہی تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم غضبناک ہوئے بہا شک کہ میں نے اپنی جہرے
 میں غصہ کیا ہر فرمایا کہ خدا تعالیٰ رحمت کرے موسیٰ پر البتہ وہ تو اس سے بھی زیادہ تر ایذا دیا گیا تھا پر
 اس نے صبر کیا اور عرض اس حدیث سے ذکر موسیٰ کا ہے اور اس کی شرح فرض خمسین گذر چکی ہے **بَابُ**
یَعْلَقُوْنَ ذَکَکَ اَصْحَابُہُمْ باب ہے تفسیر میں اس آیت کہ وہ یعنی بنی اسرائیل پوجنے میں لگے تھے ہر اپنے بتوں کے
 متبرک و متبرک ان یعنی متبرک کے معنی میں تو ناپائے والے ف مراد تفسیر اس آیت کی ہے متبرک ہم فیدہ اور ہمیں تفسیر
 کی جلدی نے آیت مذکورہ سے سوا کو متبرک کے پس کہا کہ متبرک کے معنی میں خسران یعنی ٹوٹ پانے والے ولیہ تَدْرُوْا
 یَدْرُوْا یعنی تیرے معنی میں خراب کرن ماعلکوا عکلو یعنی ماعلو کے معنی میں جبکہ غالب ہوں ف
 مراد تفسیر اس آیت کی ہے ولیہ و ماعلو متبرک اور ذکر کرنا اس کا اس جگہ بطور استطراد کے ہے (فتح محکم) تَنَّا اَبُو الْوَلَدِ
 اَنْ یُّکَلِّمَکُمَا الذِّکْرُ عَنْ یُّوسُفَ عَنْ اَبْنِ شَہَابٍ عَنْ اَبْنِ سَلَمَہُ عَنْ اَبْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

یوسف بن عبد الرحمن

بجائا ہے اور یہ بات کئی حدیثوں سے ثابت ہوتی ہے اور اس میں فضیلت ہے دفن ہونے کی پاک زمین میں اور اسکی شرح جنازے میں گزر چکی ہے اور یہ جو فرمایا کہ تمہکو ہر بال کے بدل ایک سال عمر ملے گی تو اس سے استدلال کیا گیا ہے کہ جو دنیا باقی رہتی ہے وہ نہایت ہی بہت ہو سوط کنگستی بالوں کی بجوہ تہہ و تکے کا وہ مقدار ہے جس سے ہر سال کا جو حضرت موسیٰ اور ہمارے حضرت مسیحؑ کے پیغمبر ہونے کے درمیان ہے دو بار اور زیادہ اور استدلال کیا گیا کہ ساتھ سکے اور جو زیادت عمر کے رفیع محل ثنا ابوالیمان انا شعیب بن الزھر ہے اخب فی ابی سلمۃ بن عبد الرحمن وسعیذ بن السیب ان اباهمیرہ قال قد استب رجل من المسلمین ورجل من الیہودی فقال المسلم والذی اصطفی محمد علی العالمین فی فیکم یقسم بہ فقال الیہودی والذی اصطفی موسیٰ علی العالمین فرفع المسلم عند ذلک یدہ فاطم الیہودی فلنہک الیہودی عن الیہودی صلی اللہ علیہ وسلم فاجبرہ الذی کان من امسہ و امر المسلم فقال لا تخینونی و فی علی مؤمن یأزال الناس یصعقون فاکون اول من یفیک فاذ امونی باطش بجانب العرش فلا ادری اکان فیمن صعیق فاق فیک اذ کان متعین استثنی اللہ عنہ وجعل ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ ایک مسلمان اور یہودی کے درمیان لڑائی ہوئی تو مسلمان نے کہا کہ قسم ہے اسکی جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سب عالم سے بگزیدہ کیا ایک قسم میں جسکے ساتھ تم تہا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب جہان سے بہترین اور یہودی نے کہا کہ قسم ہے اسکی جسے موسیٰ کو سارے جہان پر بگزیدہ کیا یعنی موسیٰ سب عالم سے افضل ہیں تو مسلمان نے ہر وقت ہاتھ اوٹھا کر یہودی کو طمانچہ مارا تو یہودی حضرت مکیاس گیا اور خبر دی آپ کو اپنی اور مسلمان کی واقعہ سے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ لوگ سور کی آواز سے بیہوش ہو جاویں گے یعنی قیامت میں تو اول میں ہوش میں آؤ گا تو میں موسیٰ کو سطح دیکھو گا کہ عرش کا پانیہ پکڑے میں سو میں نہیں جانتا کہ موسیٰ بھی بیہوش ہونے والا لوگوں میں سے ہو جو مجھ سے پہلے ہوش میں آئے یا ان لوگوں میں سے ہو جنکو خدا نے ستھنے کیا ہے یعنی اس آیت میں فضع من فی السموات والارض والامن مثا و الف اور محل افسانہ یعنی ہوش میں آؤ گا دو سر نفخ کے بعد سے جیسا کہ دوسری حدیث میں صریح آچکا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ سب تک قیامت میں بیہوش ہو جاویں گے تو سب سے اول میری قبر بیٹھیگی اور میں ہر قطبیتز با بن طور اول انہ کے بعد سب فحلت کو بیوشی ہو جاویں گی زندے کو بھی اور مردے کو بھی اور وہ گہرا ہٹ ہے ہر اس کے بعد مردوں کو اور زیادہ گہرا ہٹ ہوگی جس میں وہ ہیں اور وسط زندوں کے موت پر دوسری بار صور پونجا جائے گا و وسطیٰ حی اوٹھنے کے تو نسیب ہو جاویں گے سو جو قبر میں ہوگا اسکی قبر بہت جاویں گی اور وہ قبر سے اٹھ آئے گا اور جو قبر میں نہ ہوگا اسکی کچھ نہ ہوگی اور تحقیق ثابت نہو

چکا ہے کہ موسیٰ دنیامین قبر میں دفن کیے گئے تھے پس صحیح مسلم میں ہے کہ حضرت صلوات اللہ علیہ اجمعین نے فرمایا کہ میں نے معراج کی رات موسیٰ کو سرخ شیعے کے پاس دیکھا کہ اپنی قبر میں نماز پڑھتے تھے روایت کیا ہے اسکو بعد حدیث ابوہریرہ کے اور شاید یہ اشارہ ہے طرفہ پیچنے کے کہ میں نے تقریر کی اور اس پر مشتبہ آتا ہے کہ تہ خلقت کس طرح بیہوش ہوگی اور حالانکہ مردوں کو کچھ حس حرکت نہیں پس جواب یا جاتا ہے کہ مرد یہ ہے کہ بیہوش وہی ہونگے جو زندہ ہیں اور ایسے جو مردے میں پس وہ مستثنیٰ میں ہیں قول اللہ تعالیٰ الامن شاور اللعینے مگر وہ شخص کہ پہلے مر چکا ہے کہ وہ بیہوش ہوگا اور اسی کی طرف میل کی ہے قطبی نے اور نہیں معارض ہے اس کے جو احمدیث میں وارد ہو چکا ہے کہ موسیٰ بھی مستثنیٰ میں ہو سکتا ہے کہ پیغمبر زندہ ہیں نزدیک اللہ کے اگرچہ بہت اہل دنیا کے مردوں کی صورت میں ہیں اور تحقیق ثابت ہو چکی ہے یہ بات و اس پر شہید و نکے اور نہیں شک ہے اس میں کہ پیغمبروں کا رتبہ شہیدوں سے بلند ہے لکن میل گمان کیا ہے ابن حزم نے کہ قیامت کدن صورت چار بار ہو چکا جاوے گا پہلا نفخہ مارنیکا ہے کہ جو دنیا میں زندہ باقی ہوگا وہ اس سے مر جاوے گا اور دوسرا نفخہ زندہ کرنے کا ہے کہ ہر مردہ اسکی ساتھ اٹھ کر اٹھوگا اور پہلے بڑے قبروں سے اور جمع کیے جاوینگے و اس طرح حساب کے اور تیسرا نفخہ گھبراہٹ کا اور بیہوشی کا ہے ہوش میں آوینگے اس سے مانند بیہوش کے نہیں مرے گا اور سو کوئی اور چوتھا نفخہ ہوش میں آنیکا ہے اس بیہوشی سے اور یہ بات ابن حزم کی واضح نہیں بلکہ وہ فقط دوسری نفخے میں اور صرف دوسری بار صورت چار ہو چکا جاوے گا اور واقع ہوا ہے تغیر یہ ہر ایک کے ان دونوں میں سے باعتبار اسامع یعنی سننے والا اسکے کے پس پہلے نفخے سے مر جاوے گا ہر شخص کہ زندہ ہوگا اور دوسرا ہو چکا وہ شخص کہ نہیں مرا جسکو خدا تبارک نے مستثنیٰ کیا ہے اور دوسرا نفخہ سے جو مر جاوے گا وہ زندہ ہو چکا اور جو بیہوش ہوگا وہ ہوش میں آجاوے گا اور علماء نے کہا کہ پیغمبروں میں ایک دوسرے پر فضیلت دینی سے جو حضرت صلوات اللہ علیہ اجمعین نے منع کیا تو یہ صرف اسی شخص کو منہم ہے جو اپنی رائے سے کہے نہ جو دلیل سے کچھ فضیلت دے اس طرح سے کہ مفضل کی تنقیص کی طرف نہ جاوے یا جگرے اور عداوت کی طرف نہ جاوے یا مراد یہ کہ نہ فضیلت دوسرے ہر مہترم فضیلت کی اس طرح سے کہ مفضل کے واسطے کوئی فضیلت باقی نہ رہی پس امام شافعی کہیں کہ وہ فضل ہے مؤذن سے تو نہیں متکرم ہے تنقیص فضیلت مؤذن کو بہ نسبت اہلن کے اور بعض کہتے ہیں کہ یہی نقطہ نفس نبوت کر حق میں ہے جیسا کہ خدا نے فرمایا کہ میں فرق کرتے ہم درمیان کسی کے اسکے رسول سے اور نہ کیا تفصیل بعض روایات سے بعض پر واسطہ قول اللہ تعالیٰ کے کہ یہ رسول میں فضیلت دی ہے بعض میں بعضوں پر (نعم) **حَلَّامٌ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ تَنَزَّلَ إِلَيْهِمْ بَنُو سَعْدٍ عَنْ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَاهُ يَرْقَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَبَّ أَدَمَ وَمَوْثُو فَقَالَ لَهُ**

اور اگر کسی نے کہ نہیں ثابت ہوئی نصیحت و لایت یا حدیث یا شہادت کی اگر وہ اسطے خلافت اور خلائے کے

تو البتہ لازم آتا کہ عورتوں میں مذہبی ہون اور نہ صدیق اور نہ شہید اور واقع یہ ہے کہ یہ صفتیں بہت عورتوں میں موجود ہیں پس گویا کہ فرمایا کہ نہیں پیغمبر جوئی عورتوں سے مگر فلانی اور فلانی تو یہ کہنا صحیح نہ ہوتا واسطی موجود اسکے کے انکے غیبت میں ہی مگر یہ کہ ہومر اور حدیث میں کمال سوائے پیغمبروں کے پس تمام ہوگی دلیل اوپر اسکے اس سبب بنا برا اسکے پس عورتیں میں جو حضرت صلی اللہ علیہ آکھ وسلم کے زمانے سے پہلے گذر چکیں اور نہیں بمرض کیا حضرت صلی اللہ علیہ آکھ وسلم نے واسطی کسی کے عورتوں سے مگر واسطی حائشہ کے اور نہیں اس میں بصریہ ساتھ فضیلت عائشہ رض کے اسکے غیر پر اس واسطی کہ فضیلت خرید کی اور کہانے پر سوائے اسکے نہیں کہ اس واسطی ہے کہ اس میں محنت کم ہوتی ہے اور جلد ہضم ہو جاتا ہے اور اجل کہنا اور نکاح اس وقت ہی تھا اور کل یہ خصلتیں نہیں مستلزم ہیں ثبوت فضیلت کو واسطی اسکے ہر جہت ہو پس کہی ہوتا ہے مفسول نسبت باخبر کے اور جموں سے اور محدث میں اتنا اور لفظ زیادہ وارد ہوا ہے کہ مریم اور خدیجہ اور فاطمہ اور ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ خدیجہ اور فاطمہ سب عورتوں سے افضل ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ بہشتی عورتوں میں افضل خدیجہ اور فاطمہ اور مریم اور آسیہ ہیں اور اس مسئلے کی تفصیل مناقب میں آوگی اور قرطبی نے کہا کہ صحیح یہ ہے کہ مریم نبیہ ہے واسطی کہ وحی کی طرف اس کے خدا تعالیٰ نے ساتھ واسطی فرشتے کے اور آسیہ آسیہ میں نہیں ہے کوئی چیز جو حالت کرے اسکے نبی ہونے پر اور کرمانی نے کہا کہ نہیں لازم آتا لفظ کمال سے ثبوت نبوت اسکی کا واسطی کہ وہ اطلاق کیا جاتا ہے واسطی تمام ہونے شو کے اور منبتی ہونے اسکی کے اپنے باب میں پس مراد پہنچا اسکا نہایت کو ہے تمام فضائل میں جو عورتوں کے واسطی ہیں اور تحقیق کیا ہے اجماع اوپر عدم ثبوت عورتوں کے واسطی کہ ہے اسنو اور مشعری سے منقول ہے کہ جہ عورتیں بنی ہیں حواء اور سارہ اور ان موسیٰ کا اور بل جہ اور آسیہ اور مریم اور خالطہ اسکے نزدیک ہے کہ جبکہ پاس فرشتہ آوے اللہ کی طرف سے ساتھ امر کے یا نبی کے یا اعداء کے تو وہ نبی ہے اور تحقیق ثابت ہو چکا ہے آنا فرشتے کا واسطی ان لوگوں کے ساتھ امر و نہی کے اللہ کے نزدیک ہے اور واقع ہوئی ہے نصیرم ساتھ وحی کرنے کے طرف بعض عورتوں کے قرآن میں اور ذکر کیا بن حزم نے مل اور محل میں کہ نہیں پیدا ہوئی نزع اس سکون میں گریہ زمانے اسکے کے قرطبی میں اور تیسرا قول ہی اونے محلی ہے اور ماغین کی محبت یہ آیت ہے و ما ارسلنا منک الا رجالا اور اس میں محبت نہیں اس واسطی کہ کسی نے ادن میں رسالت کا دعویٰ نہیں کیا اور کلام نو نقط نبوت میں ہے اور صریح تر اس میں قصہ مریم کا ہے و موسیٰ کی ان کے قصہ میں نہ چیز وارد ہوئی ہے جو دلالت کرتی ہے اوپر ثابت ہونے نبوت کے واسطی اسکے کہ جلدی کی ادب سے ساتھ ڈال دینے کے اپنے کے دریا میں مجر دوحی سے اور آسیہ فرعون کی

عورت کے فضائل سے ہے کہ اختیار کیا اُسے قتل ہونے کو ملک پر اور دنیا کے عذاب کو اُن نعمتوں پر کہ اس میں تہین (رفحہ) **بَابُ قَوْلِهِ اِنَّ قَارُونَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مَوْسٰی الْاَلِیَّةِ** باب ہے بیان میں آیت کے کہ العنہ قارون تھا موسیٰ کی قوم سے آخر تک **ف** قارون حضرت موسیٰ کے چچا کا بیٹا تھا اور بعض کہتے ہیں کہ چچا تھا اور بیٹا قول صحیح ہے اختلاف ہے قارون کی بغاوت میں بعض کہتے ہیں کہ حسد سے کہ موسیٰ کو نبوت کیوں ملی ہو گا کہ وہ کہتا تھا کہ موسیٰ اور مردونہ پیغمبری لے گئے اور میرے واسطہ کو بھیج باقی نہیں ہی اور بعض کہتے ہیں کہ اس کا حرام کا وقت کو سکھایا کہ موسیٰ کو اپنے ساتھ حرام کاری کی تہمت لگا دی تو اس عورت نے سچ سچ کہہ دیا کہ قارون نے مجھ کو سکھایا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ کبیرہ واسطہ کہ سرکشی کی اُسے ساتھ بہتایت اپنے آپ کے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ اول ہے جس نے کبریا کیا یہاں تک کہ اس کے قدم سے ایک بالشت بہرہ گیا (نیز) **لَتَنقُلَنَّ ثِقْلًا** یعنی تنور کے معنی میں کہ بہاری ہوتی یقین اس کی کنجیاں کئی مردوں پر قال ابن عساکر **اُولَى الْقَوَّةِ لَا يَزْفَعُهَا الْعَصْبَةُ** یعنی اور ابن عباس نے کہا کہ نہیں اوٹھاتی تھی او کو ایک جماعت مردوں کی لینے مراد عصبہ سے مرد برف اور عصبہ میں اختلاف بعض کہتے ہیں کہ عصبہ مرد میں اور بعض کہتے ہیں کہ پندرہ اور بعض کہتے ہیں کہ چالیس اور بعض کہتے ہیں اس سے چالیس (رفحہ) **يَقَالُ الْفَرَّاحُونَ الْمَرَّاحُونَ** یعنی کہا جاتا ہے کہ فرحین کے معنی ہیں مرصین یعنی اتراتے ہیں خدا تعالیٰ کی نعمت کا شکر نہیں کرتے **وَيَاكَ اللَّهُ مِثْلَ لَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ يُوَسِّعُ عَلَيْكَ وَيُضَيِّقُ** یعنی آیت دیکھان اللہ کے معنی ہیں کہ کیا تو نہیں دیکھتا کہ خدا کہوتا ہے روزی جس کو چاہے اور کوتاہ ہے یعنی فراخ کرتا ہے روزی کو اور اس کے اور تنگ کرتا ہے تنگیہ امام بخاری نے قارون کے قصہ میں ان انردن کے سوا اور کچھ ذکر نہیں کیا اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ موسیٰ بنی اسرائیل سے کہتے تھے کہ خدا تم کو مٹا دے فرماتا ہے یہاں تک کہ داخل ہوا اپنے اونسکے مالون میں تو یہ قارون پر دشوار گزرا تو قارون نے بنی اسرائیل سے کہا کہ موسیٰ کہتا ہو کہ جو حرام کاری کرے وہ ننگسار کیا جاوے تو آدم ایک حرام کا عورت کے واسطہ کچھ مقرر کرین نا کہ وہ کہے کہ موسیٰ نے اس کو ساتھ حرام کاری کی ہے پس ننگسار کیا جاوے گا آدم اس سے آرام پاوین گے تو انہوں نے یہ کام کیا جب موسیٰ نے ان کو مٹا دیا تو قارون نے کہا اگرچہ تو ہی بیا ہو موسیٰ نے کہا کہ اگرچہ میں ہوں تو انہوں نے کہا کہ تو نے حرام کیا ہے تو موسیٰ نے غناک ہوئے یہاں انہوں نے عورت کو بلا بیجا سوچنے آئی تو موسیٰ نے اس کو بڑی قسم دی اور کہا کہ تم ہے جھکو اس کی جسے بنی اسرائیل کے واسطہ دیا کہ یہاں کہ سچ کہہ تو اس عورت نے سچ کہا تو موسیٰ نے روئے ہو کر سجدے میں گر پڑے تو خدا تعالیٰ نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ میں نے زمین تیرے حکم میں دی سو حکم کر اس کو چاہے تو موسیٰ نے زمین کو حکم کیا سو ہسا یا گیا زمین میں قارون

کو اور اسکے ساتھیوں کو اور کہتے ہیں کہ قارون نے بہت بیشمار مال جمع کیا ہوا تھا بہانہ کہ کہتے ہیں کہ اسکے خزانوں کی کنجیاں چمڑے کی تھیں اور کھوپڑیاں نچھر میں اور ہاتھی تھیں (فقہ) **بَابُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ إِلَى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا** باب ہے اس آیت کو بیان میں کہ سب سے پہلے طرف مدین کے ان کے بہائی شعیب کو ف شعیب علیہ السلام کے باپ کا نام مکمل تھا اور مدین کا ایک ایسا ہیوم کے ساتھ ایمان لایا تھا جبکہ جلانے گئے اگل میں **إِلَى مَدْيَنَ** لائن مَدْيَنَ بَلَدٌ وَمِثْلُهُ وَأَسْمَى الْقَرْيَةِ وَأَسْمَى الْعَرَبِ يُعْنَى أَهْلُ الْقَرْيَةِ وَأَهْلُ الْعَرَبِ یعنی آیت مذکور میں مدین سے مراد رہنے والے مدین کے ہیں اور اس طرح کہ مدین شہر کا نام ہے اور مثل اسکے یہ آیت و سئل الفیہ و سئل العیرین پوچھ گاؤں والوں سے اور قافلے والوں سے و رَأَوْكُمْ ظَهْرَ يَوْمٍ تَلْتَفِعُوا الْعِيرَ یعنی دراکم ظہر یا کے معنی ہیں کہ تم اسکو مرکز نہیں دیکھتے و يُقَالُ إِذَا لَمْ تَقْضِ حَاجَتَكَ ظَهَرْتَ حَاجَتَكَ دیکھتے اور کہا جاتا ہے جب تو اسکے حاجت داکرے کہ نہ میری حاجت پس پشت والدی اور تو نے مجھ کو پس پشت ڈالا و اَظْهَرْتُ أَنَّ قَاتِلَكَ مَعَكَ دَابَّةٌ أَوْ عَوَاءٌ تَسْتَظْهِرُ بِهِ یعنی اور ظہری کے معنی ہیں کہ لے تو ساتھ آئے جو یا یہ یا برن کہ فوت پڑے تو ساتھ اس کے مَكَانَتَكُمْ وَمَكَانَكُمْ وَاحِدٌ یعنی مکان تم اور مکان ان دونوں لفظوں کے معنی ایک ہیں **ف** مراد اس آیت کی تفسیر ہے و یا قوم اعلموا علی مکانکم ایغثوا یعیشوا یعنی نفیوا کے معنی ہیں کہ زندہ ہے **ف** مراد اس آیت کی تفسیر ہے کان لم یغثوا فیہا یعنی جسے نہ اترے تھے وہیں تاسی تَحْجَرْنَ تاس کے معنی ہیں کہ غم نہ کہا **ف** مراد تفسیر اس آیت کی ہے فلا تأس علی القوم الفاسقین یعنی تو غم نہ کہلے حکم لوگو تیرا اخی اخی یعنی اسی کے معنی ہیں اخرا **ف** مراد اس آیت کی تفسیر ہے کفیف اسی یعنی پس کس طرح غم کہاؤں میں و قَالَ الْحَسَنُ إِنَّكَ الْخَلِيلُ الرَّشِيدُ يُسْتَهْزَأُ وَدُنَّ بِهِ یعنی اور کہا حسن نے کہ مراد اس آیت سے یہ ہے کہ اسکے ساتھ بیٹھا کرنے سے و قَالَ تَجَاهِدْ لِيكَهُ الْكَافِرُ يَكْفُرُ یعنی اور کہا مجاہد نے لیکہ سے مراد لیکہ ہے یعنی درخون کا بن یَوْمِ الظَّلَّةِ إِظْلَالُ الْعَلَابِ عَلَيْكُمْ یعنی مراد یوم الظلہ سے اور تا زمانہ ابکا اوپر ان کے **ف** مراد ان دونوں آیتوں کی تفسیر ہے کذب اصحاب لیکہ اور عذاب یوم الظلہ تنبیہ امام بخاری شعیب کے نصیحتیں سوائے ان اخرون کے اور کچھ کہ نہیں کیا اور تحقیق ذکر کیا ہے اللہ تعالیٰ نے قصہ اسکا سورہ اعراف اور ہود اور شعرا وغیرہ میں اور اذ قد اده سے روایت ہے شعیب دو آیتوں کی طرف متنبہ کر کے بھیجے گئے مدین والوں کی طرف اور ترمیم دی گئی ہے اس قتل کو بائین طور کہ وصف کیا گیا ہے وہ پھر اصحاب مدین کے ساتھ اسکے کردہ اور کہا بیٹا ہے بخلاف اصحاب لیکہ کے یعنی بن والوں کے اور کہا پھر حق اصحاب مدین کے کہ پکڑا انکو رجفہ اور صیغہ نے اور اصحاب لیکہ کے کہ پکڑا انکو عذاب یوم ظلہ کے لئے اور جہور پھر میں کہ مدین کے وہی لیکہ والے ہیں اور کہا

اور اس طرح ہے

اور اس طرح ہے

وہاں ہے انہوں نے بایں طور کہ جب ایک کی عبادت کرتے تھے تو مناسبت کے اخوت کو ذکر نہ کیا جاوے اور ثانی وجہ سے
 یہ جواب ہے کہ مغایرت انواع عذاب میں اگر معذرت کی مغایرت کو چاہتی ہے تو چاہیے کہ جو جہد کے ساتھ عذاب
 کیے گئے تھے وہ غیر ہوں اور ان لوگوں کے جو صحیحہ کے ساتھ عذاب کیے گئے اور حق یہ ہے کہ تمام قسم کا عذاب
 ان کو پہنچا تھا پس تحقیق پہنچی ان کو گرمی سخت تو گرمی کے نکلے پہر سایہ کیا ان کو ایک بدلی نے تو سب اس کے پیر
 جمع ہوئے پہر کا منی ساتھ ان کے زمین تلے ان کے سے اور کھڑا ان کو سخت آواز نے اوپر سے اور اس کا بیان
 آئندہ آوگا **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ يَوْمَئِذٍ يُؤْتِي السَّيْلَانَ إِلَى قَوْلِهِ دَهْقًا مُّهِيمًا** یعنی باب ہے
 بیان میں اس آیت کے کہ مقرر ہوئے ہے رسولین میں سے میر تک **قَالَ مُجَاهِدٌ مُّذْنِبٌ** یعنی اور کہا مجاہد
 نے کہ میر کے معنی میں گنہگار **الْمُذْنِبُ** المذکر کہنے مشکوٰۃ میں بوجہ دار **فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسْتَجِيبِينَ**
 پس اگر نہ ہوتا یوں تسبیح کہنے والوں سے آخر آیت تک **فَبَدَّلَ اللَّهُ أُولَئِكَ الْآرْضَ بِلُحْدَيْهَا** یعنی اس کو
 پر یعنی روئی زمین پر **وَأَبَدْنَا عَلَيْهِمْ قَهْرًا** **مَنْ يَقْطَعُ مِنْ غَيْرِ ذَاتِ أَصْلٍ** اللہ تبارک و تعالیٰ نے یعنی کہا
 ہے ہر درخت یقطین سے جسکی نامی نہیں ہوتی جیسے کدو اور ماند او کے جیسے گڑی وغیرہ **وَأَرْسَلْنَا إِلَى قَوْمِ
 الْفِرْعَوْنَ أَزْوَاجًا مِّنْ نَّارٍ يَّصْلُونَ** یعنی اور بھیجا ہے اس کو طرف لاکھ آدمی کے بلکہ زیادہ کے
 سو ایمان لائے وہ تہہ و سکے تو فائدہ دیا ہے ان کو ایک وقت تک **وَكَا تَنُكِّلُ كَصَاحِبِ الْيَحْيَىٰ** **إِذْ نَادَىٰ
 هُوَ مُكْظَمٌ كَظِيمٌ** **هُوَ مُكْظَمٌ** یعنی اور مکتوم کے معنی اس آیت میں غناک میں **حَلَّ** **فَنَّا مُسَدَّدٌ**
فَنَّا يَحْيَىٰ عَنْ سَيْفَانَ **ثُمَّ لَا تَحْمِشَ حَرًّا** **ثُمَّ لَا تَحْمِشَ حَرًّا** **ثُمَّ لَا تَحْمِشَ حَرًّا** **ثُمَّ لَا تَحْمِشَ حَرًّا**
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدٌ كَلِمَاتِي خَيْرٌ مِّنْ يُّوسُفَ زَادَ مُسَدَّدٌ** **يُّوسُفَ** بنی
 ترجمہ عبدالبنی سعد و فر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہرگز کوئی یوسف کے کہ البتہ میر
 بہتر ہوں حضرت یوسفؑ نے فرمایا کہ میں نے اس کا حصص بنی معنی **فَنَّا مُسَدَّدٌ** **عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا **قَالَ مَا يَنْبَغِي لِعَبْدَانِ يَقُولَ إِنِّي خَيْرٌ مِّنْ يُّوسُفَ** **بَنِي**
وَسَبَّحَ إِلَى آيَاتِهِ **تَرْجَمَهُ** **بَنِي** **عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** **قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدٌ كَلِمَاتِي خَيْرٌ مِّنْ يُّوسُفَ**
 سے کوئی میر بہتر ہوں اور منسوب کیا ہو اس کو راوی نے طرف باپ کے پس میں دے ہے ہر جہت ہے کہ متے انکی
 مان کا نام ہے اور وجہ ان کے بہتر ہونے کی یہ ہے کہ انہوں نے اندر ہر دین خدا تعالیٰ کی باگی نہیں ہے اور علماء
 نے کہا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات بطور تواضع کے کہی ہے اگر اس کے معلوم کرنے کے بعد
 ہو کہ آپؐ سب حلق سے افضل ہیں اور اگر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات معلوم کرنے سے پہلے کہی ہو
 تو اس میں کچھ اشکال نہیں اور بعض کہتے ہیں کہ خالص کیے گئے یوسفؑ کے ساتھ ذکر کے اسطو اچیز کے کہ خوف

کیا جاتا ہے اور سپر جو اونکا قصہ سنے یہ کہ واقع ہوا اسکے دل میں تنقیص انکی پس مبالغہ کیا بچہ ذکر کرنے فضیلت انکی کے
 وسطیٰ مذکر کرنے لائق اور تحقیق روایت کیا ہے قصہ اسکا سدی نے اپنی تفسیر میں ابن مسعود وغیرہ سے کہ خدا
 تعالیٰ نے یونسؑ کو اہل نینو کے کھڑے پیچھے کر کے بھیجا اور وہ زمین موصل سے ہے تو ان لوگوں نے انکو
 پہلا یا تو وعدہ دیا انکو یونسؑ کے ساتھ اور نہ عذاب کے وقت معین میں اور نکلا انکے درمیان سے
 ساتھ غصے کے سو جب انہوں نے عذاب کی نشانیاں دیکھیں تو گڑ گڑائے اور نہایت عاجزی کی تو خدا
 تعالیٰ نے ان پر رحم کیا اور عذاب اُن سے دور ہوا اور صبح کو یونسؑ کا دل پر جہانکے دیکھا کہ ان پر عذاب نہیں
 اور ترا اور انکی شریعت میں تھا کہ جھوٹ و کذب قتل کیا جاوے تو چلے یونسؑ غصے سے بہانک کہنا و میں سوار ہوئے
 تو ناؤ چلنے سے تھم گئی تو یونسؑ نے کہا کہ تمہارے ساتھ ایک غلام ہے اپنے آقا سے بھاگا ہو اور ناؤ نہیں
 چلے گی یہاں تک کہ اسکو ڈالو تو انہوں نے کہا نہیں ڈالیں گے ہم تمکو اے نبی اللہ کے پیروں نے قرعہ ڈالا
 تو میں بار یونسؑ ہی کا نام نکلا تو ناؤ والوں نے انکو دریا میں ڈال دیا تو گل گئی انکو مچھلی اور انکو دریا کے گہراؤ
 میں لے چھٹی و سنی یونسؑ نے تسبیح پتھر دن کی سوچا راندھیروں میں کہ نہیں کوئی لائق بندگی کے مگر تو اور ایک
 روایت میں ہے کہ خدا تعالیٰ نے مچھلی کو حکم کیا کہ یونسؑ کی کوئی ہڈی نہ توڑے اور نہ اسکا گوشت چیلے
 و رشتوں نے یونسؑ کی سفارش کی تو مچھلی کو حکم ہوا تو اسنے اسکو کنارے پر ڈال دیا مانند بچے جانور کے جسکو کوی
 پر نہ ہوا اور یونسؑ مچھلی کے پیٹ میں جا پس دن یا سات دن یا تین دن ہو حکم نکلا اُتھئے بن بیکر عن الکیث
 عن عبد العزیز بن ابی سلمۃ عن عبد اللہ بن الفضل عن الزکریا عن ابی ہریرۃ قال بینما ھیو فی یعرض
 سیلعتہ اُعطیٰ ہا شبرا کرہا فقال لا والکی اِضططع مؤمنو علی البشر فسمعه رجل من الانصار فقال
 فکلمہ وجہہ و قال تقول والکی اِضططع مؤمنو علی البشر والتی صلی اللہ علیہ وسلم بین اظہرنا
 فلما حبس لیک فقال یا ابا القاسم ان لی ذمۃ و عھدا فما بال فلان لکم و ھی فقال لم لکم
 وجہہ فلما ذکرہ فغضب التی صلی اللہ علیہ وسلم حتی روی فی وجہہ ثم قال لا تقضوا بئز انبیاء
 اللہ فاتہ ینفخ فی الصور فیصعق من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء اللہ ثم ینفخ فیہ
 آخری فاکون اول من بعث واذ اموی اِخذ بالعرش فلا ادری احویب یصعقہ یوم الطور
 ام یبعث قبلی ولا اقول ان احکما افضل من یونس بن مثنیٰ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہو کہ جس وقت
 میں ایک یہودی اپنا اسباب جہنم کے وسط دکھاتا تھا کہ دیا گیا بدلے اس کے ایک چیز جسکو اسنے برا جانا تو یہودی
 نے کہا مجھکو قبول نہیں ہے قسم ہر اسکی جنس موسے کو سب بندوں میں برگزیدہ کیا تو ایک انصاری مرد یہ بات
 سنی تو اسنے یہودی کے منہ پر طمانچہ مارا اور کہا کہ تو کہتا ہے کہ جسم ہے اسکی جنس موسے کو سب بندوں میں برگزیدہ

کیا اور حالانکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان ہیں تو وہ یہودی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پس گیا
 اور کہا کہ اے ابوالقاسم میرے پیش دروازہ پر ہے سو کیا حال ہے فلا نے کا کہ اس نے میرے منہ پر طمانچہ مارا تو
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے اسکو طمانچہ کیوں مارا سوا اسنے قصہ ذکر کیا تو حضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم غضبناک ہو کر یہاں تک کہ اپنے پہرے میں غصہ کا اثر دیکھا گیا پھر فرمایا کہ اللہ کی عیوب کو آپس میں مکر رہے
 ضیعت دوسرے تحقیق شان یہ ہے کہ صورت پر نکال جاوے گا سو یہ ہوش ہو جاوے گا جو کوئی ہے آسمانوں میں ازیر
 میں مگر جو چاہا اللہ یہ ہو چکا جاوے گا دوسری بار تو اول میں ہوشی ہو چکا پھر دیکھو نکال کر موسے عرض کو
 پکڑے ہیں سو میں نہیں جانتا کہ کوہ طور کے دن کی انکی بہوشی پھر ہو گئی یا مجھ سے پہلے ہوش میں آئے
 اور میں نہیں کہتا کہ کوئی یونس بن موسیٰ سے بہتر ہے **حکایت** ابو النبیذ ثنا شعبۃ عن سعد بن ابی رکبہم
 قال سمعت حمید بن عکرم عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یبغض لعلی
 ان یقول انا احب من یونس بن ماتی ترجمہ ابو ہریرہ رضی سے روایت کہ حضرت منے فرمایا کہ لائق نہیں
 کہ کسی کو یہ کہے کہ یونس بن موسیٰ سے بہتر ہوں **باب** قولہ واما انتم عن الفترۃ الی کا نث حاضرۃ
 الفترۃ اذ بعد دن فی السبیلہ رحمہم اللہ یقولون یقولون اذ تاتوہم حیثا انہم یوم سبیتہم شرکاء شواہ
 یومہم کہ یقولون ان فترۃ السبیلہ سبیلہ سبیلہ لیسے پوچھنے سے احوال اس کی کا جو ہے کنارہ وریا کے
 حبیب سو یہ ہونے لگے ہفتے کے مہینے جب تک کہ اس میں چھپان انکی ہفتے کے دن پانی کے پیر اور جس
 ہفتہ نہ ہوا تو میں نہ سبیلہ کہ اور سبیلہ کے معنی سخت بین ف بہور اس پر میں کہ مراد سبیلہ مذکور ایلیہ ہے جو
 کہ اور صر کے درمیان ہوا اور پھر کہتے ہیں کہ طہ یہ ہے تنبیہ امام بخاری نے اس قصہ میں کوئی حدیث
 سند بیان نہیں کی اور عبدالرزاق وغیرہ نے ابن عباس وغیرہ سے روایت کی ہے کہ ہفتے والے ایام میں ہتے
 ہے اور یہ کہ جب انہوں نے پہلیوں کے پکڑنے کے واسطہ حیلہ کیا بایں طور کہ ہفتے کے دن انہوں نے جال
 لگا دیے پھر انوار کے دن شکار کیا تو ایک گروہ نے اپنے انکار کیا اور انکو منع کیا تو اگر گروہ نے کہا کہ انکو
 تہوڑا اور کم ہم تم ان سے جدا ہو جاؤ تو ایک ان صبح کو لے کر آیا کہ جو حد سے بڑھ گئے تھے انہوں نے اپنے
 دروازے نہیں کھولے تو انہوں نے ایک ایک کو لگا لگا کر سیڑھی پر چڑھ کر دیکھے تو وہ اپنے جہان کا تو انکو دیکھا کہ وہ
 سب بند ہو گئے پھر سال گروہ اپنے داخل ہو تو دے انکو ساتھ پناہ پکڑنے لگے اور انہیں نے کہا کہ کیا مہینے ٹکو
 نہیں کہا تھا کیا مہینے ٹکو منہ میں کیا تھا تو اپنے مسودن سے اشارہ کرتے تھے کہ مان ابن عباس نے کہا
 کہ پھر چند روز بعد سب مر گئے اور ایک روایت میں ہے کہ جو ان تھے وہ بند ہو گئے تھے اور جو بچے
 تھے وہ سب مر گئے تھے **باب** قولہ عنہ وکلوا وامنوا وادبروا **باب** بیان میں

الَّذِي يَقُولُ وَاللّٰهُ كَا صَوْمِ النَّهَارِ وَالْحَوْمِ الْكَلْبِ مَا عَشْتُ كُلُّهُ قَدْ قُلْتُ قَالَ إِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ
فَصُمْ وَأَقِطِرْ وَكُنْ مَعَهُ وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بَعِثْنَا مِثْلَهَا وَذَلِكَ مِثْلُ حِسَامِ اللَّهِ
فَقُلْتُ إِنِّي أَطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَقِطِرْ يَوْمَيْنِ فَقُلْتُ إِنِّي أَطِيقُ أَفْضَلَ
مِنْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَقِطِرْ يَوْمًا وَذَلِكَ حِسَامٌ مَا دَاوُدُ وَهُوَ أَعْدَلُ الصِّيَامِ كُلُّهُ إِنِّي أَطِيقُ
أَفْضَلَ مِنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَا أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ تَرْجُمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ رُوَيْتٍ أَنَّكَ حَضَرْتَ صَلَاةَ
عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكُنْتُمْ كُوفَرُجِي كَرَمِينَ كَتَبَ هُوَ كَنَسَمَ هَلَاكِي كَرَمِينَ الْبَتَّةَ دَكُو رُزْهَ رَكْعَاتٍ بِرَنَازِ بَرْهَاتٍ وَكَجَابِ
لَكَ بِنَايَا هُوَ كَا تَوْحُضَتْ صَلَاتُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكُنْتُ سَاكُوفِيَا كَرَمِينَ كَتَبَ هُوَ كَنَسَمَ هَلَاكِي كَرَمِينَ الْبَتَّةَ دَكُو
رُزْهَ رَكْعَاتٍ بِرَنَازِ بَرْهَاتٍ وَكَجَابِ لَكَ بِنَايَا هُوَ كَا تَوْحُضَتْ صَلَاتُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكُنْتُ سَاكُوفِيَا كَرَمِينَ كَتَبَ هُوَ كَنَسَمَ
نَ فَرَايَا كَرَمِينَ تَجَسَّسَ يَوْمَ كَا سَاكُوفِيَا رُزْهَ رَكْعَاتٍ بِرَنَازِ بَرْهَاتٍ وَكَجَابِ لَكَ بِنَايَا هُوَ كَا تَوْحُضَتْ صَلَاتُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكُنْتُ
كَرَمِينَ سَتَمِينَ سَوَقَرَا كِي نِي كَا ذَابَ سَ كَنَسَمَ هَلَاكِي كَرَمِينَ الْبَتَّةَ دَكُو رُزْهَ رَكْعَاتٍ بِرَنَازِ بَرْهَاتٍ وَكَجَابِ لَكَ بِنَايَا هُوَ كَا تَوْحُضَتْ
بَيْنَ سَ يَزِيَادَ طَاقَتِ كَتَبَا هُوَ حَضَرَتْ مَنَ فَرَايَا كَرَمِينَ رُزْهَ رَكْعَاتٍ بِرَنَازِ بَرْهَاتٍ وَكَجَابِ لَكَ بِنَايَا هُوَ كَا تَوْحُضَتْ صَلَاتُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكُنْتُ
زِيَادَ طَاقَتِ كَتَبَا هُوَ فَرَايَا كَرَمِينَ رُزْهَ رَكْعَاتٍ بِرَنَازِ بَرْهَاتٍ وَكَجَابِ لَكَ بِنَايَا هُوَ كَا تَوْحُضَتْ صَلَاتُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكُنْتُ
هَبَ مَنَ نَ كَتَبَا مَنَ سَبَبِي زِيَادَ طَاقَتِ كَتَبَا هُوَ حَضَرَتْ صَلَاتُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكُنْتُ سَاكُوفِيَا رُزْهَ رَكْعَاتٍ بِرَنَازِ بَرْهَاتٍ وَكَجَابِ
الْفَضْلُ نَبِيْنِ فِ يَ حَدِيثِ مَازِ كَ بَيَانِ مَنَ كَنَسَمَ هَلَاكِي كَرَمِينَ الْبَتَّةَ دَكُو رُزْهَ رَكْعَاتٍ بِرَنَازِ بَرْهَاتٍ وَكَجَابِ لَكَ بِنَايَا هُوَ كَا تَوْحُضَتْ
خَلَا دُونَ يَحْيَى تَنَاسَعُ تَنَاسَعُ حَبِيبُ بِنِ إِنِّي ثَابِتٌ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ الشَّاعِرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَبْنِ عُمَرَ وَبْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ أَتَبَا أَنْتَ تَقُولُ الْكَلْبُ دَقَّ صَوْمُ النَّهَارِ
فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَأَنْتَ إِذَا أَفْعَلْتَ ذَلِكَ هَجَسَتْ الْعَيْنُ وَنَفِثَتِ النَّفْسُ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ
فَذَلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ أَوْ كَصَوْمِ الدَّهْرِ قُلْتُ إِنِّي أَجِلُ بِي قَالَ مِسْعَرٌ يَعْنِي قُوَّةً قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ
وَكَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيَقِطِرُ يَوْمًا وَكَأَيْفًا إِذَا لَاقَى تَرْجُمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ رُوَيْتٍ أَنَّكَ حَضَرْتَ
صَلَاةَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكُنْتُمْ كُوفَرُجِي كَرَمِينَ كَتَبَ هُوَ كَنَسَمَ هَلَاكِي كَرَمِينَ الْبَتَّةَ دَكُو رُزْهَ رَكْعَاتٍ بِرَنَازِ بَرْهَاتٍ وَكَجَابِ
بَيْنَ كَرَمِينَ حَضَرَتْ صَلَاتُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكُنْتُ سَاكُوفِيَا رُزْهَ رَكْعَاتٍ بِرَنَازِ بَرْهَاتٍ وَكَجَابِ لَكَ بِنَايَا هُوَ كَا تَوْحُضَتْ صَلَاتُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكُنْتُ
الذَّكَرُ هَبَ مَنَ سَبَبِي زِيَادَ طَاقَتِ كَتَبَا هُوَ حَضَرَتْ صَلَاتُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكُنْتُ سَاكُوفِيَا رُزْهَ رَكْعَاتٍ بِرَنَازِ بَرْهَاتٍ وَكَجَابِ
هَبَ مَنَ نَ كَتَبَا مَنَ سَبَبِي زِيَادَ طَاقَتِ كَتَبَا هُوَ حَضَرَتْ صَلَاتُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكُنْتُ سَاكُوفِيَا رُزْهَ رَكْعَاتٍ بِرَنَازِ بَرْهَاتٍ وَكَجَابِ
كَ رُزْهَ رَكْعَاتٍ بِرَنَازِ بَرْهَاتٍ وَكَجَابِ لَكَ بِنَايَا هُوَ كَا تَوْحُضَتْ صَلَاتُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكُنْتُ سَاكُوفِيَا رُزْهَ رَكْعَاتٍ بِرَنَازِ بَرْهَاتٍ وَكَجَابِ
سَ مَلَتْ تَهْمُ وَجَاهِ مَنَ فِ اسَ سَبَبِي غُرُضَ دَاوُدَ كَا رُزْهَ هَبَ بَابُ أَحَبِّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ

فَتَنَّاہُ بِتَشْدِيدِ الْغَاوِ لَعْنَةُ رَبِّہِ عَزَّ وَجَلَّ اُسے عمر نے قنہ ساتھ تشددیت کے کاستغفر ربہ وحقن زاکوا کتاب
 یعنی پر گناہ غفلت لگا پڑے اور اگر جہاں کہ جہاں تَنَّاہُ لَعْنَةُ رَبِّہِ عَزَّ وَجَلَّ اُسے عمر نے قنہ ساتھ تشددیت کے کاستغفر ربہ وحقن زاکوا کتاب
 حَوْثِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قُلْتُ لَابْنِ عَبَّاسٍ اَتَسْبَحُ فِي صَفَرٍ اَوْ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسَلَمَانَ حَتَّى اَنْ
 فِيْہُمْ اَقْدَرُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَّكْفِيْكُمْ صَلَاتُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَصَلَاتُ مِثْنِ اَوْسَرَانِ
 يَقْتَدِيْ بِہِمَّ تَرْجَمَہُ عَابِدُہٗ دَاوُدَ وَسَلَمَانَ ہاں تک کہ پوچھو ان بات پر کہ پیغمبروں کے طریق کی پیروی کروں
 عباس نے کہا کہ تمہارے پیغمبر کو یہی حکم ہے کہ ان کی پیروی کرے **ف** اس حدیث کی شرح تفسیر میں آدے گی۔
 جَلَّ ثَنَا مَوْسٰی بْنُ اِسْمٰعِیلَ ثَنَا وَهَبٌ اَنَا الْیُوْبُ عَنْ عِکْرَمَہٗ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَیْسَ صَ
 مِنْ عَنِ اَبُو الشَّجُوْدِ وَرَأَيْتُ الشَّيْخَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ یُحَدِّثُ فِہَا تَرْجَمَہُ ابْنِ عَبَّاسٍ سے روایت
 کہ سورہ ص کے سجدہ جب سجدوں نہیں اور میں نے حضرت علی السدی علیہ السلام کو دیکھا کہ امین سجدہ کرتے تو **بَابُ**
 قَوْلِ اللہِ عَزَّ وَجَلَّ وَهَبْنَا لَكَ وَدَّ سَلَمَانَ نَعَمْ الْعَبْدُ اِنَّهٗ اَدَّابُ الرَّاجِعِ النَّيْبُ وَقَوْلہٗ وَهَبْنَا لَكَ
 اَلَّا یَسْبَغَ رِجْلَہٗ مِنْ بَعْدِہٖ وَقَوْلہٗ وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُو الشَّیْطٰنُ عَلٰی مَا لَکُمْ سَلٰمٌ وَقَوْلہٗ وَلِیْسَلِمَانَ اَلَمْ
 عَدُوٌّ وَہَا شَہْمٌ وَرَوَّاحُہَا شَہْمٌ وَاسْتَلٰہُ اَدْبٰہُ اَلَعِیْنُ الْقَطْرِ الْحَدِیْدِ وَہَا الْجَنِّ مَنْ یَعْلَمُ یَنْیَدُ
 یَا ذٰنِ رَبِّہٖ وَمَنْ یَزِیغُ مِنْہُمْ عَنْ اَمْرِ تَاوِیْدُ قَدْ مِنْ عَدْلِ السَّعْدِ یَعْمَلُوْنَ لَہٗ مَا یَشَاءُ مِنْ فَحَارِیْبٍ قَالَ
 مُجَاهِدٌ بَنَانٌ مَا دَفَعْتُ الْقُصُورَ وَتَمَایِیْلُ وَجْہَانِ کَانَ حَوَابٍ کَحِیَا ضَا اِلَیْلٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ کَانَ حَوَابٍ
 مِنْ الْاَرْضِ وَقُلُودٌ رَاسِیَاتٍ اَعْلَوُا اِلَ دَاوُدَ شَکْرًا وَقَلِیْلٌ مِنْ عِبَادِہٖ الشُّکُورُ الْاَدَابَةُ الْاَرْضِ
 الْاَرْضَ تَاکُلُ مِثْلَہٗ عَصَاہُ فَلَمَّا خَرَّ اِلٰی فِی الْعَذَابِ اَلْمُہِیْنِ حَبَّ الْخِیْلِ عَنْ ذِکْرِہٖ مِنْ ذِکْرِہٖ
 فَطَوَّقَ مَعَهَا یَسْمَعُ اَعْرَافُ الْخِیْلِ وَعَرِاقِہٖمَا الْاَمْفَادُ الْوَتَانِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الصَّافِیَاتُ صَفَنَ
 الْفَرَسُ رَفَعَ اِحْدٰی رِجْلَہٗ حَتَّى تَکُوْنَ عَلٰی طَرَفِ الْحَاظِرِ الْحِیَادِ الْمِرْلُ جَسَدًا شَیْطَانًا رَاحًا طَیْبًا
 حِیْثُ اَصَابَ حِیْثُ شَآءَ قَامَتْ اَنْحَطَ بِعَیْنِ حِسَابٍ بِعَیْنِ حَرْجٍ تَرْجَمَہُ ابْنِ عَبَّاسٍ کے بیان میں خدا
 تعالیٰ نے فرمایا کہ داؤد کو سلیمان سب سے خوب بندہ رجوع رہنے والا اور خدا سے مانگنے والے فرمایا کہ سلیمان نے کہا
 کہ میں میری سب سے بہتر چیز مجھ کو وہ پادشاہی کہ نہ چاہیے کسی کو اور خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ جو پڑھتے تھے شیطان
 سلیمان کی سلطنت میں اور خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے تاج سلیمان کے باؤ کو صبح کی منزل اس کی ایک پٹھان
 کی ماہ اور شام کی منزل ایک پٹھان کی اور یہاں پہلے پہلے اس کے واسطے چٹمے لوہے کا اور جنوں میں سے بعض
 لوگ تھے جو اس کے سامنے منہ کر کے تھے اس کے پیچھے حکم سے اور جو پہرے ان میں سے ہماری حکم سے

چکنا دین ہم اوسکو لگ کا عذاب بناتے تھے و اسطرح جو چاہتا تھا اب مجاہد بنے کہا کہ عمارتین کم محلوں سے اور قصورتین
اور لجن جیسے تالاب اونٹوں کے اور ابن عباس نے کہا کہ مانند گھڑی کے زمین میں اور دیکھیں جو ہونیز جی کام کر د
داؤد کے گہر والو حق بان کرو تھوڑے میں میری بندوں میں حق باننے والے پر حقیقت میری کی ہننے اوسپر موت نہ جایا
اوسکو اوسکا مرنا کر لکھنے کے گہن کے کہا تارہ اوسکا عصا پر جب گر پڑا عذاب نہیں تک سلیمان ہونے
میں نے چاہی محبت الکی اپنے رب کی اوسے پس اس آیت میں عن ہاتھ معنی من کھتے پر لگا جھاڑنے گھوڑوں
کی گردن بال اور پنڈلیاں اصفا کے معنی ہن قید میں یعنی بیڑیاں ہر اوس آیت کی تفسیر ہے مقشون فی الاصفا
اور کہا مجاہد نے صافات کے معنی میں صفی الفرس یعنی اوٹھایا گھوڑے کو اپنا ایک پاؤں بیان تاکہ ہوتا ہے اور پڑ
کہر کے اوجیاو کے معنی میں تیز رو اور جدا کے معنی میں شیطان یعنی اس آیت میں والقیان علی رسیجد اور رطل
کے معنی میں غنڈہ و خنڈ اور حینا صاب کے معنی میں جہاں پہنچا جاتا اور فامین کے معنی میں بے اور غیر حساب کے معنی
ہیں بغیر حرج کے یعنی کچھ حرج نہیں حساب عاف ہے جملہ ثنا محمد بن یسار ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبہ
عن محمد بن زید عن ابن ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان عیفر بنیامین اخرجت تغلت الباریضہ
لیقطع علیہ صلوٰتی فامکنی اللہ منہ فآخذتہ فآذنتہ ان اذیبتہ علی ساریتہ من سواد ی لکھل
حتی تنظر والیہ کلکم قد کررت سعۃ اخی سلیمان رب اغفر لی وھب لی ملکاً لا یمتغی راحۃ
بعلی فردتہ خاسئاً عفر بنیامین ثم ترد من انہی اوجیان مثل ذینبیر جماعتہ زانیۃ ترجمہ ابوسہیل
سے روایت ہے کہ حضرت صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کہ جنوں میں سے ایک کس رات کو میرے آگے گھس پڑا کہ میری
نماز کو توڑ دے سو خدا تعالیٰ نے اسکو میرے قابو میں کر دیا تو میں نے اسکو بکڑیا سو میں نے چاہا کہ اوسکو مسجد کے گہری
میں اندھ دون تاکہ تم سب لوگ اسکو دیکھو ہر جگہ یاو پڑ گئی اپنے بہائی سلیمان کی دعا دیا یہ تھی کہ اے میرے رب
میری مغفرت کرو دے مجھکو ایسی بادشاہی کہ میرے بعد کسی کو وہی ملے حضرت صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ ہر مینے اسکو دیکھ لیا دیا رکار کر اور عفریت کو معنی میں سرکش آدمیوں اور جنوں سے مثل زبانیہ کے کہ اسکی
جمع زبانیہ ہے یعنی کہا گیا ہے عفریت میں عفریتہ ف یہ جو فرمایا کہ مجھکو یاو پڑ گئی الخ تو اس میں اشارت ہے
کہ حضرت صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم سپر قادر تھے لیکن سلیمان کی رعایت کے واسطے اسکو چھوڑ دیا اور قتال ہے کہ
ہو خصوصیت سلیمان کی خدمت یعنی جنوں سے سبج ہر چیز کے کہتے ارادہ کرتے سکونہ فقط سقد زمین اور
استدلال کیا ہے خطابی نے ساتھ سحریت اسپر کہ سلیمان کے ساتھ تھے دیکھتے جنوں کو انکی اصل شکلوں اور
صور توں میں وقت تصرف انکو کے اور اسپر خدا تعالیٰ کا یہ قول کہ شیطان اور اسکا لشکر تمکو دیکھتا ہے
اور تم انکو نہیں دیکھتے تو مراد اکثر ہے احوال نبی آدم سے اور تعاقب کیا گیا ہے باین طور کہ نفی رویت آدمیوں

اور کمال جبریت کے باوجود سچیز کے کہ وہی اس میں مشغول ہے ساتھ عبادت اور علوم کے اور تحقیق واقع ہوا ہے واسطی حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس کمال معجزہ ہو واسطی کہ باوجود مشغول ہونے آپ کے ساتھ عبادت باطنی کے اور علوم کے اور
محنت غفل کے نہایت کم کہا گئے ہیں جو مقتضی ہو واسطی منعہ بن کر اور کثرت جماع کے اور باوجود اسکے ہر
ہے صحبت کرتے اپنی سب عورتوں سے ایک سات میں ساتھ غسل واحد کے اور آپ کی بی بیان گیارہ تھیں اور آپ کا
بیان کتاب غسل میں گزر چکا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ جو بہت پرہیزگار ہو سکی شہوت زیادہ ہوتی ہے ہو واسطی کہ
جو پرہیزگار نہیں ہوتا وہ تازہ ہوتا ہے ساتھ نظر کے اور مانند اسکے کے اور اس میں جواز خبر کا ہے چیز سے اور افر
ہونے سے ایک سہ آئندہ زمانے میں ساتھ غلبہ ظن کے پس تحقیق سلیمان نے یقین کیا ساتھ اسکے کہ کہا اور نہ تھا وحی
سے نہیں منع واقع ہوتا اسی طرح اور قرطبی نے کہا کہ نہیں گمان کر سکتا ساتھ سلیمان کے کہ سخی یقین کیا ساتھ
اسکے اپنی رب پر مگر جو ناواقف ہو پیغمبروں کے حال سے اور ادب و سنہ کے ساتھ اسکے اور بیلا احتمال قریب
ہے میں کہتا ہوں کہ احتمال ہے کہ وحی کی گئی ہو طرف کے مقید ساتھ شرط انشاء اللہ کے سوشا اللہ کہنا ہوں
گئے ہوں سو نہ واقع ہوا یہ واسطی کہ ہونے شرط کے اور اسی واسطی جائز ہے واسطی اسکے ادل کے قسم کہا دے اور
یہ کہ جائز ہے ہوں چونکہ پیغمبر سے اور یہ اسکے مرتبہ کے بلند ہونے میں قاج نہیں اور یہ جائز ہے خبر دینی شہ
سے کہ وہ غفر یہ واقع ہوگی اور سند خبر کی ظن ہو باوجود قرینہ قوی کے واسطی اسکے اور یہ کہ جائز ہے شمار تم
یہ کا قسم میں واسطی قول سلیمان کے کہ البتہ میں گہو موٹکا باوجود فرمانے آپ کے کہ نہ حادث ہو کہ پس معلوم ہوا کہ
خدا تعالیٰ کا نام اس میں مقدس ہے پس اگر کوئی جواز کا قائل ہو تو یہ حدیث محبت ہو واسطی اسکے بنا براس کے کہ
پہلوں کی شرع ہمارے واسطی شرح ہے جبکہ اور ہو تقریر اسکی اور زبان شائع کے بعد اس میں محبت ہو واسطی اسکے
جو کہ ہے کہ نہیں شرط ہے تصریح کرنی ساتھ قسم بعین کے جو کہ ہے کہ میں قسم کہتا ہوں یا گواہی دیتا ہوں اور
ماندا اسکے تو وہ قسم ہے اور یہ قول خفیہ کا ہے اور عقیدہ کیا ہے ہو کہ البتہ ساتھ بیٹے اور بعض کہتے ہیں کہ مطلق
قسم میں اور یہ کہ جائز ہے احتمال کو کہ اور اس میں احتمال ہے کنایت کا لفظ میں جسکا ذکر قبیم ہو واسطی قول اس کے
کے کہ میں گہو موٹکا بدلے اس لفظ کے کہ میں جماع کروں گا (فتح) حَلَّ ثَنَا اَعْمَرُ بْنُ حَفْصٍ اَنَا اَبُو شَا
الْاَعْمَشُ اَنَا اَبُو اَكْهِمُ الْيَمَنِيُّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَيُّ مَسْجِدٍ وَضَعْتَ
اَوَّلًا قَالَ الْمَسْجِدُ الْاَحْمَرُ قُلْتُ فَاِنَّكَ قَالَ الْمَسْجِدُ الْاَقْصَى قُلْتُ كَذَلِكَ قَالَ بَيْنَهُمَا قَالَ اَوَّلُ بَعَثْتُ
ثُمَّ حَفِيفٌ مَا اَذْكُرُكَ النَّبَطِ الْاَقْصَى فَفَصَّلَ وَالْاَرْضُ لَكَ مَسْجِدُ ترجمہ ابو دررض سے روایت ہو کہ میں نے کہا
یا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون مسجد ہے جو زمین میں پہلے بنائی گئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ خانہ کعبہ کی مسجد میں نے کہا کہ پہلے کون فرمایا کہ مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس شام کے ملک میں میں نے کہا کہ

اونکے دریاں گننا فاصلہ ہے فرمایا چالیس برس کا پہرہاں مجھکو نماز کا وقت ملے وہاں نماز پڑھ لے اور ساری زمین تیرا واسطہ سجدہ گاہ ہے وف اور سین اشارت ہے طرف محافظت کے نماز پر اول وقت میں اور بغل گیر ہے یہ بلانے کو طرف معرفت اوقات کے اور سین اشارت ہے طرف سکے کہ مکان افضل و بہتر عبادت کے جبکہ نہ چل نہ چھوڑا جاوے امور بد و طمقوت ہونے سے کہ بلکہ کیا جاوے امور بد مکان مفصول میں ہو طمق کہ حسب بود و نشو خاص کر زمین کی ساری مسجد سے سوال کیا تو گویا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھا کہ مردہ کی تخصیص نماز کی ہے چہرہ سے سو تنبیہ دے کہ واقع کرنا نماز کا جبکہ حاضر ہو نہیں ہو قوف ہے مکان افضل پر اور سین فضیلت ہو امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطہ اسکے کہ مذکور ہو ہے کہ سبلی امتوں کے لوگ نہ نماز پڑھتے تھے مگر مکان مخصوص میں اور تحقیق گد چکی ہے تنبیہ و براو اسکے تیم میں اور سین زیادتی ہے سوال پر جواب میں خاص کر جبکہ مسائل کو اثر میں زیادہ فائدہ ہو (فتح) حکایتنا ابو الیمان انا شعیب انا ابو الزناد عن عبد الرحمن حدثنا انا سیمر ابانہ زیدۃ انا سیمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول منی و منی التالیس کنیل رجلی یتنوی قد نارا فجعل الفرائش وھذی الدواب تقع فی النار قال وکانت امرأتان معھما ابناھما جاء الذی ضرب فھب یأین اخلھما فقال صاغتھما ائما ذھب یا بنیک وقالتی ائخری ائما ذھب یا بنیک فقال کنتا الی داود فقص بہ بلکہ برے فخر جتا علی سلیمان بن داود فآخبر تاء فقال ائوئی بالستیکین اشفق بینھما فقال لی الصغری لا تفعل یرحمتک اللہ ھو ابناھما فقص بہ للصغری قال ابوہریرۃ و اللہ ان یتبع بالستیکین الا یومئذ واکنتا نقول لا اھل ید ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری مثل اور آدمیوں کی ایسی مثل بلانے میری کی طرف السلام کے چھوڑانے والا اونکا ہے آگ سے اوٹل جو بیک کی کہ زینت دیتے ہیں اوکو نفس کے قلم رہنے سے باطن (ج) مثل اس مرد کی ہے جس کو آگ جلائی تو پٹنگے اور یہ جانور آگ میں گرے مگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور دو عورتیں تھیں انکے ساتھ دو بیٹے تھے بیٹا آ یا سو ایک عورت کے بیٹے کو لے گیا تو وہ عورت اپنی ساتھی عورت سے کہنی ملی کہ تیرے بیٹے کو پیٹے پائے گیا اور دوسری عورت نے کہا کہ تیرے بیٹے کو تو وہ دونوں داؤد کے پاس جھگڑا فیصل کر دے کو آئین سوا وہنوں نے وہ لڑکا بڑی عورت کو دلوایا پہرے دو دنوں تک سلیمان بن داؤد کو پاس آئین اور اونسے یہ حال کہا تو سلیمان نے کہا کہ چھری مجھکو دو کہ میں اس لڑکے کو کاٹ کر آؤں ان دونوں عورتوں کو دو دن تو چھوٹی نے کہا خدا مجھ پر رحم کرے یہ نہ کردہ لڑکا اس عورت کا ہے یعنی اب میں دعویٰ نہیں کرتی بڑی کو دیکھے تو سلیمان نے وہ لڑکا چھوٹی کو دلوایا یعنی اس لڑکا چھوٹی پر اسکو دے دیا تو معلوم ہوا کہ وہ لڑکا اسی کا تھا ابو ہریرہ رض نے کہا کہ تم ہاں لڑکی نہیں سنی میں نے سکین مگر اوس دن اور نہ کہا کرتے تھے ہم مگر مدیہ ف نووخی کما کہ لڑکا

سے یہ کہ تشبیہ حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنے مخالفین کو ساتھ یتنگون کے اور کرنے اور کئے الگ آخرت میں ساتھ کرنے یتنگون کے دنیا کی الگ میں باوجود حرص انکی کے اوپر واقع ہونے کے بچاؤ اسکے اور منہ کرنے پکڑ کے اور کونکے اور جامع انکے درمیان پیروی ہوئی ہے اور ضعف تیز کا اور حرص ہر ایک کی دونوں گروہ سے اوپر ہلاک ہونے اپنے نفس کے اور قاضی ابو بکر بن عربی نے کہا کہ آدمی نہیں آتے سچے کیاس جو کہیںچ اور کونکے طرف الگ کے اوپر قصد ہلاکت کو بلکہ آتے ہیں پاس اسکے ساتھ قصد فائدہ پانے کے اور اتباع شہوت کے جیسے کہ یتنگے الگ میں کرتے ہیں نہ دوسط ہلاک ہونے انکے کے بلکہ دوسط کہ اور کونکے خوش لگتی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ اندھیرے میں ہوتے ہیں بہر جب روشنی کو دیکھتے ہیں تو عقدا کرتے ہیں کہ وہ ایک روشن دان ہو جس سے روشنی ظاہر ہوتی ہے پس قصد کرتے ہیں اسکو دوسط اسکے تو جل جاتے ہیں اور اور کونکے معلوم نہیں ہوتا اور بعض کہتے ہیں کہ انکی نظر ضعیف ہے سو گمان کرتے ہیں کہ وہ اندھیرے گہر میں ہیں اور چراغ روشن دان ہو پس فرستے ہیں اپنے تین سطر کے اور وہ اپنی تیز پروازی کے سبب اس سو آگے بڑھ جاتے ہیں اور واقع ہوتے ہیں اندھیرے میں سو ہیٹ آئی ہر پانک آخر کا جھٹا ہن بعض کہتے ہیں کہ وہ سخت روشنی سے ضرر پاتے ہیں تو قصد کرتے ہیں اسکے بچانے کا تو اپنی جہالت کو سببے جن جاتے ہیں اور غرالی نے کہا کہ تمہیں واقع ہوئی ہے اوپر صورت کرنے کے خواہشوں پر آدمی سے ساتھ کرنے فراش کے آگ پر ولیکن آدمی کی جہالت سخت تر ہو یتنگون کی جہالت سو دوسط کہ وہ ساتھ مغرور ہونے اپنے کے ساتھ ظواہر حال کے جب جن جاتے ہیں تو اونکا غائبہ الحال تمام ہو جاتا ہے اور آدمی باقی رہیگا الگ میں دراز مدت تک ایسے اور یہ جو کہا کہ داؤد منے وہ لڑکا بڑی کو دلویا تو قرطبی نے کہا کہ لائق یہ ہے کہ کہا جاوے کہ داؤد منے دلویا وہ لڑکا بڑی کو دوسط کسی سبب کے کہ تقاضا کیا اوسے ترجیح قول اسکے کو نزدیک آئے سو دوسط کہ دونوں میں سے کسی کے پاس گواہ نہ تھا اور حدیث میں بوجہ قصا کے سبب کو معین مکرزی علیہم السلام نہیں لہا کہ دقہین یہی کوئی سبب نہ ہوتا تھا ہے کہ نہ لڑکا بڑی کے ماہہ میں تھا اور عاجز ہوئی دوسرے گواہ لائی سے اور یہ تاویل بہتر ہے جاری ہو اوپر قواعد شرعیہ کے اور سیاق حدیث کا اسکے مخالف نہیں پس اگر کہا جاوے کہ سطر جاز ہو اور سطر سلیمان م کے تو رونا حکم انکے کا تو جواب یہ کہ اور کونکا قصد انکے حکم کے توڑنے کا نہ تھا بلکہ انہوں نے تو ایک لطیف حیلہ کیا تھا جس سے وقتی بات معلوم ہوئی سو دوسط کہ جب دونوں نے سلیمان کو مضمی کی خبر دی اور انہوں نے پھر یتنگوئی تاکہ اسکو کاٹ کر دونوں کو آؤ اور دین اور باطن میں یہ تھا کہ قصد تھا بلکہ مراد انکی طلب شفقت امر کی تھی تو حاصل ہوا مقصد اور کونکا دوسط گہرے چوٹی کے جو دلالت کرتا ہے اوپر بڑی ہونے شفقت اسکی کے اور نہ التفات کیا طرف قرار اسکے کے کہ یہ بڑی کا بیٹا ہے سو دوسط کہ سلیمان نے جان لیا کہ اوسنے اسکی زندگی کو اختیار کیا تو ظاہر ہوئی دوسط انکے قرینہ شفقت چوٹی کی سے اور نہ شفقت کو

لَا الشِّرْكَ لَكُمُ اللَّهُ تَرْجُمہ عبد اللہ بن مسعود رحمہ سے روایت ہے کہ جب آیت اتری کہ جو لوگ کہ ایمان لائے اور ہے
ایمان میں ظلم کو نہ ملایا اور انکو قیامت میں امن ملان ہے تو حضرت کے صحابہ نے کہا کہ ہم لوگوں میں کون سیل ہے
جو اپنی جان پر کچھ ظلم اور گناہ نہیں کرتا تو یہ آیت اتری کہ اللہ کا شریک نہیں مقرر شرک کرنا بڑا ظلم ہے ف اسکی شرح
تفسیر سورہ النعام میں آویگی حکاً تَنَالُوا حَقَّ آثَانِ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ نُنَالُ الْآخِثِينَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ مِّنْ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ فَاَيُّنَا لَا يُظْلَمُ نَفْسُهُ فَقَالَ لَيْسَ بِذٰلِكَ اِيْمَانُكَو الشِّرْكَ اَلَمْ تَكُنْ تُكْفَرُوْنَ مَا قَالِ لِقَمَانٍ لَا يَنْبِ وَهُوَ كَيْفَ ظَلَمَ
يَا حَيُّ لَا تَشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ تَرْجُمہ عبد اللہ بن مسعود رحمہ سے روایت ہے کہ جب آیت اتری
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ تیرہ مسلمانوں پر بہت بہاری پڑی تو انہوں نے کہا کہ یا حضرت ہم لوگوں میں کون ایسا
ہے جو اپنی جان پر کچھ ظلم اور گناہ نہیں کرتا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اسکا مطلب یوں نہیں سوا
اسکے کچھ نہیں کہ وہ تو شرک ہے کیا تھے نہیں سنا جو لقمان نے اپنی بیٹے سے کہا اور وہ اسکو نصیحت کرتا تھا
کہ اے بیٹا اللہ کا شریک نہیں بنا مقرر شرک کرنا بڑا ظلم ہے **بَاب** قَوْلِ اللَّهِ وَاصْرُفْ لَّهُمْ مَثَلًا اَصْحَابَ
الْفِرْعَوْنَ اِذْ جَاءَهُمُ الْمُرْسَلُوْنَ **بَاب** ہر آیت کے بیان میں کہ بیان کرو اسطے اور کمال اس گلہ ان کے لوگ
کی جب اس میں سے بھی ہو **ف** مراد گاہوں سے انطاکیہ ہے اور امام بخاری کی کاریگری سے علوم متواتر
ہے کہ واقعہ عیسے سے پہلے کا ہے اور نام صاحبین کا حبیب بخاری نے اور تینوں رسولوں کا نام صادق اور مصلح
اور سلوم تھا اور حضرت کہتے ہیں کہ وہ عیسے کے طرف سے بھی ہو گئے تھے (فتح) وَقَالَ مُجَاهِدٌ فَعَزَّزْتُ
بِكَ ذِكْرًا لِّئَلَّا يَنْفَكُ عَنْكَ جَاهِدُكَ فِي عَزِّكَ مِنْ زَوْرٍ وَلَمْ يَنْفَكُ عَنْكَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَأَنَّهُمْ مَصَابِيحُ كَوْفِيْلٍ اَبْنُ
عَبَّاسٍ تَابَ طَارِكُكُمْ كَيْفَ مَعْنَى مِنْ مَبْصُوتِيْنَ ف مراد اس آیت کی تفسیر ہے قَالُوا طَارِكُكُمْ مَعْلَمٌ **بَاب** قَوْلِهِ ذِكْرُ
رَحْمَةِ رَبِّكَ عَبْدًا كَذَرَّكَ يَارِ الْاَلَمِ قَوْلُهُ لَمْ يَجْعَلْ لَكَ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا **بَاب** ہر کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ مذکور ہے
تیرے رب کی مہربانی کا اپنے بند کو کر یا پر اس قول تک کہ نہیں کیا ہے پہلے اس میں کہ کوئی قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِيًّا
یعنی ابن عباس نے کہا کہ سمیا کے معنی مش میں یعنی اس آیت میں بل لعلہ سمیًّا یَقَالُ رَضِيًّا مَرَضِيًّا یعنی نیک کے
معنی میں پسندیدہ یعنی من اتمام مراد اس آیت کی تفسیر ہے واجعله رَبًّا مُّغْنِيًّا عَنِ الْعَالَمِ اَيْ عَنِ الْعَالَمِ
کے معنی میں نہایت ضعیف غنیاشق ہے غنیاشق سے ساتھ خشکی جوڑوں کے یعنی اس آیت میں وقد بلغت
مِنَ الْكِبَرِ عَنِ قَالَ رَبِّ اَنْ يَّكُوْنَ لِيْ خَلَامٌ وَكَانَتْ اُمْرًا اَنْ يَّعَادُوْا قَدْ بَلَغْتَ مِنَ الْكِبَرِ عَنِ بُولَا اِي
رب کہان سے ہوگا مجھ کو لڑکا اور میری عورت ایچہ ہے اور میں بڑا ہو گیا ہوں بہانیک کہ اگر گویا ملت بیل
سویا تک یَقَالُ مَحِيْمًا فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهِ مِنَ الْحَرَابِ فَادْنٰى اِلَيْهِمْ اَنْ يَّسْتَحِلُّوا بَنُوْهُ وَعَوْنِيًّا فَادْنٰى فَاَنْشَأَ

یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ يَوْمَ تُرْفَعُ السُّورَةُ أُولَٰئِكَ سَيُحْكَمُونَ أُولَٰئِكَ سَيُحْكَمُونَ أُولَٰئِكَ سَيُحْكَمُونَ
 سویا کے معنے میں صحیح اور تو صحیح ہے سو بند ہو گئی زبان اسکی اور نہ کلام کرتا تھا لوگوں سے لیکن نورات اور تسبیح
 سکتا تھا پھر نکلا اپنے لوگوں کی پس جبر سے تو اشارت سے کہا اؤنکو کیا ذکر اؤنکو صبح اور شام کے یحییٰ اور اہل
 کتاب زور سے بیعت کیا تاکہ اور حنفیہ کے معنے میں لطیف یعنی اس آیت میں انہ کان بی حنفیا اور عاقبت میں نہ کہ
 اور مؤث برابری میں کل کتابا ہدایت بن خالد ثنا ہما بن یحییٰ عن قتادہ عن انس بن مالک عن مالک
 ابن معصعہ ان یوم اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکمہم عن اہل کتاب اُمری یہ ثم صعد حقا فی السماء
 الثانیۃ فاستغفہ فیل من ہذا قال جبریل فیل ومن معک قال محمد فیل وقد اُرسِلَ الیہ قال
 نعم کلما خلصت فاذا یحییٰ وعیسیٰ واما ابنا خالہ قال ہذا یحییٰ ویکھئے فسلم علیہما فسکنت
 فردا لہ قال لہم حبایا لا یخیر الصالح والشیعہ الصالح ترجمہ مالک بن معصعہ روایت ہے کہ مقرر حضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث بیان کی اؤنکو معراج کی رات سے جبرائیلؑ پہنچا نہا نہ کہے دو ستر آسمان کے پاس ہو سچا تو
 جبرائیلؑ نے چاہا کہ آسمان کا دروازہ کھلے چوکیدار فرشتوں نے کہا کہ یہ کون ہے جبرائیلؑ نے کہا کہ میں جبرائیلؑ
 ہوں کہا تیرے ساتھ کون ہے جبرائیلؑ نے کہا کہ محمدؐ ہے کہا کیا بلایا گیا ہے جبرائیلؑ نے کہا کہ ہاں جبر
 میں داخل ہوا تو ناگہان دنان یحییٰ اور عیسیٰ کو دیکھا اور زور سے دونوں خالاتی بہا لی میں جبرائیلؑ نے کہا کہ
 یحییٰ اور عیسیٰ میں سو لوگوں کو سلام کرو زمین نے اؤنکو سلام کیا سو انہوں نے سلام کا جواب دیا پھر دونوں نے کہا کہ
 کیا نیک بہا لی اور نیک پیہر یافت طلبے نے کہا کہ پیدا ہوئے یحییٰ اور زکریاؑ کی عمر ایک سو بیس برس کی تھی اور
 بعض نے کہتے ہیں کہ نوے سال کی تھی اور بعض نے کہ پیش کہتے ہیں اور غرض اس سے ذکر یحییٰ بن زکریاؑ کا ہے اور
 ابن اسحاق نے بتدائین ذکر کیا ہے کہ مریمؑ کی ماں کا نام تھا تہادہ عمران کے محل میں تھی اور یحییٰ کی ماں کا
 نام ایشاع ہے وہ زکریاؑ کے سخا میں تھی اور یہ دونوں بچی بہتین تھیں اور کہتے ہیں کہ مریمؑ کے ماں کے گہرا دل
 نہ ہوتی تھی پھر وہ مریمؑ کے ساتھ حاملہ ہوئی اور عمران مر گیا اور حالانکہ وہ حاملہ تھی اور غلبی کے کہا کہ یحییٰ عیسیٰ
 سے جہہ مہینے پہلے پیدا ہوئے تھے اور اختلاف کیا گیا ہے چوتھیں اس آیت کو آیتناہ الحکم صبیحا سو بعض کہتے ہیں
 کہ اس سے ہی کم عمر ہیں اور مراد ساتھ حکم کے سمجھ ہے دین میں اور ابن اسحاق کے ذکر کیا اور اسکا بنیادی
 سے پہلے نبی اسرائیلؑ کی طرف پیغمبر ہوئے تھے اور نبی اسرائیلؑ نے چاہا کہ حضرت زکریاؑ کو مار ڈالیں تو وہ اسے بہا گے
 تو ایک درخت پر گندے وہ پہن گیا حضرت زکریاؑ کو اس کے اندر گھس بچ سے اور وہ درخت اُپر چل گیا تو شیطان
 نے انکے کپڑے کا کنارہ پکڑ کر باہر رکھا نبی اسرائیلؑ نے اسکو دیکھ لیا تو اسے سو اس درخت کو زکریاؑ کے سمیت دینا
 سے چیر ڈالا اور یحییٰ مومن بن کیے گئے بسبب ایک عورت کو کہ اس سے انکے پادشاہ نے نکاح کرنا چاہا تو حضرت

ذکر یحییٰ بن زکریاؑ کی عمر ایک سو بیس برس کی تھی اور

بیچے نے کہا کہ عورت تجھ کو حلال نہیں ہو سطر کہ وہ اسکی عورت کی بیٹی تھی جبت خبر بادشاہ کو پہنچی تو اسنے حضرت
 یحییٰ کو مار ڈالا اور یہ حضرت عیسیٰ کے امہائے جانے سے پہلے تھا (فتح) باب ۱۰ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ
 اِذْ اتَّخَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا قَوْمًا لَّا تِلْكَ يَا مَرْيَمُ اِنَّ اللَّهَ يَخْتَارُ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيُخَوِّضُ وَفَوَلَهُ اِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ اٰدَمَ
 وَنُوحًا وَاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَی الْعَالَمِيْنَ لَاقُوْهُ بِغَيْرِ حِسَابٍ يٰ اَدْرَاكِتَابِ مِّنْ مَّرْیَمَ كَوْنِ كُنْ رَّحْمٰوِی
 اپنے لوگوں سے ایک شرقی مکان میں اور جبکہ فرشتوں نے احوال مریم علیہا السلام کو بشارت دیتے ہیں ایک پیر کا کہ اور
 خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ مقرر خدا تعالیٰ نے جن لکھا آدم کو اور نوح کو اور ابراہیم کے گھر والوں کو اور عمران کے گھر
 والوں کو سارے جہان کے بغیر حساب تک یہ باب معقود ہے و سطر حدیث مریم کے اور میں نے کچھ
 حال اور نکال پہلے بیان کیا ہے اور مریم سرائی زبان میں خادم کو کہتے ہیں اور یہ عیسیٰ کی ماں کا نام ہے وَ
 قَالَ اِنَّ عَجَبًا اِسْمَی وَاٰلَ عِمْرٰنَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِّنْ اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلِ يٰسَیْنَ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ یَّقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَی النَّاسِ
 بِاَبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اَتَّبَعُوْهُ وَهُمْ الْمُؤْمِنُوْنَ یَقَالُ اِنَّ یَعْقُوْبَ اَهْلُ یَعْقُوْبَ اِذَا صَغُرُوْا وَاٰلِ رَدُّوْهُ
 اِلَی الْاَصْلِ قَالُوْا اَھْلُی ترجمہ یعنی اور کہا ابن عباس نے کہ مراد آل عمران سے یا اندازہ میں اولاد ابراہیم اور
 اولاد یاسین اور اولاد محمد سے لینے اگرچہ آل کا لفظ عام ہے لیکن مراد اس سوہان خاص یا اندازہ لوگ ہیں کہا
 جاتا ہے آل یعقوب کی آل یعقوب کے جب آل کی تصغیر کریں اسکو ص کی طرف دہرتے ہیں کہتے ہیں اہل اور چہرہ
 کے نزدیک اصل آل کی ہے حَلَّ نَتَا اَبُو اَلِیْمَانَ اَنَا شَعْبٌ عَنْ الرَّهْطِ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ الْمُسْتَبِ قَالَ
 قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ بَنَیْ اٰدَمَ مَوْلُوْدٌ اِلَّا یَمْسُہُ
 الشَّیْطَانُ حَتّٰی یُوْلَدُ فِیْ سِتْرٍ مِّنْ صَدْرِ رَاحِمٍ مِّنْ الشَّیْطَانِ غَدِیْرَ یَمٍ وَاٰلِہٖا لَیْقُوْلُ اَبُو ہُرَیْرَہ
 وَاقِی اَعِیْنُہَا بِکَ وَذَرِیَّتَہُمَا مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ترجمہ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہو کہ کہنے حضرت کہ
 سنا فرماتے ہیں کہ کوئی ایسا لڑکا پیدا نہیں ہوتا مگر کہ شیطان اسکو چھو لیتا ہے جبکہ وہ پیدا ہوتا ہے سو وہ رو
 اٹتا ہے چلا کہ شیطان کے چہرے سے مگر مریم کو اور اس کے بیٹے یعنی عیسیٰ کو شیطان نے ہاتھ نہیں لگایا
 پیر ابو ہریرہ رضی نے یا رب ہی کہ میں تیری پناہ میں دیتی ہوں اسکو اور اسکی اولاد کو شیطان مردود سے
 ف اور ایک روایت میں چہرے کا بیان اسطور سے آیا ہے کہ شیطان ہر آدمی کے پہلو میں اپنی انگلی
 سے جوکتا ہے جبکہ وہ پیدا ہوتا ہے سو اسی عیسیٰ بن مریم کے کہ اذکو چکنے لگا تو چہلی میں جو کہ جبین لڑکا
 ہوتا ہے قرطبی نے کہا کہ یہ جو کہ شیطان سے وہ ابتلا ہے قابو پانے اسکو کا سوچا یا خدا تعالیٰ نے مریم اور
 اس کے بیٹی کو اسکی ماں کی دعا کی برکت سے جو اسکی گندی اند نہ تھی و سطر مریم کے کچھ اولاد سوائے عیسیٰ کے
 (فتح) باب ۱۰ وَاذْكُرْ اَلَمْ تَلَمْ تَلَمْ تَلَمْ تَلَمْ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰکَ اِلٰی قَوْمِہٖ اَیُّہُمْ یُکَفِّلُ مَرْیَمَ یَقَالُ

یہ بشرک اور بشر کے ایک معنی ہیں اور وجہا کے معنی میں شریف یعنی جسکی بادشاہ تنظیم کریں اور کہا ابراہیم نے
 مسیح کے معنی میں صدیق و مہربان ابراہیم غفرلہ کی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اسکو مسیح کیا سو گناہ سے پاک کیا پس
 فیض ہے ساتھ معنی مفعول کے اور یہ برخلاف نام رکھتے رجال کے ہے مسیح کہ وہ فیض ساتھ معنی فاعل کے ہو کہتے ہیں کہ
 یہ نام اسکا اسطر رکھا گیا کہ وہ مسیح کر گئے یعنی سر کر گیا زمین پر اور بعض کہتے ہیں کہ اسکی ایک آنکھ کافی ہے اور بعض
 کہتے ہیں کہ عیسیٰ کو مسیح اسطر کہتے ہیں کہ وہ شوق ہے مسیح الارض سے اسطر کہ اوہوں نے ایک جگہ میں
 ٹھکانا نہیں بکڑا اور کسی جگہ اپنا گھر نہیں بنایا اور بعض کہتے ہیں کہ اسکا نام مسیح اسطر ہے کہ وہ کسی جگہ نہ نہیں
 لگاتے ہو مگر کہ تندرست ہو جاتا تھا اور بعض کہتے ہیں کہ وہ مسیح کیے گئے تھے ساتھ دین برکت کو مسیح کیا تھا اور کوئی کہ
 علیہ السلام اور بعض کہتے ہیں کہ وہ خوبصورت ہو (فتح) اور کہا مجاہد نے کہ ہل کے معنی میں آرام اور چین والا
 یعنی اس آیت میں ویکلم الناس فی المہد وکلماف اور صل کھل کے معنی میں بڑا پا اور تفسیر ہے ساتھ معنی لازم
 کے اسطر کہ بڑا ہے میں اکثر اوقات آرام و چین ہوتا ہے (فتح) اور کہ وہ شخص ہے جو دکو دکو اور استراحت
 کو نہ دیکھ سکے اور مجاہد کے غیر نے کہا ہو کہ جو اندھا پیدا ہو ف اور یہی ہے قول احمد جو کہ کہہ وہ ہے جو مادر زائد
 المذہب وطبری نے کہا اور یہی مناسب ہے ساتھ تفسیر آیت کے اسطر کہ یہی (یعنی مادر زاد اندھا ہونا) ایسی لاعلاج بیماری
 ہے جسکے علاج کا کوئی دعوے نہیں کہتا اور آیت چلائی گئی ہے واطربیان معجزے عیسیٰ کے سوشہ یہ ہے
 کہ کہ اس معجزے پر محمول ہو تاکہ ہو سکے الخیر چہ ثابت کرنے معجزے (فتح) حکم کا تھا ادم ثنا شعبہ عن
 حمرون مرسۃ قال سمعت من قال اہم لکن فی یحییٰ ثمن ائی مؤمنی الاشعری قال قال النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم فعزل عایشۃ علی النساء کفضل الذریر علی سائر الطعام لیکل من الرجال کنیلہ وکم کملہ
 عن النساء لہم یم بنت عمران والسیۃ امرأۃ فرعون ذکا ابن وہب أخبرنی یونس عن ابن
 شہاب عنی سعید بن المسیب ان اباہمیرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیساکم
 فریش خیر نساء ربکم الایمل احناہ علی طفیل وادعاه علی زوج فی ذات یکہ یقول ابوہمیرۃ
 علی اذ ذلک وکم ترکب من یم بنت عمران بعثک کظا تابعہ ابن اخی الزہری ولا یفتی الحکیم عن
 الزہری فی ترجمہ ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عائشہ کی فضیلت عورتوں پر جیسے خیر کی
 فضیلت باقی کہا نو پر مردوں سے بہت لوگ کمال کو پہنچ اور عورتوں سے مریم عمران کی بیٹی اور استخیر
 کی عورت کے سوا کوئی عورت کمال کو نہیں پہنچی اور فرمایا کہ قریش کی عورتیں بہترین میں لون عورتوں میں جو
 اونٹ کی سواری کرتی تھیں سب عورتوں میں قریش کی عورتیں بہترین تھیں بان چوٹے لڑکوں پر اور بڑی
 انہیان اپنی خاندان کے مال کین ابوہریرہ ردا اسکے چہ کہتے تھے کہ مریم عمران کی بیٹی اونٹ پر کبھی

۱۵۰
 ہرم سنیہ بارہ کی حد تک

بچہ ذکر عیسیٰ کے تعریف ہے ساتھ نصاریٰ کے اور خبردار کرنا ہے باین طور کہ ایمان اور انکا ساتھ قول تثلیث کے محض شرک ہے اور اسی طرح قول کچا کہ بندہ اوسکا اور بچہ ذکر کرنے رسالت عیسیٰ کے تعریف ہے ساتھ یہود کے کہ وہ اسکی پیغمبری سے انکار کرتے ہیں اور عیب لگاتے ہیں اوسکو ساتھ اسبچہ کے کہ وہ اس سے پاک ہے اور اسی طرح باین اسکی اور یہ جو کہا کہ اسکی باندی کا بیٹا ہے تو یہ تعظیم و اسطیٰ اسکی اور بیطعام نام رکھنا اوسکا روح اور وصف کرنا اسکا باین طور کہ وہ اس سے ہو لینے کا نہیں ہے اس سے اور یہ جو کہا کہ کلمہ تو یہ اشارہ ہے طرف اسکے کہ وہ اسکی محبت ہے اسکے بند و پیر کہ پیدا کیا اوسکو بغیر باپ کے اور کلام کر دایا اس سے اپنے غیر وقت میں اور زندہ کیا مردن کو اسکے ہتھ پر اور بعض کہتے ہیں کہ نام رکھا گیا اور انکا کلمہ اللہ ہو اسطیٰ کہ پیدا کیا اوسکو خدا تعالیٰ نے ساتھ تو اپنے کن کے سوجب کہ تھا ساتھ کلام اسکی کے نام رکھا گیا ساتھ اسکے اور بعض کہتے ہیں اسطیٰ کہ اوسنے لڑکپن میں کلام کیا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور ایسے نام رکھنا اسکا روح پس اسطیٰ کہ قدرت دی ہے اوسکو اور پر زندہ کرنے مردن کے اور بعض کہتے ہیں اسطیٰ کہ اسکے کا اندازہ کہ پایا گیا بغیر خبر جاندار کے اور یہ جو کہا کہ داخل کریگا اوسکو مسجد بہشت کو آٹھون دروازوں سے جس سے چاہے تو یہ تقاضا کرتا ہے دخول اوسکو کو بہشت میں اور اختیار اسکے کو بچہ دخول کے اسکے دروازوں سے اور یہ برخلاف حدیث ابوہریرہ کے ہے جو بدار خلق میں گزرنیکی ہے اسطیٰ کہ تحقیق وہ تقاضا کرتی ہے کہ بہشت میں ہر داخل ہو نیوالے کے اسطیٰ ایک دروازہ میں ہے جس سے وہ داخل ہوگا اور دونوں کے درمیان تطبیق یوں ہے کہ وہ اصل میں اختیار دیا گیا ہے لیکن وہ دیکھے گا کہ جس دروازے کے ساتھ وہ خاص ہے وہ افضل ہے اسکے حق میں سو وہ اسی کو اختیار کریگا سو داخل ہوگا اس میں اختیار سے نہ مجبور اور نہ ممنوع داخل ہونے سے غیر سے میں کہتا ہوں کہ حتمال ہے کہ فاعل شاء کا تسویف اللہ توفیق دیتا ہے اوسکو اسطیٰ عمل کے کہ داخل کرے اوسکو ساتھ رحمت اپنی کے اس دروازے کو اختیار کیا گیا ہے اسطیٰ عامل اس عمل کے اور تحقیق گزرنیکا ہے کلام اسبچہ جو متعلق ہے ساتھ دخول موحدین کے بہشت میں بچہ کتاب ایمان کے کہ اوسکو دوسرے کی کچھ حاجت نہیں اور یہ جو کہا کیسے ہی اوسکو کام میں لینے خواہ نیک کام ہوں یا بد لیکن اہل توحید ضرور بہشت میں داخل ہونگے اور حتمال ہے کہ یہ سننے ہوں کہ داخل ہونگے بہشتی بہشت میں باعتبار اعمال ہر ایک کے ان میں سے درجات میں اور بیضاوی نے کہا کہ حضرت م کے اس قول میں کہ اوسکے عمل کی سہری ہوں دلیل ہے معتز لوہر و دوجہ سے دعوے انکا یہ ہے کہ گنہگار ہمیشہ دوزخ میں رہیگا اور جو توبہ نہ کرے وہ جہنم میں داخل ہونا اسکا آگ میں اسطیٰ کہ قوال کچلے ماکان من العمل مال ہے قول آپ کے سے کہ خدا اوسکو بہشت میں داخل کریگا اور عمل ہوقت غیر حاصل ہے اور نہیں منظور ہے یہ اسکے حق میں جو توبہ سے پہلے مر جاوے مگر جبکہ داخل کیا جاوے بہشت میں بغیر سزا کے اور ایسے جو ثابت ہو چکا ہے لازم احادیث شفاعت سے کہ بعض

لڑکا جہولی اور گود میں سوائے تین لڑکوں کا ایک عیسیٰ اور دوسرا بنی اسرائیل میں ایک مرد تھا اسکو لوگ جبریم کہتے
 ہیں نماز پڑھتا تھا اسکی ان آئی تو اسنے جبریم کو بلایا تو جبریم نے کہا کہ میں انکی جواب دہن یا نماز پڑھوں اور ایک
 روایت میں ہے کہ او سب میراں بچا رہی ہے اور میں ناظمین ہوں سو وہ اپنی نماز ہی میں متوجہ رہ تو اسکی ماں
 پر گئی جب دوسرا دن ہوا تو اسکی ماں اسکے پاس آئی اور وہ نماز میں تھا سو اسکو سنا بچا کہ اسے جبریم تو دشمن کہا کہ او
 رب میری ماں بچا رہی ہے اور میں نماز میں ہوں تو وہ نماز ہی میں متوجہ رہ تو اسکی ماں ملٹ آئی جب تیسرا دن ہوا
 تو اسکی ماں پر آئی سو اسنے بچا کہ اسے جبریم تو اسنے کہا او رب میری ماں بچا رہی ہے اور
 میں نماز میں ہوں سو وہ اپنے نماز میں متوجہ رہ تو اسکی ماں رہن ہوئی تو اسکی ماں نے کہا کہ الہی اسکو مست یارو
 جب تک اسکو بدکار عورتوں کا منہ نہ دکھالیم جو اور جبریم اپنے عبادت خانے میں تھا سو ایک عورت اسکو سامنے
 آئی اور اس سے کلام کیا تو جبریم نے نہ مانا تو وہ چرانے والا کہ پاس آئے سو اس عورت نے اسکو اپنی ذات پر قادر کیا لڑکا
 ایک روایت میں ہے کہ بنی اسرائیل نے اسین جبریم کی عبادت کا ذکر کیا تو کہا ایک بدکار عورت نے ان میں سے
 کہ اگر تم چاہو تو میں جبریم کو بلا میں گرفتار کر دوں انہوں نے کہا ہم چاہتے ہیں تو وہ اسکے سامنے آئی اسنے اسکی
 طرف التفات نہ کیا پھر ایک چروانے والا کہ پاس آئے اور وہ اسکی عبادت خانے کو پاس ٹھہرنا تھا سو وہ لڑکا
 جنی تو کس نے اسکو کہا کہ یہ لڑکا کسکے لطفے سے اسنے کہا کہ جبریم کے لطفے سے ہو تو لوگ اسکے پاس آئے سو اسکا
 عبادت خانہ تو ڈھلا اور عبادت خانے سے اوتا مارا اور بڑا کتھا اور اسکی گردن میں رسی ڈالکر اسکو لوگوں میں گھمایا
 تو جبریم نے کہا کہ کیا حال ہے تمہارا یعنی مجھے کیوں مارتے ہو سو انہوں نے کہا کہ تو نے اس عورت سے زنا کیا سو
 وہ تیری لطفے سے لڑکا جنی ہے تو اسنے کہا کہ وہ لڑکا کہاں ہے سو اسکو وہ لے آئی تو جبریم نے دھوکا دیا اور
 نماز پڑھی پھر لڑکے کے پاس آیا اور کہا کہ اسے لڑکے تیرا باپ کون ہو لڑکے نے کہا کہ فلا نا چرانے والا سو لوگ جبریم
 پر چبکے اور اسکو چومنے چاٹنے لگو اور کہا کہ ہم تیرے واسطے منے کا عبادت خانے بناتے ہیں جبریم نے کہا کہ نہیں
 اسی طرح کاشی سے بنا دو جیسے اگر تھا اور فیصلہ یہ کہ بنی اسرائیل سے ایک عورت اپنے بچے کو دودھ پلاتی تھی تو ایک
 مرد بخلا سنہری پوشاک والا سو اسکی ماں نے کہا کہ الہی میرے بیٹے کو اس مرد کے برابر کر دیجو تو لڑکے نے اسکی
 چہاتی چھوڑ دی اور سو اکی طرف متوجہ ہوا سو کہا کہ الہی مجھکو ایسا نہ کیجیو پہلانی ماں کی چہاتی پر جبکہ کر دودھ
 پینے لگا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا جیسے میں دیکھتا ہوں طرف حضرت مہکے کہ اپنی انگلی پرستے تہو یعنی اس لڑکے
 کے دودھ پینے کی نقل کرتے تہو پھر لوگ ایک نوٹھی کو لیکر نکلتے اور اسکو ماتے تھے اور کہتے ہیں کہ تو نے
 حرام کیا تو اس لڑکے کی ماں نے کہا کہ الہی میرے بیٹے کو اس نوٹھی کے برابر نہ کیجیو تو اس لڑکے نے دودھ پشیا
 چھوڑا اور اس نوٹھی کی طرف دیکھا سو کہا کہ الہی مجھکو ایسا ہی کیجیو تو اس لڑکے کی ماں نے کہا کہ تو نے یہ کیا تو

کہا تو لڑکے نے کہا کہ سوار ایک ظالم تھا ظالموں سے اور اس نوٹھی کو کہتے ہیں تو نے زنا کیا تو نے چوری کی اور حالانکہ سزا حرام کاری اور چوری نہیں کی ف یہ جو کہا کہ نہیں بولے جہولی میں مگر تین لڑکے اور بعضی دہاتیوں میں کچا کوسف کے شاہد بنے ہی شیر خوارگی میں کلام کیا اور اور فرعون کی مٹی کی کنگھی کرنے والی عورت کے لڑکے ہی شیر خوارگی میں کلام کیا جبکہ فرعون نے چاہا کہ اس کی ان کو لگ میں ڈالتے تو اس نے کہا کہ اے ماں میرا کر بیشک تو حق پر ہے بنا برا اسکے پانچ لڑکے ہوئے اور صحاب اخد ودر کے قصے میں ہر ایک عورت لالی گئی تاکہ اگ میں دلی جاوے یا اپنے دین سے پرے تو وہ بھی ہٹی تو اس کی گود میں ایک لڑکا شیر خوار تھا اس نے کہا کہ سلطان صبر کر کہ بیشک تو حق پر ہے اور محاکمے اپنی تقسیم میں ذکر کیا ہے کہ یحییٰ ؑ نے ہی شیر خوارگی میں کلام کیا تھا بنا برا اسکے سات لڑکے ہوئے اور ایک نایت میں ہے کہ ابراہیم ؑ نے بھی گود میں کلام کیا اور ایک دایت میں ہے کہ حضرت زہراؑ بھی شیر خوارگی میں کلام کیا اور حضرت صلہ اللہ علیہ آکہ وسلم کے زمانہ میں مبارک پیامد نے کلام کیا اور یوسف کے شاہد میں اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں کہ شیر خوار تھا اور بعض کہتے ہیں کہ ڈاٹھری والا اور ایک نایت میں ہے کہ نبی سہیل میں ایک سوداگر تھا کبھی فائدہ پاتا تھا اور کبھی گھانا تو اس کو کہا کہ اس سوداگری میں خیر نہیں البتہ میں ایسی سوداگری دھونڈتا ہوں جو اس سے بہتر ہے تو اس کو ایک عبادت خانہ بنایا اور سین گر شہ گیری اختیار کی اور سکنا نہ جبرج تھا سو خرد لالت کہ وہ عیسٰیؑ کے بعد تھا اور اسکے تاجداروں میں تھا سو اس طرح گر شہ گیری اور ہونے لگی تھی اور یہ جو کہا کہ الہی میری ان پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں تو یہ محمول ہے کہ اگر کسی نے اپنی جہی میں کہا تھا اور حتمال ہے کہ زبان سے کلام کیا ہو سو اس طرح کہ کلام انکی نزدیک مباح تھی اور ہی طرح ابتدا اسلام میں اور ایک نایت میں ہے کہ اگر جبرج عالم ہوتا تو ابنتہ جانتا کہ ان کو جواب دینا اولے ہے نماز سے اور حدیث سے معلوم ہوا کہ واجب ہے مقدم کرنا اجابت ان کا فعل نماز پر سو اس طرح کہ نماز میں بتدریج رہنا نفل ہے اور ان کو جواب دینا اور اسکے ساتھ نیکی کرنا واجب ہے اور ظاہر یہ ہے کہ تحقیق یہ وہ مشتاق طرف اسکے سوطاقت کرتی تھی ساتھ اسکے اور قناعت کرتی ساتھ دیکھو اسکے اور کلام اسکی کے اور شاید اس نے سو اسکے نہیں کہ نہ تخفیف کی نماز میں تاکہ جواب دے او سو اس طرح کہ اس نے خوف کیا کہ ٹوٹ جائے خشیع اسکا اور نماز کے بیان میں گذر چکا ہے کہ حضرت صلہ اللہ علیہ آکہ وسلم نے فرمایا کہ اگر جبرج فقیر ہوتا تو ابنتہ جانتا کہ ان کو جواب دینا بہتر ہے اپنے رب کی عبادت پر اور اگر اپنے اطلاق پر محمول ہو تو سمجھا جاتا ہے اس سے جواز قطع نماز کا مطلق و اس طرح جواب دینے آواز ان کے نفل نماز ہو یا فرض اور یہ ایک وجہ ہے شافی کے مذہب میں اور اصح نزدیک شافیہ کے یہ ہے کہ اگر نماز نفل ہو اور معلوم کرے ایدالہ کا ساتھ ترک جواب کے تو واجب ہے جواب دینا نہیں تو نہیں اور اگر نماز فرض ہو اور وقت تنگ ہو تو نہیں واجب ہے اجابت اور

اگر قوت تنگ نہ ہو تو موجب ہر ذریعہ نام اکرہ میں کج اور مخالفت کی ہر سبکی غیہ اوسکے نے ہر سبکی کہ وہ شروع سے لازم ہو جاتی ہو اور مالکیہ کے نزدیک یہ ہے کہ اجابت والد کی نفل نماز میں نفیل ہے درازی سے چہرے اور قاضی ابوالکلام نے حکایت کی ہے کہ یہ حال ہر ساتھ باج کے سوا باپ کے اور قائل ہے ساتھ اسکے کھول اور بعض کہتے ہیں کہ اسکے سوا کسی نے سلف سے یہ بات نہیں کہی اور نیز احمدی میں عظمت نیکی والدین کی ہے اور جواب بکار نے انکے کا اگرچہ اولاد محذور ہو لیکن مختلف ہوتا ہے اس میں حال باعتبار مقاصد کے اور اس میں نرمی کرنی ہر ساتھ تابع کے جبکہ واقع ہو اس سے وہ چیز جو تقاضا کرے ادب دینے کو ہر سبکی کہ مان جریج کی بنا جو دنا رہن ہونے کے نہ بد دعا کی سپر گر ساتھ ہیچیز کے بد دعا کی ساتھ اسکے خاصکر اور اگر سکو نرمی نہ ہوتی تو البتہ دعا کرتی سپر ساتھ واقع ہونے فاحشہ کے یا قفل کے اور یہ کہ جو امس کے ساتھ صدق کہتا ہو سکو فقہ ضرر نہیں کہیں اور اس میں قوت یقین جریج کی ہے اور صحت امید سبکی کی ہر سبکی کہ سنے بچہ سے کلام کر دنا جاہ باوجودیکہ عادت میں لڑکا کلام نہیں کرتا اور یہ کہ امس گردانتا ہے و سبکی اپنے دوستوں کے مخبرج نزدیک مبتلا ہونے کے اور سو کے اسکے نہیں کہ متاخر ہوتا ہے یہ انکے بعضوں سے بعض اوقات میں و سبکی تہذیب کے اور مذہب و اقوال میں اور سبکی ثابت کرنا کہ امتون کا ہے و سبکی اولیا کے اور واقع ہونا کرامت کا و سبکی انکے اپنے اختیار سے اور طلب سے اور ابن بطال نے کہا کہ جریج پیغمبر تھا تو یہ مجھڑ ہو گا اور یہ کہ جائز ہے اختیار کر لی سخت عبادت و سبکی اس شخص کے جو جائزے اپنی جرمین قوت کو اور استدلال کیا ہے ساتھ اوسکے بعضوں نے کہ نبی اسرائیل کی شرع میں یہ بات تھی کہ تصدیق کجانی تھی عورت کی پیچیز میں کہ دعوے کر کر مرد و پیہ صحبت سے اور لاحق کیا جاتا تھا ساتھ اسکے بچہ اور نہیں فائدہ دیتا تھا مرد کو انکار اور اس میں ہے کہ مرکب فاحشہ کا نہیں باقی رہتی و سبکی اوسکے مرتبہ اور استدلال کیا ہے بعض مالکی نے ساتھ قول جریج کے کہ اے لڑکے تیرا باپ کون ہے باین طور کہ جو کسی عورت سے زنا کرے اودہ لڑکی جنے تو نہیں حلال ہے اس لڑکی کو نکاح کرنا اس لڑکی سے بر خلاف شافعیہ کے اور وہ دلالت کی یہ کہ جریج نے اس لڑکے کو زانی کی طر ف منسوب کیا اور خدا تعالیٰ نے اسکی نسبت کی تصدیق کی کہ بر خلاف عادت کے لڑکے سے اوسکی گواہی دلوائی کہ میرا باپ فلانا چرانے والا ہے سو ہوگی یسبب صحیح پس لازم اوسکے گواہ جاری ہو در میان انکے حکام باپ پیچیز کے سوائے قواٹ اودولار کے اور یہ کہ وضو اس ارش کے ساتھ خاص نہیں اور سو کے اسکے نہیں جو اسکے ساتھ خاص ہے وہ بچہ کلیمان ہوتا ہے (فقہ) حَدَّثَنَا الرَّاهِمُ بْنُ مُوسَى أَنَّ هِشَامَ عَنْ مَعْرِ سَمِ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ عَمْرٍو أَنَّ عَبْدَ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كُنِيَ فِي الْبَيْتِ لَيْلَةً أَخْبَرَنِي بِمُوسَى قَالَ فَتَعَنَّتْهُ رَجُلٌ حَسْبُهُ قَالَ فَطُفِلٌ رَجُلٌ الْوَأَسِ كَأَنَّ مِنْ رِجَالِ شَقِيقَةٍ قَالَ

لوگوں کے درمیان میٹر تھے سو دجال کو ذکر کیا سو فرمایا کہ مقرر خدا تعالیٰ کا نامین خبر دار ہو کہ بیشک صبح دجال وہی آنکھ سے کانٹا ہے اسکی کانٹا جیسے پلوں گوروں جھکو خواب میں ایک آنٹ معلوم ہوا کہ میں کبھی کے پاس میں تو میں نے ایک مرد دیکھا گیہوں رنگ جیسے کہ تو نے بہت اچھے گیہوں رنگ مرد دیکھے ہوں اسکے سر کے بال اوسکے کندھوں تک پہنچے ہیں اس بالوں میں لنگھی کی ہے اوسکے سر سے پانی ٹپکتا ہے دو مردوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اور وہ شخص خانے کبھو کا طواف کرتا ہے سو میں نے کہا کہ یہ کون شخص ہے تو کہنے لگا کہ یہ میرے مریم کا بیٹا ہے میں نے اوسکے بچہ لیک اور مرد دیکھا نہایت کہنگرا لے بال والا وہی آنکھ سے کانٹا جیسے کہ میرے دیکھے لوگوں سے دجال سے زیادہ تر مشابہ ابن قطن ہے ایک مرد کی مونڈ ہونے پر دونوں تہہ کھڑے رہا کہ بیٹا اس کا طواف کرتا ہے سو میں نے کہا کہ یہ کون ہے تو لوگوں نے کہا یہ میرے دجال ہے ف ایک آنٹ میں عیسوی کی صفت میں یہ آیا ہے کہ گندم گون سیدھی بال والا اور ایک لڑکھٹ میں آیا ہے کہنگرا لے بال والا اور بعد صندہ ببط کی سو ممکن ہے کہ تطبیق دیکھا دو درمیان اوسکے ساتھ اسکے کانٹے بال سیدھی ہیں اور وصف انکی ساتھ جو جس کے جسم میں جو نہ بالوں میں اور مراد ساتھ اسکے اجتماع اور آئنا زاسکا ہر اور یہ اختلاف نظیر اس اختلاف کی ہے کہ وہ گندم گون تہہ سرخ رنگ اور اصرع کے نزدیک نہایت سفید ہے تہہ سرخی کے اور اوسم سے یعنی گندم گون اور ممکن ہے کہ تطبیق دیکھا دے درمیان دونوں صفوں کے بین طوکر سرخ ہے رنگ اس کا کسی سبب کا ماند تو ہے اور صل میں گندم گون ہیں (فتح) حکم ثنا احمد بن محمد المکی قال سمعت ابراہیم بن سعد بن ابی الزہری عن سائر عن ابیہ قال قال لا واللہ ما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعیسیٰ احمروا نیکر قال بیما انا نائم اطوفت بالکعبۃ فاذا رجلی ادم سبط الشعر فھادی بکن رجلین یطیف رأسہ ماء او یھراق رأسہ ماء فقلت من ھذا قالوا ابن مریم فان ھبت النفث فاذا رجلی احم جسیم جعد الرأس اعور عین الیمنی کان عین عینہ طافۃ فقلت من ھذا قالوا ھذا الدجال واقرّب الناس یہ شبہ ابی قطن قال الزہری رجل من خزاعۃ ھکک فی الجاہلیۃ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ قسم ہے اللہ کی نہیں فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عیسیٰ کے حق میں کہ وہ سرخ رنگ ہے ولیکن فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں خواب میں کبھی کا طواف کرتا تھا سو اچانک میں نے ایک مرد دیکھا گندم گون سیدھی بال والا دو مردوں کے مونڈ ہونے پر تکیہ دیکر چلتا ہے اس کے سر سے پانی ٹپکتا ہے یا یوں فرمایا کہ اسکے سر سے پانی کرتا ہے سو میں نے کہا کہ یہ کون ہے لوگوں نے کہا کہ یہ مریم کا بیٹا ہے پر میں نے مرید دیکھا تو ناگہان ایک مرد جو سرخ رنگ جیسے کہنگرا لے بال والا وہی آنکھ سے کانٹا اسکی کانٹا جیسے پلوں گوروں جھکو سو میں نے کہا کہ یہ کون

لوگوں نے کہا کہ یہ مسیح دجال ہے اور میرے دیکھ لوگوں میں دجال سے زیادہ تر مشابہ ابن قطن ہے نہ ہری نے کہا کہ ابن قطن ایک نام ہے خزاہ کی قوم سے جو جاہلیت میں ہلاک ہوا تھا یہ جو کہا کہ حسین حالت میں کہ میں جو کا طواف کرتا تھا تو یہ دلائل کرتا ہے کہ دیکھنا حضرت م کا پیغمبروں کو اس بار میں غیر اس بار کے جو جواب ہر پرہیز کی حدیث میں پہلے گزر چکی ہے اس طرح کہ تحقیق وہ معراج کی بات میں تھا اگرچہ معراج کے حق میں کہا گیا ہے کہ وہ سب خواب میں تھا لیکن صحیح یہ ہے کہ وہ بیداری میں تھا اور بعض کہتے ہیں کہ دوبار یا کئی بار ہے کہا سیاتی فی مکانہ اور ایک آیت میں ہے کہ میں نے معراج کی بات اپنا قدم بیت المقدس میں کہا جہاں اگلے پیغمبر اپنا قدم رکھتے تو میرا سامنے لائے گئے عیسیٰ بن مریم الحدیث اور عیاض نے کہا ان حدیثوں میں جو مذکور ہے کہ حضرت م نے پیغمبروں کو دیکھا سو اگر یہ خواب میں ہو تو اس میں کچھ اعتراض نہیں اور اگر بیداری میں ہو تو اس میں اشکال ہے اور ایک روایت میں ہے کہ ایہ مومسے مومر گندم گون سرخ رنگ سرخ اونٹ پر سوار ہے جبکہ کہ میں اسکو دیکھتا ہوں جبکہ نامے میں اور تھا ہے بہت حدیث زیادہ کرتی ہے اشکال کو اور علمائے اسکے کئی جواب دیے ہیں ایک کہ پیغمبر افضل میں شہیدوں سے اور شہید زندہ ہیں اپنے رکے پاس سو ہی طرح پیغمبر ہی زندہ ہیں سو نہیں بعید ہے کہ حجر کرز اور ناز بڑ ہیں اور قربت چاہیں طرف اللہ کے ساتھ پیغمبر کے کر سکین جب تک کہ دنیا باقی ہے اور وہ تخلیف کا گھر ہے دوسرا یہ کہ حضرت م کو اونکا وہ حال دیکھا گیا جب وہ اپنی زندگی میں تھے پس صورت بنائی گئی اونکی اور اس طرح کہ اس طرح تھے اور اس طرح حج کرتے تھے اس یوسفی فرمایا کہ فی النظر الیہ تیسریہ کہ خبری حضرت م کے ساتھ اس چیز کے کو حسی گئی طرف آپ کے امر انکے سے اور جو کچھ کہ تھا اون سے اور تحقیق جمع کی ہے یہی نے ایک کتاب لطیف حج حق زندگی پیغمبروں کے اپنی قبروں میں اور وارڈ کی اسو اس میں حدیث افسر کی کہ پیغمبر اپنی قبروں میں نہ ہیں نماز پڑھتے ہیں اور ایک آیت میں ہو کہ حضرت م نے فرمایا کہ میں نے معراج کی رات مومسے کو قبر میں نماز پڑھتے دیکھا اور ایک روایت میں ہو کہ حضرت م نے پیغمبروں سے بیت المقدس میں ملاقات کی اور ایک آیت میں ہو کہ حضرت م نے اپنے آسمانوں میں ملاقات کی سو ان میں تطبیق یوں ہو کہ پہلے حضرت م نے مومسے کو قبر میں نماز پڑھتے دیکھا پھر حضرت م سب پیغمبروں سمیت آسمان کی طرف اٹھائے گئے تو حضرت م سلم علیہ السلام اونکو آسمانوں میں ملے پھر آسمان سے اتر کر بیت المقدس میں جمع ہوئے اور حضرت م نے انکی امامت کی اور مختلف ملاقات میں انکے نماز پڑھنے کو عقل ہی بدینین کرتی اور ثابت ہو چکا ہے یہ ساتھ فضل کے پس دلالت کی اسو انکی زندگی پر اور قیاس ہی اسکو قوی کرتا ہے اسو اس طرح کہ شہید زندہ ہیں ساتھ نص قرآن کے اور پیغمبر افضل میں شہیدوں سے اور انکی شایرہ روایت ہے کہ جو درود پڑھے مجھے پھر قرآن کے نزدیک تو میں اسکو سنتا ہوں اور جو مجھے درود سے درود پڑھے وہ میرے پاس پہنچایا جاتا ہے اور

ایک ایت میں ہے کہ حرام کیا ہے خدا تعالیٰ نے زمین پر یہ کہ ہاوس بدن پیغمبروں کے اور پیغمبروں کی قبروں میں زندہ رہنے پر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ نبین کوئی مسلمان کہ مجھ پر سلام کرے مگر کہ خدا تعالیٰ میرے روح کو مجھ پر سیرتا ہے یہاں تک کہ میں اسکو سلام کا جواب دوں اور وجہ اشکال کی یہ ہے ظاہر لڑکا یہ ہے کہ پھر ناروح کا طرف بدن کے تقاضا کرتا ہے جدا ہونے سے پہلے کو بدن سے اور وہ موت ہے اور علما نے اسکی جواب دیئے ہیں ایک یہ کہ مراد روح کے پھرنے سے یہ ہو کہ پھر نا اسکا تھا سابق بعد از انکسار کے نہ کہ کبھی جاتا ہے پھر پھر جاتا ہے پھر کبھی جاتا ہے پھر پھر جاتا ہے اور بر تقدیر تسلیم یہ پھر نا موت کا نہیں بلکہ اس میں شقت نہیں یا مراد ساتھ روح کے فرشتہ موکل ہے اور اس میں ایک اور طرح سے اشکال وارد ہوا ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ مترجم ہے متفرق کل زمانے کو پھر اسے کہ کوئی وقت خالی رہے جو سطر متصل ہونے درود اور سلام کے اوپر آپ کے زمین کے کناروں میں اون لوگوں سے جو کثرت کے سبب شمار نہیں ہو سکتی اور جو یہ ہے کہ آخرت کے کاموں کو عقل نہیں سمجھ سکتی اور بزخ کا احوال آخرت کے ساتھ شاید تریبے اور جو فرمایا کہ میں نے دجال کو کعبہ کا طواف کرنے دیکھا تو اس میں ثلاث ہو بہ کہ یہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دجال کے بیٹے میں داخل نہیں ہوگا تو یہ پھر زمانے خروج اسکے کہے جیسے قیامت کے قریب ٹھکے گا اور نہیں مراد ہو ساتھ اس کے نفی دخول و سکے کی پھر زمانے ماضی کے دفع ممکن گفتنا ابو الیمان اکاشعیب عن الزہری کہ اکا ابو سلمۃ ان اکا ہم یروک قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انا اولی الناس باثر منکم والانیاء اولاد علات لیسن یبغی وبینا نبتی ترجمہ ابوہریرہ رحمہ سے روایت ہو کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ فرماتے ہیں کہ میں لوگوں میں قریب تر ہوں علیہ السلام کے بیٹے سے اور غیب طلانی بہائی میں میرے اور اسکے درمیان کوئی پیغمبر نہیں ف اور ایک ایت میں ہے کہ قریب تر ہوں علیہ السلام سے دنیا اور آخرت میں یعنی لوگوں میں حاضر ترین ساتھ اسکے اور قریب تر ہوں طرف اسکے جو سطر کہ اسنو بشارت دی کہ میرے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئیں گے اور اگر کوئی کہے کہ یہ حدیث سنائی ہے ساتھ اس آیت کران دل الناس ابراہیم للذین اتبعوه ذلک النبی الا الذی تجواب یہ کہ ان دونوں کے درمیان منافات نہیں تاکہ تطبیق کی حاجت ہو تو جسے کہ حضرت سب لوگوں میں ابراہیم ؑ سے قریب ترین ہی طرح آپ علیہ السلام سے ہی قریب ترین وہ توجہ توت اقتداء کے ساتھ ابراہیم ؑ اور یہ حببت توت قرب عہد سے ساتھ عیسےؑ کے اور علاقائی بہائی وہ ہیں جنکا باپ ایک ہو اور رمانین جدی جدی اور معنی حدیث کے یہ ہیں کہ انکی دین کی اصل ایک ہے اور وہ توحید ہے اگرچہ مختلف بین فروع شرائع انکے کے اور بعض کہتے ہیں کہ انکے زمانے جدی جدی ہیں اور یہ جو فرمایا کہ میرے اور عیسے ؑ کے درمیان کوئی پیغمبر نہیں تو یہ

مانند شاہد کے ہوا سطر قرآن یکے کے کہین لوگوں میں قریب تر ہوں طرف اسکے اور استدلال کیا گیا ہے کہ
اسکے کہ حضرت عیسیٰ کے بعد ہمارے حضرت مسکو کوئی پیغمبر نہیں ہوا اور میں نظر ہے ہوا سطر کہ وارہو
ہے کہ تین پیغمبر چکا ذکر ہے وہ عیسیٰ کے تابع داروں سے ہے اور یہ کہ جبرئیل اور خالد بن سنان دونوں
پیغمبر تھے اور عیسیٰ کے بعد تھے اور جواب ہے کہ یہ حدیث ضعیف کرتی ہے اسچیز کو کہ وارہوئی سے اس
باب میں ہوا سطر کہ یہ حدیث صحیح ہے بغیر تردد کے یا مگر یہ ہے کہ نہیں معلوم ہوا بعد حضرت عیسیٰ کے کوئی
پیغمبر ساتھ شریعت مستقل کے اور سوا اس کے نہیں کہ جو عیسیٰ کے بعد پیغمبر ہوا وہ پیغمبر ہوا ساتھ برقرار
رکھنے شریعت عیسیٰ کے (فتح) حَلَّكَ تَنَاكَحُ مُحَمَّدُ بْنُ سَيْدَانٍ تَنَاكَحُ بَنِي سُلَيْمَانَ فَتَنَاكَحُ لَاحِلُ بْنُ عَلِيٍّ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَقْبَلُ النَّاسِ
بِعِيسَى بْنِ مَرْيَمَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا نِسَاءً مَخْرُوجَةً لَعَلَّكُنَّ أَهْلُهُنَّ شَتَّى وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ وَقَالَ
لَا رَأْيَ لِي بِمَنْ طَهَّمَانِ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَاكَحُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا
مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ النُّسَيْبِ قَالَ رَأَى عَيْنِي رَجُلًا نَسِيْتُ فَقَالَ لَهُ أَسْرَفْتَ قَالَ
كَلَّا وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَقَالَ عَيْنِي أَمِنْتُ بِاللَّهِ وَكَذَّابْتُ عَيْنِي تَرْجَمُهُ ابُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْهُ
کہ حضرت صلوات اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں لوگوں میں قریب تر ہوں عیسیٰ مریم کے بیٹے سے دنیا اور آخرت
میں اور پیغمبر اس میں عطائی بھالی ہیں انکی جدی جہی ہیں اور انکا دین ایک ہے اور نیز ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
کہ حضرت صلوات اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ دیکھا عیسیٰ بن مریم نے ایک مرد کو چوری کرتے تو اس سے کہا کیا تو نے
چوری کی سو ہو کہا نہیں صاحب میں تم کہا نا ہوں انکی جیسے سو کوئی مجھ کو نہیں تو عیسیٰ نے کہا کہ میں مہر
تھانے پر ایمان لایا اور میں نے اپنی آنکھ کو جھوننا جاننا بعض کہتے ہیں کہ مراد ساتھ تصدیق اور تکذیب
کے ظاہر حکم ہے نہ باطن حکم کا نہیں تو مشاہدہ علی یقین کا ہے اور احتمال کہ اس نے ہسکو دیکھا ہو کہ اس نے
ایک چیز کی طرف اپنا ہاتھ دراز کیا ہے سو گمان کیا کہ اس نے ہسکو لے لیا ہے پہر حبیب نے کہا ہائی تو عیسیٰ نے فرمایا
اپنے گمان کو رجوع کیا اور حق یہ ہے کہ مقرر اللہ نہا اس کے دل میں بزرگ تر اس سے کہ کوئی اسکی ساتھ
قسم جہی کہا دے تو متردد ہوا امر در میان ہمت حالف کے اور در میان ہمت آنکھ اسکی کے تو اس نے
ہمت کو اپنی آنکھ کی طرف پیرا جیسے کہ گمان کیا آدم نے صدق الیہیں کا جبکہ اس نے قسم کہا ہائی کہ وہ ہسکا
خیر خواہ ہے اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اسکے اوپر ساقط کرنے حدوں کے ساتھ شبہ کو اور اوپر قسم تھا کہ
ساتھ علم کے بعد راجح نزدیک انکیہ اور ضابطہ کے منہ اسکا ہے مطلق اور شافعیہ کے نزدیک جواز اسکا ہے مگر

حدود میں اور صورت اسی ہے سو یاتی بسطہ فی کتاب احکام (فتح) **حک** ثنا الحمیدی ثنا اسفیان
 قال سمعت الزهري يقول أخبرني عبد الله بن عبد الله عن ابن عباس سمع عمر يقول على المنبر
 سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول لا تظروني كما أظرت النصارى عيسى ابن مريم فإما أنا
 عبدك ولكن ثلوا عبد الله ورسوله ترجمہ عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
 نہایت بجز میری تعریف کیا کرو جیسے بجز تعریف کی نصاریٰ نے عیسیٰ مریم کے بیٹے کی سو میں تو صرف اسکا
 بندہ ہوں لیکن یوں کہا کرو کہ اسکا بندہ ہے اور اسکا رسول **ف** مراد یہ ہے کہ وہ عیسےؑ کو کہتے ہیں۔
حک ثنا محمد بن مقاتل أخبرنا عبد الله أنا صالح بن يحيى أن رجلا من أهل خراسان قال
 للشعبي فقال للشعبي أخبرني أبو بردة عن أبي موسى الأشعري قال قال رسول الله صلى الله عليه
 وسلم إذا أدرك الرجل أمته فأحسن تأديتها وعلمها فأحسن تعليمها ثم اعتقها فتر وجهها
 كان له أجران وإذا آمن بعيسى فتر آمن في قلة أجران والعبد إذا اتقى ربه وأطاع مولاه
 قلة أجران ترجمہ ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب رواجی نوڈی
 کو ادب سکھادی سو بہت اچھی طرح سکھاد بکھا دی اور اسکو شرع کے احکام بتلائے سو اسکو اچھی طرح تعلیم کرے
 پہر اسکو آزاد کر کے اس سے نکاح کرے تو اسکو دوہر ثواب ہے اور جب عیسیٰ کے ساتھ ایمان لائے پہر پہر
 ساتھ ایمان لائے تو اسکو بھی دوہر ثواب ہے اور غلام جب اپنے خدائے رب سے اپنے مالکون کی فرمانبرداری
 کرے تو اسکو بھی دوہر ثواب ہے **ف** احمد بن علی پوری شرح کتاب العلم میں گزرجی ہے اور اس میں اشارت ہے
 کہ عیسےؑ اور ہمارے حضرت م کے درمیان کوئی پیغمبر نہیں ہوا (فتح محلک) ثنا محمد بن يوسف ناسفیان
 عن أبي جعفر بن النعمان عن سويد بن جبلة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه
 وسلم من خشي حواء عذراء عذرا لا تقرأ كتابا بدا أنا أول خلقي بعيدا وعلا عكنا رانكسنا
 فأعلن فأول من يخلص إليهم ثم يؤخذ برجالهم أصحابي ذات اليمين وذات الشمال فأقول
 أصحابي فقال لهم كذبوا امرئ دبن على أعقابهم منذ فارقتهم فأقول كما قال العبد الصالح
 عيسى بن مريم وكنت عليهم شهيدا ما دمت فيهم فلما توفيتهم كنت أنت الزهيب عليهم وكنت
 على كل شهيد شهيدا إن تعال بهم فأنهم عباد ملك وإن تغفر لهم فإني أنت العزيز الحكيم ذكر
 عن أبي عبد الله عليه السلام قال هم المرتدون الذين اتقوا على عهد لي بكم ترجمہ ابن علیؑ
 سے روایت ہے کہ حضرت صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم کو مجاہد کے ہونے پر
 صلوات اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی کہ جسے ہے پہلے بار پیدا کیا پہر اسکو دوہر اونیکے وعدہ ہوا کہ ہر چھ ماہ

ہم یہاں کرنے والے سو پہلے پہل حضرت ابراہیم کو کھڑا پہنایا جاوے گا پھر کچھ مرد میرے ساتھ ہونے والے ہوں اور بائیں طرف کینچے جاویں گے تو میں کہوں گا کہ یہ میرے ساتھ ہیں تو کہا جاوے گا کہ مقرر ہو ہمیشہ رہے مرتد اپنی ایڑیوں پر جب سے تو ان سے جدا ہوا سو میں کہوں گا جیسا کہ کسانیک بندے عیسیٰ بن مریم نے کہ میں ان سے خبردار تھا جب تک ان میں رہا پھر تو نے مجھے بھریا تو تو ہی تھا خبر رکھتا اوکھی اور تو ہر چیز سے خبردار ہے اگر تو ان کو عذاب کرے تو وہ بندے تیرے ہیں اور اگر ان کو معاف کرے تو تو ہی زبردست حکمت والا اور امام بخاری سے مذکور ہے کہ قبیصہ نے کہا کہ وہ مرتد وہ میں جو صدیق اکبر کے زمانے میں مرتد ہوئے تو لڑائی کی ان سے ابو بکر نے فائدہ قبیصہ کی یہ ہے کہ یہ جو حضرت نے فرمایا کہ وہ میرے صحابہ یعنی ساتھی ہیں تو یہ قول اچھا محمول ہوا ہے کہ نسبت باعتبار اس حالت کو ہے کہ مرتد ہوئے پہلے تھے نہ یہ کہ وہ اسی حال پر مرے اور نہیں شک ہو کہ جو مرتد ہو جاوے اس سے صحابی کا نام چھینا جاتا ہے اس واسطے کہ وہ ایک نسبت ہو شریف اسلامی سونہ تھی ہو گا جو مرتد ہو جاوے بعد اسکے کہ تصف تھا ساتھ اسکے اور غرض اس حدیث کو بیان ذکر عیسیٰ بن مریم کا ہے یہ قول خدا کے کیڑے اس سے خبردار تھا جب تک ان میں رہا (فتح) **باب** نَزُولِ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ بَيَانِ مِمَّنْ أَمَرَ نَزْلَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ كَيْفَ نَزَلَ مِنْ حَتَّى نَزَلَ السَّمَاءَ أَنَا يَقُولُ بْنُ بَرَاهِيمَ نَزَلَ عَنِ الصَّلَاحِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ السَّيِّبِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزَلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيُكَلِّمُ الصَّالِحِينَ وَيَقْتُلُ الْفَاجِرِينَ وَيَضَعُ الْحَرْبَ وَهَيِّضَ الْمَالَ حَتَّى لَا يَقْبَلَ أَحَدٌ حَقٌّ تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرَ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَأَى أَنَّ نِسْتَهُ رَأَى مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا الْيَهُودَ إِنَّهُ قَبْلَ مَوْتِهِ دَيُّومَ الْفَيْمَةِ يَكُونُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا قسم ہے اس کی جس کو قابو میں میری جان ہے کہ البتہ عنقریب آئے گا اور تم گناہ میں اسے مسلمانوں عیسیٰ مریم کا بیٹا حاکم عادل ہو کر سوتوڑے گا صلیب کو اور قتل کرے گا سور کو اور موقوف کرے گا لڑائی کو اور مال کثرت سے پھیلے گا یہاں تک کہ کوئی اس کو قبول نہ کرے گا یہاں تک کہ ہو گا ایک سجدہ بہتر تمام دنیا سے اور جو چیز کہ دنیا میں ہے ہر ابو ہریرہ کہتے کہ پڑھو تم یہ آیت اگر چاہو کہ کوئی کتاب والوں میں نہیں مگر کہ ایمان لاوے گا ساتھ عیسیٰ کے پہلے مرنے عیسیٰ کے اور قیامت کے دن آئے گا اور پھر گواہ ہے کہ جو کہ اور تم گناہ حاکم ہو کر تمہارے معنی یہ ہیں کہ اور تم گناہ حاکم ہو کر ساتھ اس شریعت کو جس تحقیق یہ شریعت باقی ہی نہیں منسوخ ہوگی بلکہ ہونے عیسیٰ حاکم اس کے حاکموں سے اور ایک روایت میں ہے کہ ہر نیکی کے

زمین میں چالیس برس اور ایک نایت میں ہے کہ عیسیٰ بن مریم اور تے کا تصدیق کرنیوالا دوسرا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے دین پر اور یہ جو کہا کہ توڑیگا صلیب کو اور قتل کریگا سور کو تو اسکے معنی یہ ہیں کہ باطل کریگا نصرت کے دین کو یا میں طور کہ توڑیگا صلیب کو حقیقتہً اور باطل کریگا اہمیت کو کہ گمان کرنے میں ہرکسے نصرت سے اور مستغادہ ہوتا ہے اس سے کہ حرام ہے پالنا سور کا اور حرام ہے کہنا ناہسکا اور یہ کہ وہ نجس العین ہو اسکو کہ جس چیز کے ساتھ شرع میں فائدہ اوٹھانا جائز ہے اسکا ضائع کرنا جائز نہیں اور ایک نایت میں بندہ کا لفظ زیادہ ہے بنا پر اسکے پس نہیں صحیح ہوگا استدلال کرنا ساتھ اسکے اور بنیاست میں خنزیر کے ہوسکو کہ بندہ بلا تقاضا نجس العین نہیں اور نیز مستغادہ ہوتا ہے اس سے بدلہ انسا شکر چیزوں کا اور توڑنا آلات باطل کا اور ایک روایت میں ہے کہ البتہ دور ہوگی عداوت اور غفلت جس میں بعض ایمان بن کر کے عداوت باہو کہ جزیہ کو توڑیگا تو اسکے معنی یہ ہیں کہ دین ایک ہی جا دیگا سونہ باقی رہیگا کوئی کافر ذمی کہ جزیہ ادا کرے اور جس کو کہتے ہیں کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ مال کی یہاں تک کثرت ہوگی کہ کوئی باقی نہ رہیگا کہ جزیہ کا مال ہے اسکو خرچ کرنا ممکن ہو سو چھوڑا جاوے گا جزیہ اسکو طلب نہ رہے گی اس سے اور نودی نے کہا کہ معنی موقوف کرنے جزیہ کے باوجود دیکھ وہ جائز ہے اس مطلقیت میں یہ ہیں کہ اسکی مشروعیت مقید ہو ساتھ نزول عیسیٰ م کے دوسرا اہمیت کے کہ دلالت کرتی ہے اس پر یہ حدیث اور بنین میں عیسیٰ م منسوخ کرنے والا جزیہ کے حکم کو بلکہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وہی بیان کرنے والے ہیں دوسرا نسخہ کے اور ابن بطال نے کہا کہ سوائے اسکے نہیں کہ قبول کیا ہے معنی جزیہ کو پہلے نزول عیسیٰ م کے دوسرا حاجت کو ظہور کے بخلاف انے عیسیٰ علیہ السلام کے کہ اس میں مال کی حاجت نہ ہوگی دوسرا کہ انکے زمانے میں مال کی کثرت ہو جاوے گی یہاں تک کہ قبول کریگا اسکو کوئی اور سبب کثرت مال کا نزول برکات ہو اور پے درپے ہونا خیرات کا سبب عدل کے اور نہ ظلم ہو نیکی اللہ وقت بخائے گی زمین اپنے خزانے اور کم ہو جاوے گی رعیتیں ہر جمع کرنے والے کے دوسرا معلوم کرنے انکو کے قرب قیامت کو اور یہ جو کہا کہ اس وقت ایک سجدہ بہتر ہوگا تمام دنیا سے تو اسکے معنی یہ ہیں کہ نہ حاصل ہوگا انکو اس وقت قرب طرف اللہ کے مگر ساتھ عبادت کو نہ ساتھ خیرات کرنے والے کے اور بعض نے کہتے ہیں کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ لوگ دنیا سے منہ پھیرینگے یہاں تک کہ ہوگا ایک سجدہ محبوب طرف انکے تمام دنیا سے اور قرطبی نے کہا کہ معنی حدیث کو یہ ہیں کہ نماز اس وقت حدوتہ سے افضل ہوگی دوسرا کثرت مال کے اس وقت اور نہ فائدہ پائے کے ساتھ اسکے یہاں تک کہ قبول کریگا اسکو کوئی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جو یہ آیت پڑھی تو اسکے معنی یہ ہیں کہ نہ باقی رہیگا کوئی اہل کتاب ہے اور وہ یہود اور نصاریٰ ہیں جبکہ اگر عیسیٰ م مگر کہ ایمان لادیا ساتھ اسکے اور یہ پیر نہ ہے ابو ہریرہ سے طرف انکے کہ صنیر لیو من بن یہ میں اور قبل موتہ میں عیسیٰ م کی طرف پھرتی ہے لیو ایمان لادیا ساتھ عیسیٰ م پہلے مرنے عیسیٰ م کے اور ساتھ اسی کے

جزم کیا ہے ابن عباس نے جیسے کہ روایت کی ہو اس سے ابن جریر نے اور حنفی سے روایت ہے کہ عیسیٰ کے مرنے سے پہلے اور عیسیٰ اب زندہ ہیں دیکھیں جیسا ترین کے تو سب کچھ ساتھ ایمان لادین گئے اور نقل کیا ہے کہ اکثر اہل علم سے اور ترجمہ دی ہے اسکو ابن جریر وغیرہ نے اور بعض کہتے ہیں کہ جبہ کی صفیر اسد یا محمد کی طرف پہرتی ہے اور موت کی صفیر کتابی کی طرف پہرتی ہے اور ایک روایت میں ابن عباس سے بھی یہی مروی ہے لیکن وہ روایت ضعیف ہے اور ترجمہ دی ہے ایک جماعت نے اس مذہب کو ساتھ قرآنہ الی بن کعب کے قبل موت ہم اور نووی نے کہا کہ بنا براسکے معنی آیت کے یہ ہیں کہ ہمیں اہل کتاب سے کوئی کہ حاضر ہو اسکو موت مگر کہ ایمان لانا ہے نزدیکی عائدہ کے پہلے مٹنے نوم کے ساتھ عیسیٰ کے اور یہ کہ وہ اسکا بندہ ہے لیکن اسکو یہ ایمان اس حالت میں نعم نہیں دیتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہمیں توبہ و اطمان لوگوں کے کہ بری عمل کرتے ہیں یا تنگ کہ جب کسی کو موت حاضر ہوتی ہے تو کہتا ہے کہ میں اب توبہ کی اور یہی مذہب انظر ہے ہوا سطر کہ اول خاص کتاب اور کتابی کو جو عیسیٰ کے نزول کا زمانہ یاد کیا اور ظاہر قرآن کا اسکا عموم ہے ہر کتابی میں بیچ زمانے نزول عیسیٰ کے اور پہلے اسکے اور علمائے کہا کہ حکمت بیچ نزول عیسیٰ کے سوا کسی اور پیغمبر کے رہی ہو دہر کہ وہ گمان کرتے ہیں کہ انہوں نے اسکو مار ڈالا سو خدا تعالیٰ نے اسکا کذب بیان کیا اور یہ کہ وہ اسکو قتل کرے گا یا نزول اسکا و سطر فریب چونکہ موت اسکی کہے تاکہ زمین دفن ہو ہو سطر کہ جو مٹی سے پیدا ہوا ہے اسکو جائز نہیں کہ اسکے غیر میں مرے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ عیسیٰ عذرازل کے بعد سات برس زمین جیتی رہیں گے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ وہ اسوقت نجات کرینگے اور زمین میں انیس برس ٹھہریں گے اور ایک روایت میں ہے کہ جالیس برس ٹھہریں گے اور ایک روایت میں ہے کہ وہ لوگوں کو سلام کی طرف بلا دینگے اور خدا تعالیٰ انکو زمانے میں سب نبیوں کو ہلاک کر ڈالے گا اور زمین میں امن ہوگا یا تنگ کہ شیر اور مٹھوں کے ساتھ چرینگے اور لڑکے سانپوں کے ساتھ کہلیں گے پہر عیسیٰ عذرازل کے بعد لوگ انکا جنازہ پڑھیں گے اور ایک روایت میں ہے کہ حج اور عمرہ اٹھا کرینگے اور اس میں اختلاف ہے کہ کھان پر اٹھائے جانے سے پہلے عیسیٰ ہرے میں یا نہیں اور اصل میں یہ آیت ہو کہ میں تجھ کو پہر لوٹا اور اوٹھا لوٹا اپنی طرف سے بعض کہتے ہیں کہ یہ آیت اپنے ظاہر پر ہے یعنی اول مارینگے پہر زندہ کر کے لوٹھائے گئے بنا براسکے پس جب میں میں اور ترین گے اور انکی مدت معززہ گزر جاوے گی تو دوسری بار سرینگے اور بعض کہتے ہیں کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ پہر لوٹھا میں تجھ کو زمین سے بنا براسکے پس میں مارینگے مگر اخیر زمانے میں اور اس میں اختلاف ہے کہ جبہ اٹھائے گئے اسوقت انکی عمر کتنی تھی بعض کہتے ہیں کہ تینیس برس کی اور بعض کہتے ہیں کہ ایک سو بیس برس کی (فتح حاکم) کتاب ابن ماجہ عن یحییٰ عن ابن شہاب عن نافع عن مولیٰ ابي قتادۃ الکافری ان ابیہ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا أَنْزَلَ إِلَيْنَا مَرْسِيَمٌ مِنْكُمْ وَإِنْ كَانَتْ مِنْكُمْ تَابِعَةٌ حَقِيقٌ وَالْأَذْرَاجُ تَرْجَمُهُ بَوَاهِرُ رِيحٍ رَسَتْ رَوَاهِيتُ هُوَ كَحَضْرَتِ صَلَوَاتِهِ عَلَيْهِ الْوَسْلَمُ نَعْمَ فَرَمَايَا كَيْسَا حَالِ سَوَا
 تَهَارَا جَكِيمِ لَمْ كَابِيَا تَمِينِ اوتَرے گا اور حالانکہ تمہارا امام تم ہی سے ہو گا ف اور ایک روایت طویل میں
 ہے جو دجال کے ذکر میں ہے کہ سب لہان بیت المقدس میں ہونگے اور انکا امام ایک نیک مرد ہو گا وہ آئے
 بڑا ہو گا تاکہ انکو نماز پڑا دے کہ ناگہان عیسیٰ علیہ السلام اوتریں گے تو امام اوٹے پاؤں چھپرے گانا کہ
 عیسیٰ امام بنیں تو عیسیٰ اوسکے مؤمن ہوں کے درمیان کھڑے ہونگے پھر کہیں گے کہ امام بن کہ تیرے
 واسطے کھیر ہوئی اور ابو الحسن نے شافعی کے مناقب میں کہا کہ متواتر میں حدیث میں ساتھ اسکے کہ مہدی اس
 ہت سے ہے اور عیسیٰ اوسکے چچ نماز پڑھیں گے اور یہ رو ہے واسطے حدیث کے جو ابن ماجہ میں ہے کہ نبی
 مہدی مگر عیسیٰ اور بعضی کہتے ہیں کہ سنے لاکم منکم یہ ہیں کہ وہ حکم کریگا ساتھ قرآن کے ساتھ انجیل
 کے اور بعضی کہتے ہیں کہ سنے اسکے یہ ہیں کہ شریعت محمدیہ متصل ہے قیامت تک اور یہ کہ ہر قرن میں
 ہر زمانے میں ایک جماعت اہل علم کی ہے لیکن اس سے یہ معلوم نہیں ہوا کہ عیسیٰ امام ہونگے یا مقتدی اور بر تقدیر
 امام ہونیکے پس مگر اوسکے یہ ہیں کہ وہ ہونگے ساتھ تمہارے ساتھ جماعت کے اس امت اور طبیی نے کہا سنے
 یہ ہیں کہ امام بنے گا عیسیٰ اور حالانکہ تمہارے دین میں ہے اور رد کرتی ہے اس تاویل کو یہ حدیث مسلم کی کہ کہا جا
 کہ ہکو نماز پڑاؤ تو عیسیٰ مہدیین گے کہ مقرر تمہارے بعضی بعضوں پر امیر ہیں واسطے تعظیم اس امت کے ابن جریر
 نے کہا کہ عیسیٰ مقتدی بنیں گے اور چچ نماز پڑھیں عیسیٰ کے چچ ایک مرد ہے اس سے باوجود ہونے انکو کے اخیر
 زمانے میں اور قریب قائم ہونے قیامت کے دلالت ہے واسطے صحیح قول کے کہ زمین نہیں خالی ہے قائم ہونے
 واسطے واسطے امیر کے ساتھ حجت کے (فتح) بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بَابُ مَا ذَكَرَ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ
 بیان میں اسپر کے کہ ذکر کیا گیا ہے بنی اسرائیل سے یعنی عجائبات چیزوں سے کہ انکے زمانے میں داخل ہوئے
 ف بنی اسرائیل سے مراد اولاد یعقوب علیہ السلام کی اور اسرائیل یعقوب کا لقب ہے اور امام بخاری نے اسپر
 جو نہیں حدیث میں ذکر کی ہیں (فتح) حَكَمْنَا مُوسَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ شَأْنًا أَبُو حَوَّانَ شَأْنًا عَبْدُ الْمَلِكِ
 ابْنُ عُكَيْدٍ عَنْ رُبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عُمَرَ وَالْحُدَيْفَةُ الْأَحْمَدِيُّ شَأْنًا مَا سَمِعْتُ مِنْ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ سَمِعْتُ يَقُولُ إِنَّ مَعَ الدَّجَالِ دَاحِجَ مَاءٍ وَدَا دَا مَا
 الْكَلْبُ يَرَى النَّاسَ أَتَاهَا النَّارُ دَمَاءُ بَارِدٍ وَأَمَّا الْكَلْبُ يَرَى النَّاسَ مَاءُ بَارِدٍ فَتَارَ حُجْرُ
 فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقُمْ فِي الْكَلْبِ يَرَى أَتَاهَا دَا فَاتَهُ عَذَابُ بَارِدٍ قَالَ حُذَيْفَةُ وَ
 سَمِعْتُ يَقُولُ إِنَّ كَلْبًا كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَتَاهُ الْمَلَكُ لِيَقْبِضَ رُوحَهُ فَقِيلَ لَهُ أَهْلُ عَمَلَتْ

مِنْ خَيْرٍ قَالَ مَا اعْلَمَ قُلْتُ لَهُ اَنْظُرْ قَالَ مَا اعْلَمَ شَيْئًا غَيْرَ اَنِّي كُنْتُ اَبَايِعُ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا وَاجَارِيهِمْ
فَاَنْظُرُ الْمَوْتُ بِرَ وَاجْتَا وَرُعِنَ الْمَعِيرَ فَادْحَكَهُ اللَّهُ اُجْنَتَهُ قَالَ وَسَمِعْتُ يَقُولُ اَنْ رَجُلًا احْضَرَهُ
اَمَوْتُ فَلَمَّا بَيَّسَ مِنَ الْحَيَوَةِ اَوْصَى اَهْلَهُ اِذَا اَنَا مِتُّ فَاجْمَعُوا لِي حَطْبًا كَثِيرًا فَاَوْقِدُوا
فِيهِ نَارًا حَقَّةً اِذَا اَكَلْتُ لَحْمِي وَخَلَصْتُ اِلَى عَظْمِي فَاُمَحِّشَتْ فُخْدُهَا فَاَطْلَحْنُوهَا ثُمَّ اَنْظُرُوا
يَوْمًا رَاحًا فَاَدْ رَوْهُ فِي لَيْلٍ فَقَعَلُوا فَمَجَّعَهُ اللَّهُ تَعَالَى فَقَالَ لَهُ لِمَ فَعَلْتَ ذَلِكَ قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ
فَخَفَّرَ اللَّهُ لَهُ قَالَ عَفْوَ بْنَ عَيْرٍ وَ اَنَا سَمِعْتُ يَقُولُ ذَلِكَ وَكَانَ نَبِيًّا شَا مَرْتَجِمَةً حَذِيفَةَ رَفِئَةَ
ہے کہ میں نے حضرت ۴ سے سنا فرماتے تھے کہ جب جال بکھے گا تو اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی سو جب کو لوگ آگ
دیکھیں گے تو وہ سنندہ پانی ہے اور جب کو لوگ ٹہنڈا پانی دیکھیں گے وہ آگ ہے جلاتی سو جو کوئی اسکو پائے تو
چاہیے کہ اس چیز پر گریں جسکو آگ دیکھتا ہے کہ بیشک وہ پانی ہے مٹیہا اور ٹہنڈا حذیفہ نے کہا اور میں نے
حضرت صلوات اللہ علیہ آہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے کہ تم سے اگلی امت میں ایک مرد تھا اسکو پاس ملک الموت آیا تو
کہ اگلی روح فیض کرے تو اسکو کہا گیا کہ کیا تو نے کوئی نیکی کی ہے اسنے کہا کہ میں نہیں جانتا اسکو کہا گیا کہ دیکھ اسنے
کہا میں کچھ نیکی نہیں جانتا لیکن یہ ہے کہ میں لوگوں کو قرص دیا کرتا تھا اور اسے لین دین کرتا تھا سو مہلت دیتا
تھا میں والدہ کو اور درگزر کرتا تھا تنگ ستے سو خدا نے اسکو بہشت میں داخل کیا حذیفہ نے کہا اور میں نے
حضرت ۴ سے سنا فرماتے تھے کہ ایک مرد کو موت حاضر ہوئی سو جب وہ زندگی سے نا امید ہوا تو اپنے گھر
والوں کو وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو میرے واسطے بہت لکڑیاں جمع کرو اور اس میں آگ جلا دو یہاں تک
جب آگ میرا گوشت کھا لیوے اور میری ہڈیوں تک پہنچے سو میں جل جاؤں سچ ہڈیوں کو لیکر پیٹھ الیو پہر
دیکھو جس دن سخت آندھی ہو اسکو دیا میں اور ا دیکھو او نہوں نے کیا یعنی اہلی وصیت بجا لائے پھر خدا
تعالیٰ نے اہلی اکہ کو جمع کیا پھر اسکو فرمایا کہ تو نے یہ کام کیوں کیا تھا اسنے کہا تیرے خوف سے سو خدا تعالیٰ
نے اسکو بخش دیا حذیفہ نے کہا کہ وہ مرد کفن چو رہا تھا حدیث کی شرح آئندہ آویگی حَلَّ ثَنَا ابْنُ مَرْوَانَ
مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي مَعْنٌ وَيُونُسُ عَنْ الْأَمْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ قَالَا لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرُقُ
حَيْصَصَهُ لَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَاِذَا اَعْتَمَ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ وَهَوُ كَذَلِكَ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُودِ
وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحْجِزُونَ مَا صَنَعُوا مَرْجَاهُ ابْنِ عَبَّاسٍ وَرِ عَائِشَةَ رَضِ
سے روایت ہے کہ جب حضرت صلوات اللہ علیہ آہ وسلم پر موت اتری یعنی مرض الموت سے بیمار ہوئے تو اپنی چادر کو
لپٹے سو نہر بڑا لے لگے پھر جب گرم ہوئی تو اسکو اپنے منہ سے دھ کر کیا سو اپنے فرمایا اور آپ اسی حال میں

ہنکے لعنت خدا کی ہو اور نصارے پر کہ انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنایا ڈرتے تھے اپنی
 مت کو سچیز سے کہ ہو اور نصارے کی ف اور غرض اس سے مذمت ہو اور نصارے کی ہے سچ
 بنائے مگر کے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بن کر حاکم بننا محمد بن بشار قال حدثنا محمد بن
 بن جعفر قال ثنا شعبہ عن فروات القزازی قال سمعت ابا حازم قال قال قاعدت اباہر رزقہ
 خمسینین فسمعت یحذرت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کان بنو اسرائیل کسوفہم
 لا نبیاء کما ہلک نوح خلفہ بنی ولانہ لا بنی بعدی وسیکون خلفاء فیکشون
 قالوا فماذا کان رسول اللہ قال فوا بیعہ الاول فالاول فاعطوہم حقہم فان
 اللہ سائلہم عما استوعاھم ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے حضرت مسلمہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا
 کہ تھے بنی اسرائیل کہ ان میں حکومت اور ریاست کرتے تھے پیغمبر جبکہ ایک پیغمبر وفات پاتا دوسرا پیغمبر
 اویس کے قائم مقام ہوتا تھا اور تحقیق شان یہ ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں اور غریب عظیم اور پادشاہ
 ہونگے تو بہت ہونگے صحابہ نے کہا سو ہو آپ کیا حکم کرتے ہیں حضرت مسلمہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا
 کہ قول پورا کرو اول حاکم سے پھر دوسرے اور کا حق ادا کر لینے انکی فرمانبرداری کر دو سنو اور کہا مانوس مقرر
 خدا تعالیٰ نے پوچھنے والا ہے انکی رعیت کے حال سے ف اور معنی اسکے یہ ہیں کہ جب ایک
 امام سے مسلمانوں نے بیعت کی ہو اور اسکو اپنا سردار بنایا ہو اسکے بعد دوسرے امام سے کچھ اور مسلمانوں
 نے بیعت کی ہو تو بیعت پہلے کی صحیح ہے اور بیعت دوسرے کی باطل ہے تو ہی نے کہا کہ برابر ہے کہ بیعت
 کی ہو لوگوں نے دوسرے سے پہلے امام کی خبر سنی ہو یا نہیں اور برابر ہے کہ ایک شہر میں ہوں یا کئی شہروں
 میں اور برابر ہے کہ ہوں بیچ شہر امام کے کہ منفصل ہے یا نہ ہی ہے صواب جیسے جمہور میں اور بعضے کہتے ہیں
 کہ منعقد ہوتی ہے بیعت داطر اسکے جسکے داطر امام کے شہر میں ہو سوائے غیر اسکے کے اور بعض کہتے ہیں
 کہ انکے درمیان قرعہ والا جاوے اور یہ دونوں قول فاسد ہیں قرطبی نے کہا کہ حدیث میں حکم بیعت
 اول کا ہے اور یہ کہ وجہ ہے پورا کرنا اسکا اور سکوت فرمایا دوسرے کی بیعت سے اور نص کی ہو اسپر دوسری
 حدیث میں کہ دوسرے کی اور اور حدیث میں مقدم کرنا امر میں کا ہے اور دنیا پر ہو سکو کہ حضرت مسلمہ علیہ السلام
 نے حکم فرمایا ساتھ ادا کرنے حق پادشاہ کے سپہن بلند کرنا کلمے دین کا ہے اور روکنا فتنے اور فساد کا اور تاخیر
 امر مطالبہ کی ساتھ حق اسکے کے نہیں ساقط کرتی اسکو اور خدا تعالیٰ نے اس سے وعدہ کیا ہے کہ اسکو اسکا
 حق پورا دیگا اگرچہ آخرت میں ہو اور یہ جو فرمایا کہ بنی اسرائیل میں پیغمبر حکومت کرتے تھے تو اس میں اشارت ہو کہ لا بد
 ہے واطر رعیت کو پادشاہ سے کہ اسکا انتظام کرے اسکو نیک طریق پر چلاوے اور اضافے مظلوم کا ظالم

قَالَ فَاتَّخَذَ الْخَلِيفَةُ مِنْ شَيْئَاتِهِ تَرْجُمَةً بَنِي عُمَرَ سَ وَآيَتِ هُوَ كَمَا حَضَرَتْ صَلَّيْهِ وَسَلَّمَ نَے فرمایا کہ سو کہ
 اسکے کوئی شل نہیں ہو سکتی کہ عمر اور مدت تہاری اسے مسلمانوں اگلی امتوں کی عمر اور مدت کے مقابلے میں ایسی
 جیسے عصر کی نماز سے شام تک یعنی اگلی امتوں کی زندگی زیادہ ہتی جیسے صبح سے عصر تک اور مسلمانوں کی
 عمر کم ہے جیسے عصر سے شام تک اور نہیں ہے شل تہاری اسے مسلمانوں اور شل یہود اور نصاری کی مگر جیسے
 مثل اس مرد کی جسے مزدوروں سے کام کر دانا چاہا سو اس کو کہا کہ جو میرا کام کرے مجھ سے دوپہر تک اس کو ایک
 ایک قیراط ملے گا سو کام کیا یہ دے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر اس مرد نے کہا کہ جو میرا کام کرے دوپہر سے عصر
 کی نان تک اس کو ایک ایک قیراط مزدوری ملے گی تو نصاری نے دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط پر مزدوری
 کی یہ اس نے کہا کہ جو میرا کام کرے عصر کی نماز سے شام تک اس کو دو دو قیراط مزدوری ملے گی جانو ایسے مسلمانوں
 سو دے لوگ تم ہو جنہوں عصر سے شام تک کام کیا دو دو قیراط جان کہو کہ تہاری مزدوری دہنی ہے و غصہ ہو
 یہودی اور نصاری قیامت میں سو کہیں گے کہ ہم کام میں تو زیادہ ہیں اور مزدوری میں کم خود اختیار
 فرما دیگا کہ کیا میں نے تم کو یہ ظلم کیا تہا رے حق میں سے یعنی جو مزدوری تمہاری تھی اس سے کچھ کم دیا کہیں گے
 کہ جو تمہارا تھا اس سے کم نہیں ملا خدا تعالیٰ فرما دیگا سو یہ یعنی دہنی مزدوری دینا میرا فضل ہے جس کو چاہو
 اس کو دونوں اس کی شرح نماز کے بیان میں گذر چکی ہے حکا ثنا علی بن عبد اللہ قال
 حکا ثنا سفیان عن عمار و عن طاؤس عن ابن عباس قال سمعت عمار یقول قال قال
 اللہ فلا تأکلم بعلکم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعن اللہ المودع حرم مت علیکم
 النجوم و یجتلوھا قبا عوھا کا بجا جلا و ابو ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 ترجمہ ابن عباس سے روایت ہو کہ میں نے عمر رض سے سنا فرماتے تھے کہ خدا لعنت کرے فلا نے کو کہ گناہ
 جانا کہ حضرت صل اس علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے جو یہ دیکر کہ اس پر حرام ہو میں تو انہوں نے
 انکو گہلایا اور بیچا اس کی شرح جمع میں گذر چکی ہے حکا ثنا ابو عاصم الطحاکی بن محمد قال
 اخبرنا الاوزاعی حکا ثنا حسن بن عطاء عن ابی کبشۃ عن عبد اللہ بن عمر و ان النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم قال بلغنا عیۃ وکوا یۃ و حکا ثوا عن ابی اسراءیل و لا حرج و من
 کن ب علی متبعک اقلبتک مقلدۃ من النار ترجمہ عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت
 صل اس علیہ السلام نے فرمایا کہ جو یہ نچاؤ لوگوں کو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو اور بنی اسرائیل سے
 بائین سکر نقل کر دہیں کچھ مضائقہ نہیں اور جو مجھ پر جھوٹ بوسے جان بوجھ کر تو چاہیے بناؤ وہ سب کا
 اپنا دوزخ میں و آیت کے تین معنی ہیں ملامت فاصلہ اور محبوبہ حاصلہ اور بے نازک یعنی پنیچاؤ اگرچہ

ایسا بیت ہو مگر جلدی کر سہ سراسر طرف پہنچانے اسپر کے کہ واقع ہو دسطر اسکے اتیون سے اگرچہ بنوڑی ہو
 انا کہ متصل ہو ساتھ اسکے نقل تمام اسپر کی کہ لائی ہین اسکو حضرت ۲ اور یہ جو کہا کہ بنی اسرائیل سے باتین منکر نقل کہ
 اسپر کہین ضلالتہ نہیں یعنی نہیں تنگی قہر اُسے باتین نقل کرنی میں اسطر کہ ابتدا اسلام میں بنی اسرائیل کی
 کہتا زبان کے دیکھو سے حضرت مے منہ فرمایا تھا یعنی تاکہ مبادا انوسلمانوں کے عقائد بگاڑ جاوین پر حاصل ہوئی
 وصعت پر اسکے اور تہی بنی واقع ہوئی پہلے مضبوط ہونے احکام اسلامیکے اور قواعد دینیہ کے واسطے خوف
 فتنے کے پر جب یہ خوف درود ہو اسی اجازت ہوئی اسطر کہ اسکے زمانہ کی ضرمن سننے سے عبرت حاصل کرتی
 ہے اور بعض کہتے ہین کہ معنی اسکے یہ ہین کہ نہ تنگ ہون تھا رے سینے ساتھ اسپر کے کہ سننے ہو تم اسکو اُنے
 عجب چیزوں سے کہ مقرر یہ واقع ہوا دسطر اُنکے بہت اور بعض کہتے ہین کہ معنی اسکے یہ ہین کہ نہیں جرح اسپر
 کہ نہ نقل کرو باتین اُسے اور بعض کہتے ہین کہ مراد رن جرح ہے حاکمی اسکے سے دسطر اسپر کے کہ انکی خبروں میں ہے
 برے لفظوں ہو اور مالک نے کہا کہ مراد جواز حدیث کا ہے ساتھ اسپر کے کہ ہو بہر کرام سے اور اسپر جس چیز کا
 بہت معلوم ہے تو اسکو نقل کرنا جائز نہیں اور بعض کہتے ہین کہ مراد یہ ہے کہ باتین نقل کرو اُنے ساتھ
 مندر اسپر کے کہ وارد ہوئی ہے قرآن اور حدیث صحیحہ میں اور بعض کہتے ہین کہ مراد یہ ہے کہ جائز ہین باتین نقل
 کرنی اسکو ساتھ جس صورت کے کہ واقع ہون انقطاع یا بلا غلطی اسطر دشوار ہونے اتصال کے چہ حدیث بیان کرنے کے
 اُنکے برخلاف احکام اسلامیکے اسطر کہ اصل کے نقل کرنے میں اتصال ہے متصل ہونا شک کہ کوئی راوی دریاں سے
 ساقط نہ ہو اور نہیں دشوار ہے یہ دسطر قریب پہنچنے زمانے کو اور شافعی نے کہا کہ یہ بات معلوم ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم جہوت نقل کرنے کی اجازت نہیں دیتی سو مقرر ہین کہ بات نقل کرو بنی اسرائیل سے جسکا جہوت معلوم نہ ہو
 اور نہیں وارواذن اور نہ منع ساتھ نقل کرے اسپر کے کہ اسکے چہ ہو نیکیا یقین ہو اور یہ جو فرمایا کہ جو مجھ پر جہوت
 بولے آخر تو اسکی پوری شرح کتابا لعل میں گذر چکی ہے اور اتفاق کیلئے علما نے اسپر کہ حضرت صلی اللہ علیہ و
 آلہ وسلم پر جہوت بولنے کا براغذاب ہے یہاں تک کہ مبالغہ کیا ہے شیخ ابو محمد حوینی نے سو اسکو حکم کیا کہ جو حضرت ص
 پر جہوت بولے وہ کافر ہے اور قاضی ابوبکر کا کلام بھی اسطر نال ہے اور بعض کرامیہ اور خواہ مخواہ کے زائد
 کہتے ہین کہ جائز ہے جہوت بولنا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اسپر میں کہ متعلق ہو ساتھ تقویت امر دین کے
 اور طریق اہل سنت کو اور دسطر ترغیب اور ترہیب کے لیکن یہ انکی جہالت ہے اور انہوں نے اسکی علت بیان کی
 ہے کہ وعید تو صرف اسکے حق میں ہے جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر جہوت بولے نہ اسکو حق میں کہ کچے
 دسطر جہوت بولے اور علت بیان کرنی باطل ہے اسطر کہ مراد ساتھ وعید کے شخص ہے کہ نقل کر جو حضرت
 سے جہوت کو یہاں ہے کہ اُنکے اوپر ہوا آپکے واسطے ہو اور دین ساتھ جملہ اللہ کے کامل ہے نہیں محتاج ہو اسکا

اپنی موت کو وقت سے پہلے مرا اور اسکا جواب یہ ہے کہ جلدی باعتبار سبب ہونے کے ہے پھر اسکے اور قصد کے واسطے اس کے اور ختمیا کی اور ہو جلدی کہا واسطے وجود صورت اسکی کے اور سولے اسکے نہیں کہ سستی ہو غذا کا ہو سطر کہ نہیں خبردار کیا اسکو اللہ نے اوپر گذر جانے موت اسکی کے سو اختیار کیا اسنے قتل کرنا اپنی جان کا سستی ہو غذا کا واسطے نافرمانی اسکی کے اور قاضی ابو بکر نے کہا کہ قضا مطلق ہے اور مفید ہے شہ صفت کے سو مطلق جاری ہوتی ہے اوپر دہ کے بلا پیہر نے الی غیر کے اور مفید دو وجوہ پر ہے اسکی مثال یہ ہے کہ مقدار کیا گیا ہے واسطے ایک کے یہ کہ زندہ رہے میں سبب اسکی اپنی جان کو مار ڈالے اور تیس برس اگر نہ مارے اور یہ نسبت علم مخلوق کے ہو مانند ملک الموت کے مثلاً اور اس پر نسبت علم اللہ کے تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں ملاحظہ ہو اگر جو اللہ کو معلوم ہے اور نظیر اسکی واجب بخیر ہے سو واقع اللہ کے نزدیک معلوم ہے اور خیر کو اختیار ہے کہ جو کام چاہے کر دے اور یہ جو کہ کہینے اس پر بہشت حرام کی تو یہ چاہتا ہے اسکو کہ موعود ہیشہ آگ میں رہے تو اسکا جواب کہی وجہ سے ہے اول کہ اس کو حلال عابا تھا سو کافر ہو گیا دوم یہ کہ وہ دراصل کافر تھا اور عذاب کیا گیا ساتھ کہ گناہ کے واسطے زیادتی کے اس کے کفر پر سوم یہ کہ مراد یہ ہے کہ حرام ہے اس پر بہشت کسی وقت میں مانند ہوقت کے کہ داخل ہو گئے اس میں یا بقون یا ہوقت میں کہ عذاب کیے جا دیگے اس میں سو حدین آگ میں بہر نکالے جاوینگے چہارم یہ کہ مراد بہشت معین ہے مانند فردوس کے مثلاً پنجم یہ کہ مراد ساتھ اسکے تغلیظ اور تنخیف ہے اور ظاہر مراد نہیں ششم یہ کہ تقدیر یہ ہے کہ حرام کی مینے بہشت اگر چاہوں استمرار اسکا ہضم یہ کہ مثال ہے کہ پہلوں کی شرع میں اسباب کیا کر کافر ہو جاتے ہوں ساتھ فعل ہے کے اور حدیث سے معلوم ہوا کہ حرام ہے نفس کرنا نفس کل برابر ہے قاتل کا اپنا نفس ہو یا اسکے غیر کا اور حدیث سے معلوم ہوا کہ غیر کا قتل کرنا بطریق اولیٰ جائز نہیں اور اس میں بھیڑنا ہے نزدیک حقوق اللہ کے اور رحمت اسکی ہے ساتھ مخلوق اپنی کے واسطے کہ حرام کیا اور پھر قتل کرنا و نیک نفسوں کا اور یہ کہ نفس اللہ کے مالک میں اور یہ کہ جائز ہے بات نقل کرنی پہلی استون سے اور ثانیات میں کہ اس کی اور ترک کرنا فریاد کا دردوں سے تاکہ اس سے سخت تر بلا میں نوبت نہ پہنچے اور یہ کہ حرام ہے لین دین ان اسباب کا جو پہنچا دین طرف قتل نفس کے اور اس میں احتیاط ہے تحدیث میں اور کیفیت ضبط کی واسطے اسکے اور کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں انکی طرف سے جوٹ کا اس میں ہفتہ) حدیث ابن مسعود و آخرہ و آخری حدیث کوڑھی اور گنج اور اند ہے کی حدیثنا احمد بن اسحق قال حکۃ ثنا عمر بن عاصم قال حکۃ ثنا اہمام قال حکۃ ثنا شہاب بن عبد اللہ بن ابی طلحۃ قال حکۃ ثنی عن عبد الرحمن بن ابی عمرۃ ان اباهم یؤثر حکۃ ثنی انا سیمۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وحۃ ثنا احمد قال حکۃ ثنا عبد اللہ بن رجاء قال اخبرنا ہما عن ابن مسعود عن عبد اللہ قال حکۃ

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَسْرَةَ أَنَّ أَبَاهُ بَرَّةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
لَا تَكُنْ فَلَاحٌ فِي بَنِي إِسْرَءِيلَ أَبْرَصٌ وَأَقْرَعٌ وَأَعْمَى بَدَأَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُبَيِّنَ لَهُمْ مَبْعَثَ
الْكَوْمِ مَلَكًا فَاتَى الْأَبْرَصَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ لَوْ نَوْنُ حَسَنٌ وَرَجُلٌ حَسَنٌ قَدْ
قَدَّرَ فِي النَّاسِ قَالَ فَتَسَحَّى فَذَهَبَ فَأَعْطَى لَوْنًا حَسَنًا وَرَجُلًا حَسَنًا فَقَالَ وَآيُ الْمَالِ
أَحَبُّ إِلَيْكَ فَقَالَ الْإِبِلُ أَوْ قَالَ الْبَهْرُ هُوَ شَيْءٌ فِي ذَلِكَ أَنَّ الْأَبْرَصَ أَوَّلَ اقْرَعٍ قَالَ أَحَدُهُمَا
الْإِبِلُ وَقَالَ الْآخَرُ الْبَهْرُ فَأَعْطَى نَاقَةً عَشْرَاءَ فَقَالَ يُبَارِكُ لَكَ فِيهَا قَالَ وَآيُ الْاقْرَعِ فَقَالَ
أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ شَعْرٌ حَسَنٌ وَكَذَلِكَ هَذَا عَنِي قَدْ قَدَّرَ فِي النَّاسِ قَالَ فَتَسَحَّى
فَذَهَبَ وَأَعْطَى شَعْرًا حَسَنًا قَالَ فَآيُ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْبَهْرُ فَأَعْطَاهُ بَقَرَةً حَامِلًا
وَقَالَ يُبَارِكُ لَكَ فِيهَا وَآيُ الْأَعْمَى فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ يَرُودُ اللَّهُ إِلَيَّ بِصَرِيٍّ فَأَبْصُرُ
يَوْمَ النَّاسِ قَالَ فَتَسَحَّى فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ قَالَ فَآيُ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ فَأَعْطَاهُ
شَاةً وَالْإِبِلَ فَأَنْجَحَ هَذَانِ وَكَذَلِكَ هَذَا أَكْثَرُ لِهَذَا أَوَّلُ مِنَ الْإِبِلِ وَلِهَذَا وَلِهَذَا وَأَوَّلُ
مِنْ عَنَمٍ ثُمَّ آتَى الْأَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مُسْكِينٌ هَقَطَعْتَ بِئِ
الْحَبَالِ فِي سَفَرِي فَلَا مَلَاغَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ضَعُفَ اسْأَلْكَ بِالنَّاسِ أَعْطَاكَ التَّوَنَ الْحَسَنَ
وَالْحَبْلَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ لِيَعْرِضَ أَتَبَلَّغَ عَلَيْكَ فِي سَفَرِي فَقَالَ لَهُ إِنَّ الْخُصْ بِي كَيْفَ بَرَّهْتُ فَقَالَ
لَهُ كَأَنِّي أَعْرِضُكَ لَمْ يَكُنْ أَبْرَصٌ يَقْدَرُكَ النَّاسُ فَخَيْرًا فَأَعْطَاكَ اللَّهُ تَعَالَى فَقَالَ لَقَدْ
وَرِثْتُ كَارِبًا عَنِ كَارِبٍ فَقَالَ إِنْ كُنْتُ كَاذِبًا فَصَدِّقْكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتُ وَآيُ الْاقْرَعِ فِي
صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلُ مَا قَالَ لِهَذَا وَرَدَّ عَلَيْكَ مِثْلُ مَا رَدَّ عَلَيْكَ هَذَا فَقَالَ إِنْ كُنْتُ
كَاذِبًا فَصَدِّقْكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتُ وَآيُ الْأَعْمَى فِي صُورَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مُسْكِينٌ وَابْنُ السَّبِيلِ
وَقَطَّعْتَ بِي الْحَبَالِ فِي سَفَرِي فَلَا مَلَاغَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ شَمَّ بِكَ اسْأَلْكَ بِالنَّاسِ رَدَّ عَلَيْكَ
بَصَرَكَ شَاةً أَتَبَلَّغَ بِهَا فِي سَفَرِي وَقَالَ قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللَّهُ بَصَرِي وَفَقِيرًا
فَأَخْتَمَنِي اللَّهُ فَخُذْ مَا شِئْتَ قَوْلَ اللَّهِ لَا أَحْمِلُكَ الْيَوْمَ لِيُشْرَعَ أَخَذَ تَعَالَى فَقَالَ آمِنْكَ
مَالَكَ فَاتَمَّا ابْتُلَيْتُمْ فَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ وَسُخِطَ عَلَى صَاحِبَيْكَ تَرْجَمَهُ بَوْبَرُهُ رَجَمَهُ
روایت ہے کہ حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں تین آدمی تھے ایک کورہی سفید
وانغ والا دوسرا گنجا تیسرا اندھا سو خدا تعالیٰ نے چاہا کہ ان کو آزمائے تو ان کو پاس فرشتہ بیجا سودہ
کورہی کو پاس آیا تو اس نے کہا کہ مجھ کو کون چیز سب سے پیاری ہے اس نے کہا کہ اچھا رنگ اور اچھی کہاں کہ

کہ لوگ مجھ کو گناہی میں فرشتے فرما رہے ہیں تو اس کی گہن دور ہوئی اور سکو اچھا رنگ اور اچھی آواز کی گئی فرشتے نے کہا کہ کون مال
تجھ کو بہت پسند ہو سکو کہ اونٹ یا گائے سپین اس نے شک کیا ہے کہ سوز اونٹ یا گائے لیکن کوڑھی اور گننے نے
ان میں سے ایک نے اونٹ کہا اور دوسرے نے گائے سو اس کو دس مہینے کی گاہن افشانی دی گئی یہ پہلا خدا کی تجو سپین برکت
ہو یہ فرشتہ گننے کے پاس آیا سو سکو کہا کہ کون چیز تجھ کو بہت پسند آتی ہے سوز کہا کہ اچھے بال اور یہ باری مہر
جانی ہے کہ لوگ مجھ کو گناہی میں سو فرشتے سپر ناتہ سپر تو اس کی باری دور ہو گئی اور سکو اچھے بال ہے یہ فرشتے
نے کہا کہ کون لال تجھ کو بہت بہا ہے سوز کہا کہ گائے تو سوز سکو گاہن کا نئی اور کہا کہ تجھ کو اس میں خدا کی برکت ہو
یہ فرشتہ اندھے کے پاس آیا سو کہا کہ گناہی کون چیز بہت پسند ہو سکو کہا کہ اندھیری آنکھوں میں روشنی دینا میں سکے شاگرد
کو دیکھوں سو فرشتے سپر ناتہ سپر تو سکو خدا میتاے ز روشنی دی یہ فرشتے نے کہا کہ کون مال تجھ کو بہت پسند ہے
سوز کہا کہ بڑی بکری اس نے سکو گاہن بکری دی تو نئی اور گائے ہی یا میں بکریاں ہی جانی یہ سوئے ہوئے کوڑھی کے
جنگل بہ اونٹ ہو گئی اور گنچ کی جنگل بہ کاڑی بل جو گئے اور اندھیری کی جنگل بہ بکریاں ہو گئیں یہ مدت کہ بعد فرشتہ کوڑھی کے
پاس آیا اپنی اکل صورت اور شکل میں فرشتے نے کہا کہ میں محتاج آدمی ہوں سفر میں میرے سب جاب کٹ گئے سو آج مجھ کو نذرانہ
یہ چننا ممکن نہیں بدون خنک کی مدد کے یہ بدون تبر کرم کے میں تجھ سے مانگتا ہوں اسی کے نام پر تجھ کو ستر ہزار رنگ در ستر ہی کمال
دی دار مال دیا ایک اونٹ مانگتا ہوں جو میرے سفر میں کام آوے سوز کہا کہ لوگوں کے حق مجھ پر تہ ہیں فرشتہ نے کہا کہ گناہی
تجھ کو پہچانتا ہوں پہلا کیا تو محتاج کوڑی نہا کہ لوگ تجھ کو گناہی ہے تو یہ خدا نے تجھ کو دیا یا تو سوز جواب دیا کہ میں نے یا یا
نہ اپنے باب اے سے جو کئی پشتوں کے نامی سزا رہے سو فرشتے نے کہا کہ اگر تو جھوٹا ہو تو خدا
تعالے تجھ کو سبای کر ڈالے جیسا تو تھا یہ فرشتہ گننے کے پاس آیا اپنی اسی صورت اور شکل میں یہ پاس
سے کہا جیسا کوڑھی سے کہا اوسنے یہی جواب دیا جیسا اوسنے جواب دیا تھا فرشتے نے کہا کہ
اگر تو جھوٹا ہو تو خدا میتاے تجھ کو دیا ہی کر ڈالے جیسا تو تھا یہ فرشتہ اندھے کے پاس آیا اپنی اسی
صورت میں تو اُس نے کہا کہ میں محتاج آدمی ہوں اور مسافر ہوں میرے سفر میں سب سیکٹ گئے
مجھ کو آج یہ چننا نہیں مدد الہی اور اسکے بعد بدون تیز کرم کے مشکل ہے سو میں تجھ سے اس خدا کے نام پر چنو
تجھ کو ایک دی ایک بکری مانگتا ہوں کہ میرے سفر میں وہ کام آوے سوز کہا کہ مقرر میں انڈا تھا سو خدا
تعالے نے مجھ کو ایک دی اور میں محتاج تھا سو خدا میتاے مجھ کو مالدار کیا سولے جا بکریوں سے جتنا
جی چاہے سو قسم ہے اللہ کی کہ لینے میں اگر تو کچھ چوڑے گا تو میں تیری تعریف کروں گا لینے میں نہ
لینے سے کچھ تیری تعریف نہ کروں گا اگر محتاج ہو کر چوڑے گا اور تیری بے پرواہی یہی تعریف نہ کروں گا
سو فرشتے نے کہا کہ اپنا مال کہہ تم تینوں آدمی تو صرف آزمای گئے سو تجھ سے تو البتہ خدا رہنی ہوا

اور تیرے دونوں ساتھیوں سے ناخوش ہوا۔ اس حدیث میں جواز ذکر اس چیز کا ہے کہ واقع ہوئی وہ سببوں کے تاکہ نصیحت پکڑیں ساتھ اس کے وہ شخص کہ سنے اس کو اور یہ اوکی غیبت نہیں اور شاید یہی سببیت ان کے نام نہ لینے میں اور یہ نہیں بیان کیا کہ اس کے بعد ان کا کیا حال ہوا اور جو ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ امران میں واقع ہوا جیسا کہ فرشتے نے کہا اور اس حدیث میں تخریر ہے کفران نعمت سے اور ترغیب ہے شکر اس کے کے اور اقرار کرنا ساتھ اس کے اور شکر کرنا اس کا اوپر اس کے اور اس میں فضیلت صدقہ کی ہے اور رغبت دانی اوپر نرمی کے ساتھ ضعیفوں کے اور تعظیم کرنی اوکی اور چونچا نا اونکا ان کے کام کو اور اس میں خبر کی ہے بخل سے ہو سکتا کہ وہ حامل ہوتا ہے اپنے ساتھی کو کذب پر اور خدا کی نعمت کے انکار کہنے پر (فتح) باب قول اللہ عز وجل اَمْ حَسِبْتَ اَنْ اَصْحَابُ الْكُفْرِ وَالزُّلْمِ اَلْكِتَابُ الْمَرْفُوعُ مَكْتُوبٌ مِنَ الرَّحْمِ رَبَّنَا عَلٰی قُلُوبِهِمُ اَلْغَمْنَاھُمْ صَبْرًا لَّوْلَا اَنْ رَبَّنَا عَلٰی قُلُوبِھَا شَطَطًا لَّا اَوَّیْدُ الْفِتْنَاءُ وَجَمَعْنَاهُ وَصَّائِرٌ وَّوُصِّدُ وَّیْقَالَ الْوَصِیْدُ الْبَابُ الْوَصِیْدُ الْمَطْبَقُ اَصْدَ الْبَابِ الْوَصْدُ بَعْثْنَاھُمْ اَحْبَبْنَاھُمْ اَزَّیْ اَلْکُفْرِ رِیْعًا فَضَرَبَ اللّٰهُ عَلٰی اُذَانِهِمْ فَتَمَٰوُا رَجْمًا بِالْغَیْبِ لَمْ یَسْتَعِیْنُوْا وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَقْرَضُھُمْ تَدْرُکُھُمْ بِاِسْمِ رَسُوْلِہِ بَیَان میں کہ کیا تو خیال کرتا ہے کہ غار اور نوشتہ والے ہماری قدرتوں میں اچھا ہے الکف الفتح فی الجمل یعنی کھف کے معنی میں کشادگی سپاہ میں اور اختلاف ہے ہر جگہ کھف کے کہ بیان ہے سو حدیثوں اور خبروں سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ روم کے شہر زن میں ہے اور طبری نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ ان کے قریب ہے اور بعض کہتے ہیں کہ طرس کے قریب ہے اور بعض کہتے ہیں کہ ایلہ اور فلسطین کے دینا ہے اور بعض اور جگہ بتلاتے ہیں اور ایک ایت میں ہے کہ صحابہ کھف الم مہدی کے مددگار ہیں اور اس کی سند ضعیف ہے سوا اگر ثابت ہو تو محل کیا جاوے گا اس پر کہ وہ مرے نہیں بلکہ خواب میں ہیں سو میں بیان تک اوٹھا ہے جادو کے وہ سبب مدد مہدی کے اور ایک روایت میں ہے کہ وہ عیسیٰ کے ساتھ حج کرینگے (فتح) والرقیم الکتاب المرقوم مکتوب بن الرقیم یعنی اور رقیم کے معنی ہیں کتاب یعنی نوشتہ اور مرقوم کے معنی ہیں مکتوب شتق ہے رقم سے ف یہ قول ابن عباس کا ہے اور ابو نعیمہ نے کہا کہ رقیب نام ہے اس میدان کا جس میں کھف ہے اور کعب جبار سے روایت ہے کہ وہ کافون کا نام ہے اور بعض کہتے ہیں کہ رقیم کے کا نام ہے اور بعض کہتے ہیں کہ اس کے معنی غار ہیں اور ابن عباس سے ایک روایت ہے کہ رقیم تائب کی تلمیح ہے جس میں ان کے نام کہے گئے جبکہ وہ متوجہ ہوئے اپنی قوم سے بچے چھپ کر نکلا اور انکو نہ معلوم ہوا کہ کہان گئے اور بعض کہتے ہیں کہ رقیم میں ان کا دین لکھا ہوا تھا جس پر وہ تھے اور بعض کہتے

ہمیں کہ رفیم کے معنی دوات ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ خبر دی السنہ صحاب کہف سے اور نہیں خبر دی صحاب
 رفیم سے تین کہتا ہوں اور سطح نہیں بلکہ سیاق جانتا ہے کہ صحاب کہف ہی ہیں صحاب رفیم رطنا علی
 قلوبہم کے معنی ہیں کہ ڈالا تھے ان کے دل میں صبر یعنی اپنے اہل اور مال کے چھوڑنے سے لولا رطنا علی قلوبہ
 کے بھی ہیں معنی ہیں کہ اگر ہم موسے کے ان کے دل میں صبر نہ ڈالتے تو قریب تھا کہ اپنا بید ظاہر
 کرتی شیطا کے معنی ہیں زیادتی ظلم میں الوصید الفنا وجمعہ وصال الخ یعنی الوصید کے معنی میں مید
 کہف کا اور اہل جمع وصال اور وصد ہے اور بعض کہتے ہیں کہ وصیک کے معنی دروازہ ہیں اور وصدہ کے
 معنی ہیں ہر طرف سے ملی ہوئی یعنی آیت علیہم نار مؤصدة میں اور صد الباب و اوصد کے معنی ہیں
 دروازہ بند کیا یعنی اگر صد کو باب افعال میں لے جاویں تو او کو تھڑے سے بدل کرے میں اور کہی ہل
 نہیں کرتے ہکا ذکر بطور متظراد کے ہے بشتا ہم کے معنی ہیں زندہ کیا ہے ان کو یعنی خواب سے ازکی
 اکثر لیا یعنی از کے کے معنی ہیں سستا یعنی اس آیت میں ایہم ازکی طوعاً فضر بناد علی اذانہم فواوا
 یعنی فضر بنا علی اذانہم کے معنی ہیں کہ پس سو گئے۔ رجم بالغیب کے معنی ہیں بغیر طلب بیان کے اور
 بے دلیل کہتے ہیں اور مجاہد نے کہا کہ تقرر ضہم کے معنی ہیں چھوڑتا ہے ان کو یعنی اس آیت میں تقرر ضہم
 ذات الشمال تغنیہ نہیں ذکر کی بخاری رحم نے اس ترجمہ میں کوئی حدیث سند اور عبد بن حمید نے
 ابن عباس سے سند صحیح کے ساتھ صحاب کہف کا قصہ بطول وایت کیا ہے لیکن وہ مرفوع نہیں اور
 خلاصہ اسکا یہ ہے کہ ابن عباس نے معاویہ کے ہمراہ صائف کا جہاد کیا تو وہ صحاب کہف کی غار پر
 گذرے جبکہ ذکر خدا بتعائے نے قرآن میں کیا ہے سو معاویہ نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ انکا حال
 دریافت کروں سو ابن عباس نے اسکو منہم کیا اور سننے نہ مانا اور کچھ لوگ نیچے سو خدا بتعائے نے
 اتہی بھیجی تو انکو وہاں سے نکالا پھر یہ خبر ابن عباس کو پہنچی تو اُس نے کہا کہ تہ وہیچر ملک ایک
 بادشاہ ظالم کے جو بت پرست تھا سو جب انہوں نے یہ حال دیکھا تو وہاں سے نکلے سو جمع کیا اللہ نے
 انکو غیر سعاد پر تو انہوں نے ایک دوسرے سے قول قرار لیا سو ان کے سردار انکو ڈھونڈتے آئے
 تو انہوں نے انکو گم پایا کہ معلوم نہیں کہ کہاں چلے گئے تو انہوں نے بادشاہ کو خبر دی تو حکم کیا ان
 ساتھ لکھنے ان کے ناموں کے اوپر تختی تانبے کے اور رکھا انکو اپنے خزانے میں اور داخل ہوئے
 وہ جو ان غار میں تو خدا بتعائے نے ان پر نیند غالب کی تو وہ سو گئے پھر خدا بتعائے نے بھیجا
 ہوا کہ ادھر ادھر بیٹھے اور پھر آفتاب کو اُسے سو اگر سورج ان پر چڑھے تو وہ انکو جلا دیوے اور
 ان کے گردین نہ بدلائی جاویں تو البتہ انکو زمین کہا لیوے پھر وہ بادشاہ مر گیا اور دوسرا

الکتاب کتنا الله صبح بخیر بخیر رحمتا
صبح بعد بیک بخیر بخیر رحمتا

از تالیفات فیض المولانا محمد ابوالحسن علی خاں طبریزی صاحب کتاب انوار العارفین فی شرح کتب اربعه مطبوعه در کتبخانه کهنه کلاهدی



بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی ائمه الطاهرات

مطبع محمدی و رفیع و رفیع الله بنود
در کتب محمدی و رفیع و رفیع الله بنود

كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ بِمَا يَعْلَمُ أَنَّهُ قَدْ صَدَّقَ فَقَالَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ أَلَلَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ
 لِي أَحَدٌ عَمِلَ لِي عَلَى فَرْقٍ مِنْ أَرْضٍ فَذَهَبَ وَتَرَكَهُ وَإِنِّي كُنْتُ عَمَدْتُ إِلَى ذَلِكَ الْفَرْقِ
 فَزِدْتُهُ فَصَادَ مِنْ أَمْرٍ إِلَى أَشْرَبَتْ مِنْهُ بَقَرًا وَأَنَّهُ أَتَانِي يَطْلُبُ أَجْرَهُ فَقُلْتُ لِمَ عَمَدْتُ
 إِلَى تِلْكَ الْبَقَرِ فَقَالَ لِي إِنَّمَا لِي عِنْدَكَ فَرْقٌ مِنْ أَرْضٍ فَقُلْتُ لَهُ عَمَدْتُ لِي تِلْكَ الْبَقَرِ فَاتَّهَمَا
 مِنْ ذَلِكَ الْفَرْقِ فَصَافَهُمَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ إِنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا فَإِنَّا نَحْنُ
 عَنْهُمْ الصَّخْرَةُ فَقَالَ الْآخَرُ أَلَلَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ
 كُنْتُ ابْنَهُمَا كُلَّ لَيْلَةٍ يَلْبَسَ عَنِي لِي فَأَبْطَأْتُ عَنْهُمَا لَيْلَةً فَخُذْتُ وَقَدْ وَقَدْ وَأَهْلِي وَعَبَايَ
 يَنْصَاعُونَ مِنَ الْجُوعِ وَكُنْتُ لَا أَسْقِيهِمْ حَتَّى يَشْرَبَ أَبَوَايَ فَكَرِهْتُ أَنْ أَقْطِعَهُمَا وَكَرِهْتُ أَنْ
 أَدْعُهُمَا فَيَسْتَكِلَا الشَّرْبَ هِمَا فَلَمَّا أَدَلَّ اسْتَظَرَ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ إِنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ
 خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا فَإِنَّا نَحْنُ الصَّخْرَةُ عَنْهُمْ الصَّخْرَةُ فَخَشَى نَظَرُوا إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ الْآخَرُ أَلَلَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ
 تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي بِنْتُ عَمٍّ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنِّي دَاوُدُ ثُمَّ عَمَّرْتُ نَفْسِي مَا فَاتَتْ إِلَّا أَنْ يَتَّهَمَا
 بِمَا تَرَى دِينَارٍ فَطَلَبْتُهَا حَتَّى قَدَرْتُ فَأَتَيْتُهَا بِهَا فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهَا فَأَمْلَكْتَنِي مِنْ نَفْسِي مَا فَاتَتْ قَعْدَ
 بَيْنَ رَجُلَيْهَا قَالَتُ لِي اللَّهُ فَلَا تَقْضِ لِحَاظِي لَهَا حَقِّي لَهَا حَقِّي فَخُذْتُ وَتَرَكْتُ الْمَاءَ الَّذِي تَدْفَعُ
 كُنْتَ تَعْلَمُ إِنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا فَفَرِّجَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَخَرَجُوا تَرْجَمَ ابْنِ عَمْرٍ
 روایت ہے کہ حضرت صلوات اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس حالت میں کہیں آدمی سے اگلے امت سے چلے جا
 تھے کہ ناگہان اذکوبینہ پونچا تو دوسے پہاڑ کی ایک غار میں گھس گئے یعنی تو اس پہاڑ کا ایک پتھر
 اذکوبی غار کے بند پر ٹھہرا کر پڑا سو اس نے اذکوبہ کر لیا تو بعض نے بعض سے کہا کہ تحقیق شان پر ہے
 کہ قسم ہے اللہ کی نہ نجات دیگا نکو اے لوگو گر سچ بولنا سو چائے کہ دعا مانگے ہر مرد و تم میں سے اس عمل کے
 وسیلے سے کہ جانتا ہے کہ وہ اوہین سچا ہے یعنی خالص اللہ کی رضا مندی کیو اسطے کیا ہے تو انہیں سے
 ایک نے کہا کہ الہی باجر تو یہ ہے کہ میرے یہاں ایک مزدور تھا اس برتن بہر مزدوری پر جس میں سولہ
 رطل چاول سا دین یعنی سو جب وہ اپنا کام کر چکا تو اس نے کہا کہ میرا حق دو تو میں نے اس کا حق اوسکے آگے
 کیا سو وہ اوسکو چوڑ کر چلا گیا اور یہ کہ میں نے اس سولہ رطل چاول کی طرف قصد کیا سو اوسکو میں نے بویا
 سو اوہین یہاں تک بکت ہوئی کہ میں نے اس سے گائی بل خریدے اور یہ کہ وہ مزدور میرے پاس آتا
 اپنی مزدوری مانگتا ہوا تو میں نے اوسکو کہا کہ قصد کر ان گائی بلیوں کی طرف سو اذکوبہ ہاں کہ لے جا تو اذکوبہ
 مجھے کہا کہ سو اس نے اسکے کچھ نہیں کہ میرے تو تیرے پاس صرف سولہ رطل چاول ہیں تو میں نے

کی توجہ کا کام اور لوگوں نے تمام دین کیا تھا اتنا اوسنے اوسے ہی دین کیا تو میں نے مناسب جانا کہ اوسکو بھی اور لوگوں کے برابر مزدوری دون کر اوسنے اپنے کام میں بہت محنت کی ہے تو ایک مرد دین سے کہا کہ تو اوسکو ہماری برابر کیوں دیتا ہے تو میں نے اوسکو کہا کہ کیا میں نے تیری معین دوزی سے کچھ کم کیا اور سواے اسکے کچھ نہیں کہ وہ میرا مال ہے جس کو چاہوں دون تو وہ غصے ہوا اور اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا گیا اور ایک لڑکیت میں ہے کہ اوسکو دس ہزار روپہ دیا اور یہ معمول ہے اس پر کہ وہ بھی قیمت چیزوں مذکورہ کی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب دعا مانگنے مشکوٰۃ میں اور قربت چاہتی طرف اللہ کی ساتھ ذکر نیک عمل کے اور طلب کرنا وفا وعدے اوسکے کا ساتھ سوال اوسکے کے اور استنباط کیا ہے اس سے بعض فقہانے کہ مستحب ذکر کرنا اوسکا وقت مینہ مانگنے کے اور معقول ماضی حین وغیرہ سے اور کبھی کہا جاتا ہے کہ اس میں اپنے عمل کا ریختہ ہے لیکن حضرت نے اوسکے فعل کی تعریف کی سوا اسے دلالت کی سپر کہ اوسکا فعل ٹھیک ہے اور سب کے کبیر نے کہا کہ مجھ کو ظاہر ہوا کہ حضرت کبھی بے قرار کرتی ہے طرف تعجیل جزا اعمال کے دنیا میں اور یہ اسی قبیل سے ہے پھر مجھ کو ظاہر ہوا کہ حدیث میں عمل کا دیکھنا بالکلینہیں واسطے قول ہر ایک کے انہیں سے کہ اگر تو جانتا ہے کہ میں یہ کام تیری رضا مندی کے واسطے کیا ہے سو نہ اعتقاد کیا کسی نے اومیں سے اخلاص عمل اپنے کا بلکہ اوسکا امر خدا کے حوالے کیا پس جبکہ نہ جزم کیا اومہوں نے ساتھ اخلاص کے اومیں باوجودیکہ وہ اوسکے احسن اعمال تھے تو اوسکا بغیر اولے ہے تو اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ ایسے حالت میں مناسب ہے کہ آدمی اپنے نفس میں تصور کا اعتقاد کرے اور بحث کرے ہر واحد پر اپنے عمل سے حسین اوسکو اخلاص کا لگنا ہو پس سپرد کرے اوسکے امر کو طرف اللہ کی اور معلق کرے دعا کو خدا کے علم پر پس اس وقت جب دعا کرے تو اجابت کا امید وار رہے اور نہ ہونے کا خوف کرے اور اگر نہ غالب ہوا اسکے گمان پر اخلاص اوسکا اگرچہ ایک عمل میں ہو تو چاہئے کہ اپنی حد کے پاس کھڑا ہو ورنہ اور جو عمل خالص نہ ہو اس کے ساتھ دعا کر نیسے شرم کرے اور سواے اوسکے کچھ نہیں کہ انہوں نے اول امر میں کہا تھا کہ اپنے نیک عملوں کے وسیلے سے دعا کر و پھر انہوں نے دعا کو وقت یہ بالکل نہ کہا اور نہ کسی نے اومیں سے کہا کہ میں اپنے عمل سے دعا کرتا ہوں بلکہ صرف یہ کہا کہ اگر تو جانتا ہے پھر اپنا عمل ذکر کیا اور ہمیں فضیلت اخلاص کی ہے عمل میں اور فضیلت نیک کر نیکی ساتھ ان باپ کے اور مذمت اونکی کی اور مقدم کرنے انکے کے جو رولز کون پر اور مشقت اوہانے کی واسطے اوسکے اور ہمیں ایک یہ اعتراض ہے کہ اوسنے اپنے چوٹے چوٹے بان چوں کو تمام رات بہو کہا کیوں رکھا باوجودیکہ وہ اونکی بہو گھ کے مناسب تھے

[illegible]

اوس سے کہا کہ تصد کر ان گامی سیلون کی طرف کہ مقرر دے اس فرق بہ چاول سے حاصل ہو میں ہوں
اپنا سب مال اُنک لے گیا سو اُہی اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ امانت داری تیرے خوف سے کی تھی تو مجھے اس پر
کو کھول دے یعنی اس پتھر کو دور کر دے سوا دین سے کچھ پتھر کھل گیا پھر دوسرے کہا کہ اُہی باجر تو یہ ہے کہ تو جانتا تھا
کہ میرے مان باپ بڑے تھے بڑی عمر والے اور میں ہر رات اپنی بکریوں کا دودھ اوس کے پاس لایا کرتا تھا
سو ایک رات میں نے اوسنے دیر کی یعنی چارہ بہت دور ملا سوا سطلے اُنے میں دیر ہوئی سو میں آیا اور حالانکہ
وہ دو نو سو گئے تھے اور میری جو روڑ کے ہو کھ کی مارے روستے چلاتے تھے اور میں انکو نہ پلا کر تا
تہا یہاں تک کہ میرے بابا نے مجھ کو برا لگا کہ میں انکو نیند سے جگاؤں یعنی اسوا سطلے کہ آدمی کو نیند سے
جگانا ناگوار معلوم ہوتا ہے اور مجھ کو برا لگا کہ اوںکو نہ جگاؤں موضع ضعیف ہو جاوے یعنی واسطلے نہ پینے
دودھ کے کہ رات کا کہا نا نہ کہانی سے آدمی ضعیف ہو جاتا ہے سو میں انکی انتظار میں دودھ لے کر تمام
رات کھڑا صبح تک سو اُہی اگر تو جانتا ہے کہ میں نے اسی محنت تیرے خوف سے کی تھی سو تو مجھے پتھر
کو کہو کہ تو اوسنے کچھ پتھر کھل گیا یہاں تک کہ اوںہوں نے اوس سے آسمان کو دیکھا پھر میرے
کہا کہ اُہی باجر تو یہ ہے کہ میری ایک چپاکی مٹی ہوتی ہے کہ میرے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ تر پیاری ہے یعنی
میں اوسکا کمال عاشق تھا سو میں نے اوسکی طرف مائل ہو کر اوسکی ذات کو چاہا یعنی حرام کاری کا ارادہ کیا
سو اوسنے نہ مانا یہاں تک کہ میں اوسکو سوا شرفیاں دوں یعنی سوا شرفیاں پر رہی ہوئی سو میں نے اوسکے
واسطلے محنت کی یہاں تک کہ میں اوسپر قادر ہوا سو میں انکو اوسکے پاس لایا اور میں نے اوسکو وہ شرفیاں
دیں تو اوسنے مجھ کو اپنی جان پر قادر کیا سو جب میں اوسکے دو نو پیروں کے اندر بیٹھا تو اوسنے
کہا کہ اے خدا کے بندے خدا سے ڈر اور ہر کو نہ توڑ مگر اوسکے حق سے یعنی بدو ن نکاح شرعی کے
ازالہ بکارت نکریا زنا نہ کر تو میں اوتھ کھڑا ہوا اور میں نے سوا شرفیاں چھوڑ دیں سو اُہی اگر تو جانتا ہے کہ میں نے
یہ مدت کی دلی آرزو تیرے خوف سے چھوڑ دی تھی تو مجھے پتھر کو کھول دے تو خدا نے اُسے پتھر کو کھول دیا
تو دے نینوں و مان سے نکلے **ف** یہ جو کہا کہ اُہی اگر تو جانتا ہے تو اس میں اشکال ہے اسوا سطلے
کہ ایسا مذاق قطعاً جانتا ہے کہ خدا اوسکے کام کو جانتا ہے اور جواب دیا گیا ہے باین طور کہ اوسنے اپنے
اس عمل میں تردد کیا کہ کیا اوسکا خدا کے نزدیک اعتبار ہے یا نہیں اور گویا کہ اوسنے کہا کہ اگر میرا یہ عمل
مقبول ہے تو میری دعا قبول اور یہ جو کہا کہ وہ چلا گیا اور اپنی مزدوری نہ لی تو اسکا سبب نعمان بن
بشیر کی حدیث میں یہ واقع ہوا ہے کہ اوس مرد نے کہا کہ میں نے کئی مزدور بٹھرائے تھے ہر ایک معین مزدور
پہر جب دوپہر ہوئی تو ایک مرد آیا سو مزدور بٹھرایا میں نے اوسکو ساتھ شرفیاں دے دیں

۴
نکاح شرعی کے
ازالہ بکارت
نکریا زنا نہ کر
تو میں اوتھ کھڑا
ہوا اور میں نے
سوا شرفیاں
چھوڑ دیں سو
اُہی اگر تو جانتا
ہے کہ میں نے
یہ مدت کی دلی
آرزو تیرے خوف
سے چھوڑ دی تھی
تو مجھے پتھر کو
کھول دے تو خدا
نے اُسے پتھر کو
کھول دیا

کی تو جتنا کام اور لوگوں نے تمام دین کیا تھا تو اتنا اونے آؤ ہے ہی دین کیا تو میں نے مناسب جانا کہ اسکو بھی اور لوگوں کے برابر مزدوری دوں کہ او نے اپنے کام میں بہت محنت کی ہے تو ایک مہینے دین سے کہا کہ تو اسکو ہماری برابر کیوں دیتا ہے تو میں نے اسکو کہا کہ کیا میں نے تیری تعین مزدوری سے کچھ کم کیا اور سوائے اسکے کچھ نہیں کہ وہ میرا مال ہے جس کو چاہوں دوں تو وہ غصے ہوا اور اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا گیا اور ایک نیت میں ہے کہ اسکو دس ہزار درہم دیا اور یہ معمول ہے اس پر کہ وہی قیمت چیزوں مذکورہ کی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے دعا مانگنے مشکوٰۃ میں اور قربت چاہنی طرف اللہ کی ساتھ ذکر نیک عمل کے اور طلب کرنا وفا وعدے اس کے ساتھ سوال اس کے اور استنباط کیا ہے اس سے بعض فقہانے کہ مستحب ہے ذکر کرنا اور سکا وقت مینہ مانگنے کے اور مینقول تاضی حین وغیرہ سے اور کبھی کہا جاتا ہے کہ اس میں اپنے عمل کا ریختہ ہے لیکن حضرت نے اونکے فعل کی تعریف کی سوائے دلالت کی سپر کہ اونکا فعل ٹھیک ہے اور سبکے کیر نے کہا کہ مجھ کو ظاہر ہوا کہ ضرور کہی بے قرار کرتی ہے طرف تعجیل جزا اعمال کے دنیا میں اور یہ اسی قبیل سے ہے پھر مجھ کو ظاہر ہوا کہ حدیث میں عمل کا دیکھنا بالکل نہیں واسطے قول ہر ایک کے انہیں سے کہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضامندی کے واسطے کیا ہے سو نہ اعتقاد کیا کسی نے انہیں سے اخلاص عمل اپنے کا بلکہ اسکا امر خدا کے حوالے کیا پس جبکہ نہ جزم کیا انہوں نے ساتھ اخلاص کے اور میں باوجودیکہ وہ اونکے احسن اعمال تھے تو اسکو غیر اولے ہے تو اس سے استفادہ ہوتا ہے کہ ایسے حالت میں مناسب ہے کہ آدمی اپنے نفس میں تصور کا اعتقاد کرے اور بحث کرے ہر واحد پر اپنے عمل سے جہیں اسکو اخلاص کا گمان ہو پس سپر کرے اس کے امر کو طرف اللہ کی اور معلق کرے دعا کو خدا کے علم پر پس اسوقت جب دعا کرے تو اجابت کا امید وار رہے اور وہ ہونے کا خوف کرے اور اگر نہ غالب ہوا اسکے گمان پر اخلاص اسکا اگرچہ ایک عمل میں ہو تو چاہئے کہ اپنی حد کے پاس کھڑا ہو وہی اور جو عمل خالص نہ ہو اس کے ساتھ دعا کر نیسے شرم کرے اور سوائے اسکے کچھ نہیں کہ انہوں نے اول امر میں کہا تھا کہ اپنے نیک عملوں کے وسیلے سے دعا کرو پھر انہوں نے دعا کو وقت یہ بالکل نہ کہا اور نہ کسی نے اول میں سے کہا کہ میں اپنے عمل سے دعا کرتا ہوں بلکہ صرف یہ کہا کہ اگر تو جانتا ہے پھر اپنا عمل ذکر کیا اور اس میں فضیلت اخلاص کی ہے عمل میں اور فضیلت نیک کر نیکی ساتھ ان باپ کے اور خدمت اونکی کی اور مقدم کرنے ان کے جو رولہ کون پر اور مشقت اوٹانے کیو اسطے اونکے اور اس میں ایک یہ اعراض ہے کہ او نے اپنے چھوٹے چھوٹے بان بچوں کو تمام رات بہو کہا کیوں رکھا باوجودیکہ وہ اونکی بہو گھ کے مناسب

اور اسکا اگرچہ ایک عمل میں ہو تو چاہئے کہ اپنی حد کے پاس کھڑا ہو وہی اور جو عمل خالص نہ ہو اس کے ساتھ دعا کر نیسے شرم کرے اور سوائے اسکے کچھ نہیں کہ انہوں نے اول امر میں کہا تھا کہ اپنے نیک عملوں کے وسیلے سے دعا کرو پھر انہوں نے دعا کو وقت یہ بالکل نہ کہا اور نہ کسی نے اول میں سے کہا کہ میں اپنے عمل سے دعا کرتا ہوں بلکہ صرف یہ کہا کہ اگر تو جانتا ہے پھر اپنا عمل ذکر کیا اور اس میں فضیلت اخلاص کی ہے عمل میں اور فضیلت نیک کر نیکی ساتھ ان باپ کے اور خدمت اونکی کی اور مقدم کرنے ان کے جو رولہ کون پر اور مشقت اوٹانے کیو اسطے اونکے اور اس میں ایک یہ اعراض ہے کہ او نے اپنے چھوٹے چھوٹے بان بچوں کو تمام رات بہو کہا کیوں رکھا باوجودیکہ وہ اونکی بہو گھ کے مناسب

پر قادر تھا سو بعض کہتے ہیں کہ ان کے شرع میں اصل کا چرچہ ان کے غیر دن پتہ میں تھا اور بعض کہتے ہیں کہ شاید
تھے وہ طلب کرتے زیادہ اوپر سے رفق کے اور یہ اولے ہے اور اس میں فضیلت عفت اور بچنے
کی ہے حرام سے باوجود قدرت کے اور یہ کہ ترک کرنا معصیت کا مثانا ہے اس کی طلب کے
مقدمات کو اور یہ کہ واجب تو پہلے اسکے اور یہ کہ جائز ہے اجارہ کرنا ساتھ انج معین کے درمیان
اجیر اور مستحیر کے اور اس میں فضیلت ہے اور اگر نے امانت کی کے اور اثبات کہ بہت نیکیوں کی کا اور مثال
کیا گیا ہے ساتھ اسکے اور جو از بیع فضولی کے اور پہلے گذر چکی ہے بحث اس کی بیع میں اور یہ کہ جب
امین امانت کے مال میں سوداگری کرے تو اس کا نفع امانت والے کا ہے یعنی امانت کے مال کا
یہ قول احمد کا ہے اور خطاب بھی کہا کہ اکثر اس کے مخالف میں پس کہتے ہیں کہ جب مرتب ہو مال بیچو ذرا میں کے
اور اس طرح مضارب تو ہوگا تصرف اس کا چچا اسکے بغیر اذن کے پس لازم پڑتا ہے ذرا اس کا اس کو
کہ اگر میں تجارت کرے تو اس کا نفع ہی اسکے واسطے ہوگا اور ابو حنیفہ سے ہے کہ تاوان اور
اس کے ہے اور نفع بھی اس کے واسطے ہے لیکن اس کو صدقہ کر دیوے اور تفصیل کی ہے شافعی نے پسر
کہا کہ اگر خریدے اپنے ذمہ میں پھر نقد دیوے مول غیر کے مال سے تو عقد واسطے اسکے ہے اور نفع
بھی اس کا ہے اور اگر خریدے ساتھ غین کے پس نفع واسطے مالک کے ہے اور اس کا بیان بیع میں گذر
چکا ہے اور میں خبر دینی ہے پہلی امتوں سے تاکہ عبرت پکڑیں سننے والے ان کے عملوں سے پس
ان کے اچھے کاموں پر عمل کریں اور برے کاموں کو چھوڑ دیں تنبیہ اتفاق ہے سب روایتوں کا
اس پر کہ تینوں قصے اجیر اور عورت اور باپ میں میں گریک روایت میں اجیر کے بدلے یہ ہے
کہ تیسرے نے کہا کہ میں بکر یونین تھا اور کو چراتا تھا تو نماز کا وقت ہوا تو میں نماز کو گھڑا ہوا تو جھپٹیا
اگر بکر یونین گھس گیا سو میں نے بڑا جانا کہ نماز کو توڑوں سو میں صبر کیا یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہوا
پس اگر یہ ثابت ہو تو محمول ہوگا تعدد قصے پر (فتح) **بَابُ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ**
أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ
أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَمَا امْرَأَةٌ تَرْضَعُ ابْنَهَا إِذْ مَرَّ
بِهَا رَاكِبٌ وَهِيَ تَرْضَعُهُ فَقَالَتْ اللَّهُمَّ لَا تَمِثْ ابْنِي حَتَّى يَكُونَ مِثْلَ هَذَا فَقَالَ
اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ ثُمَّ بَجَعَ فِي الشَّذِيِّ وَمَرَّ بِامْرَأَةٍ تَرْضَعُ ابْنَهَا وَهِيَ تَرْضَعُهُ فَقَالَتْ
اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ ابْنِي مِثْلَهَا فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهَا فَقَالَ امَّا الرَّاِكِبُ فَإِنَّهُ كَارٍ وَأَمَّا
الْمَرْءَةُ فَإِنَّهُمْ يَقُولُونَ هَا تَرَكْنِي وَقَوْلُ حَبِيبِي اللَّهُ وَيَقُولُونَ لَهَا تَسِرْتِ وَقَوْلُ حَبِيبِي اللَّهُ

سیدنا ابو الزناد نے کہا کہ میں نے سیدنا ابو ہریرہ سے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ ایک عورت نے اپنے بچے کو دودھ پلایا تھا تو ایک راہزن اس سے گزر رہا تھا تو عورت نے کہا کہ اللہم! میرے بچے کو ایسا نہ بنائے جیسا کہ یہ راہزن ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہم! اسے ایسا نہ بنائے جیسا کہ یہ راہزن ہے اور اگر ایک عورت نے اپنے بچے کو دودھ پلایا تھا تو ایک راہزن اس سے گزر رہا تھا تو عورت نے کہا کہ اللہم! میرے بچے کو ایسا نہ بنائے جیسا کہ یہ راہزن ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہم! اسے ایسا نہ بنائے جیسا کہ یہ راہزن ہے اور اگر ایک عورت نے اپنے بچے کو دودھ پلایا تھا تو ایک راہزن اس سے گزر رہا تھا تو عورت نے کہا کہ اللہم! میرے بچے کو ایسا نہ بنائے جیسا کہ یہ راہزن ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہم! اسے ایسا نہ بنائے جیسا کہ یہ راہزن ہے

ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ اوسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ جس حالت میں کہ ایک عورت اپنے بیٹے کو دودھ دیتی تھی کہ ناگہان ایک سوار گذرا اور وہ اوسکو دودھ دیتی تھی تو اوس عورت نے کہا کہ الہی میرے بیٹے کو نہ ماریو یہاں تک کہ اوس مرد کے برابر ہو تو لو کہ نے کہا کہ الہی مجھ کو ایسا نہ کیجیو بھراپی بالکل چھاتی پر جھکا اور لو کہ ایک لونڈ کو لیکر لفظ کہ کھینچے جاتے تھے اور کھیل کیجاتی تھی ساتھ اوسکے تو اوس لڑکے کی مان نے کہا کہ الہی میرے بیٹے کو اس لونڈ کے طرح نہ کیجیو تو اوس لڑکے نے کہا کہ الہی مجھ کو ایسا ہی کیجیو سو لڑکے نے کہا کہ ایسے سوار سو کا فر تھا اور ایسے سوار البتہ لوگ اوسکو کہتے تھے کہ تو حرام کرتی ہے اور وہ کہتی تھی کہ مجھ کو اللہ کفایت کرتا ہے اور اوسکو کہتے تھے کہ تو چوری کرتی ہے اور وہ کہتی تھی کہ مجھ کو اللہ کفایت کرتا ہے **ف** اس حدیث کی شرح پہلے گزر چکی ہے **حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ ثَلَيْهٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَبْرِ بْنُ حَزِيمٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْرِينَ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْمَأُ كُلُّ يَهْيُفٍ بِرَكْبَةٍ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ إِذَا نَأَتْهُ بَغْيٌ مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ فَزَرَعَتْ مَوْقَعًا فَسَقَتْهُ فَعَفَرَهَا بِه** ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ ایک کتا کونین کے آس پاس گھومتا تھا قریب تھا کہ پاس اسکو مار ڈالے کہ ناگہان دیکھا اوسکو ایک عورت حرام کرنے بنی اسرائیل کی حرام کار عورتوں سے تو اوسنے اپنا موزہ اتارا اور اوسکو کونین سے پانی لگا لگا پلایا تو اوسکے گناہ بخشے گئے **ف** اس حدیث کی شرح کتاب الشرب میں گزر چکی ہے اور طہارت میں ہے کہ مرد نے پانی پلایا تھا اور اسنے اوسکو اپنے موزے میں پلایا تھا اور احتمال ہے کہ قصہ متعدد ہو (فتح) **حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْكَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ جُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ سَمِيعَ مَعَاذِ بْنِ أَبِي سَعْيَانَ عَامَ حَجَّةٍ عَلَى النَّبِيِّ فَنَسَاوَلُ قَصَّةً مِنْ شَعِيرٍ وَكَانَتْ فِي يَدِ حَرَسِيٍّ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ إِنِّي عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهَا هَكَذَا بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اخْتَذَهُمْ نِسَاءُ** ترجمہ جمید بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ اوسنے معاویہ البوسفیان کے بیٹے سے سنا جس سال اسنے حج کیا منبر پر سوا وسنے بالوں کا ایک جوڑا پڑا جو ایک چوکیدار کے ہاتھ میں تھا سو معاویہ نے کہا کہ اے مدینے والو کہان میں تمہارے علمائین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ ایسے کام سے منع کرتے تھے یعنی اپنے بالوں میں غیر کے بال جوڑنے سے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَسَمِعَ النَّاسَ نَحْوَهُ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي سَفَرٍ
فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ إِنِّي رَسُولُكَ أَذْكَ الْمَوْتِ ذَنَاءً بِضِدِّهِ يَمْشِي عَلَى كِبْرِهِ خَافُكُمُ الْتِفَاتٍ
مَلَائِكَةُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ الْعَيْنُ ابْدَأْ دُخَى إِلَهِي إِلَى هَلِ ابْنُ آدَمَ تَقَرَّبَ وَادَّخَى إِلَى هَذَا
بِتَاعَدِي كَقَالِ يُسْمُوْنَا بَيْنَهُمَا تَوْجِدَ إِلَى هَذَا أَفَتَرْكِبُ بَيْتًا بِرَقَّتْكَ قُرْحُهُمُ الْيَوْمِ عِيدُ غَضَبِي
سے روایت ہے کہ حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی قوم میں ایک مرد
تھا اور اسے بتانے کے لیے تعویذ نکال رہا تھا تو وہ زمین پر کون بہت بڑا عالم ہے یعنی
تو لوگوں سے کہا کہ فلاں درویش بہت بڑا عالم ہے تو وہ درویش پاس گیا اور اس سے پوچھا کہ اوس
شخص نے بتانے کو قتل کیا ہے کیا اوسکی توبہ قبول ہوگی تو اس درویش نے کہا کہ تیری
توبہ قبول نہیں تو اسے اوس درویش بھی مار ڈالا پھر پوچھنے لگا کہ تم سے زمین پر بہت بڑا عالم کون ہے
تو لوگوں نے کہا کہ فلاں مرد بڑا عالم ہے تو اسے اوس سے کہا کہ اوس شخص سے سو آدمی کو قتل کیا ہے
سو کیا اوسکی توبہ قبول ہو سکتی ہے تو اس عالم نے کہا کہ مان اور تو فلاںے فلاںے کا تو نہیں جا
کہ وہاں چند لوگ ہیں کہ خدا کی عبادت کرتے ہیں سو تو بھی انکے ساتھ خدا کی عبادت کر اور یہ
پلیٹو اپنی زمین کی طرف اس واسطے کہ وہ بری زمین ہے سو وہ شخص اس طرف چلا یہاں تک کہ جب
آدی راہ چل گیا تو اسکو موت آئی تو وہ اپنے سینے کو پہل توبہ کی زمین کی طرف نکلتے مریئے
وقت دونوں زمین کے بیچ برابر تھا جاتی سے ہم کر اوپر قریب ہو گیا تو جہاں گئے اوس میں رحمت
کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے ہوا رحمت کے فرشتے کہنے لگو کہ یہ شخص توبہ کر کے آیا ہے
اپنے دے خدا کی طرف متوجہ ہو کر اور عذاب کے فرشتوں نے کہا کہ اسے کبھی ایک نیلنگام
بھی نہیں کیا تو خدائے گناہ کے گاؤں کو حکم پہنچا کہ دو روز جو عبادت کے گاؤں کو حکم
پہنچا کہ تو قریب ہو جا اور کہا کہ دونوں زمین کی مسافت کو پاو یعنی سو جس گاؤں کی طرف زیادہ تر
غز نزدیک ہو سو اوسکی لائق ہے تو فرشتوں نے ما پا تو اسکو عبادت کے گاؤں کی طرف
ایک بالشت بہر قریب پایا تو اس کے گناہ معاف ہو گئے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
مشعر ہے توبہ کرنی تمام کبیرے گناہوں نے یہاں تک کہ جو کسی جان کو ناحق مار ڈالے وہ بھی
توبہ کرے اور یہ محمول ہر سرکہ حب خدا نے قاتل کی توبہ قبول کی تو اسکے مدعی کی رضا منیت کا خدا
ہو جاتا ہے اور یہ کہ سفی کبھی جواب میں چونک جاتا ہے اور ادب شخص نے جو پہلے عالم کو قتل کیا تھا
تو ہزار نفوس اس کے کبریٰ توبہ قبول نہیں اس واسطے کہ اسکو اس سے معلوم ہوا کہ اس کے

ان غیر صحیح

5-15

عزیز صبیحی

١٠

۱۳۷۲

٩١

مساجد
و لفظ

اور لغت میر

معنی ناز کا

یہ دور ہوا

اور اردو محاورہ

کونسا

برکات

نہ نکلا

واسطے نجات نہیں پس نا ائید ہوا خدا کی رحمت سے پھر خدا نے اسکو پایا اور اپنے فعل پر مادم ہوا اور پھر پوچھنے لگا اور اس میں اشارت ہے طرف کیم ہونے سجدہ درویش کی اس واسطے کہ تھا اسکا کچا اس شخص سے جو لیر ہو قتل پہ پہانک کہ اسکی عادت ہو بائین طور کہ نہ خطاب کرے اور سے برخلاف مراد اسکی کے اور یہ کہ استعمال کرے ساتھ اس کے معاریض کو واسطے صلح کرنے کے ساتھ اس کے لیے اس وقت ہر جبکہ ہوتا حکم صریح نزدیک اس کے حج عدم قبول تو بہ قائل کے چر جائیکہ نہ تھا حکم نزدیک اس کے مگر ظن اور کیو فرشتے آدمیوں پر تعین میں ان کے اجتہاد مختلف بہ آدمیوں کے حق میں بہ نسبت اس شخص کے کہتے ہیں اسکو فرما بر دار یا گنہگار اور یہ کہ فرشتے اس میں جھگڑتے ہیں یہاں تک کہ خدا ان کے درمیان فیصلہ کرے اور اس حدیث میں فضیلت ہے نکلنے کی اس زمین سے جس میں آدمی سے گناہ ہو اس واسطے کہ وہ غالباً تائب ہے حکم عادت کے اور پرتل اسکی کے یا تو واسطے یاد کرنے اس کے کے اپنے اور ان خیال کو جو اس سے پہلے صادر ہو چکا ہوں اور جلا ہونے کے ساتھ ان کے اور یا واسطے وجود اس شخص کے کہ اسکو اس پر مدد کرے اور اسکو لڑ کی رغبت دلا دے اس واسطے پچھلے اسکو کہا کہ اپنی زمین کی طرف ٹیلیو کہ وہ زمین بری ہے اور اس میں اشارت ہر طرف اسکی کہ لایق ہے واسطے تائب کے چھوڑنا اور ان حالات کا جو گناہ کے زمانہ میں انکی عادت ہو اور بہرنا ان سب سے اور مشغول ہونا ساتھ غیر ان کے کے اور یہ کہ عالم کو عابد پر فضیلت ہے اس واسطے کہ جسے پہلے فتویٰ دیا تھا کہ تیری توبہ قبول نہیں اس پر عبادت غالب مٹی تو اسکو اتنے آدمیوں کا مار ڈالنا بہت بڑا معلوم ہوا اور ایہ دوسرا صواب اس پر علم غالب تھا تو اسے اسکو ٹیپک فتوٰ دیا اور اسکو نجات کی راہ بتلائی اور عیاض نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ توبہ بفع دیتی ہے قتل سے جیسی کہ قلع دی گئی باقی تمام گناہوں کو اگرچہ پہلوں کی شرع ہے اور اس کے ساتھ استدلال کر نہیں خلاف ہر لیکن برخلاف کی جگہ نہیں اس واسطے کہ اختلاف کی جگہ وہ ہے جبکہ ہماری شرع میں اسکی تقریر وارد ہو اور ایہ حسب ہماری شرع میں اسکی تقریر وارد ہو تو شرع ہے واسطے ہمارے بغیر خلاف کے اور جبکہ تقریر شرع میں اسکی تقریر وارد ہو چکی ہے اس میں ایک یہ ایت ہے ان الله لا يعصم ان يشارك به ويعصمها دون ذلك فمن يشاء اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس کے اس پر کہ آدمیوں میں بعض ایسے ہیں جو فرشتوں کے درمیان بیچ ہونے کی لیاقت رکھتے ہیں جبکہ دے آپس میں چھل میں اس واسطے کہ ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ان کے پاس فرشتہ آدمی کی گزرا یا سو فرشتوں نے اسکو اپنے درمیان بیچ مقرر کیا اور اس میں

عام فہم نہیں

ترجمہ ہیک
نہیں
سے
چاہئےعم
بے ربط ہریہ بیچو چو
ون کر و سکی
توبہ قبول
سرور و سب
چاہئے
من ہو مشغول
ہےعم
عزیز میں تعجب
ہو گیا
ہو گیا
وکیل جاری
شرع میں
تقریر وارد
ہو چکی
ص
خانی خانی
نقلہ ہر
بسم

میں ایسی صورت میں یہ کہ معتبر قول مشتری کا ہو اور سونا باقی ہے بائع کے ملک پر اور احتمال ہو کہ کوئی صورت عقد میں مختلف ہو، ہون بایں طور کہ کہے مشتری کہ نہیں واقع ہوئی تصریح ساتھ نیچے زمین کے اور جو اسکے اندر ہر جگہ ساتھ بیع زمین کے خاصہ

اور بائع کہہ کہ واقع ہوئی

تصریح ساتھ اسکے اور حکم اس صورت میں یہ ہے کہ دونوں قسم کھا دیں اور پھر می جا وسیع اور یہ حکم بنا بر ظاہر لفظ حدیث کے ہے کہ اس میں ایک گڑا پایا جسمین سونا مقابلین ایک دایت میں ہے کہ اس نے گھر خریدا اور اس کو آباد کیا سو اس میں گڑا مال پایا اور جب اس نے بائع سے کہا کہ یہ مال میرا ہے تو اس نے کہا کہ یہ مال کاڑا ہے اور نہ مجھ کو معلوم ہے اور یہ کہ دونوں نے قاضی سے کہا کہ کسی کو بیع جو اس کو قبض کرے اور خرچ کر اس کو جس جگہ چاہے تو قاضی بازار اور بنا بر اسکے پس حکم اس مال کا حکم گڑے مال پائی کا ہے اس شریعت میں اگر معلوم ہو کہ یہ کفر کی حالت کا گڑا مال ہے یعنی اس میں سے پانچواں حصہ خدا کے راہ میں دیا اور باقی کو اپنے کام میں لاوے اور نہیں تو اگر معلوم ہو کہ یہ مسلمانوں کا گڑا مال ہے تو اس کا حکم گڑے مال کی چیز کے اوٹھانے کا ہے یعنی وہ مال مالک کا ہے جب ملے اور اگر یہ معلوم نہ ہو تو حکم اس کا حکم صنایع مال ہے کہ میت المال میں رکھا جاوے اور شاید اس کی شرحیں تفصیل نہ تھی پس اس میں سے حکم کیا قاضی نے جو کہ حکم کیا اور ایک روایت میں صریح آچکا ہے کہ وہ لوگوں کے واسطے حاکم مقرر تھا پس اگر ثابت ہو تو نہیں ہے اس حدیث میں محبت واسطے اس کے جو جائز رکھتا ہے واسطے دو جگہ لے والوں کے یہ کہ اپنے بیع میں کسی کو بیع مقرر کریں اور اس کا حکم جاری تھا اور اس سے میں اختلاف ہر امام مالک اور شافعی کہتے ہیں کہ جائز ہے بیع موزر کٹر در میان این بشارت کہ اس میں حکم کر نیکی لیاقت ہو اور یہ کہ حکم کرے در میان دونوں کے ساتھ حق کے برابر ہو کہ حکم شعور کے قاضی کی رائے کے موافق ہو یا نہیں اور امام شافعی نے حدود کو اس سے مستثنیٰ کیا ہے ابو حنیفہ نے شرط کی ہے کہ اس کا حکم شعور کے قاضی کی رائے کے موافق ہو اور غزالی نے نصیحت الملوك میں کہا ہے کہ وہ دونوں کے کہ پاس اپنا جگہ فیصل گردانی گئے مقرر ہیں اگر ثابت ہو یہ تو موقوف ہونگے پہلے کل مباحث جو متعلق ہیں تاکہ حکیم کے بیچ بیع کرنے کے اس واسطے کہ کافر نہیں تحت ہر اس چیز میں کہ حکم کرتا ہے ساتھ اس کے بیع کرنا بالکل جائز نہ ہو گا (دفعہ) **حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُعِزِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُنْكَدَرِ عَنْ أَبِي النَّخَعْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي**

کہ لوگ تھے اگر تھے ادھون نے اختلاف کیا پھر رباد ہو گرو **ف** اس کی شرح فضائل قرآن
میں آدھے **حک** **تَنَا عَلَیْہِمْ حَنْصَ قَالَ حَتَّ تَنَا اِیْ قَالَ حَتَّ تَنَا**

عَمَشْتُ قَالَ حَتَّ تَنَا سَفِیْنُ قَالَ عِبْدُ اللّٰہِ کَاثِرُ الْاُظْطَرُّ اِلَی السَّیِّئِ عَلَی اللّٰہِ

عَلِیْہِ وَسَلَمَ یَحْکُمُ نَبِیًّا مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ صَرَّہُ کَاثِرُ مَوَّہُ وَہُوَ یَسْکُنُ الدَّامَ عَنْ وَجْہِہِ

وَبِیْعُوْنَ اللّٰہَ اَعْفُوًّا اِقْوَمِیْ فَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے

کہ جیسے میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہوں کہ ایک پیغمبر کی حکایت کرنے میں کہ اسکی

قوم نے اسکو مارا سو اسکو خون اودھ کیا اور وہ لہو کو اپنے منہ سے پونچھتا تھا اور کہتا تھا کہ

الہی میری قوم کو بخشدے کہ مے نہیں جانتے **ف** بعض کہتے ہیں کہ مراد اس سے نوح

علیہ السلام ہیں اور اگر یہ بات صحیح ہو تو شاید یہ ابتدا امر میں ہوگا پھر جب انکے ایمان کا امید

ہوئے تو کہا کہ الہی پھر زمین پر ایک گھر کا فرد نکلا اور احتمال ہے کہ جب حد کے دن کا فزون نے

آپکو زخمی کیا اور آپ سے خون جاری ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا اصحاب و اسطر

ذکر کیا کہ آپ پہلے ہی ایک پیغمبر کو واسطے بیاتع ہوا ہے اور قرطبی نے کہا کہ حاکمی اور محکی خود حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں اور میں کہتا ہوں کہ اس پر یہ اعتراض آتا ہے کہ ترجمہ بنی اسرائیل کے

حال میں پس تعین ہوگا حمل کرنا اور بعض پیغمبروں بنی اسرائیل کے دفعہ **حک** **تَنَا**

اَبُو اُلْوَلِیْدٍ قَالَ حَتَّ تَنَا اَبُو عَوَّانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْعَافِرِ عَنْ

اِلَی سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَمَ اِنْ رَجَلًا کَانَ بَلَّکُمْ رَعَسَہُ

اللّٰہُ مَا لَا فَتَالَ لِبَنِیْہِ لَمَّا حَضَرَ اَیْ اَبِی کُنْتُ لَکُمْ قَاوُلًا حَیْرًا اَبِی قَالَ لَیْ لَمْ اَعْمَلْ

خِیْرًا نَّظَرًا فَاِذَا مَرْتُ فَاَحْرِقُوْنِیْ لَمْ اَسْخَفُوْنِیْ لَمْ اَدْرُوْنِیْ فِیْ یَوْمِ عَصَیْفٍ فَعَلُوْا

جَمْعَہُ اللّٰہُ عَمْرًا وَجَلَّ فَقَالَ مَا حَمَلَتْ قَالَ مَخَافَتُکَ تَنَلَقَّا رَسْمَہُ وَقَالَ مُعَاذُ حَتَّ تَنَا

شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَبْدِ الْعَافِرِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِیْدٍ الْمَخْدُومِیَّ

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَمَ یَحْکُمُ نَبِیًّا مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ صَرَّہُ کَاثِرُ مَوَّہُ وَہُوَ یَسْکُنُ الدَّامَ عَنْ وَجْہِہِ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پہلے ایک مرد تھا کہ خدا نے اسکو بہت مال دیا تھا سو جب وہ

قریب المرگ ہوا تو اسنے اپنی بیٹوں سے کہا کہ میں تمہارا ریا اسطے کیسا بپ تھا ادھون تمہارا

بہتر باپ کہا کہ میں نے کبھی کوئی نیک کام نہیں کیا سو جب میں مر جاؤں تو مجکو جلاؤ لانا پھر

مجکو پس کر سخت آندھری کے دن اڑا دینا سو ادھون نے کیا جواب اسنے کہا تھا سو خدا نے اسکو

سے جمعہ کو عرض کیا کہ یہ تو بہت بڑا سبب تھا

جمع کیا اور فرمایا کہ کیا چیز جو باعث ہوئی اسے کہا کہ تیرا خوف سوا گئے آئی اور سکوڑت
 خدا کی یعنی خدا نے اسکو بخت یا **حکث** ثنا مستد د قال حکثا ثنا ابو عوانہ
 عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حَرَّاشٍ قَالَ قَالَ عَقْبَةُ بْنُ حُجْرٍ يَهْكُ
 الْأَحْجَدُ ثَنَا مَا سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ يَقُولُ إِنَّ
 رَجُلًا حَضَرَ الْمَوْتَ لَمَّا آتَيْتُ مِنَ الْحَيَاةِ أَنْ مَيَّ أَهْلَهُ إِذَا مَيَّتُ فَاجْعَلُوا لِي
 حَقَبًا كَثِيرًا اللَّهُ أَوْ رُدُّوْنَا رَاحَتِي إِذَا كُنْتُ حَيًّا وَخَلَصْتِ إِلَى عَظْمِي تَحْتَ رُهَا
 فَطَحُّوْهَا فَكَانَ لَوْنِي فِي الْيَوْمِ حَارًّا وَرَاحَ جَعَلَهُ اللَّهُ فَقَالَ لَمْ تَفْعَلْتُ قَالَ مِنْ ه
 حَسْبُكَ فَقَعْرَهُ قَالَ عَقْبَةُ وَأَنَا سَمِعْتُ يَقُولُ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے کہ میں نے
 حضرت علیہ السلام سے سنا کرتا تھا کہ ہر ایک مرد کو موت حاضر ہوئی جیسے روزی
 سے نا امید ہوا تو اسے اپنی گھر والوں کو وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو میرے واسطے بہت کما
 لکرایاں جمع کر دو پھر ادھین آگ جلانویں ہاں تک کہ جب آگ میرا گوشت کھایوے اور میری ہڈیوں
 تک پونچ جاوے تو اذہکو لیکر پیس ڈال دو پھر جبکو سخت اندھی کے دن دریا میں اڑا دیجو سو خدا
 اسکو جینے کیا پھر خدا نے اس شخص سے فرمایا کہ تو زیہ کام کیوں کیا تھا اس نے کہا کہ تیرے
 خوف سے سو خدا نے اسکو بخت یا **حکث** ثنا موسیٰ قال حکثا ثنا ابو عوانہ قال
 حَكَا ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ وَقَالَ يُوْهُمُ رَاحَ ترجمہ یعنی موسیٰ نے مخالفت کی ہے مستد
 ایک لفظ میں یعنی اس نے یوم حار کے بدلے یوم راح کہا ہے اور باقی حدیث میں اسکو
 موافق ہے **حکث** ثنا عبد العزیز بن عبد اللہ قال حدیثی ابراہیم
 عَنْ سَعْدِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ ابْنِ هُرَيْرٍ
 عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُدْعَى ابْنُ النَّاسِ وَكَانَ يَقُولُ لِقَوْلِ
 رَدَا أَلَيْتَ مُعْسِرًا نَجَا وَرَدُّعُهُ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَنْجَا وَرَدُّعًا قَالَ فَلَقِيَ اللَّهَ فَيَخَارِعُهُ
 ترجمہ ابو ہریرہ روایت ہے کہ حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک مرد تھا کہ گو گو تو نے
 دیا کرتا تھا تو اپنے غلام سے یوں کہا کرتا تھا کہ جب تو محتاج پاس جانا تو اسے درگزر کرنا یعنی سختی
 سے تقاضا کرنا شاید کہ خدا سے درگزر کرے پھر وہ مرد خدا سے ملا تو خدا نے اس سے
 درگزر کی **ف** اس حدیث کے فوائد آئندہ آویں گے۔ **حکث** ثنا عبد اللہ بن محمد
 قَالَ حَكَا ثَنَا هِشَامُ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

عقبہ
 سنہ ۱۷
 بعد از اس
 پر خدا کی

صادر ہوتی ہے اس اور بعض کہتے ہیں کہ اوکلی شرمین کافر کی مغفرت جائز تھی اور یہ نہایت
بے قول ہے (نہ) **حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ اسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا**
جَوْرِيَةُ بْنُ اسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَنِ ابْنِ امْرِئٍ الْقَيْ هَاتِي دَبْكُهَا حَتَّى مَاتَتْ فَقَدَخَلَتْ فِيهَا
النَّارُ لَا هِيَ أَطْعَمُهَا وَلَا سَقَمُهَا ادْجَلَسَتْهَا وَلَا هِيَ تَرَكْتُمَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ
الْأَرْضِ ترجمہ عبد البدین عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
عذاب ہو ایک عورت پر ایک بچی کے مقدسین اس نے بلی کا ماندہ رکھا تھا یہاں تک کہ
مرگئی سو اسکے سبب سے آگین داخل ہوئی نہ اسکو کھلایا اور نہ بلایا جبکہ اسکو ماندہ رکھا اور
نہ اسکو چھوڑا کہ زمین کے جانور کھاتی **ف** اسکی شرح پہلے گذر چکی ہے **حَدَّثَنَا**
أَبْنُ يُونُسَ عَنْ دُهَيْكَ حَدَّثَنَا مَنصُورٌ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ
عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ إِذَا
لَمْ يَسْمَعِي فَأَصْنَعُ مَا شِئْتُ ترجمہ ابوسعود سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ لکھ پیغمبروں کی کلام سے جو لوگوں نے بائیں یا بئیں انہیں سے ایک بات یہ کہ
کہ جب تجکو شرم نہ ہے نہ خدا سے نہ خلق سے تو جو تیرے دل میں آوے سو **حَدَّثَنَا**
أَدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ يُحَدِّثُ
عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ
كَلَامِ النَّبِيِّ إِذَا لَمْ يَسْمَعِي فَأَصْنَعُ مَا شِئْتُ ترجمہ اسکا وہی ہے جو اوپر گذر
حَدَّثَنَا **يُسْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي**
سَالِمُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَمِينُ رَجُلٍ يَجْزِيهِ أَنْ يَكُونَ
مِنْ الْحَيَلِ وَحَسِيْفَةٍ يَكُونُ يَحْتَلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ تَابِعَهُ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ خَالِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ جب حق تعالیٰ کے ایک زبانہ بند ہو گیا ہے تو اسے کہ زمین میں نہ دنیا
گیا اور وہ قیامت تک زمین کے اندر مگر نہ کہتا نہ صنتا بلا جاتا ہے **ف** اسکی شرح
کتاب اللباس میں آئی **حَدَّثَنَا** **مُوسَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا**
هَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

یعنی اس میں شرمین کی کلام
اور سبب سے آگین داخل ہوئی نہ اسکو کھلایا اور نہ بلایا جبکہ اسکو ماندہ رکھا اور
نہ اسکو چھوڑا کہ زمین کے جانور کھاتی **ف** اسکی شرح پہلے گذر چکی ہے **حَدَّثَنَا**
أَبْنُ يُونُسَ عَنْ دُهَيْكَ حَدَّثَنَا مَنصُورٌ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ
عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ إِذَا
لَمْ يَسْمَعِي فَأَصْنَعُ مَا شِئْتُ ترجمہ ابوسعود سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ لکھ پیغمبروں کی کلام سے جو لوگوں نے بائیں یا بئیں انہیں سے ایک بات یہ کہ
کہ جب تجکو شرم نہ ہے نہ خدا سے نہ خلق سے تو جو تیرے دل میں آوے سو **حَدَّثَنَا**
أَدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ يُحَدِّثُ
عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ
كَلَامِ النَّبِيِّ إِذَا لَمْ يَسْمَعِي فَأَصْنَعُ مَا شِئْتُ ترجمہ اسکا وہی ہے جو اوپر گذر
حَدَّثَنَا **يُسْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي**
سَالِمُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَمِينُ رَجُلٍ يَجْزِيهِ أَنْ يَكُونَ
مِنْ الْحَيَلِ وَحَسِيْفَةٍ يَكُونُ يَحْتَلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ تَابِعَهُ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ خَالِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ جب حق تعالیٰ کے ایک زبانہ بند ہو گیا ہے تو اسے کہ زمین میں نہ دنیا
گیا اور وہ قیامت تک زمین کے اندر مگر نہ کہتا نہ صنتا بلا جاتا ہے **ف** اسکی شرح
کتاب اللباس میں آئی **حَدَّثَنَا** **مُوسَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا**
هَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ مُحَمَّدٌ الْاٰخِرُونَ السَّابِقُونَ یَوْمَ الْقِیَمَةِ سَبَّحَ عَلٰی اُمَّتِہٖ
 اُولُو الْکِتَابِ مِنْ قَبْلِکُمْ اَوَّلَ نِسَآئِہٖ مِنْ بَعْدِہُمْ فَهَذَ الْیَوْمُ الَّذِی اِخْتَلَعُوا
 فِیْہِ بَعْدَ الْیَوْمِ وَوَعَدَ عَلِیُّ بْنُ اِیُّوبَ النَّصَّابِیُّ عَلَیْہِ سَلَامٌ کُلَّ مُسْلِمٍ فِی کُلِّ سَبْعَةِ اَیَّامٍ یَوْمًا یَغْسِلُ
 رَاسَہٗ وَجَسَدَہٗ تَرْجَمَہُ الْبُہْرَیہُ سَہِ رَوَّایَتِہٖ کہ حضرت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرمایا کہ ہم دنیا میں پیغمبر ہیں اور قیامت کے دن آگے ہیں یعنی بہشت میں ہم پہلے داخل ہو کر
 لیکن علی ہر امت کو کتاب ہم پہلے اور علی ہر کتاب ان کے پیچھے سو ہی ہوں جس میں ادھون خلاق
 کیا سو جمع سے پہلا دن یعنی ہفتہ ہر دن کے واسطے ہے اور ہفتہ سے پہلا دن یعنی اتوار
 کے واسطے ہے ہر مسلمان ہر ہفتہ میں ایک دن ہے کہ اس میں علی سر اور بدن دھو دے
حَدَّثَنَا اَبُو اَدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ
سَعِیدَ بْنَ الْمُسَکِیِّ قَالَ قَدِمَ مُعَاوِیَہُ بْنُ اَبِی سَفْیَانَ الْمَدِیْنِیُّہُ الْاَخِرَ قَدِمَہٗ
قَدِمَہَا فَخَطَبْنَا فَاحْرَجَ کُبَّہٗ مِنْ شَعْرِہٖ فَقَالَ مَا کُنْتُ اُرٰی اَنْ اَحَدًا یَفْعَلُ
هٰذَا غَیْرَ اَلِیَہِ وَذَاتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سَمَآءُ الذَّوْرِ یَعْنِی الْوَصَالَ
فِی الشَّعْرِ تَابِعَہُ اَصْلُہٗ عَنْ شُعْبَہٗ تَرْجَمَہُ سَعِیدُ بْنُ سَلِیْمٍ رَوَّایَتِہٗ کہ معاویہ
بن ابی سفیان مدینہ میں آیا پہلے بار میں کہ اس میں آیا سو اس نے ہر خطبہ پڑھا سو اس نے
بالو کا ایک جوڑا نکالا اور کہا کہ مجھ کو گمان تھا کہ یہ وہی ہے سوائے یہ کام کوئی نہیں کرتا اور
حضرت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کا نام زور رکھا ہے یعنی غیر کے بالوں کو اپنے بالوں
میں ملا نا **ف** پہلی حدیث کی شرح جمعہ میں گذر چکی ہے اور اس حدیث کی شرح آئندہ آویگی
بَابُ الْمُنَاقِبِ باب ہے مناقب کے بیان میں **ف** یہ باب بھی من جملہ
 کتاب احادیث انبیاء کے ہے پس تحقیق بخاری کے تصرف سے ظاہر ہوتا ہے کہ مقصد
 کیا ہے اس نے ساتھ اس کے سیاق ترجمہ نبویہ کا یا بن طور کہ جمع کرے اس میں تمام حالات
 حضرت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اول سے آخر تک (رفع) رَفَعُوْا لَیْلَہٗ لَیْلَہٗ
 النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنَا کُلَّ مَرْنٍ ذَکَرٍ وَاُنْثٰی وَجَعَلْنَا کُلَّ شَیْءٍ اَلَاٰیۃً یٰسَیِّدِیْہٖ اُوْر خدا نے
 فرمایا کہ ہم نے ہر کوئی بنایا ایک نر اور ایک مادہ سے اور ہر پیرائیں تمہاری ذات میں اور
 گو جن تا آبر کی پہچان ہو مقرر عزت اللہ کو بیان نہیں کرے جو تم میں بڑا بہتر لگا رہے **ف**
 اشارہ کیا ہے بخاری نے طرف اس چیز کی کہ بغلی گیر ہے اس کو یہ آیت کہ مناقب

نزدیک آئندہ سو اسے اسکے کچھ نہیں کہ وہ پرہیزگار کیلئے ساتھ میں بائیں طور کہ اسکی حکم پر عمل کرے اور اسکے نافرمانی سزا زہر ہے اور یہ جو کہا کہ تاپسلی پچان ہو یعنی ایک دوسرے کو نسب سے پہچانے کیے فلا نا فلا نے کا بیٹا اور فلا نا فلا نے کا بیٹا اور ایک نیت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو مقرر رب تمہارا ایک ہے اور باپ تمہارا ایک ہے خبردار کہ نہیں بڑائی واسطے عربی کے عجمی پر اور نہ واسطے کالہ کے سرخ پر مگر ساتھ پرہیزگاری کے بہتر تم میں وہ ہے جو بڑا پرہیزگار ہو دفعی **وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ الْاَرْحَامَ اَنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ لَقِيْبًا** اور خدا نے فرمایا کہ ڈرتے رہو اللہ سے جسکے واسطے تم ہو آپس میں اور در رہو نا تا تو رنے سے اللہ ہے تمپر مطلع **وَ** ابن عباس نے کہا ہے کہ نایتداروں سے سلوک کرتے رہو اور مراد ساتھ ذکر کرنے اس آیت کے اشارت پر طرف حاجت ہونے کی طرف معرفت نسب کے بھی یعنی نسب کے پہچان کی حاجت ہر اس واسطے کہ پہچانے جائے میں ساتھ اسکے وہ نایتدار جنکے ساتھ سلوک کرینا حکم ہے اور ذکر کیا ہے ابن خرم نے اپنی کتاب التنبہ کے مقدمہ میں ایک فصل میں اوس شخص کے جو گمان کرتا ہے کہ نسب کا علم بے فائدہ ہے اور جہل مضر نہیں بائیں طور کہ نسب کے علم میں در چیز ہے کہ فرض ہے جانتا اوسکا ہر ایک پر اور وہ چیز ہے کہ فرض کفایہ پر اور وہ چیز ہے کہ سبب ہے کہ اوس نے پس بعضی چیزیں ہیں کہ جہاں کہ محمد اللہ کے رسول عبد اللہ کے بیٹے بنی ہاشمی میں اور جو گمان کرے کہ وہ ہاشمی نہیں وہ کافر ہے اور یہ کہ جانے کہ خلیفہ قریش سے ہو اور یہ کہ پہچانے اوسکو جو برادر یا میں اوس پر حرام ہے تاکہ بچے نکلج کرے اوس عورت کے سوا کہ اوس سے نکاح کرنا اوسکو حرام ہے اور یہ کہ پہچانے اوسکو جسکے ساتھ ملتا ہے اون لوگوں سے جسکا وارث ہوتا ہے یا واجب ہو اوسپر سلوک کرنا ساتھ اسکے صلہ رحمی سے یا خراج سے یا مدد کرنی سے اور یہ کہ پہچانے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کو جو تمام مسلمانوں کی مائیں ہیں اور یہ کہ حرام ہے نکاح اونکا ایمان داروں پر اور یہ کہ پہچانے اصحاب کچ اور یہ کہ محبت ادنیٰ مطلوب ہے اور یہ کہ پہچانے انصار کو تاکہ احسان کرے ساتھ اونکے واسطے ثابت ہونے وصیت کے ساتھ اسکے اور اسواسطے کہ ادنیٰ محبت ایمان ہے اور اظہار شہسی گناہ نفاق ہے ابن خرم نے کہا اور بعض فقہاء ہیں جو فرق کرتے ہیں جنہر میں اور لونڈے غلام بنائیں در میان عرب اور عجم کے پس حاجت اوسکی طرف علم نسب کے زیادہ موکد ہے اور اسی طرح جو فرق کرتا ہے در میان انصار سے

بنی تغلب کے اور غیر ان کے کے جزیرہ میں اور دو گنا کرنے صدقے میں کہا اس نے اور نہیں
مقرر کیا عمر نے دیوان کو بعض قبیلوں پر اور اگر نسب کا علم نہ ہوتا تو اس کی طرف نہ پہنچتا اور تاخیر
ہوئی اور کو اس پر عثمان اور علی اور ایک روایت میں کہ جالو۔ اپنی نسبوں سے وہ چیز کہ
اس کے ساتھ نایتدار دن کو سلوک کرو اور ظاہر تری بات ہر جو چیز اس کے خدمت میں وارد ہو
ہے وہ محمول ہے بہت عذر کرنے پر جو اس کے اور جو اس کی تعریف میں وارد ہو اسے وہ مستحق
پر محمول ہے وَمَا يَنْفَعِي مَن دَعُوهُ إِلَّا هَلَكَةً یعنی اور بیان ہے اس کا کہ منع ہے
کفر کے بول سے **ف** اس کی شرح آیت وَاَلَيْسَ لِلَّهِ الْغَنِيُّ الشُّعُوبُ الْبُعِيدُ وَالْقَبَائِلُ الْوُحُوشُ
ذَٰلِكَ يَنْفَعِي شُعُوبَ نَسَبٍ وُور کو کہتے ہیں اور قبائل نسب قریب کو کہتے ہیں **ف**
اور مثال شعب کی مضر اور ربیعہ ہے اور مثال قبیلہ کی جو اس سے قریب تر ہے **حَدَّثَنَا**
حَدَّثَنَا بَنُو كَيْسٍ قَالَ قَالَ هَلْ تَنَا أَبُو كَيْسٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَجَعْنَا كَمَا شَعُوبًا وَقَبَائِلُ لِنَعَادُوا قَالُوا الشُّعُوبُ الْقَبَائِلُ لِعِظَامًا
وَالْقَبَائِلُ الْبُحُورُ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر میں کہ ٹھہرائیں
ہم نے تمہاری ذاتیں اور گوتیں تاکہ تم آپس میں پہچانو ابن عباس نے کہا کہ شعوب بڑے قبیلوں کو کہتے
ہیں اور قبائل کے معنی بطون ہیں **ف** تحقیق تقسیم کیا ہے بطون کو زبیر بن بکارت نے کتاب
النسب میں طرف شعب کی یعنی پہلے شعب ہے پھر قبیلہ پھر عمارہ پھر بطن پھر فخذ پھر فسیلہ اور زیادہ
کیا ہے بعضوں نے پہلے شعب کے جذم اور بعد فسیلہ کے عشیہ میں مثال جذم کی عدنان ہے
اور مثال شعب کی مضر اور مثال قبیلہ کے کنانہ اور مثال عمارہ کی قریش اور اس سے کم کی مثالیں
پوشیدہ نہیں اور اسحاق نے کہا کہ قبائل واسطے عرب کے ماتہ اساطی ہیں واسطے بنی سرب
کے اور معنی قبیلہ کے جماعت ہیں اور کہا جاتا ہے قبیلہ واسطے اس جو چیز کے کہ جمع ہو ایک چیز پر
قبیلہ یا خود قبائل شجرہ سے اودہ اس کی ہڈیاں ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ مراد شعوب سے
ایت میں بطون عجم کے ہیں اور ساتھ قبائل بطون عرب کے ہیں **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ
بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُثَيْلٍ أَنَّ اللَّهَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ
أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ قَالُوا
أَنفَاهُمْ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْنَاكَ قَالَ فَيُؤْتِيهِ نَبِيُّ اللَّهِ مُحَمَّدٌ رَحِمَهُ الْوَبَرُ رَوَاهُ
ہے کہ لوگوں نے کہا یا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں میں بزرگ نہ ہوں یا بجا ہوں

زیادہ تر پرہیزگار ہو لوگوں نے کہا کہ ہم آپؐ یہ نہیں پوچھتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس ایسی بیعت میں پیغمبر اللہ کے بعد شرافت خاندانی اور ان کے سوا کسی کو حاصل نہیں ہے اور عرض اوس واضح ہے اور سوا اس کے کچھ نہیں کہ یوسفؑ کو اگر ممالک الناس کہا گیا اس واسطے کہ اولیٰ نسب میں چار پشت سے برابر پیغمبر ہو تو چلے آئے ہیں اور ان کے سوا کسی کے واسطے ایسا اتفاق نہیں پڑا کہ مقرر اولیٰ نسب میں دو جہ سے شرافت واقع ہوئی ہے (فتح) **حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ مَعْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ مَعْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ مَعْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمٍ** ابی سلمہ نے جو ربیعہ بن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے میں نے اوس سے کہا کہ بھلا نبلا تو کیا کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مضر کی قوم سے تھے اور سحر کہا کہ نہ تھے مگر مضر کی قوم سے نظر بن کنانہ کی اولاد سے (ف) یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نظر بن کنانہ کی اولاد سے ہیں اور مضر وہ ابن نزار بن معد بن عدنان ہیں اور عدنان سے اسماعیل تک اختلاف ہے کما سیاتی اور اگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عدنان تک اسمیں سب کا اتفاق ہے اور ابن سعد طبعات میں حضرتؐ کی نسب سطور سے بیان کی ہے محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن كلاب بن مرہ بن کعب بن لؤی بن غالب بن فہر اور اس کی طرف جمع ہوتی ہے نسب قریش کی اور جو فہر سے اوپر ہے وہ قرشی نہیں بلکہ وہ کنانی بن مالک بن نضر بن کنانہ بن قدیمہ بن عدکہ بن الیاس بن مضر ہے اور عدنان اور اس کا باپ و اس کا بیٹا سعد اور ربیعہ اور مضر اور فہر اور تیم اور اسد مسلمان تھے ابراہیم کے دین پر اور نضر تک ختم ہوتی ہے نسب قریش کی اور کنانہ تک ختم ہوتی ہے نسب اہل حجاز کی اور مسلم بن وائل سے روایت کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک خدا نے جن لیا کنانہ کو حضرت اسماعیل کی اولاد سے شرافت میں اور جن لیا قریش کو کنانہ کی اولاد سے اور جن لیا ہاشم کی اولاد کو قریش سے اور جن لیا محمدؐ ہاشم کی اولاد (فتح) **حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ مَعْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمٍ** ابی اجدید قال حدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ مَعْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمٍ

تمام ہوتی مگر ساتھ ہی حال کر نیکی دین میں بنابر او سکے پس آدمی چار قسم میں سمیت اوس چیز کے کہ اذکے مقابل
ہے پہلا شریف جاہلیت میں کہ مسلمان ہوا اور دین کو خوب سمجھا اور مقابل اوس کے وہ ہے کہ جاہلیت
میں شریف نہ ہوا اور نہ مسلمان ہوا اور نہ دین کو خوب سمجھے دوسرا شریف ہے جاہلیت میں کہ مسلمان ہوا اور
دین کے احکام کو خوب نہ سمجھے اور مقابل اسکے وہ ہے کہ کفر کی حالت میں شریف نہ ہوا اور نہ مسلمان لیکن دین
کو خوب سمجھے تیسرا شریف جاہلیت میں کہ نہ مسلمان ہو نہ دین کو خوب سمجھے اور مقابل اوس کے وہ ہے جو جاہلیت میں
شریف نہ ہوا اور اسلام لاوے اور دین کو خوب سمجھے چوتھا شریف جاہلیت میں کہ مسلمان نہ ہوا اور دین کو خوب
سمجھے اور مقابل اوس کے وہ ہے جو کفر کی حالت میں شریف نہ ہوا اسلام لاوے اور دین کو نہ سمجھے پس سب قسموں کا
اعلیٰ قسم وہ شخص ہے جو کفر کی حالت میں شریف ہو پھر مسلمان ہو پھر دین کے احکام کو خوب سمجھے اور اوس سے
کم وہ شخص ہے کہ کفر کی حالت میں شریف نہ ہو پھر مسلمان ہو پھر دین کو خوب سمجھے اور اوس سے کم وہ ہے جو کفر کی
حالت میں شریف ہو پھر مسلمان ہوا اور دین کو خوب سمجھے اور اوس سے کم وہ ہے جو جاہلیت میں ایم کو کفر کی حالت میں شریف
نہ ہو پھر مسلمان ہوا اور دین کو خوب سمجھے اور پھر مسلمان نہ ہو تو نہیں اعتبار ہے ساتھ اوس کے برابر ہے کہ شریف ہو
یا نہ ہو اور برابر ہے کہ دین کو خوب سمجھے یا نہ اور مراد ساتھ خیال اور شرف وغیرہ کے وہ شخص ہے جو موصوفہ ہے
محاسن اخلاق کے مانند سخاوت اور عفت اور حلم وغیرہ کے بچنے والا ہو بری اخلاق سے مانند غل اور گناہ اور ظلم
وغیرہ کے اور یہ جو کہا کہ تم اُمیوں میں بہتر اوسکو پاؤ گے جو اس خلافت سے بہت نفرت رکھتا ہو تو معنی اسکے
یہ ہیں کہ خلافت کے عہد میں داخل ہونا کر وہ ہے بہت مشکل مشقت کے سبب اوس کے اور سوائے اوس کے
کو نہیں کہ سخت ہوتی ہے کہ بہت واسطے اوس کے جو موصوفہ ہو ساتھ عقل اور دین کے واسطے اوس چیز کے کہ اوس پر
صعوبت عمل سے ساتھ عدل کے اور باعث ہونے لوگوں کے سے اور درد کرنے ظلم کے اور اس واسطے کہ
مترتب ہوتا ہے اوس پر طالہ اللہ کا واسطے قائم ہونے والے کے ساتھ اوس کے اللہ کے حقوق اور اوس کے
بند و نیکے حقوق سے اور زمین پر شہید ہے خبریت اوس شخص کی جو خدا کے لگے کھڑا ہونے سے ڈرے اور
ایک روایت میں احمدیہ کہ ان زمین اتنا زیادہ ہے کہ یہاں تک کہ زمین واقع ہو اور اوس کے معنی میں اختلاف ہے بعض
کہتے ہیں کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ جو خلافت پر جریض ہو اگر حاصل ہو واسطے اوس کے بغیر سوال کے تو دور ہوتی ہے کہ اوس
سے کہ بہت سچ اسکے واسطے اوس چیز کے کہ دیکھتا ہے کہ خدا کی اوس پریدہ ہوتی ہے سوا اوس کو اپنے دین سے
امن ہوتا ہے اوس شخص سے کہ محتاف کرتا اوس سے پہلے واقع ہونے سچ اسکے ہیو اہم بعض سلف صالح نے
خلافت پر قائم رہنے کو دوست رکھا ہے یہاں تک کہ اوس پر لڑائی کی اور بعض کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ بہت سچ
واقع ہو تو نہیں جائز ہے واسطے اوس کے یہ کہ برابر اوس کو اور بعض کہتے ہیں کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ عادت

وہ شخص ہے جو کفر کی حالت میں شریف ہو پھر مسلمان ہو پھر دین کو خوب سمجھے اور اوس سے کم وہ ہے جو جاہلیت میں ایم کو کفر کی حالت میں شریف نہ ہو پھر مسلمان ہوا اور دین کو خوب سمجھے اور پھر مسلمان نہ ہو تو نہیں اعتبار ہے ساتھ اوس کے برابر ہے کہ شریف ہو یا نہ ہو اور برابر ہے کہ دین کو خوب سمجھے یا نہ اور مراد ساتھ خیال اور شرف وغیرہ کے وہ شخص ہے جو موصوفہ ہے محاسن اخلاق کے مانند سخاوت اور عفت اور حلم وغیرہ کے بچنے والا ہو بری اخلاق سے مانند غل اور گناہ اور ظلم وغیرہ کے اور یہ جو کہا کہ تم اُمیوں میں بہتر اوسکو پاؤ گے جو اس خلافت سے بہت نفرت رکھتا ہو تو معنی اسکے یہ ہیں کہ خلافت کے عہد میں داخل ہونا کر وہ ہے بہت مشکل مشقت کے سبب اوس کے اور سوائے اوس کے کو نہیں کہ سخت ہوتی ہے کہ بہت واسطے اوس کے جو موصوفہ ہو ساتھ عقل اور دین کے واسطے اوس چیز کے کہ اوس پر صعوبت عمل سے ساتھ عدل کے اور باعث ہونے لوگوں کے سے اور درد کرنے ظلم کے اور اس واسطے کہ مترتب ہوتا ہے اوس پر طالہ اللہ کا واسطے قائم ہونے والے کے ساتھ اوس کے اللہ کے حقوق اور اوس کے بند و نیکے حقوق سے اور زمین پر شہید ہے خبریت اوس شخص کی جو خدا کے لگے کھڑا ہونے سے ڈرے اور ایک روایت میں احمدیہ کہ ان زمین اتنا زیادہ ہے کہ یہاں تک کہ زمین واقع ہو اور اوس کے معنی میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ جو خلافت پر جریض ہو اگر حاصل ہو واسطے اوس کے بغیر سوال کے تو دور ہوتی ہے کہ اوس سے کہ بہت سچ اسکے واسطے اوس چیز کے کہ دیکھتا ہے کہ خدا کی اوس پریدہ ہوتی ہے سوا اوس کو اپنے دین سے امن ہوتا ہے اوس شخص سے کہ محتاف کرتا اوس سے پہلے واقع ہونے سچ اسکے ہیو اہم بعض سلف صالح نے خلافت پر قائم رہنے کو دوست رکھا ہے یہاں تک کہ اوس پر لڑائی کی اور بعض کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ بہت سچ واقع ہو تو نہیں جائز ہے واسطے اوس کے یہ کہ برابر اوس کو اور بعض کہتے ہیں کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ عادت

مسلمانوں کی تابع ہوا (فتح) **بَابُ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْوَدَّاهَ فِي الْقُرْبَى قَالَ فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قُرَيْشٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِنْ قُرَيْشٍ الْأَوَّلَةَ فِيهِ قَرَابَةٌ فَتَرَلْتُ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ تَصِلُوا قَرَابَةَ بَنِي وَبَنِيكُمْ** ترجمہ ابن عباس سے روایت اس آیت کی تفسیر میں الا المودہ فی القربی پس سعید بن جبیر نے کہا کہ مراد قرابتی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں یعنی بہت کو لائق ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابتیوں سے محبت رکھیں سو ابن عباس نے کہا کہ قریش کا کوئی قبیلہ نہ تھا مگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسمیں قرابت تھی تو اوپر یہ آیت قل لا اسالکم علیہ ابراہیم المودہ فی القربی یعنی مگر یہ کہ جو قرابت کو جو میرے اور تمہارے درمیان ہے وہ ہے جو کہ جو قرابت کو لاہ تو یہ کلام ابن عباس کا ہے تفسیر واسطے قول اسکے الا المودہ فی القربی اور یہ تفسیر دوسری روایت میں صریح آچکی ہے فترلت قل لاسلکم علیہ ابراہیم الا ان تصلوا قرابتی منکم پس معلوم ہوا کہ مراد ذکر بعض آیت کا ہے بطور تفسیر کے اور یہ اسکا بول شیعہ سے مانع اسکے کا ہے سعید بن جبیر پر اور اسکی پوری شرح آئندہ آویگی اور وہ داخل ہونے اسکی کی ترجمہ میں واضح ہے اس بہت کہ جو قرابت میں مطلوب ہے وہ تفسیر کی گئی ہے ساتھ جوڑنے ناتے کے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور قریش کے درمیان تھا اور قریش ہی خطاب کئے گئے ہیں ساتھ اسکے اور یہ ہندھا کرتا ہے معرفت نسب کو جس کے ساتھ ناتے کا جوڑنا ثابت ہوا اور عکسہ سے روایت ہے کہ قریش کھڑی حالت میں نا تیار روک سلوک کیا کرتے تھے پھر جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو خدا کی طرف بلایا تو انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مخالفت کی اور آپ سے برادری توڑ ڈالی تو حکم کیا انکو ساتھ جوڑنے ناتے کے جو آپ کے اور انکے درمیان اور باقی بیان اسکا آئندہ آویگا (فتح) **حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْهُمْ لَجَاءَ مِنَ الْغُلَامِ نَحْوُ الشَّرِيفِ وَالْجَفَاءِ وَغُلَامُ الْغُلَامِ فِي الْفِدَا إِذْ هَلْ الْوَيْعُ عِنْدَ الْوَيْعِ إِذَا نَابَ الْأَبْلُ وَالْبَهْرُ فِي دَيْعَتِهِ وَمَضَى** ترجمہ ابو مسعود سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فتنہ فساد و دہر سے پیدا ہونگے اور اشارہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے طرف مشرق کی اور کرار میں اور دلوں کی سختی اونٹ اور اون والوں میں ہے جو جلایا کرتے ہیں اونٹوں اور گاؤں کی بوجھوں کی جڑ پاس یعنی ریوے اور مرض کی قوم میں وہ مراد جاسے یہ ہے کہ وعظا اور نصیحت سے اونکے دل نرم نہیں ہوتے اور مراد غلط سے یہ ہے کہ وہ مراد کو نہیں بوجھتے اور محض کو نہیں سمجھتے اور مناسبت اس حدیث کی اور

اور آئندہ کے ساتھ تجربہ کے اس جہت سے ہے کہ اس میں ذکر ہے قوم ربیعہ اور مضر کا اس واسطے کہ اگر عرب انہیں
 دونوں مصلوں کی طرف رجوع کرتے ہیں اور یہی اکثر اہل مشرق تھے اور قریشی جنہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدعو
 تھے وہ بھی ایک انہیں میں کی شش ہے اور ایسہ اہل میں پر تعرض کیا ہے واسطے ان کے پچھلے حدیث میں اور آئندہ
 آویگا ترجمہ دس شخص کا جو عرب کو اسمعیل کی طرف نسبت کرتا ہے (فتح) حدیث ثنا ابوالیمان قال أخبرنا
 شعيب عن الزهري قال أخبرني أبو سلمة بن عبد الرحمن عن أبي هريرة قال قال سمعت
 رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الفخر والخيل والقداد دين أهل النور و
 السكينة في أهل النعم والإيمان يمان والحكمة يمانيه قال أبو عبد الله سمعت
 الحسن لا يها عن يمين الكعبة والشام لا يها عن يسار الكعبة والشام لليسر
 واليد اليسرى الشوى والجانب الكايسر الكاشام ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑا نیکو رکھنڈ کرنا اونٹ اور اون والوں میں ہے جو چلایا کرتے ہیں اور غریب
 اور چین بکری والوں میں ہے اور عمدہ ایمان میں کا ہے اور حکمت بھی یمنی ہے امام بخاری نے کہا کہ یمن کا
 نام یمن اس واسطے رکھا گیا کہ وہ خانے کعبہ کے داہنے طرف ہے اور شام کا نام شام اس واسطے رکھا گیا کہ وہ
 کعبہ کے بائیں طرف ہے اور شامہ کے معنی بائیں طرف ہیں یعنی جو بیت صاحب الشام میں واقع ہوا ہے اور
 ہاتھ کو شومی کہتے ہیں اور بائیں طرف کو شام کہتے ہیں ظاہر اس کا نسبت ایمان کی طرف یمن کی
 اس واسطے کہ صل یمان کی یمنی ہے اور اس کی مراد میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ معنی اسکے نسبت کرنا ایمان
 کا ہے طرف کم کے اس واسطے کہ جب پیدا ہوا ایمان کی مکہ ہے اور کہ یمانیہ ہے نسبت دینے کے اور بعض کہتے
 ہیں کہ مراد نسبت ایمان کی ہے طرف کمے اور دینے کے اور وہ دونوں یانی ہیں نسبت شام کی بنا پر اسکے
 یہ حدیث اس وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی تھی جب کہ تبوک میں تھے اور تائید کرتے تھے کہ حدیث
 مسلم کی کہ ایمان اہل حجاز میں ہے اور بعض کہتے ہیں کہ مراد ساتھ اسکے انصار میں اس واسطے کہ ان کی صل
 یمن سے ہے اور نسبت کیا گیا ایمان طرف ان کے اس واسطے کہ تھے وہ اصل چہرہ دہ کرنے اوس چیز
 کے کہ لائے اوس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی دین اسلام حکایت کیا ان تمام قولوں کو ابو عبد اللہ نے
 غریب الحدیث میں اور تعاقب کیا ہے اوس کا ابن صلاح نے بانی طور کہ نہیں ہے کوئی مانع جاری کرنے
 کلام کے سے اور ظاہر اپنے کے اور یہ کہ مراد تفضیل اہل یمن کی ہے ان کے غیروں پر اہل مشرق سے
 اور سب اس کا اعتقاد اولیٰ ہے طرف ایمان کے بغیر بہت مشقت کے مسلمانوں پر بخلاف اہل مشرق
 وغیرہ کے اور یمنین لازم آتی اس سے نفی ایمان کی ان کے غیر سے اور اسکے لفظوں سے معلوم

ہوتا ہے کہ مراد ساتھ اس کے خاص معین تو میں میں پس اشدہ کیا طرف اس کی جو آیا اوغین سے نہ طرف شھر
معین کے واسطے قول حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس کے بعضے طریق معین کہ آئے ہیں ہمارے پاس ال میں
کہ اس کے دل نرم ہیں ورا یا ان کا ہے اور حکمت بھی لینی ہے اور چوٹی کفر کی پورب کی طرف اور نہیں کوئی
مانع جاری کرنے کلام کے چنے ظاہر پر اور حل کرنا ال میں کا اپنی حقیقت پر بھرم مراد ساتھ اس کے وہ لوگ ہیں
جو اس وقت موجود تھے نہ سب میں دالے ہر زبان میں اس واسطے کہ لفظ حدیث سے یہ بات معلوم نہیں ہو
اور مراد ساتھ فقہ کے دین میں سوجوید اگر اسے اور مراد ساتھ حکمت کے علم جو شال ہے اور حضرت اللہ کے
اور حکیم ترندی نے گمان کیا کہ مراد ساتھ اس کے خاص شخص ہے اور وہ اوہل قرنی ہے لیکن یہ قول اس کا
انہایت بعید ہے اور کہا گیا کہ مراد ساتھ اصحاب الشکر و زکی میں اس واسطے کہ ان کو دوزخ کی طرف کہنی جاویگا
اور دوزخ شمال کی طرف ہے (فتح) باب مناقب تدریش باب بیان مناقب قریش کے ف
جرم کیا ہے ابو عبیدہ نے کہ قریش نصر بن کنانہ کی اولاد میں اور بعضے کہتے ہیں کہ قریش وہ فہر بن مالک نصر
کی اولاد میں اور یہ قول اکثر کا ہے اور ساتھ اس کے جرم کیا ہے مصعب اور جو فہر کی اولاد میں وہ قرشی نہیں
اور میں نے اس طرح پہلے نقل کیا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ سب پہلے قصی بن کلاب کو قرش کہا گیا اس سے
پہلے کسی کو قرشی نہیں کہا گیا کہ جب قصی نے خزاہ کو حرم سے نکال دیا تو جمع ہوئے طرف اس کے قریش میں
نام کہا گیا اس دن سے قریش واسطے حال جمع ہوئے ان کے اور قریش کے مع جمع ہوئے میں

اور بعض کہتے ہیں کہ واسطے تلبس و نکے کے ساتھ تجارت کے اور بعض کہتے ہیں کہ قریش ایک چوپایہ
ہے دریا میں ہر وار ہر سب فورون دریائی کا اور سیطج قریش ہر سردار میں سب لوگوں کے اور بعض کہتے ہیں
وجہ تسمیہ بیان کرتے ہیں (فتح) حدیث ابوالیمان قال اخبرنا شعيب بن الزهري قال قال كان
محمد بن حبيب بن مطيع يحدث انك بلغ معاوية وهو عند وفي وفد من قریش ان عبد الله
بن عمر بن العاصي يحدث انك سيكون ملك من قحطان فعصب معاوية فقام فانتفى على
الله بما هو له ثم قال اما بعد فانه بلغني ان رجلا منكم يحدث انك احاديث ليس
في كتاب الله ولا في كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فاولئك جهالكم فياكم واولئك
التي تفضل الله لها في سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان هذا الامر
في قریش لا يعلو عليهم احد الا كتب الله له نعيم ما اقاموا الدين ترجمہ محمد بن حمیر سے روایت ہے کہ وہ
سنا کہ یہ قریشی لوگوں میں سو معاویہ کو خبر ہوئی کہ عبد اللہ بن عمرو حدیث بیان کرتا ہے کہ تحقیق شان یہ ہے
کہ غصہ سے کہ تو تم غطائی ہو ایک بادشاہ ہو گا سو معاویہ غضبناک ہو اس کو کہہا ہوا یعنی خطبے کے واسطے سو خدا

توریت کی جو اسکی لائق ہے پھر کہا حمد و صلوة کے بعد شان تو یہ ہے کہ مجھ کو خبر ہو چکی کہ مقرر کچھ مرد تم میں سے
ایسی حدیثیں بیان کرتے ہیں جو نہ قرآن میں ہیں اور نہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے پس یہ لوگ تم میں
نسایت بل علم سبجو تم ان آرزوں سے جو گمراہ کرتی ہیں اپنے اہل کو سو مقررین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
نسائے فرماتے تھے کہ یہ چیز یعنی خلافت اور سرداری قریش کی قوم میں رہی جب تک کہ یہ لوگ دین کو قائم رکھیں گے
نہ دشمنی کریگا اور نہ کوئی مکر کرے را و سکو مہنہ کے بل کھیل لیا ف معاویہ کے اس لٹکا میں نظر ہے اس واسطے
کہ جس حدیث کے ساتھ اس نے استدلال کیا ہے وہ مفید ہے ساتھ قائم رکھنے دین کے پس احتمال ہے کہ یہ پیدا
ہو یا بادشاہ قحطالی ملک جبکہ نہ قائم رہیں قریش دین کو اور تحقیق واقع ہوئی یہ بات کہ خلافت اور سرداری ہمیشہ قریش
میں ہی اور لوگ ان کے فرمان بردار رہے یہاں تک کہ انہوں نے دین کو ہلکا جانا تو ضعیف ہوئی سرداری و
یہاں تک کہ نہ باقی رہا واسطے ان کے خلافت سے سوائے محض اوس کے کہ زمین کے بعضے کناروں میں سوائے
اکثر ان کے اور غنم و یگا مصدق قول عبد اللہ بن عمر و کو کا کتاب الفتن میں (فتح) **حَدَّثَنَا**
أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا
أَبِي عَزْزٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هُرْمَزٍ الْأَعْمَشِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشٌ قُلُوبُهُمْ وَأَنْصَارُهُمْ هَيْبَتُهُمْ وَمُزَيْنَةُ أَسْلَحَتُهُمْ وَأَشْجَعُ عَقْدُ مَوَالِي
لَيْسَ لَهُمْ مَوْتٌ دُونَ اللَّهِ وَمَسْئُولُهُ تَرْجُمُهُ أَبُو بَرٍّ رَیَہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
قریش اور انصار اور ہمنہ اور مزیہ اور سلم اور اشجع اور غفار میرے دوست اور مددگار ہیں اور لکا کوئی مددگار
سوائے خدا اور رسول کے **حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَيْدِينَ**
ابنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْرِي هَذَا الْكُوفِيُّ قُرَيْشٌ مَا بَقِيَ مِنْهُمْ أَنْتَانِ تَرْجُمُهُ
ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ یہی گاس سرداری کا حق قریش میں جب تک کہ اور
قوم سے دواؤں بھی باقی رہیں گے یعنی سوائے قریش کے کسی قوم کو سلام کی سرداری کا حق نہیں ہونی
نے کہا کہ یہ دلیل واضح ہے اس پر کہ خلافت خاص ہے ساتھ قریش کے اخیر زمانے تک نہیں جاتا ہے بیعت کرنی
کسی کو سوا قریش کے اور اس پر منع ہے اجماع کہا کہ کوفی نے کہ نہ بد حکومت ہماری زبان میں و سلم قریش کے
پس کس طرح مطابق ہوگی حدیث پھر جواب دیا اوسنے کہ مغرب کے شہر و زمین قریش سے خلیفہ ہے اور
اسی طرح مصر میں ہے اور تعاقب کیا گیا ہے ساتھ اوس کے کہ جو خلیفہ مغرب کے ملک میں ہو وہ مختصی ہے
صاحب تونس کا اور وہ منسوب ہے طرف الی حصص رقیق عبد المؤمن صاحب بن تو مرت کی جو چھٹی صدی کے سر
پر تھا اوس شخص کو کیا تھا کہ وہ ہمدی ہے پھر غالب ہوتا بعد ازاں اوس کے اوپر اکثر مغرب کے اور نام رکھ کر

ساتھ خلافت کے اور وہ عبدالمومن اور اوسکی اولاد سے بہرستقل ہوئی خلافت طرف اولاد والی شخص کے اوتار
عبدالمومن قریش سے اور نام رکھے جاتے ہیں وہ اور اوسکی اولاد ساتھ خلافت کے اور ایسے جو شخص نہ تھا دعویٰ
کرتا کہ وہ قریش سے ہے اپنے زبانی میں اور سوا اسکے کچھ نہیں کہ دعویٰ کیا تھا ساتھ اسکے بعض اولاد اسکے نے اور جب
حکومت پر غالب ہوئی تو گمان کرنے لگے کہ وہ ابی حفص عمر بن خطاب کی اولاد سے ہیں اور نہیں اوسکے ہاتھ
میں اسوقت مگر مغرب تھا لگتا اور ایسے پر پلے مغرب پس ہوا تھا بنی احمد کے ہے اور وہ منسوب بنی طرف نصاریٰ
کی اور ایسے اور وسط مغرب پس ساتھ بنی مرین کے ہے اور زبور بر سے ہیں اور ایسے قول اوسکا اور خلیفہ مصر میں پس
یہ بات صحیح ہے لیکن نہیں اوسکے ہاتھ میں کہو لانا اور باندہنا اور سوا اسے اوسکے نہیں کہ اوس کے پاس تو
فقط خلافت کا نام ہی باقی ہوا اور اسوقت وہ خبر ہے ساتھ معمر امر کے یعنی جو کہ سمان ہو پس جاسے کہ انہ
کرے اولاد اور نہ خروج کرے اور اوسکے نہیں تو تحقیق نکل گیا ہے یہ امر قریش سے اکثر شہر و زمین اور تجارت
ہے کہ وہ اپنے ظاہر پر معمول ہوا و زمین کے اکثر کنار و زمین اگرچہ قریش کے سوا ہے اور قوموں کے بادشاہ میں
لیکن وہ محترم ہیں کہ خلافت قریش کا حق ہے اور ہوگی مراد ساتھ امر کے محضت یہاں ساتھ خلافت کے نہ
نہ استقلال ساتھ علم کے اور پہلی وجہ ظاہر ہے دفعہ **حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِفٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ**
عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ السُّلَيْبِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ
بْنُ مَعْمَرٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطَيْتَ بَنِي لُطَلْبٍ
وَرَكَّتْنَا وَأَيَّمَا نَحْنُ وَهُمْ مِنْكَ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَنِي
هَاشِمٍ وَبَنُو لُطَلْبٍ شَيْءٌ وَاحِدٌ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي أَبُو لَاسُودٍ مُحَمَّدٌ عَنْ عُرْفَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ
قَالَ ذَهَبَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ مَعَ أَنَا مِنْ بَنِي زُهَيْرٍ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
وَكُنْتُ أَرْقَى شَيْءٍ عَلَيْهِمْ لِقَرَأَتِهِمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَجِي
بمیرین طہر سے روایت ہے کہ بن اور عثمان دونوں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے تو عثمان نے کہا کہ میں
صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے طلب کی اولاد کو دیا اور بھونہیں دیا اور سوا اسے کچھ نہیں کہ ہم اور نہ آپ
نسبت میں برابر ہیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوا اسکے کچھ نہیں کہ اولاد اور طلب کی تو
ایک ہی چیز ہے اور عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن زبیر بنی زہرہ کے چند لوگوں کو ساتھ
پاس گیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر بنائیت مہربان تھا اسطے قرابت اوسکی کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
فت یہ ایک ٹکڑا ہے ایک حدیث کا جو آئندہ آویجی اور ہمیں بیان ہے سبب کا چچ اوسکے اور قرابت بنی زہرہ
کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو وجہ سے ہے ایک قرابت ان کی طرف سے ہے اس واسطے کہ

ف استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس حدیث کے اوپر مقدم ہونے نذر دخول کے اور یہ قول بالیکہ ہے لیکن وہ
اس میں قسم کا کفارہ عظمیٰ ہے اور ظاہر قول عائشہ سے معلوم ہوتا ہے کہ قسم کا کفارہ ہمیں کفایت نہیں کرتا
اور یہ کہ وہ مجہول ہے اور پر اکثر اس چیز کے کہ ممکن ہے کہ نذر مانی جاوے اور احتمال ہے کہ تقویٰ کی سبب
کیا ہونا کہ یقیناً برائت و مکر کے حاصل ہو اور بعید تر ہے قول اس شخص کا جو کہتا ہے کہ عائشہ نے تمنا کو
ہی کہ ہمیشہ رہے واسطے اس کے عمل رسکا کیا تمنا اس کو واسطے کفارہ کیے یعنی ہمیشہ بروے آزاد کرتی تھیں اور
اس طرح بعید تر ہے قول اس شخص کا جو کہتا ہے کہ عائشہ نے تمنا کی تھی کہ کفارہ کی طرف جلدی کر تیز
جب کہ انہوں نے قسم کہا تھی اور تہی مدت عبداللہ بن زبیر سے ملاقات ترک کرتیں اور وجہ بعد پہلے قول
کے یہ ہے کہ نہیں ہے سیاق حدیث میں وہ چیز جو تقاضا کرے منع کرنے اور نہ کو آزاد کر نیسے پس سطح
تمنا کہ تین واسطوں میں چیز کے کہ ہمیشہ کوئی مانع واسطے اس کے واقع کرنے اس کے سے پھر وہ عقیدہ کیا جاتا ہے
ساتھ قادر ہونے عائشہ کے اور اس کے نہ لازم کرنا عائشہ کا ساتھ اس کے باوجود نہ قادر ہونے اس کے اور
اس پر بعید ہونا دوسرے قول کا پس واسطے قول عائشہ کے ہے اس کے بعض طریقوں میں کہ سیاتی کہ تہیں عائشہ ذکر کرتے
اپنی نذر کو پھر تین یہاں تک کہ اس کے آنسو سے اونچی اوڑھنی تر ہو جاتی پس تحقیق ہمیں اشارہ ہے کہ وہ
گمان کرتی تھیں کہ نہیں ادا کیا انہوں جو کفارہ اوپر واجب تھا اور مشکل جانا ہے ابن تین نے ٹوٹنے
قسم کے کو اور اس کے یعنی عائشہ کے ساتھ مجرود دخول ابن زبیر کے ساتھ جماعت کے گریہ کہ ہو جب سلام
کیا انہوں نے وقت داخل ہونے اس کے تو ان کو سلام کا جواب دیا ہو اور عبداللہ زبیر بھی اس کے ساتھ
نہاں پس واقع ہوا کلام کرنا پہلے اس سے کہ داخل ہو پر وہیں اور غافل ہوا ابن تین اس چیز سے کہ واقع ہوئی
ہے مسور کی حدیث میں جسکی طرف میں نے اشارہ کیا کہ ہمیں ہے عائشہ نے کہا کہ میں نے نذر مانی اور نذر سخت ہے
پس ہمیشہ رہے وہ سفارش کرتے یہاں تک کہ عائشہ نے ابن زبیر سے کلام کیا باوجودیکہ اگر یہ تصریح وار نہ ہو
تو ابن تین کا کلام بھی متعاقب تھا اور وجہ اسکی یہ ہے کہ جائز ہے اس کو جواب دینا سلام کا اور اس کے
جب نیت کرے نکالنے اس کے کی اونہیں سے اور نہیں حانت ہوتی وہ ساتھ اس کے وادع علم بالصواب
رفع باب نزل القرآن بلسان قریش قرآن قریش کی زبان میں اتر احد ثنا عبد اللہ بن
ابن عبد اللہ قال حدثنا ابراہیم بن سعد عن ابن شہاب عن انس ان عثمان دعا
رسول بن ثابت وعبد اللہ بن زبیر وسعيد بن العاص وعبد الرحمن بن الحارث
بن هشام فسبحوا في المصاحف وقال عثمان للزهري القرشي من الثلاثة اذ اختلفتم
انتم ورسول بن ثابت في سورة القرآن فالكثبو بلسان قریش فانما نزل بلسانهم

قصی بن حارث بن عمر بن عامر خزاعہ سے وف مراد بخاری کی یہ کہ کنجار بن عمرو کے متصل ہے سہ
یمن کے اور تحقیق خطاب کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوہلم کو ساتھ اسکے کہ وہ حضرت اسمعیل کی اولاد
ہیں جیسا کہ حدیث میں ہے جو اس باب میں ہے پس معلوم ہوا کہ یمن والے حضرت اسمعیل کی اولاد سے ہیں
اس استدلال میں نظر ہے ہوا سطلے کہ نبوہلم کا اسمعیل کی اولاد سے ہی ہونا اس بات کو مستلزم نہیں کہ کل لوگ
جو قحطان کی طرف منسوب ہیں وہ سب اسمعیل کی اولاد سے ہیں واسطے اس احتمال کے کہ واقع ہوا ہوہلم میں جو
واقع ہوا ان کے بہا یون خزاعہ میں خلاف ہے کہ کیا وہ قحطان کی اولاد سے ہیں یا اسمعیل کی اولاد سے اور
ابن عبد البر نے باب کی حدیث میں ذکر کیا ہے کہ گذری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبہ لوگوں پر ہلم اور
خزاعہ سے اور وہ تیر اندازی کرتے تھے سو فرمایا کہ تیر اندازی کرو اسے اولاد اسمعیل کی بنا پر اسکے پس ناید
جو لوگ خزاعہ سے وہاں تھے وہ اکثر تھے پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ بطور تغلیب کے اور ہماری
نے اس سے جواب دیا کہ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطے اون کے اسے بنی اسمعیل نہیں دلالت کرتا ہے
کہ وہ اولاد اسمعیل کی ہیں بہت با یون کے سے بلکہ احتمال ہے کہ ہو یہ واسطے ہونے اون کے کے اسمعیل کی
اولاد سے بہت اون کی سے اس واسطے کہ قحطانی اور عدنانی آپس میں مل گئے ہیں ساتھ ساتھ سسرال کے (فتح)
حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ
أَخِيحٍ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَوْمٍ مِنْ أَسْكَمَةَ يَتَنَاضِلُونَ بِالْشُوفِ
فَقَالَ اِذْ مُوْاْخِي اِسْمَ عِمْلٍ فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ زَامِيًا وَأَنَا مَعَ بَنِي فَلَانٍ لِأَحَدٍ الْفَرِيقَيْنِ
فَأَمْسِكُوا إِيَّائِدِيْهِمْ قَالَ فَقَالَ مَا لَهُمْ قَالُوا وَكَيْفَ نَرْجِيْ وَأَنْتَ مَعَ بَنِي فَلَانٍ قَالَ
اِذْ مُوْاْخِي وَأَنَا مَعَكُمْ كُلَّكُمْ تَرْجَمُهُ سَمَةٌ مِنْ رَوْهَيْتٍ هِيَ كَهَيْئَةِ حُرَّةٍ هِيَ كَهَيْئَةِ حُرَّةٍ هِيَ كَهَيْئَةِ حُرَّةٍ
مِنْ تِيرَانْدَازِي كَرِهِيْ هِيَ اِسْمُ بَنِي سَوْفَرِيَا كَهَيْئَةِ تِيرَانْدَازِي كَرِهِيْ هِيَ اِسْمُ بَنِي سَوْفَرِيَا كَهَيْئَةِ تِيرَانْدَازِي
تِيرَانْدَازِي تَحْتِ اِزْمِيْنِ فَلَانِيْ كِيْ اَوْلَادُكُمْ سَاطَهٌ يَهُودٌ وَنُونِيْنِ مِنْ سِيْ اِيْكَ فَرِيْقٌ كُوْفَرِيَا يَهُدِيْ اِيْكَ فَرِيْقٌ كَا
نَامُ لِيْكَ فَرِيَا كَمِنْ اَوْنَكِيْ سَاطَهٌ يَهُودٌ وَنُونِيْنِ مِنْ سِيْ اِيْكَ فَرِيْقٌ كُوْفَرِيَا يَهُدِيْ اِيْكَ فَرِيْقٌ كَا
عَلِيْهِ سَلَّمَ نِيْ فَرِيَا كَمِنْ اَوْنَكِيْ اَوْنَكِيْ اَوْنَكِيْ اَوْنَكِيْ اَوْنَكِيْ اَوْنَكِيْ اَوْنَكِيْ اَوْنَكِيْ اَوْنَكِيْ اَوْنَكِيْ اَوْنَكِيْ اَوْنَكِيْ
كَسَطْرَجِ كَرِيْنِ اَوْرَاقِ فَلَانِيْ كِيْ اَوْلَادُكُمْ سَاطَهٌ يَهُودٌ وَنُونِيْنِ مِنْ سِيْ اِيْكَ فَرِيْقٌ كُوْفَرِيَا يَهُدِيْ اِيْكَ فَرِيْقٌ كَا
مِنْ تَمَّ سَبِّكَ سَاطَهٌ يَهُودٌ وَنُونِيْنِ مِنْ سِيْ اِيْكَ فَرِيْقٌ كُوْفَرِيَا يَهُدِيْ اِيْكَ فَرِيْقٌ كَا
تَعْلَنُ اَوْنَكِيْ كِيْ پَهْلِيْ دُونُوْنِ حَدِيْثُوْنِ سَاطَهٌ يَهُودٌ وَنُونِيْنِ مِنْ سِيْ اِيْكَ فَرِيْقٌ كُوْفَرِيَا يَهُدِيْ اِيْكَ فَرِيْقٌ كَا
اِسْوَا سَطْحُ كِهَاتِبٌ هُوِيْ نَسَبٌ مِّنْ كِيْطَرِ اِسْمَاعِيْلَ كِيْ تَوْنِيْنِ لَاقِيْنِ هِيَ وَاسْطَ اَوْنَكِيْ بِرْ كِهَاتِبٌ هُوِيْ

طرف غیر اونچیکے اور ایسے تیسری حدیث پس واسطے اس کے تعلق ہے ساتھ اصل باب کے اور وہ یہ ہے کہ عبد القیس مضر سے نہیں اور ایسے جو چھ حدیث پس واسطے اشارت کے ہے طرف اوس چیز کے کہ واقع ہوئی ہے اور بعض طریقوں میں زیادتی سے ساتھ ذکر ربعہ اور مضر کے (فتح) حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرٍ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدَ الدَّؤَلِيَّ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعَى لِعَظِيمٍ عَلَيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّ كَفْرًا بِاللَّهِ وَمَنْ ادَّعَى قَوْمًا لَهُ فِيهِمْ نَسَبٌ فَلْيَكْبُوهُ مَقْعَدًا مِنَ النَّارِ ترجمہ ابو ذر سے روایت ہے کہ اوسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ کوئی ایسا مرد نہیں جو اپنا باپ چھوڑ کر غیر کو باپ بناوے جان بوجہ کر کہ وہ کافر ہو گیا ساتھ اللہ کے اور جو کسی قوم میں اپنا رشتہ لگا دے حسین اوس کا رشتہ نہیں تو چاہئے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ کو ٹھہراوے و اس روایت میں باسد کا لفظ واقع ہوا ہے اور ابو ذر روایت کے سواے اور روایتوں میں یہ لفظ واقع نہیں ہوا اور اوس کا ہونا اولے ہے اور اگر ثابت ہو جاوے تو مرد و شخص ہے جو اوس کو حلال طالب نے باوجود کچھ اوس کے حرام ہونے کو جانتا ہوا اور بنا بر شوہر روایت کے پس اگر کفر سے کفران نعمت ہے پس لفظ کا ظاہر مراد نہیں اور سواے اسکے نہیں کہ وار د ہوا ہے یہ بطور تغلیظ اور زجر کے واسطے فاعل اس کام کے یعنی صرف ڈرنا مقصود ہے ظاہری معنی مراد نہیں یا مراد ساتھ کفر کے یہ ہے کہ اسکے فاعل نے یا فعل کیا جو شاہد ہے ساتھ اہل کفر کے اور اس مسئلے کی تقریر کتاب الایمان میں گذر چکی ہے اور یہ جو فرمایا کہ اپنا ٹھکانا دوزخ کو ٹھہراوے تو یہ یاد عا ہے یا خبر ہے ساتھ معنی لھر کے اور اوس کے معنی میں کہ یہ ہے سزا اوس کی اگر سزا دیا جاوے اور کبھی اس سے معاف کی جاتی ہے اور کبھی تو بہ کرتا ہے پس سا قہ ہوتا ہے اوس سے یہ گناہ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرام ہے چھوڑنا سب سے اور رشتہ لگانا اپنے غیر سے اور تہید کی حدیث میں علم کے اور نہیں ہے اوس سے کوئی چارہ دونوں حالتوں میں اثبات میں ہی اور نفی میں بھی یعنی جان بوجہ کہ یہ کام کرے ہوا سٹے کہ گناہ سوا اسکے کچھ نہیں کہ مرتب ہوتا ہے اور سپر جو عالم سوا ساتھ شے کے مستعد ہو سٹے اسکے اور یہ کہ جائز ہے اطلاق کفر کا گناہ پروردگار قصد چہرک کے واسطے اوس چیز کے کہ تقریر کی ہنہ اور سلم کی روایت میں ہے کہ جو شخص ملکیت کا دعویٰ کرے جو اوس کی نہیں وہ ہمارا راہ پر نہیں اس سے معلوم ہوا کہ حرام ہے دعویٰ کرنا اوس چیز کا جو دعویٰ کی نہیں پس داخل ہونے میں کل دعاوے باطلہ از دوحی مال کے اور علم کے اور تعلیم کے اور نسب اور حال کے اور صلاح کے اور نعمت کے اور دلا کے اور سواے اسکے اور زیادہ ہوتی ہے تحریم ساتھ زیادہ ہونے مفسدہ

جو مترتب ہوتا ہے اور اس کے (فتح) **حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُرَيْثُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ
الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّخَعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ وَائِلَةَ بْنَ الْأَسَدِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْفُتُورِ أَنْ يَدَّخِيَ الرَّجُلُ إِلَى غَيْرِ نَيْبِهِ أَوْ يُرِي عَيْتَهُ
لَمْ تَرَ أَوْ تَقُولَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ تَرْجُمُهُ وَائِلَةُ رِبِيتُ
ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ سب ہتھانوں سے بڑا ہتھان یہ ہے کہ مرد اپنا باپ چوڑ
کر غیر کو باپ بناوے اور اپنی آنکھوں کو وہ دکھا دے جو آنکھوں نے نہیں دیکھا یعنی ہوشیار خواب بنا کر
کے یا خدا کے پیغمبر پر کہے وہ بات جو پیغمبر نے نہیں کہی یعنی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جو کچھ حدیث
بنا کر کہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ان میں کاموں میں جو کچھ بولنا نہایت سخت گناہ ہے اور
وہ خبر دینی ہے ایک چیز سے کہ اس نے خواب میں دیکھی اور حالاً کہ اس نے خواب میں نہیں دیکھی اور باپ بنا یا
اپنے باپ کے پیغمبر کو اور جو کچھ بولنا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جو کچھ بولنے
کی بحث کتاب العلم میں گزری ہے اور خواب کا بیان تعبیر میں آویگا اور حکمت چہ تشدید کذب کے حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم بظاہر ہے پس سوائے اسکے کچھ نہیں کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم تو خدا کی طرف سے خبر دیتے ہیں تو
جنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جو کچھ بولا اس نے خدا پر جو کچھ بولا اور تحقیق سخت ہو چکا ہے انکار اس شخص
پر جو خدا پر جو کچھ بولے چنانچہ خدا نے فرمایا مَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَبَ
بِآيَاتِهِ پس برابری کی درمیان اس کے جو خدا پر جو کچھ بولے اور درمیان کافر کے اور خدا نے فرمایا
يَوْمَ الْقِيَمَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللَّهِ وَجُوهَهُمْ مَسْجُورَةٌ اور تین اس باب میں بہت ہیں اور
حدیث کے ایک طریق میں آیا ہے من کذب علی یعنی جو کچھ بولے مجھ پر اور یہ خواب جو کچھ بنا کر یا
کرنا پس اس واسطے ہے کہ چونکہ خواب وحی کی ایک جزو ہے تو ہوگا خبر دینے والا اس سے ساتھ اس
چیز کے کہ نہیں واقع ہوئی مگر خبر دینے والے کی اللہ کی طرف سے ساتھ اس چیز کے کہ نہیں ڈالا
اس کو اللہ نے طرف اس کی یا اس واسطے کہ اللہ ہیچتا ہے خواب کے فرشتے کو پس دکھاتا ہے سونے
والے کو جو چاہے سوچ کر کوئی جو کچھ خواب بیان کرے تو اس نے خدا پر اور فرشتے پر جو کچھ
جیسا کہ جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جو کچھ بولے نسبت کیا جاتا ہے طرف ان کی شرعاً جو نہیں کہا اس کو
اور شرع سوائے اسکے کچھ نہیں کہ اگر اوقات سیکھتے ہیں اس کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرشتے کی زبان
پر تو جنے اور میں جو کچھ کہا اس نے خدا تعالیٰ عزوجل اور فرشتے پر جو کچھ کہا (فتح) **حَدَّثَنَا
مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى****

عَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَعَالُوا يَارَسُولَ اللَّهِ إِنَّا هَذَا الْحَيِّ مِنْ رِبْعَةٍ تَدَّ حَالَتِ
بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ لِفَادٍ مُضَرٍّ فَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي كُلِّ شَهْرٍ حَمَامٍ فَكُلُوا مِنْهُنَّ بِأَمْرٍ نَأْخُذُ
عَنْكَ وَبِطَعْنَةٍ مَنْ وَرَاءَ نَاقَالِ أَمْرُكُمْ يَذْبَعُهُ وَأَحْكَامُهُ عَنْ أَرْبَعَةٍ لَا يُبَاقُ إِلَّا بِاللهِ
شِمَاذُهُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَأَنَّ نَوَدُّ إِلَى اللهِ خُمُسَ مَا
غَنِمْتُمْ وَأَنَّكُمْ عَنِ الذُّبَابِ وَالْحَنَنْتُمْ وَالنَّقِيرَ وَالْمَرْقَتِ تَرْجَمَهُ بَنِي عَبَّاسٍ سَ رَوَيْتَ هِ
کہ قوم عبدالقیس کے ایچی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو انہوں نے کہا کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ
گروہ کفار رجویہ اور مضر کا ہمارا اور پھر درمیان واقع ہے سو ہم آپ کے پاس پہنچ نہیں سکتے مگر حرام کے معنی میں
سو اگر آپ ہم کو کوئی بات فرما دیں جبکہ ہم آپ سے کچھ کر اپنے چیلوں کو پہنچا دیں تو خوب ہو حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ میں تم کو حکم کرتا ہوں چار چیز کا اور منع کرتا ہوں چار چیز سے پہلا حکم اللہ کے ساتھ ایمان لانا
یعنی بطرح گواہی دینا کہ خدا کے سوائے کوئی بندگی کی لائق نہیں یعنی اور محمد رسول اللہ کا اور دوسرا حکم نماز
کا قائم کرنا اور تیسرا حکم زکوٰۃ کا دینا اور چوتھا حکم یہ کہ جو غنیمت کا مال پاؤ اور سکا یا بچوان حصہ خدا کے واسطے
دا کر دو اور میں تم کو منع کرتا ہوں کدو سے اور سنبر کھڑے سے اور کجور کی لکڑی کے کریدے برتن آ اور روغنی
برتن سے ف یہ حدیث کتاب الایمان میں گذر چکی ہے اور مناسبت اس حدیث کی ساتھ ترجمہ کے اس
بیت سے ہے کہ اکثر عرب وہ مضر اور رجویہ کی قوم ہے اور ہمیں اختلاف ہے انکی نسبت میں طرف اسماعیل
(ذوق) حَلَّ ثَمْنَا ابْنُ الْإِيمَانِ قَالَ لَخَبَرْنَا شُعَيْبُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ -
عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
وَهُوَ عَلَى الْمَسِيرِ إِلَّا أَنَّ الْفِتْنَ تَهْدَانِ شَيْئًا إِلَى الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قُرُونُ الشَّيْطَانِ
ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا منبر پر فرماتے تھے کہ فتنے فساد
ایہ رہے ہونگے اشارہ کیا طرف مشرق کے جبکہ سے شیطان کا سینک نکلتا ہے ف استحضار
کی شرح کتاب الفتن میں آو گئی اور مناسبت اس حدیث کی واسطے ترجمہ اسوجہ سے ہے کہ اوسین مشرق
کا ذکر ہے اور اہل مشرق کل یہیہ اور مضر کی قوم سے ہیں اور حدیث کے ایک طریق میں آیا ہے کہ عمدہ
ایمان الہ میں کا ہے پہل سین اشارہ ہے طرف تینوں اصول کے پس دو میں تو اختلاف نہیں کہ وہ
اسماعیل کی اولاد سے ہیں اور سوائے اسکے کو نہیں کہ اختلاف تو تیسرے میں ہے (ذوق) بِأَبِ
ذِكْرِ اسْلَمَ وَغِيَارٍ وَمُؤَيِّنَةٍ وَنَحْمِيْنَتٍ وَأَشْجَحَ بَابِ سِجِّ ذَكَرَ قَبِيلَهُ اسْلَمَ وَغِيَارٍ وَغِيَارٍ وَغِيَارٍ
اور ترجمہ کے ف یہ نام میں عرب کے پانچ قبیلوں کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی تعریف کی یہ

پانچون قبیلے جاہلیت میں بڑے زور شور میں تھے سوائے بنی عام اور بنی تمیم وغیرہ قبائل کے پھر جب اسلام آیا تو اسلام میں آنے سے جلد تر داخل ہوئے سو پٹ گئے شرافت طرف اونچی اس سبب سے اور یہ پانچون قبیلے نصر کی قوم سے ہیں (فتح) **حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَدْنَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرِيبُ وَأَكْثَرُ النَّاسِ وَجْهِيَّةٌ وَمُزَيْتٌ وَأَسْلَمُوا وَعِفَّارٌ وَأَشْبَعُ مَوَالِي لَيْسَ لَهُمْ مَوْتٌ دُونَ اللَّهِ وَرَسُولُهُ** ترجمہ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قوم قریش اور قوم نضار اور قوم حبشہ اور قوم مزیہ اور قوم سلم اور قوم عفار اور قوم اشجع میرے دو شہداء اور مردگار ہیں (دنہ اور لوگ) اور خدا اور اس کا رسول ان کے دوست اور حمایتی ہیں ف اور فیضیت ظاہر ہے واسطے ان قوموں کے اور مردودہ لوگ ہیں جو ان میں سے ایمان لائے اور شرافت حاصل ہوتی ہے واسطے چیز کے جبکہ حاصل ہو۔ واسطے بعضے اوسکے کے بعضے کہتے ہیں کہ سوائے اسکے کچھ نہیں کہ خاص کی گئیں یہ قومیں ساتھ اوسکے۔ اس واسطے کہ انہوں نے اسلام کی طرف جلدی کی پس نہ قید ہوئے جیسے کہ قید ہوئے غیر ان کے اور یہ اگر تسلیم کیا جاوے تو حل کیا جاوے گا غالب پر اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد ساتھ اس خبر کے نہیں ہے غلام بنانے والے سے اور یہ کہ وہ غلامی کے تھے داخل نہیں ہوتے اور یہ بعید ہے (فتح) **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُذَيْرٍ الرَّهَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى النَّبِيِّ عِفَّارٌ غَفَّارٌ اللَّهُ هَا وَأَسْلَمُوا سَالِمًا اللَّهُ وَمَعْصِيَتُهُ عَصِيَّتُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ** ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنسرف فرمایا کہ عفار کو خدا نے بخشا اور سلم سے خدا راضی ہوا اور قوم عصیہ خدا اور رسول کی نافرمانی کی ف یہ لفظ خبر ہے اور مراد کھیتی ہے اس سے دعا اور جمال ہے کہ ہو خبر اپنے باب پر اور تاہم کہتا ہے اسکی قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اوسکے اخیر میں کہ عصیہ نے اپنے خدا اور رسول کی نافرمانی کی اور سوائے اور سوائے اسکے کچھ نہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عصیہ کے حق میں یہ فرمایا اس واسطے کہ انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد کر کے دعا کیا کہ یا اتی یا نہ اور ابن تین نے کہا کہ جاہلیت کی بوقت میں عفار حاجیوں کے چوری کیا کرتے تھے پھر جب وہ مسلمان ہوئے تو حضرت نے ان کے واسطے دعا کی تاکہ وہ عار اونسے دور ہو (فتح) **حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْلَمُوا سَالِمًا اللَّهُ وَغِفَّارٌ غَفَّارٌ اللَّهُ** لہذا ترجمہ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلم سے خدا

رضی ہوا اور غفار کو ذرا بے بنیاد **حَدَّثَنَا** قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ **وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ**
سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَعْدِي عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
 ابْنِ أَبِي نَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدَايْتُكُمْ إِنْ كَانَ جَهَنَّمُ وَمَنْ
 رَأَى سَلَامًا وَعِفَاؤًا خَيْرٌ مِنْ نَبِيِّ تَيْمٍ وَمِنْ بَنِي إِسْدٍ وَمِنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطْفَانَ وَمِنْ
 عَامِرِ بْنِ صَعَصَعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ حَابِلًا وَخَسِرًا فَقَالَ لَهُمْ حَيْزُومِنْ بَنِي تَيْمٍ مِمَّنْ بَنِي إِسْدٍ
 وَمِنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطْفَانَ وَمِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعَصَعَةَ تَرْجَمَهُ ابُو بَكْرٍ رَوَيْتَ هَـ
 کہ بعد نبلاؤ تو کہ اگر قوم حبینہ اور مزینہ اور قوم سلم اور قوم غفار بہتر ہوں بنی تیم کی قوم سے اور بنی اسد اور
 بنی عبد اللہ بن غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ کی قوم سے تو یہ کیا ہو تو ایک مرد نے کہا کہ مجھ کو مرد
 اور انکو ٹوٹا پڑا سو فرمایا کہ وہ بہترین بنی تیم سے اور بنی اسد اور بنی عبد اللہ اور بنی عامر بن صعصعہ کی
 قوم سے **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
 أَبِي يَعْقُوبَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي نَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ قَالَ
 لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَالَيْكَ شَرَفُ الْحَيِّ مِنْكُمْ وَعِفَاؤُ وَمُرِيَّتُهُ وَاحْسِبُهُ
 وَجَهَنَّمُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ شَكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدَايْتُ إِنْ كَانَ سَلَامًا
 وَعِفَاؤُ وَمُرِيَّتُهُ وَاحْسِبُهُ وَجَهَنَّمُ بْنُ عَامِرِ بْنِ تَيْمٍ مِمَّنْ بَنِي إِسْدٍ وَعَطْفَانَ خَابِلًا وَ
 خَسِرًا قَالَ الْقَدِي نَفْسِي بَيْنَهُمْ إِذْ هُمْ يُحْيِيهِمْ تَرْجَمَهُ ابُو بَكْرٍ رَوَيْتَ هَـ کہ اقرو
 میں حابس نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ سوا اس کے کچھ نہیں کہ بیعت کی ہے آپ صاحبوں کے
 جو ٹوں نے قوم سلم اور غفار اور مزینہ اور حبینہ سے فرمایا ہبل نبلاؤ تو کہ اگر قوم سلم اور غفار اور مزینہ اور
 بنی گمان کرتا ہوں کہ فرمایا اور حبینہ بہتر ہوں بنی تیم اور بنی عامر اور اسد اور غطفان کی قوم سے تو کیا مجھ کو
 ہونے اور انکو ٹوٹا پڑا اور سنے کہا ان فرمایا قوم ہے اوسکی جسکے قابو بن میری جان ہے کہ اسے قوم بہترین
 یعنی سلم وغیرہ سے **ف** اور وہ اسے بہتر اسو طہ بن کہ انہوں نے ہلام کی طرف سبقت کی اور
 مرد اکثر بنی انہیں سے **حَدَّثَنَا** سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ دَبْدَبٍ عَنْ
 أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ سَلَامٌ وَعِفَاؤُ وَشُكْحٌ مِنْ مُرِيَّتٍ وَجَهَنَّمُ وَقَالَ
 شُعْبَةُ مِنْ جَهَنَّمُ سَأَلْتُ خَالِدَ بْنَ عَدْدَةَ اللَّهُ أَوْ قَالَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مِنْ إِسْدٍ وَتَيْمٍ وَهُوَ أَرَبٌ
 وَعَطْفَانَ تَرْجَمَهُ ابُو بَكْرٍ رَوَيْتَ هَـ کہ اسلم اور غفار اور کچھ لوگ مزینہ اور حبینہ سے یا کہا کہ کچھ
 حبینہ یا مزینہ سے بہترین اللہ کے نزدیک یا کہا قیامت کے دن اسد اور تیم اور ہوازن اور غطفان

ف اس حدیث سے فقہاء نے واسطے اس چیز کے کہ مطلق ہے ابو بکرؓ کی حدیث میں جو پہلے ہے اور
اسی طرح قول اسکا قیامت کے دن اس واسطے کہ معتبر نہ کی اور بدی سوائے اسکے کچھ نہیں کہ ظاہر ہوگی
اس وقت میں زخم) **باب** ذکر قحطان **باب** بیان میں ذکر قحطان کے **ف** اس میں قول
پہلے گزر چکا ہے اور کیا وہ اسماعیل کی اولاد سے ہے یا نہیں اور قحطان کی طرف ہونے سے نسب
اہل میں کی خیمہ اور کندہ اور سہدان وغیرہم سے (زخم) **حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ**
اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَدْلَجٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَنِيَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ
يَكُونُ النَّاسُ بِعَصَاهُ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زقائم
ہوگی قیامت یہاں تک کہ نکلے گا ایک مرد قحطان کے قبیلے سے کہ ہانکے گا لوگوں کو اپنی لاشی سے یعنی
میں کی قوم سے ایک بادشاہ پیدا ہوگا بڑے حکم والا کہ لوگ اسکے ایسے قابو میں ہونگے جیسے کبریاں جبرائیل
ولے کے قابو میں ہیں کہ جبر چلے اور ہر ہانکے جائے **ف** اس بادشاہ کا نام معلوم نہیں لیکن جائز
رکھا تو طبی نے کہ شاید اسکا چچا ہوگا جس کا ذکر مسلم کی ایک حدیث میں آچکا ہے ساتھ اس خط
کہ دن اور رات آخر نہ ہونگے جب تک کہ بادشاہ ہوگا وہ مرد جس کا نام چچا ہوگا اور یہ حدیث داخل ہوئے
علامات نبوت میں بخداون چیزوں کے سے کعبہ دی ساتھ اس کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے واقع ہوئے
اوس کے کے اور اب تک پیشین گوئی واقع نہیں ہوئی اور تحقیق روایت کی بغیر بن حوام نے لفظ میں ارطاة
تاہی سے کہ قحطانی لفظ کا بعد مہدی کے اور چلیگا مہدی کی چال پر اور ایک روایت مرفوعہ میں ہے کہ لفظ کا
قحطانی بعد مہدی کے اور وہ اس سے کم نہیں ہے اور اوسکی سند ضعیف ہے اور پہلی حدیث اگرچہ متواتر
ہے پر اوسکی سند ٹھیک ہے پس اگر ثابت ہو تو عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ہوگا واسطے اس چیز کے کہ گذر
چکی ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اترینگے تو مہدی کو امام باوینگے اور ایک روایت میں ہے کہ قحطانی بادشاہ
میں برس ملک میں زندہ رہیگا اور شکل بھی ہے کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کی وقت کس طرح لوگوں کو اپنی لاش
سے لائے گا اور حالانکہ حکم عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں ہوگا اور جواب یہ ہے کہ جائز ہے کہ بڑے بڑے
مہمون میں عیسیٰ علیہ السلام اوسکو اپنا نائب بناوین اور اس سے زیادہ بحث کتاب الفتن میں آوے گی۔
باب مَا يَنْفَعُ عَنْهُ مِنْ دَعْوَةِ الْجَاهِلِيَّةِ بیان ہے اوس چیز کا کہ منع کیا جاتا ہے جانتے
نے بول سے یعنی کفر کے قول سے **ف** مراد جاہلیت کے بول سے فریاد سی جاہلی ہے نزدیک آرا
لڑائی کے دستور تھا کہ کہتے تھے یعنی لڑائی کی وقت کہ اسے فغان کی اولاد و وڑو پس جمع ہوتے تھے

اور قاتل کی مدد کرتے تھے اگر ظالم ہو سو اسلام نے اس سے منع کیا اور شاید بخاری نے اشارہ کیا ہے طرف
اوس چیز کی جو اوس کے بعض طریقوں میں اچکی ہے چنانچہ ابن اسحاق وغیرہ نے روایت کی کہ ایک لڑکا ہمارے
کا اور ایک انصاری کا دونوں آپس میں لڑے پھر ذکر کی حدیث اور اس میں ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ کیا جاہلیت کا بول ہے لوگوں نے کہا نہیں فرمایا کوئی ذہنیں اور چاہیے کہ مدد کرے مردانے
بہائی کی خواہ ظالم ہو یا مظلوم پس اگر ظالم ہو تو چاہیے کہ اوسکو منع کرے پس تحقیق یہی مدد ہے واسطے
اور اس سے معلوم ہوا کہ استغاثہ حرام نہیں اور حرام تو صرف وہ چیز ہے جو مرتب ہوتی ہے اور اس کے
دعوے جاہلیت کے سے دفع **حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ أَخْبَرَنَا**
جُرَيْجٌ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ يَقُولُ عَزَّ وَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَدْ نَابَ مَعَهُ نَاسٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ حَتَّى كُنُوا وَكَانَ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ دَجَلٌ لَّعَابٌ فَلَمَّ سَعَ -
الْأَنْصَارِيَّ أَنْغَضَ بِالْأَنْصَارِيَّ غَضَبًا شَدِيدًا حَتَّى نَدَّ أَعْوًا وَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ يَا لَلْاَنْصَارِ
وَقَالَ لَهُمُ الْهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ نَخْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ دَكْحَى أَهْلُ
الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ قَالَ مَا سَأَلْتُهُمْ فَأَخْبَرَ بِكُسَعَةِ الْمُهَاجِرِيِّ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَوْهَا فَأَتَاهَا خَيْبَتُهُ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي اَبْنُ سَكْلٍ اَقْدُ نَدَّ اَعْوًا
عَلَيْنَا لَيْنٌ وَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَقَالَ عُمَرُ لَا تَقْتُلْ هَذَا اَلْخَنِثَ
يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْدَثُ النَّاسُ أَنَّهُ كَانَ يَقْتُلُ
أَصْحَابَهُ تَرْجُمَهُ جَابِرٌ سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا اور مہاجرین سے
جہاد آدمی آپ کے ساتھ جمع ہوئے یہاں تک کہ بہت ہو گئے اور مہاجرین میں ایک مرد بطل اور بہت شریر تھا
تو اس نے ایک انصاری کے چوڑے پر بات ماری تو انصاری سخت غضبناک ہوا تو دونوں نے اپنی اپنی
قوم سے استغاثہ کیا انصاری نے کہا کہ اے انصاریو دوڑو اور مہاجرین نے کہا کہ اے مہاجرین دوڑو تو
حضرت باہر تشریف لائے سو فرمایا کہ کیا حال ہے جاہلیت کے بول کا پھر فرمایا کیا حال اذکا تو خبر دی آپ کو
کسی نے ساتھ مارنے مہاجرین کے انصاری کو تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چوڑو اور اس بات
کہ وہ بات تو گندی ہے یعنی جاہلیت کا قول اور عبد اللہ بن ابی منافق نے کہا کہ کیا وہ انہوں نے ہم پر
فریاد رسی کی البتہ اگر ہم پھر گئے دینے کو تو نکال دیا جبکا زور ہے وہاں سے بقدر لوگوں کو تو
عمر فاروق نے کہا کہ کیا آپ اس ناپاک قتل نہیں کرتے یعنی عبد اللہ کو تو حضرت نے فرمایا کہ نہ چڑھا کر
لوگ کہ محمد اپنے ساتھیوں کی قتل کرتا ہے **ف** اور اس حدیث کی باقی شرح تفسیر میں آویں گی

حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُوَيْتَةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ سُفْيَانَ عَنْ دُرَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُذْذِلَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَكَعَا يَدَعُوَ الْجَاهِلِيَّةَ تَرْجَمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ رَوَاهُ

روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ ہمارے راہ پر نہیں جو مصیبت میں مومنہ کو کوٹے اور گریبان کو پہاڑ سے اور کھر کے بول بولے کا **باب** قصۃ خُزَاعَہ بیان میں قصۃ خُزَاعَہ کے ف اختلاف ہوا انکی نسب میں باوجود اتفاق کے اس پر کہ وہ عمر بن لُحی کی اولاد سے ہیں کہا گئی ہے کہ جب جدا جدا ہوئے اہل سبب سبب عرم کے تو اترے بنو مازن پانی پر کہ او سکون کیا جاتا تھا سو جنے وہاں اقامت کی پس وہ غسانی ہے اور عمر بن لُحی کی اولاد نہیں ہے اپنی قوم سے جدا ہوئی پس اترے گئے مین اور گرداؤں کے پس نام رکھ گئے خُزَاعَہ اور تفرق ہوئے تمام از و زلت

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ بْنُ لُحْيٍ بْنُ قُصَّةَ بْنِ خُزَاعَةَ تَرْجَمَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ عمر بن لُحی بن قُصَّہ بن خُزَاعَہ کا **باب** ابن اسحاق نے سیرہ کبریٰ میں روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ مین نے عمر بن لُحی کو دیکھا کہ اپنی ایڑیاں گھسٹتا پھرتا ہے دوزخ میں اسی طرح پہل پہل اُویسنے حضرت اسمعیل کے دین کو دنگاڑا اور اسی نے بتوں کو کھرا کیا اور پہلے اویسنے ساند اور بچہ اور وکیل اور عام جوڑنے کی رسم نکالی اور نیز ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے کہ سبب پوجنے عمر بن لُحی کا بتوں کو یہ ہے کہ وہ شام کی طرف نکلا اور اس وقت وہاں عاتقہ تھے اور وہ بتوں کو پوجتے تھے تو اوس نے اسے ایک بت مانگا اور ہکو کے مین لایا اور اسکا نام میل تھا اور اس سے پہلے جبرم کے زانیہ مین ایک مرد نے جسکا نام اساف تھا ایک عورت سے جسکا نام نائلہ تھا اخالے کعبے مین زنا کیا تھا سو خدا نے دونوں کی صورت بدل ڈالی تو وہ دو پتھر ہو گئے تو عمر بن لُحی نے انکو لیکر کعبے کے گرد کھڑا کیا پھر دستور پڑ گیا کہ جو خالے کعبہ کا طواف کرتا تھا دو پتھر لگا تا تھا اساف سے شروع کرتا تھا اور نائلہ پر ختم کرتا تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ عمر بن لُحی کا ایک جن تلج تھا تو اوس جن نے او کو کہا کہ جدہ مین بت مین وہاں جا کر اونکو لاء اور انکی عبادت کر تو وہ جدہ مین گیا اور وہاں بت پانچ جنکو لوگ حضرت نوحؑ اور ادریس کے زمانے مین پوجتے تھے اور وہ ودا اور سواع اور یغوث اور یحوق اور نسر ہے تو

تو عمر بن لُحیٰ ان کو اُدھاکر کر مین لایا اور لوگوں کو ان کی عبادت کی طرف بلایا پس پہلے گئے عبادت بتوں کی اس سبب سے عرب میں اور سبکی زیادہ شرح سورت نوح کی تفسیر میں آویگی (فتح) **حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ السَّيْبِ قَالَ الْبَجَرِيُّ الْأَنْبِيُّ يُنْبِئُ دَرُهَا لَطَوَاعِيَّتِ وَلَا يَجْلِبُهَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ وَالسَّائِبَةُ الْأَنْبِيُّ كَانُوا يُسَيِّبُونَهَا لَا لَهْفَتِهِمْ فَلَا يَحُلُّ عَلَيْهَا شَيْءٌ قَالَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عَمْرُو بْنَ عَامِرٍ الْخُدَاعِيَّ يَجُودُ قَصْبَهُ فِي النَّارِ وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَابِ تَرْجَمَهُ سَعِيدُ بْنُ سَيْبٍ** روایت ہے کہ جبیرہ وہ جانور ہے کہ اس کا دودہ بتوں کے واسطے روکا جاتا تھا اور کوئی اس کا دودہ نہ دوں تھا اور سائبہ وہ جانور تھا کہ اس کو بتوں کی نیاز چھوڑتے تھے اور کوئی اس پر بوجہ نہ لادتا تھا اور ابو ہریرہ نے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے عمرو بن عامر خراعی کو دیکھا اور فرخین اپنی انتہیاں گھسیتا پھرتا ہے اور پہلے پہل اسی نے ساند چھوڑنے کی رسم نکالی **ف** اس روایت میں عمرو بن عامر واقع ہوا ہے اور یہ بخاری ہے واسطے پہلی روایت کی اور شاید منسوب اس کو سکو طرف مانے اس کے عمرو بن حارث بن عمرو بن عامر کے اور یہ بخاری ہے واسطے اس چیز کے کہ پہلے گزری تھی نسبت عمرو بن لُحیٰ کے سے طرف مضر کے پس تحقیق عامر وہ ابن ابی سبایہ اور حمال ہے کہ منسوب کیا گیا ہو طرف اس کے بطور تبتیہ کے **بَابُ قِصَّةِ إِسْلَامِ أَبِي ذَرٍّ** باب بیان میں قصہ اسام ابو ذر غفاری کے **ف** واقع ہوا ہے آجکے واسطے اکثر کے قصہ زفرم اور وہ یقین اس کے کے ساتھ قصہ ابو ذر کے وہ چیز ہے کہ واقع ہوئی ہے واسطے اس کے کافی ہونے سے ساتھ پانی زفرم کے فقط اس مدت میں جن میں وہ کے مین ہڑا اور اس کی شرح اپنی جگہ میں آویگی (فتح) **بَابُ قِصَّةِ زَمْرَمَ وَجَهْلِ الْعَرَبِ** باب بیان میں قصہ زفرم کے اور جہالت عرب کے **ف** بعض روایتوں میں ابابین صرف اتنا ہی ہے کہ پہل عرب اور یہی اولے ہے اس واسطے کہ باب کی حدیث میں پانی زفرم کا ذکر جاری نہیں ہوا اور سبیل نے سب حدیثوں کو ایک باب میں جمع کیا ہے اور یہی بات ہے **حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْذَمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَيْبَةَ سَمِعْتُ بْنَ مُكَيْتَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُنْتَنَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَصِيرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرْمَلَةَ قَالَ قَالَ لَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ لَا أَخْبَرُوا بِإِسْلَامِ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ كُنْتُ رَجُلًا مِنْ غِفَارٍ مُبَلَّغًا أَنَّ رَجُلًا قَدْ خَرَجَ بِمِلَّةِ بَرِّعَمَ أَنَّهُ ابْنِي فَقُلْتُ لَا ابْنِي انْطَلِقْ إِلَى هَذِهِ التَّوَجَّلْ وَكَلِمَةُ وَابْنِي جَبَرِيهِ فَأَنْطَلِقَ فَلَقِيَهُ ثُمَّ دَجَعَ فَقُلْتُ مَا عِنْدَكَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَعَنَ رَأَيْتُ رَجُلًا يَأْمُرُ بِالْخَيْرِ وَيُحِبُّ عَنِ الشَّرِّ فَقُلْتُ لَهُ لِمَ تَسْفِيهِ مِنَ الْخَيْرِ فَأَخَذْتُ جَرَابًا وَعَصَائِمًا أَقْبَلْتُ إِلَى**

مکہ فجعلت لا اعرفه والكره ان اسال عنه واشرب من ماء زمزم والكون في المسجد قال
 امرني علي فقال كان الرجل عريب قال قلت نعم فقال فانطلق لي للمناظر قال فانطلق
 معه لا ينالني عن شيء ولا اخبره فكلما اصبح عذوت في المسجد لا سأل عنه وليس
 احد يحبرني عنه بشيء قال فمررت علي فقال اما نال للرجل يعرف منزله بعد قال
 قلت لا قال فانطلق معي قال ما امرتك وما اقدماك هذه البلد لا قال قلت له ان
 كتمت علي لغبرتك قال فاني افعل قال قلت له بلغنا الله قد خرج ههنا رجل يُزعم
 انه نبي فادسلك اخي لي كلمه فوجع ولم يشفني من الخبر فاددت ان اعلاه فقال له
 اما انتك قد رنيدت هذا وجهي اليه فاشفني ادخل حيث ادخل فاني ان رايت
 احدا اخافه عليك فمت الي الحائط كاني اصيلي فكلني وامض انت فمضت ومضت
 معه حتى دخل ودخلت معه علي النبي صلى الله عليه وسلم فقلت له اعرض علي
 الاسلام فعرضه فاسلمت مكاني فقال لي يا ابا ذر اكتب هذا الامر واجع الي بلدك
 فاذا بلغك فهو رنا فاقبل فقلت والذي بعثك بالحق لا ضرر حق هابدين اظهرهم فجاء
 الي المسجد وقويش فيه فقال يا معشر قريش اني اشهد ان لا اله الا الله واشهد
 ان محمدا عبده ورسوله فقالوا قوموا الي هذا الصابي فقاموا فصرير الامم
 فادركني العباس فالكب علي ثم اقبل عليهم فقال ويحكم تقتلون رجلا من غفاد
 ومبحركم وممركم علي غفاد فادعوا علي فكلما ان اصبح العذ رجعت فقلت
 مثل ما قلت بالامس فقالوا قوموا علي هذا الصابي فصنع في مثل ما صنع بالامس
 فادركني العباس فالكب علي وقال مثل مقالتي بالامس قال فكان هذا الاول اسلام
 ابي ذر ترجمه ابو جبره سے روایت ہے کہا کہ کیا میں مکہ ابو ذر کے اسلام کی خبر نہ دوں مجھے کہا کہ میں نہیں
 کہا کہ ابن عباس نے مجھے کہا کہ ابو ذر نے کہا کہ تہا میں ایک مرد قوم غفار سے سو مکہ خبر پہنچی کہ مکہ
 میں ایک مرد ظاسر ہو اگمان کرتا ہے کہ وہ پیغمبر تو میں نے اپنی بہائی سے کہا کہ اس مرد کے پاس
 جا اور اس سے کلام کر اور اس کی خبر میرے پاس لا سو وہ جلا اور اس سے ملا پھر ملے آیا تو میں نے کہا کیا خبر
 پاس تیرے یعنی کیا خبر لایا ہے سو اس نے کہا کہ تم سے اللہ کی کہ میں نے ایک مرد کو کہا کہ تمہاری تہا
 اور بدی سے منع کرتا ہے تو میں نے اس سے کہا کہ تو نے مجھ کو اس قبر سے شفا نہیں دی یعنی جہل کی
 بیماری سے سو میں نے پھیل اور لاہی لی پھر میں نے کب طرف متوجہ ہوا اور میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کو نہ پہچانتا تھا اور میں نے برا جانا کہ کسی کو اپکا حال پوچھوں اور میں زمرم کا پانی پیتا تھا اور مسجد میں رہتا تھا سو
حضرت علی میرے پاس سے ہو کر نکلے تو انہوں نے کہا کہ شاید مسافر مردے میں نے کہا ہاں اور انہوں نے
کہا کہ میرے گھر چل ابو ذر کہتا ہے کہ میں اونکے ساتھ چلاؤں اور انہوں نے مجھے کچھ پوچھا اور نہ میں نے اونکو
کچھ بتلایا سو جب میں نے صبح کی تو میں مسجد کی طرف گیا تاکہ میں اپکا حال پوچھوں اور نہ تھا کوئی جو مجھکو حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے حال سے کچھ خبر دے تو حضرت علی میرے پاس گذرے سو کہا کہ کیا اس مرد کو بھی قوت
نہیں پونچا کہ اپنی جگہ پہچانے لیئے ابھی تو نے اپنی جگہ نہیں پہچانی میں نے کہا کہ نہیں کہا میرے ساتھ چل
سو فرمایا کیا حال ہے تیرا اور تو اس شہر میں کیوں آیا ہے میں نے کہا کہ اگر تو میری پردہ پوشی کرے اور میرا ہبید
کسی سے نہ بتلاوے تو میں تجھکو خبر دوں علی نے کہا کہ میں کسی سے نہ کہوں لگا ابو ذر کہتا ہے کہ میں نے اونکو
کہا کہ ہنوز خبر نہ پونچی کہ مقرر ہو گیا ایک مرد ظاہر ہوا وہ گمان کرتا ہے کہ وہ پیغمبر ہے تو میں نے اپنا
بہائی پہیہ کہ اس سے کلام کرے سو وہ پھر اور نہ شفا دی اسے تجھکو خبر سے سو میں نے چاہا کہ خود اس
سے ملوں تو علی نے کہا کہ خبر دار ہو کر بیشک تو نے اپنے مطلوب کی راہ پائی یہ ہنہ میرا ہے طرف حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دیکھ میں اب انہیں کے پاس جاتا ہوں سو تو میرے ساتھ چلا آؤ داخل ہو تو جبکہ
میں داخل ہوں سو میں نے اگر کبکہ دیکھا جس سے تجھ پر خوف کروں لیچہ معلوم کروں کہ تجھکو تکلیف
دیگا تو میں دیوار کے ساتھ کھڑا ہوں لگا جلیسے میں اپنا جوتا درست کرتا ہوں اور تو یکسو رہتا چلا جاؤ لیچہ
تاکہ خیر ایسا معلوم کر سکے کہ تو میرے ساتھ نہیں سو حضرت علی چلے اور میں اونکے ساتھ چلا ہوا تک کہ داخل
ہوئے اور میں ہی اونکے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر داخل ہوا تو میں نے کہا کہ تجھکو اسلام سکھائے تو اپنے مجھکو
سکھایا سو میں اور بیوقت سلمان ہو گیا کچھ دیر کی چھ حضرت نے فرمایا کہ اسے ابو ذر چپائے رکھنا اس امر کو لیچہ
اسلام کو اپنی ظاہر نہ کرنا اور پٹا جا اپنے شہر میں پہر حیب تو خبر پاوے ہمارے غلبہ پانگی تو ہمارے پاس
چلا آؤ تو میں نے کہا کہ تم ہے اوکی جسے اچھو سہی پیغمبر کے کہی ہا کہ میں کلمہ توحید کو اونکے درمیان پکارا
سو ابو ذر مسجد میں آیا اور کفار قریش اوس میں بیٹھے تھے سو اوس نے کہا کہ اسے گروہ قریش کے میں گروہ ہی
دیتا ہوں اکی کہ ہمیں لائق بندگی کے سو اسے اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندہ
اور سکا ہے اور رسول اسکا ہے تو انہوں نے کہا کہ اٹھ کھڑے ہو طرف اس بیدین کے سو کھڑے
ہوئے اور مجھکو مارنے لگے تاکہ میں سر جاؤں لیچہ مارنے سے اونکا مقصود یہ تھا کہ میں مر جاؤں سو اتفاقاً
مجھکو عباس نے پایا اور مذکورہ پرہ کا پھر قریش کی طرف توجہ ہوا اور کہا کہ نکو خرابی ہو کہ تم غفار کے ایک
مرد کو قتل کرتے ہو اور حالانکہ تمہاری تجارت گاہ اور گذرنے کی راہ قوم غفار پر ہے لیچہ اگر وہ

یہ خبر
میں نے
سنا ہے

ف یہ حدیث موصول جہاد میں گزر چکی ہے اور وجہ دلالت کی اس سے ترجمہ پر یہ ہے کہ حضرت صلوات اللہ علیہ وسلم نے اپنے دادا کا نام لیا یعنی جو جاہلیت میں تھا پس ہوگی یہ حدیث مطابق واسطہ خبر ثانی ترجمہ کے (فتح) **حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ سَمِعْتُ الْإِمَامَ عُمَرَ بْنَ الْغُرَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْغُرَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَانْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَدَّى يَا أَبَتِي فَهَرَّيْتُ عَدِيَّ يَطُوبُ قُرَيْشٌ وَقَالَ لَنَا قَبِيلُ صَيْفٍ ثَمَاسُفِيُّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَانْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُمْ قَبَائِلَ قَبَائِلَ** ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری کہ اسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ڈرا دے اپنی قریب برادری والوں کو تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پکارنے لگے اے قریب اولاد اے عدی کی اولاد واسطہ قبیلون قریش کے اور دوسری روایت میں ہے کہ جب یہ آیت اتری تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب قبیلوں کو علیحدہ علیحدہ نام لیکر بلاوا اور انکو حکم الہی سنایا **ف** اور انکا پکارتا واسطہ قبائل قریش کے پہلے اپنی قریبی برادری کے ہوا واسطہ ہے کہ گھر ہو ڈرانا اپنی قریبی برادری کا اور واسطہ داخل ہونے کل قریش کے اپنی برادری میں اور اسواسطہ کہ ڈرانا قریب برادری کا واقع ہوتا ہے ساتھ طبع کے اور انداز غیر انکے کا ہوتا ہے بطریق اولیٰ اور پہلی حدیث تفسیر ہے دوسری حدیث کی اور یہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑے بڑے قبیلوں کا نام لیا انہیں آیت و فتح ترجمہ حدیث ابو ہریرہ کی ہے جو بعد اس کے ہے کہ پکارا انکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ترتیب طبقات کے ایک طبقہ کو بعد دوسرے کے یہاں تک کہ پونجی طرف اپنی بیٹی فاطمہ کے اور یہ قصہ اگر ابتدا اسلام میں کے میں واقع ہوا ہے تو ابن عباس نے اسکو نہیں پایا ہے ہوا واسطہ کہ ابن عباس ہجرت سے تین سال پہلے پیدا ہوا تھا اور نہ ابو ہریرہ نے یہ قصہ پایا ہے ہوا واسطہ کہ وہ نہ میں اسلام لایا اور نیز فاطمہ کے پکارنے میں بھی وہ چیز ہے جو چاہتی تھی کے متاخر ہونے کو ہوا واسطہ کہ وہ اسوقت کم سن تھیں یا قریب بلوغت تھیں اور اگر ابو ہریرہ وہاں حاضر تھے تو یہ حدیث باب کے مطابق نہیں ہوا واسطہ کہ وہ تو ہجرت سے مدت کی بعد اسلام لائے اور جو ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ قصہ دوبار واقع ہوا ہے ایک بار ابتدا اسلام میں اندرین صورت روایت کہ نا ابن عباس اور ابو ہریرہ کا اس حدیث کو مرسل اصحاب سے ہوگا اور یہ متوافق ہے واسطہ ترجمہ کے چہست داخل ہونے اس کے ہے ہجرت بعد حالات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تائید کرتی ہے اسکی وہ چیز جو آئندہ آوگی کہ بولہ بولہ ان ماضی تھا اور وہ بدر کے دن مر گیا اور ایک بار یہ قصہ اسکے بعد واقع ہوا ہے جبکہ ممکن ہو کہ فاطمہ کو

پکارا جاوے یا اوسین ابن عباس اور ابو ہریرہ حاضر ہوں (نہم) **حَدَّثَنَا أَبُو لَيْمَانَ أَنَا شَعِبٌ**
ثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِي
عَبْدِ مَنَافٍ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللَّهِ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ
اللَّهِ يَا أُمَّ الدُّرَيْدِ بْنِ الْعَوْدِ أُمَّ عَمَّتِ رَسُولِ اللَّهِ يَا فَاطِمَةَ بِنْتُ مُحَمَّدٍ اشْتَرِيَا أَنْفُسَكُمَا مِنَ اللَّهِ
لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِمَّا مِنَ اللَّهِ شَيْئًا سَلَايَ مِنْ مَالِي مَا شِئْتُمَا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے
 کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عبد مناف کی اولاد خریدو یعنی چڑاؤ اپنی جانوں کو خدا کے عطا
 سے لے عبد المطلب کی اولاد چڑاؤ اپنی جانوں کو اللہ کے عذاب سے اے ان زبیر بن عوف
 کی بیوی رسول اللہ کے اے فاطمہ محمد کی بیوی چڑاؤ اپنی جان کو خدا کے عذاب سے میں مالک نہیں تمہارے
 بچائے کا خدا کے عذاب سے میرے مال سے مالک ہو جو تمہارا جی چاہے یعنی دنیا میں اپنے مال میں
 مجھ کو اختیار ہے آخرت کا میں مالک اور مختار نہیں یعنی بدون ایمان اور نیک عمل کے میری برادری پر
 نہ ہو لیون کسی کو دوزخ سے نہ بچا سکو لگا **ف** رہی تھکا رسدا نون کی شفاعت سے خدا کی اجازت کے
 بعد البتہ ہوئی رہا برادر کا حق سو بخوبی ادا ہوگا **بَابُ ابْنِ أُخْتِ الْقَوْمِ وَمَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ** ہر
 قوم کا بہانجا اور آزاد کردہ غلام اسی قوم میں داخل ہے **ف** یعنی اوس چیز میں کہ رجوع کرتی ہے
 طرف مناظرہ کی اور پستہیں مدد کرنیکی اور مانند اوسکی اور اس پر بہ نسبت میراث کی پس اس میں نزاع ہے کہ کیا
 فی الفرائض (نہم) **حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ**
دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ نَصْرًا دَخَلَتْ فَقَالَ هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ مِّنْ غَيْرِكُمْ
قَالُوا لَا إِلَّا ابْنُ أُخْتٍ لَّنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ
 ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے غاصل انصار کو بلایا سو فرمایا کہ کیا تم میں کوئی غیر
 ہے انصار میں کہا نہیں مگر ہمارا ایک بہانجا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر قوم کا بہانجا اسی قوم
 میں داخل ہے **ف** اور طبرانی نے یہ حدیث اسطور سے روایت کی ہے کہ حضرت نے ایک دن قریش سے
 فرمایا کہ کیا تم میں کوئی ایسا ہے جو تم میں سے نہیں انہوں نے کہا کہ نہیں مگر ہمارا بہانجا تو فرمایا کہ ہر قوم کا بہانجا
 اسی قوم میں داخل ہے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں داخل ہوئے
 اور فرمایا کہ داخل ہو مجھ پر اور نہ داخل ہوئے مجھ پر قریشی فرمایا تم میں کوئی غیر ہے انہوں نے کہا کہ ہمارے
 ساتھ بہانجا ہے اور غلام آزاد کردہ ہے یعنی غلام آزاد کیا ہوا فرمایا ہم قسم قوم کا اسی قوم میں داخل
 ہے اور غلام آزاد کیا ہوا اسی قوم میں داخل ہے **تَلْکَیْہِ** نہیں ذکر کی بخاری نے حدیث غلام

آزاد کئے ہوئے کی باوجود کہ اسکو ترجمین ذکر کیا سو بعض گمان کرتے ہیں کہ بخاری کو اپنی شرط کے موافق حدیث
 نہیں ملی پس اشارہ کیا اسنے طرف اسکی اور اسہین نظر ہے اسواسطے کہ وارو کیا ہے اسکو بخاری نے فراموش
 میں اس کی حدیث سے ساتھ اس لفظ کے کہ مولی قوم کا اونہین میں داخل ہے اور مراد ہجرت ساتھ مولی
 کے متعلق ہے ساتھ زہرت کے یعنی غلام آزاد کیا ہوا اور ہقسم اور ہر مولی اعلیٰ ہے پس نہیں مراد ہجرت اور
 عنقریب جنہین کے جہاد میں باب کی حدیث کے سبب کا بیان آویگا اور تحقیق واقعہ ہوا ہے ابو ہریرہ
 کی حدیث میں نزدیک ہزار کے مضمون ترجمہ اور زیاتی اور اس کے ساتھ اس لفظ کے کہ مولی قوم کا
 اسی قوم میں داخل ہے اور حلیف قوم کا اسی قوم میں داخل ہے اور بہانجا قوم اسی قوم میں داخل ہے
 دفعہ) اور حلیف ہر مراد یہ ہے کہ عرب کی عادت تھی کہ سپہین قول قرار کرتے تھے اور ہقسم ہوتے تھے کہ
 تیری صلح میں میری صلح ہے اور تیرا جنگ میں میرا جنگ ہے اور میں تیرا وارث ہوں گا اور تو میرا کاتب
 صَلِّتِ الْحَبَشَ وَخَوَّلِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي آدْنَدَةَ يَا مَعْشَرَ قَوْمِ بَنِي
 در حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حبشیوں کو فرمایا کہ اے ارندہ کی اولاد و اے ارندہ حبش کی جگہ نام ہے
 اور کچھ بیان اسکا عید میں گذر چکا ہے اور حبشی اولاد حبش بن کوش بن حام بن نوح کی سے ہیں اور وہ
 یمن کے ہمسائے ہیں دونوں کے درمیان دریا کا فاصلہ ہے اور ہلام سے پہلے یمن پر غالب ہو گئے
 تھے اور اس کے مالک ہو گئے تھے اور اس کے بادشاہ یمن سے ابرہہ نے خانے کعبہ پر چڑھائی کی اور
 اس کے ساتھ ماہی تھا ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے قصہ کا طویل دفعہ) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ
 ثنا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شَدَّادٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَ
 عِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِي آيَاتِ مَنَى لَعْنَتَانِ وَتَدْفَعَانِ وَتَضْرِبَانِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْعَشٍ بَنُو بَنِي فَانْهَضَهُمَا أَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
 وَجْهِهِ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ دَعِي هُمَا فَإِنَّهَا آيَاتُ عِيْدٍ وَتِلْكَ الْآيَاتُ مَنَى وَقَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَرِي وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَا
 فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُمْ أَمْنَابِي آدْنَدَةَ يَعْنِي مِنَ الْأَمْنِ تَرْجُمَةُ عَائِشَةَ
 روایت ہے کہ صدیق اکبر اس پاس آئے اور اس کے پاس دو چھوٹی چھوٹی لڑکیاں دھب بجا کر گاتی تھیں
 منا کے دن وہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے اور اس کے بیٹے تھے تو صدیق اکبر نے اونکو ڈانٹا تو حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ ہول کر فرمایا کہ اے ابو بکر انکو چھوڑ دے کہ یہ عید کے دن ہیں اور یہ دن منا کے
 دن تھے اور عائشہ نے کہا کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ مجھ کو چہا پتا ہے اور میں حبشیوں

شعر میں بچہ تحقیق ایماندار جہاد کرتا ہے اپنی جان سے اور مال سے اور قسم اور کسی جسکے قابو میں محمد کی جان ہے کہ جیسے تم انکو تیر دن سے زخمی کرتے ہو اور یہ جو کہا کہ میں انکو نہیں سے نکال لوں گا قوم را یہ ہے کہ البتہ میں خالص کروں گا نسب اپنی انکی نسب سے ساتھ بطور کے کہ خاص ہوگی جو ساتھ اونکے اور یہ جو کہا کہ جیسے کھینچا جاتا ہے بال آٹے سے تو یہ اشارہ ہے طرف اور کہ کرب بال آٹے سے نکالا جاوے تو اس کے ساتھ کچھ چیز نہیں لگتی برخلاف اسکا جبکہ شہد سے نکالا جاوے کہ تحقیق اس کے ساتھ اوہمین سے کچھ لگ جاتا ہے اور ایسے چرب روٹی سے کھینچا جاوے تو وہ لکھنے سے پہلے ٹوٹ جاتا ہے اور ایک روہت میں ہے کہ عائشہ نے کہا کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا حسان کو فرماتے تھے کہ مقرر جبرئیل تیری ہمیشہ دو کیا کرتا ہے جیسے کہ تو نے خدا اور اس کے رسول کی طرف سے جواب ہی کی ہے اور مراد روح القدس سے جبرئیل ہے کہما تقدّم فی وائل الصلوٰۃ ویاتی الکلام علی الشّعرفی کتاب الادب انشاء اللہ تعالیٰ زخم کا **باب** مَا بَاءَ فَاَسْمَاءُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلِ اللّٰهِ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ ابًا اَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمُ الْاَلَا يَهُ وَقَوْلِهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعًا اَشْتَدُّ عَمَّا الْكُفَّارِ وَقَوْلِهِ مِنْ بَعْدِ اسْمِهِ اسْمُهُ بَابُ بَيَانِ مِّنْ اَنْ اَيُّوْنِ اور حدیثوں کے جو حضرت صلی علیہ وسلم کے ناموں میں آئی ہیں اور خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ نہیں محمد باب کہ کامتا ہے مردوں سے اور خدا نے فرمایا کہ محمد اللہ کا رسول ہے اور جو اس کے ساتھ ہیں یعنی اصحاب نہایت سخت ہیں کافروں پر اور خدا نے فرمایا یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے قول کی حکایت کہ میرے بعد ایک رسول آویگا جسکا نام احمد ہے **ف** شاید یہ اشارہ ہے طرف اس کے کہ یہ دونوں نام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سب ناموں میں مشہور ترین اور ان دونوں میں مشہور تر محمد ہے اور یہ نام قرآن میں کئی بار آچکا ہے اور ایسے احمد پس ذکر کیا اسکو بطور رکایت کے عیسیٰ علیہ السلام کے قول سے ایسے محمد پس باب تفصیل سے ہے واسطے مبالغہ کے یعنی نہایت سراہا ہوا اور ایسے احمد پس باب تفصیل سے ہے یعنی نہایت حمد کے گئے اور بعض کہتے ہیں کہ نام رکھے گئے محمد اسوالم کہ وہ علم منقول ہے صفت سے اور صفت فعل التفصیل ہے اور معنی اسکے احمد الحامدین ہیں یعنی سب تعریف کریں ان میں زیادہ تر حمد کریں گے اور سب اسکا وہ چیز ہے جو ثابت ہو چکی ہے صحیح میں کہ کھول جاوے گی آپ پر تمام محمودین وہ تعریفیں جو آپ سے پہلے کسی پر نہیں کہولی گئیں اور بعض کہتے ہیں کہ پیغمبر خداوں میں یعنی تعریف کریں گے اور آپ ان میں احمد ہیں یعنی زیادہ میں اور نے حمد کریں اور عظم میں اور نے صفت حمد میں اور ایسے محمد پس ہے صفت حمد سے منقول ہے اور وہ ساتھ معنی محمود کے ہے اور ہمیں معنی مبالغہ کے ہیں یعنی نہایت تعریف کیا گیا اور محمد وہ ہے جو بار بار تعریف کیا جاوے اور ہمیں نیک۔

خصلتیں کامل ہوں اور عیاض نے کہا کہ تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم احمد پہلے اس سے کہ ہوں محمد حبیب کہ واقع
ہوا ہے وجود میں ہوا اسطے کہ احمد کا نام پہلی کتابوں میں واقع ہو چکا ہے اور محمد کا نام قرآن مجید میں واقع ہوا
اور یہ ہوا اسطے ہے کہ تعریف کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کی پہلے اس سے کہ تعریف کریں اور سکو
لوگ اور پہلی ج آخرت میں تعریف کریں اپنے رب کی تو خدا انکو شفاعت کی اجازت دیکھا پس حمد کریں گے یہی
لوگ اور تحقیق خاص کئے گئے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ سورت الحمد کے اور ہند سے حمد کے اور ساتھ
مقام محمود کے اور مشروع ہوا ہے واسطے لکے حمد کہنا بعد کہانے پینے کے اور بعد دعا کے اور بعد آنیکے سفر
سے اور نام رکھی گئی است کی حمادین یعنی حمد کرنیوالی پس جمع ہوئے واسطے لکے سب معانی حمد کے اور انور
او کے دفتر **حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيهِمْ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **لِيُحْمَدَ**
اَسْمَاءُ اَنَا مُحَمَّدٌ وَ اَحْمَدُ وَ اَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ فِي الْكَفَرِ وَ اَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ
النَّاسُ عَلَى قَدْحِي وَ اَنَا الْعَاقِبُ ترجمہ حبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ میرے پانچ نام ہیں میں محمد ہوں اور احمد ہوں اور ماحی ہوں کہ خدا میرے سبب کفر کو دور کرے تا ہے
اور میں حاشر ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر جمع ہوں جو زمین عاقب ہوں یعنی میں سب پیغمبروں کے بعد انبیا والا
ہوں کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہوگا **ف** اور جو ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ مراد اساتذہ ان پانچ ناموں کے وہ نام ہے
جنکے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاص کئے گئے ہیں آپ پہلے کوئی انکے ساتھ نام نہیں رکھا گیا یا یہ مراد
کہ یہ پانچ نام میرے معظّم میں یا مشہور میں پہلی امتوں میں نہ یہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد ساتھ انکے حصّہ
کہ فقط میرے ہی پانچ نام میں اور کوئی نہیں اور عیاض نے کہا کہ محفوظ رکھا ہے اللہ نے ان ناموں کو
اس سے کہ نام رکھا جاوے کوئی ساتھ انکے پہلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سوائے او کے کہ
نہیں کہ نام رکھ گئے بعض عرب ساتھ محمد کے نزدیک پیدا ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوا سکو کہ
انہوں نے کانہوں اور عالموں سے سنا تھا کہ ایک نبی اس زمانے میں ہوگا اسکا نام محمد ہے تو انہوں نے
اس سے اپنے بیٹوں کا نام محمد رکھا کہ شاید وہ پیغمبر ہی ہوں اور وہ پندرہ آدمی ہیں جنکا نام حضرت صلی
علیہ وسلم سے پہلے محمد رکھا گیا اور خلیفہ بن عبدہ سے روایت ہے کہ میں نے محمد بن عدی سے پوچھا
کہ تیرے باپ نے تیرا نام جاہلیت میں محمد کس طرح رکھا او سے کہا کہ ہم چار آدمی شام کی طرف نکلے سو اترے
ہم نزدیک ایک کوٹین کے جو عبادت خانے کے پاس تھا تو عبادت خانے والا ہم پر جاکر سلام کیا
کہا کہ تم میں ایک پیغمبر پیدا ہوگا پس جدی کو و طرف او کی تو ہم نے کہا کہ اسکا نام کیا ہے او نے

کہ تم میں ایک پیغمبر پیدا ہوگا پس جلدی کرو طرف او کی تو تہے کہا کہ اوسکا نام کیا ہے اوس نے کہا محمد سبب
 تم بھروسے تو ہم میں سے ہر آدمی کیواسطے ایک لڑکا پیدا ہوا پس نام رکھا اوسکا محمد اس سبب سے اور یہ جو فرمایا کہ یز
 ناجی ہون کہ خدا میرے سبب کفر کو مٹاتا ہے تو بعض کہتے ہیں کہ مراد دور کرنا اوسکا ہے عرب کے جزیرے
 درہین نظر ہے اسواسطے کہ ایک روایت میں ہے کہ دور کرتا ہے ساتھ میرے کافرون کو اور جواب
 دیا جاتا ہے کہ مراد دور کرنا کفر کا ہے ساتھ دور کرنے اہل اوسکے کے اور سوائے اوسکے کچھ نہیں کہ تشدد
 کیا ہے اوس نے اوسکو ساتھ جزیرے عرب کے اسواسطے کہ کفر تمام شہروں سے دور نہیں ہوا اور بعض
 کہتے ہیں کہ وہ محمول ہے غلب پر اور یا یہ مراد ہے کہ رفتہ رفتہ دور ہو جاویگا یہاں تک کہ عیسیٰ علیہ السلام کے
 زمانے میں بالکل دور ہو جاویگا کہ عیسیٰ علیہ السلام جزیرہ کو اٹھا دینگے پس قبول کرینگے مگر سلام کو اور تعاقب
 کیا گیا ہے بطور کہ نہ قائم ہوگی قیامت مگر بدتر لوگوں پر اور جواب دیا جاتا ہے کہ جائز ہے کہ مراد ہوں بعضے بعد
 موت عیسیٰ علیہ السلام کے اور سبھی جاوے گی ہوا پس قبض کرے گی روح ہر ایماندار کی پس نہ باقی رہینگے مگر بدتر لوگ اور
 یہ جو فرمایا کہ سب لوگ میرے قدموں پر جمع ہونگے تو مراد یہ ہے کہ میرا حشر ب لوگوں سے پہلے ہوگا اور اور
 لوگوں کا حشر میرے پیچے ہوگا اور احتمال ہے کہ ہومر اساتھ قدم کے زمانہ یعنی وقت قائم ہونے میرے
 اپنے قدموں پر ساتھ ظاہر ہونے علامتوں حشر کے واسطے اشارت کے طرف اہل کہ نہ میرے بعد کوئی
 پیغمبر ہوگا نہ کوئی شریعت اور احتمال ہے کہ ہوں معنی حشر کے کہ سب سے پہلے میرا حشر ہوگا جیسا کہ دوسری
 حدیث میں ہے کہ سب سے پہلے میں زمین سے نکلونگا اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اساتھ قدم کے سبب سے یعنی
 میرے سبب سے اور بعضے کہتے ہیں کہ میرے مشاہدے پر قائم واسطے اللہ کے مشاہد ہوں پر اور یہ جو فرمایا کہ
 میں باقی ہوں تو ایک روایت میں اتنا اور زیادہ ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں اور جو آپ کی نام بالاتفاق
 قرآن میں واقع ہوئے ہیں یہ میں شاہد مبشر نذیر میں داعی الی اللہ سراج منیر اور نیز قرآن میں مذکر
 رحمت ہادی شہید امین منزل مدثر اور حدیث میں پہلے آپ کا نام متوکل گذر چکا ہے اور آپ کے شہوت
 ناموں سے یہ میں مختار مصطفیٰ الشفیع شفیع الصادق المصدوق اور سوائے اسکے اور ابن جبرین نے
 حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ناموں میں ایک کتاب تنقل تصنیف کی ہے اس میں کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
 کے نام مبارک خدا کے ناموں کے موافق نہ انہوں سے ہیں اور اگر کوئی انکو خوب تلاش کرے تو تین سو
 نام تک ہو جائیں اور بعضے صوفیوں نے کہا کہ خدا کے تعالیٰ کے ہزار نام ہیں اور حضرت صلے اللہ علیہ
 وسلم کے بھی ہزار نام ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ حکمت صرف پانچ ناموں کے ذکر کرنے میں ہے کہ وہ سب
 ناموں میں شہوت ترین اور موجود میں پہلی کتابوں میں اور پہلی ہتوں میں (فتح) **حَدَّثَنَا**

اور پیغمبرؐ کی مثل اوس ہر مرد کی تھلے جسے ایک گھر بنایا تو اسکو پورا بنایا اور خوب سجایا اگر ایک ایٹھ
 کا مکان رہنے دیا اور لوگ اوس گھر میں آئے لگے اور تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے کہ اس ہیٹ کا مکان
 کیون نہ تیار ہوا **حک ثَنَا مُكَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ**
بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنَّ مَكَلِّي وَمَكْلَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي لَمَثَلٌ لِحُلِيِّ بَنِي إِدْنَةَ فَأَحْسَنُ وَأَجْمَلُ
أَلَا مَوْضِعَ لَبَنَةٍ مِّنْ زَاوِيَةٍ تَجْعَلُ النَّاسُ يَطْفُقُونَ بِهِ وَيَتَعَجَّبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ هَذَا
وَصَنَعَتْ هَذِهِ اللَّبَنَةُ قَالَ فَإِنَّا اللَّبَنَةُ وَأَنَا اللَّبَنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ترجمہ ابو ہریرہ سے
 روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر میری مثل اور پہلے پیغمبرؐ کی مثل اوس
 کی مثل جو جسے ایک گھر بنایا سو اسکو خوب بنایا اور خوب سجایا اگر جگہ ایک ایٹھ کی ایک کنارے رہنے دی
 سو لوگ اسکے گرد گھومنے لگے اور تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے کہ یہ ہیٹ کیون نہ کھئی حضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم فرمایا سو میں وہ ہیٹ ہوں اور میں پیغمبرؐ کو ختم کرنا والا ہوں **ف** بعضے کہتے ہیں کہ منہ بہ بیضہ جیکے
 ساتھ تشبیہ دی گئی ایک ہے اور شبہ یعنی جو تشبیہ دیا گیا جماعت ہے پس کس طرح صحیح ہوگی تشبیہ اور جواب اسکا
 یہ ہے کہ ٹھہرایا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغمبرؐ کو مانند ایک مرد کی اسواسطے کہ نہیں تمام ہوتی مراد آپ
 کی تشبیہ سے مگر بہ اعتبار کل کے اور طرح گھر تمام نہیں ہوتا مگر ساتھ جمع ہونے بنیاد کے اور مثال ہے کہ ہومرا
 تشبیہ مثیلی اور وہ یہ ہے کہ ہائی جاوے ایک صفت اور صفات منہ سے اور تشبیہ بجاوے ساتھ مثل انبی کے
 احوال منہ بہ سے تو گو یا کہ تشبیہ دی آپ نے پیغمبرؐ کو اور ان کی شریعت کو اور اوس چیز کو کہ ہچی گئی ساتھ
 اوس کے لوگوں کی ہدایت کرنے سے ساتھ ایک گھر کے کہ مضبوط کی گئیں بنیادیں اوسکی اور بلند کی گئی بناؤ
 اور باقی ہی اس سے ایک جگہ کہ تمام ہوتی ہے ساتھ اوس کے درستی اوس گھر کی اور گمان کیا ہے ابن عباس
 نے کہ وہ ہیٹ جسکی طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا ہے گھر کی جڑہ میں تھم اور اگر وہ نہوتے
 تو گھر ٹوٹ جاتا اور ساتھ اوس کے تمام ہوتی ہو مراد تشبیہ مذکور سے انتہے اور اگر یہ وجہ منقول ہے تو خوب ہے
 نہیں تو یہ بات لازم نہیں مان ظاہر سیاق سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ یہ ہوا ہیٹ ایسے مکان میں کہ ظاہر
 عدم کمال گھر میں ساتھ نہوتے اسکے کے اور ہستہ مسلم کی روایت میں ہے کہ اگر جگہ ایک ایٹھ کی ایک
 کنارے میں اوس کے کنارہ زمین سے بظاہر ہوا کہ مراد ساتھ اوس کے یہ ہے کہ وہ مکمل درست کی ہوئی ہے
 نہیں تو لازم آتا ہے کہ آخر بدو ان اسکے ناقص اور عالانکہ اس طرح نہیں پس شریعت ہر پیغمبرؐ کی نسبت
 اوس کے کمال اور پوری ہے پس مراد سب کا نظر طرف اکمل کی ہے بہ نسبت شریعت محمدیؐ کے ساتھ پہلی

بعضے کہتے ہیں کہ منہ بہ بیضہ جیکے

تو گھر ٹوٹ جاتا اور ساتھ اوس کے تمام ہوتی ہو مراد تشبیہ مذکور سے انتہے اور اگر یہ وجہ منقول ہے تو خوب ہے

شرعیوں کا ملکہ اور یہ جو کہا لولا موضع اللبۃ تو یہ مرفوع ہے بنا برائے کہ مبتدا ہے اور اسکی خبر محذوف ہے یعنی ارا نیٹ کیجک باقی ہوتی جو نقص کا وہم دلاتی ہے تو البتہ ناگہر کی پوری ہو جاتی اور قتال ہے کہ لولا تخصیص کو واسطے ہو یعنی مینٹ کا مکان کیونکہ پورا کیا گیا اور احمدیث میں بیان کرنا مثل کا ہے واسطے قریہ کر نیکی طرف فہمو کی اور یہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سب پیغمبرین پر فضیلت ہے اور یہ کہ خدا نے ختم کیا ہے ساتھ آپکے پیغمبرین کو اور پورے کر دیئے ہیں ساتھ آپکے احکام دین کے (فتح) **باب وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم** باب بیان مین وفات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض روایتوں میں یہ ترجمہ سجدہ واقع ہوا ہے اور اسکے ثبوت میں نظر ہے ہوا سطلے کہ اوسکا محل مغازی کا اخیر ہے (فتح) **حدیثنا عبد اللہ بن یونس عن النبی عن عقیل بن ابی شہاب عن عروۃ بن الزبیر عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توفی وھو ابن کنت وستیۃ** وقال ابن شہاب واخبرنی سعید بن المسیب مثله ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ انتقال ہو چکا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور حالانکہ آپکی عمر تریچھ برس کی تھی **ف** اور ظاہر یہ ہے کہ مراد بخاری کی ساتھ وارد کرنے حدیث عائشہ کے یہاں بیان کرنا مقدار عمر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کا ہے فقط نہ خاص زمانہ وفات نبوی کا اور وار د کیا ہے اوسکو نامون مین واسطے اشارت کی طرف اوسکی کہ منجملہ صفات آپکی سے نزدیک اہل کتاب کے یہ ہے کہ تحقیق مدت عمر آپکی کی ہیکدر ہے جتنا آپ زندہ رہے و سیاتی بیانہ فی آخر المغازی (فتح) **باب کنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم** باب بیان مین کنت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم **ف** کنت ساتھ پیش کا ف کہ ہے ماخوذ ہے کنایت سے تو کنیت کنیت عن الامر کذا جبکہ ذکر کرے تو اوسکو ساتھ غیر اوس چیز کے کہ استدلال کیا جاتا ہے ساتھ اوسکے اوپر صریحا اور مقرر مشہور ہو چکے ہیں کنیتیں دو علم عرب کے یہاں تک کہ غالب ہو گئیں نامون پر انذا علی باب اور ابالی لب وغیرہ کے اور ایک مرد کی ایک کنیت ہوتی ہے اور کبھی بہت ہوتی ہیں اور کبھی آدمی نام اور کنیت دونوں کے ساتھ مشہور ہوتا ہے اور علم جامع ہے نام اور کنیت اور لقب کو اور معایر مین بیان طور کہ لقب وہ ہے جو مدح پر دلالت کرے یا مذمت پر اور کنیت وہ ہے جو صادر ہو ساتھ اب اور ام کے اور جو اوسکے سوائے ہے پس وہ اسم ہے اور تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کنیت کئے جاتے ابو القاسم ساتھ اپنے بیٹے قاسم کے اور آپکی اولاد مین قاسم سب بڑا تھا اور سہین اختلاف ہے کہ وہ آپکے پیغمبر جو نبیے پہلے مر گیا تھا یا بعد مر تھا اور مدینے مین ماریہ کے پیٹ سے آپکے گھر مین ابراہیم پیدا ہوئے اور کچھ بیان اسکا جنازہ مین گذر چکا ہے اور انس کی حدیث مین ہے کہ جبریل نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کہا کہ السلام علیکم یا ابراہیم (رحمہ) **حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ تَشَابَعٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ**
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوقِ فَقَالَ دَجُلُ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَانْتَفَتَّ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمُّوْا يَا سَمِيُّ وَكَانَتْ تَوَكَّلْتُ بِكِتَابِي تَرْجَمَهُ انس سے روایت
ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بازار میں تھے تو ایک مرد نے کہا اے ابوالقاسم تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے مڑ کر دیکھا سو فرمایا کہ نام رکھا کرو میرے نام پر اور نہ کنیت رکھو میرے کنیت کو **حَدَّثَنَا**
مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ سَمُّوْا يَا سَمِيُّ وَلَا تَكَلِّتُوا ابْنَكُنِي تَرْجَمَهُ اسکا وہی ہے جو اپر گذرا **حَدَّثَنَا**
عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ تَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ سَيْرِينَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ
يَقُولُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمُّوْا يَا سَمِيُّ وَكَانَتْ تَوَكَّلْتُ بِكِتَابِي تَرْجَمَهُ
اسکا بھی یہی ہے جو اوپر گذرا **ف** اور اس میں اختلاف ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کنیت کے
ساتھ کنیت رکھنی جائز ہے یا نہیں بن شہور امام شافعی سے منع ہے بنا بر ظاہر ان حدیثوں کے اور بعض
کہتے ہیں کہ خاص ہے یہ حکم ساتھ نما نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنی اب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کے کنیت کے ساتھ کنیت رکھنی جائز ہے اور بعض کہتے ہیں کہ منع خاص ہے ساتھ اس کے جبکہ امام
محمد ہو اور اسکا مفصل بیان کتاب الادب میں آویگا **بَاب** بعضی روایتوں میں یہ باب نیز
اور جوڑا ہے اسکو بعضوں نے طرف پہلے باب کی اور نہیں ظاہر ہوتی ہے مناسبت اسکی واسطے
او کے اور نہیں لائق ہے کہ پہلے باب بجائے فصل کے ہو بلکہ وہ ٹکڑا ہے پہلی حدیث کا **حَدَّثَنَا**
إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ دَأَيْتُ
السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ ابْنَ أَدْبَجٍ وَتَبَعَيْنِ حَبْلًا امْتَعَدًا فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ مَا مَنَعَتْ
بِهِ سَمْعِي وَكَبْرِي الْأَيْدِ عَاءِ دَسُؤْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَالَتِي
ذَهَبَتْ بِي إِلَيْهِ فَقَالَتْ يَا دَسُؤْلُ اللَّهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي شَاكَكَ فَأَدْعُ اللَّهَ لَهُ قَالَ فَكَفَا
لِي تَرْجَمَهُ حبیب بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ میں نے سائب بن یزید کو دیکھا جو انورے برس کی عمر میں
قوی اور درست مزاج تو سائب نے کہا کہ میں نے معلوم کیا کہ نہیں نفع اوٹھا یا میں نے اپنے کان اور آنکھ سے
مگر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا سے کہ میری خالہ مجکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیس لے گئے تو اس نے
کہا کہ کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم میرا بچا پیارا ہے سو آپ اس کے واسطے خدا سے دعا کیجئے تو حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے میرا واسطے دعا کی **بَاب** خاتم النبوة باب ہے بیان میں مہر نبوت کے

وہ یعنی صفتِ اوسکی کے اور مہرِ نبوت وہ چیز ہے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں مونڈھوں کے درمیان تھی اور تھی ان علامتوں سے جنکے ساتھ اہل کتاب آپ کو پہچانتے تھے اور قائم النبوت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونیکے وقت موجود نہ تھی بلکہ معراج کی رات میں جب فرشتوں نے آپکا پیٹ چاک کیا اور آپکی دکنوں کا لکر زمرم کے پانی سے دھویا پھر اوسکو اپنی جگہ میں رکھ دیا اور انہیں خاتم النبوت کی مہر کی تو اسوقت مہرِ نبوت آپکی پیٹھ میں ظاہر ہوئی **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ** عَنْ **الْحُجَّابِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ** قَالَ **ذَهَبْتُ بِنِ حَاتِمِ بْنِ حَاتِمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ إِذَا ابْنُ أَخْتِي وَقَعَ مَسْحَهُ دَائِسِي وَدَعَا إِلَى بَرَكَةٍ وَكَوْنًا فَتَرَيْتُ مِنْ وَضُوئِهِ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَتَطَرْتُ إِلَى حَاتِمِ بْنِ كَيْسَبِ مِثْلَ ذَرِّ الْحَجَلَةِ قَالَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَجَلَةُ مِنْ حُجَلِ الْفَرَسِ الَّذِي بَيْنَ عَيْنَيْهِ** **قَالَ ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَ ذَرِّ الْحَجَلَةِ** وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الصَّحِيحُ التَّرَاءُ قَبْلَ التَّرَاءِ ترجمہ سائب بن یزید سے روایت ہے کہ میری خالہ عجلو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے گئی تو اسنے کہا کہ یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسا عجیب اثر ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے بواٹے برکت کی دعا کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا سو میں نے آپکے وضو کا پانی پی لیا اور میں آپکی پیٹھ کے پیچھے کھڑا ہوا تو میں نے مہرِ نبوت کو دیکھا جو آپکے دونوں مونڈھوں کے درمیان تھی۔ مثلِ انڈے جانور کی عبید اللہ نے کہا کہ حجلہ یا خود ہے حجلِ فرس سے یعنی گھوڑے کی سفیدی جو اوسکی دونوں انگلیوں کے درمیان ہے یعنی اوسکی پیشانی پر اور تحقیق وار دھوئی میں بچہ صفت مہرِ نبوت کے کئی حدیثیں جو قریب المعنی میں واسطہ ان حدیثوں کے جو ابجد مذکور ہیں بعضی انہیں سے سلم کے نزدیک ہیں کہ مہرِ نبوت کہوتر کے انڈے کی طرح تھی اور ایک روایت میں ہے کہ مثلِ انڈے شتر مرغ کے اور ایک روایت میں ہے کہ مثلِ غلوہ کے گوشت سے اور ایچہ وار دھوا ہے کہ اسپر محمد رسول اللہ لکھا ہوتا یا مانند اسکی پس نہیں ثابت ہوئی اس سے کچھ چیز اور قرطبی نے کہا کہ حدیثین شفق میں اسپر کہ مہرِ نبوت ایک چیز ظاہر تھی سرخ رنگ نزدیک بائیں مونڈھیکے جب جھوٹے ہوتے تھے تو اوسکی مقدار انڈے کے برابر ہوتی تھی اور جب بڑے ہوتے تھے تو اتھ کو جمع کرتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ مہرِ نبوت بائیں مونڈھے کے کنارے پر تھی لیکن اوسکی سند ضعیف ہے علما نے کہا کہ عبید اللہ اس میں یہ ہے کہ دل بائیں طرف ہے اور تحقیق وار دھوا ہے خبر مقطوعہ میں کہ ایک مرد نے خدا سے سوال کیا کہ اوسکو شیطان کی جگہ دکھا دے تو دیکھا اوسنہ شیطان کو بچہ صورت میں دکھانے کے نزدیک

نہایت سفید رنگ تھے چونکہ کی مانند جس میں کچھ سرخی نہ ہو اور نہ نہایت گندم گون مائل یا سیاہی یعنی بلکہ سفید گندم گون تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کنگڑا لے تھے اور نہ بہت سیاہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرد کو کہ آپ پر وحی اوتاری گئی اور حالانکہ آپ چالیس برس کے تھے سو دس برس کے مین رہے آپ پر وحی اترتی تھی اور دس برس دسینے مین اور آپ کی راج قبض ہوئی اور آپ کی سر اور وارہی مین مین مال سفید تھی رسیہ نے کہا کہ میں نے آپ کا بال دیکھا پس ناگمان وہ سرخ تھا میں نے اسکا سبب پوچھا پس نے کہا خوشبو لگانے شروع ہو گیا تھا

فہم یہی نے انس سے روایت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفید رنگ تھے مائل تھے سفیدی آپ کی طرف گندم گونی کے اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سیاہ تھے انکا بدن اور گوشت سر تھا اور ایک روایت مین ہے کہ گندم گون تھے مائل سفیدی اور مجموع روایتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ مرد اساتہ گندم گون ہونے کے سرحی ہے جو سفیدی سے ملی ہوا درم اساتہ سفیدی مثبت ہے یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین جکا ثبوت آیا ہے وہ چیز ہے جو سرحی سے ملی ہوا درخی وہ ہے جو سرحی سے نسلے ہو اور یہی ہے جسکے رنگ کو عرب برا جانتے مین اور اسکا نام اہق رکھتے مین علاوہ کہ یہ ممکن ہے توجیہ اسکی لفظوں کہ مرد اساتہ اہق کے سبز رنگ سے کہ نہ اسکی سفیدی نہایت مین ہو اور نہ سمرت اور نہ حمرت اور یہی نے کہا کہ جو بدن آپ کا ظاہر تھا وہ مائل سرحی تھا اور جو کپڑوں کے تلے تھا وہ نہایت سفید تھا چمکتا ہوا اور یہ جو کہا کہ آپ چالیس برس کے تھے تو بانک کی روایت مین ہے کہ چالیس کے سر پر اور یہ سوائے اسکے نہیں کہ تمام ہوتا ہے بنا براس قول کے کہ آپ پیغمبر ہوئے اوس ہینہ مین جہین پیدا ہوئے اور شہور زید جمہور علماء کے یہ ہے کہ وہ ہینہ ربیع الاول مین پیدا ہوئے اور رمضان کے ہینہ مین پیغمبر ہوئے بنا بر اسنے کہا جو لگا کہ جب وہ پیغمبر ہوئے اسوقت ساڑھے چالیس برس کے تھے یا ساڑھے اوتالیس برس کے سو جو چالیس برس کہتا ہے وہ کہہ کر لغو کرتا ہے یا جبر کرتا ہے لیکن حدودی اور ابن عبد البر نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ربیع الاول کے ہینہ مین پیغمبر ہوئے بنا بر اس کے پس ہونگے واسطے آپ کے چالیس برس برابر اور بعض کہتے مین کہ چالیس برس سے دن اوپر تھے اور بعض کہتے مین کہ مین زیادہ تھے اور یہ جو کہا کہ مین دس برس رہے تو اسکا مقتضایہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساڑھے برس زندہ رہے اور سلم مین انس سے روایت ہے کہ آپ تریٹھ برس زندہ رہے اور یہ موافق ہے واسطے حدیث عائشہ کے جو آپ کی گذر چکی ہے اور یہی قول ہے جمہور کا اور اسماعیلی نے کہا کہ ضرور ہے کہ ایک حد صحیح ہو اور تطبیق دی ہے اور اسکے غیر نے ساتھ لغو کرنے کسر کے اور اسکی باقی شرح وفات مین آو گئی اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہنوزی مین مین مین مال سفید تھی اور ایک روایت مین ہے کہ تقدیر

کے سفید بال تھے اور عبداللہ بن بسر کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سفید بال دس سے زیادہ نہ تھے لیکن خاص کیا اسے اس کو ساتھ لب بچی کی پس محل کیا جاوے گا زائد اس چہر پر جو آپ کے کن ٹیوں میں تھے جیسا کہ برکی حدیث میں ہے لیکن اس سے روایت ہے کہ آپ کی ہٹوڑ کے سفید بال میں کو نہیں پونجی اور ایک روایت میں ہے کہ نہ تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اور وارسی میں سفید بال نہ تھے یا اٹھارہ اور ایک روایت میں ہے کہ نہیں گئے مگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اور وارسی میں مگر جو وہ بال اور ایک روایت میں سترہ بال ذکر آیا ہے اور ایک روایت میں اس سے آیا ہے کہ کسی نے اسے پونجیا کہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا ہے کہ اپنے بال رنگدار دیکھے میں تو اس نے کہا کہ سوائے اسکے کہ نہیں کہ یہ تو خوشبو کا رنگ تھا جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کو لگا ہی جاتی تھی (فتح)

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ عَنْ رَجَبَةَ بِنْتِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالْهَوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالْأَنْبِضِ الْأَمْهَقِ وَلَيْسَ بِالْأَدِيمِ وَلَيْسَ بِالْجَعَلِ الْقَطِطِ وَلَا بِالسَّبْطِ نَعْتَهُ اللَّهُ عَلَى دَاسٍ أَدْبَعَيْنِ سَنَدًا قَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سَنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سَنِينَ وَتَوَقَّاهُ اللَّهُ وَلَيْسَ فِي دَاسِهِ وَخِيَتِهِ عَشْرُونَ شَعْرًا بَعْضُهُ تَرْجَمُهُ اسْنَانُ

سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ بہت لمبے تھے اور نہ بہت چھوٹے اور نہ نہایت سفید رنگ تھے چونکہ کی مانند اور نہ نہایت گندم گون تھے اہل بیابانی اور نہ آپ کے بال بہت ننگر لے تھے اور نہ بہت سیدھے نیچے لٹکے ہوئے پھیرے ہوئے یا کھوڑے چالیس برس کے سر پر سو آپ دس برس کے میں رہے اور دس برس مدینہ میں اور خدا نے آپ کی روح قبض کی اور نہ تھے آپ کے سر اور اٹھارہ میں بال سفید **حَدَّثَنَا**

أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَسَنِ النَّاسِ وَجْهًا وَحَسَنَهُمْ خُلْفًا لَيْسَ بِالْهَوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ تَرْجَمُهُ بِلَسَانِ رُوَيْتِ

ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ تر خوبصورت لوگوں میں اور زیادہ تر خوب خلق آدمین نہ بہت دراز قد تھے اور نہ بہت چھوٹے بلکہ میانہ قد تھے **ف** پہلے جملہ میں اشارہ ہے طرف حسن جی کی اور دوسرے میں اشارہ ہے طرف مخدومی کے اور اس کی روایت میں ہے کہ تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہایت خوب صورت لوگوں میں اور نہایت دلدار لوگوں میں اور نہایت سخی لوگوں میں پس جمع کیا بیٹوں کو تو ان کی صفات کو عقیدہ و غصیہ اور ہوا نیہ کو پس شجاعت و دلالت کرتی ہے قوت غصیہ پر اور وجود دلالت کرتی

علیہ السلام کو دیکھا زردی سے خضاب کرتے تھے اور یہ چرمین پہلے گدڑ چکا ہے اور تطبیق درمیان اوسکے اور درمیان حدیث انس کے یہ ہے کہ حمل کیا بے نفی اس کی اور بے غلبہ سفید بالوں کے یہاں تک کہ محتاج ہوں طرف خضاب اور یہ اتفاق نہیں ہوا کہ انس نے انکو خضاب کرتے دیکھا ہوا اور جو خضاب کو ثبات کرتا ہے اوسکی حالت محمول ہے اس پر کیا پانے بیان جواز کیا واسطے کیا اور اس پر ہمیشگی نہیں کی اور جو عائشہ سے روایت ہے کہ نہیں معیوب کیا خدا نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ سفید بالوں کو تو مراد عائشہ کی یہ ہے کہ ان سفید بالوں سے آپکا کچھ حسن نہیں بگڑا تھا اور انکار کیا ہے احمد نے انس کے انکار سے کہ اپنے خضاب نہیں کیا اور مالک بھی انکار میں انس کے موافق ہے (فتح) **حَدَّثَنَا** حَفْصُ بْنُ عُمَرَ تَنَا شَعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوعًا بَعِيدًا مَا بَيْنَ لِمَتَا لِيْنِ لَهُ شَعْرٌ يَبْلُغُ شُكْمَتَهُ أَذُنُهُ دَائِبَةٌ فِي حُلَّةٍ حُمْرَاءَ كَأَنَّ شَيْئًا قَطَطَ أَحْسَنَ مِنْهُ وَقَالَ يُوسُفُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ لَمْ يَكُنْ مَتَّكِئًا تَرْجَمَهُ بَرَاءُ عَنْ رِوَايَتِهِ أَنَّ تَحْقِيقَ قَدَارِ أَكْبَعِ وَدُونِ مَوْزِدِ هُمُونَ كِے درمیان بہت فرق تھا یعنی پیچھے کے اونچی طرف بہت چڑھی تھی اور سینہ بہت کشادہ تھا آپ کے سر پر بال جو آپ کے کانوں کی لگو ہو چکے تھے مینے آپ کو سرخ جوڑ میں دیکھا کہ میں نے کبھی کوئی چیز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ترخو بصورت نہیں دیکھی اور یوسف نے روایت کی ہے کہ آپ کے بال موزد ہوں تک تھے **ف** اور دونوں لفظ آپس میں متضاد ہیں اور جواب یہ ہے کہ اکثر بال آپ کے کن پٹیوں تک تھے اور جو اونے نیچے لٹکتے تھے وہ موزد ہونکے متصل تھے یا محمول ہیں روحالتوں پر اور تحقیق واقع ہوئی ہے نظیر اوسکی سلم میں انس کی حدیث سے کہ آپ کے بال کانوں اور موزد ہوں کے درمیان تھے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ کے بال کانوں سے بڑھتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ نصف کانوں تک تھے اور محمول ہے اوس توجیہ پر جو مینے پہلے بیان کی یا محمول ہے احوال متغائرہ پر اور عائشہ سے روایت ہے کہ تھے بال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ وافر سے اور کم جمہ سے اور ترمذی وغیرہ میں ہے کہ پس نہ بڑھتے تھے بال آپ کے کن پٹیوں سے جبکہ انکو دفرہ کرتے تھے پس یہ قید تائید کرتی ہی تطبیق سہلی اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے بال چار زلفان تہین (فتح) **حَدَّثَنَا** أَبُو نَعِيمٍ تَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ هُوَ الشَّيْبِيُّ قَالَ سَلَّ الْبَرَاءُ كَانَ وَجْهَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ الشَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ تَرْجَمَهُ سُبُعِي سے روایت ہے کہ کسی نے اسے پوچھا کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح تھا برا نے کہا نہیں بلکہ چہرہ

موزد ہوں کے بال آپ کے کانوں کی لگو ہو چکے تھے

کی طرح تھا ف شاید سائل کی مراد تھی کہ آپ کا چہرہ تلوار کی طرح لنبابہ سویرا نے اوس پر رو کیا کہ نہیں بلکہ چاند
کی طرح تھا یعنی گول تھا اور احتمال ہے کہ مراد یہ ہو کہ وہ تلوار کی طرح تھا چمک میں تو اس نے کہا کہ نہیں بلکہ اس کے
بھی زیادہ تھا اور عدول کیا طرف چاند کی اس واسطے کہ وہ دونوں صفتوں کو جامع ہے چمک کو بھی اور
گول ہونے کو بھی اور ایک روایت میں ہے کہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ تلوار کی طرح تیر تھا اور یہ
تائید کرتی ہے پہلی وجہ کی اور سلم میں جابر سے روایت ہے کہ ایک مرد نے اوس سے کہا کہ کیا حضرت صلی
علیہ وسلم کا چہرہ تلوار کی طرح تھا اوس نے کہا کہ نہیں بلکہ مثل سورج اور چاند کی گول تھا اور سواسے اس کے چہرہ پر
کہ گول کہنا واسطے تلبیہ کر نیکی اُس پڑاؤ نے دونوں صفتوں کو جمع کیا اس واسطے کہ گول و سکا مثل سفید
احتمال ہے کہ مراد اس تھا اس کے طول ہو یا چمک ہو تو مسئلہ نے اس پر سخت رو کیا اور چونکہ عرف جاری ہے
اس میں کہ سورج کے ساتھ تشبیہ دینے سے اکثر اوقات صرف چمک اور روشنی ہی مراد ہوتی ہے اور چاند کے ساتھ
تشبیہ دینے سے صرف ملامت مراد ہوتی ہے سواسے غیر فک کے تو اس نے متبیر لکھا یعنی گول واسطے
انشارت کے طرف اس کی کہ مراد اس کی تشبیہ دینی ہے ساتھ دونوں صفتوں کے یعنی حسن اور گولائی کے معا
اور احمد نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ نہیں دیکھی میں نے کوئی چیز زیادہ تر خوبصورت حضرت صلی
علیہ وسلم سے جیسے آفتاب آپ کے چہرے میں جاری ہے طیبی نے کہا کہ تشبیہ دی آفتاب کے چلنے کو آسمان میں
ساتھ چلنے سورج کے آپ کے چہرے میں اور ہمیں عکس تشبیہ کا ہے واسطے مبالغہ کے اور احتمال ہے کہ ہوا تشبیہ
تشبیہ سے اور ثمر ایکی چہرہ آپ کا قرار گاہ واسطے آفتاب کے اور ہمدان کی ایک عورت سے روایت ہے کہ
میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چمک کیا راوی کہتا ہے کہ میں نے اوس سے کہا کہ میرا واسطے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کیا کر اوس نے کہا کہ جو دہوین رات کے چاند کی مانند تھم میں نے آپ سے پہلے کوئی بچا
اور نہ بیچہ اور ایک روایت میں ہے کہ اگر تو حضرت کو دیکھے تو البتہ دیکھے آفتاب نکلا سوا یعنی روشنی اور
جلال میں (فتح) حَدَّثَنَا أَحْمَسُ بْنُ مَرْثُوقٍ رَوَى عَلِيٌّ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكَلْبِيُّ
بِالْمِصْرَةِ تَنَا شَعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَحْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا لَهَا لِحْدَتَا الْبَطْنَاءِ فَوَضَعْنَا نَمَطَ صُلَى الظُّرِّ دَعْتَيْنِ وَالْعَصْرَ دَعْتَيْنِ وَ
يَبْنُ يَدَيْهِ عَنْزًا قَالَ شَعْبَةُ وَرَأَى فِي عَيْنِي عَنْ أَبِي جَحْفَةَ قَالَ كَانَ نَمَطٌ مِنْ
وَبَرَاءَةِ الْأَنْبَاءِ وَنَامَ النَّاسُ فَجَعَلُوا يَأْخُذُونَ يَدَيْهِ فَيَمَسُّحُونَ بِهِمَا وَجُوهَهُمْ قَالَ
فَاكْخَذْتُ بِيَدِهِ فَوَضَعَهَا عَلَى وَجْهِهِ فَاذْأَيْ أَبُودُ مِنْ الشَّلَامِ الْهَيْبُ دَائِحَةٌ مِنْ
الْمِسْكِ تَرَجَمَ أَبُو جَعْفَرٍ عَنْ رُوَيْتٍ هِيَ أَنَّكَ فَتُحْتِمْ رُحْمِي مِنْ بَطْنِي كَيْطُفٍ

کھلے ہوا آپ وضو کیا پھر نماز اور عصر کی نماز دو دو رکعت پڑھی اور آپ کے آگے سترہ نیزہ تھا اور دوسری روہت
 میں اتنا زیادہ ہے کہ اس کے پیچھے سے عورت گزرتی تھی اور لوگ کھڑے ہوئے اور حضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم کے دونوں ہاتھ پکڑ کر ان پر مہون پڑنے لگی اور ابو جحیفہ نے کہا سو میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ
 پکڑ کر اپنی مہنہ پر رکھا تو اچانک وہ سر دتر ہا بر ف سے اور زیادہ تر خوشبو دار تھا مشک کی خوشبو
 ف اور یہ بھی وغیرہ نے وال بن حجر سے روایت کی ہے کہ تھامین مصافح کرتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 سے یا چھو تا میرا بدن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن سے تو ہچا پتا میں اس کو بعد اس کے اپنے ہاتھ میں لے لیا
 تا میرا دھکی اور طلبت زیادہ تر خوشبو دار تھے مشک کی خوشبو سے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پانی کا ایک ڈول لایا گیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پیاجھرا دیا
 کلی کی پھر اس کو کوئین میں ڈالا تو اس سے مشک کی خوشبو اڑی اور میں اسے کہام سلیم نے آپا پینے
 ایک شیشی میں جمع کیا اور پھر خوشبو میں ڈالا اور ایک روایت میں ہے کہ وہ پسینہ آپکا نہایت خوشبو دار تھا
 اور طہرائی وغیرہ نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد چاہی
 اپنی بیٹی کے کہیز میں اور تم ہی پاس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ چیز تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
 شیشہ منگوایا اور میں اپنا پسینہ ڈالا اور فرمایا کہ اس کو حکم کر کہ خوشبو ملے ساتھ اس کے سوجب وہ اس کو
 لگاتی تھی تو دینے والے اس کی خوشبو کو پاس لگتے تھے تو نام رکھا گیا اون کے گھر کا گھر خوشبو والوں کا اور ایک
 روایت میں اس سے ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دینے کی کسی راہ میں گزرتے تھے تو اس راہ پر
 مشک کی خوشبو پاتی تھی تو لوگ کہتے تھے کہ یہاں سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گزرے (فقہ حاکم)
 عَبْدَا اَنَا عَبْدُ اللَّهِ اَنَا يُؤْتِسُ عَنِ الرَّهْوِي قَالَ نَفِي عُبَيْدُ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجُودَ النَّاسِ وَالْجُودَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ
 جَبْرِئِلُ وَكَانَ جَبْرِئِلُ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدْأِدِسُهُ الْقُرْآنُ فَيُكْرِمُهُ
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجُودُ بِالْخَيْرِ مِنَ الزَّيْتِ الْمُرْسَلَةِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے
 کہ فقہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ تر سخی سب لوگوں میں اور یہی بہت سخاوت کرتے رمضان کے مہینے
 میں جبکہ ملاقات کرتے آپ سے جبریل اور جبریل رمضان کی ہر رات میں آپ سے ملاقات کیا کرتے تھے
 سو آپ قرآن کا دور کرتے سو مقرر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت سخاوت کر دیا کرتے تھے ساتھ مال
 کے یا بہلائی کے ہوا چھوٹی ہوئی سے ف اس حدیث کی شرح روزے میں گزرتی ہے اور بغرض
 اس سے یہاں صفت کرنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے ساتھ سخاوت کے (فقہ حاکم)

قرن ہوتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ ستر برس کا ہوتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ تین سو سال کا ہے نیز
 حربی نے اختلاف کو دس برس سے ایک سو بیس برس تک پھر تعاقب کیا سب کا اور کہا کہ جسکو میں جانتا
 ہوں یہ ہے کہ قرن ہر امت ہے کہ ہلاک ہووے یہاں تک کہ نہ باقی رہے اور میں سے کوئی اور یہ حدیث
 کی شرح مناقب میں آگئی (فتح) **حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ تَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ**
شَهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدِلُ شَعْرَهُ وَكَانَ الْمَشْرُكُونَ يُفَرِّقُونَ دُوسَهُمْ وَكَانَ أَهْلُ
الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ دُوسَهُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ مَوَاقِفَهُ
أَهْلُ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَزَّقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ
 ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چوڑے اپنے بالوں کو یعنی پتھر
 پیشانی کے بالوں کو اپنے ہاتھ پر بدون مانگ نکالنے کے یوں ہی چوڑے دیتے تھے اور مشرکوں کا
 دستور تھا کہ اپنے سر میں مانگ نکالتے تھے اور یہود اور نصاریٰ اپنے بالوں کو چوڑے کرتے تھے
 بدون مانگ نکالے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اہل کتاب کی موافقت کو دوست رکھتے
 تھے اوس چیز میں جس میں آپکو کچھ حکم نہ ہوتا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر میں مانگ نکالی
 ف علما نے کہا کہ مراد چوڑا نا بالوں کا ہے ہاتھ پر اور پکڑنا ان کا مانند جوڑے کی اور یہ جو کہا کہ پھر حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگ نکالی یعنی اپنے سر کے بال اپنے سر کے دونوں طرف ڈالے پس اہل
 اونین سے کوئی چیز لینے لیتے پر اور عائشہ سے روایت ہے کہ مانگ نکالی نیز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 لینے آپکے سر کے بالوں میں آپکی چوٹی سے اور تھے دوست رکھتے اہل کتاب کی موافقت کو یعنی جبکہ بہت
 پرست بہت تھے اوس چیز میں جس میں آپکو کچھ حکم نہ ہوتا یعنی جو آپنی شرع کے مخالف نہ ہوتا اس واسطے کہ اہل
 کتاب آپکو زانیہیں تسک کر نیوالے تھا تھے باقی شریعتوں پہلے رسولوں کے پس تھی موافقت اور کچھ چیزیں
 آپکو بہت پرستوں کی موافقت سے پھر جب اکثر بہت مسلمان ہو گئے تو دوست رکھی حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے مخالفت اہل کتاب کی اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس کے اس پر کہ پہلے پیغمبر نبی
 شرع ہمارا واسطے شرع ہے جبکہ نہ وارد ہوئی ہو ہماری شریعتیں وہ چیز کہ اس کے خلاف ہو اور تعاقب کیا گیا ہے
 ساتھ اس کے کہ تعبیر کی ہے راوی نے ساتھ محبت کے اور اگر اس طرح ہوتا تو البتہ تعبیر کرتا ساتھ وجوب
 کے اور بر تقدیر تسلیم کی پس نفس حدیث میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر اوس سے رجوع
 کیا (فتح) **حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَتْمَةَ عَنْ ابْنِ حَتْمَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي حَتْمَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي حَتْمَةَ**

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخِشًا وَكَامَنَةً شَاوًا وَكَانَ
يَقُولُ إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلوات
علیہ وسلم نہ بالطبع فحش گو تھے اور نہ تصنعاً فحش کہتے تھے اور فرماتے تھے کہ تم لوگوں میں بہتر آدمی وہ ہے کہ جو غور
اور عادت میں بہتر ہو **ف** یعنی فحش بات کہنا نہ حضرت صلوات علیہ وسلم میں پیدا نہی تھا اور نہ کسب کیا ہوا اور
ترمذی میں ابی عبد اللہ جدلی سے روایت ہے کہ میں نے عائشہ سے حضرت صلوات علیہ وسلم کی خوشگاہ حال پوچھا تو عا
نے کہا کہ حضرت صلوات علیہ وسلم نہ پیدائشی فحش گو تھے اور نہ بلفظ فحش کہتے تھے اور نہ پیدائشی تھے یعنی عیسے
کہ غلامی عادت ہے اور نہ بدالایتی کہتے تھے برائی کا ساتھ نہ برائی کو دیکھیں حدت کرتے تھے یعنی باطن میں اور درگزر کرتے
تھے یعنی ظاہر میں اور ایک روایت میں ہے کہ نہ تھے حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ میں نے عائشہ سے پوچھا کہ حضرت
کریم اللہ اور کسی پر غصہ کرنے کے وقت کہتے تھے کیا ہوا اس کو خاک آلودہ پیشانی اور کسی اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت
صلوات علیہ وسلم کسی کے روبرو ایسی بات نہ کہتے تھے کہ سب کو بری معلوم ہو اور ایک روایت میں ہے کہ جب ایک کو کسی کی طرف سے کلمات
پونجی تو نہ فرماتے تھے کیا حال ہے فلاں کا بگڑنا فرماتے کیا حال ہے فلاں کو گونگا جو ایسا کہتے ہیں اور حسن خلق کو سننے
میں اختیار کرنا فضائل کا اور چھوڑنا زائل کا اور احمالے بولہ ہر سے روایت کی ہے کہ سوا اس کے کہ نہیں کہ
خالے نہ بگوئے بغیر کر کے بھیجا واسطے تمام کرنے نیکے نہ بگوئے اور چھوڑ دینے اور صفیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت
صلوات علیہ وسلم سے زیادہ تر خوشگوئی نہیں دیکھی اور عائشہ سے روایت ہے کہ ایک خلق قرآن تہا ناراض ہوئے تھے
ناراضی اور کسی کے اور راضی ہوتے تھے اور کسی وضاعتی سے نہ تھے **سُحَابُ شَيْئًا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدٍ أَكَا مَالِكٍ**
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَلَخَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَتْلُو آيَاتِ الْكِتَابِ مَا لَمْ يَكُنْ أَعْلَمُ أَنَّهَا قَالَتْ مَلَخَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْتَقِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ إِذَا كَانَ تَهْتَكُ حُرْمَةُ اللَّهِ فَيَنْتَقِمُ لِلَّهِ بِهَا تَرْجُمَهُ
عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے اختیار ملاحظہ حضرت صلوات علیہ وسلم کو دو کاموں میں کہی مگر کہ آیا آپ نے دونوں میں سے آسان تر
کو جب تک کہ وہ کام آسان ہو جائے نہ ہو پس اگر وہ کام گناہ کا موجب ہوتا تو اس کام سے نہایت دور ہوتے
اور آپ اپنی جان کی خاطر کبھی بلا نہیں لیا مگر یہ کہ کیا دوسے وہ چیز کہ حرام کیا ہے اللہ نے کرنا اس کا پس خیرایت تھے
اور سب کو صلوات اللہ کے لئے نہ کسی درغرض کے لئے **ف** امر و نہ امر و دنیا کے کام میں ہو صلوات اللہ کہ دین کے کاموں
میں کوئی گناہ نہیں اور یہ اختیار علم ہے کہ خدا کی طرف سے ہو یا مخلوق کی طرف سے اور یہ جو کہا جب تک کہ گناہ نہ ہو جو اگر
گناہ ہوتا تو اس وقت سخت تر کو اختیار کرتے تھے اور نہ خیرت یا دنیا اگر خلق کی طرف سے ہو تو ظاہر ہے یعنی ہمیں کوئی
ان کا نہیں اور اگر خدا کی طرف سے ہو تو ہمیں ان کا ہے اس واسطے کہ تخیر و کاموں کے درمیان ہوتی ہے لیکن جب

یعنی ایچ و انصاف کرنا اور نہ بگوئی نہ

محل کرین ہم اوسکو اوس چیز پر چو پونچا دے طرف گناہ کی تو ممکن ہو یہ بانٹو رکھتیا رہو آپکو اسد پر
اوس چیز کے کہ ہولی جاوے اوپر آپکے زمین کے خزانوں سے وہ چیز کو اسکے ساتھ شغول ہونی سے خوف
ہو کہ مثلاً عبادت کیواسطے فراغت حاصل نہ ہو اور درمیان اسکے کہ نہ دیا جاوے آپکو دنیا کے مال سے
مگر بقدر ضرورت کے پس اختیار کرین آپ قدر ضرورت کو لینے قوت لایموت کو اگرچہ فراخی مال کی
آسان تر ہے اوس سے اور گناہ بنا بر اسکے نسبتی امر ہے اوست خطام اور نہیں واسطے ثابت ٹھہرت
کے واسطے آپکے اور یہ جو کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی جان کیواسطے کبھی بدلائین لیا
نہ تو مراد خاص اپنی جان کیواسطے ہے پس نہ وارز
ہو گا اس پر اعتراض کہ حکم کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھ قتل کرنے عقبہ بن ابی معیط
اور ابن حظل وغیرہ کے جو آپکو ایذا دیتے تھے اسواسطے کہ وہ باوجود اس بات کے خدا کے حرام کاموں کو
کرتے تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ نہ بدلا لیتے تھے جبکہ ایذا دینا جاتی آپکو غیر اوس سبب میں
جو کفر کے طرف نکالے جیسا کہ معاف کیا آپ نے اوس گنوار سے جس نے آپ پر آواز منہ کی تھی اور
دوسری سے جس نے آپ کی چادر کھینچی تھی یہاں تک کہ آپکے مونڈے میں اوسکا اثر ہوا اور حمل کیا ہے اونچا
نے عدم انتقام کو اوس چیز پر جو خاص ہے ساتھ مال کے اور امیر اور پس تحقیق بدلا لیا آپ نے
اوس شخص سے جو آپکی آبرو کو پونچا اسطرح کہا ہے اسنے یعنی اسنے اوسکو خاص کیا ہے اور تحقیق یہ
کی حاکم وغیرہ نے یہ حدیث دراز ابتدا اسکی یہ ہے کہ نہیں لعنت کی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی
مسلمان کو اوسکا میجر نام لیا کہ اور نہ کہی اپنے ماتھے سے کسی چیز کو مارا مگر یہ کہ خدا کی راہ میں اوسکو مارے
تھے اور کبھی کسی نے آپ سے کوئی چیز نہیں مانگی مگر کہ آپ نے اوسکو دی مگر یہ کہ وہ چیز گناہ کا سبب ہو۔
اور نہیں بدلا لیا آپ نے واسطے نفس اپنے کسی چیز سے مگر یہ خدا کی حرام چیزیں کیا ہیں پس بدلا
لیتے تھے واسطے اللہ کے اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اگر کوئی انسان کو حرام کی چیز کو
تھا تو نہایت غضبناک ہوتے تھے اور اس حدیث میں رغبت دلانا ہے اسپر کہ مثلاً چیز کو نہ لیا جاوے
بلکہ تھوڑی آسان چیز کے ساتھ تناعت کیا دے اور چوڑا چھایا اوس چیز کا کہ نہیں بغیر ہو ہے
طرف اوسکے اور کڑا جاتا ہے اس سے بلانا طرف اخذ رخصتوں کے جب تک کہ اوس میں غایب نہ ہو
اسین رغبت دلانا ہے معاف کرنے پر مگر خدا کے حقوق میں اور نیز اسین بلانا ہے طرف اور اللہ
اور نبی عن اللہ کے اور محل اوسکا وہ ہے جب تک کہ نہ پونچا دے طرف اس چیز کے کہ سخت تر
ہے اوس سے اور یہیں ترک کرنا حکم کا ہے واسطے اپنے نفس کے اگرچہ حکم اوس پر قائم ہو بانٹو

ف یہ جو فرشتوں نے کہا کہ اومین کو نسا ہے تو یہ شعر ہے ساتھ اسکے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو یا زیادہ آدمیوں کے درمیان سوئے ہوئے تھے اور بعض کہتے ہیں کہ حمزہ اور علی کے درمیان سوئے ہوئے تھے اور یہ حدیث ظاہر ہے ہمیں کہ یہ حضرت م کا خاصہ ہے لیکن نسبت امت کے اور قضای نے گمان کیا ہے کہ یہ حضرت م کا خاصہ ہے اور پیغمبروں کو یہ بات محال نہیں ہوئی اور یہ دونوں حدیثیں اوپر رد کرتی ہیں اور ہکا بیان تیم میں گدز چکا ہے۔ جو چاہے اس طرف رجوع کرے

يَسْمِعُ اللَّهُ الْمُؤْمِنَ الَّذِي يَجْمَعُ بَابَ عِلْمَاتِ الْبُشُوقِ فِي الْإِسْلَامِ تَرْجُمَهُ بَابُ نُبُوتِ كِي عِلْمَاتِ
بَاب عِلْمَاتِ الْبُشُوقِ فِي الْإِسْلَامِ تَرْجُمَهُ بَابُ نُبُوتِ كِي عِلْمَاتِ
 میں یعنی حضرت م کی پیغمبری کی نشانیاں میں **ف** علامات جمع علامت کی ہے اور علامت اصل میں نشان کو کہتے ہیں کہ راہ کے سرے پر رکھتے ہیں اور مراد یہاں وہ نشانیاں ہیں جو دلالت کرتی ہیں حضرت م کی پیغمبری پر قسم صفات اور اخلاق اور فضائل اور شمائل اور افعال اور احوال آنحضرت ص کے سے کہ عاقل فراست رکھنے والا جو انہیں نظر کرے تو دلیل پکڑے ابکی نبوت اور پیغمبری پر۔ رح اور تعبیر کیا ہے بخاری نے ساتھ علامت کے اس واسطے کہ جو چیز بخاری نے ہمیں وارد کی ہے عام ہے معجزے اور کرامت سے اور فرق دونوں کے درمیان یہ ہے کہ معجزہ خاص تر ہے اس واسطے کہ اوسمیں شرط ہے کہ مقابلہ کر کے پیغمبر اپنے جہلانیوں والے سے باہر طور کہے کہ اگر میں ایسا کروں تو کیا تو تصدیق کر دیکھا کہ میں سچا ہوں یا منکر جو مقابلہ میں ہے وہ پیغمبر سے کہے کہ میں تجکو سچا سمجھاؤں گا یہاں تک کہ تو ایسا کرے اور شرط ہے کہ جب حق کے ساتھ مقابلہ کیا گیا ہے وہ اوس قسم سے ہو کہ عاجز ہے اوس سے آدمی عادت جاری میں اور تحقیق واقع ہوئی ہیں دونوں قسمیں معجزات کی واسطے حضرت م کے کئی جگہ زمین اور نام رکھا گیا معجزہ کا معجزہ واسطے عاجز ہونے مقابلین منکرین کے اوسکو معارضہ سوار یا اوسمیں واسطے مبالغہ کر ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سب معجزوں میں مشہور تر معجزہ قرآن ہے اس واسطے کہ مقابلہ کیا حضرت نے ساتھ اسکے تمام عرب کا اور وہ زیادہ تر فصیح تھے سب لوگوں سے زبان میں اور زیادہ تر قادر کلام پر ساتھ اسکے کہ اوسکی مثل ایک سورہ بنا لاوین پس عاجز ہوئے باوجود سخت ہونے عداوت لنگی کے واسطے آپ کے اور روکنے انوکھ کے آپ سے یہاں تک کہ بعض علماء نے کہا کہ سب قرآن میں زیادہ تر چھوٹی سورت انا اعطيتنا الذلک وثر ہے پس ہر قرآن دوسری سورت کو کہ بقدر انا اعطيتنا الذلک وثر کے ہو۔ برابر ہر ایک آیت ہو یا زیادہ یا بعض آیت پس وہ داخل ہے اور چیز میں کہ مقابلہ کیا ساتھ اوس کے حضرت م نے اُن سے بنا ہر اسکی پس پیوستہ ہیں معجزات قرآن کے اس حیثیت سے نہایت کثیر عدد رکھتا اور جو بات معجزہ ہونے قرآن کی جہت من تالیف اوسکی سے اور ہونید ہونے کلمات اوسکے سے اور

فصاحت اوسکی سے اور بیجا از اوسکی سے یہیچہ مقام ایجا نہ کے اور بلاغت اوسکی سے نہایت ظاہر ہیں۔
 باوجود اوس چیز کے کہ جوڑا گیا ہے ساتھ ہیچہ نظم اوسکی سے اور غزابت اسلوب اوسکی سے باوجود جو
 اوسکو کے اوپر خلاف قواعد نظم اور نثر کے یہ جوڑا گیا ہے طرف اوسکی کہ شامل ہے اوسپر قرآن غیب
 چیزوں کی خبر دینے سے اوس قسم سے کہ واقع ہوا ہے پہلی ہتھون کی اخبار سے اوس چیز سے کہ جانتا
 ہوتا اوسکو مگر کوئی کئی اہل کتاب سے اور نہیں معلوم ہوئی یہ بات کہ جمع ہوئے ہون حضرت مسلم
 ساتھ کسی کے اونہیں سے اور خبر دینے سے ساتھ اوس چیز کے کہ عنقریب واقع ہوگی سو واقع ہوئی
 مطابق اوس کے کہ خبر دی ساتھ اوس کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے زمانہ میں اور بعد آپ کے
 یہ جوڑا گیا ہو ساتھ ہیبت کو کہ واقع ہوتی ہے ساتھ تلاوت اوسکی کے اور خوف کو کہ لاحق ہوتا ہے
 سامع اوس کے کو اور نہ داخل ہونے ملال اور بے رخ کے اوس کے قاری اور سامع پر باوجود آسان ہونے
 اوس کے کے واسطے سیکھنے والوں اوس کے کے اور آسان کرنے تلاوت اوسکی کے واسطے تلاوت کرنے
 والے اوس کے کے اور نہیں انکار کرتا کسی چیز کو انہیں سے مگر جاہل عناد والا ایسا واسطے اماموں نے مطلق
 کہا ہے کہ سب معجز و نہیں بڑا معجزہ قرآن ہے اور قرآن کے معجز اس کے نہایت ظاہر معجزہ باقی رہنا
 اوس کا ہے باوجود بدستور قائم رہنے اعجاز کے اور زیادہ تر مشہور اعجاز مقابلہ کرنا یہود کا ہے یہ کہ موت
 کی آرزو کریں سو نہ واقع ہوئے یہ بات اولیٰ الکلون سے اور زانو کے پچھلون سے جو اسکا ذمہ وار ہوا اور
 نہ آگے بڑھا باوجود سخت ہونے عداوت اولیٰ کے واسطے اس دین کے اور حرص اولیٰ کے اور فساد
 کرنے اوس کے کے اور رد و کنو کے اوس سے تو ہو گا اسمین نہایت ظاہر معجزہ اور ایہ جو معجزات کہ قرآن کے
 سوائے ہیں مانند اویلنے پانی کے اپکی انگلیوں سے اور بہت ہونے کہلنے کے اور پھٹ جلنے چاند کے
 اور کلام کرنے بیجا چیزوں کے سو اونہیں سے بعض تو وہ ہیں جیسے ساتھ مقابلہ واقع ہوا اور بعض وہ ہیں جو
 واقع ہوئے دلالت کرنیوالے اور صدق آپ کے بغیر مقدم ہونے مقابلہ کے اور اسکا مجموعہ یقین کا فائدہ
 دیتا ہے ساتھ اسکے کہ بہت خوارق عادت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ پر ظاہر ہوئے جیسا کہ یقین کیا
 جاتا ہے ساتھ سخاوت حاتم کو اور شجاعت علی کے اگرچہ اوس کے افراد ظنی ہیں وارد ہوئے ہیں مورد اتحاد کو
 باوجودیکہ حضرت م کے اکثر معجزات مشہور ہیں اور پہل گئے ہیں روایت کیا ہے اوسکو عدد کثیر اور عجا
 غفر نے اور فائدہ دیا ہے نیز نے اونہیں سے قطع کانزدیک اہل علم بالانار کے اور اہل عنایت کے
 ساتھ سیر اور اخبار کے اگرچہ نہیں ہو چکا نزدیک غیر ان کے کے اس رتبے کو واسطے عدم کوشش کے ساتھ اوک
 بلکہ اگر کوئی دعویٰ کر نیوالا دعویٰ کرے کہ اونہیں اکثر و فائز مفید ہیں واسطے قطع کے ساتھ طریق نظر کی تو

بعید نہیں اور وہ طریق نظری یہ ہے کہ نہیں شک ہے ہمیں کہ حدیثوں کے راویوں نے ہر طبقہ میں بیان کی ہیں یہ حدیثیں فی الجملہ اور نہیں محفوظ ہے کسی ایک صحابی سے اور نہ اونکے پیچھے والوں سے مخالفت راوی کی اس چیز میں کہ حکایت کی اسنے اور نہ انکار اور پر اس کے اس چیز میں کہ وہ ان قسمی پس ہو گات اوہین سے مانند ناطق کی اور بر تقدیر اسکے کہ پایا جاوے اوںکو بعض سے انکار یا طعن اسکے بعض راویوں پر تو سوائے اسکے نہیں کہ وہ جہت توقف ہو پیچہ صدق راوی کے یا ہمت اسکی سے ساتھ کذب کے یا توقف کو پیچہ ضبط اس کے کے یا نسبت اسکی کے طرف خراب ہونے حافظہ کے یا جواز غلط کے اور نہیں پایا گیا اوںکو کسی سے طعن مروی میں جیسا کہ پایا گیا ہے افسر غیر اس فن میں احکام اور ادب در حروف قرآن سے اور مانند اسکی سے اور تحقیق تقریر کی ہے قاضی عیاض نے اسکی جو میں نے پہلے بیان کی موجود ہونے افاد کو قطع کے سے بعض حدیثوں میں نزدیک بعض علما کے سوائے بعض کے تقریر عہد اور مثال دی اسنے اسکی باین طور کہ فقہا مالک کو محاسبے متواتر ہو چکی ہے نزدیک اوںکو نقل کہ مذہب مالک کا کافی ہونانیت کا ہے اول رمضان سے یعنی اگر کوئی ہر رمضان ابتدائین فقط ایک بار ہی سارے روزوں کی نیت کر لیوے تو کافی ہو جاتی ہے ہر روز یکے واسطے ہر روز جدید نیت کرنی ضرور نہیں برخلاف امام شافعی کے کہ وہ کہتے ہیں کہ واجب ہے نیت کرنی واسطے ہر روز کے ہر رات میں اور اسطرح واجب ہے صبح کرنا سارے سرکا وضو میں نزدیک مالک کے برخلاف شافعی کے کہ وہ کہتے ہیں کہ بعض سرکا صبح کرنا بھی کفایت کرتا ہے اور یہ کہ مذہب ان دونوں کا واجب کرنا نیت کا ہر اول وضو میں اور شرط ہونا ولی کا نکلح میں برخلاف ابو حنیفہ کے اور ہم پاتے ہیں عدد کثیر کو اور حجم غفر کو فقہا سے کہ نہیں پہچانتا ہے اوںکے اسل خلاف کو چہ جائیکہ وہ شخص جو فقہ میں نظر نہیں کرتا اور یہ اعراضا ہے اور فودی نے شرح صحیح مسلم کے مقدمے میں ذکر کیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات بارہ سو سے زیادہ ہیں اور بہیقی نے مدخل میں کہا کہ ہزار کو پہونچے ہیں اور زاہدی نے حنفیہ میں سے کہا کہ حضرت کے ہاتھ پر ہزار معجزہ ظاہر ہوئے اور بعض کہتے ہیں کہ تین ہزار معجزے ہیں اور کوشش کی ہے ساتھ جمع کرنے اوںکو کے ایک جماعت نے اماموں ہو مانند ابو نعیم اور بہیقی وغیرہ کی اور یہ جو کہا کہ اسلام میں تواتر یہ ہے کہ ابتدا پیغمبر ہونے سے اور گاتار سوائے اون مجزون کے جو اس سے پہلے واقع ہوئے ہیں اور جو معجزے کو پیغمبر ہونے سے بلکہ پیدا ہونے آپکے سے پہلے ظاہر ہوئے ہیں جمع کیلئے اوںکو حاکم نے اکلیل میں اور ابو سعید نیساپوری نے کتاب شرف مصطفیٰ میں اور ابو نعیم اور بہیقی نے دلائل نبوت میں اور عنقریب آویگا اس سے اس کتاب میں پیچہ تھے زید بن عمرو بن نفیل کے پیچہ مکتواو اسکے کے

دین کی تلاش میں اور گزر چکا ہے اس سے قصہ ورق بن نوفل کا اور سلمان فارسی کا اور میں نے پہلے بیان کیا ہے یہ بچہ باب ناموں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قصہ محمد بن عدی پچیسب نام لکھنوی اسکے کے محمد اور شہور اس سے قصہ بچہ راہبک ہے اور وہ ابن اسحاق کی سیرت میں ہے اور ابونعیم نے شعیب بن شعیب کی طریق سے روایت کی ہے کہ مرانظران (ایک جگہ کا نام ہے) میں ایک درویش تھا اسکو عیض کہتے تھے پس ذکر کی ساری حدیث اور اوس میں ہے کہ اسنے معلوم کروایا عبد اللہ حضرت کے باپ کو جس رات کو حضرت پیدا ہوئے کہ یہ نبی ہے اسامت کا اور ذکر کین واسطے اسکے کئی چیزیں صفت اسکی سے اور طبری نے ابوسفیان سے روایت کی ہے کہ تمہیہ بن اہل صلت نے اسکو کہا کہ میں پاتا ہوں کتابوں میں صفت پیغمبر کی جو ان شہر و زمین پیدا ہوگا اور میں گمان کرتا تھا کہ وہ میں ہوں پیر بچکو ظاہر ہو کہ وہ عبد مناف کی اولاد سے ہے کہا اسنے سو میں نے نظری تو نہ پایا میں نے اونیں وہ شخص کہ موصوف سے ساتھ اخلاق اسکو کے مگر عتبہ بن ربیعہ کو لیکن وہ چالیس برس سے تجاوز کر گیا ہے اور اسکی طرف وحی نہیں ہوئی تو میں نے جانا کہ وہ کوئی اور ہے ابوسفیان نے کہا سو جب حضرت پیغمبر ہوئے تو میں نے امیہ سے آپکا حال کہا تو اسنے کہا کہ خبردار ہو بے شک وہ سچا ہے سو پیروی کر اسکی تو میں نے اسکو کہا کہ تجکو کیا چیز مانع ہے کہ شرم تقیف کی قوم سے کہ میں انکو خبر دیا کرتا تھا کہ وہ پیغمبر میں ہوں پھر میں تابع ہوں واسطے ایک جوان کے عبد مناف کی اولاد سے اور احمد وغیرہ نے سلمہ بن سلمہ سے روایت کی ہے کہ مدینہ میں ایک یہودی ہمارا ہمسیا رہتا تو نکلا وہ ہمپر حضرت مسلم کے پیغمبر ہونے سے پہلے کچھ زمانہ تو ذکر کیا اسنے قیامت کو اور بہشت اور دوزخ کو تو پہنے اسکو کہا کہ اسکی کیا نشانی ہے اسنے کہا کہ پیدا ہونا ایک پیغمبر کا کہ ان شہروں سے ادھٹایا جاویگا اور اشارہ کیا اسنے طرف کئی انہوں نے کہا کہ یہ کب واقع ہوگا تو اسنے اپنی آنکھ سے آسمان کی طرف دیکھا اور میں سب قوم میں کم سن تھا سو کہا کہ اگر اس لڑکے کی عمر دراز ہوئی تو اسکو پاویگا سورات اور زکندر کے قصے کہ خدانے حضرت کو پیغمبر کر کے بھیجا اور وہ یہودی زندہ تھا تو ہم حضرت کے ساتھ ایمان لائے اور وہ کا فر ہوا سرکشی اور حسد سے اور عائشہ سے روایت ہو کہ ایک یہودی بچے میں رہتا تھا سو جب وہ رات ہوئی جس میں حضرت پیدا ہوئے تو اسنے کہا کہ اسے گروہ قریش کی کیا تم میں کوئی اس رات لڑکا پیدا ہوا ہے انہوں نے کہا کہ ہمکو معلوم نہیں کہا دیکھو کہ اس رات میں اسامت کا پیغمبر پیدا ہوا ہے اسنے دونوں موثر ہوں کے درمیان علامت ہے دو رات دودھ نہ پویگا اسواسطے کہ ایک جن نے ایکے مونہ پر ماتہ کیا ہے تو قریش پرے اور پوچھا تو کسی نے اسنے کہا کہ عبد اللہ بن عبد المطلب کو گھر

میں ایک لڑکا پیدا ہوا ہے تو یہودی اونکے ساتھ آجکی ماں کی طرف گیا تو آپ کی ماں نے آپکو اذکوہ اور کلا نکالا سو جب یہودی نے علامت دیکھی تو یہیوش ہو کر گر پڑا اذکوہ کہا کہ دور ہوئی بیغمبری بنی اسرائیل سے اے گروہ قریش کی خبردار ہو قسم ہے اللہ کی البتہ غالب ہو گا ساتھ تمہارے غالب ہونا کہ اوسکی خبر مشرق اور مغرب تک پہنچے گی۔ یمن کہتا ہوں اور واسطے ان قصوں کے کئی نظیرین ہیں جنکی شرح دراز ہوتی ہے اور اوس چیز سے کہ ظاہر ہوئی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیغمبری کی نشانیوں سے نزدیک پیدا ہونے آپکو کے اور بعد اوسکے وہ ہے جو روایت کی ہے طبرانی نے عثمان بن ابی العاص نقضی سے اوسے روایت کی ہے اپنی ماں سے کہ وہ حضرت م کی ماں آمنہ کے پاس حاضر تھی سو جب آمنہ کو درد زہ شروع ہوا تو یمن ستاروں کی طرف دیکھنے لگی کہ شکائے یہاں تک کہ یمن نے دل میں کہا کہ مجھ پر کس طرح ہین سو جب حضرت م پیدا ہوئے تو آپکی ماں سے ایک نور نکلا کہ روشن کیا اوس نے واسطے آپکے گہر کو اور اوسکی شاہد حدیث عرباض بن ساریہ کی ہے کہ یمن نے حضرت م سے سنا فرماتے تھے کہ یمن بندہ اللہ کا اور خاتم البیین ہوں اور البتہ آدم پڑے ہوئے ہے اپنی مٹی کو دیا ہوئی یمن اور یمن کو خبر دیتا ہوں اس سے کہ یمن دعا براہیم کی ہوں اور بشارت عیسیٰ کی واسطے میری اور خواب ماں میری کی کہ اوسنے دیکھی اور ایسی طرح پیغمبروں کی مائیں خواہ یمن دیکھتی ہین اور حضرت م کی ماں نے جب آپکو جنا تو ایک نور دیکھا جسے شام کے محل روشن کئے روایت کی یہ حدیث احمد نے اور صحیح کہا اسکو ابن جبران اور حاکم اور ایک روایت یمن اتنا زیادہ ہے کہ روشن ہوا واسطے اوس کے بصری شام کی زمین سے اور روایت کی ابن جبران اور حاکم نے بچہ قصو دودہ پینے حضرت م کے ابن اسحاق کو طریق سے ساتھ اسناد اوسکی کے طرف دلیہ حدیث کی حدیث ساتھ درازی اوسکی کے اور کہیں علامات سی بہت ہونا دودہ کا ہے اوسکی چہانی یمن اور ہونا دودہ کا اوسکی اونٹنیو یمن بعد نہایت دبلا ہونے کے اور تیز چلتا کہ ہے اوسکا اور بہت ہونا دودہ کا اوسکی بکریوں میں بعد اسکے اور سر ہونا زمین اوسکی کا اور جلدی ہونا آپ کی نشوونما کا اور چیز نافرشتوں کا آپکے سینے کو اور یہ اخیر نشانی مسلم میں ہے انس کی حدیث کہ جبریل حضرت معلم باس نے اور آپ لوگوں کے ساتھ کہلاتے تھے تو حضرت م کو پوچھ کر زمین پر لایا اصاب کا دل چیرا اوس سے ایتچ ہو خون کا لکڑا نکالا اور کہا کہ یہ حصہ شیطان کا ہے آپ سے پورا سکوز مزم کے بانی سے سونے کو طشت میں دھویا پورا سکوا لٹا کر کے اپنی جگہ میں رکھا ہیئت اور ابن ہانی مخزومی سے روایت ہوا اور اوسکی عمر دثیہ سو برس کی تھی اوسنے کہا کہ جب وہ رات ہوئی جس میں آپ پیدا ہوئے تو کسریٰ بادشاہ فارس کا دیوان خانہ ٹوٹ گیا اذکوہ

اوپر کے بارہ کنکرے گر پڑے اور فارس کی آگ بجھ گئی اور اس سو پہلے ہزار برس نہ بھی تھی اور بخیر
 عاودہ زمین میں دھس گیا اور دیکھا نہ دیکھنے کے لئے اونٹ پڑ گئے والے کو کہہ بیٹھا ہے کہ کوئی عربی کو تحقیق
 قطع کیا ہے اسنی وجہ کو اور پہل گیا ہے اس کے شہر و زمین سو بیس صبح ہوئی تو کسرے اس واقعہ کو
 بہت گہرا اور اپنے ملک کے علماء سے اسکا حال پوچھا پس ذکر کیا سارا قصہ ساتھ طول کے روایت
 کیا ہے اسکو ابن سکین وغیرہ نے معرفت صحابہ میں اور اسباب میں بخاری نے بحاس حدیثین
 نقل کی ہیں (نقہ) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَاسَدِ ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ ذَرِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ثَنَا عَمْرَانُ بْنُ
 حَصِينٍ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ فَأَذْبَحُوا لِيَكْفَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانُوا فِي وَجْهِ
 الصُّبْحِ عَمَّرُوا فَعَلَبَتْهُمْ عَلَيْهِمْ حَتَّى أَرْتَفَعَتِ النَّفْسُ فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ اسْتَقْبَطَ مِنْ مَنَامِهِ أَبُو بَكْرٍ
 وَكَانَ لَا يُوقِظُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَنَامِهِ حَتَّى يَسْتَقْبِطَ فَاسْتَقْبَطَ عُمَرُ فَقَعَدَ أَبُو بَكْرٍ
 عِنْدَ رَأْسِهِ فَعَبَّلَ يَكْفُرُ ذَرِيرٌ عَنْ صَوْتِهِ حَتَّى اسْتَقْبَطَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَزَّلَ وَصَلَّى بِأَهْلِهِ
 فَأَعْتَزَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّ مَعَهُمْ أَنْصَرَفَ قَالَ يَا فُلَانُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُصَلِّيَ
 مَعَهُمْ قَالَ أَصَابَتْ بَنِي جَبَابَةَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَيْمَنَ بِأَخِيْعِدْ ثُمَّ صَلَّى وَجَعَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فِي دُكُوبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَدْ عَطِشْنَا عَطَشًا شَدِيدًا فَبَيْنَمَا نَحْنُ سَيِّدُ الْأَنْحُو بَايِرًا وَسَادِلًا
 رَحِيلًا بَيْنَ مُرَادَتَيْنِ فَقُلْنَا لَهَا أَيْنَ الْمَاءُ فَقَالَتْ إِنَّهُ لَا مَاءَ قُلْنَا كَيْفَ بَيْنَ أَهْلِيكَ وَبَيْنَ الْمَاءِ قَالَتْ
 يَوْمَ وَلَيْلَةٍ فَقُلْنَا انْطَلِقِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ وَمَا رَسُولُ اللَّهِ قُلْنَا لِمَكَلَمَا مِنْ أَمْرِهِا
 حَتَّى اسْتَقْبَلَنَا بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَدَّ نَحْنُ بِشَلِّ الَّذِي عَدَّ قُلْنَا غَيْرَ أَنَّهُمَا حَدَّثَتْ أَلْفَهَا
 مُؤْمِنًا فَأَمْرٌ بِرَأْدِهَا نَحْنُ بِشَلِّ حَزْرًا وَكِنْ فَتَبَرَّ بِنَا عَاشَا أَرْبَعُونَ رَجُلًا حَتَّى رَوَيْنَا أَنَّهُمَا
 كُلُّ قَرْبَةٍ مَعَهُمَا وَإِدَا وَغَيْرَ أَنَّهُ تَسَوَّبَ بَعِيرًا وَفِي تَكَادُ تَنْقُصُ مِنَ الْمِلَادِ ثُمَّ قَالَ هَاتُوا مَا
 عِنْدَكُمْ فَجَمِعَ لَهَا مِنَ الْكُسْرِ وَالشَّرِّ حَتَّى أَتَتْ أَهْلَهَا فَقَالَتْ لَقِيتُ النَّبِيَّ الْأَمِيرَ الْأَكْبَرُ أَوْ هُوَ نَحْنُ كَمَا
 نَعْمُ قَهْدَ خَلَّ اللَّهُ ذَلِكَ الْخُذْرُومَ وَبَنَاتِ الْمَرْأَةِ كَأَسْكَمَتْ وَأَسْكَمُوا مَرَجْمَهُ عَمْرَانُ بْنُ حَصِينٍ
 روایت ہو کہ وہ حضرت علیؑ کے ساتھ ایک غوٹ میں تھے سو حمام رات پہلے بیا بیٹھا کہ جب
 صبح قریب ہوئی پینے پانی رات ہوئی تو اترے پس سو گئے بیٹھا کہ آفتاب بلند ہوا تب سب کو
 پہلو صدیق اکبرؑ جاگئے اور دستور بنا کہ حضرت علیؑ کے پاس کوئی نہ دیکھا تا بیٹھا کہ آفتاب گرنا
 سو عمر فاروقؑ جاگئے تو حسینؑ کے حضور ہو کر سر پائس بیٹھے مولد کہہ کہنے لگے اور اپنی آواز بلند کرنے لگے
 بیٹھا کہ حضرت مسلمؑ بیدار ہوئے پھر اترے اور ہر کوئی کے ہاں زہراؑ کی نوایک روئے دم سے علیؑ و ہوا دست

ہمارے ساتھ نماز پڑھی سو جب حضرت صلعم نماز سے پرے تو فرمایا اے خدائے کس چیز نے تجھ کو کاہل کیا
 ساتھ نماز پڑھنے سے اوسے کہا کہ مجھ کو جنابت پہنچی یعنی مجھ کو نہانے کی حاجت تھی تو حضرت نے اوسکو
 حکم کیا تیمم کرنے کا پاک مٹی سے پیراؤ سنے نماز پڑھی یعنی بعد تیمم کے اور حضرت نے مجھ کو اپنے پانی اور ان
 پر امیر کیا یعنی فرمایا کہ پانی تلاش کرو اور کھوسخت پیاس لگی تھی سو جس حالت میں کہ ہم چلے جاتے تھے
 تو ناگہان ہم نے ایک عورت دیکھی جو اپنے پاؤں دو پکھال کے درمیان ٹکائے ہوئے تھیں تو ہم نے اوس سے
 کہا کہ پانی کہاں ہے اوسنے کہا اس ٹکبہ پانی بنیں ہم نے کہا کہ تیرے گہرواؤں اور پانی کے درمیان
 کتنا فاصلہ ہے اوس نے کہا کہ ایک دن رات کا تو ہم نے کہا کہ رسول اللہ کے پاس چل اوسنے کہا
 کہ رسول اللہ کیا ہے یعنی اس کلام کے کیا معنی ہیں سو ہم نے اوسکو مجبور کیا یہاں تک کہ اوسکو حضرت
 کے سامنے لائے تو اوسنے حضرت سے کلام کیا جیسا ہے کلام کیا تھا لیکن اوسنے اپنے بیان
 کیا کہ میں صاحب یتیموں کی ہوں یعنی میرے لڑکے یتیم ہیں سو حکم کیا حضرت نے ساتھ لائے دو ٹوکے
 پکھال اوسکو کے توسمخ کیا اپنے دونوں پکھال کے دواؤں پر سو ہم نے پانی پیا پیاس کچھالت میں اور
 ہم چالیس مرد تھے یہاں تک کہ ہم سیراب ہو کر پھر پھر رہا ہم نے ہر مشک اور چھال کو کہ ہمارے ساتھ
 تھی لیکن ہم نے اٹھو ٹوکے پانی نہ پلایا اور وہ پکھال جوش مالتی تھی پانی سے پھر حضرت نے فرمایا کہ لاؤ
 جو کچھ تمہارے پاس ہے سو جمع کیا گیا واسطے اوسکے کہا ناروٹی کے ٹکڑوں اور کھجوروں سے یہاں تک
 کہ وہ اپنے گہرواؤں کے پاس آئی تو اوسنے کہا کہ ملی میں ایسے شخص سے جو سب لوگوں میں زیادہ تر عبادت
 ہے یا وہ بے غیر ہے جیسا گمان کرتے ہیں سو ہدایت کی خدائے اوس جماعت کو اوس عورت کو سب سے
 سو وہ عورت مسلمان ہوئی اور اوسکی قوم بھی مسلمان ہوئی **ف** اور مجزہ حسین بہت ہونا پانی
 قحطی کا ہو ساتھ برکت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اس حدیث کی پوری شرح کتاب تیمم میں
 گذر چکی ہے (فتح) **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ**
قَالَ أَرَأَيْتُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيَهُ وَمَوْبِلًا وَرَأَى قَوْمًا يَدَّ فِي الْإِنَاءِ لِيَجْعَلَ الْمَاءَ يَتَّبِعُهُ
مِنْ بَيْنِ أَسْيَابِهِمْ تَتَوَصَّاهُ الْقَوْمُ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لَا أَنَسٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَلَاثًا أَوْ ثَرْبَةً ثَلَاثًا
 ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک برتن لایا گیا اور آپؐ زور میں چھو
 کہ نام ہے ایک جگہ کا مدینے میں تو حضرت نے اپنا ماتھہ برتن میں رکھا تو کبکی انگلیوں کے درمیان
 سے پانی اوبٹنے لگا تو سب لوگوں نے وضو کیا تادمہ کہتا ہے میں نے انسؓ سے کہا کہ تم کتنے مرد تھے
 کہا کہ سب میں سے جو ایک کچھ اور تین سو۔ **حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ مَسْلُكَةً عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَنَسٍ بْنِ**

تھے انہوں نے کہا کہ راستی مروتھی ف روایت کی ہے بخاری نے یہ حدیث چار طریقوں سے قاری
اور ہاق اور حسن اور حمید سے انہوں نے انس سے روایت کی ہے اور بعضوں کے نزدیک وہ چیز ہے جو
بعضوں کے نزدیک نہیں اور کچھ مجموعہ روایتوں سے ظاہر ہوا کہ یہ دو قسمیں ہیں دو جگہوں میں واقع ہونے
میں واسطے تغایر کے حاضرین کی گنتی میں اور یہ مغایرت ظاہر ہے ازین تطبیق بعید ہے اور اس طرح
تیسرے مکان کی جہین یہ واقع ہوا واسطے کہ ظاہر حسن کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ سفر میں
تھا برخلاف روایت قتادہ کے پس تحقیق وہ ظاہر ہے کہ یہ واقعہ مدینہ میں تھا اور آویگا پھر غیب
انس کے کہ تھا یہ واقعہ اور جگہوں میں عیاض نے کہا کہ روایت کیا ہے اس قسم کو ثقات سے عدد کثیر نہ
جم غفیر سے تمام خلقت سے اس حال میں کہ متصل ہو یہ روایت ساتھ صحابہ کے اور تھا یہ معاملہ پھر جگہوں میں جمع
ہونے کثیر کے اونہیں سے مغلطوں میں اور جگہ جمع ہونے لشکروں کے اور نہین وارد ہوا انکار کسی ایک ہے
اونہیں سے اسکے راوی پر پس یہ قسم ملحق ہے ساتھ قطعی معجزوں آپکو کے اور قرطبی نے کہا کہ نہین سنا گیا مثل
اس معجزہ کے ہمارے پیغمبر کے غیر سے اور حدیث جوش مارنے پانی کی مروی ہے صحیحین وغیرہ میں انس
سے اور جابر بن عبد اللہ سے اور ابن مسعود سے اور ابن عباس سے اور ابن ابی لیلیٰ سے پس عدد ان اصحاب کا
استعد نہیں جیسا عیاض کے کلام سے سمجھا جاتا ہے اور اگر بہت ہونا پانی کا حضرت م کے ہاتھ لگانے سے
با اوہین تھوکنے سے یا اوہین کوئی چیز کہنوں سے مانند تیر کی پس وارد ہوا ہے عمران بن حصین کی روایت ہے
اور براء بن عازب سے اور انس سے اور ابن زیاد سے پس جب ان دونوں عددوں کو جمع کیا جاوے تو پونچھ
ہے کثرت مذکورہ کو یا قریب اوکو اور پیچہ چون لوگوں نے اسکو دوسرے قرن والوں سے یعنی تابعین سے روایت
کیا ہے پس ہ عدد میں بہت بہین اگرچہ نصف طرق اوکے افراد ہیں اور حاصل کلام یہ ہے کہ سمجھا جاتا ہے
اوس سے رواہین بطلان پر اس واسطے کہ روایت کیا کہ نہین مروی ہے یہ حدیث مگر انس کی طریق سے اور یہ کہ رتا
ہے اظہر ساتھ قلت اطلاع اور یا در کہنہ حدیثوں اس کتاب کی اور قرطبی نے کہا کہ نہین سنا گیا مثل اس
معجزہ کے حضرت م کے غیر سے جس جگہ کہ جوش مارا پانی نے ابکی بیرون اور گوشت سے اور خون سے اور زانی
سے منقول ہے کہ جوش مارا پانی کا ابکی انگلیوں سے بلیغ ہے معجزہ میں جوش مارنے پانی کے سے پتر سے
جبکہ موسیٰ علیہ السلام سے اسکو عصا مارا پس جاری ہوا اوس سے پانی اس واسطے کہ کھانا پانی کا پتر سے معلوم
برخلاف کھنہ پانی کے گوشت اور خون کے درمیان ہوا اوس سے واضح ہے حدیث ہے جو طبرانی ابن عباس سے
پانی (انس) گوشت سے جو انگلیوں کے درمیان ہوا اوس سے واضح ہے حدیث ہے جو طبرانی ابن عباس سے
روایت کی ہے کہ حضور صلی علیہ وسلم کے پاس ایک مشکیزہ لایا گیا تو حضرت م نے اپنا ہاتھ اوپر رکھا

پہر اپنی انگلیوں کو کٹ دیا تو جوش مارا پانی نے حضرت مکی انگلیوں سے مانند عصا سوئی کی پس تحقیق جاری ہوا پانی نفس عصا سے اس واسطے تھک کر اس کا ساتھ اس کے تھا خدا کرتا ہے کہ بانی حضرت مکی انگلیوں سے جاری ہوا اور احکام ہے کہ ہر کوئی تحقیق پانی تھا جوش مارا پانی انگلیوں کے دریاں سے نسبت یہ دیکھنے والے کہ یعنی بظاہر دیکھنے والے کو معلوم ہوتا تھا کہ ایسی انگلیوں سے نکلتا ہے اور وہ نفس الامین واسطے برکت کرتا جو حاصل ہوئی تھی اوسین جوش مارا تھا اور بہت ہوتا تھا اور حضرت صلی علیہ وسلم کا ہاتھ پانی میں نہا سو دیکھنے والا خیال کرتا تھا کہ بانی حضرت مکی انگلیوں سے جاری ہے اور پہلی وجہ ابلاغ ہے ہجرے میں اور نہین حدیثوں میں وہ چیز جو اسکو روکے اور وہ اولی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ انش ہی آپ کے پاس پانی لایا تھا اور یہ کہ حاضر کیا تھا انش نے اوس پانی کو پاس حضرت مکی کے ام سلمہ کے گھر سے اور یہ کہ پھر دیا اسکو حضرت مکی نے بعد فارغ ہونے اور نیکو طرف ام سلمہ کے اور ہمیں مقدار ہے اوس پانی کی کہ اوسین پہلے تھا اور ایک روایت میں انش سے ہے کہ حضرت مکی کی طرف نکلے تو ان کے کسی گھر سے ایک پیالہ چوٹا لایا گیا اور چائے کی آئینہ روایت میں قصیر ہے کہ یہ واقعہ سفر میں ہوا پس احمد نے جابر سے روایت کی ہے کہ کھنڈے حضرت مکی کے ساتھ سفر کیا اور حاضر ہوا وقت نماز کا تو حضرت مکی نے فرمایا کہ کیا لوگوں میں وضو کا پانی ہے تو کھڑا بنا باقی پانی ایک برتن میں لایا تو اسکو اسکو ایک پیالے میں ڈالا تو حضرت مکی نے وضو کیا پھر لوگ باقی پانی پر آئے اور کہا کہ مسح کر تو حضرت مکی نے اسکو سنا سو فرمایا کہ ٹھہر جاؤ تو حضرت مکی نے اپنا ہاتھ پیالے میں مارا پانی کے دریاں پھر فرمایا کہ کامل کرو وضو کو سو جابٹنے کے کہا کہ قسم ہے اسکی جو میری آنکھ سے گیا البتہ میں نہلنے پانی کو دیکھا کہ آپ کی انگلیوں سے نکلتا تھا یہاں تک کہ رہنے وضو کیا اور کہا کہ ہم دو سو سے اوپر تھے اور مسلم میں جابر سے ایک قصہ آفرمودی ہے حدیث طویل میں اوسین ہے کہ جو پانی آپ کے پاس لایا گیا تھا فقط ایک قطرہ مہتا پڑے کے ایک برتن میں اگر ادا حکو گراتا تو البتہ اسکو خشک برتن میں جاتا اور یہ کہ با گیا شکر میں پانی سوائے اوس قطرے کے تو حضرت مکی اسکو لیا اور کلام کیا اور اپنے ہاتھ سے چوکا پھر فرمایا کہ پکارو سے شکر میں کہ اپنے برتن لاؤین تو برتن لائے گئے تو حضرت مکی نے اپنا ہاتھ لگن میں رکھا اور اسکو کٹا دے کیا پھر اپنی انگلیوں کو دھا کیا اور اوس قطرے کو لگن کے اندر رکھا اور فرمایا اے جابر بیٹا الی مجھ اور کہہ ہم اندہ توین نے دیا کیا پھر میں نے پانی کو دیکھا کہ ایسی انگلیوں سے جوش مارا تھا پھر جوش مارا لگن نے اور کہو یہاں تک کہ پھر گیا پھر لوگ آئے اور اپنی پیٹنے لگے یہاں تک کہ جابر پھر حضرت مکی نے اپنا ہاتھ لگن سے لوتھا با آندہ پانی سے پرتا اور یہ قصہ نیز سے پہلے

انتاز زیادہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت کی اونگھی اُچی سے لگا کر روٹی پر ملی تو روٹی ہونٹوں
 لگی پھر فرمایا بسم اللہ پس ہمیشہ رہو اس طرح کرتے اور روٹی پڑھتی جاتی یہاں تک کہ ٹھہرا بیگیا اور ایک روٹی
 میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بسم اللہ الہی امین بہت برکت کر پس معام ہو کہ یہی مراد
 ساتھ قول او سکر کے قال فیہا ما شاء اللہ ان یقول اور ایک روایت میں ہو کہ پیر سب کو بعد حضرت نے
 اور سب گہر والوں نے کہا یا اور کچھ باقی رہا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی کو جمع کیا اور امین کہتے
 کی دعا کی پس ہو گیا جیسا کہ پہلے تھا اور اس حدیث کو کچھ فائدہ کرتا بے الصلوٰۃ میں گزر چکے ہیں مکملہ
 کسی نے مجھ سے پوچھا کہ دس دس آدمی کے کھلانے میں کیا حکمت ہو سب کو یکبارگی کھلو کیوں نہ کھلایا تو
 میں نے کہا کہ احتمال ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معلوم کیا ہو گا کہ کہاں تھوڑا ہے اور وہ ایک کبا
 میں جو ہیں نہیں ممکن تھا کہ ہر قدر بہت آدمی اوکے گرد حلقہ باندھ سکیں تو پھر سائل نے کہا کہ کیوں نہ
 داخل ہوئے کل اور جو حلقے میں نہ آسکتا اسکو جدا کیا جاتا پس تہایہ البغیہ چہ شتر کہ ہونے تمام کے طرح
 میں معجزے پر برخلاف تفریق کے پس تحقیق راہ پاتا ہے امین جمال بار بار کہہ دو طعام کا واسطے چہیے
 ہونے رکاوٹ کے تو میں نے کہا کہ احتمال ہے کہ کترنگ ہو افتخار اور مراد اس حدیث میں بہت ہونا کہانے متبرک
 ہے حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثنا أَبُو اسْحَدَ الرَّبَّارِيُّ ثنا اسْرَاطِلُ عَنْ مَنصُودٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ
 عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَحْذُرُ الْآيَاتِ بَرَكَهٖ وَانْتَمُتْ لَعْنًا خَوْفًا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ الْمَاءُ فَقَالَ اَطْلُبُوا فَضْلَةً مِّنْ مَّاءٍ فَجَاؤُنَا بِمَاءٍ فَاذْخُلْ يَدُ فِي الْاِنَاءِ ثُمَّ قَالَ حَتَّى عَلَى الطُّوْرِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَهٖ مِّنْ اللَّهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ
 يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ نَسِيْبَ الصَّادِقِ وَنَسْمَعُ
 يُوْثِقُ كُلَّ مَرَجَةٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ رَوَى رَوَيْتُ هُوَ كَمْ هُمْ مُعْجَزُونَ اَدْرَا مَتَنَ كُوْبَرِكَ كُنْتُمْ تَحْتَهُ اَوْ تَمَّ اَوْ لَمْ
 كُنْتُمْ هُوَ اَوْ كُمْ سَبَبٌ ذُرَانِيكَاهُمْ فَهَرَفْتُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْ سَهْنَهُ اَيْكَ مَفْرَمِ تَحْمُوسِ پانی کم ہوا تو حضرت نے
 نے فرمایا کہ ڈھونڈو پانی لینے کسی برتن میں کر او میں کچھ پانی باقی رہا ہو تو اصحاب ایک برتن لائے
 جس میں تھوڑا سا پانی تھا تو حضرت نے اپنا ہاتھ برتن میں داخل کیا پھر فرمایا کہ جلد چلو اور پانی پاک کر لیجے
 بابرکت کر اور برکت اور زیادتی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے یعنی نہ اور کسی کی طرف سے اور البتہ میں نے پانی
 کو دیکھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونگھ کیوں سے نکلتا تھا اور البتہ ہم سنتے تھے کہ ہانکا سبحان اللہ کہنا
 اور حالانکہ کہاں کہاں جاتا تھا ف جو ظاہر ہوتا ہے یہ کہ کواٹھا کر کیا اوس نے اوپر انوکھا سا کوا کہ وہ مام
 خوارق عادت کو سبب ڈرانیکا کہتے تھے نہیں تو نہیں میں تمام خارق عادت برکت پس تحقیق

چاہتی ہے گئے بعض لوگوں کو برکت اللہ کی طرف سے روانہ سیر ہونے خلقت بہت کو کہا ہے تہور سے اور بعض اونکے کو سبب ڈرانے کا اللہ کی طرف سے روانہ گہن سورج اور چاند کے جیسا کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر سورج اور چاند دونوں شانین ہیں خدا کے نشا فون سے ڈراتا ہے اللہ انکو سبب سے اپنے بندوں کو اور شاید جن لوگوں سے عبد اللہ بن مسعود نے خطاب کیا تھا انہوں نے تسک کیا تھا ساتھ ظاہر اس آیت کو وَمَا تَرْسُلُ إِلَّا نَحْنُ وَيَعْنِي نَبِيْنِ ہجرت ہم نشانین مگر واسطے ڈرانے کے اور ایک روایت میں ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے زمین میں دھنس جانا سنا پس کہا کہ تو ہم صحابہ حضرت ص کے کفیتے نشانین کو برکت اور بقی نے کہا کہ یہ معاملہ حدیبیہ میں واقع ہوا ہے اور اسکے بعض طریقہ نہیں ابو نعیم کے نزدیک یہ ہو کہ یہ واقعہ جنگ خیبر کا ہے اور یہی وجہ اولی ہے اور دالت کرتا ہے اور مکرر واقع ہونے اسکے کو سفر میں اور حضر میں اور یہ جو کہا کہ برکت اللہ کی طرف سے ہے تو یہ اشارہ ہے طرف اکر کہ ایجا ۲ اللہ کی طرف سے ہے اور ابن عباس کی حدیث میں ہے کہ حضرت نے اپنا ہاتھ او سیر داند کیا تو آپکے ہاتھ کوتلے ہر جاری ہر ہی تو ابن مسعود نے پنا شروع کیا اور حکمت سے بچر ڈھونڈنے حضرت ص کے ان جگہ میں نیچے پانی کی پتھر تاکر نہ گمان کیا جاوے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کرنے والے نہیں وہ پھر پانی کے اور احتمال ہے کہ ہوا اشارت طرف اکر خدا نے جاری کی ہے عادت دنیا میں غالباً تہ پیدا ہونے اور جنہ کے ایک دوسرے سے اور یہ کہ بعض چیزوں میں ایک دوسرے سے پیدا ہونا واقع ہوتا ہے اور بعض چیزوں میں نہیں ہوتا اور جن جملے اسکے سے وہ چیز ہے جسکو ہم مشاہدہ کرتے ہیں جو شے اسکے بعضی پتلی چیزوں کے سے جیکہ ڈانگ کہ رکھی جاوین اور کچر داند چھوڑ سجاوین اور نہیں جاری ہوئی ہے یہ عادت خالص پانی میں پس ہوگا معجزہ ساتھ اسکے نہایت ظاہر اور یہ جو کہا کہ ہم کہانے کی تسیم سنو تھے اور وہ کہا یا جاتا تھا یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں غالباً اور ایک روایت میں جو کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ ہانا کہا تے تھو اور ہم کہانے کی تسیم سنتے تھو اور واسطہ کو سنا کہ ہا ہر جو بیتی نے روایت کی ہے کہ جس حالت میں کہ ابوالدردار اور سلمان دونوں کہا نا کہنے تھے تو ایک کا میں کہ ناگہان تسیم کہی رکاب نے اور کہانے نے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوئے تو جیسے آپ کے پاس ایک طشت لائو جس میں انگور اور جھوڑا سے تھو تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کو کہا یا تو او سے تسیم کہی میں کہتا ہوں اور تحقیق مشہور ہوا ہے سجان اللہ کہنا بہتوں کا پس ابو ذر کی حدیث میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شات کنکریان لین تو انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں سجان اللہ کہا یہاں تک کہ میں نے اذکی آواز سنی پھر او کو ابوبکر

کے ہاتھ میں رکھا تو انہوں نے بتیم کی پیراؤ لکھ کر کے ہاتھ میں رکھا تو یہی انہوں نے بتیم کی پیراؤ لکھ کر
عثمان کے ہاتھ میں رکھا تو یہی انہوں نے بتیم کی اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جب حضرت
نصیح کی بتیم سنی اور پیراؤ لکھو ہمارے ہاتھوں میں رکھا تو نہ بتیم کی اور انہوں نے ہاتھ میں رکھی کے ہم میں
سرف ابن حاجب نے ذکر کیا ہے بعض شیعہ کہ یہٹ جانا چاند کا اور سبحان اللہ تہرون کا اور
آواز کرنا کھڑکی اور سلام کرنا ہرن کا بطریق احاد منقول ہے باوجود زیادہ ہوتے باعثون کے اور نقل
کرنے اور اس کے اور باوجود اسکے کسی نے اوکو راویوں کی تکذیب نہیں کیا اور جواب دیا ہوا اس نے کہ
بے پرواہی کی گئی ہے نقل کرنے اوکو سے بطور تواتر کے ساتھ قرآن کے اور جواب دیا ہوا کہ بخیر
کہ یہ بطریق احاد کو منقول نہیں یعنی بلکہ بطریق تواتر کے منقول ہیں اور بر تقدیر تسلیم کہ جس مجموعہ اس کا
خاندہ دیتا ہے یقین کا جیسا کہ اس فصل کے اول میں گذر چکا ہو اور میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجزئہ مشہور میں نہ
لوگوں کے اور روایت کی حیثیت کو پس نہیں ایک برابر پس تحقیق آواز کرنا کھڑکی کا اور یہٹ جانا
چاند کا دونوں بطور متضادہ کو منقول ہیں جو مفید ہے یقین کو نزدیک اور اس شخص کے جو مطلع ہو
اس حدیث کو طریقوں پر حدیث کو اس میں سو اسے غراؤ کو کہ جب کو اس فن سے تجربہ نہیں اور اپنے
سبحان اللہ کہنا تہرون کا سو نہیں ہو واسطے اوکو مگر یہ ایک طریق باوجود ضعیف ہونے اوکو
اور یہ سلام کرنا ہرن کا پس نہیں باتا میں واسطے اوکو سند نہ قوی وجہ سے اور بضعیف وجہ سے
واللہ اعلم (فتح) اور مراد امین جوش مارنا بانی کا اور بتیم کہنا نہ کہ ہے حَدَّثَنَا أَبُو عَیْمٍ تَنَا
ذَكَرَ بَابُ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ أَنَّ أَبَاهُ بَعَثَ دِينَ قَاتِلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَهَلَّلَ لَانِ ابْنِ تَرَكَ عَلَيْهِ دِينَ دَلَّيْسَ عِدْلِي لَأَمَّا بَحْرُ خَلَّةٍ وَلَا يَبْنُو مَا بَحْرُ سِنْدِي
مَا عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ مَعِي لِي لَا يَفْشَحَ عَلَى الْغَرْمَاءِ فَمَشَى حَوْلَ بَيْدَرٍ مِنْ بَيَادِرِ الْقَرَى فَقَدْ عَاثَ لَخْرَ
لَتَكَلَّمَ جَلَسَ عَلَيْهِ فَقَالَ اَرْعَوْهُ قَاوَا هُمْ الَّذِي لَهُمْ وَبَقِيَ مِثْلُ مَا أَعْطَاهُمْ مَرَحْمَةً جَابِرٍ
روایت ہو کہ مقرر میرا باب مرگیا یعنی شہید ہوا اور اوپر قرض تھا سو میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آیا اور عرض کیا کہ میرے بچے اپنا اوپر قرض چوڑا اور نہیں میرے پاس کچھ لینے اور نے
کچھ مال نہیں چھوڑا مگر خراکہ مال ہوتا ہے اوکو مانع سے اور نہیں ہو چتا چل کئی برس کا اسکے
قرض کو یعنی مانع کے لئے ہمارے کئی برس میں ہی اوکا قرض ادا نہیں ہو سکتا سو آپ میرے ساتھ
چلیں تاکہ قرض خواہ مجھ کو بخش لیں سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلے اور باغین پیوئے اور کھجور ان
کے ایک ڈھیر کے گرد گھومے پیراؤ میں برکت کی دعا کی پیراؤ ڈھیر کے گرد گھومے پیراؤ میں گئے

اور فرمایا کہ ہینچو کجورون کو ڈھیر دن سے سو قرضخواہوں کو اونکا قرض پورا دیا اور جتنا اونکو دیا اتنا باقی رما ف ایک روایت میں ہے کہ جابرؓ کے باپ جنگل حد میں شہید ہوئے اور انہوں نے چھ بیٹیاں چھوڑیں اور اپنے اوپر قرض چھوڑا اور ایک روایت میں ہے کہ اوپر ایک یہودی کے تیس وستق کجورین بتین تو جابرؓ نے اس سو مہلت چاہی اس نے زمانا پیر جابرؓ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سفارش کر دائی تو بھی اس نے زمانا اور ایک روایت میں ہے کہ قرضخواہوں نے تقاضے میں سختی کی تو میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سفارش کر دائی کہ جتنا خزا میرے باغین ہے وہ دے لیو میں اور میرے باپ کو معاف کریں انہوں نے زمانا اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت ص نے فرمایا کہ جا اور قسم لے لی کجورون کے علاحدہ علاحدہ ڈھیر کجورہ کو علاحدہ اور غرق زید کو علاحدہ اور ایک روایت میں ہے کہ پھر فرمایا کہ اونکو تول تول کے دینا شروع کر تو میں نے اونکو تول تول کر دینا شروع کیا یہاں تک کہ اونکو قرض پورا دیا بعد اسکے کہ حضرت ص بٹ آئے اور ایک روایت میں ہے کہ قرض ادا کر نیلے بعد وہ ڈھیر سب اسی طرح تہا کچہ اوسمیں کمی نہ ہوئی اور ایک روایت میں ہے کہ کچہ کجورین ہمارے واسطے باقی رہیں اور ایک روایت میں ہے کہ جابرؓ نے اسکو تیس وستق پورے دینا اور سترہ وستق کجورین بچ رہیں اور تطبیق یہ ہے کہ یہ محمول ہے نقد و قرضخواہوں پر یعنی قرضخواہ کمی تہی پس گویا کہ اصل قرض اور سو ایک یہودی کے وہلوتیس وستق تہو ایک قسم کجور سے پس پورا دیا اسکو اور باقی رہے اس ڈھیر سے سترہ وستق اور کچہ قرض اس سو واسطہ اور یہودیوں کے اور تینوں کجورون کی سے پس پورا دیا اونکو اور بچ رہا مجموع سے اسقدر جتنا باقی تہا اور واقع ہوئی ہے ایک روایت میں وہ چیز جو اسکے مخالف ہو اور یہ ہے کہ جابرؓ کہتا ہے کہ میں نے حضرت ص کو بلایا سو جب قرضخواہوں نے حضرت ص کو دیکھا تو اٹھا یہاں سترہ میرے اس گھر میں مقرر انہوں نے سختی کی اوپر تقاضے میں وہلوت عداوت اونکی کے حضرت ص سو سو جب حضرت ص اونکا حال دیکھا تو ایک بڑے ڈھیر کے گرد گھومے تین بار پرا اوپر بیٹھے پھر فرمایا کہ قرضخواہوں کو بلا سو ہمیشہ رہا اونکو تول تول کر دینا یہاں تک کہ خدا نے میرے باپ کی امانت ادا کی اور میں راضی تہا کہ خدا میرے باپ کی امانت کو ادا کر دے اور نہ پیر لیجاؤ نین ایک کجور اپنی بیٹی کی طرف تو سلامت رکھا خدا نے سب ڈھیرون کو یہاں تک کہ میں دیکھتا ہوں کہ جس ڈھیر پر حضرت ص ہمیشہ رہے اوسمیں سو ایک کجور کم نہیں ہوئی اور وجہ مخالفت کی یہ ہے کہ ظاہر اسکا یہ ہے کہ سب دن حضرت ص سلم کے روبرو تہا اور البتہ اوسمیں کچہ کمی نہ ہوئی اور جو پہلے گندا ہے اسکا خاکہ یہ ہے کہ دن حضرت ص سلم کے پھر آنے کے بعد تہا یہ کچہ کجورین کم ہو گئی بتین اور تطبیق دونوں کردیمان

یہ ہو کہ شروع تو لانا حضرت مکرور ہو رہا تھا اور اسکا تمام ہونا حضرت مکرور ہوتا یعنی کچھ کہجورین حضرت مکرور سانسے تول کر بعض قرضخواہوں کا قرض ادا کیا گیا اور بعض قرضخواہوں کو حضرت مکرور کے پرانے کے بعد تول کر دی گئیں سو جس ڈھیر سے حضرت مکرور کے سانسے قرضخواہوں کو پورا دیا گیا اوسین کچھ کمی نہ ہوئی اور جس ڈھیر سے حضرت مکرور مٹانے کے بعد قرضخواہوں کو دیا گیا اوسین کمی ہوئی لیکن اوسین بھی برکت کی نشانی باقی رہی اس واسطے ایک ڈھیر سے تیس سو قرضخواہوں کو پورا دین اور تیس سو قرض باقی رہیں اور ایک روایت میں ہے کہ جب جابر نے اپنے قرض ادا ہو جانے کی حضرت مکرور کو خبر دی تو حضرت مکرور نے فرمایا کہ جا اسکی خبر دے خطا کے بیٹے کو بعض کہتے ہیں کہ یہ اس واسطے کہ عمر فاروق کو اس کے قرض ادا ہونے کی بڑی فکر تھی اور بعض کہتے ہیں کہ وہ حضرت مکرور کے ساتھ حاضر تھے جبکہ حضرت کہجورین چلے اور ثابت ہوئی یہ بات کہ جو کہجورین باغین میں اس واسطے قرض ادا نہیں ہو سکیگا پس ارادہ کیا حضرت مکرور نے کہ اسکو یہ بات معلوم کروادیں اس واسطے کہ وہ حاضر تھے ابتدا امر میں بخلا اس کے جو حاضر نہ تھا اور ایک روایت میں ہے کہ عمر فاروق نے کہا کہ البتہ میں نے معلوم کیا تھا جب کہ حضرت کہجورین کے درمیان چلے کہ بیشک خدا اس میں برکت کر گیا اور اس حدیث میں اور بھی کئی فائدے ہیں جابر ہے مہلت مانگنی قرض میں جبکہ ادا کرنا فی الحال لازم ہو اور جواز ہو مہلت دینا قرض خواہ کا واسطے مصلحت مال کے جس سے اس کا قرض پورا ہوا اور اس میں چلنا امام کا ہے اجماع کی حاجت نہیں اور سفارش کرنی اسکی نزدیک بعضوں کے پیچھے بعضوں کے اور اس میں نشانی ظاہر ہے نبوت کی نشانیوں سے واسطے بہت ہونے تہوڑی چیز کے یہاں تک کہ محل ہو اساتہ اسکو پورا ادا کرنا کثیر کا اور اس سے پھر ہا (فتح) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ تَنَا مَعْقِرٌ عَنْ أَبِي تَنَا أَبُو عَمْرٍو أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَصْحَابَ الصَّفَةِ كَانُوا أَنَا سَا فُرَاءَ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَّةً مَن كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ اثْنَيْنِ فَلْيَدِّهِمَا هَبْ يَنَالَتْ وَمَن كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ أَرْبَعَةٍ فَلْيَدِّهِمَا يَخَامِسَ أَوْ سَادِسَ أَوْ كَمَا قَالَ وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلَاثَةٍ وَأَنطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرَةٍ وَأَبُو بَكْرٍ ثَلَاثَةٌ قَالَ فَفَعَلْنَا وَأَبُو وَائِي وَلَا أَدْرِي هَذَا قَالَ امْرَأَتِي وَحَادٍ مِّنْ بَيْنَ بَيْنَتَيْنَا وَبَنِي بَكْرٍ وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ لَقِيَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَقَّ صَبْرٍ الْعِشَاءَ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَقَّ تَعَبٍ رَأْسُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَجَاءَ بَعْدَ مَا خَفِيَ مِنَ اللَّيْلِ مَا سَاءَ اللَّهُ قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ مَا حَبَسَكَ مِنْ أَصْيَانِكَ أَوْ صِيْفِكَ قَالَ أَوْصَيْتُهُمْ قَالَتْ أَبَوَا حَتَّى يَخْتَمِيَ قَدْ

کہیں نہیں کہا تو گنا عبد الرحمن نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی ہم کوئی لقمہ نہ اٹھاتے تھے مگر کہتے کوئیچے
 سے کہا تاثرہ جاتا تھا یعنی جس جگہ سو نواڑا اٹھایا جاتا تھا زیادہ اوس نواڑے سے یہاں تک کہ سیر ہوئے
 اور کہا تاثرہ سے زیادہ ہو گیا تو ابو بکرؓ نے دیکھا تو آگاہ وہ ایک چیز تھی یعنی بقدر اوسکو کہ
 پہلو نہایا اوس سے زیادہ تو ابو بکرؓ نے اپنی بی بی سے کہا کہ اسے بنی اوس کی بہن کیا ہے یہ امر عجیب
 یعنی بڑھنہا کہانے کا ابو بکرؓ کی بی بی نے کہا کہ قسم ہے اپنی ٹھنڈک آنکھ کی کہ تحقیق یہ پیالہ یعنی کہا نا
 کہ پیالے میں ہوا اب پہلو سے شہ چند زیادہ ہے پیر ابو بکر صدیقؓ نے اوس کہانے سے کہا یا اور کہا کہ
 سولے آنکھیں کہ قسم شیطان کے دوسو سے تھی پیر اس سے ایک لقمہ کہا یا پیر اوسکو حضرت ص کی
 طرف اٹھایا تو وہ کہانا صبح تک حضرت م کے پاس رہا اور سارے مسلمانوں اور ایک قوم کو دریا
 عہد ہتا سو مدت صلح کی گزر گئی یعنی تو ہمراہ فیسے لڑنے کیو طر شکر طیار کیا تو چھنے بارہ آدمی چہر
 بنائے یعنی بارہ گروہ بنا کر ہر ایک کے ساتھ اوس میں سے کوئی آدمی تھے خدا جانتا ہے کہ ہر چوہدری کے
 ساتھ کتنے کتنے آدمی تھے لیکن یہ تحقیق ہے کہ ہر گروہ کے ساتھ ایک چوہدری بیجا عبد الرحمن نے کہا
 کہ سب لوگوں نے اوس سے کہا یا جیسے کہا یعنی راوی کو شک ہے کہ عبد الرحمن نے یہ لفظ کہا یا نہ
 بدلے کچھ اور کہا اور مراد اس حدیث سے بہت ہونا کہانے تھوڑے کا جو اوصاف ایک والان تھا
 مسجد نبوی کے اخیر میں طیار کیا گیا تھا واسطے اترنے سافروں کے جنکا نہ کوئی گہ تھا اور نہ گہرا
 اور کہیں بہت ہو جاتے تھے اور کہیں کم ہو جاتے تھے باعتبار اسکو کہ کلاج کرتا اونہیں سیہا جاتا یا سفر
 کرتا اور وہ سوا سے زیادہ تھے اور یہ جو کہا کہ جسکو پاس چار آدمی کا کہانا ہو تو چلے کہ پانچوین یا
 چھٹے کو لجا دی تو طریقہ یہ ہے کہ پانچوین کو لے جاؤ اگر نہ ہو اوسکو پاس کہانا زیادہ اس سے اور اگر
 اوسکے پاس اس سے زیادہ کہانا ہو تو چلے کہ لے جاؤ چھٹے کو ساتھ پانچوین کے اور حکمت صرف ایک
 ایک آدمی کے زیادہ کہنے میں یہ ہے کہ اولی گذران اور معاش اوسوقت فراخ نہ تھی بلکہ تنگ تھی
 سو جسکے پاس شلہا گہ کے تین آدمی ہوں نہ مشکل ہو گا کہانا چوتھے کا اپنے قوت سے اور یہ سطح
 حال ہے چار کا اور جو اس سے زیادہ ہے برخلاف اوسکو کہ اگر زیادہ کچھ جاوین ہمان بقدر کتنی
 عیال کے کوسوائے اسکہ نہیں کہ حاصل ہوتا ہے انکشاف چہر اسکے وقت فراخ ہونے حال کے اور کنا
 ہونے معاش کے اور یہ جو کہا کہ ابو بکرؓ تین آدمی ملے تو یہ ولایت کرتے ہے اسپر کہ صدیق اکبرؓ کے
 پاس چار آدمی کا کہانا تھا اور باجو اسکے لیا اونہوں نے پانچوین اور چٹھا اور ساتواں یعنی حضرت م
 کے زمانے سے ایک زیادہ لیا لو حکمت میں یہ ہے کہ مراد انکی یہ تھی کہ اختیار کرین ساتوین کو ساتھ

حصہ اپنے کو اس واسطے کہ اس کو مناسب معلوم ہو کہ اول انہوں نے اونکو ساتھ نہ کہا یا اور یہ جو کہا کہ بکر
 ابو بکر پہرے تو عادیہ ہے کہ اپنے گھر کی طرف پہرے بنا کر اسکے پس قول اسکا پس ٹھہرے رہی بیاتنگ
 کہ حضرت ص نے کہا نا کہا یا دوبارہ واقع ہوا ہے اور فائدہ اسکا اشارہ ہے طرف اسکی کہ دیر کرنا
 ابو بکر کا پاس حضرت ص کو بتا بقدر اسکے کہ کہا نا کہا یا ساتھ آپ کے اور آپ کے ساتھ عشا کی نماز پڑھی
 اور نہ پہرے طرف گہرا پنہ کی مگر بعد گزرجانے کچھ رات کو اور یہ اس واسطے کہ حضرت ص دوست رکھتے تھے
 کہ عشا کی نماز میں تاخیر کریں اور ایک روایت میں نذر رجحہ کو بدلے نذر رجحہ کا ف کا ساتھ واقع ہوا ہے
 یعنی عشا کے بعد نفل پڑھے اور ایک روایت میں حتی نفس نون اور عین اور سین کے ساتھ واقع
 ہوا ہے مشتق نغاس سے ساتھ معنی افنگہ کے اور یہی ٹھیک ہے اور دور ہوتا ہے ساتھ اسکو بکر ارب جگہ
 سو مگر یہ چیز قول اسکو لبت کو اور سبب اسکا اختلاف تعلق لبت کا ہی پس دل کہا کہ ٹھہرے رہی بیاتنگ
 کہ عشا کی نماز پڑھی پہر کہا کہ ٹھہرے رہی بیاتنگ کہ او گھنوں گے اور حاصل یہ ہے کہ ابو بکر صدیق رضہ
 حضرت ص کے پاس ٹھہرے رہی بیاتنگ کہ عشا کی نماز پڑھی پہر ٹھہرے رہی بیاتنگ کہ حضرت ص
 کو او گھنہ آئی اور سونے کو کھڑے ہوئے پر رجوع کیا اور بکر نے اسوقت طرف گہرا پنہ کی اور یہ جو کہا
 کہ گہرا ونون نے کہا نے کو انپر پیش کیا ہوتا تو ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ عبد الرحمن جلا اور
 جو کہنا نا حاضر تھا اسکو لایا اور کہا کہ کہا و ہمسا نون نے کہا کہ گہرا کا ماک کہاں ہے کہا کہا و انہوں
 نے کہا ہم نہیں کہنا نیکی بیاتنگ کہ گہرا والا و عبد الرحمن نے کہا کہ اپنی دعوت ہمسو قبول کرو سپر
 اگر وہ آیا اور معنی کہا نا کہ کہا یا ہوگا تو ہمکو اسکی طرف سو ہی پہنچے گی پر انہوں نے نہ مانا اور یہ جو
 کہا کہ کہا تو ایک روایت میں ہے کہ تمکو کہا نا نہ رچو انکے حق میں بد دعا کی اور استفادہ ہوتا ہے اس سے
 جواد دعا کا اس شخص پر جس سے انصاف حاصل نہ ہو خاصکر وقت حرج اور غصہ کے اور یہ اس واسطے
 ہو کہ حکم کیا انہوں نے اوپر ماک گہر کے ساتھ حاضر ہونے کا ساتھ اونکو اور نہ کفایت کی انہوں
 نے ساتھ بیٹے او کیلئے باوجود اجازت اسکی کے واسطہ اونکو اور شاید باعث اسکا رغبت کرنا
 اونکا یہ چیز تبرک کو اسکے ساتھ کہانے میں اور بعض کہتے ہیں کہ سوائے اسکو کچھ نہیں کہ خطاب کیا تھا
 ساتھ اس کے اپنی گہرا ونون کو نہ ہمسا نون کو اور بعض کہتے ہیں کہ بد دعا مرد نہیں اور مرد ٹھنڈک
 انکی یہ خوشی ہے اور دیکھنا او چیز کا جو آدمی کو خوش لگے اور صدیق اکبر رضی جو قسم کھائی بعد اس کو
 اونکو ساتھ کہا یا تو اسکا سبب کجی مہما نون کی تھی اور قسم کھانی اونکی کہ جب تک ابو بکر ٹھہرا ساتھ
 نہیں کہا دین گئے تب تک ہم کہا نا نہیں کہا دین گئے اور ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکا

ہم کہا نہ بنیں کہا دینگو اور ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکا سبب دیکھنا برکت کا تھا کہا نے میں وہ
احتمال ہے کہ تطبیق و مجاہدہ میں طوطا کو کہنا یا ابو بکر نے واسطو حلال کرنے اور نیکو پر جب کہا نے میں برکت
دیکھی تو پھر کہا نے مگر تاکہ حاصل ہو واسطو اسکو اور کہا مانند عند کر نیا لیکے اپنی قسم سو جو کہا فی قصی کہ اسکا باعث
شیطان تھا اور حاصل یہ ہو کہ اگر اہل اللہ نے ابو بکر کو پس دور کیا جو اسکو حج حاصل ہوا تھا پھر خوش ہو گئے
اور شیطان مردود ہوا اور احتمال کیا صدیق نے مکارم اخلاق کو پس توڑ اپنی قسم کو واسطو تعظیم اپنے
مہمانوں کی تاکہ حاصل ہو مقصود اسکا اونکو کہانے سے اور واسطو ہونے اسکو کے زیادہ ترقی و رافضو کفار کی پر
اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہو کہ راوی نے کہا کہ مجھ کو یہ خبر نہیں پہنچی کہ صدیق نے کفار قسم کا دیا
ہو اتنا مال کیا گیا ہو ساتھ اسکو اسپر کہ نہیں واجب کفارہ یہ قسم کھانچ اور غصہ کے اور نہیں حجت ہے امین
اسواسطو کہ نہیں لازم آتا عدم ذکر سے عدم وجود اور جو کفارہ ثابت کرتا ہو اسکو جائز ہے کہ دلیل پر ہے
ساتھ عموم اس آیت کے لکن یواخذہک بعاقدنم الایمان نکذا ذہ اطعام عشرة مساکین یعنی لیکن
پھر تاہو تمکو جو قسم تم سے گواہ نہ ہو سو اسکا اوتار کھانا دس محتاجوں کو لیکن اسپر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ ایک
روایت میں آیا ہو کہ ابو بکر عارف نہیں ہوئے یہاں تک کہ کفارہ اوتار اور نووی نے کہا کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ
نہیں کفارہ دیا اور انہوں نے پہلو عارف ہو نیلے اور اسپر واجب ہونا کفارہ کو کاس نہیں ہو اختلاف یہ ہے
اسکو اور قول ابو بکر کا واللہ لا اطعمہ ابدا قسم کو کہ نہیں احتمالی ہو کہ ہو لغو کلام سے یا جو کہنے زبان کر ہو
اور یہ جو کہا کہ سنے اس سو کہا یا تو اسکا حاصل یہ ہو کہ تمام لشکر نے اس سے پیالے سو کہا یا جبکہ ابو بکر نے
حضرت ص کے پاس پہنچا تھا اور ظاہر ہوا تھا اسکو کہ پوری برکت کہانے مذکور میں حضرت ص کو پارس
ہوئی یہاں تک کہ تمام لشکر کو کفایت کی اور اس حدیث میں اور ہی کئی فائدہ کو ہیں سوا اس واقعہ
کے کہ پہلو گذری پناہ پڑنا محتاجوں کا طرف مسجد کے وقت حاجت کے طرف سلوک کی جبکہ ہو اس میں
لپٹنا اور چٹنا اور تشویش نماز میں پراور میں اتحاب ہو اسکا اونکو کہ ہے وقت جمع ہونے ان شرطوں کے
اور اس میں دعوت کرنا ہو بقیاری کی حالت میں اور اس میں جواز غیبت کا ہو اہل اور ولد اور مہمان کی طرف سے
جبکہ طیار کی گئی ہو واسطو اونکو کفایت اور اس میں تصرف عورت کا ہو اس چیز میں کہ اگر کجاو واسطو مہمان
اور کھانا نیکے بغیر افون خاص کے مرد و اس میں جواز گالی دینا باطل ہے اپنے بیٹے کو اور وجہ تادیب و تہن
کو اعمال خیر پراور اس میں جواز حلف کا ہے ترک بسلح پراور اس میں سو کہ کر نام و سچ کہ ہے واسطو اپنی خبر کے
ساتھ قسم کے اور ہر از حلف کا بعد کہانے قسم کے اور اس سے معلوم ہو کہ جائز ہے برکت چاہیہا تھا کہانے
اور لیکن کے اور اس میں پیش کرنا کہا نیک کہ ہے حسین برکت ظاہر ہو بزرگوں پراور قبول کرنا اونکا اسکو اور اس میں

عمل کرنا ہوسا تہ گمان غالب ہے ہوسلو کہ اب بکرنے گمان کیا کہ عبدالرحمن نے ہمانوں کے کام میں تھوڑا کیا ہے پس جلدی کی طرف نکالی گئی اوسکیکے اور ہمیں بیان ہوا اوس چیز کا جو واقعہ ہوتی ہے اسکی جہر بانی سے ساتھ اپنی دوستوں کو اور یہ ہو جو سچ ہے کہ اب بکرنے کا دل پریشان ہوا اور اسطرح اوسکو گہ والوں کا بسبب نہ کہانے جہادوں کے کہانے کو اور میلا ہوا بیاتنگ کہ اوسکو قسم کی حاجت ہوئی پس تدارک کیا اللہ نے ہکا اور دور کیا اللہ نے یہ رنج اونکا ساتھ کرامت کو جو ظاہر ہوئی اونکو ہاتھ پر پس ہونگی میں بد بکر صفائی اور رنج خوشی اور وہ طوطا اللہ تعالیٰ کو ہے سب تعریف (فتح) **حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ تَنَاخًا دَعَا عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ عَنْ أَنَسٍ وَعَنْ يُونُسَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَصَابَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ قَحْطٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا هُوَ يُحْتَطَبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا كَلَّتِ الْكِرَامُ وَهَكَاتِ السَّاءُ فَادْعُ اللَّهَ يَسْقِينَا مَعْدِيدَكَ وَدَعَا قَالَ أَنَسُ وَإِنَّ السَّمَاءَ كَمَثَلِ الرَّجَاءِ جَاءَتْ رِيحٌ أَسْفَلَتْ سَحَابًا ثُمَّ جُمِعَتْ ثُمَّ أُرْسِلَتْ السَّمَاءُ عَمَزَ إِلَيْهَا فَخَرَجْنَا نَحْنُ مِنَ الْمَاءِ حَتَّى أَكْبَيْنَا مَنْزِلَنَا فَلَمْ تَزَلْ تُمْطِرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى فَقَامَ إِلَيْنَا ذَلِكَ الرَّجُلُ وَغَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ هَمَّتِ الْبُيُوتُ فَادْعُ اللَّهَ يَحْبِسُهُمْ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْكَ فَفَطَلْتُ إِلَى السَّحَابِ تَصَدَّقَ حَوْلَ الْمَدِينَةِ كَأَنَّهَا أَكْبِلٌ** ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہ ایک بار حضرت صلی علیہ وسلم کے وقت مدینہ میں قحط پڑا سو جب حالت میں کہ حضرت صلی علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ پڑھتے تھے کہ ناگہ ایک مرد کھڑا ہوا تو اس نے عرض کیا کہ یا حضرت ہ گھوڑے اور بکریاں بہاں ہوئیں سو دعا کیجئے خدا ہکو پانی بلا دو کہ حضرت نے ہاتھ دلا کر کے دعا کی انسؓ نے کہا اور آسمان نیلے کی طرح صرف بہتا سو ہوا اوشی جنس بادل کو پیدا کیا پھر بادل جمع ہوا پھر آسمان نے اپنی دھانے چھوڑ دیں کبارگی مینہ سبز لگا تو ہم بچے پانی میں میٹھو بیاتنگ کہ ہم اپنے گرونین آئے پھر دوسرے جیسے تک لگتا رہا پھر مینہ برستا رہا پھر وہی شخص یا کوئی اور انکی طرف کھڑا ہوا تو اس نے عرض کیا کہ یا حضرت ہ گروڑیں گئے آپ دعا کر لا خدا مینہ کو روکے تو حضرت نے تبسم فرمایا پھر فرمایا یعنی دعا کی کہ انہی ہمارے آس پاس مینہ برسے ہم پھر اب نہ برسو تو میں نے اس کی طرف نظر کی کہ بیٹھ گیا گرو مدینہ کے جیسے وہ تاج ہے یعنی بادل مدینہ کو اوپر سے مل گیا اور مدینہ خالی رہ گیا تو مدینہ کو اوپر آسمان تاج کی طرح نظر آتا تھا اور مراد احادیث سے واقعہ ہونا اجابت دعا کا ہوا فی الحال اور اس حدیث کی شرح مستحقین گندہ چکی ہے اور اگر کوئی کہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بادل کو ہولنے پیدا کیا اور حالانکہ اسطرح نہیں ہوا کہ بادل کو پیدا کر نیوالا خدا ہو تو جواب ہکا یہ کہ مراد حدیث میں یہ ہے کہ بادل کو خدا نے پیدا کیا اور نسبت پیدا کرنے کی طرف ہوا کی

يَقُولُ كَانَ الشَّهِيدُ مَسْقُوفًا عَلَى الْجُدُوعِ مِنْ نَحْلِ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اخْتَلَبَ يَقُومُ إِلَى جَنْبِهِ مِنْهَا فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمَنَبَرُ فَكَانَ عَلَيْهِ فَمَعْنَاهُ لِذَلِكَ الْكَلِمَةُ مَكُونًا كَصُورَةِ الْخِصَارِ حَتَّى جَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَسَكَتَتْ ثُمَّ جَمِعَهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَوَيْتَ
ہو کہ مسجد نبوی کی چہت کہجور کے ستونوں پر تھی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دست درتھا کہ جب خطبہ پڑھتے تھے تو ایک تنوں کو ساتھ ٹیک لگاتے تو پھر جب ایک دو سطھ فیہ طیار ہوا تو اوپر کھڑے ہو کر توہمتے اس ستون کی آواز سنی مانند اوسنی کا بہن کی جیسے حمل کو دس مہینے گزر چکے ہوں یہاں تک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اکر اپنا ماتہ اوپر رکھا تو اوسو آرام پکڑا اور ایک دیت میں ہو کر ابی بن کعب اس ستون کو لیا تو وہ ہمیشہ اوسکو پاس لیا یہاں تک کہ گل گیا اور یہ پہلی روایت کو مخالف نہیں کہ دیا یا گیا تھا اسو اسکو کہ احتمال ہو کہ وہ بجائیکے بعد ظاہر ہوا ہو تو ابی بن کعب نے اوسکو لیا ہوا اور ایک روایت میں ہو کہ حضرت نے اوسکو فرمایا کہ اگر تو چاہے تو میں تجکو اپنی پہلی جگہ میں لگا دوں کہ تو بدستور سابق سر سبز ہو جاوے اور اگر تو چاہے تو میں تجکو بہشت میں لگا دوں سو تو اوسکی بہنوں سو پانی بیوے اور تیرا اوگنا اچھا ہو پھر تجکو پھل لگے پھر خدا کے دوست تیرا پہل کہا میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افعیاری کیا اوسو اسکو کہ میں اوسکو بہشت میں لگاؤں یہی نے کہا کہ تنوں کے رونیکا قصہ امور ظاہر ہو کہ ہے کہ نقل کیا ہوا اوسکو پھلوں نے پہلو سوسو اور روایت اخبار خاصہ کی اوسمیں مانند تکلف کہ ہے اور اس حدیث میں لالتے ہے کہ بجان چیزوں کے و اسکو کبھی خدا سجد اور اور اک پیدا کرتا ہو مانند جاندار چیزوں کو بلکہ مانند شرف حیوان کو یعنی انسان کو اور اس میں تیرا ہو و اسکو قول اس شخص کو جو حمل کرتا ہو اس آیت کو دان من شتی الاہیہ جیل اپنوطا ہر چیز حقیقہ تبیین کہتی ہو اور ابن ابی حاتم نے امام شافعی کو کہ مناقب میں نقل کیا ہو کہ جو چیز خدا نے محمد کو دی اور کسی نبی کو نہیں دی تو میں نے کہا کہ خدا نے عیسیٰ کو مردوں کا زندہ کرنا دیا تھا شافعی نے کہا کہ دیا خدا نے محمد کو رونا کھڑی کا یہاں تک کہ اوسکی آواز سنی گئی پس یہ معجزہ اوس سو بڑا ہے (فتح)
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْكَافَرِ يُحْفَظُ حَدِيثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ وَحَدَّثَنِي بَشِيرُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَيْبِ بْنِ أَبِي وَائِلٍ حَدَّثَنِي عَنْ حُدَيْفَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ أَيْدِيكُمْ يُحْفَظُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ فَقَالَ حُدَيْفَةُ أَنَا أَحْفَظُ كَمَا قَالَ قَالَ هَاتِ إِنَّكَ تَحْمِلُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ الرَّحْلُ فِي أَهْلِهِ وَسَالِيهِ وَجَارِهِ يُكْفَرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّلَاةُ وَالْأَكْرَامُ بِالْعَرُوفِ وَالنَّعْمَى عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ لَيْسَتْ هَذِهِ وَكَلِمَةُ الْغِي مَوْجُودٌ كَرِجِ الْجَعْرِ قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ

لَا بَأْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا لَئِنْ بَنَيْتَ بَابًا مَغْلَقًا قَالَ يَفْتَحُ الْبَابُ أَوْ يُعْمَرُ قَالَ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا
 ذَلِكُمْ أَخْرَجَ أَنْ لَا يَغْلِقُ قُلْنَا عَلَّمَ عُمَرُ الْبَابَ قَالَ فَعَمَّ كَمَا أَنَّ دُونَ عِدَّةٍ لَيْلَةٍ رَأَى حَكْدَةً حَيْثُ
 لَكَيْنَ بِالْأَغْلَاطِ فَهَبْنَا أَنْ نَسْأَلَ وَكَمْ نَأْمُرُ وَقَافَسَا لَهُ فَقَالَ مِنَ الْبَابِ فَقَالَ عُمَرُ - تَرْجُمُهُ
 ابُو وائل سَوْرَاتِی ہو کہ عمر فاروق نے کہا کہ تم میں کون ایسا ہے جس کو یاد ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
 حدیث کہ فتنہ کر بآب میں فراموشی حذیفہ نے کہا کہ مجھ کو بعینہ یاد ہو بغیر زیادتی اور نقصان کہ عمر فاروق نے
 کہا کہ لا تحقیق البتہ تو دلیر ہے حذیفہ نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قصور مرد کا اس کو گہرا لون
 کو حق بین اور اس کو مال اور ہمسائے کو حق میں اس کو نماز اور صدقہ اور نیکیات بتلانا اور بری کام سرور کو کنا
 دور کر دینا ہے عمر فاروق نے کہا کہ میں یہ فتنہ مرد نہیں رکھتا بلکہ مراد میری وہ فتنہ ہے جو بوجھ مار گیا جیسے
 دریا موج مارتا ہو یعنی مراد میری وہ حدیث ہے جو حسین حضرت نے فرمایا کہ میرے بعد سخت جھگڑے اور بہت
 لڑائیاں ہو گئی جیسا شر اور فساد لوگوں کو گہرے لگا حذیفہ نے کہا کہ اے امیر المومنین تجھ کو اس کا کچھ ڈر نہیں کہ
 مقرر تیرے اور اس کو درمیان دوازہ ہو بند کیا ہوا کہا کھجکا دیکھا یا ٹوٹ جا دیکھا اس کو کہا نہیں بلکہ ٹوٹ
 جا دیکھا کہ یہ لائق تر ہے کہ نہ بند ہوا ابو وائل کہتا ہے کہ ہنوز حذیفہ سے کہا کہ عمر فاروق اس دروازہ کو فتح
 تھو اس کو کہا ہاں جس سورات کل سے نزدیک ہے یعنی جیسا اس کا یقین ہو کہ کل کی رات قریب تر ہو طرف ک
 حل سے ایسا ہی اس کا بھی اس کو یقین تھا مقرر بیان کی ہی میں نے اس سے ایسی حدیث جو
 پہلے لینے جیستان نہیں یعنی وہ حدیث بھی ہے میں نے اپنی راہ سے نہیں کہی سو ہم ڈسے کہ حذیفہ کو
 پوچھیں کہ کون مراد ہے دروازہ سے اور بتنے مسروق کو حکم کیا اس کو اس سے پوچھا کہ دروازہ سو کون مراد ہے
 اس کو کہا کہ عمر فاروق فتنہ بالصلوۃ میں نماز اور متذکرہ کا ذکر کیا دیکھا ہو بعض شارحین نے کہا کہ احتمال ہے
 کہ ہو ہر ایک نماز سے اور جو اس کو ساتھ ہو اُس نے والی واسطہ کل گنا ہو کون واسطہ ہر ایک کا اونیس سو
 اور احتمال ہے کہ ہو باب لف اور نشر سے بآں طور کہ نماز مثلاً کفارہ ہے واسطہ فتنے کے جو گہرا لون کے
 حق میں ہوا در روزہ اول الدین اور مراد ساتھ فتنے کو وہ چیز ہے کہ عارض ہو واسطہ آدمی کے ساتھ اون
 لوگوں کو کہ مذکور ہوئے یا غافل ہونے سے ساتھ اون کو یا اون کو سبب و حرام چیز میں واقع کیا کسی فرض میں غفلت
 اور ابن ابی جہر نے کہا کہ مشکل ہے واقع ہونا کفارہ کا ساتھ عبادتوں مذکورہ کے واسطہ واقع ہونے کے
 حرام چیز و نغین اور خلل فرض کے واسطہ بندگیان ہر کو ساقط نہیں کرتیں پس اگر حل کیا جاوے تو پرتح
 ہونے کے مکروہ میں اور خلل کے ساتھ مستحب کو تو نہیں مناسب ہر اطلاق تکفیر کا اور جواب التزام کو ناہیل
 بات کا ہی لینے حرام چیز میں واقع ہونا اور فرض میں خلل کرنا اور حرام اور واجب سے اس چیز کا اترنا

منع ہے جو کبیرہ ہو کہ اس میں اختلاف ہو اور اس پر گناہ صغیر کو پس نہیں اختلاف اور نہیں کہ وہ دور ہو جائی کہ میں واسطو دلیل اس آیت کو انہ تجتنبوا کما ترماتھموتون تکفرو عنکم مہتا انکم لا یمنے اگر تم کبیرہ گناہوں سے بدہیز کرد تو ہم تمہارے گناہ دور کر ڈالیں گے اور اس کی کچھ بحث نماز میں گذر چکی ہے اور کہا زمین نہ رہنے کہ فتنہ ساتھ اہل کے واقع ہوتا ہے میل کر نیسے طرف اولیٰ یا اور پراونکی قسمت میں اور مقدم کرنے میں یہاں تک کہ اولاد میں اور جہت قصور کر نیسے بیچ اور حقون کے جو وجہ ہیں واسطو اونکو اور فتنہ ساتھ مال کے واقع ہوتا ہے تاہیہ تہذیب کے ساتھ اسکو عبادت سے یا ساتھ روکنا اوسیکو اخراج جہت سے اور فتنہ ساتھ اولاد کے واقع ہوتا ہے ساتھ میل طبعی کو طرف اولاد کی اور مقدم کرنے اوسیکو ہر ایک پر اور فتنہ تمہارے ساتھ واقع ہوتا ہے ساتھ حسد کے اور باہم فخر کر نیسے اور مزاحم ہونیکے حقوق میں اور اہمال خیر گیری کے اور اسباب فتنہ کے مذکور چیزیں میں بند نہیں اور اس پر خاص کر نماز وغیرہ مذکور ساتھ کفارہ ہونیکے سوا اور عبادتوں کے تو ہمیں اشارہ ہر طرف تعظیم قدر اوسیکو اس میں اسکی نفی نہیں کہ اولاد کو سوا اور نیکیوں میں کفارہ کی صلاحیت نہیں پیر تکفیر مذکور احتمال ہے کہ واقع ہو ساتھ نفس نیکیوں مذکور کمال احتمال ہے کہ ہو ساتھ ہموزن کرنے کے اور پہلی بات ظاہر ہے اور حدیث میں اگرچہ خاص مذکور ہے لیکن عورت کا ہی یہی حکم ہے اور ضابطہ یہ ہے کہ جو چیز خدا سے باز رکھو فتنہ ہو اور تکفیر عبادتوں مذکورہ کے ساتھ خاص نہیں بلکہ کل عبادتوں کا یہی حال ہے اور تہذیب کے ساتھ اولیٰ اور عبادتوں پر پس ذکر کیا عبادت افعال سے نماز اور زکوٰۃ اور عبادت مال سے صدقے کو اور عبادت قول سے امر معروف کو اور یہ جو کہا کہ تھکوا و سکا کچھ ڈر نہیں تو یہاں ایک دایت میں اتنا زیادہ ہے کہ پیش کیے جاویں گے فتنے اور بدولون کے سوجہ دل اور فتنوں سے انکار کر گیا اوس میں نکتہ سفید پڑ جاویگا یہاں تک کہ ہو گا مثل سفید سنگ کو نہ ضرر کر گیا اوسکو کوئی فتنہ اور جہل اس کو پی جاویگا اوس میں نکتہ سیاہ پڑ جاویگا یہاں تک کہ ہو گا سیاہ اور لٹا مانند کوہ کی نہ اچھی بات کو پہچانے گا اور نہ بڑی کام سے انکار کر گیا اور یہ جو کہا کہ تیرے اور اسکو درمیان دروازہ ہو بند کیا ہوا تو اسکے معنی یہ ہیں کہ اوس فتنہ فساد سے کچھ چیز تیری زندگی میں نہ نکلاگی اور گو یکا لا و سنو مثال دی فتنہ کو ساتھ گہر کے اور مثال دی عمر کی زندگی کو ساتھ دروازے اوسیکو کہ بند کیا ہوا ہے اور مثال دی اوسکی موت کو ساتھ کہل جانے اس دروازہ کے سوجہ تک عمر کی زندگی موجود ہے تب تک اوس گہر کا دروازہ بند ہو کوئی چیز گہر سے باہر نہ نکلاگی اور جب مر گیا تو یہ دروازہ کہل جاویگا اور جو اس گہر میں ہے سب باہر نکل آویگا اور یہ جو عرفان نے کہا کہ یہ لائق تر ہے کہ نہ بند ہو تو ایک رویت میں اتنا زیادہ ہے کہ یہ لائق تر ہے کہ نہ بند ہو تو ایک

تک اور یہ جو کہا کہ بلکہ ٹوٹ جاوے گا تو اس بطلان نے کہا کہ یہ ہوا سطر کہا کہ عادت یہ ہو کہ سولے اسکے کچھ
بہنیں کو بند ہونا تو درست دروازی میں تو ہوا سوا یہ جب ٹوٹ جاوے تو نہیں ممکن ہو بند کرنا اور سکا یہاں تک کہ
درست ہوا اور عمر فاروق نے جو یہ بات کہ تو اس واسطے کہی کہ اعتماد کیا اسنو اس چیز پر کہ نزدیک و سکو تھی نصیب
صریحہ سے بیچ واقع ہونے فتنوں کے اسلست میں اور واقع ہونے لڑائی کے درمیان اذکی قیامت تک
اور ابو ذر سی ہی حذیفہ کے موافق مروی ہے کہ عمر قتل ہے فتنہ کا جب تک یہ زندہ رہے گا تب تک فتنہ کا دروازہ
بند رہے گا اور یہ طرح مروی ہے عثمان بن مظعون سے اور اگر کوئی کہے کہ عمر نے کہا کہ یہ معلوم کیا ہوا کہ وہ دروازہ
خود ہی میں تو کہا جاوے گا کہ ظاہر یہ ہے کہ عمر فاروق نے یہ بات نصیب سے معلوم کی تھی جیسا کہ عثمان
اور ابو ذر سی میں نے پہلو بیان کیا اور شاید حذیفہ سی زمان حاضر تھا اور بعد ازاں حق میں پہلو گند چکا
ہے کہ عمر نے کہا کہ میں نے حضرت ص کا خطبہ سنا حدیث بیان کرتے تھے ابتدا پیدائش سے یہاں تک کہ داخل
ہوئے بہشتی لوگ اپنی جگہوں میں اور اس باب میں حذیفہ کی حدیث آویگی کہ اس نے کہا کہ میں زیادہ
جانتے والا ہوں لوگوں میں واسطے ہر فتنے کو کہ ہر نیا لاپہ قیامت تک اور اگر کوئی کہی کہ جب عمر فاروق
اوسکو پہنچا تو تھے تو پھر اس میں شک کیوں کیا یہاں تک کہ اوس سے پوچھا تو اسکا جواب یہ ہو کہ ایسا
واقع ہوتا ہے وقت سخت خونکے یا شاید ادھون نے خوف کیا ہو گا کہ بھول گئی ہوں پس سوال
کیا اوسکو جو اوسکو یاد دلادو اور یہی بات معتد ہو اور یہ جو اسنو کہا کہ دروازہ عمر ہے تو کرمانی نے کہا کہ
پہلے گزر چکا ہے کہ فتنے اور عمر کے درمیان دروازہ ہو تو کسطح تفسیر کیا جاوے گا دروازہ بعد اسکے کہ وہ
عمر ہے تو جواب یہ کہ اول قول میں بجا ہے اور مراد یہ ہے کہ درمیان فتنے اور درمیان زندگی
عمر کے یا درمیان نفس عمر کے اور درمیان فتنہ کے بدن اسکا ہو واسطے کہ بدن غیر ہے نفس کا۔
تفسیر۔ اکثر حدیثیں جو مذکور ہیں اس باب میں حذیفہ کی حدیث سے ملتا تا متعلق ہیں بات بہشتی
گوئیوں کے یعنی جنہیں حضرت عمر نے فی زہی ہو کہ آئندہ ایسا ایسا ہو گا سو مطابق بہشتی گوئی کے
واقع ہوا اور کچھ تھوڑی چیز اور نہیں سے حضرت مسلم کے زمانے میں واقع ہوئی اور نہیں ان سب میں
وہ چیز جو نکلی اس سے مگر حدیث براہ کی بیچ نازل ہونے کیلئے اور حدیث ابو بکر کی سراقہ کے قصہ میں
اور حدیث انس کی اوسکو حقین جو مرتد ہو گیا تھا اور اوسکو زمین نے قبول نہ کیا (نعم) **حَدَّثَنَا**
أَبُو الْيَمَانِ أَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي رَافَةَ عَنْ الْأَنْبَرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ
قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقَاتِلُوا قَوْمًا بِغَائِبِهِمُ الشَّعْرُ حَتَّى تَقَاتِلُوا الدُّرُفَ صَخَارَ
الْأَعْيُنِ حُمْرُ الْوُجُوهِ دُفُفَ الْأَنْوَابِ كَأَنَّ وَجُوهَهُمُ الْجَمَانُ الْمَطْبُوقُ وَتُجَدُّونَ مِنْ حَنْبَرٍ

النَّاسِ أَسَدٌ لَهُمْ كَرَاهِيَةٌ لِهَذَا الْأَمْرِ حَتَّى يَقَعَرَفِيهِ وَالنَّاسُ مَعَادِنٌ حَيَارُهُمْ فِي الْإِمَامِيَّةِ حَيَاةٌ
 فِي الْإِسْلَامِ وَكَيَا نَتَيْنَ عَلَى حَدِّ كُفْرٍ مَا كَانَ يُرَاوِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَهُ مِثْلُ أَهْلِهِ وَالْأَمْرُ
 ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ
 تم لڑو گے اس قوم سے جسکی چوتیان بال کی ہین اور یہاں تک کہ تم لڑو گے ترکیوں سے چھوٹی آنکھوں والی
 سرخ نہنہ والے چھٹی ناکوں والے نہنہ انکو جیسے ڈھالین ہین تہہ اوپر چڑا جمائینے انکو نہنہ موٹے ہین
 گول گول اور تم آدمیوں ہین بہتر اوسکو پاؤ گے جو بہت نفرت رکھتا ہو اس خلافت سر یہاں تک کہ
 اوسین پڑے اور آدمیوں کا حال کہانوں کا سا حال ہے جو اون لوگوں میں کفر کی حالت میں افضل تھے
 وہی لوگ اسلام میں ہی افضل ہین اور مقرر کسی ہر ایک زمانہ اور جگہ کا اوسکو میرا دیکھنا محبوب تر ہوگا اس کو کہ
 ہو واسطی اوسکو مثل اہل واسکیلی اور مال اوسکو کی لینے میرے دیکھنے کو زیادہ تر دوست رکھیگا اپنے
 اہل در مال صرف یہ چاروں حدیثین داخل ہین نبوت کی نشانیوں میں واسطی خبرینے حضرت
 کو انہیں ساتھ اوچیز کے کرنی الحال واقع بنین ہوئی پہر مطابق اوسکو واقع ہوئی جیسے حضرت صلی
 خبر دی حاضر حدیث اخیر پس تحقیق ہر ایک صحابی بعد اچکی وفات کو دوست رکھتا ہتا کہ کا شکے
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا اور گم کرتا اپنے اہل در مال کو اور میں نے جو یہ بات کہی تو اسواسطے
 کہی کہ ہر ایک صاحب کو پیچھے والوں سے ہمارے اس لئے تک اسطرح تمنا کرتے کہ اوسو حضرت
 کو دیکھا ہو تا پس کیا حال ہے صحاب کا باوجود پڑے ہوئے قدر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک
 انکو اور محبت اونیکو ساتھ آچکے چہرہ چم کہتا ہو کہ شیخ کے زانیسے ہمارے اس لئے تک بھی ہر مسلمان
 کا یہی حال ہو اور ہر ایک کی یہی تمنا ہو کہ اوسو حضرت کو دیکھا ہو تا گو اسکا اہل در مال تباہ ہو جاتا
 پس یہ بیشین گوی بڑی بہاوی نشانی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری پر۔ **حَدَّثَنَا يَحْيَى**
ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ
السَّاعَةُ حَتَّى تَقَاتِلُوا حَوْزًا وَكَرْمَانًا مِنَ الْأَعَاجِمِ حُمُرُ الْوُجُرْهُ فَطُسَ الْأَنْفُصُ صَدَارُ الْأَعْيُنِ
كَأَنَّ وُجُوهَهُمْ الْجِبَالُ الْمَطْرُقَةُ يَغَالِغُمُ الشَّعْرُ تَابَةً غَيْرَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ۔ ترجمہ ابو ہریرہ رضی
 اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ تم لڑو گے خوز اور
 کرمان سے جو دو گروہ ہین عجم کے سرخ نہنہ والے چھٹی ناکوں والے چھوٹی آنکھوں والے انکو نہنہ جیسے
 ڈھالین ہین تہہ تباہ انکی چوتیان بالوں کی ہین **ف** پہلی رویت میں گزر چکا ہے کہ تم لڑو گے ترکیوں
 سوا دیکھنے کے اسکو خوز اور کرمان تک کہ شہروں کو نہیں خوز تو ابھواز کے شہروں میں ہو

[illegible]

در میان لڑائی بند تھی یہاں تک کہ رفتہ رفتہ لڑائی کا دروازہ کھل گیا اور بہت ہوئے قیدی اُمینوں
 سوا دروغت کی بادشاہوں نے بیچ انکے واپس او سچیز کے کہ تہی اومنین سختی اور لڑائی کو یہاں تک
 کہ مقصود کا اکثر لشکر ترکیوں ہی سے تھا پر غالب ہو کر ترکی ملک پر پس ملا ڈالا اوہنوں نے اوسکے بیٹے
 متوکل کو پیراوسکی اولاد کو بعد ایک دوسرے یہاں تک کہ غلط ہوئی سلطنت و عہد کی پر ساما نی بادشاہ
 بھی ترکیوں ہی سے ہوئے پس ماک ہجو عجم کے شہر دن کے پر غالب ہوا ان ملکوں پر خاندان کنگدیر کا
 پر خاندان سجوک کا اور دراز ہوئی سلطنت اوسکی عراق اور شام اور روم تک پر باقی تابعدار لگو
 شام میں بادشاہ ہے اور وہ خاندان زنگی کا ہو پر اوسکے بعد انکو تابعدار بادشاہ ہے اور وہ ایوب
 کا خاندان ہوا اور اوہنوں بھی ترکیوں سے یہاں تک چاہی پس غالب ہوئی اوسکی سلطنت پر بیچ
 شہر دن مصر کے اور شام کے اور حجاز کے اور خروج کیا اور پر خاندان سلجوق کے پانچویں صد میں
 غزنی والوں نے سو خراب کیا اوہنوں نے شہر دن کو اور فساد ڈالا اوسوں میں پر قائم ہوئے
 بڑی قیامت ساتھ اہل تاتار کے سو چھٹی صدی کے بعد چنگیز خان ظاہر ہوا تو اہل تاتار کو سب
 دنیا میں اگ فتوح کی بڑی خاصکہ تمام مشرق میں یہاں تک کہ کوئی نہ رہا باقی نہ رہا مگر کہ اور کافستہ فساد
 اوسوں داخل ہوا پر بغداد کا شہر خراب ہوا اور قتل ہوا خلیفہ مستعصم بچا اور لگو سب خلیفوں کا
 اوسکے ماتہ پر شہرہ میں پر عہدہ رہا خاندان تاتار کا خراب کرنا ملک کو یہاں تک کہ سب کو پیچھا
 میں ترکش بادشاہ ہوا سو داخل ہوا وہ شام کے شہر و نین اور اومنین گھوما اور اوسو دمشق کو جلا یا
 یہاں تک کہ بگیا اُجاڑ اور گرا ہوا اپنی جہتوں پر اور داخل ہوا روم اور ہند میں اور جو انکے درمیان
 اور دراز ہوئی مدت بادشاہی اوسکی یہاں تک کہ خدائے اوسکو لیا اور متفرق ہوئی اولاد اوس کی
 اور ظاہر ہوا سب تمام اوس چیز کے کہ وارد کی میں نے مصداق حضرت مکی حدیث کا کہ قنطورا
 کی اولاد پہل پہل میری است ہو ملک جہنگی اور مراد قنطورا کی اولاد سے ترک تھو بعض کہتے ہیں کہ قنطورا
 حضرت ابراہیم کی ایک بوڑھی تھی یہ ترکی سب اوسکی اولاد ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ مراد اوسے
 صیغے ہیں اور مراد است سے است نسب کی ہونہ است دعوت کی یعنی عرب اور احرار اہل تہذیب
 اور غفل علیہ الوہر یہ ہیں لیکن دو اعتباروں سے پس فہل و مدت ہر جو تین برس میں اوسوں
 باقی عمر ہے رنج **اَحَدٌ تَنَا مَسْكِيْمًا نَبْنُ حَرْبٍ تَنَا جِرْبُ بْنُ حَارِمٍ مَعْتَدُ الْحَسَنِ يَقُولُ**
تَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبٍ قَالَ مَعْتَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيِّنْ يَدَيِ السَّاعَةِ
تَقَاتِلُونَ قَوْمًا يَسْتَعْلِمُونَ الشَّعْرَ وَيَقَاتِلُونَ قَوْمًا كَانُوا وَجُوهُهُمْ الْحِجَابُ الْمَطْرَقَةُ مَرَجِيْهِ

سے
 بیٹے
 لڑائی
 ماک
 بیٹے
 اور
 شہر
 غزنی
 بڑی
 قیامت

تغلب

عن عبد الله

عمر بن قنبل سے روایت ہو کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ قیامت سے پہلے تم ایک قوم
 سولہ لاکھ جو بالوں کی جوتیاں پھنتے ہیں اور تم لڑو گے ایک قوم سے کہ ان کو منہ جیسو ڈالین میں تہ بہ
 اوپر جا ہوا چڑا ف اسکی شرح پہلے گذر چکی ہے حدیثنا الحکم بن نافع انا شعبہ بن النضر
 احب بنی سلمہ بن عبد اللہ بن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یقول تقاتلوا
 الیہود ففسدوا علیہم حتی یقولوا ائجیر یا مسیہ ہذا یجود فی ورائی فانتلہ ترجمہ
 ابن عمر سے روایت ہو کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ لڑینگے تم سے یہود دوسرے
 غالب ہو گویا تک کہ پتھر کہیگا جس کو چھپے یہودی چھپا ہو گا کہ اسے مسلمان یہودی ہے میری راہ میں
 سوتا و اسکو مار ڈال ف اور یہ یہودی لڑنا اوسوقت واقع ہو گا جبکہ دجال نکلو گا اور عیسیٰ علیہ السلام
 آسمان سے اترینگے جیسا کہ واقع ہوا ہو یہ صریح ابوامامہ کی حدیث میں بیچ قصے نکلے دجال کے اور
 اترنے عیسیٰ علیہ السلام کے اور اوسمیں ہو کہ دجال کو ساتھ ستر ہزار یہودی ہونگے رکے پاس تلوار ہونگی
 سو پاؤں تک عیسیٰ دجال کو نزدیک باب لہ کو پس قتل کرینگے اسکو اور یہودی بھاگ جاوینگے پس باقی
 رہینگے کوئی چیز جسکے چھپے یہودی چھپا ہو گا مگر کہ خدا اوس چیز سے کلام کر دیا و یگا پس کہو گا ای بندے
 اللہ کے یہ یہودی ہے پس اسکو مار ڈال مگر درخت غرقہ نہ کہیگا کہ وہ یہود کے درختوں میں سے ہے
 روایت کیا ہوا اسکو ابن ماجہ نے ساتھ درازی کے اور اس حدیث میں ظاہر ہونا نشانیوں کا ہے
 نزدیک قائم ہونے قیامت کے کلام کرنے درخت اور پتھر وغیرہ بجان چیزوں کو سے اور ظاہر اسکا یہ ہو کہ
 بجان چیزیں حقیقہً بولینگیں اور احتمال ہے کہ مراد مجاز ہو یعنی پتھر وغیرہ کے بچو چھپنا انکو کچھ فائدہ
 نہ دیکھا اور پہلی بات اولیٰ ہو اور اس حدیث سے یہی معلوم ہوا کہ اسلام قیامت تک باقی رہیگا اور یہ
 جائز ہے خطاب کرنا ایک شخص سے اور مراد اس سے وہ ہو جو اسکو طریقہ پر ہے ہو اٹھ کہ خطاب اس حدیث
 میں صحابہ کے و مطربا اور مراد وہ لوگ ہیں جو آؤینگے بعد انکو ساتھ زمانے دراز کے لیکن چونکہ اصل سلام
 میں انکو ساتھ شریک تھو تو سب ہو گا انکو خطاب کیا جاوے ساتھ اسکے (فتح) حدیثنا قتیبہ
 ثنا سفیان عن عمر بن عبد الرحمن بن سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا ذیلک الناس
 زمان یخزون فیتقال لکم هل فیکم من صحب الرسول فیتقولون نعم فیتخیر علیہم ثم یخزون
 فیتقال لکم هل فیکم من صحب من صحب الرسول فیتقولون نعم فیتخیر علیہم ثم یخزون
 سو روایت ہو کہ انو لگا لوگوں پر ایسا وقت کہ جہاں کرینگے تو ان سے پوچھیں کہ کوئی تم میں وہ شخص ہے جس نے
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو تو لوگ کہیں گے کہ ہاں تو انکی فتح ہو جاوے گی پھر جہاں کریں گے تو ان سے

پوچھنے کو کوئی تم میں ہو جس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحاب کو دیکھا ہو یعنی تابعی ہو تو لوگ کہیں گے کہ ان تو ادنیٰ نفع ہو جاویگی ف اس حدیث کی شرح آئندہ آویگی **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ أَنَّ النَّصْرَ بْنَ إِسْرَاقَ أَخْبَرَنَا سَعْدُ الطَّائِي أَنَا حُلُّ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ عِدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا إِلَيَّ الْفَأَنَّهُ ثُمَّ جَاءَهُ أُخْرُ فَشَكَا إِلَيَّ فَطَعَمَ السَّيْلِيلَ فَقَالَ يَا عِدِيُّ هَلْ رَأَيْتَ الْخَيْبَةَ قُلْتُ لَمْ أَرَهَا وَقَدْ أُشِذْتُ عَنْهَا قَالَ فَإِنْ طَالَتْ بِكَ خَيْبَةٌ لَتَرَيْنَ الطَّعْنَةَ تَرَحَّلُ مِنَ الْخَيْبَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لِأَخْخَافَ أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ قُلْتُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِي فَأَيْنَ دَعَا حَتَّى الدَّيْنِ قَدْ سَعَرُوا الْبِلَادَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ خَيْبَةٌ لَتَفْتَقَنَّ كُؤُورَ كِسْرَى قُلْتُ كِسْرَى بْنُ هُرْمَزٍ قَالَ كِسْرَى بْنُ هُرْمَزٍ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ خَيْبَةٌ لَتَرَيْنَ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مَلَأَ كَيْفَهُ مِنْ ذَهَبٍ وَفَضِيَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهُ مِنْهُ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهُ مِنْهُ وَلَيَقْبِرَنَّ اللَّهُ أَحَدَهُمْ يَوْمَ يَلْقَاؤُهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ رُحْمَانٌ يَنْجِيهِ لَهُ فَلَيَقُولَنَّ لَهُ أَلَمْ آتِ بِكَ إِلَيْكَ رَسُولًا فَيَتَّبِعُكَ وَيَقُولَنَّ بَلَى فَيَقُولَنَّ أَلَمْ أُعْطِكَ مَا أَوْكَدًا وَأَفْضَلَ عَلَيْكَ فَيَقُولَنَّ بَلَى فَيَسْطَرُّ عَنْ فِيمَنْ فَلَا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ وَيَسْطَرُّ عَنْ بَسَارِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ قَالَ عِدِيُّ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ انْفُتَحَا النَّارَ وَلَتَنُصْبِقَ نَمْرَةً فَمَنْ لَمْ يَجِدْ شَيْئًا مَرَّةً فَيَكَلِّمَهُ طَبِيبَةً قَالَ عِدِيُّ قَرَأْتُ الطَّعْنَةَ تَرَحَّلُ مِنَ الْخَيْبَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لِأَخْخَافَ أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ تَعَالَى وَكُنْتُ فِيمَنْ انْتَبَهَ كُؤُورَ كِسْرَى ابْنِ هُرْمَزٍ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ خَيْبَةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ مَلَأَ كَيْفَهُ مَرَّجَمَهُ عِدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ سَمِعْتُ رُوَيْتَ بِكَ جَسَاسَاتٍ مِنْ كَرَمِ بْنِ حَضْرَتِ صَالِيٍّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُورَاسٍ بِتَاكِهَ نَاكَاهَ أَكِبَ مَرَّجَمَهُ بَاسٍ يَا تَوَاوَسَ بَنِي آفٍ كُورَاسٍ بِجُورَاسٍ كِي شُكَايَتِ كِي بِرَآكِي وَرَآيَا تَوَاوَسَ بَنِي آفٍ كِي شُكَايَتِ كِي تَوَحُّضَتِ صَالِيٍّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِي فَرَايَا كِي عِدِي كِيَا تَوَنِي حَيرَه ديكها ہے میں نے کہا کہ میں نے اوسکو نہیں دیکھا اور البتہ مجھ کو اوسکی خبر ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تیری زندگی دراز ہوئی تو مقرر تو دیکھ گیا ایسی عورت فخر سوار کو کہ حج کے ارادے پر حیرہ سے چلے گی یہاں تک کہ کعبہ کا طواف کر لگی نہ ڈیگی کسی سو سوا محمد کے اور اگر تیری زندگی دراز ہوئی تو البتہ مجھ کو جاوین گے بادشاہ ایران کے خزانے میں نے کہا ایران کا بادشاہ ہرگز کا بیٹا مرا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مان ہرگز کا بیٹا مرا ہے اور اگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو مقرر تو دیکھ گیا کہ مرا پنی ٹہنی پر سونا یا چاندی لیکر نکلیگا تلاش کرتا کہ کوئی محتاج اوسکو لیوے سو نہ پاوے گا کسی کو جو اوسکو قبول کرے اور البتہ تم میں سے کوئی ایک شخص خدا سے ملیگا جس دن کہ اوس سے ملاقات ہوگی یعنی قیامت کو دن اور**

۲
تو بولے کہ میں نے کہا کہ اس وقت قبل طے سے کہ میں نے کہا کہ ہرگز کا بیٹا مرا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تیری زندگی دراز ہوئی تو مقرر تو دیکھ گیا کہ مرا پنی ٹہنی پر سونا یا چاندی لیکر نکلیگا تلاش کرتا کہ کوئی محتاج اوسکو لیوے سو نہ پاوے گا کسی کو جو اوسکو قبول کرے اور البتہ تم میں سے کوئی ایک شخص خدا سے ملیگا جس دن کہ اوس سے ملاقات ہوگی یعنی قیامت کو دن اور

ہوگا اور خدا کے درمیان کوئی دو پہا نسیا جو درمیان میں ایک دوسرے کے بولی سمجھا دے لینے
 بلا واسطہ کلام ہوگا سو خدا اس پر فرما دے گا کہ کیا میں نے تیرے پاس کوئی پیغمبر نہیں بھیجا کہ تجھ کو میرا حکم پہنچاتا
 تو وہ کہو گا کہ کیوں نہیں تیرے پیغمبر نے میرا حکم پہنچایا پر خدا فرما دے گا کہ کیا میں نے تجھ کو مال اور اولاد نہیں
 دی اور تجھ پر فضل اور کرم نہیں کیا تو وہ کہو گا کہ کیوں نہیں تو نے سب کچھ مجھ کو دیا پر نظر کر گیا اپنی داہنی
 طرف تو سوائے دوزخ کے کچھ نہ دیکھ گیا اور اپنی بائیں طرف نظر کر گیا تو سوائے دوزخ کے کچھ نہ دیکھ گیا
 عدی نے کہا میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ بچو لوگو دوزخ سے اگر چہ آدمی کچھ بڑی
 دیکر رہی اور جس کو آدمی کچھ بڑی نہ ملے تو وہ نیک بات کو سبب دوزخ سمجھے عدی نے کہا کہ میں ایک
 عورت تترسوار کو دیکھا کہ حیرت سے چکر کھینے کا طواف کرتی ہے نہیں دڑتی کسی سے سوا اللہ کے
 اور جنوں نے ایران کے بادشاہ کا خزانہ فتح کیا اور ان میں میں ہی رہتا تھا اور اگر مہاری زندگی دراز ہوئی تو
 البتہ تم دیکھو گے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرد اپنی مٹی پر سے لیکر نکلتے گا فخریہ ایک
 شہر ہے عرب کے بادشاہوں کا جو ایران کے بادشاہ کی ماتحت تھا اور اس دن اونکا بادشاہ دوان باتلی
 رہتا جو کسری کے ماتحت رہتا اور کسری لقب ہو فارس کو بادشاہ کا جو دوان بادشاہ ہوا سو کسری کہتا
 میں لیکن یہ گفتگو کسری بن ہرمز کے زمانے میں تھی اسی واسطہ عدی کو سمجھنا چاہا اور سوائے اسکے
 کچھ نہیں کہ کہا عدی نے یہ واسطہ عظمت کسری کے بیچ نفس اسکو کے اس وقت یعنی اسکو تعجب آیا
 کہ اتنا بڑا بادشاہ کیونکر مارا جاوے گا اور یہ جو کہا کہ کوئی اسکو قبول نہ کرے گا تو یہ واسطہ نہ ہونے فقیر دوزخ
 ہو اور نہ مانے میں یعنی کسی کو مال کی حاجت نہ ہوگی بعض کہتے ہیں کہ یہ بات عیسیٰ علیہ السلام کے وقت
 واقع ہوگی اور بعض کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز کی خلافت میں یہ بات ہو چکی ہے کہ اسکو زمانے
 میں سب لوگ مالدار ہو گئے تھے کسی کو حاجت نہ رہی تھی مرد بہت سال لیکر نکلتا تھا کہ کسی محتاج کو
 سودہ پاتا تھا کسی کو جو اسکو قبول کرے اور اسکو ساتھ یقین کیا ہے یہ بھی اور نہیں شک ہو اس
 احتمال کو راجع ہونے میں واسطہ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ اگر تیری زندگی دراز ہوئی اور تیرا
 کیا گیا ہے ساتھ اسکے کہ سپر عورت کو تنہا سفر کرنا درست ہو اور اسکی بحث پہ گزندہ چکی ہے
 (فتح) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَنَا سَعْدَانُ بْنُ يَسْفَرٍ تَنَا أَبُو جَاهِدٍ تَنَا حُلَيْدُ
 ابْنُ خَلِيفَةَ سَمِعْتُ عَدِيًّا كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ حُجْرَةُ عَلِيٍّ بْنِ خَلِيفَةَ سَمِعْتُ رُوَيْتَ
 ہو کہ کہا میں نے عدی سے کہا تھا میں نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ف باقی ترجمہ
 جی ہے جو گندرا حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شَرَحْبِيلٍ تَنَا لَيْثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَنَّا عَنْ الْحَكِيمِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَجْجَافٍ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أَحَدٍ صَلَواتَهُ عَلَى النَّبِيِّ ثُمَّ انْصَرَفَ
إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَالَ لِي قَوْمُكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أَنْظُرُ إِلَى حَوْصِ الْآنَ وَلَئِنْ قَدْ
أَعْطَيْتُ مَقَاتِلَهُ خَزَائِنَ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ بَعْدِي أَنْ تُشْرِكُوا وَلَكِنْ أَخَافُ أَنْ
تُنَافِسُوا فِيهَا ثُمَّ حَمَّه عَقِبُهُ بْنُ عَامِرٍ سَے روایت ہو کہ ایک بار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے سو جنگ
کے شہید و زخمی ہونے لگے اور اندھا دھڑ ہونے لگی کہ مروی پر بیٹے جیسے مروی کا جنازہ پڑھا جاتا ہو پھر نبی کی طرف ہر
سو فرمایا کہ البتہ میں تمہارے واسطے ہر اول اور پیشوا ہوں یعنی مجھ کو سزا آخرت کا قریب ہو تمہاری مغفرت
کا سامان درست کرنے جاتا ہوں اور تمہارا گواہ ہوں قیامت میں اور میں خدا کی قسم البتہ اپنے حوض کو
اب دیکھ رہا ہوں اور مجھ کو زمین کے خزانوں کی کنجیان دی گئیں یعنی میری ہمت کا سب ملکہ میں
عمل ہو گا اور میں قسم ہے اللہ کی قبر اس کو نہیں ڈرتا کہ تم مشرک ہو جاؤ گے میرے بعد لیکن اس کو ڈرتا ہوں
کہ دنیا کے لالچ میں کہیں نہ پڑو اور آپس میں حسد نہ کرنے لگو ف آپس میں ڈرنا ہے وہ طواغیت جو آپس میں حسد
واقع ہوگی سو واقع ہوا جیسے آپس میں فرمایا کہ اس کو بعد ملک فتح ہوئے اور لوٹ کر مال نہ آئے اور رجوع کیا
اور نے طرف اس کی کہ آپس میں حسد نہ کرنے لگو اور آپس میں لڑنے لگو اور واقع ہوئی وہ چیز کہ مشاہدہ و محسوس و ماحول
ہر ایک کے اوس قسم سے کہ شاہد ہو ساتھ مصداق خبر حضرت مکر اور واقع ہوا ہے اس حدیث میں خبر دنیا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ وہ ہمت کو پیشوا ہیں اور اس طرح ہوا اور یہ کہ آپ کو صحابہ آپ کو بعد مشرک نہ ہونے
سو واسطی ہوا اور واقع ہوئی وہ چیز کہ ڈرایا تھا ساتھ اس کو دنیا میں لالچ کرنے سے اور ایک روایت میں
جو پہلے گذر چکی ہے کہ مجھ کو قبر محتاجی کا ڈر نہیں لیکن میں ڈرتا ہوں اس کو کہ قبر دنیا کی کشائش ہو جیسے
تسوی ہوں پر کشائش ہوئی سو واقع ہوا مطابق اسکے اور کھولی گئیں اور پر بہت کشائشیں دنیا کی اور
گرائی گئی اور نہ دنیا گرانا (فتح) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ثنا ابنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَسَافَةَ
قَالَ اشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَطْلَامِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا أَرَى إِنِّي أَرَى الْفَنَاءَ
تَقَعُ خِلَالَ بَيوتِكُمْ مَوَاقِعَ الْقَطْرِ ثُمَّ حَمَّه سَے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کو ایک
شیلو سے جہان کا سو فرمایا کہ کیا تم دیکھتے ہو جو میں دیکھتا ہوں میں دیکھتا ہوں تمہارے گہروں کے اندر فتنہ
فساد کو پڑنے کی جگہوں کو جیسے مینہ گرنے کے مقامات معلوم ہوتے ہیں ف اس کی شرح کتاب لہفتن
میں کو مکی۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَنَا شَعِيبٌ عَنِ الرَّهْزِيِّ قَالَ أَحْبَبْتُ عُرْوَةَ بِنْتُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ
بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ حَدَّثَتْهَا عَنْ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشِ بْنِ أَلَيْحٍ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَنَما يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيُنَادِي لِلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قَدَرٍ فَفِيهِ

الْيَوْمَ مِنْ رَدْمٍ يَأْخُذُ مَا جُوعَ مِثْلَ هَذِهِ وَحَقَّ بِأَصْبَعِهِ وَيَا لَيْتَ تَلِيهَا فَهَآلَتْ زَيْنَبُ هَكَذَا
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهْلَكَ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كُنْتُ الْحَبِثُ وَعَيْنُ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي
هَذَا بِنْتُ الْحَارِثِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ اسْتَيْقِظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ
مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْفَنَنِ مَرَّ جَمْعُ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ سَوْدِيَّةً بِكَرْهَاتِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَاسٍ لَمْ يَكْبُرْ لَمْ يَكْبُرْ لَمْ يَكْبُرْ لَمْ يَكْبُرْ لَمْ يَكْبُرْ لَمْ يَكْبُرْ لَمْ يَكْبُرْ لَمْ يَكْبُرْ
خِزَابِي هُوَ عَرَبٌ كَوَاسٍ بَلَا حُزْنَ دِيكٍ هُوَ جَلِي يَجُوعَ مَا جُوعَ كِي دِيَارِ سَ آجِ كَهْلُ كِيَا سَكْرُ الْبَرَادِ
حَضْرَتِ صَلَّی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں اور شہادت کی انگلی کا حلقہ بنا یا یعنی اس حلقے کے برابر اس
دیوار میں سوراخ ہو گیا تو زینب نے کہا کہ یا حضرت ہم کیا ہم ہلاک ہو جاؤ گی اور حالانکہ ہم میں نیک لوگ ہی
ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مان جیکہ بدکاری غالب ہو جاؤ گی یعنی حبث کی بدکاری عالم میں گرتی
سی ہوئی اور نیک لوگ کم ہو گئے تو نیک اور بد کل ہلاک ہو جاتے ہیں اور ام سلمہ سوردیت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ سبحان اللہ آج کی رات کیا ہی رحمت کر گئی کی گنج اتری ہیں اور آج کی رات کیا ہی خیر
فساد نازل ہو کر ہیں ف ان دونوں حدیثوں کی شرح بھی متن میں آئیگی **حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ**
ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ بَيْنَ الْمَاجَشُونِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَحْصَحَةَ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ لِي أَبِي أَرَأَيْتَ تَحِبُّ الْعَنَمَ وَتَتَّخِذُهَا قَاصِلِيهَا وَاصِلِي رَعَامِهَا
فَأَبَى مَتَيْتُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا فَيَّ عَلَى النَّاسِ رَمَانُ يَكُونُ الْعَنَمُ فِيهِ حَيْرٌ قَالَ
الْمُسْلِمُ يَتَّبِعُهَا شَعَفَ الْجَبَالِ أَوْ شَعَفَ الْجَبَالِ فِي مَوَاقِعِ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفَنَنِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالنَّبِيِّ سَوْدِيَّةً هُوَ كَرَامُ سَعِيدَةَ نَعَمْ جَوْ كَبَا كَرَمِينَ تَجْلُو دِيكُنَا هُونِ كَرْتُو بَكْرِيُونِ كُو دُوسْتِ
اگر کہا ہے اور انکو معاش کے واسطے پالتا ہے سو سنو اگر انکو اور پاک کیا کرو انکو ناک کے پانی کو لینے
اونکی بیماری واری اچھی طرح سو کیا کر سو مقرر میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوا ہے کہ تم نے
کہ لوگوں پر ایسا زاد آویگا کہ او میں سلمان کا بہر مال بکریاں ہوگی جنکے پیچھے ہر لگا چلے کو
پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور سینہ پر سنے کہ مقاموں پر اپنا دین لیکر بہا گئے گا فادون کو سب سے
ف اسکی شرح متن میں آئیگی **حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ** ثَنَا اِبْرَاهِيمُ عَنْ صَلَاحِ
بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَدِّبِ وَابْنِ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ فَنٌّ الْقَاعِدُ فِيهَا حَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ
وَالْقَائِمُ فِيهَا حَيْرٌ مِنَ الْمَانِي وَالْمَانِي فِيهَا حَيْرٌ مِنَ السَّاحِي مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا سَتَكُونُ

اگرچہ حاصل ہو یہ گوشہ گیری ساتھ پناہ ڈھونڈنے کو جنگل میں یہاں تک کہ پہنچے بھگت موت اور حالانکہ تو اس حالت پر ہوتے اس حدیث کی شرح بھی متن میں آوے گی **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَلْبِش عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ تَعَلَّمُوا أَحْمَدَ ابْنَ الْحَنَافِي الْخَيْرَ وَتَعَلَّمْتُ الشَّرَّ مِنْ مَرْجَمٍ** صحیح روایت ہو کہ میرے یادوں نے نیکی سیکھی اور میں نے بدی سیکھی یعنی میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فتنے فسادوں کے حالات سیکھے۔ **حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَافِعٍ أَنَا شُعَيْبُ بْنُ الرَّهْزِيِّ أَخْبَرَنَا أَبُو مُسْلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَاهُ زَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّنَةُ حَتَّى تَقْتُلَ قَتِيلًا وَتَمُوتَ مَيِّتًا** دَعُوهُمَا وَآيَهُمَا مَرْجَمٌ ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قاتل ہوگی قیامت یہاں تک کہ آپس میں لڑیں دو بڑے گروہ دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہو گا قاتل مراد اس حدیث سے لشکر علی مرتضیٰ کا اور معاویہ کا ہے جبکہ دونوں کے درمیان مقام صفین میں لڑائی ہوئی اور دونوں کا دین ایک تھا یعنی اسلام یا مرویہ ہو کہ ہر ایک دونوں میں دعویٰ کر گیا کہ وہ حق پر ہے اور اسکا بیان یوں ہو کہ تھو علی مرتضیٰ نہ وہاں امام مسلمانوں کے اور نہیں فضل اوسداج ساتھ اتفاق اہل سنت کو اور اسواسطے کہ اہل صل و عقد نے اوس پر بیعت کی بوجہ شہید ہونے عثمانؓ کے اور باز اوسکی بیعت سے معاویہ سمیت اہل شام کے پہر بکھلے طلحہ اور زہیر ساتھ عالیشانہ صدیقیہ کے طرف عراق کی اور ہلا یا لوگوں کو طرف طلب کرنے قاتلین عثمان کے یعنی انکو اپنے قصاص پایا جائے سو اسکو کہ اوس میں سے اکثر علی مرتضیٰ کے لشکر میں مل گئے تھے تو اوہوں نے اسباب میں علی مرتضیٰ کو کھلا ہچا کر عثمان کو قاتلین کو ہمارے حوالے کرو علی مرتضیٰ نے دانا نا گریب قائم ہوئے دعویٰ کے ولی مقتول سے اور بعد ثابت ہونے اس دعویٰ کے اوس شخص پر جو خود اسکا بانشہ ہوا اور واقع ہوا درمیان اونکے جراتیندہ آویگا کتاب بھرت میں انشاء اللہ تعالیٰ اور کوچ کیا علی کے لشکر نے طرف اہل شام کے اونکو اپنی فرمانبرداری کی طرف بکھاتا تھو اور اونکو قاتلین عثمان کے شبہ کا جواب دے تھو ساتھ اوس بچہ کے کہ پہلو گندی تو کوچ کیا معاویہ نے ساتھ اہل شام کے تو ملے دونوں آپس میں مقام صفین میں درمیان شام اور عراق کے تو واقع ہوئی درمیان اونکو لڑائی بڑی جیسے کہ حضرت نے اوسکی خبر دی اور آخر کا معاویہ نے اہل شام سمیت حکم مقرب ہو کر دعوہ اس کے جبکہ علی مرتضیٰ اوپر غالب ہوئے بچہ بیٹے علی طرف عراق کے تو خربوج کیا اوپر حرور بیٹے بیٹے خارجہ میں نے پس قتل کیا اونکو علی نے مقام نہروان میں پہر اوسکے بعد فوت ہوئے پہر اونکو بیٹے حسنؓ کے لشکر اہل شام کو محیط کھلو اور اوہر سے معاویہ لشکر سیکر نکلا پس واقع ہوئی درمیان اونکو صلح جیسے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی خبر دی ابو بکرہ کی حدیث میں جو متن میں آویگی کہ خدا اوسکو حبیب

مسلمانوں کے دو گروہ میں صلح کر گیا اور اسکا مفصل بیان آئندہ آویگا (فتح) **حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ**
ابْنُ مُحَمَّدٍ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرُ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتُلَ فِتْنَانِ فَتَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ دَعَاؤُهُمَا وَاحِدَةٌ وَلَا تَقُومُ
 حَتَّى يُبْعَثَ دَجَالَتَانِ كَذَّابُونَ قَرِيبَا مَنِ تَلَّيْنِ كُلُّهُمَا يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ **مَرْجِعُهُ** أَبُو هُرَيْرَةَ
 روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت یہاں تک کہ آپس میں لڑینگے دو بڑے
 گروہ پس واقع ہوگی درمیان انکو بڑی لڑائی دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہوگا اور نہ قائم ہوگی قیامت یہاں
 کہ پیدا ہونگے دو جال بڑے جو بڑے قریب میں کے ہر ایک دین میں یہی گمان کر گیا کہ وہ اللہ کا رسول ہے
 ف اوت تحقیق ظاہر ہو ا مصداق اس حدیث کا بیچ اخیر نے حضرت مسلم کے پس نکلا سید کہ اب یہاں
 میں در ہو و عسی بن میں بہر صدیق اکبر کی خلافت میں طلحہ بن خویلد بنی اسدی قوم میں نکلا اور سجاح بنی
 تمیم کی قوم میں نکلی اور سو حضرت صلی کی زندگی میں مار گیا اور سید کہ اب بکر صدیق کی خلافت میں ما ائیا
 اور بیچہ نے توبہ کی اور اسلام پر اعرش کی خلافت میں اور نقول کہ سجاح نے ہی توبہ کی اور انکی خبر میں مشہور میں
 تواریخ والو میں پیران چاروں کے بعد پہل پہل جو ان میں سے نکلا مختار ثقفی ہے غالب ہو ا کو نہ پر بیچ
 ابتدا خلافت ابن زبیر کے پس ظاہر کی اوسو محبت اہل بیت کی اور بلا یا لوگوں کو طرف طلب تلون
 حسین کو پس قتل کیا اوسو بہت لوگوں کو ان میں سے جنہوں نے اپنوا تہ سے یہ کام کیا یا اوسہ ہد کی سودت
 رہا اوسکو لوگوں نے پر شیطاں کو بہکانے سے اوسو پیغمبری کا دعویٰ کیا اور گمان کیا کہ امسکے پاس جبریل
 آتا ہے اور قتل ہوا بعد سن ساٹھ ہجری کے اور ایک و نین سے حارث کذاب ہے جو عبد الملک بن ولہ
 کی خلافت میں نکلا اور قتل ہوا اور نکلا ایک گروہ بنی عباس کی خلافت میں اور نہیں مرا و حارث
 میں جو طلق نبوت کا دعویٰ کرے کہ وہ کثرت کو سب سے گئے نہیں جاتے اوسو سطر کہ اکثر کو ان میں سے
 خیال جنون یا سوادا سے پیدا ہوتا ہے اور سوادا کے نہیں کہ مراد وہ شخص ہے کہ قائم ہو ا سطر اوسکو دہرہ اور
 شکیوت اور ظاہر ہو ا سطر اوسکو شبہ جیسا کہ ہمنو بیان کیا اور تحقیق ہاک کیا اللہ تعالیٰ نے اوسکو جو ان میں
 سے پیدا ہوا اور جو باقی ہے اوسکو بھی ساتھ ملاویگا اور ان سب میں پھیلا و جال اکبر ہے اور اسکا
 مفصل بیان آئندہ آویگا (فتح) **حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَةَ**
ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
 يَقْسِمُ قَسْمًا أَنَا هَذَا وَهُوَ جُلُوسٌ بَيْنِي وَبَيْنَهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ أَغْدِلْ فَقَالَ بَيْنَا وَبَيْنَهُ
 بَعْدِي إِنْ أَلَمْ أَغْدِلْ قَدْ خَبِثَ وَخَسِرْتُ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَغْدِلْ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ تَنْزِلْ فَيُؤْخِرْ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بَرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْنَا أَلَا تَسْتَضِيءُ لَنَا أَلَا تَدْعُو اللَّهَ نَا قَالِ
 كَانَ الرَّجُلُ فِيمَنْ مَبْلَكُهُ يُخْفِرُهُ فِي الْأَرْضِ فَيَجْعَلُ فِيهَا يَتَجَاوَزُ بِالنَّشَارِ فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُشَقُّ
 بِأَثْنَيْنِ وَمَا يَصْدُهُ عَنْ دِينِهِ وَغُشَطُ يَأْمَشِطُ الْحَدِيدَ مَا دُونَ تَحْتِ مِنْ عَظْمٍ أَوْ عَصِيٍّ مَا يَصْلُهُ
 ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ وَاللَّهُ لَيَقْمُ هَذَا الْأَمْرَ حَتَّى يَسِيرَا لَوْ أَلِكُ مِنْ ضَعْفَاءَ إِلَى حَضَرِ مَوْتٍ لَا يَخَافُ
 إِلَّا اللَّهَ وَالَّذِي نَبَّ عَلَيْنَا وَلَكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ ترجمہ خبابؓ روایت ہو کہ ہم نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کے پاس گلاہ کیا یعنی مشرکین کی تکلیف کا اور آپؐ کے سامن میں اپنی چادر سر کے نیچر لہی تھی سو ہم نے
 کہا کہ کیا آپ ہمارے واسطے خدا سے مدد نہیں مانگتے کیا ہمارے واسطے اللہ سے دعا نہیں کرتے کہ خدا کفار کے
 غلبہ سے نجات دے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سوا اگلی متوں میں مدد ہوتا تھا اور سوا واسطے زمین میں
 گہرا کھودا جاتا تھا پراوسمیں گہرا کیا جاتا تھا پراورہ لاکراوسو سر پر کہا جاتا تھا اور اسکا بدن چیر کر دو
 ٹکڑے کر دیا جاتا تھا ایسی سختی بھی اوسکو اپنے دین سے نہیں روکتی تھی اور اسکا گوشت ڈھری یا بچھی
 تک لوہو کی لنگھی سے نوجا جاتا تھا ایسی مصیبت بھی اوسکو اپنے دین سے نہیں روکتی تھی اور قسم کر
 اللہ کی البتہ پورا اور کامل ہو گا یہ دین یہاں تک کہ چلو گا سوار شہر صنعاء حضرت کو شہر ون تک سوا
 خدا کے کسی سونہ ڈر گیا اور خوف کر گیا اپنی بکری پر مگر بھیڑیے سے لیکن تم جلدی کرتے ہو ف لیکن
 بے صبری اور جلدی کرتے ہو تم سوا اگلے دیدار ون پر تو ایسی ایسی مصیبتیں گزرنی کہ انکے گوشت نوچ گئے
 اور چیر ڈالے گو تم پر تو ایسی سختی نہیں ہوئی صبر کرو دین کا غلبہ ہو گا اور ملک میں ایسا امن ہو گا کہ دور
 تک اکیلا سوار بخوف چلا جاوے گا ف صنعاء اور حضرموت کو درمیان بائخ ون کی راہ ہے اور صنعاء
 میر کی ہے۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ تَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ مَوْلَى ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ
 ابْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْعَدَ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ فَقَالَ بَعْثُوا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا أَعْلَمُ لَكَ
 عِلْمَهُ فَإِنَّا هُوَ فَجَدَّاهُ جَالِسَانِ بَنِي مُنْكَسَّرَ رَأْسَهُ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ فَقَالَ مَرُّكَ بِكَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ
 فَتَوَقَّ صَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ حِطَّ عَمَلُهُ وَهُوَ مِنَ أَهْلِ النَّارِ فَإِنِّي الرَّجُلُ فَاخْبِرْ
 إِنَّهُ قَالَ كَذًا وَكَذًا فَقَالَ مُوسَى بْنُ أَنَسٍ فَرَجَعَهُ الْمَرَّةَ الْآخِرَةَ بِبَشَارَةٍ عَظِيمَةٍ فَقَالَ أَذْهَبُ
 إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ إِنَّكَ لَسْتَ مِنَ أَهْلِ النَّارِ وَلَكِنْ مِنَ أَهْلِ الْجَنَّةِ ترجمہ انسخ روایت ہو کہ حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت بن قیس کو گم کیا یعنی کسی دن اوسکو مجلس میں نہ دیکھا تو فرمایا کہ کیا ہے
 ثابت کا تو ایک مدینے سے بعد بن عباد نے کہا کہ میں اور کا حال معلوم کر کے آپ کو عرض کرتا ہوں تو
 وہ مدینہ سے باس آیا تو اوسکو اپنے گھر میں آوندا سر کے نیچا پایا یعنی اوسکو غمناک پایا سو پوچھا

کہا کہ کیا حال ہے تیرا کہا جا حال ہے میرا میں اپنی آواز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بلند کرنا تھا تو اس معاملہ
اکارت ہوا اور وہ دوزخیوں سے ہو تو اس مروئے اگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ ثابت
نے ایسا ایسا کہا سو پورا وہ مروءہ سری بار سابتہ بشارت بڑی کہ سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا کہ اوس پاس جا اور اوس سو کہہ کہ تو دوزخیوں سے نہیں ولیکن تو بہشتیوں سے ہے ف
اسماعیل نے کہا کہ اس حدیث کو علامات نبوت میں لانا اس وقت تمام ہوتا ہے جبکہ اوسکو سابتہ
دوسری حدیث ملائی جو پہلے جہاد میں گذر چکی ہے باب المختلط عند القتال میں یہ تحقیق
اوس میں ہے کہ ثابت یماہ کی لڑائی میں شہید ہوا یعنی اور ظاہر ہوا سابتہ اوسکے مصداق حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا کہ وہ بہشتیوں سے ہے۔ میں کہتا ہوں کہ شاید بخاری نے اشارہ
کیا ہے طرف اسکا اشارہ کرنا اس واسطے کہ مخیر دو نون حدیثوں کا ایک جو پہلو نظر ہو کہ اشارہ
کیا ہے بخاری نے طرف اسچیز کے کہ وارد ہوئی ہے بیچ بعض طریقوں حدیث نزول اس آیت کے
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ يَعْنِيَنَّاتِ إِيَّاهُ وَانْوَازِ بِلِسَانِكُمْ
آوازوں کو پیچیدگی کی آواز پر اور وہ یہ ہے کہ جب آیات استی تو ثابت بن تمیم نے کہا کہ خدا نے
ہمکو منع کیا ہے کہ اپنی آوازوں کو اپنی آواز سے بلند کریں اور میں اپنی آواز کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
آواز سے بلند کیا کرتا تھا میں دوزخیوں سے ہوں سو غناک ہو کر اپنے گہر میں بیٹھا تو نہ مرت میت
نویا کیا تو انہی نہیں کہ زندہ رہی سعید اور مرے شہید اور داخل ہو بہشت میں سو جب ملامہ کی
لڑائی کا دن ہوا یعنی جو سید کذاب ہوئی تھی تو مسلمانوں کو شکست ہوئی تو ثابت ابنی جگہ پر
قائم رہا اور لڑتے رہا یہاں تک کہ شہید ہوئے اور اگر کوئی کہی کہ آیات سبتہ میں نازل ہوئی بسبب
اقراء بن حابس وغیرہ کے اور سعد بن عبادہ سبتہ میں مگھو تھے تو کہا جا دیکھا کہ ممکن ہے جمع باہر ملو کہ
جو ثابت کہ قصے میں اور ثابتہ وہ مجر و آواز کا بلند کرنا تھا اور جو اقرع کہ قصے میں اور وہ اول سورہ کا
تھا اور وہ آیات ہو لا تقفوا ما بین یدی اللہ ورسولہ النبی (فتح) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ
عَنْ دُرِّثَمَاءَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ أَمِيرَةَ بَنِي عَارِبٍ قَالَتْ قَرَأَ رَجُلٌ الْكَهْفَ فِي الدَّارِ
ذَاتِهِ فَجَعَلَتْ تُنْفِرُ فَسَكَّرَ فَإِذَا ضَبَابَةٌ أَوْ سَحَابَةٌ غَشِيَتْهُ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ اقْرَأْ فَلَا تَنْفِرُ السَّكِينَةُ تَزَلَّتْ لِلْقُرْآنِ أَوْ تَزَلَّتْ لِلْقُرْآنِ تَرْجَمَهُ بَارِبْنُ عَارِبٍ
روایت ہو کہ ایک مرنے سورہ کہف پڑھی اور گہر میں چو پڑیا یعنی گہرا تو وہ بہرے لگا تو اسنے سلام
پیہیری تو ناگاہ دیکھا کہ ایک بدلی نے اوسکو ڈاکا لکھا لیا تو اسنے اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

ذکر کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پڑھا کر اسے غلامی میں تحقیق دے سکیں ہو کہ قرآن کے پڑھنے
 کیوں اور تری ف اسکی شرح آئندہ اوگلی اور سیکھنے ایک مخلوق ہو خدا کی اور سین رحمت اور صبر
 ہو اور اسکو ساتھ فرستے ہیں (نحو) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ أَحْمَدَ بْنَ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ
 أَبُو الْحَسَنِ الْحَرَّانِيَّ تَنَادَّ هُمُومًا مَعُودِيَةً مَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَزْكَ بْنَ عَارِبٍ يَقُولُ حَبَابُ
 أَبُو بَكْرٍ إِلَى آتِي مَنَزِلِهِ فَاسْتَدْرَى مِنْهُ رَحَلًا فَقَالَ لِعَارِبٍ ابْعَثْ ابْنَكَ يَحْمِلُهُ مَعِيَ قَالَ فَحَمَلْتُهُ
 مَعَهُ وَخَرَجَ ابْنِي يَتَقَدَّمُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ يَا أَبَا بَكْرٍ حَدِّثْنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِينَ سَرَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ أَسْرَيْنَا لَيْلَيْنَا وَمِنْ أَعْدِي حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ وَحَلَا الطَّرِيقُ لَا
 يَسُرُّ فِيهِ أَحَدٌ فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيلَةٌ لَهَا ظِلٌّ كَمَا تَأْتِ عَلَيْهِ السَّمْسُ فَزَلْنَا عَنْهُ وَسَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانًا يَبْدُو بَيْنَامُ عَلَيْهِ وَتَسَطَّطُ عَلَيْهِ قَرُورَةٌ وَقُلْتُ نَحْمُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَنَا
 أَنْفَضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ أَنْفَضُ مَا حَوْلَهُ فَإِذَا أَنَا بِرَاغٍ مُقْبِلٍ بِغَنَمٍ إِلَى الصَّخْرَةِ يَبْدُو
 مِنْهَا مِثْلُ الذِّئْبِ أَرَدْتُ أَنْ أَقُولُ لَهُ لَيْسَ أَنْتَ يَا عَلَامُ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ أَوْسَدَةُ قُلْتُ إِنِّي
 غَنَمْتُ كَبَنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَفْعَلْبُ قَالَ نَعَمْ فَأَخَذَ شَاةً فَقُلْتُ أَنْفَضُ الظَّرْعَ مِنَ الدَّرَابِ وَالشَّعْبِ
 وَالْقَعْدَى قَالَ قَرَأْتُ الْبَرَاءَ يَضْرِبُ أَحَدِي يَدَيْهِ عَلَى الْآخَرِ يُنْفَضُ فَحَلَبَ فِي قَتَبٍ كُتِبَتْ مِنْ لَبَنٍ
 وَمَعِيَ إِذَا دَرَسْتُ حَمَلْتُهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَوِي مِنْهَا يَشْرِبُ وَيُوصَلُّ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهْتُ أَنْ أَوْفِظَهُ فَوَافَقْتُهُ حِينَ اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ مِنَ اللَّاءِ عَلَى الْكَبَنِ حَتَّى يَرُدَّ
 اسْفَلَهُ فَقُلْتُ أَشْرَبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ ثُمَّ قَالَ أَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيلِ قُنْتُ بَلَا
 قَالَ فَأَنْحَلْنَا بَعْدَ مَا مَالَتِ الشَّمْسُ وَانْتَهَنَّا سُرَاقَةً بَيْنَ مَلَائِكٍ فَقُلْتُ أَتَيْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ الْكَهَنُ
 إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَضَمْتُ بِهِ فَرَسْتُ إِلَى بَطْنِهَا أُنْزِلُ فِي جِلْدٍ
 مِنَ الْأَرْضِ شَتَّكَ زَهْدٌ فَقَالَ إِنِّي أَرِيكُمَا قَدْ دَعَوْتُمَا عَلِيَّ فَأَدْعُوا اللَّهَ لِي وَاللَّهِ لَكُمْ أَكْرَبُ
 أَرَدْنَا عَنْكُمَا الْطَلَبَ فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَجَا نَجَعًا لَا يَلِيكَ أَحَدًا إِلَّا قَالَ قَدْ
 كَفَيْتُكُمْ مَا هُنَا فَلَا يَلِيكَ أَحَدًا إِلَّا رَدَّةٌ قَالَ وَدَقَى لَنَا مَرَجُ حِمَّةٍ بَارِبِنٍ عَارِبٍ سُرُورِيَّتٍ هُوَ كَمِثْلِ
 كَبِيرٍ مِيرَةٍ بَاكٍ بِاسْمٍ دَسْكَوْكَرٍ مِينَ آئِي سَوَاوَسٍ سَوَاوَسٍ كَا بِلَانٍ خَرِيدٍ بِهَرِ عَارِبٍ سَوَاوَسٍ كَا بِلَانٍ خَرِيدٍ بِهَرِ عَارِبٍ سَوَاوَسٍ كَا بِلَانٍ
 بِهَرِ عَارِبٍ سَوَاوَسٍ كَا بِلَانٍ خَرِيدٍ بِهَرِ عَارِبٍ سَوَاوَسٍ كَا بِلَانٍ خَرِيدٍ بِهَرِ عَارِبٍ سَوَاوَسٍ كَا بِلَانٍ خَرِيدٍ بِهَرِ عَارِبٍ سَوَاوَسٍ كَا بِلَانٍ
 اس کو کہ میں نے تم کو ساتھ پالان کو اوٹھا لیا ہوں کہ ایسا بزرگ و بزرگوں کو تم اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں
 نے کہ طرح کیا اسوقت کہ تم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ طاعت کو پڑھتے تھے یعنی جب ہجرت کی تو طرف

میں نے بعد نکلنے کو غاص سے صدیق اکبرؓ نے کہا کہ ان میں تمکو خبر دیتا ہوں کہ ہم رات بھر چلے اور کچھ اگلوں کو
 سو لینے آؤ۔ ان میں ہاٹک کہ ٹھیک دوپہر ہوئی اور راہ خالی ہوئی کہ اوس میں ہر کوئی نہ گذرتا تھا سو ہم کو ایک
 پتہ دراز نظر آیا کہ اوس کے واسطے سایہ تھا اوس پر سورج کی دھوپ آئی تھی سو ہم اوس کے پاس وترے اور بیچ
 اپنے ہاتھوں سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہلو ایک جگہ برابر کی تاکہ حضرت م اوس پر سو وین پھر میں نے
 اوس پر پستین چھائی اور میں نے کہا کہ یہ حضرت م سور ہو اور میں آپ کے گرد نگہبانی کرونگا یعنی ایدہ اور
 دیکھتا رہونگا کہ مبادا کوئی دشمن آپ کو چھو سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سو ہو اور میں کھانا نگہبانی کرتا رہتا
 صلی اللہ علیہ وسلم کھانا گہان میں نے ایک چروا دیکھا کہ اپنی بکریوں کے ساتھ سامنے سو پتھر کی طرف چلا آتا
 ہو چاہتا ہو کہ ہماری طرح اوس کے سامنے میں آؤے تو میں نے اوس سو کہا کہ اوی غلام تو کس کا ملک ہو اوس نے
 کہا کیا تم نے اوان سو ایک مرد کا غلام ہو میں نے کہا کیا تیری بکریوں میں دودھ ہو اوس کو کہا ان میں نہ
 کہا کیا تو دودھ دہ سکتا ہے میں نے کیا ملکوں مالک نے اذن دیا ہوا ہے اوس کو کہا ان تو اوس کو ایک بکری بکری
 تو میں نے کہا کہ جھاڑے بن کوٹی اور بال اوریل سو۔ راوی کہتا ہو میں نے براہ کو دیکھا کہ ایک ماہہ کو
 دوسرے پر بارتا ہو یعنی جھاڑنا دکھاتا ہے پھر اوس کو کاٹھ کے پیلے میں تھوڑا سا دودھ دونا اور میرے ساتھ
 جھاگل تھی کہ میں نے اوس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہلو اٹھایا تھا سیرا بہتے تھے اوس سو پانی
 پیتے تھے اود وضو کرتے تھے پھر میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا سو میں نے برا جانا کہ حضرت صلعم کو جگہ
 سے ہوا نفقت کی پہنچ حضرت م کی جبکہ بیدار ہوئے یعنی میں بھی سو رہا یا تو وقف کیا میں نے یہاں تک کہ
 عذو بیدار ہوئے تو میں نے کہہ پانی دودھ پڑا لیا یہاں تک کہ بچو تک سر ہووا تو میں نے کہا کہ یہ حضرت م
 تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا یہاں تک کہ میں خوش ہوا پھر فرمایا کہ کیا ابھی کچھ کا وقت نہیں آیا
 میں نے کہا کہ میں نہیں سوچنے کو کچھ کیا سوچ ڈھنوکے بعد اور سراقہ بن مالک ہمارے پیچھے آیا تو میں نے
 کہا کہ یہ حضرت م ہمارے پکڑنے کو دشمن آپ کو بچا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نہ کر کے شک خدا
 ہمارے ساتھ ہو تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سراقہ پر بدعالی تو اوس کا گھوڑا اوس کو ساتھ پیٹ تک سخت
 زمین میں دھس گیا تو سراقہ نے کہا کہ تحقیق میں جانتا ہوں تمکو کہ تم نے مجھ پر بدعالی سودا کر دیر سے حق
 میں کہ میں اس مصیبت کو نجات پاؤں جس میں گرفتار ہوں سوا کرتا ہوں اگر تو میں اللہ کو گواہ کرتا
 ہوں کہ ہمارے واسطے یہ کہ میں پھر دو گنا قسم تلاش کروں گا کہ فوہون کو تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اوس کو واسطہ دعا کی تو اوس کو دس بلا سو نجات پانی پس شروع کیا سراقہ نے یعنی ایفا وعدے میں کہ
 نہیں کرتا تھا کسی کفار سے یعنی اوان کا فوہون جو حضرت صلعم کی تلاش کے وہلو نکلے تھے مگر کہہتا تھا

کر میں نے تمکو کفایت کی مینے میرا تلاش کرنا کافی ہے اور تلاش نہ کرو میں تلاش کر چکا ہوں ہوا و ہر وہ شخص کہ اسکو تلاش کرتے ہو پس نہیں ملتا ہوتا سر تو کسی سو مگر کہ اسکو پہیر دیتا تھا یہ جو کہا کر کیا تو دہشتا ہوا سو کہا مان تو ظاہر یہ ہے کہ مراد اسکی اس سوال کے یہ ہو کہ کیا تجکو اذن ہے دو ہون میں واسطو اس شخص کے کہ گندہی تجپر بطور ضیافت کو اور ساتھ اس تقریر کے دفع ہوگا وہ شبہ جو پہلو گذر چکا ہے کہ کس طرح جائز ہوا ابو بکر کو دودہ لینا چرواہا سے بغیر اذن مالک بکریوں کے اور جمال ہو کہ جب ابو بکر نے اسکی پہچانا تو معلوم کی رضامندی اسکی ساتھ اسکو واسطو دستی اسکی کے یا دینو اذن عام کے واسطو اسکو اور اس حدیث میں منجرحہ ظاہر ہے اور باقی فائدہ اس کے ہجرت کو بیان میں آوے (نعم) **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَسَدٍ** **نَسَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْغُبَارِ شَاخِدًا عَنْ عُمَرَ مَعْنَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى عُمَرَ** **يَعُودُهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَا دَخَلَ عَلَى مَرْثِيٍّ يَعُودُهُ قَالَ لَا بَأْسَ ظَهَرُوا أَنِ شَاءَ** **اللَّهُ فَقَالَ لَهُ لَا بَأْسَ ظَهَرُوا أَنِ شَاءَ اللَّهُ فَقَالَ قُلْتُ ظَهَرُوا كَلَّا بَلْ هُوَ تَقَوُّرٌ أَوْ تَوَرُّعٌ عَلَى سِتْرٍ كَثِيرٍ** **تُزِيرُهُ الْقُبُورُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَعَمَّ إِذَنْ تَرَحُّمُهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَرَأَيْتُ هُوَ مَقْرَضٌ** **صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** ایک گنوار کی بیمار پرسی کو گئے اور حضرت مہ کا دستور تھا کہ جب کسی بیمار کی خبر کو جاتے تو فرماتے تھو کہ تجپر کچھ جرح نہیں یہ پ گنا ہوں سو پاک کرنے والی ہے اگر خدا نے چاہا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سو فرمایا کہ تجپر کچھ جرح نہیں یہ پ گنا ہوں سے پاک کرنیوالی ہے اگر خدا نے چاہا تو اس گنوار نے کہا کہ تم کہتے ہو کہ یہ پ گناہ سو پاک کرنیوالی ہے ہرگز نہیں یعنی گناہ سو پاک کرنیوالی نہیں بلکہ وہ پ ہو جوش کرتی ہے بڑی بڑھ ہے باعث ہوتی ہے اسکو قبروں کی زیارت پر یعنی یہ پ مجکو مار ڈالے گی اور قبر میں پہنچا دو گی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بس اُن اسی طرح ہو ہوت یعنی میں نے تجکو ہدایت کی تھی کہ تپ گناہ سو پاک کر دالتی ہے پس صبر کرو تو نے قبول نہیں کیا اور تو زندگی سو ناہید ہے تو ایسا ہی ہوگا یعنی تو مر جاوے گا ف اور وجہ داخل ہوئے اسکو کی اسباب میں یہ ہو کہ اسکو بعض طریقوں میں زیادتی ہو جو نقصا کرتی ہے وار کرنے اسکو کہ علامات النبوة میں روایت کیا ہو اسکو طہرائی نے اور اس کے اخیر میں ہے کہ حضرت مسلم نے فرمایا کہ سچ جب کو نے نہیں مانا پس وہ مانند اسکو ہے جو کہتا ہے خدا کی تقدیر ہونے والی ہو سو وہ اگلوں میں سمیٹے ہو گیا اور ساتھ اس حدیث کو ظاہر ہوگا داخل ہونا اس حدیث کا اسباب میں (نعم) **حَدَّثَنَا** **أَبُو مَعْمَرٍ نَسَا عَبْدُ الْوَارِثِ نَسَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْبَقْرَةَ وَالْإِنشَاءَ** **فَكَانَ يَكْتُبُ لِنَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَادَ نَصْرَانِيَا فَكَانَ يَقُولُ مَا يَدْرِي مُحَمَّدًا إِلَّا مَا كُتِبَتْ** **لَهُ فَاَمَّا تِلْكَ فَهِيَ مَا كُتِبَتْ لَهَا فَظَنَّهُ الْأَرْضُ فَقَالُوا هَذَا هَذَا فَجَاءَ وَأَصْحَابُهُ لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ**

تَبَسُّواْ عَصَا حَبِيبًا فَالْقَوْمُ فَحَقُّوْهُ وَالْاَرْضُ مَا اسْتَطَاعُواْ عَمَّا فَاجَمَحُواْ وَكَذَلِكَ لَقِطْنٰهُ
 الْاَرْضُ فَقَالُوْا هَذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَاصْحَابِهِ تَبَسُّوْاْ عَنِ صَاحِبِنَا لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ قَالُوْهُ فَحَقُّوْهُ وَالْاَرْضُ
 لَهَا فِي الْاَرْضِ مَا اسْتَطَاعُواْ عَمَّا فَاجَمَحُواْ اَنَّ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ قَالُوْهُ **ترجمہ** انہوں نے
 سورہ ریت ہو کہ ایک مرد نصرانی تھا سوسلمان ہوا اور اس کی سورہ بقرہ اور آل عمران پڑھی یعنی اور یہاں تک مقرب
 ہو گیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے وحی لکھا کرتا تھا یعنی جو قرآن آسمان سے اترتا تھا وہ اس کو حضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم کے حکم سے کسی چیز پر لکھتا تھا پھر تہہ ہو کر نصرانی ہو گیا سو وہ کہتا تھا کہ محمد کو معلوم نہیں مگر جو میں نے اس کو دیکھا
 لکھا یعنی صرف حضرت محمد کو اتنا ہی علم ہے جتنا کہ میں نے لکھا اس سے زیادہ نہیں یا جو میں نے اپنی طرف سے لکھو میں
 کئی بیشی کرتا ہوں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوپر طلوع نہیں ہوتا سو خدا نے اس کو مارا تو مشرکوں نے اس کو
 زمین میں دبایا پس صبح کی آواز اور حالانکہ زمین نے اس کو باہر ہینیکہ یا ہے تو مشرکوں نے کہا کہ یہ کام محمد کا ہے
 اور اس کو اصحاب کا ہے کہ جب ونسی بہاگ تو اوہ نہوں نے ہمارے ساتھی کی قبر کھود کر اس کو باہر ڈال دیا تو مشرکوں
 نے اس کو واسطے زمین میں بہت گہری قبر کھودی جہاں تک کہ گہری کھود کے تو صبح کی آواز اور حالانکہ اس کو زمین
 نے باہر ہینیکہ یا ہے تو مشرکوں نے کہا کہ یہ کام محمد کا اور اس کو ساتھیوں کا ہے جب وہ آواز بہاگ تو اوہ نہوں نے
 ہمارے ساتھی کی قبر کھود کر اس کو باہر ہینیکہ یا تو اوہ نہوں نے اس کو واسطے زمین میں اور بہت گہری قبر کھودی
 جہاں تک کہ اون سے ہوسکا تو صبح کی آواز اور حالانکہ زمین نے اس کو باہر ہینیکہ یا تو اوہ نہوں نے معلوم کیا کہ
 یہ کام آدمیوں کا نہیں بلکہ خدا کا ہے تو اوہ نہوں نے اس کو ہینیکا۔ **حَلَّ ثَنَا كَانَ بَنُ بَكْرِ بْنِ تَنَا الْكَيْتِ عَنْ**
يُوسُفَ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ وَخَبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا هَلَكَ كَسْرِي بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرٌ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ
يَبْلِيَاءُ لَتُفَقَّنَ كُنُزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ جب فارس کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو اس کے بعد کوئی دہان کا بادشاہ نہ ہوگا اور جب روم کا بادشاہ
 ہلاک ہوگا تو اس کے بعد کوئی دہان کا بادشاہ نہ ہوگا اور قسم ہے اوس ذات ہاک کی جس کے قابو میں محمد کی جان
 ہو کہ مقرر اون دونوں ملکوں کے خزانے خدا کی راہ میں بانٹے جا دیں گے **حَلَّ ثَنَا قَيْصَرُ ثَنَا**
سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ بِرَفْعِهِ قَالَ إِذَا هَلَكَ كَسْرِي فَلَا كَسْرِي بَعْدَهُ وَ
إِذَا هَلَكَ قَيْصَرٌ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَكَذَلِكَ لَتُفَقَّنَ كُنُزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ **ترجمہ** اس کا یہی وہی
 ہے جو اوپر گزرا۔ فارس میں جو بادشاہ ہوا اس کو کسری کہتے ہیں اور روم میں جو بادشاہ ہوا اس کو
 قیصر کہتے ہیں اور اگر کوئی کہے کہ فارس کی حکومت باقی ہی اس واسطے کہ پہلا اون کا عثمان کی خلافت میں

قتل ہوا اور اسطرح روم کی حکومت بھی باقی رہی تو جواب ہیکلہ ہے کہ مرادیہ ہو کہ نہ باقی رہیگا کسریٰ عراق میں
 اددہ قیصر شام میں اور یہ منقول ہے شافعی سے اور کہا اوکو کہ سبب حدیث کا یہ ہے کہ قریش شام میں اور
 عراق میں تجارت کو واسطے جایا کرتے تھے پر جب قریش مسلمان ہوئے تو خوف کیا اوہنوں نے بند ہوئی سفر
 کر سے طرف اون دونوں ملکوں کے واسطے داخل ہوئے اولیکہ اسلام میں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا واسطے خوش کرنے دلوں اولیکہ کے اور بشارت دینے کے اولیکہ حکومت ان دونوں ملکوں مذکورہ سے
 دور ہو جائیگی اور بعض کہتے ہیں کہ قیصر کا ملک باقی رہا اور صرف شام اور اوکو آس پاس سواوکی حکومت
 وہ ہوئی اور کسریٰ کا ملک بالکل جاتا رہا تو حکمت اس میں یہ ہو کہ جب قیصر کو پاس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
 خط آیا تو اسنے اوکو قبول کیا اور مسلمان ہوئے کہ قریب ہوا اور جب کسریٰ کے پاس حضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم کا خط آیا تو اوکو جویر کا پارہ پارہ کر دیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اولیکہ حق میں بددعا کی کہ اوہنا ملک
 پارہ پارہ ہو جائے سواوکی واسطے ہوا اور خطبہ نے کہا کہ سنی اوکو یہ ہیں کہ پس ہوگا قیصر بعد اوکو بادشاہ صلیا
 کہ وہ بادشاہ ہوا اور یہ واسطے ہو کہ وہ شام میں رہتا اور شام میں بیت المقدس ہو کہ نہیں تمام ہوتی عبادت
 نصاریٰ کی مگر ساتھ اوکو اور بنین بادشاہ ہوتا ہماروم میں کوئی مگر کراؤ میں داخل ہوتا ہا ظاہر ہا پرشیدہ
 پس وہ ہوا اس سواوکی خزانے فتح ہوئے اور زخلفہ ہوا اوکا کوئی قیصر دن سواون شہرون میں
 بعد اوکے اور ہر تقدیر پر پس مراد حدیث سے واقع ہو چکی ہے لامحالہ اسواسطے کہ نہیں باقی رہی حکومت اولیکہ
 اوس طور پر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھی (فتح) **احمد کنا ابوالیمان انا شعیب عن**
عبد اللہ بن ابی حسیب ثنا کہ بن جبرین عن ابن عباس قال قدم مسیلہ اللکد اب علی عہد النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فجعل یقول ان جعل لی محمد الاکرم من بعدہ یتبعہ وقد ہما فی بشرۃ لمن فوہ
فاجعل الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ ثابث بن قیس ابن شماس فی ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ
فقطعہ حرید حتی وقف علی مسیلہ فی اھلبہ فقال لوسا لیتی ہذا القطعۃ ما اخطیک کما ولاک عہد
کمرائہ فیک قال ان برت لی عہدک اللہ موایی لاراک الذی اریت فیک ما اریک فاحبر فی ابوہریرۃ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بینا انا ناکم راویت فی یدی سوارین من ذہب فاحمہ فھا
فادھی الی فی المناہ ان اھما ففھما فظارا فالولھما کذا البین فخر جان بعدی فکان احدهما السنہ
والاخر مسیلہ صاحب الیما فمترجمہ ابن عباس نے سے روایت ہو کہ سید کتاب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کے زمانے میں ملک یامر سواوینی قوم کے بہت آدمی یگر عدیہ میں آیا دیکھ کر لگا کہ اگر تجھ اپنی موت کے بعد
 خلافت کا عہد میرے واسطے نہیں ہوگا میں کہ میں ملک کا مالک بنوں تو مسلمان قبول کروں اور تاجدار ہوں تو

ثُمَّ سَأَلَ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَقَالَتْ لَهَا لَمْ تَكُنْ ثُمَّ سَأَلَ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَقَالَتْ مَا رَأَيْتُ مَا كُنْتُ
 فَرَحًا أَقْرَبَ مِنْ حُرْنٍ فَسَأَلَهَا عَمَّا قَالَتْ مَا كُنْتُ لِأَهْلِي سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 حَتَّى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهَا عَمَّا قَالَتْ فَقَالَتْ اسْمُ ابْنِ جَبْرِ بَيْتٌ كَانَ يُعَارِضُنِي
 الْفُرَّانَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَأَنَّهُ عَارِضُنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أَرَاهُ إِلَّا حَصْلَ جَلِيٍّ وَإِنَّكَ أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِي حَقًّا
 فِي بَيْتِكَ فَقَالَ أَمَا تَرْضَيْنِ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةً لِنِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ فَفَضَحْتُ لِذَلِكَ
 مَرَّةً حَمْرًا عَائِشَةُ زَوْجَتِي هُوَ كَسَانِي عَيْنَيْنِ فَاطِمَةُ بِلْتَيْنِ مَوْتَيْنِ جِيسَ اَوْ كِي جَالِ حَضْرَتِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ
 سَلَّمَ كِي جَالِ هُوَ تُو حَضْرَتِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَے فرمایا فراموشی ہو میری بیٹی کو پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو
 اپنے دائیں بائیں بٹھایا پھر اُنسے سرگوشی کی یعنی کان میں بات کی تو فاطمہ روئیں تو میں نے اُنسے کہا کہ گریو
 روئی ہو تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا پھر اُنسے کان میں بات کی تو وہ ہنسنے لگیں تو میں نے کہا کہ
 نہیں دیکھی تھیں آج جیسی خوشی کہ قریب تر ہوں گے پھر میں نے فاطمہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ بات
 پوچھی کہ حضرت صلعم نے سے کان میں کیا بات کی تھی تو فاطمہ نے کہا کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہنسیہ
 ظاہر نہیں کرنے کی یہاں تک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا پھر میں نے اُنسے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کی وہ بات پوچھی تو فاطمہ نے کہا کہ حضرت صلعم نے مجھے بھلی بار کان میں یہ بات کی تھی کہ مقرر جبریل مجھ سے
 ہر برس ایک بار دور کیا کرتے تھے اور مقرر جبریل نے مجھ سے اس برس بار قرآن کا دور کیا اور میں نہیں گمان
 کرتا اوسکو مگر کہ میری موت نزدیک ہوئی یعنی مجھ کو معلوم ہوتا ہے کہ میری موت قریب ہے اور مقرر تو سب اہل بیت
 اسو اول میرے ساتھ ہوں یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جلدی اس دنیا سے جاوے گی تو میں روئی پھر فرمایا
 کہ کیا تو راضی نہیں ہوتی کہ تو ہستی عورتوں کی شریعت سے یا یوں فرمایا کہ مسلمانوں کی عورتوں کی سردار ہووے
 تو میں اس سبب ہنسی ف اس حدیث کی شرح میں آئندہ آویگی ف ان حدیثوں میں حضرت صلعم
 آئندہ کی خبر دی سو مطابق اوسکو واقع ہوا حَلَّ شَاخِجِي بْنِ قَرَّةَ تَنَا اِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ
 عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكْلَةِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ فَسَأَلَهَا
 بَيْتِي بَيْتِكَ ثُمَّ دَعَاَهَا فَسَأَلَهَا فَفَضَحْتُ ذَلِكَ فَقَالَتْ سَأَلَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَاجْهَرَنِي أَنَّهُ يُبْصِرُنِي وَجَعِلَ الَّذِي تَوَقَّعْتُ فِيهِ بَيْتِكَ ثُمَّ سَأَلَنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ اَتَّبَعُهُ
 فَفَضَحْتُ مَرَّةً حَمْرًا عَائِشَةُ زَوْجَتِي هُوَ كَسَانِي عَيْنَيْنِ فَاطِمَةُ بِلْتَيْنِ مَوْتَيْنِ جِيسَ اَوْ كِي جَالِ حَضْرَتِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 نے فرمایا تو اوسو کان میں کچھ بات کی تو وہ روئے لگیں پھر اُنکو بلایا اور دوسری بار اُنسے کان میں بات کی تو
 وہ ہنسنے لگیں عَائِشَةُ زَوْجَتِي ہُوَ کَسَانِي عَيْنَيْنِ اُسے سرگوشی کا حال پوچھا تو فاطمہ نے کہا کہ

اول بار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجوسی سرگوشی کی سوچو خبر دی کہ اس بیماری میں میرا انتقال ہوگا حسین اچکا
انتقال ہوا تو میں روئی پھر دوسری بار مجوسی سرگوشی کی سوچو خبر دی کہ میں آپ کو اہل بیت میں ہر اول حضرت م
کے پیچھے جاؤنگی تو میں نے یہی حکم لکھا محمد بن عمرؓ تَنَا شَقَّةَ عَنْ ابْنِ شَرِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُدْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ إِنَّ لَنَا أَبْنَاءَ
مِثْلَكَ فَقَالَ إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ نَعْلَمُ فَسَالَ عُمَرُ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ هَذِهِ الْأَيَّةِ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ فَقَالَ
أَجَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ أَيَاكَ قَالَ مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا نَعْلَمُ مَرَّ جُمُحُ بْنُ عَبَّاسٍ
رَوَيْتُ هُوَ كَتَمَ عُمَرَ فَا رَوْقٌ نَزْدِيكَ كَرْتِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَوْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ذَا نَسُو كَمَا كَرْتِ مَقَرَّ هَارِي وَاسْطِ
بَيْتِ بَيْنِ مَانِدَا وَاسْكَو عَمْرِيْنِ يَمْنِيْ هَمْ ثَبَّتْ هِيْنِ اَوْرُوهُ لَكَ هَيْ اَوَسْكَوْ هَجْرَ مَقْدَمِ كِيُوْنِ كَرْتِ هُوَ تَوْعَمَرَ فَا رَوْقٌ
كَمَا اَسْوَ جُوْكَ وَهْ عَالَمِ هَيْ تَوْعَمَرَ فَا رَوْقٌ نَزْدِيكَ كَرْتِ ابْنِ عَبَّاسٍ سِيْ اَيْتِ بُوْجِيْ يَنْخُوْ اَسْطِ طَا هَرْ كَرْتِ بَزْرُكِيْ
اَوَسْكَوْ كَوْتَامِ لُوْكَوْنِ پَرَكُ جَبْ بِيْجُوْ نَجْرَ طِكِيْ مَدَا لَمَدِيْ اَوْرَقِ تَوَابِنِ عَبَّاسٍ نَزْدِيكَ كَرْتِ مَرَادِ حَضْرَتِ صَلَّى اللہ علیہ وسلم
کی موت ہو کہ خدا نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم کروائی تھی یا حضرت ص نے ابن عباس کو بتلانی تھی تو عمرؓ
نے کہا کہ نہیں جانتا میں اس حال ہو مگر جو تو جانتا ہے حَلَّ لَنَا اَبُوْغَيْمٍ تَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ
ابْنِ حَظَلَةَ ابْنُ الْغَيْبِلِ تَنَا عَمْرُو عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الْغَيِّ
مَاتَ فِيهِ يَمْلَحُفَةً وَكَانَ عَصَبَ رَأْسِهِ لِيَصَابَهُ دَسَاءٌ حَتَّى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَمَدَّ اللَّهُ وَانْتَهَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ
أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ النَّاسَ يَكْذِبُونَ وَيَقُولُ الْاَنصَارُ حَتَّى يَكُونُوا فِي النَّاسِ بَعْدَ لَيْلَةِ الْمَلِيحَةِ فِي الطَّعَامِ نَمْنٌ وَلِي
مِنْكُمْ شَيْئًا يَضُرُّ فِيهِ قَوْمًا وَيَنْفَعُ فِيهِ اٰخَرِيْنَ فَلْيَقْبَلْ مِنْ حُسَيْنٍ وَبِجَا وَرَعْنِ مَسِيئَتِهِمْ فَكَانَ اٰخِرَ تَحْلِيْسٍ
جَلَسَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ جُمُحُ بْنُ عَبَّاسٍ سَوَدَيْتِ هُوَ حَضْرَتِ صَلَّى اللہ علیہ وسلم اپنی مرض
الموت میں گھر سے تشریف لائے ایک جاوین کہ اسکو موند ہوں پر لپٹی تھی اور پھر سر کو ایک جگہ پر بیٹھا باندھا
تھا یہاں تک کہ سر پر بیٹھے سو خدا کی حمد اور ثناء کی ہر فرمایا کہ حمد اور صلوة کے بعد بات تو یہ ہے کہ مقرر ہوگ
برہن ہو جاوینگا اور انصار گھٹو جاوین گے یہاں تک کہ ہونگے لوگوں میں بجائے نمک کے کہا نہیں یعنی نہایت
کم ہو جاوینگو سو جو شخص تم میں سے حاکم ہو کسی چیز کا پورا اسکو اپنی حکومت میں اتنی طاقت ہو کہ کسی کا ضرر
کرے اور کسی کو فائدہ پہنچا سکے تو چاہیے کہ انصار کے ٹکڑوں کی ٹیکلی قبول کرے اور اونکی بدکاروں سے
دگر دے یعنی اگر کوئی حرکت لغزیر کے لائی کریں تو حاکم اسکو مالا جاوے پس یہ اخیر مجلس تھی جس میں حضرت م
بیٹھے ف اسی شرح مناقب انصار میں آوئی حَلَّ لَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا بَحِيحَةُ بْنُ اَدَمَ تَنَا حُسَيْنُ
الْجَعْفَرِيُّ عَنْ مُوسَى عَنِ الْحَسَنِ عَنْ ابْنِ بَكْرَةَ قَالَ اَخْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ الْحَسَنَ

فَصَدَّقَهُ عَلَى الْبَيْتِ فَقَالَ لَيْتَ هَذَا سَيِّدًا وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصَلِّحَ بَيْنَ قَتِيلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ - ترجمہ
ابو بکرؓ سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم امجدان امام حسن کو باہر لائے اور ابو بکرؓ ساتھ منبر پر بیٹھے تو
فرمایا کہ یہ بیٹیا میرا سرور ہے اور امید ہے کہ خدا اس کو سب مسلمانوں کی دوگروہ کے درمیان صلح کر کے حل کرنا
سکے گا اُن بنِ حَرْبِ ثَنَاحٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَتَوَلَّى الْأَنْبِيَاءَ الْأَوَّلِينَ حَتَّى حَبَرَهُمَا وَعَيْنَاهُ تَذَرِيحَانِ مَرَّجُهُمَا الشَّيْخُ بْنُ مَالِكٍ سَمِعَ رَوَيْتَ
ہو کہ مقرر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر اور زید کے مرنے کی خبر دی اور انکی خبر آئے سے پہلے اور انکی اکھٹوں سے نہو جاری
تھی۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَهْدِيٍّ ثَنَا سَفِينٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكُمْ مِنْ أَمَاطٍ قُلْتُ وَآلِي يَكُونُ لَنَا الْأَمَاطُ قَالَ أَمَا أَنَّهُ سَتَكُونُ لَكُمْ الْأَمَاطُ فَإِنَا
أَقُولُ لَهَا بَعْضُ أَمْرٍ أَنَا آخِرِي عَنِّي أَمَاطٌ تَقُولُ أَلَمْ يَقُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْمَا سَتَكُونُ لَكُمْ الْأَمَاطُ
فَأَدْعَاهُ مَرَّجُهُ جَابِرٌ سَمِعَ رَوَيْتَ ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمہارے واسطو اَمَاط ہیں میں نے کہا
اور تمہارے واسطے اَمَاط کہاں ہیں تو کہا خبردار عنقریب تمہارے واسطے اَمَاط ہونگے سو میں نے جی عورت کو کہتا ہوں کہ
دور کر مجھ سے جو اَمَاط تو وہ کہتی ہے کہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا کہ کیا تمہارے واسطے اَمَاط ہونگے
تو میں اس کو چھوڑتا ہوں ف اور بیچ اس لال کرنے اس عورت کو اور جو بچہ پڑنے اَمَاط کے ساتھ خیاب
حضرت صلعم کے بارین طور کہہ رہے نظر ہے اس واسطے کہ خبر بینی اسکی کہ ایک چیز ہوگی نہیں تقاضا کرتی اسکی اجبت
موروث (حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى ثَنَا إِسْرَافِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ انْطَلَقَ سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ مُعَقِّمًا قَالَ فَنَزَلَ عَلَى أُمِّئَةَ بِنْتِ حَلَفِ بْنِ صَهْفَانَ
وَكَانَ أُمِّئَةَ إِذَا انْطَلَقَ إِلَى النَّشَامِ قَمَرًا بِالْمَدِينَةِ نَزَلَ عَلَى سَعْدٍ فَقَالَ أُمِّئَةُ لِسَعْدٍ الشَّيْخُ حَتَّى إِذَا انْصَدَفَ
النَّهَارُ وَعَفَلَ النَّاسُ انْزَلْتُ فَطَفْتُ فَبَيْنَا سَعْدٌ يَطُوفُ إِذَا أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ مَنْ هَذَا الَّذِي يَطُوفُ
بِالْكَعْبَةِ فَقَالَ سَعْدٌ أَنَا سَعْدٌ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ تَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ أَمِنَا وَقَدْ أَوَيْتُمْ مُحَمَّدًا فَأَصْحَابُ فَقَالَ
نَعَمْ فَتَلَا حَبِيبًا بَيْنَهُمَا فَقَالَ أُمِّئَةُ لِسَعْدٍ لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ عَلَى آلِ الْحَكَمَةِ فَإِنَّهُ سَيُدْ أَهْلُ الْوَادِي ثُمَّ قَالَ
سَعْدٌ وَاللَّهِ لَكِنَّ مَعْنِي أَنَّهُ لَوْ بِالنِّبْتِ لَأَطْلَعَنِي مَجْرُكًا بِالنَّشَامِ قَالَ فَجَعَلَ أُمِّئَةُ يَقُولُ لِسَعْدٍ
لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ فَجَعَلَ يُسَكُّ فَغَضِبَ سَعْدٌ فَقَالَ دَعْنَا عَنْكَ فَإِنِّي نَعَيْتُ مُحَمَّدًا أَصْلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَزْعُمُ أَنَّهُ قَاتِلُكَ قَالَ إِنِّي قَاتِلُكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَاللَّهِ مَا يَكْلَبُ مُحَمَّدٌ إِذَا حَدَّثَ فَرَجَعَهُ إِلَى أَمْرَاتِهِ فَقَالَ
فَمَا تَعْلِينَ مَا قَالَ لِي أَيْ الْيَتِيمِ قَالَتْ وَمَا قَالَ قَالَ زَعَمْتُ أَنَّهُ سَيَمُرُّ بِمُحَمَّدٍ أَيْزَعُمُ أَنَّهُ قَاتِلِي قَالَتْ
قَوْلُهُ مَا يَكْلَبُ مُحَمَّدٌ قَالَ فَلَمَّا خَرَجَ إِلَى بَدْيِهِ وَجَاءَ الصُّرَيْحَةَ قَالَتْ لَهُ أَمْرُكَ إِنَّمَا ذَكَرْتُ مَا قَالَ

لَا اَحَدٌ اِلَّا بِشَرِّهِ قَالَ فَاَرَادَ اَنْ لَا يَخْرُجَ فَقَالَ لَهُ اَبُو جَحْلٍ اِنَّكَ مِنَ الشَّرَافِ الْاَوَادِي قِيَسَ بِنَاوَةٍ
اَوْ كَوْنِ مَيَّانٍ فَسَاوَمَهُمْ فَقَالَهُ اللهُ تَسْمِعُكُمْ عِدَّةُ السَّعْدِ رُوَايَةُ هُوَ كَسَدِ بْنِ مَعَاذٍ عُمَرَى كَسَاوَا
سَوِيَّاتِ مَيَّانٍ مَيَّنَ بِهِيَ خَلْفُ كُرْبَاسٍ تَزَاوَا مَيَّانِيَةً كَاوَسْتَوْرَتَا كَرَجَبٍ دَوْبَرِ سَوْنِے اور لوگ غافل تھے
تو میں جلا اور کیسے کا طواف کرنے لگا تو بس حالت میں کہ سعد طواف کرتا تھا کہ ناگاہ ابو جہل آیا اور کہا کہ
کون ہے یہ جو کیسے کا طواف کرتا ہے تو سعد نے کہا کہ میں سعد ہوں تو ابو جہل نے کہا کہ تو کیسے کا طواف کرتا
ہے یہ جو یہ ہو کر اور حالانکہ نہ جو جگہ دی ہو محمد کو اور اوسکو ساہتیوں کو سعد نے کہا مان تو دو دونوں السیدین جگہ کی
تو امیہ نے سعد کو کہا کہ نہ بلند کر اپنی آواز کو ابی الحکم پر (اور یہ کنیت ہی ابو جہل کی) کہ مقرر یہ مکے والوں کی رطار
ہے پھر سعد نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی اگر تو مجھ کو کیسے کے طوافی سو رو کے گا تو البتہ میں تیری شام کی تجارت
کو بند کر دوں گا تو امیہ سعد سے کہنے لگا کہ نہ بلند کر اپنی آواز کو ابی الحکم پر تو اوسکو روکنے لگا تو سعد غصے ہوا اور
کہا کہ مجھ کو چھوڑے کہ مقرر میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ حضرت جبریل قتل کر گیا امیہ
نے کہا کہ کیا مجھ کو قتل کر گیا سعد نے کہا مان امیہ نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی کہ محمد جب بات کہتے ہیں تو جھوٹ
نہیں بولتے پھر امیہ اپنی عورت کی طرف پہرا اور کہا کہ کیا تو نہیں جانتی جو میرے بھائی شیر بنی (دمن) ابی جحلو
کہا اوسکی عورت نے پوچھا کہ اوسکیا کہا کہا وہ کہتا ہے کہ میں نے محمد سے سنا ہے کہ تھے کہ وہ مجھ کو قتل
کر گیا اوسکی عورت نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی محمد جھوٹ نہیں بولتے سو جب جنگ بدر کی طرف نکلیے کھانا مکہ اور
باہر نکلنے کی فریاد آئی تو اوسکی عورت نے اوس کو کہا کہ کیا تجھ کو یاد نہیں جو تیرے بھائی شیر بنی نے تجھ سے کہا تھا تو
اوس نے ارادہ کیا کہ نہ نکلے کہ مبا و امین مارا جاؤں تو ابو جہل نے اوس سے کہا تو اس شہر کے رہیوں کو ہے
سو جہل ایک دو دن تو وہ اونکے ساتھ جلا تو خدا نے اوسکو قتل کیا ف ایک شیعہ مغازی میں آویگی
اور کرمانی نے اسکی شرح طرح کی ہے کہ مراد قاتل سو ابو جہل ہے پھر کہا کہ یہ مکمل ہے واسطے ہونے ابو جہل کہ امیہ
کے دین پر پھر جواب دیا اوس نے کہ ابو جہل سبب اور باعث تبانی ہے چنانچہ اوس قتل ہونے اوسکو کے پس منسوب کیا
گیا قتل کرنا طواف اوسکی اور یہ فہم کرمانی کا عجیب ہوا اور سوائے اسکو کو نہیں کہ مراد یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم امیہ کو قتل کرین گے اور آویگی تصریح ساتھ اسکے اپنی جگہ میں (فتح احکام) ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
شَيْبَةَ اَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَلْغَيْثِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ هَالِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَاوُدُ النَّاسُ مُجْتَبِعَانِ فِي صَعِيدٍ فَقَامَ اَبُو بَكْرٍ فَذَرَعَهُ دُونَ
اَوْ دُونَكَ وَفِي بَعْضِ نَزْعٍ صَعْفٌ وَاللَّهُ يَعْلَمُ ثُمَّ اَخَذَ هَامَةً فَاسْتَاكَتْ بِيَدِهِ غَرَا فَاَقْرَعَ بَقَرَةً
فِي النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَةً حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِحُكْنٍ وَقَالَ هَامٌ مَسَعَتْ اَبَاهُ رِيَّةً عَنِ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

م شام کو جا آھا تو سعد کے پاس اتر آئے تھا تو امیہ نے سعد سے کہا کہ انتظار کیا رہا تھا کہ جب

کہ ایک مرد اور ایک عورت ذرا دین سے حرام کاری کی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونسے فرمایا کہ تم رجم کے مقدمے میں تورات میں کیا حکم پاتے ہو یہود نے کہا کہ ہم اونکو فضیحت کرتے ہیں اور کوڑے مارتے ہیں تو عبد اللہ بن سلام نے کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو مقرر اوسمیں بھی رجم ہے سو تم تورات کو لاؤ یعنی اور توراہ کو لاؤ اور اوسکو کھولا تو ایک نے اومیں سے اپنا ماتھ رجم کی آیت پر رکھ دیا یعنی اوسکو ماتھ کو نیچے چھپا لیا اور اوسکے آگے نیچے سے پڑھ گیا تو عبد اللہ بن سلام نے کہا کہ اپنا ماتھ اٹھا تو اونکو اپنا ماتھ اٹھایا پس ناگہان دیکھا کہ اوسمیں رجم کی آیت تھی تو یہود نے کہا کہ اومحمد عبد اللہ بن سلام سچا ہے تورات میں رجم کی آیت موجود ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کے سنگسار کر دیا حکم کیا تو دونوں سنگسار کئے گئے عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ میں نے مرد کو دیکھا کہ مہربانی کرتا تھا عورت پر اوسکو تہہ و نعل پہناتا تھا ف اور وجہ داخل ہونے اس ترجمہ کے بیچ علامات النبوة کا اس جہت سے ہے کہ اشارہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں طرف حکم تورات کا اور آپ ان پڑھتے تھے اس سے پہلے آپ نے تورات نہیں پڑھی تھی پس ہوا امر جیسا کہ اشارہ کیا طرف اسکی (فتح) **بَابُ سُؤَالِ الْمَسْرُكَيْنِ اَنْ يُرْفِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةَ فَارَاهُمْ اَنْشِقَاقَ الْقَمَرِ**۔ مشرکوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اونکو کوئی معجزہ دکھا دیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو چاند کا پھٹنا دکھایا **حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ** **أَبَا بَنْ عُبَيْدَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ جَاهِدٍ عَنِ ابْنِ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ أُنْشِقَ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَهْضُوا مِرْحَمَةَ اللَّهِ** **عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَوَيْتُ هُوَ كَهَيْئَةِ مَا رَأَيْتُ فِي رَأْيِ الْمَسْرُكَيْنِ وَاسْمُهُمَا** **صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** **وَسَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُرْفِعَ آيَةَ فَارَاهُمْ اَنْشِقَاقَ الْقَمَرِ** ترجمہ اس روایت ہو کہ کئے والوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اونکو کوئی معجزہ دکھا دیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو چاند کا پھٹنا دکھایا **حَدَّثَنَا** **خَلْفُ بْنُ خَالِدٍ الْقُرَشِيُّ ثَنَا بَكْرُ بْنُ مَضْرُجٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عِرَاقِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ** **ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الْقَمَرَ اُنْشِقَ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** ترجمہ ابن عباس سے روایت ہو کہ پھٹ گیا چاند حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں **ف** وار دکی ہے بخاری نے اس باب میں حدیث ابن مسعود کی اور ابن عباس کی اور زعفران

صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی یا پکڑ دیکھا تو وہ ایک صحابہ سے ہے یعنی صحابی کے نام کا وہی شخص متفق ہو جسے آپ کی صحبت کی ادنیٰ درجہ اس چیز کا کہ اطلاق کیا جاتا ہے نام صحبت کا از رو لغت اگرچہ عرف خاص کرتی ہے اس کو ساتھ بعض ملازمت کو اور نیز اطلاق کیا جاتا ہے نام صحابی کا اس شخص پر جسے آپ کو پکڑ دیکھا ہو اگرچہ دوسرا دیر بات جو بخاری نے ذکر کی ہے یہی راجح ہے مگر یہ کہ دیکھنے والے میں شرط ہو کہ ہنسے اسطورہ کہ تیز کر سکے اور جو دیکھ کر یا کفایت کی جاوے ساتھ محض دیکھنے کے اس میں نظر ہے اور جن صحابہ کو باب میں کتاب تصنیف کی ہو اور اس کا عمل دوسرا قول پر دلالت کرتا ہے یعنی محض دیکھنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کافی ہے اگرچہ تیز نہ کر سکے اسوہ طہ کہ ذکر کیا ہے انہوں نے اصحاب میں محمد بن ابی بکر کو اور سوائے اس کو کچھ نہیں کر وہ حضرت صلی اللہ کی وفات سے تین ہفتے کو پہلے پیدا ہوا جیسا کہ ثابت ہو چکا ہے صحیح میں اور بعضوں نے اوئیں سے مبالغہ کیا ہے پس کہا کہ نہیں معدود ہو اصحاب میں مگر جسے صحبت کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت عرفی جیسا کہ عاصم حول سے روایت ہو کہ کہا کہ عبداللہ بن سرحب نے حضرت کو دیکھا لیکن اس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نہیں اور اس طرح مروی ہے سعید بن مسیب سے کہ نہیں لگنا جاتا اصحاب میں مگر جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سال رہا یا زیادہ یا آپ کو ساتھ ایک یا زیادہ جہاں کیا اور عمل اس قول سعید کو برخلاف ہو ہو طہ کہ اتفاق کیا ہو انہوں نے اوپر گنوا ایک بڑی جماعت کو اصحاب میں جو نہیں جمع ہوئے ساتھ حضرت مسلم کے مگر حجة الواع میں اور جن کو صحبت عرفی کی شرط کی ہو خلیج کیا ہے اس کو اور جو حضرت کو دیکھا یا آپ کو ساتھ جمع ہوا لیکن غفریب اس سے جدا ہوا جیسا کہ انس سے روایت ہو کہ کسی نے اون سے کہا کہ کیا تمہاری سوا کوئی صحابی باقی ہے تو انہوں نے کہا کہ نہیں باوجودیکہ اس وقت بہت گنوار مسلمان موجود تھے جنہوں نے حضرت سے ملاقات کی اور بعضوں نے شرط کی ہو کہ حضرت کو ساتھ جمع ہونیکے وقت بالغ ہو اور یہی مروی ہے اس واسطے کہ امام حسن بن علی وغیرہ جیسے کم عمر اصحاب اس سے نکل جاتے ہیں اور جس کو ساتھ بخاری نے جزم کیا ہے یہ قول حماد اور حمید وغیرہ کا ہے اور یہ جو بخاری نے قید کی کہ مسلمانوں سے تو اس حد سے نکل جاتا ہے وہ کافر جسے حضرت مسلم کی صحبت کی یا آپ کو دیکھا یعنی ان کو صحابی نہ کہا جاوے گا اور یہ جو اوئیں سے آپ کو مرنے کو بعد مسلمان ہو پس اگر ہو قول بخاری کا من المسلمین حال تو اس کو صحابی نہ کہا جاوے گا اور یہی قول معتبر ہو اور وارد ہوتا ہے تعریف پر وہ شخص جس کو حضرت سے صحبت کی یا آپ کو دیکھا حالت مسلمان ہونے میں پر اس کو بعد مرتد ہوا اور اسلام کی طرف نہ پرا تو وہ بالاتفاق صحابہ نہیں لائق ہو کہ زیادہ کیا جاوے تعریف میں یہ لفظ اور اس پر مرے جیسا کہ ربیعہ بن امیہ بن قلف کا حال ہوا اور اس شخص کی حدیث کا ردایت کرنا مشکل ہو اور شاید جس کو اس کی حدیث ردایت کی ہو وہ اس کو مرتد ہونے پر واقف نہیں ہوا اور اگر مرتد ہو کے پر مسلمان ہو جاوے لیکن پر مسلمان ہونیکے بعد حضرت سے کو نہ دیکھو تو صحیح یہ ہے کہ وہ اصحاب میں لگنا جاتا ہے واسطے اتفاق کرنے محمد بن کے اوپر کتنی شعث بن قیس وغیرہ کے جنگیہ حال ہو کہ مسلمان ہوئے

پہرہ بند ہو گئے پھر مسلمان ہوئے اور اس طرح روایت کرنے حدیثوں اور انکی کے اپنی سندوں میں اور کیا خاص ہے
یہ بحث ساتھ آدمیوں کے یا انکو سوائے اور عقلاً کو بھی شامل ہو یہ محل نظر ہے ایہر جن میں آج ہے یہ
گو وہ بھی ہمیں داخل ہیں اس واسطے کہ معوضہ میں طرف اوکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قطعاً اور وہ مکلف ہیں اور نہیں
گناہ گار بھی ہیں اور نیکو کار بھی ہیں سو جبکہ نام مشہور ہو نہیں لائق ہے تردد کرنا اوکو صحابی ہونے میں اگرچہ برا
اثیر نے اس پر عیب کیا ہے اور کوئی تحت بیان نہیں کی اور اس پر فرشتے پس ہوتوف ہو گئے اور انکا صحابہ میں اور
ثابت ہونے بعوضہ کو طرف اوکی اس واسطے کہ اس میں اختلاف ہو درمیان مہلکوں کے یہاں تک کہ نقل کیا ہے
بعضوں نے اجماع اور ثابہ ہونے اسکی اور بعضوں نے اسکا عکس کیا ہے اور یہ سب کلام اوکو خفیہ ہے
جسے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور حضرت مہر زندہ تھو دیا میں اور اس پر جسے ایک لوگے وفات کو بعد دیکھا اور
ہونے سے پہلے تو راجح یہ بات ہے کہ وہ صحابی نہیں بلکہ لازم آتا ہے کہ جو حضرت کے بدن مبارک کو اپنی قبر شریف
میں دیکھا اوکو بھی صحابی کہا جاوے اگرچہ ان پہلے یا نو نہیں ہوا اور اس واسطے کہ جو ویوں کو کشف ہوا اور حضرت مہر
کو بطور کرامت کو دیکھا اور کو بھی صحابی کہا جاوے اس واسطے کہ جسے ثابہ کی وجہ سے واسطے دیکھنے والے ایک پہرہ و فر
ہوئے ایک سے اسکی حجت یہ ہو کہ آپ بدستور زندہ ہیں اور یہ زندگی دنیاوی نہیں بلکہ وہ تو فقط زندگی اخروی ہو نہیں تعلق
ہوتے ساتھ اس کے احکام دنیا کے پس تحقیق شہید زندہ ہیں اور باوجود اسکے پس جو احکام کہ متعلق ہیں ساتھ ان کے
جاری ہیں اور احکام اور مردوں کے اور اس واسطے کہ کہیں کو بھی یہی حکم ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا وہ مقبرہ کو
کہ حضرت مہر کو دیکھ سہاقت میں کہ دیکھنے والا جاگتا ہوا اور جو حضرت مسلم کو خواہ میں دیکھو پس اگرچہ اوکو ایک تحقیق
دیکھا ہے پس یہ راجح ہے طرف ہر معنوی کے احکام دنیاوی کے اس واسطے کہ اوکو صحابی نہیں کہا جاتا اور نہیں
واجب ہوا اس پر یہ کہ عمل کے ساتھ اس چیز کے کہ حکم کرین اوکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس حالت خواب میں اور جو
بخاری نے صحابی کی تعریف کی اس پر یہ قول ہے علی بن مدینی کا کہ جسے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی یا آپ کو
دیکھا اگرچہ ایک گہری ہو تو وہ حضرت مہر کا صحابہ ہے اور میں نے یہ سند علوم حدیث میں بہت بڑا کو ساتھ بیان
کیا ہے اور اس جگہ یہ سید کا کافی طرح **حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ تَنَا سَفِينُ عَنْ جَرِّ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ**
ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ تَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ
فَيَعْرِضُونَ النَّاسَ فَيَقَالُ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَقْرَأُ لَهُمْ
لَهُمْ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَعْرِضُونَ النَّاسَ فَيَقَالُ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ مِنْ صَاحِبِ أَصْحَابِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَقْرَأُ لَهُمْ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَيَقُولُ لَكُمْ لَمْ يَكُنْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَقْرَأُ لَهُمْ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَيَقُولُ لَكُمْ لَمْ يَكُنْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَقْرَأُ لَهُمْ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یعنی نہایت حرص اور دنیا پر اور نفع اور ہائے کو ساتھ لے کر انسان کو اس کی یہ بات تک کہ سوٹھے ہو گئے بدن اور کمر
ف اور قرن ایک زمانے کو سمجھ کر گو ان کا نام ہے جو شریک ہوں کسی امر میں اور مقصود ہے اس کا کیا جانا ہو
 کہ یہ مقصود ہے ساتھ اس کے جبکہ جمع ہوں بیچ زمانے کسی نبی یا رئیس کے کو جمع کرے اور کو ایک وقت یا ایک باب
 یا عمل پر اور بلا جاتا ہے قرن زمانے کی ایک مدت کو اور اختلاف ہو اس کی حد متعین کرنے میں دس برس ہو
 ایک سو بیس برس لیکن میں نہیں جانتا کہ کسی نے ستر برس کی تصریح کی ہو اور نہ ایک سو دس برس کے
 اور ان کے سوائے جو قول ہیں ان کا کوئی نہ کوئی قائل ہو اور تحقیق واقع ہو ہے بیچ حدیث عبداللہ بن بسر کے جو
 ولادت کرتا ہے کہ قرن سو برس کا ہوتا ہے اور یہ مشہور ہے اور صاحب مطلق نے کہا کہ قرن ایک ہفت ہے کہ
 ہفتا کہ ہزار اسیس سے کوئی باقی نہ رہے اور نہیں ذکر کیا صاحب محکم تے پچاس برس کو اور نہ ذکر کیا دس سو برس
 تک پھر کہا کہ یہ قدر متوسط و اہل ہزار نے کو اسے ایک قول ہے اور مراد ساتھ قرن حضرت
 کے صحابہ ہیں اور تحقیق پہلے ذکر کیا ہے بیچ صفت حضرت مسلم کو کہ میں آدمیوں کے بہتر زمانے میں پیدا
 ہوا اور ایک نہایت میں ہو کہ بہتر اس مدت کا وہ قرن ہے جس میں میں بنیہ ہوا اور تحقیق ظاہر ہو چکا ہے
 کہ صحابہ کا زمانہ نسبتاً نبوت و اخیر صحابہ کی موت تک ایک سو بیس برس تک تھا یا کچھ کم و بیش بنا بر اختلاف
 کو بطریق فیصل کی موت میں اور اگر اعتبار کیا جائے بعد وفات حضرت م کو تو ہونگے سو برس یا تو زیادتاً تو
 برس اور اگر زمانہ تابعین کا اخیر تابعی کی موت تک پس اگر اعتبار کیا جائے سو برس تو تخمیناً ستر یا اسی سال
 ہونگے اور اگر چاہو گئے بعد میں پس اگر اعتبار کیا جائے زمانہ ان کا ایک سو برس ہو گا برابر پچاس
 برس کو پس ظاہر ہوا ساتھ اس کے کہ مدت قرن کی مختلف ہو ساتھ اختلاف عمروں اہل ہزار نے کے اور اتفاق
 ہے کہ بیچ تابعین کا زمانہ دو سو بیس برس تک تھا سو اسیتوت نہایت بدعتین ظاہر ہو میں اور فرقہ
 معتزلہ نے زبان داری شروع کی اور فلاسفہ نے سرا و ٹھٹھے اور مبتلا ہوئے اہل علم ساتھ کہتے کہ قرآن کو
 مخلوق اور حالات میں سخت تغیر ہوا اور دین الٹ پلٹ گیا اور ہمیشہ دین میں کمی ہوئی گئی اب تک سو
 جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ وسلم نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا کہ پھر ان میں زمانوں کے بعد جھوٹ بہت ہو گیا
 یہاں تک کہ شامل ہو گیا اقوال اور افعال و معتقدات کو اور اللہ سے مدد چاہتے ہیں اور یہ جو فرمایا کہ بھڑو
 لوگ بہتر ہیں جو صحابہ سے ملے ہوئے ہیں تو یہ حدیث تعاضا کرتی ہے کہ صحابہ فضل ہوں تابعین سے اور تابعین
 فضل ہوں تابعین سے لیکن یہ فضیلت بنسبت مجموعہ کو ہے یا افراد کو اس میں بحث ہو اور جو کہتے ہیں کہ
 یہ فضیلت بنسبت افراد کو ہے یعنی ہر صحابی فضل ہے تابعین سے اور پہلا قول ابن عبدالبر کا ہے یعنی بعض
 صحابہ فضل ہیں تابعین سے بیکل اور جو ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ جنہ حضرت مسلم کے ہمراہ جہاد کیا یا ان کے لئے

میں آپکے حکم سے یا خیر کی اپنے مال سے کچھ چیز بسبب حضرت صلعم کے نہیں برابر ہے اور کون فضیلت میں
 بعد اس کے کوئی ہوا اور اس پر جس کے واسطے یہ بات واقع نہیں ہوئی تو اس میں بحث ہو اور اصل ہمیں قول اللہ
 تعالیٰ کہ ہے لایستوی منکم من اتقوا قبل الفیہ و قاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد و قاتلوا
 یعنی نہیں برابر تم میں سے جو نے خرچ کیا پہلے فتح کے اور جہاد کیا یہ لوگ افضل میں ہیں جس میں اون لوگوں سے جو جہاد
 نے خرچ کیا بعد اس کے اور جہاد کیا۔ اور ابن عبد البر نے دلیل کی مٹی ہے اس حدیث کو کو میری ہمت کی مثال منسکی
 مثال ہو نہیں معلوم کر اس کا اول بہتر ہے یا اخیر اور ایک روایت میں ہو کہ ایک زماؤد او گیا کہ اس میں عمل کرتے
 والو کو بچا پس آدمی کے برابر ثواب ہوگا کہا گیا کہ برابر بچا پس آدمی کے اور میں سے یا یہ میں سے فرمایا کہ تم میں سے او
 جہود کا یہ مذہب ہو کہ صحبت کی فضیلت کی برابر کوئی عمل نہیں واسطے دیکھو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہ جو
 شخص کہ اتفاق پڑا اس کو دور کرنے مکر وہ چیز کا حضرت ص و اور جلدی کر نیکا طرف اپنا ساتھ ہجرت کر یا مدد کے
 اور یا دیکھو شیخ کا جو کہی گئی ہے آپسے اور ہو چکا نا اس کا اپنی بچپوں کو تو بچپوں میں سے کوئی اس کے برابر نہیں
 اس واسطے کہ نہیں کوئی خصلت خصلتوں مذکورہ کو مگر کہ واسطے سبقت کر نیوالے کہ طرف اس کا مثل اجر اس
 شخص سے جو نے عمل کیا ساتھ اس کے بعد اس کے یہ ظاہر ہوئی فضیلت او کی اور حاصل نفع کا خالص ہو اس شخص
 کے حق میں کہ نہیں حاصل ہوا اس کو مگر محض مشاہدہ پس اگر تطبیق دی جاوے درمیان مختلف حدیثوں مذکورہ کے
 تو ہوگی عمدہ بات علاوہ یہ کہ یہ حدیث کا ایک عمل کر نیوالے کو بچا پس اصحاب کو برابر ثواب ہوگا نہیں دلالت
 کرتی او پر افضل ہونے غیر اصحاب کے اصحاب پر اس واسطے کہ محض زیادہ ہوا ثواب کا نہیں لازم بلکہ ثبوت فضیلت
 مطلق کو اور نیز اجر پس ہوائے اسکے نہیں کہ واقع ہوتا ہے کم و بیش ہونا اور اس کا نسبت اس کی کرماند ہو اس کو
 اس عمل میں اور یہ پردہ چیز کہ مراد پائی اس نے جس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا زیادتی فضیلت مشاہدہ کی ہو
 تو اس کو اس میں برابر نہیں اور ساتھ اسی طریق کے ممکن ہو تاویل پہلی حدیثوں کے اور استدلال کیا گیا ہو ساتھ
 اس حدیث کو او پر تعدیل اہل قرون مٹس کے یعنی ان تینوں زماؤن کے لوگ عادل ہیں اگرچہ تفاوت میں
 درجہ او کے فضیلت میں اور یہ محمول ہو غالب اور اکثریت پر اس واسطے کہ اصحاب کو بعد تابعین اور تبع تابعین
 کے زمانے میں ایسے لوگ بھی تھے جنہیں صفیتیں مذکورہ مذکورہ بائی گئیں لیکن کم خلاف اون لوگوں کو جو ان
 تین زماؤن کے بعد پیدا ہوئے کہ یہ صفیتیں ان میں کثرت ہو بائی گئیں اور مشہور ہوئیں اور اس حدیث میں
 بیان ہو اون لوگوں کا جنکی گواہی رکھ جاتی ہے اور وہ لوگ وہ میں جنہیں یہ صفات مذکورہ بائی جاوے او
 اس کی طرف اشارہ ہو ساتھ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ بہر بہت ہوگا جہوٹ اور استدلال کیا گیا ہو
 ساتھ اس کے اوپر کسی پیشی کے درمیان اصحاب کے (فتح) حاکم بن محمد بن کنانہ انما یؤمن منہم

اس فضیلت کو یعنی ان کو سوائے اور کسی کو فضیلت حاصل نہیں اس واسطے کہ وہ اس سفر میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو اور اپنی جان کو ساتھ ان کو بچا یا کما سیاق اور خدا نے ان کو واسطے گواہی دی کہ وہ ان کو پیغمبر کے ساتھی ہیں (نہ) **قَالَتْ عَائِشَةُ وَابُو سَعِيدٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَكَانَ ابُو بَكْرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ** اور کہا عائشہ اور ابو سعید اور ابن عباس نے کہ تم ابو بکر ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غار میں **فَإِنِّي جِئْتُكُمْ مِنْ كُلِّ مَرْوَةٍ**۔ **حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ** عن البراء قال اشترى أبو بكر من عمار بن رعد ثلاثين ديناراً فقال أبو بكر لئن لم يصر البراء فليجئ لي رجلي فقال عمار لك حتى نحمل ناكيف صنعت أنت ورسول الله صلى الله عليه وسلم حين خرجنا من مكة والمشركون يطلبونكم قال ارتحلنا من مكة فاجئنا أوسرينا ليلتنا فوجدناهم في غارهم فقام قائم الطهيرة فرميت بصري هل أرى من ظلي فادعى إليه فإذا عجمي أتيت بها فنظرت بفتي ظلي لها فسؤيتني ثم فرشت للنبي صلى الله عليه وسلم فيؤد ثم قلت له أصطبرني النبي الله فاصطبر النبي صلى الله عليه وسلم ثم اطلقت أنظر ما حوتي هل أرى من الطلبي أحدًا فإذا أنا براعي عجمي يسوق عجمي إلى الضخفة يريد مني بالذي أردنا فسالته فقالت لين أنت يا عجمي قال لي رجل من قريبي سماه فعرفته فقالت فهل في غنمك من لبن قال نعم قلت فهل أنت جالب لبنا قال نعم فأمرني فأعقل سائمة من غنمي ثم أمرني أن يفضض ضرعها من الغبار ثم أمرني أن يفضض هنيء فقال هكذا صوب إحدى كفي بالآخرى فخلب إكبي من لبن وقد جعلت لرسول الله صلى الله عليه وسلم أداة على نهار خيرة فصبت على اللبن حتى ردا سقله فأنطلقت به إلى النبي صلى الله عليه وسلم فواقفته هكذا استيقظت فقالت اشرب يا رسول الله فشراب حتى رضيت ثم قلت قد ان الرجيل يا رسول الله قال بلى فارتحلنا وألقوم يطلبوننا فلم يدر كنا أحدًا منهم غير سارقة بين مالك بن جعشم على فرس له فقالت هذا الطلب قد حققنا يا رسول الله فقال لا تحزن إن الله معنا ترجمہ برابر عازب سو رویت ہو کہ ابو بکر صدیق نے عازب سوار کوٹ کا بالان تیرہ درہم کو خرید لیا ابو بکر نے عازب کو کہا کہ برا کو حکم کر کہ میرے ساتھ بالان اوٹھا دو تو عازب نے کہا کہ میں نہیں کہہ سکتا ہاں تک کہ خبر دو مجھ کو کہ سطح کیسے آئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ تم کہتے نظر اور شکر کین تم کو تلاش کر تو تھے تو صدیق نے کہا کہ ہنر کے کوچ کیا تو ہم رات پر بیدار رہی یا یوں کہا کہ ہر رات دن چلو ہاں تک کہ ہم نہ لہر کے وقت میں داخل ہوئے اور ٹھیک دو پہر ہوئی تو میں نے نظر کی کہ کیا کوئی سایہ دیکھوں کہ اوس میں جگہ کروں تو ناگہان میں نے ایک پہر دیکھا جسکے پاس میں آیا تو میں نے دیکھا کہ اوس کو واسطے کچھ سایہ تو میں نے وہ جگہ برابر کی پہر میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس میں

پوستین بچھائی پہرین نے آپ کو کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ گئو پھر میں چلا
 اپنی گردنظر کرنا کہ کیا کوئی تلاش کرنے والا دیکھتا ہوں تو ناگاہ میں نے ایک چرواہے کو دیکھا کہ اپنی بکریوں کو
 تیرہ کی طرف مامختا ہو چاہتا ہے اوس سو جو ہنے چاہا یعنی چاہتا ہے کہ اوس کو سٹے میں آئے سو میں نے اوس سے
 پوچھا اور کہا کہ ای غلام تو کسکا ہو کہا اوس کو کہ ایک عربی مرد کا اوس کا نام لیا تو میں نے اوس کو پہچانا سو میں نے
 کہا کہ کیا تیری بکریوں میں دودھ ہو اوس کو کہا ہاں میں نے کہا کہ کیا تجھ کو دھنڑ کی اجازت ہو کہ ہماری واسطے دودھ
 دو ہو اوس کو کہا ہاں سو میں نے اوس کو حکم کیا تو اوس نے ایک بکری اپنی رائون میں قابو کی پہرین نے اوس کو حکم کیا
 کہ اوس کو تھون کو گروس جھاڑی پر اپنے دونوں ہاتھ جھاڑی پر لٹا کر اس طرح کا پناہ دے دوسرے پر رات تو اوس کو
 میری واسطے بقدر ایک پیالہ کے دودھ دو اور میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطے ایک چھاگل اپنی ساتھ لی
 تھی کہ اوس کو نہ پر کڑا تھا تو میں نے دودھ پر پانی ڈالا یہاں تک کہ ٹھنڈا ہوا نیچے تک گومیں اوس کو بیکر حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کی طرف چلا تو میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موافقت کی اس حال میں کہ آپ بیدار ہوئے تو میں
 نے کہا کہ یا حضرت بیچو سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیا یہاں تک کہ میں راضی ہوا پہرین نے کہا کہ یا حضرت
 تحقیق کوچ کا وقت آیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں سوہنے کوچ کیا اور توشیر کو لگ بھلو تلاش کرتے تھو تو
 کسی نے اومیں سے بھونہ پایا سوائے سر قریب ماکے کے کہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوا تو میں نے کہا کہ یا حضرت یہ تھو لگا
 کہ نیا الہ بھو آلا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غم نہ کر کہ مقرر خدا تعالیٰ ہماری ساتھ ہے فیہ جو عازب
 نے کہا کہ میں نہیں کہوں لگا یہاں تک کہ تم بھو خبر دو تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بازار ما عازب پہنچو بیٹے اپنی کے سو ساتھ
 ابو بکر کے یہاں تک کہ اوس کی حدیث بیان کریں اور جو روایت پہلے لکھی ہے اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوس کی حدیث
 بیان کرنے کو کسی شرط پر معلق نہیں کیا اس واسطے کہ اوس میں صرف اتنا ہی کہ ابو بکر نے کہا کہ اپنی بیٹے کو بیچ کر میرے
 ساتھ پالان اٹھا لے چلے تو میں نے اوس کو اٹھایا اور ممکن ہو طبیعت میں ان دونوں کو بایں طور کہ عازب نے
 صدیق سوا دل شرط کر لی تھی اور ابو بکر نے اوس کا سوال قبول کر لیا تھا پھر جب ابو بکر چلے کو تیار ہوئے تو
 عازب نے اوسے وعدہ کا پورا کرنا چاہا یعنی بیان کرنا حدیث کا تو صدیق نے اپنا وعدہ پورا کیا اور خطاب نے
 کہا کہ اس تلال کیا ہو ساتھ اس حدیث کہ جو حدیث پڑانے کی اجرت لینو کو جائز کہتا ہو اور یہ استدلال باطل ہے
 اس واسطے کہ انہوں نے حدیث پڑانے کو لینو کو ناجائز کہتا ہو اور یہ استدلال باطل ہے کہ درمیان واقع تھا وہ
 توقف بنا برقی عادت کرتا جو سودا گروں کے درمیان جاری ہے کہ اسباب اٹھانے کو اپنا آدمی خریدار کے
 ساتھ دیتے ہیں بلکہ ہے کہ اس کو اجرت دیا نہ کر اور نہیں شک ہے میں کہ استدلال کرنا ساتھ اس کے اوپر جو کہ
 بیحد ہر واسطے توقف ہونا اوس کو کہ اس پر کہ اگر عازب نے بیٹے کو بیچنے سے باز نہ ہو تو ابو بکر بھی حدیث بیان

کرنے سے باز رہتا اور مہلب نے کہا کہ سوا کے کچھ نہیں کہ دودھ پیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان بکروں
 سوا سوا سطلے کہ تھا یہ عاملین بیچ وقت کرم کر نیکی آپس میں اور نہیں معارض ہو سکی یہ حدیث کہ نہ دوسے کوئی جانور
 کسی کا بغیر اوسکے اذن کہ سوا سطلے کہ واقع ہوا ہے یہ جھگڑی کے زمانے میں یا یہ دوسری حدیث محمول ہے اور اگرچہ
 لینے کے اور پہلی حدیث میں یہ بات واقع نہیں ہوئی بلکہ ابو بکر صدیقؓ نے پہلے چرواہے سے کہا کہ کیا تجھ کو مالک
 سوا اجازت ہو دوسرے کے واسطے اوسکو جو تیرے پاس وارد ہو تو اسنے کہا ہاں یا جاری ہو کر اور پر عادت مالوہ کے
 اوسکی اجازت میں اور اجازت دوسرے کی گزرنیوالے پر اور واسطے مسافر کے تو ہوگا ہر چاہے کہ اذن بیچ اسکے او
 داؤد کے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسواسطے دودھ پیا کہ آپ مسافر تھے اور مسافر کو پینا جائز ہے جبکہ محتاج
 ہو خاصکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اس حدیث میں اور بھی کئی فائدہ ہیں حدیث تابع اثر اوسکی واسطے
 متبوع ابنی کی بیداری میں اور در کرنا وس سوکر وہ چیز وقت سونے اوسکو کے اور شدت محبت ابو بکر کو
 ساتھ حضرت مسلم کے اور ادب اونکو ساتھ آپکے اور مقدم کرنے اونکو کے ابنی جان پر اور اس میں ادب ہو کہنے
 اور بنو کا اور تباب پاک صاف کر نیکا واسطے اوس چیز کے کہ کہانی جادو اور اس میں ساتھ لینا اسباب سفار
 نماند چہاگل اور دسترخوان کے اور یہ توکل کی نمانی نہیں اور باقی شرح اسکی ہجرت میں اونکی (فتح) حدیث
 مُحَمَّدٌ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ صَلَّيْ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَارَا فِي
 الْخَارِ كَوْنُ أَحَدِكُمْ نَظَرَ نَحْتَ قَدْ صَبَّحْنَا فَقَالَ مَا ظَنُّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ يَا ثَابِتُ قَالَ اللَّهُ تَالِيَهُمَا تَرْجُمُهُ -
 ابو بکر صدیقؓ سے روایت ہو کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا اور ہم غار میں تھے کہ اگر کوئی اُن میں سے اپنے
 باؤن کو رائے نظر کرے تو ہکو دیکھ لے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو بکر کیا گمان ہو تیرا ساتھ
 اعلیٰ و شخصوں کو کہ اونا نکا تیسرا ہو ف ادا ایک روایت میں اتنا زیادہ ہو کہ میں نے اپنا سر اودھایا تو
 ناگہان میں نے مختلین کے پاؤں دیکھو اور ایک روایت میں ہے کہ آئے مشرکین اوس پہاڑ پر جب میں غار
 تھی جب میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے بیان تک کہ اوس پہاڑ پر ہے اور ابو بکر نے اونکی آواز سنی تو اونکو نہایت خوف
 پیدا ہوا تو اسوقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غم نہ کر کہ بے شک اللہ ہو ساتھ ہمارے اور حضرت
 نے دعا کی تو اوس پہاڑ میں اتاری اور یہ جو کہا کہ تیسرا اونا نکا اللہ یعنی اونا خدا مددگار اور ناصر ہے نہیں تو اللہ
 تیسرا ہے ہر دو کا ساتھ علم اپنے کے اور اس حدیث میں فضیلت ظاہر ہے واسطے ابو بکرؓ کے اور اس میں ہے کہ غار کا
 دروازہ پست تھا پس تحقیق واقعی کہ سیر میں واقع ہوا کہ ایک آدمی اپنا ستر کو ہلکے پشیا ب کرنے لگا تو ابو بکر نے
 کہا کہ یا حضرت اسنو ہلو دیکھ بیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ہکو دیکھتا تو اپنا ستر نہ کھوتا۔ (فتح)
بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ صَلَّيْ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلِكٌ وَالْأَكْبَابُ الْآبَابُ إِلَى بَيْتِكَ قَالَهُ وَاجْتَنَابِ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ باب اس بیان میں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد کی طرف سے
 سب دروازے بند کر دو مگر ابوبکر کا دروازہ کھلا رہے گا، ابوسکو ابن عباس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
 موصول کیا ہوا کہ بخاری نے نامین ساتھ اس لفظ کو سد و اعتنی کل خوئے اور شاید یہ روایت بالمعنی ہر محل تنہا
 عبد اللہ بن محمد تنہا ابو عامر تنہا قلید تنہا سائلہ ابو النصر عن بسر بن سعید عن ابن سعید الحدیث قال
 خطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس وقال لا إله الا الله حين عبد بن كين الدنيا ويكن ما عندنا فاختار
 ذلك العبد ما عند الله قال فبكى أبو بكر ففجئنا البكاء ان يحسن رسول الله صلى الله عليه وسلم عبد بن
 فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم هو الخبير وكان أبو بكر هو أعلمنا فقال رسول الله صلى الله عليه
 وسلم لا من آمن الناس على في صحبته وماله أبو بكر ولو كنت مخذأ خيلاً غيري لا اتخذت أبا بكر
 خيلاً ولا كن لثقة الإسلام ومودته لا يبقين في المسجد باب إلا سد إلا باب إلى بكة ثم حمه
 ابوسيد خدي شے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں پر خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ مقرر خدا نے مختار کیا
 ہوا اپنے بند کو دنیا اور آخرت میں تو اس بند کو نے آخرت کو اختیار کیا تو ابوبکر رونے لگے تو ہکو تعجب آیا اونکو
 رونے سے یہ کہ خبر تھے میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بندے کے اختیار دیا گیا یعنی اور ابوبکر دتے میں ہر خطبہ حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تب ہم اسکا مطلب سمجھ کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی مختار تھا اور حضرت مسلم نے نبی
 موت کی خبر دی تھی اور ابوبکر ہم سب کو زیادہ تر عالم تھا وہ اس رقم کو سمجھ گئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر
 سب آدمیوں میں جو مجھ پر احسان کرے اور اللہ اساترہ دین میں اور اپنا مال خرچ کر نہیں ابوبکر ہے اور اگر میں اپنوب
 کو سوا کسی دے دو گاجانی اور خالص دست نہیں لاتا تو ابوبکر ہی کو جانی دوست کرتا لیکن اسلام کی برادری اور محبت
 ہمارے اور اسکے درمیان ہر مسجد کی طرف سے سب دروازے بند کر دیے مگر ابوبکر کا دروازہ کھلا رہا ہر
 مسجد کے محن ہو گئے مگر محاب کے دروازے تھے ف عائشہ سے روایت ہے کہ ابوبکر نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر
 چالیس ہزار درہم خرچ کیا ہر آدمی کو کہا کہ لیکن اسلام کی برادری ہمارے اور اسکو درمیان ہو تو نہیں دار ہو تو
 اسپر مشترک ہونا تمام محاب کا بیچ اس فضیلت کو اس واسطے کہ راجع ہونا ابوبکر کا پہچانا گیا ہوا اسکے غیر سے اور برادری
 اسلام کی اور محبت اسکی جدا جدا ہوسلمانوں میں بیچ مد کرنے دین کے اور بلند کرنے کے لئے حق کے تحصیل
 کثرت ثواب کے اور واسطے ابوبکر کے اسکا اکثر حصہ ہو اور خطابی اور ابن بطلال نے کہا کہ اس حدیث میں خصوصیت
 ظاہر ہے واسطے ابوبکر کے اور ہمیں اشارہ موی ہے طرف مستحق ہونے ابوبکر کے واسطے خلافت کے اور چکر
 ثابت ہو چکا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اخیر زندگی میں تھا اسوقت میں کہ حکم کیا اونکو اور سب کی
 نہ امانت کرکے اونکی مگر ابوبکر اور تحقیق دعوی کیا ہے بعضوں نے کہ اس واسطے دروازے کے خلافت ہے اور

اوسکے بند کرنے کے حکم کو مراد اوسکا چاہنا ہے تو گو یا کہ کہا کہ نہ چلے کہ کوئی اور نہ طلب کرے خلاف کو مگر ابو بکر پس تحقیق نہیں حرج واسطے انکو اوسکو طلب کر نہیں اور اوسکی طرف میل کی ہوا بن جتان نے پس کہا اوسنے بعد روایت کرنے احادیث کو کہ اس حدیث میں دلیل ہوا سپر کہ وہ خلیفہ ہیں بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تعاقب کیا ہو محب طبری نے ابن جتان کے کلام کا سو کہا کہ ذکر کیا ہے عمر بن ابی بکر نے اخبار مدینہ میں کہ ابو بکر کا گھر جبکہ دروازہ کے کھلا رہا کہ حکم فرمایا تھا وہ مسجد سے ملا ہوا تھا اور ہمیشہ ابو بکر کے ہاتھ میں رہا تھا کہ اوسکو حلفہ کر رہا تھا یعنی ایک روایت میں کہ حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ بند کرنے دروازوں کو مگر دروازہ علی کے اور تطبیق یہ ہو کہ امر ساتھ بند کرنے دروازوں کو واقع ہوا ہے دوبار پس پہلی بار میں مستثنیٰ کیا علیؑ کو اور دوسری بار میں مستثنیٰ کیا ابو بکر کو لیکن نہیں تمام ہوتی یہ تطبیق مگر ساتھ اس کے اصل کیا جاوے علی مرتضیٰ کے قصہ کو اور دروازہ حقیقی کے اور ابو بکر کے قصے کو اور دروازہ مجازی کے یعنی طاقی کے اور گویا کہ جب انکو حکم ہوا ساتھ بند کرنے دروازوں کو تو انہوں نے دروازوں کو بند کر دیا اور طاقیوں کا لین تاکہ اوسو مسجد میں جلدی داخل ہوں پس حکم کیے ساتھ بند کرنے اوں کو اور ساتھ ہی طریق کے تطبیق دی ہے طحاوی نے پس کہا ابو بکر کے گھر کا دروازہ مسجد سے باہر تھا اور طاقی مسجد کی اندر تھا اور علی مرتضیٰ کو گھر کا دروازہ نہ تھا مگر اندر مسجد کو بیٹھنے تو انکا دروازہ کھلا رہا جیسا کہ ترمذی نے روایت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں حلال کسی کو کہ جنابت کی حالت میں اس مسجد کو گندے سواغی میرے اوپر یعنی علی کے اہل باب کی حدیث میں فضیلت ظاہر ہے واسطیٰ ابوبکر صدیق کے اور یہ کہ وہ لائق تھو اوسکو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکو اپنا جانی دوست ٹھہرا دین اگر مانع نہ ہوتا اور اس کو پکڑا جاتا ہے کہ واسطے خلیل کے ایک صفت ہو خاص تقاضا کرتی ہے عدم مشارکت کو بیچ اوسکو ادید کہ مسجد میں گھر بھی جائیں اوفین راہ پاؤں سے بغیر ضرورت ہمہ کے اور اشارہ کرنا ساتھ علم خاص کے سوا تقریر کے اور اس میں اختیار کرنے اذیت کو دنیا پر اور اس میں شکر محسن کا ہے اور اوسکی شاکرانی اور ابن عمر روایت ہے کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زامینین کہا کرتے تھو کہ سب نوگوں سے بہتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور پورا انکو بعد ابو بکر صدیق ہیں پھر عمر بن ابی بکر علی کو تین چیزیں ملی ہیں کہ اوفین سے ایک کا ہونا بہتر ہے بلکہ سب سے اونٹ سے ایک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنی بیٹی نکاح کر دی اور انکو گھرا ان سے اولاد ہوئی اور بند کیر گئے سب دروازے مسجد کے طرف سے مگر دروازہ علی کا مسجد کے اندر رہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو خیر کے دن جینے دیا اور ایک روایت میں ہے کہ راوی کہتا ہے کہ میں نے ابن عمر سے کہا کہ جو وہ مجھ کو علی اور عثمان سے پس ذکر کی حدیث اور اس میں ہے کہ ابوبکر علی پس ابوبکر حال انکا کسی کو اور نظر کر طرف درجہ اوسکو پاس حضرت

کے کہ مسجد کھیرف حوب دروڑی بند کر دیئے گئے مگر دروازہ علی کا کھلا رہا (فتح) **باب فضیل ابی بکر**
 بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب ہر بیان میں فضیلت ابو بکر صدیق مذکور** بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کوف یعنی بیچ درجہ فضیلت کو اور نہیں ملا و بعدیت زمانے اس واسطے کہ فضیلت ابو بکر کی ثابت تھی حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جیسے کہ دلالت کرتی ہے اور پھر حدیث باب کی **حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ**
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ تَنَاوَلْنَا مِنْ عَنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ تَائِفٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَحْفِظُ بَيْنَ النَّاسِ فِي زَمَانِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخُذُوا أَبَا بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثُمَّ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ ثُمَّ جَعْلَانُ بْنُ عَمْرٍو
 روایت ہے کہ تم جو بہتر کہتے ایک کو دوسرے سے درمیان لوگوں کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے میں یعنی
 کہو تھے کہ فلا نا بہتر ہے فلا نیسے لہٰذا سو ہم بھڑ جاتے تھے ابو بکر کو یعنی بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر عمر بن خطاب
 کو پھر عثمان بن عفان کو ف اور ایک روایت میں ہے کہ ہم ابو بکر کے ساتھ کسی کو برابر نہ کرتے تھے پھر عمر کے پھر
 عثمان کے پھر ہم ابو بکر بعد صحابہ کو بھڑ دیتے تھے ایک کو دوسرے سے بہتر نہ کہتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ
 تھو ہم کہتے اور حالانکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ تھو کہ سب بہت سو فضل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں پہلا
 بعد ابو بکر پھر عمر پھر عثمان اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات سن کر تھے اور اوپر انکار نہ کرتے تھو اور اس حدیث
 میں تقدیم عثمان کی ہے بعد ابو بکر اور عمر کے جیسا کہ وہ مشہور ہے نزدیک جمہور اہل سنت کے اور بعض سلف کا خیاب
 ہے کہ علی مرتضیٰ مقدم ہیں عثمان پر اور ساتھ اسکو قائل ہر سیفان ثوری اور بعض کہتے ہیں کہ اسکو اس سے رجوع
 کیا ہے اور نیز قائل ہے ساتھ اسکو ابن خزیمہ اور ایک گروہ پہلا اسکو اور بعد اسکو اور بعض کہتے ہیں کہ نہیں فضیلت دیتے ہیں
 ایک کو دوسرے پر یہ قول امام کا ہے مدونہ میں اور تابع ہوئی ہے اسکی ایک جماعت ان میں سے یحییٰ بن قطان ہے
 اور متاخرین سے ابن خرم ہے اور حدیث باب کی محبت ہے واسطی جمہور کے اور طعن کیا ہے اس میں ابن عبد البر نے اور
 مسند کیا ہے اسکو طرف مارون بن ہحاق کے کہ کہا اسکو کہ میں یحییٰ بن معین کو سناتا تھا کہ جو کہے ابو بکر اور عمر
 اور عثمان اور علی اور پھر چانے واسطی علی سابق ہونا اور فضیلت اسکی تو وہ صاحب سنت کا ہے میں نے کہا کہ بعض
 کہتے ہیں کہ ابو بکر اور عمر اور عثمان پہر چپ رہتے ہیں تو یحییٰ نے انکو حق میں بہت سخت کلام کیا اور تعاقب کیا
 کیا ہے باین طور کہ ابن معین نے انکار کیا ہے اسکو کہ اسکو اور وہ عثمان میں جو عثمان کے حق میں زیادتی کرتے
 ہیں اور ناقص جانتے ہیں علی کو اور نہیں شک ہے اس میں کہ جو فقہار کرے اس پر اور علی کی فضیلت نہ پہچانے تو
 وہ مذموم ہے اور نیز ابن البر نے دعویٰ کیا ہے کہ یہ حدیث خلاف قول اہل سنت ہے کہ علی مرتضیٰ فضل میں
 سب لوگوں سے بعد متینون صحابہ کہ پس تحقیق اہل سنت کا اجماع کیا ہے اس پر کہ علی فضل میں سب خلق سے
 بعد متینون کے اور دلالت کی اجماع نے کہ ابن عمر کی حدیث غلط ہے اگرچہ اسکی سند اس تک صحیح ہے اور نیز

ہرگز اور فرمایا کہ اگر میں کسی کو جانی دوست ٹھہراتا تو البتہ ابو بکر ہی کو جانی دوست ٹھہراتا لیکن برادری اسلام کی فضیلت ہے ف اور ہمیں اشکال ہو اس واسطے کہ غفلت فضیلت ہو اسلام کی برادری سے اس واسطے کہ وہ لازم پکڑتی ہے اسکو اور زیادت کو پس بعض کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ دوستی اسلام کیساتھ حضرت صلعم کے فضیلت ہے دوستی اسکی سے ساتھ غیر اسکو کے اور بعض کہتے ہیں کہ افضل ساتھ معنی فاضل کو ہے اور ہمیں اختلاف ہے کہ مودت اور محبت اور صداقت سب کی ایک ہی معنی ہیں یا فرق ہے اہل لغت نے کہا کہ خلعت کو معنی صداقت اور مودت ہیں اور کہتے ہیں کہ خلعت کا رتبہ بلند ہے اور یہی ہر وہ بات جسکو ساتھ باب کی حدیث مشعر ہے اور اس طرح قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ اگر میں خدا کو سوائے کسی کو جانی دوست ٹھہراتا پس تحقیق وہ مشعر ہے ساتھ اس کے کہ وہ میمون میں ہو کوئی حضرت صلعم کا خلیل نہ تھا اور تحقیق ثابت ہو چکی ہے آپکی محبت و اسکو ایک جماعت اصحاب کی مانند ابو بکر اور عائشہ اور فاطمہ اور حسنین وغیرہم کے اور اگر کوئی کہے کہ خدا نے ابراہیم کو خلیل کیا ہے اور محمد کو محبوب تو محبت کا درجہ خلعت سے اونچا ہو گا تو جواب یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہم دو نون امر ثابت ہیں پس ہو گا راجح ہونا حضرت مہکا دو جہتوں سے اہل لغت نے کہا کہ خلیل وہ ہے جسکو دل میں سیر ہو گئی جسکی گنجائش نہ ہو۔ بعض نے کہا خلیل خلد سے شتی ہے جسکو خلد نہ ہو۔ حدیثنا سلیمان بن حرب ثنا حماد بن زید عن ابی یوسف عن عبد اللہ بن ابی ملیکۃ قال کتب اہل الکوفۃ الی ابن الزبیر فی الجحد فقال اما الذی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کنت متخذاً من ہذہ الاقۃ خلیلاً لاخداً لکن انزلنا بایک منہ ترجمہ عبد السہب بن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ لکھا اہل کوفہ نے طرف ابن زبیر کے دادا کو باب میں کہ اسکا کیا حصہ ہو تو ابن زبیر نے کہا کہ اس پر جسکو حق میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں کسی کو اس سے جانی دوست ٹھہراتا تو البتہ اس کو ٹھہراتا اور سزاوار کو بجائے باپ کو اتنا راہی یعنی ابو بکر نے دادا کو سجاوے باپ کے ٹھہرایا ہے سو جو حصہ باپ کو ملتا ہو سو اسکو ملیگا ف اسکی شرح فرائض میں آویگی **باب حدیثنا الحمیدی** ومحمد بن عبید اللہ قال احدثنا راہم ابن سعد عن ابی یوسف عن محمد بن جبر بن مطعم عن ابیہ قال انت امرنا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامرہا ان ترجع الیک قال ان جئت وکذا احدثک کا تھا فقول المولت قال ان کما تجلی فی ذلک ابابکر ترجمہ جبر بن مطعم سے روایت ہے کہ ایک عورت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی تو حضرت صلعم نے اسکو حکم کیا کہ میرے پاس پہر آئیو اس عورت نے کہا کہ بہلا بتلاؤ تو کہ اگر میں آؤں یا نہ آؤں تو کہو نہ یاؤں یعنی اگر آپ وفات پا گئے ہوں تو پہر میں اسکو پاس آؤں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو مجھ کو نہ پاوے تو ابو بکر کے پاس آؤ ف اور ایک روایت میں عصمہ بن مالک سے آیا ہے کہ کہنے کہا کہ یا حضرت

خلیفتہ کربن ادریس ثبوت ناسخ و از حدیث ابی یوسف کے یہی ہے کہ ابی یوسف کا اپنے ہاں یہ حدیث کی نصرت اور بشارت کر کے دیا

علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے صاحب نے تو کسی سے جھگڑا لیا ہے سو ابو بکر نے سلام کیا اور کہا کہ مقرر میرے
اور ابن خطاب کو درمیان کچھ جھگڑا تھا تو میں نے اس کی ایذا میں جلدی کی پر میں نام ہو تو میں نے اس سے
سوال کیا کہ مجھ کو قصور معاف کر دو تو اس نے معاف کر نیسے لگا کر کیا تو میں آپ کے پاس آیا ہوں تو حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ اے ابوبکر تم کو خدا بخشے یہ آپ نے تین بار فرمایا پھر عمر نام ہوئے تو ابوبکر نے گھر آئے تو پوچھا
کہ کیا بیان ابوبکر ہو گھر والوں نے کہا کہ نہیں پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہوا یعنی عمر فاروق پر غصے ہوئے یہاں تک کہ ابوبکر ڈر کر اور دوڑا تو ہو کر بیٹھ گیا پس
کہا کہ یا حضرت مقرر میں نے دوبار ظلم کیا تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر خدا نے مجھ کو
تمہاری طرف سے بغیر کر کے بھیجا سوال تم نے کیا کہ تو جھوٹا ہوا ابوبکر نے کہا کہ سچا نہیں ہوا اور اس سے میرے ساتھ
اپنی جان اور مال سے سلوک کیا سو کیا تم میرے ساتھی کو میری خاطر سے جھوٹو گئے یعنی کسی طرح کا اس کو سونچ
تو بھونچا سو اس قصہ کے بعد کسی نے اس کو تکلیف نہ دی اور اس حدیث میں اور بھی کئی فائدے
ہیں فضیلت ابوبکر کی تمام صحابہ پر اور یہ کہ نہیں لائق ہے فاضل کو یہ کہ آپ کو فضل کہ ساتھ غصہ ہو کر اور یہ کہ
جائز ہے مع کرنی مدد کی اس کو رو بردار محل اس کا وہ ہے جبکہ فتنہ اور خود پسندی سے امن ہو اور ہمیں بیان
اوس چیز کا کہ پیدا ہوا ہے آدمی بشریت سے یہاں تک کہ باعث ہوا اس کو غضب دہریت کر کے خلاف اولی
کو لیکن جو دین میں فاضل ہو وہ جلدی کرتا ہے رجوع میں طرف اول کے اور اسمیں بیان ہوا اس کا کتبہ خبر کا
غیر اگر فضیلت میں نہایت درجہ کو پہنچے نہیں ہر معصوم گناہ سے اور اسمیں حجاب سوال تہفہ کا ہے
اور معاف کر لیا مظلوم سے اور یہ کہ جو اپنے ساتھی پر غصے ہو تو منسوب کرے اس کو اس کو باپ کی طرف یا داد کی
طرف اور یہ کہ گناہ عورت نہیں (فتح) **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ**
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَلَغَ عَلَى حَبِشَةَ ذَاتَ السَّلَامِ
فَاتَمَّتْ فَقُلْتُ أَيْ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ فَقُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ أَبُو هَارٍ قَالَ فَقُلْتُ لَعَنَ عُمَرُ
ابْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ رَجُلًا مَرَّ بِهِ عُمَرُ بْنُ عَاصٍ سُرَّ دَيْتُ هُوَ كَيْسَجَا اسْكُو حَضْرَتُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجِبْ
لَشَرِّ جَنَّةٍ اَتَسْلَسِلُ كَيْسَجَا اسْكُو حَضْرَتُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجِبْ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عائشہ میں نے کہا کہ مردوں سے فرمایا کہ اس کا باپ میں نے کہا کہ یہ کون فرمایا پھر عمر
خطاب پس گمانا کئی مردوں کو ف اور ایک میں اتنا زیادہ ہو کہ پھر ابو عبیدہ بن جراح پھر حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم چپ ہو کر اور عثمان بن ابیثیر سے روایت ہو کر ابوبکر نے حضرت مسلم سے انداز کی اجازت چاہی اور عائشہ
کی آواز بلند ہوئی اور وہ کہتی ہیں کہ ابوبکر نے معلوم کیا ہے کہ علی ابوبکر نے ایک سے زیادہ ترسار کر ہیں

تو علی مرتضیٰ بھی اونین داخل ہوئے جسکو عمرو نے بہم رکھا ہے اور یہ حدیث اگرچہ ظاہر میں عمرو کی حدیث سے معارض ہو لیکن عمرو بن عاص کی حدیث کو ترجیح ہے اس واسطے کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے ہوا اور یہ حضرت مسلم کی تقریر سے ہے اور ممکن ہے تطبیق ساتھ اختلاف جہت محبت کو پس ہوگی ابو بکر شہ کے حق میں بنا بر عموم ادیکہ برخلاف علی کے اور صحیح ہوگا اس وقت داخل ہونا اسکا اس شخص میں کہ بہم رکھا ہو اسکو عمرو نے اور معا و اللہ یہ کہہ کر تو جیسا کہ رافضی لوگ کہتے ہیں کہ یہ ابہام عمرو کا ہے اس چیز میں کہ روایت اس واسطے کہ اسکا اور علی مرتضیٰ کے درمیان کچھ چیز تھی یعنی عمرو نے عداوت کو علی کا نام نہیں لیا فتح احمد متنا

أَبُو الْيَمَانِ أَنَا شَعِيبُ بْنُ الرَّهْزِيِّ تَبِيُّ أَبُو مُسْلِمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَالَ مَعَهُتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا رَاكِعِي غَنَمٍ عَلَا عَلَيْهِ الدَّيْبُ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِي فَأَلْقَتْ إِلَيْهِ الدَّيْبُ فَقَالَ مَنْ هَذَا يَوْمَ السَّبْعِ يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي وَبَيْنَا رَجُلٌ يَسْوِي بَقَرَةً فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَأَلْقَتْ إِلَيْهِ مَكَلَمَتَهُ فَقَالَتْ إِنِّي لَمْ أَخْلُقْ لَهَا وَلَكِنِّي خَلَقْتُ لَهَا فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ قَالَ الْيَقِينُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أَتَمُّ مِنْ ذَلِكَ وَأَبْوَنُكَ وَغَرَبُكَ لِحَطَابٍ مَرَّ حِمْلُهُ أَبُو بَكْرٍ رَوَى رُوَيْتُ بِهِ فِي مِثْلِ هَذِهِ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سناتے تھے کہ جس حالت میں کہ کوئی چرائے والا اپنی بکریوں میں تھا تو اس پر ایک بھیڑ یا ڈورا تو اونین ہو ایک بکری لگیجا تو چرائیوالے نے اسکو تلاش کیا تو بھیڑیے نے اسکی طرف مڑ کر دیکھا سو کہا کہ کون بھیڑ بکری کو بچا دیگا سچ کے دن جس دن کہ اسکا کوئی چرائیوالا میرے سوا نہ ہوگا اور جس حالت میں کہ ایک مرد بیل کو دھکتا تھا اس پر بوجہ لادی ہو کر تو بیل نے اسکی طرف مڑ کر دیکھا تو اس سے کلام کیا سو کہا کہ میں اس بوجہ لادنے کی واسطے پیدا نہیں ہوا لیکن میں تو کہیت کہ واسطے پیدا ہوا ہوں تو لوگوں نے تعجب ہو کہا سبحان اللہ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بے شبہ اس بات کو سچ جانتا ہوں اور ابو بکر اور عمر بھی سچ جانتے ہیں

ف یہ جو کہا کہ دن سچ کے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ کون بچا دیگا اونکو جس دن اونین شیر جا پڑے گا پس تو اس سے بہاگ جا دیگا تو بقدر حاجت کہ اس سے بچا دیگا اور میں پیچھے رہوں گا اس وقت میرے سوا کوئی اسکا چرائے والا نہ ہوگا اور بعض کہتے ہیں کہ یہ ہوگا وقت مشغول ہونے کے ساتھ فتنے کے تو اس وقت کوئی بکریوں کا چرائے والا نہ ہوگا پس ادیکہ لین گے انکو درندہ پس ہوگا بھیڑ یا مانند چرائے والے کو واسطے اونکو واسطے تنہا ہونے کے اس کے ساتھ اونکے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ ایک جگہ کا نام ہے جس میں قیامت قائم ہوگی اور ایک روایت میں ہے کہ دن قیامت کہ اور تعاقب کیا گیا ہے ساتھ اس کے کہ بھیڑ یا اس وقت نہ ہوگا چرواہا واسطے بکریوں کے اور نہیں ہے کوئی تعلق واسطے اسکو ساتھ اونکو اور بعض کہتے ہیں کہ نام ہے عید کے دن کہ جاہلیت میں اونکو واسطے تنہا مشغول ہوتے تھے اور میں ساتھ کہیں اور قماش کے پس غافل ہوگا چرواہا اپنی

تَعَمَّرَ ذَلِكَ حَيْلًا قَالَ مُوسَى فُلْتُ لِسَالِمٍ أَذْكَرَ عَبْدَ اللَّهِ مِنْ سِوَا ذَاكَ قَالَ لَمْ أَسْمَعْ ذَاكَ وَلَا أَتَعْبَهُ
 ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنا کپڑا اگلی تک بسترے یعنی اوپر
 ٹھٹھنے کو بچے جیسوے خدا کو سکو قیامت کو دن نہیں دیکھ سکا تو صدیق اکبر نے کہا کہ یا حضرت میرے کپڑے
 کی ایک طرف بے اختیار لٹک جاتی ہے مگر یہ کہ میں اس کی خبر گیری کروں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کہ تو اس کو غور کی راہ سو نہیں کرتا یعنی تیری ازار کا زمین پر ٹٹک جانا غور سو نہیں ف اس کی طرح لباس
 میں آویگی اور اس میں فضیلت ظاہر ہے واسطے ابوبکر کے واسطے حرص کرنے اور اس کے دین پر اور واسطے گواہی
 دینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس چیز کے کہ کراہت کی منافی ہو (فتح) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَنَا شَعْبَةُ
 عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَتَقَى زَوْجَيْنِ مِنْ مَنِيِّ مِنَ الْأَشْيَاءِ فِي مَسِيلِ اللَّهِ دُعِيَ مِنْ أَبَوَيْ بَيْتِي الْجَنَّةِ يَا
 عَبْدَ اللَّهِ هَذَا حَيْثُ مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ
 مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ
 مِنْ بَابِ الصِّيَامِ بَابُ الزَّيَّانِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا عَلَيَّ هَذَا الَّذِي يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَعْفٍ وَكَذِبٍ
 وَقَالَ هَلْ يُدْعَى نَحْنُ كُلُّنَا أَحَدًا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَعَنَمُ وَارْتَجَانُ تَكُونُ مِنْهُمْ يَا أَبَا بَكْرٍ ترجمہ ابو ہریرہ
 سے روایت ہو کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص کسی چیز کا جزو اور لگا خدا کی راہ
 میں وہ بہشت کسب دروازوں سے بلایا جاویگا کہیں گے ای بندہ کہ اللہ کے یہ دروازہ بہت ہی سوچو نمازیوں
 سے ہوگا وہ نماز کے دروازے سے بلایا جاویگا اور جو غازیوں سے ہوگا وہ جہاد کے دروازے سے بلایا جاویگا
 اور جو خیرات کرنے والوں سے ہوگا وہ خیرات کے دروازے سے بلایا جاویگا اور جو روزہ داروں سے ہوگا وہ نایاب
 الزیارات بلایا جاویگا تو صدیق اکبر نے کہا کہ نہیں اس شخص پر جو ان دروازوں سے بلایا جاوے کوئی ضرورت
 یعنی مقصود صرف بہشت میں داخل ہونا ہے وہ ہر صورت میں حاصل ہو خواہ کسی دروازے سے آوی اور کہا
 کہ یا حضرت پہلا کوئی سب دروازوں سے بھی بلایا جاویگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان اور البتہ جبکہ
 امید ہے کہ تو انہیں لوگوں میں سے ہوگا جو بہشت کسب دروازوں سے بلائے جاویگا ابابکرؓ یہ جو کہا
 کہ خدا کی راہ میں کو مراد یہ ہے کہ بیچ طلب لوہا لے کر اور وہ عام تر ہے جہاد وغیرہ عبادات سے اور معنی حقیقت
 کہ یہ ہیں کہ ہر عامل بلایا جاویگا اس عمل کے دروازے سے اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہو کہ بلا ویلے اوس کو
 چوکیدار بہشت کسب چوکیدار بہشت کے دروازوں کو کہیں گے آدمیاں فلاں نے ادھر آئیے اور ایک روایت
 میں اتنا زیادہ ہو کہ بہشت کے دروازے آٹھ ہیں اور باقی رہا ارکانِ حج اور اوس کے واسطے بھی بلا شک ایک

صالح کے دروازے سے کہیں گے

دروازہ ہے اور اس پر تین دروازے باقی سوا دس ہیں سو ایک اون لوگوں کو واسطے سمجھ جو غصہ کہا جاتا رہیں
اور لوگوں سے معاف کرتے ہیں اور ان میں سے ایک دروازہ تو کلون کا ہے او میں سے وہ لوگ داخل ہونگے جن پر
کچ حساب اور عقاب نہیں اور اس پر میرا احتمال ہے کہ باب الذاکر ہو یا بالعالم ہو اور احتمال ہے کہ مراد
دروازوں ہی اس حدیث میں دروازہ کی ہوں جو بہشت کے اصل دروازوں سے اندرون یعنی جیسے کہ کوٹھڑیاں
کے دروازے والان کہ دروازہ کی سواند نہوتے ہیں اس واسطے کہ نیک عمل مایہ بین گنتی میں آٹھ سو اور اس
حدیث میں اٹھارہ ہو کہ جو لوگ سب دروازوں سے بلاؤ جاویگی وہ نہایت قلیل اور تھوڑے ہیں اور اس حدیث
میں اشارت یہ طرف اسکی کہ مرد و عورتوں مذکورہ سے عمل افضل میں نہ عمل واجب اس واسطے کہ ویسے لوگ بہت کثرت
سویں جن میں کل واجبات کا عمل جمع ہوتا ہے بخلاف نفلی علموں کے کہ بہت کم ہیں ایسے شخص جسکو سب قسم کے
نفلی علموں کے ساتھ عمل حاصل ہو پھر حسین یہ عمل جمع ہوں سوائے اسکے کچھ نہیں کہ بلا یا جاویگا وہ
دروازوں کو بطور تذکریم کے نہیں تو وہ بہشت میں تو صرف ایک ہی دروازہ سے داخل ہوگا اور شاید وہ
دروازہ اسکو غالب عمل کا ہوگا اور ایک روایت میں ہے کہ اسکو واسطے بہشت کے آٹھوں دروازے کھولے جاتے
ہیں تو اس سے بھی مراد تذکریم ہے ورنہ وہ داخل توقف ایک ہی دروازہ سے ہوگا کما تقدم اور یہ جو کہا کہ میں
امید رکھتا ہوں تو امید خدا اور اسکو رسول کی واقع ہے اور ساتھ اس تقریر کے داخل ہوگی یہ حدیث
صدیق اکبرؓ کی فضائل میں اور ایک روایت میں صحیح آچکا ہے کہ وہ تو پہلے ابو بکرؓ اور اس حدیث میں اور بھی
کئی فائدے ہیں کہ جو شخص کوئی کام اکثر کرے اسکو ساتھ پہچانا جاتا ہے اور ایسے شخص بہت کم ہیں جن میں نیکی
سب عمل جمع ہوں اور یہ کہ فرشتے نیک بندوں کو محبت رکھتے ہیں اور انکو ساتھ خوش ہوتے ہیں پس تحقیق خراج کرنا
جتنا زیادہ ہوتا ہے فیصل ہوتا ہے اور یہ کہ آرزو نیکی کی دنیا اور آخرت میں مطلوب ہے تصدیق فرمایا اور چاہا
اور علم اور جہن ظاہر ہے اور اسکو سوائے اور علموں میں مشکل ہے اور بعض کہتے ہیں کہ مراد ساتھ خراج کرنے کے
عنا ئذ اور روزے میں خرچ کرنا نفس و بدن کا ہر خرچ احمد بن محمد بن حنبلہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان کیا ہے
یلال عن هشام بن عمر وہ قال اخبرني عمرو بن الزبير عن عائشة زوجة النبي صلى الله عليه وسلم
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مات وابوبكر بالسنة قال اسمعيل يعني بالمالية فقال عمر هو قول والله
ما مات رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت وقال عمر والله ما كان يعقرني نفسي الا ذاك ولينفسه الله
فليقطعن ايدي رجال فان جلمهم فجاء ابوبكر فكشف عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقبله فقال
ياي انت وامني طيب حيا وميتا والذي نفسي بيده لا يذيقك الله الموتين ابدا ثم خرج فقال
ايها الخلف على رسالت فلما تكلم ابوبكر جلس عمر فحمد الله ابو بكر واثنى عليه وقال الا من كان يعبد

مُحَمَّدًا فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ يُعْبُدُ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ سَخَى لَا يَمُوتُ وَقَالَ
 إِنَّكَ مَيِّتٌ وَلَهُمْ مَيِّتُونَ وَقَالَ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَلَا تَمَاتُ أَوْ قَتَلُ
 انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقْبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا وَيَسْخَرُ مِنْهُ اللَّهُ السَّخَّارُونَ قَالَ فَتَنَبَّهَ
 النَّاسُ يَبْكُونَ قَالَ وَاجْتَمَعَتِ الْأَنْصَارُ إِلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ فَقَالُوا إِنَّا آمِدُّكُمْ
 آمِدُّكُمْ فَذَهَبَ إِلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَذَهَبَ عُمَرُ يَتَكَلَّمُ فَاسْأَلَتْهُ أَبُو بَكْرٍ
 كَانَ عُمَرُ يَقُولُ وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ بِذَلِكَ إِلَّا أَنْيَّ قَدْ هَيَّأْتُ كَلَامًا قَدْ أَحْبَبْتُهُ خَشِيتُ أَنْ يَلْعَنَهُ ابْنُ كَبْرٍ ثُمَّ
 فَتَكَلَّمَ بَلَّغَ النَّاسَ فَقَالَ فِي كَلَامِهِمْ مَخْنُ الْأَمْرَاءُ وَأَنْتُمْ الْوَرَدَاءُ فَقَالَ حُبَابُ بْنُ الْمُنْذِرِ لَا تَفْعَلُ
 وَمَا آمِدُّكُمْ وَمَيِّتُكُمْ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لَا وَلَكِنَّا الْأَمْرَاءُ وَأَنْتُمْ الْوَرَدَاءُ هُمْ أَوْسَطُ الْعَرَبِ دَاوُدُ أَعْرَبُهُمْ
 أَحْسَبًا ثَبَايَعُ عُمَرُ أَوْ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَقَالَ عُمَرُ بَلْ بَيَّأْتُكَ أَنْتَ فَانْتَ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَاحْتَبْنَا
 إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ عُمَرُ سَيْدِيهِ ثَبَايَعًا وَبَيَّاعَهُ النَّاسُ فَقَالَ قَاتِلُ قَتَلْتُمْ سَعْدَ
 ابْنَ عُبَادَةَ قَالَ عُمَرُ قَتَلَ اللَّهُ ثُمَّ حَمَلَهُ عَائِشَةُ سَهِبًا رَوَيْتُ بِهَا أَنَّ عُمَرَ قَتَلَ ابْنَ عُبَادَةَ
 اور ابو بکرؓ (ایک جگہ کا نام ہے) میں تو بونہی مدینہ کی اوجان میں تو عمر فاروقؓ کہڑے ہوئے کہتے ہیں کہ قسم ہے اللہ کی
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں عاائشہؓ کہی ہیں کہ عمر فاروقؓ نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی نہ واقع ہوتا تھا میرے زمین
 کچھ مگر یہی خیال کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں اور البتہ خدا کو پہراؤ تھا دیگا اور البتہ کاٹ ڈالیں گے
 ہاتھ پاؤں مردوں کے بیچ جو کہتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مر گئے پر ابو بکر صدیقؓ آئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کے منہ سے کچھ اڑا دیا اور اس کو چوم لیا کہ میری جان باپ آپ پر قربان ہوں آپ خوش ہیں حالت زندگی
 اور موت میں قسم ہے اس کی جس کو قابو میں میری جان ہے کہ خدا اب کو موت دوبار کہی نہ چکھائے گا پر صدیقؓ
 اکبرؓ نکالے پس کہا کہ اس قسم کہانے والے یعنی عمرؓ جہاں جہاں نکر سوجب صدیق اکبرؓ نے کلام کیا تو عمر بیٹھ گئے
 تو صدیق اکبرؓ نے خدا کی حمد اور ثنا کی اور کہا کہ خبردار ہو کہ جو محمدؐ کی عبادت کرتا تھا سو بے شک محمد صلی اللہ علیہ
 وسلم تو مر گئے اور جو اللہ کی عبادت کرتا تھا تو بیشک اللہ زندہ ہو نہیں مرنے والا اور خدا نے فرمایا کہ بیشک تو مرے
 والا ہے اور وہ بھی مرنے والا ہے میں اور نہیں محمدؐ مگر ایک رسولؐ کہ ہو چکے اوس سے پہلے بہت رسولؐ پہر کیا اگر
 وہ مر گیا یا مارا گیا تو تم پہر جاؤ گے اولٹو پاؤں اور جو کوئی پہر جاویگا اولٹے پاؤں وہ نہ بگاڑیگا اللہ کا کچھ اور
 اللہ ثواب دیکھا شکرت گزاروں کو پہر شکرتے یعنی تنگ سانس لینے لگے لوگ روتے ہوئے اور جمع ہوئے انصار
 طرف سعد بن عبادہ کی نبی ساعدہ کی بیویک میں تو انہوں نے مہاجرین سے کہا کہ ایک تم میں سے جو اور ایک
 تم میں سے پر صدیق اکبرؓ اور عمر فاروقؓ ابو عبیدہ بن جراحؓ اور ابو بکرؓ تھے تو عمرؓ نے کلام کرنا شروع کیا تو صدیق اکبرؓ

نے انکو کہا کہ چپ رہ اور عمر کہتے ہیں کہ قسم جو اللہ کی کہ نہیں ارادہ کیا تھا میں نے اس کلام کرنے سے مکر یہ کہ میں نے ایک کلام تیار کیا تھا یعنی میرے دلیں ایک بات سوچی تھی سوچا کہ بہت پسند آتی میں ڈرا کہ شاید ابو بکر اوسکو نہ پہنچیں یعنی انکو وہ بات نہ سوجھی پہر کلام کیا ابو بکر صدیق نے پس کلام کیا اس حال میں کہ لوگوں میں بہت عمدہ کلام کو نیا لے ہو سو اپنے کلام میں فرمایا کہ ہم سردار ہیں اور تم وزیر تو جواب بن منار نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی کہ ہم اسطرح نہیں کرتے ایک ایسے روز میں سے ہوا اور ایک تم میں تو صدیق اکبر نے کہا کہ نہیں لیکن ہم امیر ہیں اور تم وزیر کہ قریش فضل ہیں سب عرب کو گہر میں یعنی کہ اگر شریف ترین انسان جو سب نسب میں پس بیت کر دے یا ابو عبیدہ بن جراح سے تو عرفا روق نے کہا کہ بلکہ ہم تجھ سے بیت کرتے ہیں پس تحقیق کو ہمارا سردار ہو اور ہم میں بہتر ہو اور بہت بیا از نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تو عرفا روق نے صدیق اکبر کا ہاتھ پکڑا اور اون کو بیت کی اور لوگوں نے بھی اون کو بیت کی تو کسی کہنہ دار نے کہا کہ تھے سعد بن عبادہ کو مار ڈالاکا اوسکو امید تھی کہ میں امیر ہوں گا مگر نے کہا کہ خدا نے اوسکو قتل کیا ف یہ جو کہا کہ خدا الگو موت دوبار نہ چکھا و گاتا تو استدلال کیا ہے ساتھ اسکو جو منکر ہے زندگی کا قبر میں اور جواب دیا گیا ہے اہل سنت کی طرف سے جو اسکو ثابت کرتے ہیں کہ وہ انفی موت لازم کی ہے اوس جزیر سے جسکو ثابت کیا ہو عمر نے ساتھ قول اپنوں کے کہ البتہ خدا الگو دنیا میں اٹھا دیگا تاکہ کا میں ہاتھ انکو جو اپنی موت کو قائل میں اور نہیں ہوا میں تعرض و سطر اوس چیز کے واقع ہوتی ہے برزخ میں اور اس جواب کو بہتر یہ ہے کہ کہا جاوے کہ قبر میں ابکی حیاتی کے پیچھو موت نہیں بلکہ بدستور زندہ رہیں گے اور پیغمبر اپنی قبر و زمین زندہ ہیں اللہ شاید بھی حکمت و بیخ تعریف الموتین کے لینے جو مشہور عرف میں اور واقع میں بیخ حق ہر ایک کے سوا پیغمبروں کا و عرفا روق کی قسم کہانی اپنوں اجتہاد سے متنی اور اس میں بیان ہو راج ہوئے علم ابو بکر کے اور عمر کے اور جو سوا سے اوس کے اور اسطرح راج ہونا ابو بکر کا اوپر واسطو ثابت رہنا اوسکو کے بیخ مثل اسل غظیم کے اور یہ جو کہا کہ جمع ہو کو انصار طرف سعد بن عبادہ کو الخ تو ایک روایت میں اتنا زیادہ ہو کہ علی اور زبیر اور جو انکو ساتھ تھے پیچھے رہے حضرت مسلم کے گہر میں اور جمع ہوئے مہاجرین طرف ابو بکر کی اور ایک روایت میں ہو کہ ابو بکر نے اپنے خطبے میں کہا کہ جو ہم گروہ مہاجرین کا اول سب لوگوں کو اسلام میں اور ہم حضرت مسلم کی برادری اور قریبی ہیں اور انکو تابع دار میں اور ہرگز نہیں درست ہو گئے عرب مگر ساتھ ایک مرد کے قریش سے سولوگ قریش کے تابع دار ہیں اور تم انصاری ہمارے بہائی ہو اللہ کی کتاب میں اور ہمارے شریک ہو اللہ کے دین میں اور محبوب تر ہو لوگوں میں نزدیک ہمارا اور تم لائق تر ہو لوگوں میں ساتھ راضی ہونے کے قضا اللہ کی سے اور باخبر کے و سطر فضیلت اپنوں ہمایوں کی اور یہ کہ نہ حسد کرو تم اور نہ جو بہتری پر اور کہیں ہے کہ انصار نے کہا کہ پہلے ہم ایک مرد کو مہاجرین کو امیر نہاتے ہیں اور جب وہ مر گیا تو پہر ایک مرد کو انصار کو سردار

بنادیکے پرمہاجرین کو اور اسطرح ہمیشہ لگاتار تو عمر فاروق نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی جو ہمارے مخالف ہوگا اوسکو مار ڈالیں اگر تو کہتا ہوا احباب بن منذر پس کہا اوسو جیسے پہلے کہا اور پھر یہ کہا کہ اگر تم چاہو تو ہم اڑا لیا کر سامان تیار کریں پس زیادہ ہوئی گفتگو اور بلند ہوئیں آواز میں یہاں تک کہ قریب تھا کہ انکو درمیان لڑائی ہو تو عمر فاروق کہڑے ہوئے اور ابوبکر کا ہاتھ پکڑ کر بیعت کی اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہو کہ پرمہاجرین نے اوس بیعت کی پر انصار نے اویہ جو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بیعت کرو عمر سے یا ابوعبیدہ کو تو یہ شکل ہے باوجود بیعت ہونے اونیکی کو وہ لائق تر ہیں ساتھ خلافت کو ساتھ قرینہ امامت نماز کے اور جواب اسکا یہ ہے کہ صدیق نے شرم کی آنسو کا پتھر تین تیز کر کے کرین پس کہیں مشکل کہ میں لائق تر ہوں ساتھ سزاوی تمہاری کے باوجود یکہ اوںکو یہ بھی معلوم تھا کہ وہ دونوں اسکو قبول نہیں کریں گے اور یہ جو کہ اگلا اسکو قتل کرے تو یہ بدو علیہ اوپر اوسکو اور ابن تیم نے کہا کہ یہ جو انصار نے کہا کہ اکیل میر ہم میں سے ہوا ایک تم میں جو تو یہ کہا تھا اونہوں نے بنا بر عادت معروفہ کے کہ نہ میر ہو کسی قوم کا مگر اوسی قوم میں کہ پرمہاجرین اور انہوں نے یہ حدیث سنی کہ امام قریش سے ہیں تو اونہوں نے اس سے رجوع کیا اور یقین کیا میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث احکام میں آئی گی اور میں نے اس حدیث کو واسطے چالیس طرح پھر جمع کیے ہیں اور استدلال کیا ہے ساتھ اسکو دواوت اسپر کہ نیشے کا قائم کرنا سنت مکملہ ہے اسواسطے کہ وہ ایک مدت ٹھہرے ہرگز نہ تھا واسطے اوںکو کوئی امام بنانا تک کہ بیعت ہوئی ابوبکر سے اور تعاقب کیا گیا ہے ساتھ اتفاق کے اور فرقتیت اوسکی کے اور ساتھ اسکے کہ چھوڑا اونہوں نے اوسکو واسطے قائم کرنے عظیم مہمات کا اور وہ مشغول ہونا ہے ساتھ دفن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہاں تک کہ اوس کو فارغ ہوں اور مدت مذکورہ ٹھوڑا سا زمانہ ہے بعض دن میں جو معاف ہو جاتا ہے مثل اسکی واسطے اجتماع کلمہ کے اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ قول انصار کے کہ ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک تم میں سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچو خلیفہ بنین بنیالین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی خاص آدمی کو معین نہیں فرمایا کہ میرے بعد فلاں شخص خلیفہ ہو اور ساتھ اسکی تصریح کی ہے عمر نے قرطبی نے کہا کہ اگر ہوتے نزدیک کسی کے مہاجرین اور انصار سوا شخص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور پرمہاجرین کرنے کسی خاص شخص کے واسطے خلافت کو توالبتہ اوسمیں اختلاف نہ کرتے اور یہ قول جہود اہل سنت کا ہے اور جو کہتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر کی خلافت پر رضی کی تو اوسو سند پکڑی ہے ساتھ اصول کلیہ کے جو اتفاق کرتی ہے اسکو کہ ابوبکر لائق ترین ہیں ساتھ امامت کو اور اولیٰ ہیں ساتھ خلافت کو اور بعض انہیں سے اوںکو ترجیح میں گذر چکے ہیں اور بعض آئندہ آونیکو (فتح) اور یہ جو کہا کہ خدا الیکو دوبار موت نہ چکھائے گا تو مراد اوںکی رد کرنا ہے عمر پر کہ انہیں نے کہا کہ البتہ خدا الیکو اوںکا ویلکا یہاں تک کہ کاٹینگو اتنا ہاؤن اوںکو جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرنے کے قابل ہیں اسواسطے کہ اگر ترکا قول صحیح ہو تو لازم آتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوسری بار مرین پس لاش رکھیا ابوبکر رضی اللہ عنہ طرف اسکی کو لازم کیا ہے عمر نے اللہ پر کہ جس کے آپ کے حق میں دو تین جیسا کہ جمع کیا اوںکو پکڑنے کے

حق میں مانند اس شخص کے جگہ گزرا کرتا تھا جسے جکا ذکر قرآن میں ہے (ق) **وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ**
عَنِ النَّبِيِّ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَيْمِ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ الْقَيْمُ اَنْ عَاشَتْهُ قَالَتْ تَخَصَّرَ بَصَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى ثَلَاثًا وَقَصَّ الْحَدِيثَ قَالَتْ فَمَا كَانَتْ مِنْ خُطْبَةٍ وَآيَةٍ مِنْ سَطَبِ الرَّفِيقِ
 اللَّهُ بِهَا لَقَدْ خَوَّفَ عُمَرُ النَّاسَ وَإِنَّ فِيهِمْ لِفِتْنًا قَالُوا فَافْرَكَهُمُ اللَّهُ بِذَلِكَ ثُمَّ لَقَدْ بَصُرَ أَبُو بَكْرٍ النَّاسَ الْهَدَى وَعَمَّ لَهُ
 الْحَقُّ الَّذِي عَلَيْهِمْ وَخَرَجُوا بِهِ يَتْلُونَ وَمَا حُجَّتْ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ إِلَى النَّاسِ كَرِهَ عَاشَتْهُ نِسَاءُ
 روایت ہو کہ اگر اوپر لگ گئی اہل بیت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر فرمایا کہ الہی میں عالی رتبہ رفیقوں کی صحبت مانگتا
 ہوں یہ اپنے تین برفرومایا اور بیان کی حدیث مذکور یعنی اس چیز میں کہ متعلق ہے ساتھ وفات کو اور قول غرض
 کہ ہرگز نہیں مرے گی یہاں تک کہ کاشی گم ہوتے ہوں یا وہاں مسافقین کے اور قول ابو بکر کا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرے گا
 پڑھنا اور انکے آیتوں کو سواوں و دونوں کو خلیے سو کوئی خطبہ نہ تھا مگر کہ خدا نے اس سو فائدہ پہنچایا البتہ ڈرایا کرنے
 لوگوں کو اور مقرر اولین نفاق تھا یعنی البتہ اولین بعضے منافق تھے سو پیر دیا اور انکو اللہ تعالیٰ نے ساتھ اس
 قول کے طرف حق کو پہر البتہ صدیق اکبر نے لوگوں کو ہدایت دکھائی اور معلوم کروایا اور انکو حق جب وہ تھے اور نکلے
 لوگ یہ آیت پڑھتے کہ نہیں محمد مگر ایک رسول جسکو پہلے بہت رسول گزر چکے تھے تاکہ **حَلَّلْنَا كَذِبًا**
كَثِيرًا مَا سَفِينُ شَا جَمِيعُ بَنِي إِسْرَائِيلَ سَأَلُوا بَعْضَ الْأَنْبِيَاءِ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قُلْتُ لَأَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ تَعْبُدُ
الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ خَشِيتُ أَنْ يَقُولَ عُثْمَانُ قُلْتُ ثُمَّ أَنْتَ
قَالَ مَا آتَا الرَّجُلُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ترجمہ محمد بن حنفیہ سے روایت ہو کہ میں نے اپنے بزرگاپ سولہ علی مرتضیٰ سے کہا
 کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب لوگوں میں کون بہتر ہے اور ابو بکر میں نے کہا کہ ہر کون کہا عمر اور
 میں نے خوف کیا یہ کہ عمر عثمان میں نے کہا کہ ہر کو کہا کہ نہیں میں مگر ایک مرد مسلمانوں میں خوف مراد ہوتا
 سو حضرت علیؑ میں اور یہ جو علی مرتضیٰ سے کہہا کہ میں ایک مرد ہوں مسلمانوں میں سو تو یہاں وہوں نے بطور ترفع
 اور کس نفی کے کہا تھا باوجود پہچانے انکو کے وقت سوائے انکو کہ وہ تھے لوگوں میں اسو سن اسو سطر کہ
 تھا یہ واقعہ بعد قتل ہونے حضرت عثمانؓ کے اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ہر کو بکر اور عمر کے بعد ایک تیسرا
 ہو اسکا نام دیا ابو جحیفہ نے کہا کہ پس پہرے سوائے کہتر تھے کہ مراد عثمانؓ ہے اور عرب کہتر تھے کہ علی مرتضیٰ نے
 اپنے تین مراد کہا ہے اس سو معلوم ہوا کہ علی مرتضیٰ نے تیسرے کے نام کی تصریح نہیں کی اور پہلو گزر چکے ہیں حضرت
 اس میں کہ ابو بکرؓ اور عمرؓ کے بعد کون افضل ہے عثمانؓ یا علیؓ اور یہ کہ منعقد ہوا ہے اجماع اخیر میں در بیان اہل سنت
 کہ کو مقرر ترتیب اولیٰ فضیلت میں مانند ترتیب اولیٰ کہ ہے خلافت میں راضی ہوئے انسو اور قرطبی نے کہا کہ قطع
 در میان اہل سنت کا فضیلت ابو بکرؓ ہے ہر عمر کی پہلو انکو بعد اختلاف ہو پس مہر کہتر ہیں کہ عثمانؓ مقدم ہیں

علی مرتضیٰ سے اور امام مالک کو توقف مروی ہے اور سند اجتہادی ہے اور سند اسکی یہ ہے کہ اختیار کیا ہے ان چاروں کو ائمہ نے واسطے خلافت اپنونی کے اور قائم رکھنودین اول کو کہ پس تربہ او کا نزدیک خدا کے موافق ہے خلافت کہ ہے یعنی اول ابو بکر صدیق پھر عمر فاروق پھر عثمان بن عفان پھر علی مرتضیٰ (رتع) **حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ** ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَيْسِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ سَفَارِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْبَدَاتِ الْجَبَلِ أَهَضَعَ عَقْدِي فَأَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَيْسُوا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّاسُ أَكْبَرُ فَقَالُوا الْآخَرَى مَا صَنَعْتَ عَائِشَةُ أَقَامَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ مَا أَتَى بَنُو تَكْرِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضْعُ رَأْسِ عَلِيٍّ فَيَذِي قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ وَلَيْسُوا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَا لَقَا قَالَتْ فَمَا تَبَيُّ وَقَالَ عَائِشَةُ اللَّهُ أَنْ يَهْوَلَ وَجَلَ يَطْعَنِي بِيَدِهِ فِي حَاصِرِي فَلَا يَنْتَعِمُ مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى تَحْدِي قَتَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَا أَتَى فَانْزَلَ اللَّهُ آيَةَ التَّيْمِيمِ فَنَتَمِيمًا فَقَالَ أَسِيدُ بْنُ الْحَضِيضِ مَا لِي بِأَوَّلِ بَرَكَةٍ بَالِ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَبَعَثْنَا الْبَغِيَّةَ لَدُنِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَوَجَدْنَا الْعَقْدَ تَحْتَهُ فَرَحِمَهُ عَائِشَةُ سَوَادِيَتْ هُوَ كَمَا هُمْ حَضَرْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَ سَاتِهِ اَيْک سَفَرِ مِيْن مَحَلِّ يَمَانِک ک ج ب م تھے بیدار مین یا ذات الجیش مین تو میرا رنوث پڑا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم او سکی تلاش کے واسطے پھرے اور لوگ بھی ابکو ساتھ پھرے اور نہ اوس جگہ مین بانی تھا اور نہ اوکو ساتھ بانی تھا تو لوگو ابو بکر صدیق کے پاس آئے سوا اونہون نے کہا کہ کیا تو نہیں دیکھتا کہ عائشہ نے کیا کیا کہ پھر ارکھا ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور لوگوں کو کہ ساتھ لکے مین اور نہ اس زمین مین بانی ہے اور نہ اوکو ساتھ بانی ہے عائشہ نے کہا سوا ابو بکر نے مجھ کو جھڑکا جو کچھ کہہ دے چاہا کہ کہیں اور اپنے ماتھے سو میر کو کہہ مین چونکہ شروع کیا سونہ منع کرتا ہوتا مجھ کو ہنسے مگر ہونا حضرت م کا میر و ان پر تو حضرت میر و ان پر ہر کہہ کہ سو گئے ہانک کہ بے کی بیہ یونی کے توفد نے تیمم کی آیت اتاری تو لوگوں نے تیمم کیا تو اسید بن حضیر نے کہا کہ نہیں یہ پہلی برکت تمہاری ہو ابو بکر کے گہروالو یعنی اس سو پہلے بھی کئی برکتیں تمہارے سبب واقع ہوئی مین عائشہ نے کہا سو پہلے اونٹ کو اٹھایا جبر مین سوار تھی تو پہنے مار کو اوسکو نیچے پایا ف اند غرض اُس کو قال اسید بن حضیر کہ نہیں یہ پہلی برکت تمہاری ہو ابو بکر کے گہروالو اسکی شرح تیمم مین گذر چکی ہے اور اوس جگہ اور الفاظ بھی گذر چکے مین جو ادلی فضیلت پر دلالت کرتی مین کلمہ جو صحابی کو بڑا لکھا اوسکے حق مین اختلاف ہو عیاض نے کہا کہ مجھور کا یہ مذہب ہو کا اوسکو تعزیر و مجا وے اور بعض ایکہ سہے کہ قتل کیا جاوے اور حاضر

کہا کہ ابو بکر میں نے کہا کہ ٹھہر جا پہر میں گیا تو میں نے کہا کہ یا حضرت یہ ابو بکر پر واٹگی مانگتے ہیں فرمایا اوسکو
پر واٹگی دے اور بہشت کی خوشی سنا تو میں آگے بڑھا یہاں تک کہ میں نے ابو بکر سے کہا کہ اندر آ اور حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم تکو بہشت کی خوشی سناتے ہیں تو ابو بکر اندر آئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی داہنی طرف
چوہترہ میں آپ کو ساتھ بیٹھ گئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح اپنے دونوں بائیں کیوں میں ٹھکانے
اور اپنی دو پٹریاں کہو لیں پہر میں پٹ آیا اور بیٹھ گیا ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ تحقیق میں نے اپنی بہائی
کو چھوڑا تھا وضو کرتے اور مجھ کو ملے تو میں نے کہا کہ اگر خدا فلاںے کو ساتھ یعنی اوسکو بہائی کے ساتھ نیکی
کیا چاہے گا تو اوسکو لاویگا تو ناگہان کوئی آدمی دروازہ ہلاتا ہر میں نے کہا کہ کون ہے کہا عمر بن خطابؓ
میں نے کہا کہ ٹھہر جا پہر میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور اچکھ سلام کیا پہر میں نے عرض کیا کہ یہ
عمر بن خطابؓ پر واٹگی مانگتے ہیں فرمایا اوسکو پر واٹگی دو اور بہشت کی خوشی سنا تو میں نے آکر کہا کہ اندر آ اور
حضرت نے تجھ کو بہشت کی خوشخبری دی ہر سو عمر فاروقؓ اٹھائے اور ایک بائیں طرف کندہ میں بیٹھ گئے اور
اپنے دونوں باؤں کو زمین میں اٹھائے پہر میں پٹ آیا اور بیٹھ گیا تو میں نے کہا کہ اگر خدا فلاںے کے ساتھ نیکی
کرنی چاہیگا تو اوسکو لاویگا میں نے اوسکو بہائی کو لوسکا نام ابو بدہ تھا پہر ایک آدمی آکر دروازہ ہلائے لگا میں نے
کہا یہ کون ہے کہا عثمان بن عفانؓ میں نے کہا کہ ٹھہر جا سو میں نے آکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسکو اجازت دو اور بہشت کی خوشی سنا ایک بلا پر جو اوسکو پہنچو گی اور وہ
اوسین شہید ہوگا تو میں آیا سو میں نے کہا کہ اندر آ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ کو بہشت کی خوشخبری دی ایک
بلا پر جو تجھ کو پہنچے گی پس داخل ہوئے عثمانؓ اور چوہترہ کو پہر پایا تو دوسری طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ بیٹھ گئے سعید بن مسیبؓ نے کہا کہ نوافیلؓ کی میں نے اسکی اولیٰ قبر میں دفن کیا میں نے اسکا نام ہے
مزدیک قبا کہ اوس کو ان میں حضرت مسلمؓ کی چہا پ عثمانؓ کے ساتھ سرگڑی تھی اور یہ جو کہا کہ البتہ میں نے حج
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دربان بنونگا تو ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دربان
ہونیکا حکم نہیں کیا تھا میں نے کہا کہ اس میں ہر آدمی امام کا دربان ہوتا ہے بغیر اذن اوس کے اور ایک روایت
میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو حکم کیا تھا کہ دربان بنے تو تطبیق دونوں میں یہ ہے کہ جب اوس اپنے دلیں
یہ نیت کی تو موافق ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو کہ دروازہ کی نگہبانی کرے اور یہ جو کہا کہ حضرت مسلمؓ
نے مجھ کو حکم کیا تھا تو مولد اوس کی یہ ہے کہ نہیں حکم کیا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ ہمیشہ دربان رہو اور
سولے اوس کو کہ نہیں کہ حکم کیا تھا اوسکو نگہبانی کا بعد اوس کو کہ اجنبی حاجت آکر کہیں پہر وہ یہ مستعد دربان رہنا
اپنی طرف سے جو میرا بن تین کا استعمال باطل ہے یہ حدیث انسؓ کو قول کی معارض نہیں کہ حضرت محمدؐ کا

کوئی دربان نہ تھا اس واسطے کہ مراد انش کی یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دائمی دربان کوئی نہ تھا اور اس حدیث میں حسن دسب واسطو پر وانگی مانگو کے اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ عثمان نے کہا کہ الحمد للہ پہر کہا کہ اللہ کو مدد چاہتا ہوں اور کہا کہ الہی صبر و یجور الہی صبر و یجور اور اشارہ کیا حضرت عائشہؓ تہ بلور و نگورہ کو طرف اوس خبر کے کہ ہونجی عثمان کو اپنی اخیر خلافت میں شہادت سے جبکہ بلویوں نے اونکو گہر کو اکہیہ اور طرد تاویل سے یہ ہے کہ ابوبکر اور عمر کی قبر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوگی اور عثمان کی قبر جدا ہوگی (فتح) **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَنَاوِلُ حَيْثُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبَدَ أَحَدًا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَحَفَ بِهِمْ فَقَالَ أَتَيْتُ أَحَدًا فَلَمَّا عَلَيَا بَيْتِي وَصِيدِي وَقَتْمِي لَانِ** ترجمہ انس روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم احد کے پہاڑ پر چڑھے اور ابوبکر اور عمر اور عثمان آپ کے ساتھ تھے تو پہاڑ نے انکو ساتھ جنبش کی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جاؤ احد کے تجربہ پیغمبر ہے اور صحتی روشہ یہ ف احد ایک پہاڑ ہے شہور مدینہ میں اور ایک روایت میں یوں ہے کہ تجربہ تو سوائے پیغمبر یا صدیق یا شہید کے کوئی نہیں اور احتمال ہے کہ خطاب مراد مجاز ہوا درجمل کرنا اسکا حقیقت پر اولیٰ ہوا (فتح) **حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عُمَرَ اللَّهُ تَعَالَى وَهَبُ بْنُ جَرِيرٍ تَنَاوِلُ حَيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَأَ أَنَا عَلَى بَيْتِي أَنْزَعُ مِنْهَا جَاءَنِي أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَأَخَذَا أَبُو بَكْرٍ الدُّلُوفَ فَنَزَعَا ذَنْبًا أَوْ ذَنْبَيْنِ فِي نَزْعِي صَغُفٌ وَاللَّهُ يَعْلَمُ ثُمَّ أَخَذَاهَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَدَيَّ ابْنِي بَكْرٍ فَاسْتَلَا لَتَ فِي يَدَيْهِ عَرَاهُ فَنَزَعَا عَجَقَرِي تَائِمَنَ الدَّائِسَ يَفْرِي قَمَرِيهِ فَتَنَزَعَا حَتَّى ضَرَبَ الدَّائِسُ يَعْطَنَ قَالَ وَهَبُ الْعَطَنُ مَبْرُكُ الْإِبِلِ يَقُولُ حَتَّى رَوَيْتُ الْإِبِلَ فَأَنَاخْتُ تَرْجَمَةَ النَّبِيِّ عَنِّي رَوَيْتُ هُوَ كَرَحِصْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں ایک کو تین پر تھا اوس سے ڈول کہینچتا تھا تو ابوبکر اور عمر میرے پاس آئے تو ابوبکر صبیق نے ڈول لیا سو ایک یا دو ڈول کہینچو اور اوسکو کہینچنے میں کوچستی تھی پہرا اوسکو ابوبکر نے اتھ سے خطاب کر بیٹھے لیا پہر وہ ڈول عمر فاروقی کے ہاتھ میں چرسا ہو گیا تو میں نے اڈیوں سے ایسا عجیب بڑا زور کسی کو نہیں دیکھا جو عمر کی طرح پانی کہینچتا ہو یا تنگ اوسو پانی کثرت سے نکال لاکہ لوگوں نے اپنا اونٹوں کو پانی ہوا سودہ کر کے اونکی نشست گاہ پر بٹھلایا **فَنَمَنَ** لوگوں نے اس حدیث کی شرح کی ہر وہب کی سبب تحقیق میں اس پر ذکر ڈولوں کا اشارہ ہر طرف دست فحشا اونکی اور ہمیں نظر ہے اس واسطے کہ وہ دو سال اور بعض سال خلیفہ ہوئے سو اگر یہ مراد ہوتی تو اللہ تعالیٰ کہتے دو ڈول یا تین ڈول اور میرے نزدیک ظاہر یہ بات ہے کہ یہ اشارت ہر طرف اوس خبر کے نتیجہ ہوتی اونکو رہا انٹوں میں طریقی متوجہ ہوں اور وہ تین ہیں اس واسطے کہ ذکر میں اس بات سے تعرض نہیں کیا کہ ان دونوں نے

ابوبکرؓ کے اور ساتھ اتفاق کرنے لوگوں کے اوپر فرمان برداری اور کسی کے نسبت عثمانؓ کو پس تحقیق مدت خلافت ابوبکرؓ کی تھی کم پس زیادہ ہوئیں اوسین فتوحین جو بڑا سبب ہیں اختلاف کا اور باوجود کثرت فتوحات کو پس سیاست کی عمر نے لوگوں کو باوجود درازی مدت اپنی کے اس طور سے کوئی اور کا تھا پھر زیادہ ہوئی فراخی عثمانؓ کی خلافت میں پس منشی ہوئے اقوال اور مختلف ہوئی راہیں اور نہ اتفاق بڑا واسطے ابوبکرؓ جو عمر فاروقؓ کو واسطے اتفاق بڑا اطاعت خلقت کی ہو واسطے ابوبکرؓ پیدا ہوئے اوس جگہ سے ممتنع نہا تنگ کہ اوس کے قتل ہونے کی نوبت پہنچی پھر علی مرتضیٰ خلیفہ ہوئے لیکن ممتنع اور اختلافات دن بدن زیادہ ہوتے گئے

(رحمہم اللہ) **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنَّ أَمْرَ عِدَا بَكْرَةَ عَلَى قَلْبٍ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَتَنَعَ ذُنُوبًا أَوْ ذُنُوبَيْنِ نَزَعَا صَعِيقًا وَاللَّهِ يَعْقِلُهُ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَسَأَلَ عَنْهَا فَخَبَّرَهُ فَكَلَّمَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا يَفْرَعِي فَرِيحًا حَتَّى رَوَى النَّاسُ وَصَحُّوا بِعَطْنٍ قَالَ ابْنُ جَبْرِ الْعَبْقَرِيُّ عَتَا قُ الزُّلْزِلِ وَقَالَ يَحْيَى الزُّرَّاقِيُّ الطَّنَافُسُ لَهَا خَلٌّ رَقِيقٌ مَبْنُوعٌ كَثِيرٌ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَوْمِ أَعْنَى الْعَبْقَرِيِّ مَرْحَمُهُ**

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں دو کونچا ہوں جو ادنیٰ کہنیتی تھی ایک کو میں پر پھر ابوبکر صدیقؓ آئے تو اوس کو ایک یا دو ڈول نکالے سستی سوا خدا و سکومعاف کریگا پھر عمر فاروقؓ آئے تو وہ دو ڈول بڑا ہو گیا سو میں نے ایسا عجیب بڑا زور آور کسی کو نہیں دیکھا جو عمرؓ کی طرح بانی کہنیت ہو یہاں تک کہ اوس کو بانی کہنیت کا لوگ آسودہ ہو گئے اور اپنے اوٹھوں کو پانی سے آسودہ کر کے ادنیٰ نشست گاہ پر بٹھلایا یا ابن جبر نے کہا کہ عبقری عمدہ اور بہتر زبانی ہے اور یہی نے کہا کہ زبانی ایک قسم کے فرش ہوتے ہیں بہت نفیس اور کم واسطے بنبل میں باریک کہنڈر بہت اور وہ ڈر ہے قوم کا یعنی عبقری یعنی جو منے اوس کے سعید بن جبیر نے بیان کیے ہیں وہ اصل نیت کہ منے ہیں اور مردار جگہ ہمارے قوم کا ہے

ف اس حدیث میں فضیلت عمرؓ کی ہے **حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَزِيزٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَرَبَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنَّ أَمْرَ عِدَا بَكْرَةَ عَلَى قَلْبٍ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَتَنَعَ ذُنُوبًا أَوْ ذُنُوبَيْنِ نَزَعَا صَعِيقًا وَاللَّهِ يَعْقِلُهُ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَسَأَلَ عَنْهَا فَخَبَّرَهُ فَكَلَّمَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا يَفْرَعِي فَرِيحًا حَتَّى رَوَى النَّاسُ وَصَحُّوا بِعَطْنٍ قَالَ ابْنُ جَبْرِ الْعَبْقَرِيُّ عَتَا قُ الزُّلْزِلِ وَقَالَ يَحْيَى الزُّرَّاقِيُّ الطَّنَافُسُ لَهَا خَلٌّ رَقِيقٌ مَبْنُوعٌ كَثِيرٌ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَوْمِ أَعْنَى الْعَبْقَرِيِّ مَرْحَمُهُ**

ابن سعد **وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ تَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنَّ أَمْرَ عِدَا بَكْرَةَ عَلَى قَلْبٍ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَتَنَعَ ذُنُوبًا أَوْ ذُنُوبَيْنِ نَزَعَا صَعِيقًا وَاللَّهِ يَعْقِلُهُ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَسَأَلَ عَنْهَا فَخَبَّرَهُ فَكَلَّمَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا يَفْرَعِي فَرِيحًا حَتَّى رَوَى النَّاسُ وَصَحُّوا بِعَطْنٍ قَالَ ابْنُ جَبْرِ الْعَبْقَرِيُّ عَتَا قُ الزُّلْزِلِ وَقَالَ يَحْيَى الزُّرَّاقِيُّ الطَّنَافُسُ لَهَا خَلٌّ رَقِيقٌ مَبْنُوعٌ كَثِيرٌ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَوْمِ أَعْنَى الْعَبْقَرِيِّ مَرْحَمُهُ**

عمر بن الخطاب **عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِدَّةُ نِسْوَةٍ مِّنْ فَرَسٍ يَكْلُمُهُ وَيَسْتَلِيزُ نَحْلَهُ أَصْوَالُ عَلَى صَوْتِهِ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَمَّ فَبَادَرَهُ الْحَبَابُ ذَنُّ لَهْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا حَلَّ عُمَرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ خُذَكَ اللَّهُ سَيِّدَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِنْ هُوَ أَكْذَابُ الَّذِي كُنْ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعَ صَوْتَكَ بَدَلْتُ**

اِنَّ اِلَهَ اللّٰهِ يَمْثِلُ عَلَيْهِ مِنْكَ وَاَمِيْمُ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُ لَاطْنُ اَنْ يَجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ وَحَبِيبُ اَنِي
 كُنْتُ لَكَيْدًا اَسْمَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذَهَبْتُ اَنَا وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَدَخَلْتُ اَنَا وَاَبُو بَكْرٍ
 وَعُمَرُ وَخَرَجْتُ اَنَا وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ مَرَّجُمَہ ابن عباس سے روایت ہو کہ عمر فاروق اپنے چوبائے
 پر رکھو گئے یعنی بعد مرنے کے اور لوگوں نے اونکو ہر طرف سے گھیرا دعا کرتے تھے اور ناز پڑھتے تھے پہلے
 اس کو کہ اوٹھایا جاوے اور میں اومیں تھا کہ اچانک ایک مرنے میرا موندنا پکڑا تو ناگہان وہ علی رضی
 تھے تو اس نے عمر پر رحمت کی دعا کی اور کہا کہ نہیں مجھے چھوڑا تو نے کسی کو محبوب تر ہو تو رک سیر کر
 ملوں میں اللہ کے ساتھ مثل و سیکے تجھے اور قسم ہے اللہ کی کہ البتہ مجھ کو گمان تھا کہ خدا تجھ کو تیرے دونوں
 ساتھیوں کے ساتھ گردانے اور میں نے جانا کہ مقرر میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سنا کرتا تھا
 کہ فرماتے تھے کہ گھیا میں اور ابو بکر اور عمرؓ اس حدیث کو ثابت ہوا کہ علی رضی کا اعتقاد یہ تھا کہ اس
 وقت میں عمرؓ کے عمل کو کسی کا عمل افضل نہیں اور تحقیق روایت کی ہے ابن ابی شیبہ اور مسند و فطریق
 جعفر بن محمد کے ہوا اس نے روایت کی اپنے باپ ہوا اس نے علی رضی سے ماخذ اس کلام کے اور اس کی سند صحیح
 ہے اور وہ شاہد جلیل ہے واسطے حدیث ابن عباسؓ کے واسطے ہونے مخرج اس کو کے علیؓ کی آل سے اور یہ جو
 کہا کہ تجھ کو اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ گردانے تو حتمال ہے کہ مراد وہ چیز جو واقع ہوئی اور وہ فن
 ہونا اور کما ہے نزدیک اونکو اور احتمال ہے کہ مراد ساتھ سمیت کہ وہ چیز جو کہ رجوع کہبے طرف اس کی
 امر بعد موت کو داخل ہونے بہت کر سے اور ماخذ اسکے اور مراد دونوں ساتھیوں کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 اور ابو بکرؓ ہیں (منہج) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ تَنَايِزُ بْنُ زُرَيْعٍ تَنَايِزُ بْنُ زُرَيْعٍ تَنَايِزُ بْنُ زُرَيْعٍ تَنَايِزُ بْنُ زُرَيْعٍ تَنَايِزُ بْنُ زُرَيْعٍ
 خَلِيفَةُ تَنَايِزُ بْنُ زُرَيْعٍ تَنَايِزُ بْنُ زُرَيْعٍ تَنَايِزُ بْنُ زُرَيْعٍ تَنَايِزُ بْنُ زُرَيْعٍ تَنَايِزُ بْنُ زُرَيْعٍ تَنَايِزُ بْنُ زُرَيْعٍ
 صَعِيدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدًا اَوْ مَعَهُ اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَ بِهِ بِرِجْلَيْهِ
 فَقَالَ اَنْتُمْ اَحَدٌ فَمَا حَلَيْتُمْ اِلَّا بَيْنِي وَبَيْنَهُ اَوْ شَهِيدًا مَرَّجُمَہ انس سے روایت ہو کہ حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم اُحد کے پہاڑ پر چڑھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابو بکر اور عمر اور عثمان تھے
 تو پہاڑ نے اونکو ساتھ جنبش کی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنا پاؤں مارا اور فرمایا کہ تم جاکو
 اُحد کہ نہیں تم پر مگر پیغمبر اور صدیق یا شہید ف حرف اُذ اس جگہ ساتھ معنی داد کر ہے اور بعض کہتے
 ہیں بدین اسلوب کا جو واسطے شمار کو ساتھ معاشرت حال کہ اس واسطے کہ صفت نبوت اور صفت نبوت
 کی دونوں اس وقت حال تھیں بخلاف صفت شہادت کہ وہ اس وقت ابھی حاصل نہ ہوئی تھی
 (منہج) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنِي ابْنُ وَهْبٍ ثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَنْ زَيْدًا بَرَأَ اَسَدًا حَدَّثَنَا

حدیث ابن عباس سے روایت ہو کہ عمر فاروق اپنے چوبائے پر رکھو گئے یعنی بعد مرنے کے اور لوگوں نے اونکو ہر طرف سے گھیرا دعا کرتے تھے اور ناز پڑھتے تھے پہلے اس کو کہ اوٹھایا جاوے اور میں اومیں تھا کہ اچانک ایک مرنے میرا موندنا پکڑا تو ناگہان وہ علی رضی تھے تو اس نے عمر پر رحمت کی دعا کی اور کہا کہ نہیں مجھے چھوڑا تو نے کسی کو محبوب تر ہو تو رک سیر کر ملوں میں اللہ کے ساتھ مثل و سیکے تجھے اور قسم ہے اللہ کی کہ البتہ مجھ کو گمان تھا کہ خدا تجھ کو تیرے دونوں ساتھیوں کے ساتھ گردانے اور میں نے جانا کہ مقرر میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سنا کرتا تھا کہ فرماتے تھے کہ گھیا میں اور ابو بکر اور عمرؓ اس حدیث کو ثابت ہوا کہ علی رضی کا اعتقاد یہ تھا کہ اس وقت میں عمرؓ کے عمل کو کسی کا عمل افضل نہیں اور تحقیق روایت کی ہے ابن ابی شیبہ اور مسند و فطریق جعفر بن محمد کے ہوا اس نے روایت کی اپنے باپ ہوا اس نے علی رضی سے ماخذ اس کلام کے اور اس کی سند صحیح ہے اور وہ شاہد جلیل ہے واسطے حدیث ابن عباسؓ کے واسطے ہونے مخرج اس کو کے علیؓ کی آل سے اور یہ جو کہا کہ تجھ کو اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ گردانے تو حتمال ہے کہ مراد وہ چیز جو واقع ہوئی اور وہ فن ہونا اور کما ہے نزدیک اونکو اور احتمال ہے کہ مراد ساتھ سمیت کہ وہ چیز جو کہ رجوع کہبے طرف اس کی امر بعد موت کو داخل ہونے بہت کر سے اور ماخذ اسکے اور مراد دونوں ساتھیوں کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ ہیں (منہج) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ تَنَايِزُ بْنُ زُرَيْعٍ تَنَايِزُ بْنُ زُرَيْعٍ تَنَايِزُ بْنُ زُرَيْعٍ تَنَايِزُ بْنُ زُرَيْعٍ تَنَايِزُ بْنُ زُرَيْعٍ تَنَايِزُ بْنُ زُرَيْعٍ خَلِيفَةُ تَنَايِزُ بْنُ زُرَيْعٍ تَنَايِزُ بْنُ زُرَيْعٍ تَنَايِزُ بْنُ زُرَيْعٍ تَنَايِزُ بْنُ زُرَيْعٍ تَنَايِزُ بْنُ زُرَيْعٍ تَنَايِزُ بْنُ زُرَيْعٍ صَعِيدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدًا اَوْ مَعَهُ اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَ بِهِ بِرِجْلَيْهِ فَقَالَ اَنْتُمْ اَحَدٌ فَمَا حَلَيْتُمْ اِلَّا بَيْنِي وَبَيْنَهُ اَوْ شَهِيدًا مَرَّجُمَہ انس سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُحد کے پہاڑ پر چڑھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابو بکر اور عمر اور عثمان تھے تو پہاڑ نے اونکو ساتھ جنبش کی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنا پاؤں مارا اور فرمایا کہ تم جاکو اُحد کہ نہیں تم پر مگر پیغمبر اور صدیق یا شہید ف حرف اُذ اس جگہ ساتھ معنی داد کر ہے اور بعض کہتے ہیں بدین اسلوب کا جو واسطے شمار کو ساتھ معاشرت حال کہ اس واسطے کہ صفت نبوت اور صفت نبوت کی دونوں اس وقت حال تھیں بخلاف صفت شہادت کہ وہ اس وقت ابھی حاصل نہ ہوئی تھی (منہج) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنِي ابْنُ وَهْبٍ ثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَنْ زَيْدًا بَرَأَ اَسَدًا حَدَّثَنَا

عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ بَعْضِ شَأْنٍ يَعْنِي عُمَرَ فَأَخْبَرَنِي فَقَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَقْبَلَ بَعْدَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَيْثُ كَانَ أَحَدًا وَأَجْرَدَ حَتَّى أَتَقَعَنَّ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
مَرَّ جَمْعُهُ اسْمَ عُمَرَ كَيْفَ غَلَامٌ كَرْدٌ سَوْدِيَّتٌ بَرَكْتُ بِكَ بِرُوحِهَا مِنْ جَمْعِهِ مِنْ عُمَرَ كَيْفَ تَوَسَّيْتُ بَيْنَ
جَبْرِوَيْ قَوَابِلِ عُمَرَ كَيْفَ نَفْسُ دِيكِهِمَا مِنْ نَفْسِي كَيْفَ كُتِبَ بِي بَعْدَ حَضْرَتِ صَلَوَاتِهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ زِيَادَةُ كُوشِشِ
كَرْنِيُوَالَاكَامُونِ مِنْ زِيَادَةِ تَرْسُخِي مَا لُونِ مِنْ عُمَرَ كَيْفَ حَضْرَتِ صَلَوَاتِهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ رُوحِ قَبْضِ
هَوْنِي حَتَّى زِيَادَةُ تَرْكُوشِ كَرْنِيُوَالَاكَامُونِ زِيَادَةُ تَرْسُخَاتِ كَرْنِيُوَالَاكَامُونِ كَرْنِيُوَالَاكَامُونِ كَرْنِيُوَالَاكَامُونِ
أَحْمَالُ كَيْفَ كَرْمُومُ دَسَاتِيهِ بَعْدِيَّتِ كَصَفَاتِ مِنْ زِيَادَةِ تَرْسُخِ كَيْفَ جَوَادُوسِينِ وَاسْطَلُ زَمَانِ كَيْفَ
مِنْ شَمَالِ هَوْنِ حَضْرَتِ صَلَوَاتِهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرْنِيُوَالَاكَامُونِ كَرْنِيُوَالَاكَامُونِ كَرْنِيُوَالَاكَامُونِ كَرْنِيُوَالَاكَامُونِ
أَحْمَالُ كَرْمُومُ دَسَاتِيهِ بَعْدِيَّتِ كَصَفَاتِ مِنْ زِيَادَةِ تَرْسُخِ كَيْفَ جَوَادُوسِينِ وَاسْطَلُ زَمَانِ كَيْفَ
كَيْفَ سَاتِيهِ شَمَالِ هَوْنِ حَضْرَتِ صَلَوَاتِهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرْنِيُوَالَاكَامُونِ كَرْنِيُوَالَاكَامُونِ كَرْنِيُوَالَاكَامُونِ
خَاصِ كَيْفَ زِيَادَةُ تَرْسُخِ كَرْنِيُوَالَاكَامُونِ كَرْنِيُوَالَاكَامُونِ كَرْنِيُوَالَاكَامُونِ كَرْنِيُوَالَاكَامُونِ
أَرْفَعُ بِحَقِّكَ تَنَا سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ تَنَا سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ تَنَا سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ تَنَا سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ وَمَاذَا أَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ لَا مَتَى إِلَّا لِي أَجِبْتُ اللَّهَ
وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتَ مَعَهُ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ أَنَسُكَ فَمَا فَرِحَ بِحَقِّكَ بَقُولِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ مَعَهُ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ أَنَسُكَ فَمَا فَرِحَ بِحَقِّكَ بَقُولِ النَّبِيِّ
أَرْجُو أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ جَعَلِي أَيْاهُمْ وَإِنْ لَمْ أَعْمَلْ يَمِثِلُ أَعْمَالَهُمْ مَرَّ جَمْعُهُ اسْمَ عُمَرَ كَيْفَ تَوَسَّيْتُ بَيْنَ
صَلَوَاتِهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ زِيَادَةُ تَرْسُخِ كَرْنِيُوَالَاكَامُونِ كَرْنِيُوَالَاكَامُونِ كَرْنِيُوَالَاكَامُونِ كَرْنِيُوَالَاكَامُونِ
تِيَارِكِيَا هُوَ أَوْ سَوِيَّ كَيْفَ كَرْمُومُ دَسَاتِيهِ بَعْدِيَّتِ كَصَفَاتِ مِنْ زِيَادَةِ تَرْسُخِ كَيْفَ جَوَادُوسِينِ وَاسْطَلُ زَمَانِ
وَسَلَمُ كَرْمُومُ دَسَاتِيهِ بَعْدِيَّتِ كَصَفَاتِ مِنْ زِيَادَةِ تَرْسُخِ كَيْفَ جَوَادُوسِينِ وَاسْطَلُ زَمَانِ
جَيْسِ خَوْشِ هَوْنِ حَضْرَتِ صَلَوَاتِهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرْمُومُ دَسَاتِيهِ بَعْدِيَّتِ كَصَفَاتِ مِنْ زِيَادَةِ تَرْسُخِ
هَوْنِ حَضْرَتِ صَلَوَاتِهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرْمُومُ دَسَاتِيهِ بَعْدِيَّتِ كَصَفَاتِ مِنْ زِيَادَةِ تَرْسُخِ
كَرْمُومُ دَسَاتِيهِ بَعْدِيَّتِ كَصَفَاتِ مِنْ زِيَادَةِ تَرْسُخِ كَرْمُومُ دَسَاتِيهِ بَعْدِيَّتِ كَصَفَاتِ مِنْ زِيَادَةِ تَرْسُخِ
نَفْسُ دِيكِهِمَا مِنْ نَفْسِي كَيْفَ كُتِبَ بِي بَعْدَ حَضْرَتِ صَلَوَاتِهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ زِيَادَةُ كُوشِشِ
أَوْرِيَةُ كَرْمُومُ دَسَاتِيهِ بَعْدِيَّتِ كَصَفَاتِ مِنْ زِيَادَةِ تَرْسُخِ كَرْمُومُ دَسَاتِيهِ بَعْدِيَّتِ كَصَفَاتِ مِنْ زِيَادَةِ تَرْسُخِ
أَبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ

كَانَ فَمَا كَانَ قَبْلَكُمْ مِنَ الْأَمَمِ نَاسٌ حَلَلَتْ لَكُمْ فِي أَمْنِي أَحَدًا فَإِنَّ يَكُ فِي أَمْنِي أَحَدًا فَإِنَّ يَكُ فِي أَمْنِي أَحَدًا
 ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ قَبْلَكُمْ
 قَبْلَكُمْ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ رَجُلَانِ يَكْلُمَانِ مِنْ عَيْنٍ أَنْ يَكُونَا أَيْنَا فَإِنَّ يَكُ فِي أَمْنِي مِنْهُمْ أَحَدًا
 فَهُمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ وَلَا حُدُوثَ قَرَجَمَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ مِنْ رَوَايَتِهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ
 وسلم نے فرمایا کہ البتہ تم سے اگلی امتوں میں ایسے لوگ ہوتے تھے جنکو خدا کی طرف سے ابھام ہوتا تھا سو اگر ایسا
 مرد میری امت میں کوئی ہوگا تو عمر ہوگا اور دوسری روایت میں یوں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کہ مقرر تم سے پہلے بنی اسرائیل میں ایسے مرد ہوتے تھے جو جسے کلام ہوتا تھا یعنی خدا کی طرف سے انکو دلائل ابھام
 ہوتا تھا یا فرشتہ کلام کرتے تھے اور حالانکہ میں نے پیغمبر ہوتے تھے سو ایسا مرد اگر میری امت میں کوئی ہوگا
 تو عمر ہوگا ابن عباس نے کہا میں نے نبی کے احادیث یعنی آیت دَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُسُولٍ وَلَا
 نبی کے آگے ابن عباس نے اتنا اور زیادہ کیا ہے وَلَا حُدُوثَ فَاصْطَلَحْتُ فِي مَعْنَى مِنْ خِلَافِ هُوَ لِسِ
 بعضے کہتے ہیں کہ وہ ہر جسکو خدا کی طرف سے ابھام ہو یا اکثر کا قول ہے کہتے ہیں محدث سے بہتر فتح کے صادق
 گمان والا ہوا اور بعضے کہتے ہیں وہ ہے کہ جاری ہوا اسکی زبان پر صواب بلفیضہ کے اور بعضے کہتے ہیں
 کہ جس کو فتنے کلام کرین بغیر نبوت کا اور یہ معنی ایک مرفوع حدیث میں آچکے ہیں اور یہ جو کہا کہ اگر ایسا
 مرد میری امت میں کوئی ہوگا تو عمر ہوگا تو بعضے کہتے ہیں کہ یہ قول بطور شک نہیں کہ بیشک حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سب امتوں سے افضل ہے اور جب ثابت ہو کہ کل امتوں میں صاحب ابھام لوگ
 ہوتے ہیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم امت میں اونکا ہونا بطریق اولیٰ ممکن ہے بلکہ یہ حدیث مورد تاکید
 کی وارد ہوئی ہے جیسا کہ کوئی مرد کہے کہ اگر میرا کوئی دوست ہو تو فدا ہوں تو مرد خاص ہونا اور کلمہ ساتھ
 کمال صداقت کو یہ مراد نہیں ہوتی کہ میرے اور دوست نہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ حکمت اس میں یہ کہ اونکا وجود
 بنی اسرائیل میں تحقیق ہو چکا تھا واقع ہونا اسکا اور سب اسکا محتاج تھا اور لکھا تھا جبکہ ان میں پیغمبر ہوا تو تھے
 اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو احتمال ہوا کہ اپنی امت کو اسکی حاجت نہیں واسطے بے پرواہ ہونے اس امت
 کو ساتھ قرآن کے نبی کے پیدا ہونے سے اس واسطے امر واقع ہوا یا نہ تھا کہ جب ان میں کو کسی محدث کا
 وجود تحقیق ہو تو نہ حکم کیا جاوے ساتھ اس پیغمبر کے کہ اسکو ابھام ہو بلکہ ضرور اسکو پیش کرنا اسکا قرآن
 پس اگر قرآن اس حدیث کے موافق ہو تو اس کے ساتھ عمل کر دینا نہیں تو اسکو ترک کرے اور یہ اگرچہ جائز ہے کہ
 واقع ہو نیکن بہت کم ہوا اس شخص کو کہ ہوا اسکا اور ان میں کو جنی اور پریری کتاب اور سنت کے
 اور محض ہونے حکمت پیغمبر موجود ان کے اور کثرت اولیٰ کے بعد پہلے زمانے کے بیچ زیادہ ہونے شرف

اس امت کو ساتھ وجود امتثال اولیٰ کے بیچ اسکے اور کبھی ہوئی ہے حکمت بیچ بہت ہونے والی ہے نہایت
 بنی اسرائیل کے بیچ بہت ہونے پیغمبروں کے اور میں پس جب فوت ہوئے اس امت کو کثرت پیغمبروں کے
 واسطے ہونے پیغمبر اس امت کو ختم کر نیوالے سب پیغمبروں کے تو اس کا عوض اولیٰ ہوا اور میں بہت تھا
 الہام ہوئے اور سب بیچ خاص کرنے عمر کے ساتھ ذکر کے واسطے کثرت اور پیغمبر کے کو واقع ہوئی واسطے
 اس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کو اقل تیر کے موافق قرآن اور تراویح واقع ہوئیں واسطے اولیٰ
 بعد حضرت م کے کسی تجزیہ میں ایک (فتح) احمد بن محمد بن عبد اللہ بن یوسف ثنا اللیث ثنا عقیل عن ابن شہاب
 عن سید بن المسیب وابی سلمہ بن عبد الرحمن قال سمعنا ابا ہریرۃ یقول قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکنا کریم فی غیمۃ عدا الذئب فاحلہا سناۃ فظلمنا حتی استنقذنا
 فالتفت الی الذئب فقال لمن ہذا یوم السبع لیس لہا کریم غیری فقال الناس سبحان اللہ فقال
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانی اومن بہ وابی بکر و عمر و عثمان ابوبکر و عمر و محمد و محمد
 روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ کوئی چرانو الا اپنی بکریوں میں تھا کہ ایک
 بہیر یا اوسپر دوڑا تو ان میں سے ایک بکری لے گیا تو اس کو تلاش کیا چرانو لے نے یہاں تک کہ اس کو بہیر
 سے چھڑا لایا تو بھیڑیے نے اس کو مڑ کر دیکھا سو کہا کہ کون بہیر بکری کو بچاویگا دن بسع کے جسدن اس کا
 چرانو لایا میرے سوا کوئی نہوگا تو لوگوں نے معجزے کہا سبحان اللہ تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کہ مقرر میں اس بات کو بیچ جانتا ہوں اور ابوبکر اور عمر اس وقت وہاں حاضر تھے فخرج اس حدیث
 کی متابہ ابوبکر میں گندرجلی ہے حدیث کا صحیح بن بکر ثنا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب عن
 ابی امامۃ بن سہل بن حنیف عن ابی سعید الخدری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یقول لیما انا کا نیم رايت الناس عر ضوا علیہ وعلیہم قمص فتم ما یبکک الشدائد ومنہا ما یبکک
 دون ذلک وعرض علی سمر وعلیہ قمیص اجترہ قالوا ما اولک یا رسول اللہ قال اللین و محمد
 ابوسعید خدری سے روایت ہو کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ جس حالت میں کہ میں
 سوتا تھا میں نے لوگوں کو دیکھا کہ میرے سامنے کیو گئے اور ایز کرتے ہیں سوا میں سے بعضا کرتا تو چھاتی تاکہ
 پہونچا ہے اور بعضا اس کے نیچے اور عمر بن خطاب میرے سامنے کیا گیا اور اس پر کرتا تھا کہ وہ اس کو زمین پر
 گھسیٹا جاتا تھا امانی عظمیٰ کی کیا حضرت م اپنے اس کی کیا تعمیر کی فرمایا کہ دین و اس حدیث
 کی شرح تبیہ میں آویگی اور یہ حدیث مثل ہے باین طور کہ لازم آتا ہے اس کو یہ کہ ہو عمر افضل ابوبکر سے
 اور جواب اس کو تخصیص ابوبکر کی ہے عموم قول حضرت صلعم کے کہ لوگ میرے سامنے کیو گئے پس غایب

ہم ابوبکر اور عمر کے بیچ سے

یہ واسطے غالب ہوئے خوف کے جو واقع ہوا تھا واسطے اوس کے اس وقت میں خوفہ تصور کرنے سے اس چیز میں کہ واجب تھی اوس پر حقوق رعیت کو سے یافتہ سوسائتہ مع اولی کے۔ اور باقی شرح اسکی آئندہ آویگی (فتح) **حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى** ثنا **أَبُو لَمَّةَ تَيْمِي** عُمَانُ بْنُ حَيَّاتٍ تَيْمِي أَبُو عُمَانَ التَّهْمَنِيُّ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطِ مَرْجِطَانَ الْمَدِينَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحِرْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَقُمْتُ لَهُ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ فَبَشَّرْتُهُ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحِرْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَقُمْتُ لَهُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ اسْتَفْتَى رَجُلٌ فَقَالَ لِي افْتَحِرْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَنِي إِسْرَافِيلَ فَإِذَا عُمَانُ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ اسْتَفْتَى ترجمہ ابو موسیٰ سورہ ہیت ہر کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک باغ میں تھا مدینہ کے باغون میں سوا ایک مرد آیا تو اس نے دستک دی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوس کے واسطے دروازہ کھول اور اوسکو بہشت کی خوشخبری دو کہ تو میں نے اوسکو واسطے دروازہ کھولا تو ناگاہ ابو بکر صدیقؓ نہیں تو بشارت دی میں نے اوسکو ساتھ اوسچیز کے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تو صدیقؓ نے خدا کا شکر کیا پھر ایک اور مرد آیا تو اس نے دستک دی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوسکو واسطے دروازہ کھول اور اوسکو بہشت کی خوشی سناسو میں نے اوسکو واسطے دروازہ کھولا تو ناگاہ ان عمرؓ تھے تو میں نے اوسکو خبر دی جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اسنو خدا کی حمد کی یعنی اس نعمت کی بشارت پر پھر ایک اور مرد نے دستک دی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بلکہ فرمایا کہ اوسکو واسطے دروازہ کھول اور اوسکو بہشت کی خوشخبری دو ایک بلا پر جو اوسکو پہنچے گی پس ناگاہ ان عثمانؓ تھے تو میں نے اوسکو خبر دی اوسکی جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اسنو خدا کی حمد کی پھر کہا کہ اللہ ہی مدد طلب کیا گیا۔ **ف** اسکی شرح پہلے گند چکی ہے۔ **حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ تَيْمِي** ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَنْ تَيْمِي أَبُو عَيْفَى رُوَاهُ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ سَمْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِبَيْدِ سَمَرِ بْنِ لُحْطَابٍ ترجمہ عبد اللہ بن ہشام سے روایت ہے کہ تھویم ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حال انکے آپ عرفاروق کا ماتہ پکڑ رہے تھے **ف** یہ حدیث کا ایک ٹکڑا ہے اور پوری حدیث آئندہ آویگی اور باقی حدیث یہ کہ عمرؓ نے آپؐ کو کہا کہ یا حضرت! آپؐ محبوب ترین نزدیک میرے ہر چیز سے (فتح الباری) **مَنْ قَابُ عُمَانَ بْنِ عُمَانَ إِلَى عَمْرِو بْنِ الْقُرَيْشِيِّ**۔ باب بیان میں مناقب عثمانؓ بن عفانؓ کے کہ

اولی کنیت ابو عمرو ہے قرشی ہیں **ف** اولی نسب بطور سہ ہے عثمان بن عفان بن ابی العاص بن بنی
 ابن عبد شمس بن عبد مناف جمع ہوتے ہیں ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عبد مناف میں اور اولی لقب
 ذو النورین ہے علی رضی سے روایت ہو کہ اسام بن ابی بکر ایسی لقب ہو (فتح) **وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ مَنْ يَخْفِرُ مِنِّي رُومَةً فَلَهُ الْجَنَّةُ خَفَرَهَا عُمَانٌ وَقَالَ مَنْ جَفَرَ جَيْشَ الْعَصَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ جَفَرَهُ عُمَانٌ
 یعنی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو رومہ کا کوآن کہہ کر درست کرے اس کو ایسے بہشت ہو تو عثمان
 نے اس کو درست کر دیا اور جو تنگی کے لشکر کا سامان درست کر دیا تو اس کو ایسے بہشت ہو تو عثمان نے اس کو
 سامان درست کر دیا **ف** رومہ ایک کوآن تھا میزوبین اس کو سولے کسی کو تین ہیں مان میٹھا پانی
 نہ تھا حضرت صلعم نے اس کو درست کر دیا حکم فرمایا عثمان نے اس کو بہت مال خرچ کر کے درست کر دیا اور
 مراد تنگی کے لشکر سے تبوک کی لڑائی ہے جو ایک مقام کا نام ہے شام میں مدینہ سے سولہ دن کی راہ حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں کی لڑائی کا ارادہ کیا لشکر بہت جمع ہوا سامان کچھ نہ تھا تنگی بہت تھی حضرت عثمان
 نے تین سواونٹ اور ایک ہزار اشرفی راہ خد میں دیں **حَلَّ شَنَا سَلِيمَانَ بْنِ حَرْثٍ شَا حَمَادَ عَنْ أَبِي**
عَنْ أَبِي عُمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا وَأَمَرَنِي بِحِفْظِ بَابِ الْحَائِطِ
فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ أَتَذْنُ لَهُ وَبَشِيرُهُ بِالْجَنَّةِ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ شَوْجَلَةً أَخْرَجْتَنِي أَذْنُ هَذَا
أَتَذْنُ لَهُ وَبَشِيرُهُ بِالْجَنَّةِ فَإِذَا عُمَرُ شَوْجَلَةً فَقَسَمْتُ هُنَيْئَةً فَمَقَالَ أَتَذْنُ لَهُ وَبَشِيرُهُ
بِالْجَنَّةِ عَلَى الْبُرَى سَتَصِيبُهُ فَإِذَا عُمَانُ بْنُ عَفَانَ قَالَ حَمَادُ وَشَا عَلِيَّ الْأَحْوَلُ وَعَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ
سَيَعَا أَبَا عُمَانَ يَحْمِلُ عَلَى مَنْ مَوْسُوخِي وَكَادَ فِيهِ عَلَيْهِمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَاعِلًا
فِي مَكَانٍ فِيهِ مَاءٌ قَدْ انْكَشَفَ عَنْ كَبْتَيْهِ أَوْ كَبْتَيْهِ فَلَمَّا دَخَلَ عُمَانُ عَظَامًا مَرَّ حَمْدُ ابْنِ مَوْسُوخِي
 سو روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں داخل ہوئے اور حکم کیا محمدا باغ کے دروازہ کی نگہبان
 کر دیا تو ایک مرد آیا اجازت مانگا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو اجازت دی اور بہشت کی
 خوشی سنا تو ناگہان وہ ابو بکر تھے پہر ایک آدمی نے اگر اجازت مانگی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کہ اس کو اجازت دی اور بہشت کی خوشی سنا پس ناگہان عمر تھے پہر ایک آدمی نے اگر اجازت مانگی تو
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑا سا چپ ہو پہر فرمایا کہ اس کو اجازت دی اور بہشت کی خوشی سنا ایک بلایا
 جو اس کو عنقریب پہنچے گی پس ناگہان عثمان تھوڑا دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ تھوڑا حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم پیٹھے ایک مکان میں جبین پانی تھا اپنی گھنٹی کھولے تھے سوجب عثمان داخل ہوئے تو
 اوٹھ کر نکلا **ف** لیا ف ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ عائشہ نے کہا کہ جب عثمان داخل ہوئے تو اپنے

لہنے کپڑے درست کر لیے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں زخم کروں ایسے مروت جس سے
 فرشتے شرم کرتے ہیں (فتح) **احمد بن محمد بن شعیب بن سعید شالی عن یونس قال ابن شہاب**
احمد بن عمرو ان عبد اللہ بن عبدی بن الحیار اخبرہ ان المسورین مخرقة وعبد الرحمن بن
 الاسود بن عبد یعوف قال ما یمنعک ان تکلم عثمان لاخیه الولید فقد اکثر الناس فیہ ففضل
 عثمان حین خرج الی الصلوة قلت ان لی الذک حاجة وھی لیحیة لک قال یا ایہا المرء قال ابو عبد اللہ
 اراک قال اعوذ باللہ منک فانصرفت فرجعت الیہم اذ جاء رسول اللہ فأتیہ فقال ما یمنعک
 فقلت ان اللہ بعث محمد صلی اللہ علیہ وسلم بالحق وانزل علیہ الکتاب کنت یمن استجاب
 للہ ولرسولہ صلی اللہ علیہ وسلم وها جرئت الیہم تین وکھبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و
 رایت ہدیہ وقد آل قرأت الناس فی شأن الولید قال اذ رکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت
 لا وکن خلص علی من علیہ ما یخلص الی العذرک فی سترہا قال اما بعد فان اللہ بعث محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم بالحق فکنت یمن استجاب للہ ولرسولہ وامننت بما بعث بہ وها جرئت الیہم تین
 کما قلت وکھبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبايعتہ فواللہ ما عصیتہ ولا غشیتہ حق یوفاه
 اللہ عطر وجعل ثوابک بکرمہ ثم استخلفت اقلیس من الحق مثل الذی لیس ثم
 قلت بلی قال فما ہذا الاحادیث الی تنبغ عنکم اما ما ذکرک من شأن الولید فسنأخذ
 فیہ بالحق ان شاء اللہ ثم دعا علیہا فامرہ ان یجلدہ فجلدہ ثمانین مرقمہ عبید اللہ بن عدی
 سور دیت ہر کہ مسورا و عبد الرحمن و نون نے اوس سے کہا کہ کیا چیز تجکو منع کرتی ہے یہ کہ تو عثمان کو کلام
 کر ہو اوسکو پہانی ولید کے سبب کو پس تحقیق بہت گفتگو کی ہے لوگوں نے اوسکو حق میں تو تصد کیا میں نے
 طرف عثمان کی جبکہ نماز کو نکلے میں نے کہا کہ تجکو کسے کچ کام ہے اور وہ تمہاری واسطے خیر خواہی عثمان کی
 کہا کہ اے مومنین تج سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں تو میں پہلا اور اولی طرف پلٹ آیا یعنی اور جو میں نے عثمان
 کو کہا تھا اوسکو کہا تو اوںہوں نے کہا کہ تو نے اپنا فرض ادا کیا یا گاہ عثمان کا الحجی آیا پس میں
 اوسکو ساتھ چلا تو اوسکو کہا کہ کیا ہے نصیحت تیری تو میں نے کہا کہ خدا نے محمد کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا اور اوسپر
 کتاب اتاری اور تو اوں میں سے تھا جنہوں نے خدا اور اسکو رسول کا حکم قبول کیا سو ہجرت کی
 تو نے دوبارہ نیز پہلے حبشہ کی طرف پر وہاں سے مدینہ کی طرف اور کو نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
 صحبت کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے راہ روشن دیکھا و تحقیق بہت گفتگو کی ہے لوگوں نے
 ولید کے حال میں یعنی کہ تو میں کہ ولید نے شراب پی ہے اور عثمان نے اوسکو ضرب کی حد کو پہنچا

ماری پس واجب ہو کہ تواسپر حد قائم کرے عثمان نے کہا کہ کیا تو نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یا ایمنہ تو نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پوسنا ہے میں نے کہا کہ نہیں لیکن یہو پنج طرف میری آبکرم سے جو پہنچتا ہے کٹاری عورت کو اپنے پڑے میں یعنی شریعت کا علم چھپا ہوا اور نہ خاص تھا بلکہ شہور اور معلوم تھا یہاں تک بارہ عورت کو پڑے میں یہو پنجائیں یہو پنجنا اور سکا محکو باوجود حرص میری کے اولی ہے عثمان نے کہا کہ حد اور صلوة کے بعد بات تو یہ ہے کہ خدا نے محمد کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا اور تھا میں اولن لوگوں میں جو جنہوں نے خدا اور رسول کا حکم مانا اور میں ایمان لایا ساتھ او پیچ کر کے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ یہو جو گئے اور ہجرت کی میں نے دوبار جیسا تو نے کہا اور میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحبت کی اور رعیت کی سو قسم ہے خدا کی نہ میں نے آپ کی نافرمانی کی اور نہ خیانت کی یہاں تک کہ خدا نے آپ کو وفات دی پھر ابو بکر سے بھی اسطرح پھر عمر سے بھی اسطرح پھر میں خلیفہ ہوا کیا پس نہیں میرے واسطے حق جو انکو واسطے تھا میں نے کہا کیوں نہیں کہا پس کیا ہیں یہ باتیں جو محکو تمہاری طرف سے ہوئی ہیں ہین ایہ جو کچھ کہ تو نے ولید کے حال سے ذکر کیا سو اگر خدا نے چاہا تو ہم حق کے ساتھ اوسہیں مواخذہ کریں گے پھر علی مرتضیٰ کو بلایا اور انکو حکم کیا کہ ولید کو کوڑے ماریں تو علی نے اوسکو اسی کوڑے مار کر ف اس حدیث کا قصہ بیان ہے کہ جب حضرت عثمان خلیفہ ہوئے تو عمر کی وصیت کو موافق سعد کو کوڑے کا حاکم کیا پھر اوسکو موقوف کیا اور اسکا سبب یہ تھا کہ سعد حاکم تھے اور عبداللہ بن سعود وہاں کے بیت المال کو خزانچی تھے تو سعد نے عبداللہ بن سعود سے قرض لیا پھر عبداللہ بن سعود نے اور سکا تقاضا کیا سو دولوں آپس میں جھگڑے پس عثمان کو یہ خبر پہنچی تو دونوں پر ناراض ہوئے اور سعد کو موقوف کیا اور اپنے بہائی ولید کو بلا کر کوڑے کا حاکم بنایا تاکہ اس سے صلہ رحمی کریں تو ولید نے ایک دن خراب پی اور تشنگی حالت میں لوگوں کو صبح کی نماز دو رکعتیں پڑھائی یہ کہہ کر اگر چاہو تو اور نماز پڑھا کرے تو دوسروں نے عثمان کو پاس اور سپر گواہی دی کہ اسے خراب پی ہے تو حضرت عثمان نے اوسکو موقوف کر دیا لیکن اوسپر خراب خواری کی حد قائم نہ کی بلکہ اوسمیں کچھ مدت دیر کی تو اس سبب سے لوگوں نے ولید کے حق میں بہت گفتگو کی کہ عثمان نے اوسپر خراب کی حد کیوں قائم نہیں کی اور حالانکہ اوسے خراب پی ہے اور یہ بھی لوگ کہتے تھے کہ عثمان نے سعد بن ابی وقاص کو کیوں معزول کیا حالانکہ وہ عشوہ بشروہ میں ہو ہیں اور جو انکو واسطے نفیصلت حاصل ہے علم اور دین اور سبقت اسلامی سو وہ ولید کے واسطے حاصل نہیں اور عثمان کا عذریہ یہ کہ عمر نے سعد کو موقوف کیا تھا اور ولید کی حد میں اسواسطے دیر کی تھی تاکہ اوسکو گواہوں کا حال معلوم کریں پھر جب عثمان کی کو یہ امر تحقیق ہوا اور لوگوں نے اوسپر گواہی

دی تو علی مرتضیٰ کو حکم کیا کہ ولید کو کوڑے مارین پھر جب چالیس کوڑے مار چکے تو ٹھہر گئے پھر کہا کہ حضرت معلوم
 نے چالیس کوڑے مار دیں اور صدیق اکبر نے بھی چالیس کوڑے مارے ہیں اور عمر نے انسی کوڑے مار دیں
 اور یہ کل سنت ہیں اور یہ میری نزدیک محبوب ترین اور ایک روایت میں ہے کہ جب عثمان کو ولید کا قصہ
 پہنچا تو انہوں نے علیؑ کو مشورہ کیا تو علیؑ نے کہا کہ میری رکو یہ ہے کہ تو اسکو بیان بلا دی پس اگر
 اسکو سامنے لوگ اور سچا گواہی دیں تو میں اسکو حد ماروں پس گواہی دی اور سچا بوزینب اور ابو موسیٰ
 اور جنید بن زہیر اور سعد بن مالک شہری نے اسکو کوڑے مارے اور یہ جو کہا کہ کیا ہیں یہ باتیں انکو تو
 شاید یہ لوگ کلام کرتے تھے کہ عثمان نے ولید پر حد قائم کرنے میں دیر کیوں کی (فتح) **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
 حَامِدٍ بْنُ بَزْجَعٍ تَنَا شَا فَا ن تَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي سَلَمَةَ اَلْمَدَنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَاجِجٍ عَنْ ابْنِ
 عُمَرَ قَالَ كُنَّا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْدِلُ بِأَيِّ بَكِّي أَحَدًا ثُمَّ عَمَّرَ ثُمَّ عَمَّا نَ ثُمَّ
 نَزَلْنَا أَصْحَابَ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَقْضِلُ بَعْدَهُمْ تَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ
 تَرَ جَمْعَهُ ابْنُ عُمَرَ رَوَيْتُ عَنْهُ أَنَّ جَمْعَهُمْ حَضَرَتْ صَلَی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہاں رہتے تھے ساتھ ابو بکر
 کے کسی کو یعنی انکو سب پر فضیلت دیتے تھے پھر عمرؓ کی پر عثمانؓ کی پر چوڑ دیتے تھے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کے صحابہ کو کہ نہیں فضیلت دیتے تھے ہم درمیان انکو ایک کو دوسرے پر ف اور تحقیق اتفاق کیا ہے
 علمائے اوپر تاویل کرنے ابن عمرؓ کے اس کلام کے ہوا کہ سب اہل سنت کو نزدیک مقرر ہو چکا ہو عثمان
 کو بعد علی مرتضیٰ سب پر مقدم ہیں اور علی مرتضیٰ کے بعد عشرہ مبشرہ سب پر مقدم ہیں اور انکو بعد جنگ
 بدر والے مقدم ہیں ان پر جو اوسمیں حاضر نہیں ہوئے اور غیر انکے پس ظاہر یہ ہے کہ ملازمین انکو کے ساتھ
 اس نفی کی یہ ہے کہ قصودہ کوشش کرتے تھے فضیل میں یہ ظاہر ہوتا ہے تو واسطے انکے فضائل تینوں کو نہایت
 ظاہر ہونا پس جو زم کرتے تھے وہ ساتھ اسکو اور نہ ہی اسوقت اطلاع پائی انہوں نے اور پرنس کو اور تائید کرتے
 تھے اسکی یہ حدیث جو ابن سعد نے روایت ہو کہ تھے ہم باتیں کرتے کہ فضل اہل بیتؑ کے علی بن ابی طالبؑ
 ہیں اور یہ محمول ہوا سپر کہ ابن سعد نے عمر فاروقؓ کے فوت ہو جانے کے بعد یہ بات کہی تھی اور تحقیق
 محمول کیا ہے احمد بن عمر کی حدیث کو سپر کہ متعلق ہر ساتھ ترتیب کہ تفضیل میں اور محبت بکری ہی
 اوسنچا پر جو تھے ہونے علیؑ کے ساتھ اس حدیث کو کہ خلافت تین سال ہو پھر بادشاہ ہونگے ادا کرانی ہوا
 نے کہا کہ نہیں محبت ہے بیچ قول اسکو کے **كُنَّا نَدْعُكَ هُوَ اسطے کہ اہل اصول کو اختلاف ہے بیچ صیغہ كُنَّا
 نفعل کے بیچ صیغہ كُنَّا لا نفعل کے واسطے تصور ہونے تقریر رسولؐ کی اول میں سوائے دوسرے
 اور بر تقدیر اس کے محبت ہو کہ یہ عملیات ہو نہیں تاکہ اوسمیں فتنہ کافی ہوا اور اگر تسلیم کیا جاوے تو اسکو****

معارض ہو وہ چیز جو اوس سے قوی تر ہے اور احتمال ہے کہ مراد ابن عمر کی یہ ہو کہ تہا یہ واقع ہوا واسطے انکو
یہ چیز بعض زمانے حضرت مسلم کے پس نہیں مانع ہے یہ کہ ظاہر ہو یہ واسطے اونکے بعد اسکے فتح احل کتنا
صُورَتِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ تَنَافُؤُ عَمَّا نُوْعَانُ هُوَ ابْنُ مَوْهَبٍ قَالَ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ وَ
جَمْعُ الْبَيْتِ قَرَأَ قَوْماً جُلُوساً فَقَالَ مَنْ هُوَ لَا يَأْتِيَهُمْ فَقَالَ الْهَوَ لَا فَرَسٌ قَالَ نَعَمْ الشَّيْخُ فَيَوْمَ قَالُوا اَجْعَلُ
ابْنُ عُمَرَ قَالَا يَا ابْنُ عُمَرَ اِنِّي سَأَلْنَاكَ عَنْ شَيْءٍ فَجَدَّ نَفْسِي هَلْ تَعْلَمُ اَنَّ عُثْمَانَ قَتَلَهُ اَحَدٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ تَعْلَمُ
اَنَّهُ تَعَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَكَلِمَةُ شَهْدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ تَعْلَمُ اَنَّهُ تَعَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ
نَعَمْ قَالَ اللَّهُ اكْبَرُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَى لَكَ اَنَّا فَرَّاهُ يَوْمَ اَحَدٍ فَاَشْهَدُ اَنَّ اللَّهَ عَفَا عَنْهُ وَغَفَرَ
لَهُ وَامَّا تَعْيِيبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَانَّهُ كَانَتْ حَتْمَةُ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيضَةً فَقَالَ
لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَكَ اَجْرَ جُلٍّ مِنْ شَهْدٍ بَدَلًا وَسَهْمًا وَامَّا تَعْيِيبُهُ عَنْ بَيْعَةِ
الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ اَحَدًا اعْزَبَ بَطْنُ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ مَكَانَهُ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ اِلَى مَكَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَلَيْمَنِي هَلِيهِ يَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ بِهَا عَلَيَّ يَدَهُ فَقَالَ هَلِيهِ لِعُثْمَانَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ اَنْهَبَ بِهَا اِلَّا اَنْ مَعَكَ
تَشْرِيحُهُ عُثْمَانُ بْنُ مَوْهَبٍ رَوَيْتَ هُوَ كَرِهُوا لَوْ اَنَّ اَحَدًا مَرَدَّ اَيَا اَوْ اَوْ سَوِي كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ
اَوْ سَيُونَ كَا مِثْلًا دِيكْهَا سَوَكْهَا كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ
هُوَ جِسْكَ طَرَفِ ابْنِ قَوْلِي عَرُوجَ كَرْتِ هِيَن لَوْ كُونِ لَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ
عُمَرُ مِيَن تَجَسَّسَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ
كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ
نَهَوْنِ ابْنِ عُمَرَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ
نَهَوْنِ ابْنِ عُمَرَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ
مِيَن سَوْتَهَا جَرِ حَضْرَتِ عُثْمَانَ مَدَّ كُوْرُ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ
عَقْدًا كُوْرُ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ
كَرُونِ اِسْمِ بَهَا كُنَا عُثْمَانَ مَدَّ كُوْرُ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ
بَخْشَدِ اَيَا اَوْ
بَيْتِي تَمِيَنِ اَوْ
اَيْكَ تَخْصُ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ كَيْسَ كَلَجَ

رکھتے ہیں دنیا اور آخرت میں اور اس پر غائب ہونا اور کھانا بیعت رضوان کو اس سبب کو تھا کہ اگر وہ تباہت عزت والا یعنی رشتہ میں باقی اہلحاب میں کا خدا کے عثمان کو توالبتہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور سکونہ بختی یعنی بجا و غلام کو لیکن جبکہ نہ پایا کوئی عزت والا کوئی برابر یہاں تک کہ کوئی اپنی جان کو خوف سے نکلیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان کو پہنچا یعنی طرف کہ کہنا کہ مشرکوں کے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے گفتگو کریں تاکہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملے مین آئے سے نہ روکیں اور یہی بیعت رضوان صدیقہ میں بعد جانے عثمان کے کہے کو تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ یہ ہاتھ میرا بجا عثمان کو ہاتھ کے ہو تو بنادیا ہاتھ ہاتھ اپنے ہاتھ پر مارا اور فرمایا کہ یہ ہاتھ عثمان کے واسطے ہو یا او کی طرف سے ہے پیرا بن عمر نے کہا کہ ان کلمات کو اپنے ساتھ لے جایا جو اس عذر کو ساتھ جواب کے تاکہ نہ باقی رہے واسطے تیرے ساتھ جواب میں کوئی حجت اور سپر کر تھا تو اعتقاد رکھتا اور سکون عثمان کے غائب ہونے سے خوف اور حاصل یہ کہ اگر وہ حضرت عثمان کے تین عیب بیان کیے سو اب عمر نے اس کو واسطے ہر عیب کا عذر بیان کیا اس پر تباہا گیا پس ساتھ معاف ہو نیکی اور ایسا پیر چھپے رہنا پس ساتھ امر کے اور تحقیق حاصل ہوا واسطے او کو مقصود و حاضرین کا مرتب ہونے دونوں امر کے سو دنیاوی اور وہ حصہ ہو اور خردی اور وہ نواب ہے اور ایسا پیر بیعت تو او سیر بھی او کو اجازت تھی اور حضرت مسلم کا ہاتھ عثمان بن کے ہاتھ سے بہتر ہے جیسا کہ خود عثمان ہوتا تھا تو چکا ہے اور یہ جو کہا کہ خدا نے اوس سے معاف کیا تو مراد اس سے یہ کہ تہمات اللہین قولوا انکم یوم التقی الجحان انما استزلہم الشیطان بعض ما کسبوا ولقد عفا اللہ عنہم اور یہ جو کہ عثمان کو پہنچا تو ہر کا سبب یہ تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عمر کے ارادے سے پندرہ سو آدمی کے ساتھ مدینہ سے مکہ کو روانہ ہوئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن کو مکہ میں پہنچا تہا یعنی دن حدیثیہ کہ تاکہ قریش کو معلوم کر او میں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عمر کی نیت سے آئے ہیں لڑائی کی نیت سے نہیں آئے تو عثمان بن کے پیچھے چھا میں یہ خبر مشہور ہوئی کہ مشرکین مکہ مسلمانوں سے لڑنے کا ارادہ رکھتے ہیں تو مسلمان بھی لڑائی کے واسطے مستعد ہوئے اور بیعت لی اونسے ہوتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت کے تلے اس پر کہا گین بنیں اور یہ بیعت عثمان بن کو پیچھے تھی اور بعض کہتے ہیں کہ یہ خبر پہنچی تھی کہ مشرکوں نے عثمان بن کو مار مارا پس تہا یہ سبب بیت کا اور باقی شرح اس کی آئندہ آوے گی (فتح) **حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِي أَخِيَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ صَدِيقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُ أَوْلِيَاءِ النَّبِيِّ وَكَانَ عَمْرُو بْنُ عُمَانَ وَجَّهَ فَقَالَ اسْكُنْ أَحَدَ أَطْلَعَهُ صَدِيقُ النَّبِيِّ فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيُّ قَصْدِي وَشَهِيدِي أَنْ تَرْجِعَ إِلَى نَشِ** سو روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم احد کو پہنچا پیر چھپے اور ابوبکر ساتھ ابوبکر اور عمر اور عثمان تھے

تو ائمہ نے جنبش کی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو اپنا پادشہ مارا اور فرمایا کہ تم جاؤ اور احد سب نہیں
 سمجھیں مگر بغیر اور صدیق اور دو شہید اس کی شرح پہلے گزر چکی ہے **بَابُ قُصَّةِ الْبَيْعَةِ وَالْإِنْفَاقِ**
 علی عثمان بن عفان وَفِيهِ مَقْتُلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بَابُ بَيْعِ بِيَانِ تَحْصِيَةِ اور انفاق کے عثمان بن
 عفان پر یعنی بعد عمر بن خطاب کو اور ہمیں کہ ہے عمر بن خطاب کے قتل ہو گیا حدیثنا موسیٰ بن اسماعیل
 ثنا ابو عوانہ عن حصین عن عمر بن مہرین قال رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَدَلَ أَنْ يُصَابَ بِأَيَّامٍ بِالْمَدِينَةِ
 وَقَفَ عَلَى حَدِّ بَيْعَةِ بَنِي إِيمَانَ وَعُثْمَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ كَيْفَ فَعَلْتُمَا الْخَطَا فَإِنْ أَنْ تَكُونَا قَدْ حَكَمْتُمَا الْأَرْضَ
 مَا لَا تَطِيقُوا أَنْ تَحْكُمَا أَمْ رَأَيْتُمْ لَهَا مُطِيقًا مَا فِيهَا كَيْدَ فَضْلِ قَالَ انْظُرْ أَنْ تَكُونَا حَكَمْتُمَا الْأَرْضَ مَا لَا
 تَطِيقُونَ قَالَ قَالَا لَا فَقَالَ عُمَرُ لَإِنْ سَلِمَ اللَّهُ لَأَدْعِيَ أَرَامِلَ أَهْلِ الْعِرَاقِ لِيُخَيَّرْنَ إِلَى رَجُلٍ
 بَعْدِي أَبَدًا قَالَ فَمَا آتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا رَابِعَةٌ حَتَّى أَصِيبَ قَالَ لَوْ لَقِيتُمْ مَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا عَبْدُ اللَّهِ
 ابْنُ عَبَّاسٍ عَدَاةً أَصِيبَ كَانَ إِذَا مَرَّ بَيْنَ الصَّفَيْنِ قَالَ اسْتَوْحَا حَتَّى إِذَا لَمْ يَرَوْهُنِ خَلَا فَقَدْ
 فَكَبَّرَ وَرَبَّاهُ قَرَأَ بِسُورَةِ يُوسُفَ أَوِ الْخُلِ اسْتَوْحَا ذَلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى حَتَّى يَجْمَعَ النَّاسُ فَمَا هُوَ
 إِلَّا أَنْ كَبَّرَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ قَتَلَنِي أَوْ أَكَلَنِي الْكَلْبُ حِينَ طَعَنَهُ فَطَارَ الْعِلْمُ لِسَانِي فَاهُ طَرَفَيْنِ لَا
 يَمُرُّ عَلَى أَحَدٍ بَيْنَنَا وَلَا يَشْمَأَزَأُ إِلَّا طَعَنَهُ حَتَّى طَعَنَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا مَاتَ مِنْهُمْ سَبْعَةٌ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ
 رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ طَرَحَ عَلَيْهِ رُمْسًا فَلَمَّا طَنَّ الْعِلْمُ أَهْلَ مَا حُرِّكَ نَفْسَهُ وَنَاقَلَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
 بَنَ عَوْفٍ فَقَدْ مَرَّ فَمَرَّ بِهِ عُمَرُ فَقَدْ رَأَى الَّذِي أَرَى وَأَمَّا نَوَاحِي السَّجْدِ فَارْتَمَى لِيَدْرُونَ غَيْرَ أَنَّهُمْ
 قَدْ فَقَدُوا صَوْتَ عُمَرَ وَهُمْ يَقُولُونَ سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ فَصَلَّى بِمَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بَنَ عَوْفٍ صَلَّوْهُ
 خَفِيفَةً فَلَمَّا انْصَرَفُوا قَالُوا يَا ابْنَ عَبَّاسِ انْظُرْ مَنْ قَتَلَنِي فَمَا لَسَاعَةً ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ عَلَامُ الْغَيْبَةِ قَالَ
 لَاصْنَعُ قَالَ نَعَمْ قَالَ قَاتِلُهُ اللَّهُ لَقَدْ أَمَرْتُ بِهِ مَعْرُوفُ الْحَمْدِ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يُجْعَلْ مِنْتَنِي بِيَدِ رَجُلٍ
 يَدْعِي الْإِسْلَامَ قَدْ كُنْتُ أَنْتَ وَأَبُوكَ تُحِبَّانِ أَنْ تَكْتُمَا الْعَوْرَ بِلَدَيْنِي وَكَانَ الْعَبَّاسُ أَكْثَرَهُمْ
 رَفِيقًا فَقَالَ إِنْ شِئْتُ فَعَلْتُ إِنْ شِئْتُ قَتَلْنَا فَقَالَ لَكُنْتُ بَعْدَ مَا تَكَلَّمُوا بِسَائِرِكُمْ وَصَلُّوا
 قِبَلَكُمْ وَجُئُوا حَكَمَكُمْ فَاحْطَلْ إِلَى بَنِيهِمْ فَأَنْطَلَقْنَا مَعَهُ وَكَانَ النَّاسُ لَمْ يُصِيبَهُمْ مُصِيبَةٌ قَبْلَ يَوْمِي
 فَقَالَ يَقُولُ لَكَبَّاسَ وَقَائِلُ يَقُولُ أَخَافُ عَلَيْهِ فَلْيُيَسِّدْ فَمَثَرَةٌ فَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ ثُمَّ إِلَى
 بَلَدٍ فَشَرِبَ فَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ فَخَرَفُوا أَلَهُ مَيْتٌ فَحَكَمْنَا عَلَيْهِ وَجَاءَ النَّاسُ فَجَعَلُوا يَتَكُونُونَ عَلَيْهِ
 وَجَاءَ رَجُلٌ شَابٌّ فَقَالَ ابْنُ بَشِيرٍ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بَشِيرُ اللَّهِ لَكَ مِنْ قُصَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ لَمْ فِي الْإِسْلَامَ مَا قَدْ عَلِمْتُ ثُمَّ وَلَيْتَ فَعَدَلْتُ ثُمَّ شَهَادَةٌ قَالَ وَدِدْتُ أَنَّ

ذَلِكَ كَمَا نَأْتِي عَلَى وَكَرِي فَلَمَّا كَادَ ابْنُ الْأَكْأَدَةِ يَسْأَلُ الْأَرْضَ قَالَ رُدُّوا عَلَيَّ الْغُلَامَ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي
 أَرْضُكَ تَوَكَّلْ فَإِنَّهُ لَكَ لَتَوَكَّلْ وَأَتَقِي لِرَبِّكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ لَظَرُّ مَا عَلَيَّ مِنَ الدِّينِ فَحَسْبُوهُ
 فَوَجَدَهُ سِنَّةً وَثَمَانِينَ أَلْفًا وَخَمْسَةَ مِائَاتٍ قَالَ إِنْ وَفَى لَكَ مَالُ ابْنِ عُمَرَ فَأَدِّهِ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَالْأَمْرُ
 فِي بَنِي عَدِيٍّ بَيْنَ كَيْفٍ فَإِنْ لَمْ تَقِفْ أَمْوَالَهُمْ فَسَلِّ فِي قَرْيَتِي وَلَا تَعُدُّهُمْ إِلَى غَيْرِهِمْ فَأَدَّ عُمَرُ هَذَا
 الْمَالُ الطَّلَقَ إِلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَقُلْ يَقْرَأُ عَلَيْكَ عَمْرُ السَّلَامُ وَلَا تَقُلْ أَمِيرًا مُؤْمِنِينَ
 فَإِنَّ لِسْتَ الْيَوْمِ لِلْمُؤْمِنِينَ أَمِيرًا وَقُلْ يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنْ يَدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ سَلَامٌ
 فَاسْتَأْذَنَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهَا فَوَجَدَهَا قَاعِدَةً تَبْكُ فَقَالَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ السَّلَامُ
 وَيَسْتَأْذِنُ أَنْ يَدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ فَقَالَتْ كُنْتُ أُرِيدُ أَنْ تَقْبَلَ وَلَا تَوَثِّرَنَّ بِهَذَا الْيَوْمِ عَلَى نَفْسِي فَلَمَّا أَتَى
 فَوَقَفَ هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَدْ جَاءَهُ قَالَ ارْجِعْ عَنِّي فَاسْتَدَّهُ رَجُلٌ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا لَكَ قَالَ الَّذِي
 نَحِبُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ دَنَيْتُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ مَا كَانَ شَيْءٌ أَهَمُّ إِلَيَّ مِنْ ذَلِكَ فَإِذَا أَنَا قُضِيتُ
 فَأَجِزْ لِي نَفْسِي فَقُلْ يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنْ يَدْفَنَ لِي فَأَدَّ عُمَرُ بْنُ عُمَرَ قَدْ وَفَى لِي إِلَى
 مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ وَجَاءَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَفْصَةُ وَالسَّاءُ لَسِيئَةٌ هَمَّهَا فَلَمَّا رَأَيْنَاهَا فَمَنَّا فَوَجَّحَتْ
 عَلَيْهِ فَبَكَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً وَاسْتَأْذَنَ الرِّجَالُ فَوَجَّحَتْ دَاخِلًا لَهُمْ فَمِنَعْنَا بِجَاءَ هَاجِلِ النَّاسِ
 فَقَالُوا وَصِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اسْتَخْلِفْ قَالَ مَا أَجِدُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهَذَا الْأَمْرِ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّةِ النَّفَرِ وَالرَّهْطِ
 الَّذِينَ نُوْفِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ قَسَمِي عَلَيْكَ وَعُمَرُ بْنُ الْوَلِيدِ وَطَلْحَةُ
 وَسَعْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَقَالَ يَشْهَدُ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَلَيْسَ لِمِنْ الْأَمْرِ شَيْءٌ
 كَهَيْئَةِ النَّفَرِ بَيْنَهُ فَإِنْ أَصَابَتْ الْأَمْرَةَ سَعْدُ أَفْهَرُ ذَاكَ وَالْأَفْلَحُ سَتَعَيْنَ بِهِ أَيْكَلُ مَا أُسْرَ
 فَإِنْ لَمْ أَعِزَّلْ مِنْ عَجْزٍ وَلَا خِيَانَةٍ وَقَالَ أَوْصِي خَلِيقَةً مِنْ بَعْدِي بِالْمُهَاجِرِينَ الْأَقْلِينَ أَنْ
 يَحْرِقَ لَهُمْ حَقَّهُمْ وَيَحْفَظَ لَهُمْ حَرَمَتَهُمْ وَأَوْصِيهِ بِالْأَنْصَارِ خَيْرِ الَّذِينَ تَبَوَّؤُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ
 مِنْ قَبْلِهِمْ أَنْ يَقْبَلَ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَأَنْ يَعْرِضَ عَنْ مُسِيئَتِهِمْ وَأَوْصِيهِ بِأَهْلِ الْأَمْصَارِ خَيْرًا فَإِنَّهُمْ
 رُدُّوا إِلَى السَّلَامِ وَجِبَاءُ الدِّمَالِ وَغَيْظُ الْعَدُوِّ وَأَنْ لَا يُؤْخَذَ مِنْهُمْ إِلَّا فَضْلُهُمْ عَنْ رِضَاهُمْ وَأَوْصِيهِ
 بِالْأَعْرَابِ خَيْرًا فَإِنَّهُمْ أَصْلُ الْعَرَبِ وَمَادَّةُ الْإِسْلَامِ أَنْ يُؤْخَذَ مِنْ حَاشِيَةِ أَمْوَالِهِمْ وَيَرْكَبُوا
 عَلَى فَقَرَاءَتِهِمْ وَأَوْصِيهِ بِذِمَّةِ اللَّهِ وَدِمَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤْتَى لَهُمْ بِوَعْدِهِمْ
 وَأَنْ يُقَاتَلَ مِنْ دُونِهِمْ وَلَا يَكْفُرُوا إِلَّا طَائِفَتُهُمْ فَلَمَّا قُبِضَ خَرَجَ بِهِ فَأُتِلَقْنَا مَشْيًى فَسَلَّمَ
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَتْ دَخِلُوا فَادْخُلْ فَرَضِيعُ هَذَا لِكَ مَعَ

صَاحِبِیَّ مَلَمَّا فَرَّعَ مِنْ دَفْنٍ اجْتَمَعَ هَؤُلَاءِ الرَّهْطُ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ اجْعَلُوا أَمْرَكُمْ الْإِسْلَامَ
 مِنْكُمْ قَالَ الرَّبِیُّ قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ طَلْحَةُ قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عُمَانَ وَقَالَ سَعْدُ
 قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ إِنَّكُمْ تَبَنُّوا أَمْرَ هَذَا الْأَمِيرِ
 فَجَعَلَهُ إِلَیْهِ وَاللَّهِ عَلَیْهِ وَالْإِسْلَامُ لَیْسَ ظَنًّا أَفْضَلَ مِنْ نَفْسِهِ فَأَصْكَتَ الشَّيْخَانِ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ
 أَفْجَعَلُوهُ إِلَى اللَّهِ عَلَى أَنْ لَا أَلْعَنَ أَفْضَلَكُمْ قَالَ لَا نَعْمَ فَأَخَذَ بِيَدِ أَحَدِهِمَا فَقَالَ لَكَ قِسْمَةٌ
 مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقِدَمُ فِي الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ فَأَلْفَظَ عَلَيْهِ أَمْرًا
 لَعَنَ لَكَ وَلَكِنْ أَمَرْتُ عُمَانَ لَسَمْعَنَ وَنَظْمَنَ ثُمَّ خَلَا بِالْآخِرِ فَقَالَ لَهُ مُثَلِّدٌ ذَلِیكَ قَوْلُكَ
 اخذ الميثاق قال ارفع يدك يا عُمَانُ فَبَايَعَهُ بَابِعَ لَدُنِّي وَوَلَّيَ أَهْلَ الدَّارِ فَبَايَعُوهُ
 ترجمہ عمرو بن مہمون نے روایت ہو کر دیکھا میں نے عمر بن خطاب کو پہلے اس سے قتل ہون چار دن
 مدینہ میں یعنی بعد اسکے کہ حج سے پہرے ستہ تیس ہجری میں (کہ کٹرے ہوئے حذیفہ بن یمان اور عمار
 بن حنیف پر یعنی اور عمر نے او کو سوا عراق کی زمین پر بیجا ہوتا تاکہ اس پر خراج مقرر کریں او اسکے
 اہل پر جزئیہ) کہا کس طرح کیا تم نے کہا تم خدا سے ڈرتے ہو یہ کہ لا دا ہوتے زمین پر وہ بوجہ جس کو وہ اٹھا
 نہ سکے یعنی کنجائش سے زیادہ او سپر مقرر کرواد ہوں نے کہا کہ ہم نے او سپر وہ بوجہ لا دا ہے جس کو وہ اٹھا
 سکتی ہے او میں بڑی زیادتی نہیں (ایک روایت ہے کہ اتنا زیادہ ہے کہ حذیفہ نے کہا کہ اگر میں
 چاہتا تو اس کا خراج دگنا کرتا) عمر نے کہا کہ خوب غور کرو یہ کہ لا دا ہوتے او سپر وہ بوجہ جس کو وہ اٹھا
 نہ سکے ان دونوں نے کہا کہ ہم تو ایسا نہیں کیا تو عمر نے کہا کہ اگر خدا نے مجھ کو سلامت رکھا تو البتہ
 میں عراق والوں کی رائے کو اس حال میں چھوڑوں گا کہ میرے بعد کہی کسی مرد کے محتاج نہ ہو گی
 یعنی ملک ایسا امن ہو جاویگا کہ رائے عمر میں تنہا سفر کر نیکی مرد کی محتاج نہ ہو گی سونہ اسٹی اونیر کر جوتی
 صبح بیاتنگ کہ شہید ہو کر عمرو بن مہمون نے کہا کہ البتہ میں کہہ رہا ہوں صبح میں صبح کی نماز تک انتظار
 کرتا تھا نہ تھا میرے اور عمر کے درمیان کوئی مگر عبد المہد بن عباس جس صبح کو کہ وہ زخمی ہوئے اور عمر نے کا
 دستور تھا کہ جب دو صفوں کے درمیان گزرتے تھے تو کہتے تھے کہ برابر کرو صفوں کو بیاتنگ کہ جب
 صفوں کے درمیان کوئی جگہ خالی نہ دیکھتے تو آگے بڑھتے اور گھیر لیتے اور اگر اوقات پہلی رکعت میں
 سورہ یوسف یا غل یا مانت اس کی پڑھنے بیاتنگ کہ لوگ جمع ہوتے (اور ایک روایت میں اتنا زیادہ
 ہے کہ عمرو بن مہمون نے کہا کہ نہ منع کیا مجھ کو اس سے کہ ہوں میں پہلی صف میں مگر عمر کی ہیبت نے اور
 تحمیر و ہیبت ناگ اور میں اس سے لگتی صف میں تھا اور عمر کا دستور تھا کہ وہ گھیر لیتے تھے بیاتنگ کہ

پہلی صف کو سامنے ہوتے پس اگر کسی مرد کو صف سے آگے بڑھایا پیچھے ہٹا دیکھتے تو اس کو درہ سے مارتے
اسی واسطے میں پہلی صف میں کھڑا نہوا (سو نہ کیا عمر نے کچھ مگر یہ کہ نگیر کہی سو میں نے اون سے سنا کہ ہوتے
کہ قتل کیا یا کہا لیا جھگو کتے نے جبکہ اونکو زخمی کیا (ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ پس سامنے آیا انکو
ابو لؤلؤ غلام مغیرہ بن شعبہ کا تو عمر تھوڑا پیچھے ہٹے پھر اس نے اونکو تین زخم مارے تو میں نے عمر کو دیکھا کہ ہوتا
تھے کہ اس گتے کو پکڑو۔ اور ایک روایت میں ہے کہ عمر کا دستور تھا کہ عجم کے قیدیوں کو کسی بالغ قیدی کو
مدینے میں آنے کی اجازت نہ دیتے تھے یہاں تک کہ مغیرہ بن شعبہ نے اونکو لکھا اور وہ کو فہر عامل تھا کہ میرے
پاس ایک غلام کا ریگر ہے اور اجازت مانگو کہ اسکو مدینے میں آنے کی اجازت دیں کہ وہ کئی کسب جانتا
ہے جسے لوگوں کو فائدہ پہنچے گا وہ لوہار سے نقش کاری جانتا ہے بڑی کام جانتا ہے تو عمر نے
نے اسکو اجازت دی تو خراج مقرر کیا اوپر مغیرہ نے ہر مہینے میں سو درہم تو اسے عمر نے کے پاس خراج
کے بہت ہونے کی شکایت کی اور سوال کیا کہ مغیرہ سے کہہ کر میرا خراج کم کروا دیں تو عمر نے کہا کہ تیرا
خراج تیرے کام کے مقابلے میں بہت زیادہ نہیں تو پھر اوہ غلام غضبناک ہو کر اونسیت کی اور فر
عمر نے مار ڈالنے کی بھر کچھ دن کے بعد وہ غلام اون پر گذرنا تو عمر نے کہا کہ سنو سنو کہہ کہتا ہے کہ اگر میں
چاہوں تو ایسی چٹکی بناؤں کہ ہوا کے ساتھ الٹا چلے کرے تو اس غلام نے اونکی طرف مڑ کر دیکھا
ستھیرے بیوڑی ڈال کر پس کہا کہ البتہ میں تیرے واسطے ایسی چٹکی بناؤں گا کہ اسکو لوگوں میں ہمیشہ چہرے
رہے گا تو عمر نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ یہ غلام جھگوڑا تا ہے پھر وہ غلام کچھ دن ٹھہرا پھر اس نے ایک
خنجر بنا یا جس کے دوسرے اور اسکو زہر بٹایا پھر مسجد کے ایک کونے میں چھپ رہا فوج کے اندر سے میں
یہاں تک کہ عمر نہ گھر سے باہر آئے لوگوں کو جگاتے تھے کہ اوٹھو طرف نماز کرو اوٹھو طرف نماز کے پھر جب اسکو
قریب ہوئی یعنی وہ اندر سے میں بیٹھا تھا تو وہ عمر پر چھٹا اور اونکو تین زخم مار کر ایک اون میں سے طرف
ناف کو یہاں تک کہ اوٹھا پیٹ پہاڑ ڈالا اور اسکو قتل کیا (سو جلد چلا ابو لؤلؤ ساتھ چھری دو منہ
والی کے نہ گذر کسی پر و امیں اور نہ بائیں مگر اسکو زخمی کیا یہاں تک کہ اس نے تیرا آدمی کو زخمی کیا سات اہل
سو مہر گئے سو جب مسلمانوں میں سے ایک مرنے اسکو دیکھا تو اپنا باران کوٹ اوپر ڈالا سو جب اس کو عجمی کا فر
نے گمان کیا کہ وہ پکڑا گیا تو اپنے تین مار ڈالا اور عرفا صدق نے عبدالرحمن بن عوف کا ہاتھ پکڑا اور اسکو امام بنایا
سو جو عمر کے متصل اور قریب تھے سو انہوں نے دیکھا جو میں نے دیکھا اپنے نزدیک والوں کو تو یہ سب حال دیکھا
تھا اور اس پر جو لوگ کہ مسجد کی طرفوں میں تھے تو اونکو کچھ حال معلوم نہوا سو اسے کہو کہ انہوں نے عمر کی آواز نہ بائی
اور وہ کہتے تھے سبحان اللہ سبحان اللہ جیسے کہ مقتدی ہو کے وقت امام کو کہتے ہیں تو عبدالرحمن نے اونکو ملکی

نماز پڑھائی یعنی پہلی رکعت میں سورہ انا اعطینا پڑھی اور دوسری میں اذہار نظر اللہ (اور ایک سورت
میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر بیہوش ہو گئے سو وہ ہمیشہ بیہوش رہے یہاں تک کہ صبح روشن ہوئی تو اوہ بونہ
نے ہمارے مہون کی طرف نظر کی اور کہا کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھی ہے میں نے کہا ہاں کہا نہیں
مسلمان جو نماز کو چھوڑے پھر وضو کر کے نماز پڑھی پھر جب نماز سو پیرے تو عمرؓ نے کہا کہ اے ابوبکرؓ
دیکھ مجھ کو کسے مارا تو ابن عباسؓ ایک گھڑی لوگوں میں پیرے پیرے گئے پس کہا کہ غیرہ کے غلام نے ایک مارا
عمرؓ نے کہا اوس غلام کا ریگرنے کہا ہاں کہا خدا اوس کو قتل کرے کہ میں نے تو اوس کو دستور کے موافق حکم کیا ہوتا
تو کہہ خدا کا جسے نہیں گردانی موت میری اوس مرد کے ہاتھ سے کہ اسلام کا دعویٰ کرے سو مقرر تو اور
تیرا پ دو نون چاہتے تھے کہ عجمی غلام مہینے میں بہت مہون اور عباسؓ نے کرباس سبب صحابہؓ کو
زیادہ غلام تھے تو ابن عباسؓ نے کہا کہ اگر تو چاہے تو میں سب عجمی غلاموں کو مار ڈالوں کہا تو نے غلط کہا
یعنی اوکو مارنا درست نہیں بعد اسکے کہ اوہوں نے تمہاری بولی میں کلام کیا اور تمہارے قبلی کی طرف
نماز پڑھی اور تمہاری طرح حج کیا سو اپنے گھر کی طرف اٹھا گئے اور ہم اوکو سب سے جدا کر دیں اور لوگ ایسے غلام
ہوئے کہ جیسے اوکو اس دن ہی پہلے کوئی مصیبت نہ پہنچی تھی سو کوئی کہتا تھا کہ کچھ ڈر نہیں اور کوئی
کہتا تھا کہ مجھ کو سپر ڈر ہے پھر کھجور کا پنچوڑا اوکو پاس لایا گیا تو اوہوں نے اوس کو پیا تو وہ اوکو پیٹ
سو یعنی زخم کی راہ سے نکل گیا لیکن معلوم نہوا کہ وہ خون ہے زخم کا یا پنچوڑا کھجور کا پیر کہا دودھ لاؤ سو پھر
دودھ لایا گیا تو اوکو پیا تو وہ بھی اوکو پیٹ سو نکل گیا تو لوگوں نے معلوم کر لیا کہ وہ مرنے والا ہیں
سو ہم اوکو پاس گئے اور لوگ آئے تو اوکی تعریف کرنے لگے اور ایک جوان مرد آیا تو اس نے کہا کہ خوشخبری
ہو مجھ کو اے امیر المؤمنینؓ ساتھ بشارت اللہ کو واسطے تمہاری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت ہو اور
سبقت ہو اسلام میں جو تو نے جانا ہے پھر تو خلیفہ ہو اسو تو نے انصاف کیا پیر اوکو بعد شہید ہونا چھوڑ
کہا کہ میں دوست رکھتا ہوں کہ یہ برابر ہونہ مجھ گناہ ہو اور نہ میرے وہ خط و کتابت یعنی اگر برابر برابر ہوتو
یہ بھی غنیمت ہو سبب وہ پیٹھ دیکر چلا تو ناگہان اوس کا تہ بند زمین سے نکلتا تھا کہا اوس اڑے کہ
میرے پاس پہر لاؤ کہا اے میرے بھتیجے اپنے کپڑے کو اوچا کر پس تحقیق اوچا کرنا بہت پاک کرنا والا ہے
تیرے کپڑے کو او سب سے بہت خریدنا تیرے رب کے اے عبداللہ بن عمرؓ دیکھ جو کچھ کہ مجھ پر فرض ہے سو لوگوں
نے اوس کو حساب کیا تو تیسری ہزار یا مانند اوس کے پایا کہا کہ اگر ال عمرؓ کے مال سے سب فرض ادا ہو سکے
تو اوس کو اونکو مال ہو اور اکیسویں بدین تو عدی کی اولاد ہو مانگیو اور اگلا دنگو مال سے ادا نہ ہو سکے تو عمرؓ
سے مانگیو اور اوکی غیر کثیر نہ پڑھو اور تو عائشہؓ ام المؤمنین کے پاس جا اور کہہ کہ عمرؓ کو سلام کرنا پڑا

اور نہ کہیو امیر المومنین اس واسطے کہ میں کج مسلمانوں کا سردار نہیں اور کہیو کہ اجازت مانگتا ہوں تھے
 عمر غنیہ خطاب کا یہ کہ اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن یا جادو تو اس نے سلام کیا اور اجازت
 مانگی پھر ان کے پاس داخل ہوا تو پایا او کو امیر المومنین کہ بیٹھ کر تہین تو کہا کہ عمر خطاب کا بیٹا ابجو سلام کرتا
 ہے اور اجازت مانگتا ہے کہ اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن یا جادو عائنہ نے کہا کہ میرا ارادہ
 تھا کہ میں خود اوسمیں دفنائی جاؤں اور البتہ آج میں اوسکو اپنی جان پر مقدم کرونگی پھر جب
 سامنے آیا تو کسی نے کہا کہ یہ عبداللہ آیا ہے کہا کچھ اوٹھا تو ایک مرنے والا کو اپنے ساتھ لے گیا
 خبر لیا ہے کہا امیر المومنین جس چیز کو تم چاہتے تھے عائنہ نے اجازت دی کہا شکریہ اللہ کا نہ
 تھی کوئی چیز زیادہ تر مقصود نزدیک میرا اس سو جو بیری روح قبض ہو تو کچھ اوٹھا پھر سلام کیا
 اسے ابن عمر نے کہیو کہ عمر خطاب کا بیٹا اجازت مانگتا ہے پس اگر اجازت دو تو کچھ داخل کر بیٹھیں
 پھر لے جایو کچھ طرف قبروں عام مسلمانوں کی اور ان میں ام المومنین حفصہ اور آدو عورتیں او کو ساتھ
 چلیں سو جو بھرا او کو دیکھا تو ہم اوٹھ کھڑے ہوئے تو وہ او کو پاس اندر گئیں او گھڑی پھر ان کے پاس دتی
 میں پھر مردوں نے اجازت مانگی تو حفصہ گھر کے اندر ایک جگہ داخل ہو گئیں سو پہنے ان کے رولہ کی
 آواز اندر سہنی تو لوگوں نے کہا کہ وصیت کرو امیر المومنین کسی کو اپنے چچے خلیفہ بناؤ کہا نہیں
 پاتا میں کسی کو لائق تر ساتھ اس مرخلاف کو ان چند مردوں کو کہ حضرت علی المد علیہ وسلم نے انتقال
 فرمایا اور حالانکہ آپ اوسو راضی تھے سو نام لیا عمر نے علی کا اور عثمان رنکا اور زبیر کا اور طلحہ کا اور عثمان
 ابی وقاص کا اور عبدالرحمن بن عوف کا اور حاضر ہو گا تم میں عبدالمد بن عمر اور بنین واسطے اس کے امر
 خلاف سو کچھ چیز مانده صورت تعزیت کو واسطے اوسکو یعنی اس واسطے کہ جب اوسکو خلافت کا اہل شہرہ
 سو خارج کیا تو ارادہ کیا جب خاطر اوسکی کا باہرین طو کر کیا اوسکو اہل مشورہ سے بیچ اسکے پس اگر خلافت
 سعد کو پہنچی تو وہ لائق ہے ساتھ اوسکے نہیں تو چاہیے کہ مدوے ساتھ اوسکے جو سردار ہو پس تحقیق
 میں نے نہیں ہو قوف کیا اوسکو عاجز ہو نیکی سبب سو اور نہ خیانت کے سبب سو اور میں وصیت کرتا
 ہوں خلیفے کو کہ میرے بعد ہو مہاجرین اولین کے حق میں یعنی جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نماز
 پڑھی ہے یا جو بیت رضوان میں حاضر تھے یہ کہ ان کا حق پہچانے اور ان کی عزت نگاہ رکھو اور میں
 وصیت کرتا ہوں اوسکو انصار کے حق میں نیکی کرنے کی جو جگہ پکڑ رہے ہیں اس گھر میں یعنی مدینے
 میں اور ایمان میں اوسو پہلے یہ کہ او کو نیکیوں کی نیکی قبول کرے اور او کو بدکاروں سے معاف کرے
 اور میں وصیت کرتا ہوں اوسکو نیکی کرنے کی شہروں والوں کے حق میں پس تحقیق وہ مددیز

اسلام کی جو اسلام سے ایذا کو دور کرتے ہیں اور جمع کرنے والے ہیں مالون کے اور موجب غصہ دشمن کے ہیں یعنی جلدتے ہیں جی دشمن کا بسبب کثرت اور نفوت اپنی کے اور یہ کہ نہ لیا جاوے اور نہ مگر جو زیادہ ہوا انکی حاجت بن سوا انکی رضا مندی سوا زمین اور سکودصیت کرتا ہوں گنوارون کے حق میں پہلانی کی پس تحقیق وہ جرہ ہیں عرب کی اور مادہ ہیں اسلام کا یعنی انہیں کے ساتھ قائم ہے عرب اور اہل یہ کہ لیا جاوے اور مالون انکے سے یعنی اونٹ بکری وغیرہ کی زکوۃ میں اونکا عمدہ مال نہ لیا جاوے اور روکیا جاوے اور انکے محتاجوں پر اور زمین وصیت کرتا ہوں خدا کے ذمہ دار اسکے رسول کے ذمہ کی یعنی اہل ذمہ کا فون کے حق میں پہلانی کی اور یہ کہ پورا کیا جاوے واسطے انکے عہد اور یہ کہ لڑو کیجاوے اور انکے پیچھے سے یعنی اگر کوئی دشمن انکے مارنیکا فصد کرے تو اونکی مدد کی جاوے اور نہ تکلیف دیجاوے اونکو مگر موافق طاقت اونکی کے یعنی اونے جنہر طاقت سوزیادہ نہ لیا جاوے پر جب عمر فاروق کی روح قبض ہوئی تو ہم اوسکے ساتھ نکلے سو ہم چلے یہاں تک کہ عائشہ کے پاس پہونچے تو عبداللہ بن عمر نے سلام کیا اور کہا کہ اجازت مانگتا ہے عمر خطاب کا بیٹا عائشہ غلے اجازت دی اور فرمایا کہ اوسکو اندر لاؤ یعنی عائشہ کے حجرے میں جہاں حضرت صلعم اور ابو بکر مدفون تھے) سوا ندر لائے گئے اور وہاں اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ رکھو گئے سو جب انکے دفن ہو فرماغت ہوئی تو یہ قوم جمع ہوئی یعنی خلیفہ بنانا جنکی سپرد کیا تا تو عبدالرحمن بن عوف نے کہا کہ اپنی خلافت کو انکو آپ میں جو میں کسی سپرد کر یعنی اور باقی تین اتحقاق سے ماتہ اوٹھاؤ تو زبیر نے کہا کہ میں نے اپنا کام علی بن ابی طالب کو کیا اور طلحہ نے کہا کہ میں نے اپنا کام عثمان کے سپرد کیا اور سعد نے کہا کہ میں نے اپنا کام عبدالرحمن کے سپرد کیا تو عبدالرحمن نے کہا کہ جو تم دونوں میں سوا اس امر خلافت سے بری ہو پس کرینگے ہم خلافت کو طرف اوسکی اور اللہ اور اسلام اوسکا نگہبان ہے یعنی اوسکو اللہ کی اور اسلام کی قسم ہے کہ چاہیے کہ غور کرے فضل انکے کو اپنے عقائد میں تو وہ دونوں بزرگ یعنی عثمان اور علی خاموش رہے تو عبدالرحمن نے کہا کہ کیا تم امر خلافت کو میرے اختیار میں کرتے ہو کہ جسکو میں چاہوں خلیفہ بناؤں قسم ہے اللہ کی کہ نہ قصور کروں میں فضل تمہارے سے یعنی جو تم میں سے فضل ہوگا اوسکو خلیفہ بناؤں دونوں نے کہا ہاں تو ان سے دونوں سوا ایک کا یعنی علی کا ماتہ پکڑا سوا اوسکو کہا کہ واسطے تیرے قرابت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مقدم ہونا اسلام میں جو جسکو معلوم ہے پس خدا تعالیٰ نگہبان ہے اگر میں تجھکو سوار بناؤں تو اللہ تعالیٰ تو انصاف کرے گا اور اگر میں عثمان کو سوار بناؤں تو اللہ تعالیٰ تو اوسکی فرمائش اور عہد کرے گا پھر دوسرے کے ساتھ خلوت کی تو اوسکو یہی اسطرح کہا پر جب دونوں کو قول قرار لیا تو عثمان سے کہا کہ اے عثمان اپنا ماتہ اوٹھا پس معیت کی اے عثمان سے ہم علی نے یہی اونے معیت کی اور مدینے والے

داخل ہوئے سو سب نے عثمانؓ سے بیعت کی فایہ جو عمرؓ نے کہا کہ شکر ہے اللہ کا کہ میری موت کسی مسلمان کے ہاتھ سے نہیں ہوئی تو ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جب گھر سے مجھ کو ساتھ لے کر آیا اللہ اللہ کے تو اس سے استغفار ہوتا ہے کہ مسلمان جب کسی کو جان بوجھ کر مار ڈالے تو اس کے واسطے مغفرت کی امید و برصاوت کے جو کہتا ہے کہ اس کی کبھی مغفرت نہیں ہوگی اور شاید ابن عباسؓ کی مراد مار ڈالنے سے اونگھا مار ڈالنا تھا جو عجمی غلاموں کو مسلمان نہیں ہوئے تھے اور یہ جو کہا کہ میں آج مسلمانوں کا امیر نہیں ہوں اس کے نہیں کہ یہ اس وقت کہا تھا جبکہ یقین کیا ساتھ موت اپنی کو واسطے اشارت کر نیکی طرف عائشہؓ کی تاکہ نہ محبت رکھیں اس سے واسطے ہونے اس کے کو امیر یعنی بلکہ شخص واسطے اللہ کا اور آئندہ آویگا جو اس کو ظاہر کے مخالف ہو تو ادبیہ ہے کہ سوال کرنا عمرؓ کا عائشہؓ سے بطور طلب کرنا تھا نہ بطور امر کے اور مرنے کے بعد وہ سری بار جو اجازت مانگو کو فرمایا تو انہوں نے گمان کیا کہ شاید عائشہؓ نے زندگی کو کھانا دیا کر کے اجازت دی ہو اور یہ جو عائشہؓ نے کہا کہ البتہ میں آج اس کو اپنی جان پر مقدم کر دوں گی تو اس سے استئذان کیا گیا جو اس پر کہ عائشہؓ اپنے گھر کی مالک تھیں اور زمین نظر ہے بلکہ واقع یہ ہے کہ وہ تھیں مالک مغفرت کو تھیں رہنے کے بیچ اس کے اور بانی غیر کے بیچ اس کے اور ان کے بعد اس گھر کا کوئی وارث نہیں اور حکم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا مانند عدت والی عورتوں کو ہے اس واسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو اون سے نکاح کرنا حکم نہیں اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر قبلہ کی طرف ہو اور صدیق اکبرؓ کی قبر آپؐ کی طرف ہو آپؐ کو موندوں کے برابر اور عثمانؓ کی قبر صدیق سے پورب کی طرف صدیق کی قبر کے موندوں کے برابر اور ایک روایت میں ہے کہ وہ ان ایک قبر کی جگہ باقی ہے وہاں بیٹھے دفن ہونگے اور عمرؓ کے اس قصہ میں اور بھی کئی فائدے ہیں تحقیق اس کی مسلمانوں پر اوصیعت اس کی واسطے ان کے اور قائم کرنا سنت کا بیج اور ان کی اور نہایت ڈرنا اس کا اپنے رب سے اور اہتمام اور اس کا ساتھ ہمارے دین کے اکثر اہتمام اس کے ساتھ ان نفس انہی کے اور یہ کہ نبیؐ سے مخصوص ہے ساتھ اس کو جبکہ اوس میں نہایت زیادتی ہو یا مذہب ظاہر ہو یا سوسطہ منع کیا عمرؓ نے جو ان کو اپنی بیعت سے باوجود دیکھا اس کو تہ بند اونچا کرنے کا حکم فرمایا اور کوشش کرنی ساتھ دفن ہوئے نزدیک اہل خیر کے اور شور کرنا بیچ قائم کرنے امام المسلمین کے اور مقدم کرنا افضل کا اور یہ کہ امامت منعقد ہوتی ہے ساتھ بیعت کا اور سوائے اس کے جو ظاہر ہے ابن بطلان نے کہا کہ آئینہ لیل ہے اور پورا جواز لے کر مفسول کو اور پورا اس سے افضل ہے اس واسطے کہ اگر یہ جائز نہ ہوتا تو یہ نہیں کیا جاتا اور خلاف کا شوری طرف چھاؤ میں کے باوجود یہ عمرؓ کو معلوم تھا کہ ان کا بعض بیعت سے افضل ہے اور نیز دلالت کرتا ہے اس پر قول ابو بکرؓ کا کہ میں راضی ہوں واسطے ہمارے ایک دو مردوں میں سے عمرؓ اور ابو عبیدہ

سے باوجودیکہ اونکو معلوم تھا کہ وہ فضیل بن دونوں سے اور تحقیق شکل جانا گیا ہے ٹھکانا ٹھکانا یافت گو
چھ میں اور سپرد کیا اور کو طرف اجتہاد اونکو کی اور نہ کیا اور نہ جیسے کیا ابو بکر نے اپنے اجتہاد میں ترجیح
اوسکے اس واسطے کہ اگر وہ نہ دیکھتا تھا جواز دلالت مفضول کیلئے عقل پر تو یہ فعل اوسکا دلالت کرتا ہے
کہ جو ان چھ کے سوا کسی تھے اوسکے نزدیک مفضول تھے بہ نسبت اونکو اور جب وہ اسکو پہچانتے تھے تو نہ پوشیدہ
تھی اور نہ فضیلت بعض چیز کی بعض پر اور اگر جانتے تھے کہ مفضول کی دلالت فضل پر درست ہو تو جسکو خلیفہ
بناتے ان میں سے یا اونکو غیر سے ممکن تھا لینے خواہ کسی کو حاکم بناتے درست تھا اور جواب اول سے داخل
ہوتا ہے اوسمیں جواب ثانی سے اور وہ یہ ہے کہ تعارض ہوا نزدیک اور کو فعل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کہ اپنے اپنے پیچھے کسی خاص شخص کے خلیفہ بنانے کے ساتھ تصریح میں کی کہ فلا شخص میرے بعد خلیفہ
اور فعل ابو بکر کا کہ انہوں نے تصریح کی کہ عمر میرے بعد خلیفہ ہوں یہ راہ جمع کرتی ہے تخصیص اور عدم میں
یعنی اس صورت میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل اور ابو بکر کا فعل دونوں جمع ہو جاتے ہیں (نتیجہ)۔

باب مناقب علی بن ابیطالب اَلْحَسَنِ الْقُرَشِيِّ الْهَاشِمِيِّ بَابُ رِجَالِ مَنَاقِبِ
ابن ابیطالب کے جنگی کنیت ابو الحسن ہو توشی میں ہاشمی میں ف اور وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
چچا کے بیٹے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے سے دس سال پہلے پیدا ہوئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے لو کہیں سے اونکو پالا اور لو کہیں سے ہمیشہ حضرت م کے ساتھ رہا اور کہیں آپ کو جد انہوے یہاں تک کہ اپنے
انتقال فرمایا اور انکی مان کا نام فاطمہ ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسلام لائیں اور حضرت م کی
زندگی میں مرین اور کہا احمد اور قاضی امیل اور نسائی اور ابو علی نیسا بوری نے کہ نہیں وارد ہوا کسی ایک
کے حق میں صحابہ کے ساتھ مضبوط سندوں کے اکثر اوس چیز سے کہ علی کے حق میں وارد ہوئی ہے اور ہا
سبب یہ سبب اسکے یہ کہ وہ پیچھے رہے اور واقع ہوا اختلاف بیچ زمانے اونکو کے اور کلنا خارجیوں کا اور لو کہیں
پس تا یہ سبب واسطے پہنچنے مناقب اونکو کے کثرت صحابہ کے سبب واسطے رد کرنے کے اونکو مخالفوں
پر پس تھو لوگ دو گروہ لیکن بدعتی نہایت کم تھے پھر تھا ام علی کے ساتھ ایک گروہ پیدا انہوں نے
اوس سے روای کی اور اونکی تنقیص کی اور بکڑا اوسکی لعنت کو نمبروں پر سنت یعنی بر ملا نمبروں پر علی رضی
کو لعنت کرنے لگے اور موافق ہوئے اونکو خارجی لوگ علی کے ساتھ بغض رکھنے پر اور اوسمیں کچھ زیادہ کیا
یہاں تک کہ اونکو کافر کہا تو لوگ علی کے حق میں تین قسم ہو گئے اہل سنت اور معتزلیں خارجیوں اور
اور لڑنے والے ساتھ اونکے بنی امیہ سے اور تا بعد اونکو بیس محتاج ہوئے اہل سنت طرف پہلانے فضائل اونکی
کے پس کثرت نقل کرنے والوں کی واسطے اسکے واسطے کثرت مخالفین کے ہے نہیں توجہ نفس الامریہ

ہے وہ یہ ہے کہ واسطے ہر ایک کے چارون مین جو فضائل ہیں کہ اگر انکو عدل کے میزان کو لکھا جاوے تو نہیں لکھتا ہے قول اہل سنت اور جماعت کہ سے ہرگز اور ایک رویت میں ہے کہ علی مرتضیٰ اٹھ برس کی عمر میں اسلام لائے تھے (نسخ) **وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ** اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؑ کو فرمایا کہ اے علیؑ تو مجھ سے ہو اور میں تجھ سے ہوں ف اسکی شرح آئندہ آویں۔ **وَقَالَ عُمَرُ تَوَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عِنْدَ رَاضِيٍّ أَوْ عَمْرٍ نَزَلَ** کہ انتقال ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور حالانکہ آپ علیؑ کو راضی تھے۔ **حَدَّثَنَا ثُمَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ثنا عبد الله بن عمر بن عمار عن حازم بن سهل بن سعيد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا أعطين الزايت غدا رجلا يفتخر الله على يديه قال بآت الناس يدفون ليتهم أبهم يعطاه فلما أصبح الناس غدوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم كلهم يرجون أن يعطاه فقال أين علي بن أبي طالب فقالوا أينك عيني يا رسول الله قال فأرسلوا إليه فأقربني به فلما جاء بصقوني عيني فدا عاله فبدا حتى كان لم يكن به وجع فأعطاه الزايت فقال علي يا رسول الله أقابلهم حتى يكونوا مثلنا فقال اهذه على رسلك حتى تنزل بساحتهم ثم ادعهم إلى الاسلام واخبرهم بما يحب عليهم من حتى الله فيه فوالله لكان يهدى الله بك رجلا واحدا خيرا لك من أن يكون لك خمر النعم ترجمہ سہل بن سعد روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ میں کل علم دونگا اوس مرد کو جسکے ہاتھوں پر ضلع فتح کر لیا تو لوگ تمام رات فکر میں رہے کہ دیکھیں یہ دولت کس کو ملے تو جب صبح ہوئی تو لوگ صبح کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہر ایک شخص میدوار تھا کہ علم اسکو ملے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی کہاں ہیں لوگو نے کہا کہ یا حضرت اونکی آنکھیں آئی ہیں فرمایا کہ اونکو میرے پاس بلاؤ پھر جب علی مرتضیٰ آئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی آنکھ میں لب لگائی اور انکے واسطے دعا کی تو اوسی وقت تندرست ہو گئے جیسے کہ اونکو کچھ بیماری نہ تھی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو علم دیا تو علیؑ نے کہا کہ یا حضرت کیا میں انسے لڑوں یہاں تک کہ ہوں مثل ہماری فرمایا جلا جالپنے طور پر یہاں تک کہ تو انکے میدان میں اتر کر پیر اونکو اسلام کی طرف بلا اور خبر کر دے اونکو ساتھ او سچیز کہ کہ واجب ہو او پیر اللہ کہ حق سے دین اسلام میں یعنی شریعت کے احکام تو قسم ہے اللہ کی کہ البتہ خدا کا ہدایت کرنا ایک مرد کو تیرے سبب سو تیس برس تک سوز اور ٹکڑے کرنے سے۔ **حَدَّثَنَا ثُمَيْبَةُ ثنا حاتم عن يزيد بن ابي عبيد عن سلمة قال كان علي قد خلف عن النبي صلى الله عليه وسلم في حبيد وكان به رمم فقال انا اختلف عن****

فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَوَجَدَ رِدَاءَهُ قَدْ سَقَطَ عَنْ ظَهْرِهِ وَخَلَصَ الْقَرَابُ الْمَوْظُوعُ فَيَجْعَلُ يَمِينَهُ عَنْ ظَهْرِ
 قِيَمُولٍ أَجْلَسَ يَأْكُلُ تَرَابِ مَسْتَتِينَ مَرَجِمَهُ أَبُو حَازِمٍ سَمِعَ رَوَيْتَ هُوَ كَأَنَّكَ سَمِعَ بَنِي كِلَابٍ سَمِعَ بَنِي كِلَابٍ سَمِعَ بَنِي كِلَابٍ
 یہ خدا نا امیر مدینہ کا علی رضی عنہ کو ذکر کرتا ہے یعنی او کی حقارت کرتا ہے نزدیک منیر کے سہل نے کہا کہ باقی کیا کہتے
 ہے اس نے کہا کہ او انکو ابو تراب کہتا ہے یعنی مراد اس کی اس کنیت کے ذکر کرنے سے حقارت او کی ہو تو سہا
 ہنس پڑے اور کہا کہ نہیں نام رکھا اور انکا ساتھ اس کے مگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نہ تھا علیؑ کو
 کوئی نام محبوب تر نزدیک اپنی اس نام سے تو میں نے سہل سے حدیث پوچھی اور میں نے اس سے سو کہا کہ
 ای ابو تراب! یہ سہل کی کنیت ہے اس طرح یہ یہ حدیث کہا علی رضی عنہ کے پاس گئے پھر نکلے اور سہی
 میں اگر لیٹ گئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے او کی جگہ روک کر او کی بیٹی سے لڑی ہوئی تھی اور ان کی بیٹی کو
 مٹی پونجی ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم او کی بیٹی سے مٹی پونجی لگے اور کہنے لگے کہ اٹھ بیٹھے ای ابو تراب
 یعنی اسے باپ مٹی کے یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبار فرمایا وقت اور ایک روایت میں اتنا اور زیادہ
 ہو کہ فاطمہ نے کہا کہ میرے اور ان کے درمیان کچھ بار بیٹھے سوچو سوچو نا راض ہو کر مسجد میں چلے گئے حاکم نے
 مُحَمَّدٌ بْنُ رَافِعٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَهُ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ
 عُمَرَ فَسَأَلَ عَنْ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ لَعَلَّ ذَاكَ يَسْئَلُكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَادْعُهُمُ اللَّهُ
 بِأَفْئِكَ شَمُّ مَا لَهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ كُنَّا نَحْمَدُكَ عَمَلًا قَالَ هُوَ ذَاكَ بَيْتُهُ أَوْ سَطُ بَيْتِهِ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَعَلَّ ذَاكَ يَسْئَلُكَ قَالَ أَجَلٌ قَالَ فَادْعُهُمُ اللَّهُ بِأَفْئِكَ فَاطِمَةُ فَاجْعَلْ عَمَلَهُ
 جَعَلَكَ مَرَجِمَهُ بَنِي كِلَابٍ سَمِعَ رَوَيْتَ هُوَ كَأَنَّكَ سَمِعَ بَنِي كِلَابٍ سَمِعَ بَنِي كِلَابٍ سَمِعَ بَنِي كِلَابٍ
 او انکو علموں کی خوبیاں یاد دلائی اور کہا کہ شاید تو اس سے ناخوش ہو تا ہے اس کو کہا مان کہ اس خدایتیری
 ناک کو خاک میں ملا دو پھر اس نے اسے علیؑ کا حال پوچھا تو ابن عمرؓ نے ان کے علموں کی خوبیاں یاد دلائی
 کہا یہ ہے کہ او کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گھروں کے درمیان یعنی اس کی عمارت سے خوبصورت
 ہو پھر کہا کہ شاید تو اس سے بھی ناخوش ہو تا ہے اس کو کہا مان کہ اس خدایتیری ناک کو خاک
 میں ملا دے جاویر کو حق میں اپنی کوشش کو نہایت تک پہنچا یعنی جو تجھ سے سو کے سو کر میں نے تو
 حق بات کہی ہے اور حق کہنے والا کسی کے برابر کہنے کی پروا نہیں کرتا ف اور ایک روایت میں
 کہ اس مرد نے کہا کہ میں اس سے عداوت رکھتا ہوں کہ اس خداجہ سے عداوت رکھتا ہوں جَعَلَكَ مَرَجِمَهُ
 ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
 بَيْنَ أَثَرِ الرَّجُلِ فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْجًا فَانْطَلَقَتْ فَلَمْ تَعِدْهُ فَوَجَدَتْ عَائِشَةَ

م بناط مہم سے و ذاک کہ بیان سے تری چکا کا شکر کجیوں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نظر کرانے کے پاس آئی تو یہاں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

چلتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے یہ فرمایا تو علی مرتضیٰ نے کہا کہ میں راضی ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ معاویہ نے سعد کو کہا کہ تو علی کو برا کیوں نہیں کہتا اس نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے او کو حق میں تین باتیں فرمائی ہیں اس واسطے میں او کو برا نہیں کہتا ایک یہ ہے جو مذکور ہوئی اور دوسری یہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ میں کل علم دو ٹوکا اس مرد کو جس کو خدا اور رسول جانتے ہیں اور تیسری یہ کہ جب یہ آیت اتری کہ کہہ سناؤ پیغمبر آؤ کہ بلاوین ہم اپنی اولاد کو اور تمہاری اولاد کو تو حضرت نے علی مرتضیٰ اور فاطمہ اور حسن حسین کو بلایا اور کہا الہی یہ ہیں میرے گھر والے اور ایک روایت میں ہے کہ سعد نے کہا کہ اگر ارہ میرے سر پر رکھا جاؤ اسپر کہ میں علی کو برا کہوں تو یہی کہی او کو برا کہوں اور باب کی حدیث بہت صحابہ سے مروی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو فرمایا کہ کون ہے زیادہ تر بد بخت اولین میں؟ علیؑ نے کہا کہ جسے صالح پیغمبر کی اوٹنی کی کو بچیں کافی بتیں یہ فرمایا کہ کون ہے زیادہ تر بد بخت پچھلون میں؟ کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں فرمایا جو جگہ شہید کر لگا اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ حدیث باب کے اسپر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت کے مستحق علیؑ ہیں او کو سوا کے اور کوئی صحابی اس کا مستحق نہیں پس تحقیق مارون تھے خلیفہ موسیٰ کے اور جواب یہ دیا گیا ہے کہ مارون نہ تھے خلیفہ موسیٰ کے مگر او کی زندگی میں نبی مرنے او کو کے اس واسطے کہ وہ بالاتفاق موسیٰ سے پہلے مرنے تھے اشارہ کیا ہے طرف او کو خطابی نے اور طیبی نے کہا کہ سنی حدیث مزید ہیں کہ وہ تھے صل ہے ساتھ میرے او کو والا ہے مجھ سے مارون کے موسیٰ سے اور اسمین تثنیہ بہم ہے بیان کیا او کو ساتھ قول ابنی کے کہ مرفوف اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں پس معلوم ہوا کہ اتصال مذکور در بیان او کو پیغمبر ہونے کی حجت سے نہیں بلکہ اس حجت سے جو اس سے حکم ہے اور وہ خلافت ہو اور جب کہ مارون مشبہ ہوا اس کے کچھ نہیں کہ تھا خلیفہ بیچ زندگی حضرت موسیٰ کے تو ولایت کی اسے او پر خاص کرنے خلافت علیؑ کے واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلی زندگی میں اور تحقیق روایت کی ہیں بخاری نے علی مرتضیٰ کے مناقب کو کئی چیزیں اس جگہ کے سوائے اور جگہوں میں اور علی کے مناقب میں اور یہی بہت حدیثیں آچکی ہیں جمع کیا ہے معلم کو امام نسائی نے اپنی کتاب خصائص نسائی میں جو کتاب مستحق ہے علی مرتضیٰ کے مناقب میں اور ایک روایت میں آیا ہے من کنت مولا فہو مولا یعنی جس کا میں مولی ہوں اس کا علیؑ ہی مولا ہے روایت کیا ہے اس حدیث کو ترمذی وغیرہ نے اور اس کی سندیں بہت صحیح اور حسن ہیں (نسخ) **حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَجْدِ أَنَا شَعْبَةُ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عُمَرَ قَالَ أَهْضُوا كَمَا كُنْتُمْ تَهْضُونَ فَإِنِّي أَرَاهُ لَا خِلَافَ حَتَّى يَكُونَ النَّاسُ مَجَاعَةً أَوْ مَوْتًا كَمَا مَاتَ أَهْلَانِ وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَرَى**

اِنَّ عَاقِبَةَ اَیْمَانٍ لِّیْ عَلٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ لَکَذٰلِکَ تَرْجُمَہُ عَلٰی شَیْءٍ رُوایت ہو کر فرمایا کہ حکم کرو جیسے تم پہلے حکم کیا کرتے
 تھے پس تحقیق میں برا جاتا ہوں اختلاف کو یہاں تک کہ ہوں سب لوگ ایک جماعت یا مروءت میں
 جیسے میرے ساتھی مر گئے یعنی ابو بکر اور عمر اور ابن سیرین عقدا کرتے تھے کہ چور و ایتین حضرت علی
 سے مروی ہیں اور ان میں ہو اکثر جھوٹی ہیں **ف** ایک روایت میں کہ کیا اس سبب ہو تھا کہ علی
 مرتضیٰ کہتے تھے کہ ام ولد لونڈی کا بیچنا جائز ہے علی اور عمر کا پہلے یہ مذہب تھا کہ اونکو بیچا جاوے اور پھر
 علی مرتضیٰ نے اپنے پہلے قول کو رجوع کیا پھر یہ حکم کیا کہ اونکا بیچنا جائز ہے تو بعد میں نے کہا کہ عمرؓ کا
 قول اور سب لوگوں کا قول بہتر ہے نزدیک میری تیری راہ سے تب علیؓ نے یہ کہا اور اختلاف سے
 وہ ہے جو نزاع اور فتنے کی طرف نوبت پہنچا دے اور یہ جو کہا کہ جیسے میری کو ساتھی مر گئے تو مادیہ ہنک
 میں ہمیشہ سپر رہو گا یہاں تک کہ مر جاؤں اور مرا ابن سیرین کی جھوٹ سچو روایتیں ہیں جو مرتضیٰ
 لوگ علیؓ سے نقل کرتے ہیں اقوال سچو جھوٹ میں اور پر مخالفت ابو بکر اور عمرؓ کے اور نہیں ارادہ کیا ہوں
 سیرین نے وہ چیز کہ متعلق ہے ساتھ احکام شریعت کے اور تھی بیعت علیؓ کی واسطے خلافت کو پیچھے
 شہید ہوئے عثمان کے ذبح کے اول میں سترہ ہجری میں پس بیعت کی اونسے مہاجرین اور
 انصار نے اور سب حاضرین نے اور کبھی گئی بیعت اوسکی طرف شہرون کے اور ملکوں کے پس
 سب نے مان لی مگر معاویہؓ نے اور اہل شام نے دمانی پیراؤسکے بعد اونکے ریمان بڑی راہی ہو کر
 یعنی مانند جنگ صفین وغیرہ کے) فتح **بَابُ مَنَاقِبِ جَعْفَرِ بْنِ اَبِی طَالِبٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ** باب
 ہو بیان میں مناقب جعفر بن ابی طالب کے جو اٹھم کی اولاد سے ہو ف جعفر حضرت علیؓ کے سگے
 بھائی ہیں اور اونسے دس برس بڑے ہیں اور جنگ موتہ میں شہید ہوئے (فتح) **وَقَالَ لَهُ الْاَمِيْنُ**
صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ اَسْتَبْهَتْ خَلْقًا وَخَلَقَ یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا کہ تو
 میری صورت اور سیرت میں شاہد ہے **ف** اس حدیث سے بڑی فضیلت جعفرؓ کی ثابت
 ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر اور باطن کے ساتھ مشابہ ہونا نہایت عمدہ کمال ہر ف
 اس حدیث شرح آئندہ آویگی **حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِی سَرِّیْنًا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرٰہِیْمَ بْنِ دِیَّارٍ اَبُو عَبْدِ اللہِ**
الْحَمْدُ لِعَیْنِ اَبِی اَبِی دُیْنٍ مَرْثَعِدٍ الْمُقْبَرِیِّ عَنْ اَبِی ہُرَیْرَہٗ اَنَّ النَّاسَ کَاَنَّمَا یَقُولُوْنَ اَکْثَرُ
اَبُو ہُرَیْرَہٗ وَاَبِی کَثْرَتُ اَزْمَرَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ یَشْبَعُ بَطْنُ حِذْرِ لَا اَکُلُ الْخَمْرِ
وَلَا اَلْبَسُ الْحَبِیْرَ وَکَا یَحْمِلُ مَعِیْ فَلَآ اَنْ وَقَدْ اَمَدْتُ اَلْصُّوْبَ بِاَلْحَصْبَاءِ مِنْ مَّجُورٍ وَاَنْ کُنْتُ اَلْخَمْرُ
لَا سَقَرٰی الرَّجُلُ الْاَلِیۃَ وَہِیْ مَعِیْ کَمَا یَنْقَلِبُ بِنِیْطِیْعَیْنِ وَکَانَ اَخِیْرُ النَّاسِ لِمُسْکِیْنِ جَعْفَرُ

ابن ابی حاتم کان ینقلب بکافطعننا ما کان فی سبب خطان کان یخبر الیسا العلاء النبی
 لیس فیہا فقیہا فیسقطھا فتلحق ما فیہا من جمیع ابو ہریرہ نہت روایت ہو کہ لوگ کہتے تھے کہ ابو ہریرہ
 نے بہت حدیثیں روایت کی ہیں اور مقررین ہر وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لگا رہتا تھا اینو
 پیٹ بہنے کی خاطر سے جبکہ نہ کہتا تھا میں غمیر کو اور نہ پہنتا تھا چادر چار خانہ کو اور نہ خدمت کرتا تھا
 مجھ کو کوئی غلام اور نہ لونڈی اور تھا باندہ میں تیر کو اپنے پیٹ پر بھوک کے سبب اور البتہ تھا میچ چتا
 آیت کو ایک مرد سے اور حالانکہ وہ آیت مجھ کو یاد ہوئی تھی تاکہ مجھ کو اپنے ساتھ لے جاؤ اور مجھ کو کہنا کہ اوسے
 یعنی اس واسطے کہ آستقہ کے دونوں معنی آتے ہیں آیت پوچھنا ہی اور کہنا مانگنا ہی اور سب لوگوں سے
 بہتر مسکین کے کہنا کھلانے میں جعفر بن ابی طالب تھی مجھ کو اپنے ساتھ لے جاتے تھے پس مجھ کو کھلاتے تھے
 جو اونے گھبر میں ہوتا یہاں تک کہ تھے کھلتے ہماری طرف کبھی کو حسین کو چیز نہ ہوتی یعنی ایسی چیز کہ ممکن ہو
 نکالنا اوسکا اوس ہی بنیر کاٹنے اویکے سوا دوسکو بہاڑتے قوم چاٹتے جو کچھ اوس میں ہوتا وہ یہ جو
 ابو ہریرہ نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت حدیثیں روایت کرتا ہی
 تو یہ اشارہ ہے طرف قول ابن عمر کے کہ وہ دونوں نے یہ بات کہی تھی کہ ابو ہریرہ بہت حدیثیں روایت
 کرتا ہے لیکن جہازی کے بیان میں گزر چکا ہے کہ پھر بعد اوسکے ابن عمر نے اوہی یادداشت کا اقرار کیا اور
 ایک روایت میں مالک بن ابی عامر سے روایت ہو کہ میں طلحہ بن عبد اللہ کے پاس تھا تو کسی نے کہا کہ میں
 نہیں جانتا کہ یہ یابی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں کس زیادہ جانتا ہے یا وہ حضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم پر جھوٹ کہتا ہے تو اوسنے کہا کہ قسم ہے اللہ کی کہ مجھ کو اس میں کچھ شک نہیں کہ اوسنے سنا جو چہنے نہیں
 سنا اور اوسکو معلوم ہے جو مجھ کو معلوم نہیں ہم ایک لوگ تھو کہ ہمارے گھر تھے اور بال مجھ تھے اور ہم حضرت
 کے پاس دن کی دونوں طرفوں میں آیا کرتے تھے پھر ہر جاتے تھے اور ابو ہریرہ مسکین اور محتاج عرو
 ہوں اور نکال کوئی مال تھا اور نہ اہل سوا اسکے نہیں کہ اوہ کھانا چہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے لیتا تھا
 پس تھے گھومتے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جس جگہ حضرت آگے مجھے پس مجھ کو اس میں شک نہیں
 کہ اوسنے سنا جو چہنے نہیں سنا اور ایک روایت میں ہے کہ عائشہ نے ابو ہریرہ سے کہا کہ ابو ہریرہ یہ مقرر
 تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث روایت کرتا ہے جس کے میں نے سنا ہے آپ سے نہیں سنا یعنی شاید تیر
 جھوٹ کہتا ہے ابو ہریرہ نے کہا کہ اے مان باز کہہ تجھ کو اوس ہی نے سنا اور نہ مرہانی نے اور مجھ کو کوئی
 چیز باز نہ رکھتی تھی اور یہ جعفر کے ابتداء حال کا بیان ہے جبکہ مسلمانوں نے نہایت تنگی تھی پھر حضرت
 کے بعد خدا نے جعفر کو بہت وسعت دی یہاں تک کہ نہایت عمدہ جوتا بھنتے تھے اور نہایت عمدہ اوشیوں

مسلم اور حمزہ بن عبد المطلب اور اوسکی اولاد علی اور عمارہ اور امامہ اور عباس بن عبد المطلب اور اوسکی
اولاد زکریا و یحییٰ اور فضل اور عبد اللہ اور قثم اور عبید اللہ وغیرہم تھے اور انکی تین بیویاں ام
اور آمنہ اور صفیہ اور عتبہ بن ابی لہب اور عباس بن عتبہ بن ابی لہب اور عبد اللہ بن زبیر اور اوسکی
بہن ضباعہ اور ابوسفیان بن حارث بن عبد المطلب اور اوسکا بیٹا جعفر اور نوفل بن حارث اور
دو نوں بیٹے مغیرہ اور حارث اور اردی اور عاتکہ اور صفیہ بنات عبد المطلب اور انکے سوا کبائی عورتوں
میں اختلاف ہے اور ایک روایت میں بابکے لگے اتنا زیادہ ہے کہ انھیں فاطمہ کی وجہ سے صلی اللہ
تعلیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ سزا ہے بہشت کی عورتوں کی (فتح) **احمد بن حنبل** ابوالیٰ اناسیہ بن
الزہری عن عمرو بن الزبیر عن عائشۃ ان فاطمۃ ارسلت الی ابی بکر سأل عن امیراتھا من النبی
صلی اللہ علیہ وسلم حیاً امواتاً اللہ علی رسولہ تطلب صدقۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم النبی المکی
وفداک وما یفے من خمس حبیر فقال ابو بکر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نورث ما
ترکنا فهو صدقۃ انما یأکل ال محمد من هذا المال یعنی مال اللہ لیس لہم ان یریدوا علی
المال وانی واللہ لا اغیر شیئاً من صدقات النبی صلی اللہ علیہ وسلم النبی کان علیہم
عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا حکم فیہا لعل فیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقتلہ
علی شہم قال انما قدرنا یا ابابکر فضیلتک و ذکر قرأتہم من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وحکمہ و حکمہ ابو بکر فقال والذی نفسی بیدہ لقرأتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب الی
ان اقبل من قرأتہ ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت ہے کہ فاطمہ نے صدیق نہ کو حکم بھیجا تاکہ جیسی
اوسے اپنا حصہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث ہو اوس مال کو عطا کیا اللہ نے اپنے رسول پر بھی
تھیں صدقہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو بیٹے میں ہے اور فک میں کہ نام ہے ایک جگہ کا تین منزل
مدینہ سے) اور جو باقی تھا خمس خیر سے تو ابو بکر صدیق نے کہا کہ مقرر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ ہمارے مال کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو چنے چھوڑا وہ خدا کی راہ میں صدقہ ہے عتق کن آل کو
تو اس مال اللہ صرف کہانے کے سوا حق ملے گا کہانے سے زیادہ اولاد نہیں ملے گی اور قسم ہے اللہ کی
نہیں بدلتا میں کسی چیز کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ جس حال پر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے نامے میں تھو اور البتہ میں عمل کرو گا اور میں جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں عمل کیا ہے علی
مرضی نے خطبہ پڑھا کہ ابابکر تمہاری فضیلت کو بیچا ہے میں اور ذکر کیا آل کی قرابت
کو لاؤ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور انکو حق کو پر صدیق نے حکم دیا کہ اس کو کہہ کہ قسم ہے اللہ کی

جسکے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت محبوب تو ہے نزدیک میرے
 اس کو کہ جو رومن میں اپنی قرابت کو ف اس حدیث کی شرح خمس میں گندہ جکی ہے اور غرض
 اس سے بھی خیر قول ابو بکر کا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت مجاہد اپنی قرابت سے محبوب
 ہے اور کہا یہ ابو بکر نے بنا بر عہد بیان کرنے کے اس کو فاطمہ کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث کو
 منع کیا (فتح) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ تَوْهَابٍ تَنَاخُلْدُ تَنَا شُعْبَةَ عَنْ وَاقِدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ
 عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ بَكْرٍ قَالَ قَالَ أَرَقِبُوا عُمَرَ ابْنِي أَهْلَ بَيْتِهِ مَرْجُمَهُ أَبُو بَكْرٍ فِي رَوَيْتِ هُوَ كَمَا
 كُنْهَانِي كَرُو مَحْمُودُ كَوَاؤُكُمْ اِبْلُ بَيْتِ حَقِّ مِ بْنِ بَعْنِي حَضْرَتِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ کَ اِبْلُ بَیْتِ کِی تَعْلِیْمِ حَضْرَتِ
 صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ کِی تَعْلِیْمِ ہِ حَدَّثَنَا ابُو الْوَلَدِ تَنَا ابْنُ عُیَیْتَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ بَكْرٍ
 مِلَّةً عَنِ الْمُسَوِّرِ بْنِ حُرْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي مَنْ
 اغْضَبَهَا اغْضَبْتَنِي مَرْجُمَهُ مَوْرِبْنَ مَخْرَمَهُ سَوْرُو بَیْتِ ہِ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر فاطمہ
 میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے سو جس نے اس کو ناراض کیا اس نے مجھ کو ناراض کیا حَدَّثَنَا ابْنُ
 قُرْعَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اُمِّهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَعَا النَّبِیُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ ابْنِي شَكْوَاهُ الْفَقْرِ فَبَضَّ فِيهَا فَسَا زَاهَا بَشَحْتُ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعَاَهَا فَسَا زَاهَا
 فَصَحَّكَتْ قَالَتْ فَسَا لَهَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ سَا زَانِي النَّبِیُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْبَرَنِي
 أَنَّهُ يُبَضَّرُ فِي دُجْوَةِ الذِّیْ تُوُوِّیْ فِیْہِ فَبَكَیْتُ ثُمَّ سَا زَانِي فَاخْبَرَنِي اِلَى اَوَّلِ اَهْلِ بَیْتِہِ ابْنَتِہِ
 فَصَحَّكَتْ مَرْجُمَهُ عَائِشَہُ نَسَہُ رَوَا یْتِ ہِ کہ بلایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی فاطمہ کو اپنی
 بیماری میں جس میں آج انتقال ہوا سو اس نے کان میں بات کی تو فاطمہ رونے لگیں پھر ان کو
 بلایا اور اس نے کان میں بات کی تو وہ ہنسنے لگیں عائشہ نے کہا سو میں نے فاطمہ سے وہ بات
 پوچھی تو فاطمہ نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی بار مجھ سے کان میں بات کی سو مجھ کو خبر
 دی کہ آپ اس بیماری میں انتقال فرماویں گے جس میں آج انتقال ہوا تو میں نے روئی پھر مجھ سے
 کان میں بات کی سو مجھ کو خبر دی کہ میں سب اہل بیت سے پہلے آپ کے ساتھ ملون گی تو میں ہنسنے
 اس کی شرح آئندہ آوگی۔ مَنَا قِبِ الرُّبَیْنِ بْنِ الْعَوَّامِ بْنِ رَبِیْعٍ مَنَا قِبِ کَا بَیَانِ فِ وہ بیٹا
 عوام کا ہے ابن خولید بن اسد بن عبد الغری بن قحطی جمع ہوتے ہیں ساتھ حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کے قحطی میں (فتح) وَقَالَ اِبْرَحْمَہُ بْنُ عَاسِیْ هُوَ حَوَارِیُّ النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 الْحَوَارِیُّونَ لَیْسَا حَضْرَتِہِ اِبْرَہْمَ یعنی اور ابن عباس نے کہا کہ ربیر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خالص

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اِنَّ لِّکُلِّ نَبِیٍّ حَوَارِیًّا وَاِنَّ حَوَارِیَّ الرَّسُولِ مَرَجُمٌ جَابِثٌ سَیِّئٌ رَوِیْتُ ہر کہ
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر ہر پیغمبر کا کوئی خالص مددگار رہتا رہتا ہے اور میرا خالص مددگار
 اور جابث زر بیغی ہے حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كُنْتُ يَوْمَ الْأَخْزَابِ جُعِلْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فِي الشَّيْءِ فَظَنَرْتُ
 فَأَدَّأَنَا يَا الزُّبَيْرِ عَلَى فَرَسٍ مِّنْ خَيْلِكَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَلَمَّا رَجَعْتُ قُلْتُ يَا أَبَتِ
 لَأَكُونَنَّ خَيْلِكَ قَالَ أَوَ هَلْ رَأَيْتَنِي يَا بَنِي قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ مَنْ يَأْتِ بَنِي قُرَيْظَةَ قِيَامًا يَنْتَحِي بِخَيْرِهِمْ فَإِنِ تَلَقَّوْهُمْ فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ فِذَاكَ إِنِّي وَابِعٌ مَرَجُمٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زُبَيْرٍ سَیِّئٌ رَوِیْتُ ہر کہ جنگ خندق
 کے دن میں زبیر بن ابی سلمہ عورتوں میں داخل کیے گئے یعنی یہ سب کم سن ہونے کے سبب میں نے
 نظر کی تو ناگہان میں نے زبیر کو دیکھا کہ اپنے گھوڑے پر سوار ہے تو بنی قریظہ کی طرف جاتا آتا ہے
 سو جب میں وہاں سے پہنچا یعنی بعد فراغت کو جنگ سے تو میں نے کہا کہ اے باپ میں نے تجھ کو دیکھا
 کہ تم آتے جاتے تھے کہا اے بیٹے کیا تو نے مجھ کو دیکھا تھا میں نے کہا ہاں کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا ہاں کہ کون ہے جو کفار بنی قریظہ میں جاوے اور مجھ کو ملے خبر لا دیوے پر جب میں پہنچا تو حضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم نے میرے واسطے اپنا ہاتھ باپ جمع کیا یعنی کہا کہ میرے ہاتھ باپ پیغمبر قرآن ہر وقت جب
 مدینہ میں جنگ خندق ہوئی اور کافروں کی گروہوں کو شکست ہوئی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ کوئی ہے کہ کفار بنی قریظہ کی خبر لاوے زبیر نے کہا کہ یا حضرت میں جاتا ہوں اور بنی قریظہ
 کی خبر لا کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَنَا هِشَامُ
 ابْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ أَنَّ اصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِلزُّبَيْرِ يَوْمَ الْيَوْمِ الْآلَا
 تَشُدُّ فَتَشُدُّ مَعَكَ فَمَحَلَّ عَلَيْهِمْ فَضْرَتُهُمْ فَضْرَتَيْنِ عَلَى عَائِقَةٍ بَيْنَهُمَا فَضْرَةٌ فَضْرَتُهُمَا
 يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ عَمْرٍو فَكُنْتُ أَدْخُلُ أَصَابِعِي فِي تِلْكَ الصُّرَبَاتِ الْقَبْ وَأَنَا صَغِيرٌ مَرَجُمٌ
 عروہ سے روایت ہے کہ جنگ یرموک کو دن چھا جانے زبیر سے کہا کہ کیا تو حملہ نہیں کرتا تو ہم تجھے
 ساتھ حملہ کریں تو زبیر نے کافروں پر حملہ کیا تو انہوں نے اس کو اس کے مونڈھے پر دو زخم
 مارے کہ اونکے درمیان ایک زخم تھا جو اس کو جنگ بدر کے دن لگا تھا عروہ نے کہا سو میں
 اپنی انگلیوں کو ان زخموں میں ڈالا کرتا تھا کہ سیتا تھا اور میں چھوٹا تھا یہ یرموک ایک
 جگہ کا نام ہے مقام میں عمر کی خلافت کو ابتدا میں وہاں مسلمانوں اور کافروں کے درمیان

احد کے ف علی بن سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد سو کسی کے واسطے اپنے مان باپ کو جمع نہیں کیا اور پہلے گدر چکے کہ نہ بیرون نہ کو واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مان باپ کو جمع کیا تو تطبیق طور سے ہے کہ شاید علی بن کو نہ بیرون کی حدیث نہیں ہو چکی یا مرد او انکی ساہتہ قسید بن احد کے ہو۔ **حَدَّثَنَا ابْنُ اِبْرَاهِيمَ ثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَانَا ثَلَاثُ الْاِسْلَامِ** مخرجہ سعد سے روایت ہو کہ میں نے اپنے تین دیکھا اور حالانکہ میں تیرے گھر اسلام کا تھا یعنی ناقصال مجر سے پہلو صرف دو ہی آدمی مسلمان ہوئے تھے۔ ف کہا سعد نے یہ باعتبار اطلع اعانی کے یعنی دو آدمی کے سوائے اور کسی کا اسلام کی اطلاع نہ تھی اور اسکا سبب یہ کہ ابتدا اسلام میں جو آدمی مسلمان ہوتا تھا اپنا اسلام پوشیدہ رکھتا تھا اور شاید مرد او اسکی دو اخیر سے خدمت اور ابو بکر بن یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور خدمت قطعاً مسلمان ہو چکے تین پس شاید اسے خاص کیفیت (فتح) **حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى ثَنَا ابْنُ اَبِي زَائِدَةَ ثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ اَبِي وَقَاصٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ اَبِي وَقَاصٍ يَقُولُ مَا اسَدَ احَدًا اِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي اسَلَمْتُ فِيهِ وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ اَيَّامٍ وَانَا ثَلَاثُ الْاِسْلَامِ** تابعہ ابو اسامہ قال ثَنَا هَاشِمُ ثَنَا عَمْرُو بْنُ حَوْنٍ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ اَبِي عَیْلٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدًا يَقُولُ اِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ عَلَى يَدِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَكُنَّا نَعْرِضُ لِمَعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا طَعَامُ الْاَكْثَرِ وَالْقَلْبُ حَتَّى اَنْ أَحَدًا يَضَعُ كَمَا يَضَعُ الْبَعِيدُ اَوِ الشَّاةُ مَا لَمْ يَخْلُطْ ثُمَّ اصْبَحْتُ بَنُو اَسَدٍ نَعْرِضُ لِي عَلَى الْاِسْلَامِ لَقَدْ خَشِيتُ اَنْ اَصَلَ عَلَيْهِ وَكَانُوا دَسَّوْا بِي اِلَى عَمْرِو بْنِ اَبِي عَیْلٍ قَالَ اَبُو عَیْدٍ اللَّهُ تَعَالَى الْاِسْلَامَ يَقُولُ وَانَا ثَلَاثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مخرجہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہو کہ نہیں مسلمان ہو ا کوئی مگر اوس دن میں جب میں مسلمان ہوا اور البتہ میں سات روز ٹھہرا اور حالانکہ میں تیس گراہل اسلام کا تھا اور دوسری روایت میں ہو کہ سعد نے کہا کہ مقرر میں اول عرب کا ہوں جن کو خدا کی راہ میں تیرے پیچھا اور تجھ ہم جہاد کرتے ساتھ ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہمار کو واسطے کہ کہا نامہ تھا مگر بچے خدمت کے یعنی صرف یہی کہا کہ گزران کرتے تھے یہاں تک کہ ایک ہم میں سے البتہ پاخانہ چھڑتا تھا جس سے مسلمان کرتا ہے اونٹ یا بکری اوسکے واسطے کہ پوزیشن نہیں تھی یعنی اسکی اجزا البتہ میں متنی نہیں تھی سبب خشکی کے پہر صبح کی بنواسد نے کہ البتہ مجھ کو اسلام پہلو سکھاتے ہیں یا مجھ کو بیچ کرتے ہیں میں مجھ کو نماز کی تعلیم کرتے ہیں یا کہتے ہیں کہ تو نماز اچھی طرح نہیں پڑھتا البتہ میں خراب ہوا یعنی اگر اونی تعلیم تھا

ہوا اور پیر اعلیٰ بر باد ہوا بنو اسد نے عمر بنے پاس و سکی جنگی کی تھی کہا تھا کہ وہ نماز خوب نہیں پڑھتا
 ف یہ جبکہ کہ جسدن میں مسلمان نہ ہوا تھا اسد ن اور کوئی مسلمان نہ ہوا تھا تو ظاہر اس سے معلوم
 ہوتا ہے کہ اس سے پہلے کوئی مسلمان نہ ہوا تھا لیکن یہ معمول ہو اسکے علم پر ہوتی تھی یعنی سعد نے یہ
 باعتبار اپنے علم کی کھی تھی اس واسطے کہ اس سے پہلے ایک جماعت مسلمان ہو چکے تھے لیکن بعد کو ان کا
 اسلام معلوم نہ ہوا اور یہ جبکہ کہ اپنے سب سے پہلے خدا کی راہ میں تیر لاکھ تو مہرا داس سے وہ لڑائی ہے جو پہلے
 پہلے مسلمانوں اور کافروں کے درمیان ہوئی اور اسکا بیان اٹھو رسو ہے کہ سند اول ہجری میں حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹا لشکر بھیجا کہ کفار قریش کے قافلے سے طین تواد نہوں نے آپس میں تیر اندازی
 کی تو پہلے پہل سعد نے تیر پھینکا (فتح) **بَابُ ذِكْرِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْهُمْ أَبُو الْعَاصِ بْنُ
 النَّخَعِ** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دامادوں کا بیان ایک اون میں سے ابو العاص بن ربیع ہے ف
 گویا اشارہ کیا ہے بخاری نے ساتھ ترجمہ کے طرف اس حدیث کہ جو عبد اللہ بن ابی ادنی سے روایت ہے
 کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ نکاح کروں میں کسی سے اور نہ
 نکاح کروں کسی کو مگر کہ میرے ساتھ بہشت میں ہو تو خدا نے میری دعا قبول کی اور ابو العاص حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی زینب سے نکاح کیا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے سے پہلے اور زینب
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب بیٹیوں سے بڑی تھیں اور تحقیق قید ہوا تھا ابو العاص دن جنگ
 بدر کے ساتھ مشرکین کے گھر بدلا دیا اور سکا زینب نے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس پر شرط کی کہ زینب
 کو ایکویس بھیج دو تو اس نے وعدہ پورا کیا پس یہی معنی ہیں اس کے قول کہ حدیث کہ اخیر میں کہا و
 محمد سے وعدہ کیا سو پورا کیا پھر ابو العاص دوسری بار قید ہوا تو پناہ دی اسکو زینب نے تو مسلمان ہو
 گیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب کو اس کے نکاح میں پہنچا دیا تو زینب ایک لڑکا اور ایک
 لڑکی جنمیں اور وہ لڑکا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بالغ ہونے سے پہلے مر گیا اور اشارہ
 کیا ہے بخاری نے ساتھ قول اپنے کے منہم طرف اس شخص کے جسکو اس نے ذکر نہیں کیا مگر عثمان ابی
 علی نے گوارا ان تینوں کے سوا کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیوں سے نکاح نہیں کیا
 مگر ابوبکر بیٹے نے رقیہ سے نکاح کیا تھا پھر اس نے اسکو چھوڑ دیا تو نکاح کیا اس سے عثمان نے
 (فتح) **حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَنَا شَيْعِبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ تَعْنِي عِلَّةُ بَنِ حَسْبَيْنَ أَنَّ لِسُورَةَ مَكَّةَ
 قَالَ إِنَّ عَلِيًّا خَلَفَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ فَصَحَّتْ بِذَلِكَ قَائِلَةٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَقَالَتْ يَرْحَمُكُمْ اللَّهُ إِنَّكَ لَا تَعْصِي لَنَا نَاكَ وَهَذَا عَلِيٌّ نَاكَ بِنْتُ أَبِي جَهْلٍ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ**

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ حِينَ سَمِعَتْ يَقُولُ أَمَّا بَعْدُ فَأَنِ انْكَرَتْ أَبَا الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ مُحَمَّدٌ قَتْلَ
وَصَدَّقَنِي وَإِنَّ فَاطِمَةَ بَقِيعَةُ مَيْتِي وَإِنِّي أَلَاكَ أَلَا لَيْسَ بِهَا وَاللَّهِ لَا أَجْعَلُ عَرِيضَتِ رَسُولِ اللَّهِ وَبَيْتَ
عِنْدَ اللَّهِ عِنْدَ جَلِيلٍ وَاحِدٍ فَتَرَكَ عَلَى الْخِطْبَةِ وَكَرَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ خَلْفَةَ عَلَى بَرِيذَةَ عَنْ عَلِيٍّ
ابْنِ حُسَيْنٍ عَنْ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ صِرْهًا لِمَنْ بَقِيَ عَبْدٌ مَمْلُوكٌ فَأَنَّهُ
عَلَيْكَ فِي مَصَاهِرَ تَهْنِئَةٍ لِيَا هُ فَاخْصَنَ قَالَ حَدَّثَنِي فَصَدَّقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَقَّى لِي مَرَّ حَمِيمٍ مَسُورٍ
مُخْرَجٍ بِرُؤْيَا بَاتِ هُوَ كَمَا مَقَرَّ عَلَى مَرْضَى نَخْلٍ كَمَا بَغِيَمَ كَمَا ابُو جَهْلٍ كِي بِيْثِي سَ تَوْفَا طَهْرَ نَ يَ بَاتِ سَنِي هُوَ
حَضْرَتِ صَلَّی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں پس کہا کہ ایک قوم گمان کرتی ہے کہ آپ اپنی بیٹیوں کے واسطے غصہ
نہیں کرتے اور یہ علی بن ابی جہل کی بیٹی سے نکلح کا ارادہ رکھتے ہیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کہہ رہے ہوئے یعنی خطبے کے واسطے تو میں نے آپ کو سنا جبکہ آپ نے خطبے میں تشہید کہا فرماتے تھے اے چہرہ
اور صلوات کے بعد بات تو یہ ہے کہ مقرر میں نے ابوالعاص بن ابی بیثی کا نکلح کو دیا تھا سو اس نے جسے بات
کی سوچ کہا یعنی یہ کہ زینب پر دوسرا نکلح نہ کرے گا اور اس طرح علی نے اور یہ کہ فاطمہ میرے جگر کا ایک ٹکڑا ہے اور
اور میں اس کے پر کو بڑھا جاتا ہوں قسم ہے اللہ کی کہ خدا کو پیغمبر کی بیٹی اور خدا کے دشمن کی بیٹی ایک دم کے
پاس جمع نہ ہوگی تو علی نے نکلح کا پیغام چھوڑ دیا اور ایک روایت میں ہے کہ مقرر نے کہا کہ میں نے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ کیا اپنے داماد کو اپنی عہد شمس ہو تو اسکی تعریف کی اور سکی دامادی میں اور
اوسکو نیک کہا فرمایا اوس نے مجھ سے بات کی سوچ کہا اور مجھ سے وعدہ کیا تو اسکو پورا کیا ف علی
مرضی نے عدم جواب کو لیا تھا پھر جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کیا تو علی نے اوسٹل اعراض
کیا اور نکلح کا پیغام چھوڑ دیا پس کہتے ہیں کہ نکلح کیا تھا اوس سو عتاب بن اسید نے اور سو اسکو
کچھ نہیں کہ خطبہ پڑھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکہ عام کریں حکم کو لوگوں میں کہ میں اوسکو لوگ یا بطور چچہ
کے یا بطور ادب کا اور یہ جو کہا اوس نے مجھ سے بات کی تو حق ہا تو شاید اوس نے اپنی جان پر شرط کی تھی کہ
زینب پر دوسرا نکلح نہ کرے گا اور اس طرح علی نے پس اگر اس طرح ہو تو وہ محمول ہے اس پر کہ علی شرط
کو محمول کئے تھے پس اس واسطے اقدام کیا منگنی پر یا نہیں واقع ہوئی تھی اور سپر شرط اس واسطے کہ نہیں
نصرت کی ساتھ نہ شرط کے لیکن ان کو ملاقات تھا کہ رعایت کرتے ہتھ کو پس اس واسطے اوپر حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا عتاب واقع ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ کسی کو روبرو کم
عتاب کرتے تھے اور شاید حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو لوگوں میں ظاہر کیا واسطے مباغزہ کے
فاطمہ کی رضامندی میں اور تہا یہ واقعہ بعد فتح مکہ کے اور اس وقت کہ بی بی بیٹی ایک اوسکے سوائے

زندہ رہی اور انکو اپنی بہنوں کے نزدیک رنج نہا پس دوسرا نکل کر نے سے انکو اور زیادہ رنج ہوتا تھا (فتح) **باب مناقب زید بن حارثہ** مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **باب بیان** میں مناقب زید بن حارثہ کے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آزاد کردہ غلام تھے ف زید بنی کلب کی قوم میں کفر کی حالت میں قید ہو کر آئے تھے تو خریدے اور انکو حکیم بن خزام نے واسطی بنی بھو بھی خدیجہ کے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدیجہ سے اسکو بخشوا لیا اس کے بعد اسکا باپ اور چچا کے میں آئے تو انہوں نے چاہا کہ اسکو بلا دیکر چھوڑا وین تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو اختیار دیا کہ خواہ آپ کے پاس ہے یا باپ کے ساتھ جاؤ تو اختیار کیا اوستے اس بات کو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہو یعنی کہا کہ میں جاتا نہیں ابچہ بی کو پاس رہو گا اور کہا کہ قسم ہے اللہ کی کہ میں آپ کے بندہ کسی کو اختیار نہیں کروں گا اور یہید ہوا یہ جنگ موتہ میں اور اسامہ مدنی میں (فتح) وَقَالَ الْإِمَامُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ أَخُو أَوْلَانَا یعنی اور برادر نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ تو ہمارا بھائی اور ہمارا آزاد کردہ ہو ف یہ نگر ہے ایک حدیث کا حَلَّ شَاخِلِدُنْ خَلْدٍ شَنَا سَلِمَا نَ تَفِي عَبْدُ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَآمَرَ عَلَيْهِمْ أَسَامَةَ بْنَ زَيْلٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي أَمَارَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ طَعَنُوا فِي أَمَارَتِهِ فَقَدْ كُفِّرُوا طَعَنُوا فِي أَمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَإِنَّمَا اللَّهُ إِنْ كَانَ خَلْقًا لِلْأَمَارَةِ وَإِنْ كَانَ لِمَنْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَى وَارِثَةِ ذَلِكَ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَى بَعْدَكَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کا فروں پر بھیجا اور اسامہ بن زید کو ان پر سوار کیا تو بعض لوگوں نے انکی سرداری میں طعن کیا کہ چھوٹا بڑوں پر کیوں سوار ہو یعنی ہوا علی کہ وہ نسبت آؤر شکر کے کم سن تھو تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم اب طعنہ کرتے ہو اس کی سرداری میں تو البتہ تم تو اس سے پہلے اسکو باپ کے یعنی زید کی سرداری میں بھی طعنہ دیتے تھے یعنی جنگ موتہ میں اور قسم ہے اللہ کی مقرر زید سرداری کے لائق تھا اور مقرر وہ مجھ کو سب لوگوں سے زیادہ سزا تھا اور البتہ یہ اسامہ اس کے بعد سب لوگوں میں سو میرے نزدیک زیادہ تر پیا ہے ف مراد شکریت وہ شکر ہے جس کے سامان طیار کرنے کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض الموت میں حکم فرمایا تھا اور فرمایا کہ جاری کرو اساتھ کر شکر کو تو صدیق مد نے آپکی وفات کو بعد اسکو جاری کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے سرداری آزاد کردہ غلام کی اور حاکم بنا چھوٹوں کو بڑوں پر اور حاکم بنانا سفوف کا فاضل پر اسواسطے کہ جس لشکر پر اساتھ سردار کے اوسین ابوبکر اور عمر بھی تھے (فتح)

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ تَنَاوَلَاهُمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَرَوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ
 قَائِلٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدٌ لَأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ مُصْطَحَانِ فَقَالَ
 إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ قَالَ فَسَمَّرَ بِذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْجَبَهُ
 وَآخَبَنِيهِ عَائِشَةُ مَرَّجَمَةً عَائِشَةُ مَسْرُورًا وَابْتِهَاجَتْ بِهَا كَأَنَّهُ قِيَامُ قِيَامِ نَسِيسٍ بِأَسْرِهَا وَأَوْحَضَتْ
 صَلَاتِي لَهَا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَهُ وَأُرَاسَامَةَ بْنُ زَيْدٍ وَأَوْحَضَتْ لَهَا وَنَوْنُ لَيْثِي تَوَلَّاهَا كَمَا مَقَرَّرِي قَدَمِ الْكَلْبِ بَعْضُهَا
 بَعْضُهَا سَمِعْتُ مِنْ أَوْحَضَتْ صَلَاتِي لَهَا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اس بات کو خوش ہوئے اور اونے ایکو تعجب میں ڈال دیا
 اس کی شرح میں آوگی **بَابُ ذِكْرِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ** باب بیان میں اسامہ بن زید کے ذکر میں
 قَتِيبَةُ بْنُ سَعْدٍ تَنَاوَلَتْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَرَوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهْلَهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْفَاحِشَةِ
 فَقَالُوا مَنْ يَجْتَنِي عَلَى الْأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ حُبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّجَمَةً عَائِشَةُ مَسْرُورَةً
 ہو کہ مقرر قریش کو یعنی صحاب کو قریش سے تھے فکر میں ڈالاعورت مجزومہ کے حال نے جسے جوہری کی تھی تو
 اوہوں نے آپس میں کہا کہ نہیں جرت کرتا کہنوں کی یعنی سفارش کرنے کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سے
 مقدم میں کوئی مگر اسامہ بن زید کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے ہیں **ف** اس کی شرح میں مدد دینا اور
 او غرض اس سے قول اس کا ہے اس کے بعض طریقوں میں اگر کوں ہے کہ جرت کرے کلام کر نیکی حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر اسامہ بن زید کہ حضرت کر پیارے ہیں اور لوگ کہتے تھے کہ اسامہ حضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم کے محبوب ہیں واسطے واسطے کہ پہچانتے تھے تہہ اس کو سے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
 اس واسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پہلے اس کے باب کو محبت رکھتے تھے یہاں تک کہ اس کو بنا بنا کر
 بنایا تھا پس لوگ کہتے تھے زید بن محمد اور اس کی ماں ام ایمن کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مان کہتے تھے اور
 تھے بیٹہ تھے اس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا پر بھائی کے کہ بڑے ہوئے (فتح) **حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ**
 سُفْيَانُ قَالَ ذَهَبْتُ أَسْأَلُ الزُّهْرِيَّ عَنْ حَدِيثِ الْخَضِرِيِّ وَمِنْهُ فَصَّاحِي قُلْتُ لِسُفْيَانَ قَدْ أَخْبَرَنِي عَنْ
 أَحَدٍ قَالَ وَجَدْتُهُ فِي كِتَابٍ كَانَ كَتَبَهُ الْوَلِيدُ بْنُ مُوسَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَرَوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُسَامَةَ
 مِّنْ بَنِي خُزَيمَةَ مَرَّ قَدْ سَمِعْتُ فَقَالُوا مَنْ يَكْلِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَلَمْ يَجِبْ رِي أَحَدًا مِّنْكُمْ
 فَكَلَّمَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَقَالَ إِنَّ بَنِي إِسْرَئِيلَ كَانَ إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ
 الضَّعِيفُ قَطَعُوهُ وَلَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعَتْ يَدَهَا مَرَّجَمَةً عَائِشَةُ مَسْرُورَةً رَوَيْتُ عَنْ أَحَدِ عَوْرَتِ
 مجزومہ نے جوہری کی تو صحاب نے کہا کہ کوں ہے کہ سفارش کرے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو مقدم
 میں سونہ جرت ہوئی کسی کو آپ سے کلام کرنے کے سو کلام کیا آپ سے اسامہ نے تو حضرت صلی اللہ علیہ

اور اس سے عائشہ نے کرا سنا کی جوہری

وہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر بنی اسرائیل کا دستور تھا کہ جب وہ نبی کوئی شریف اور رئیس جو رہی کرتا تھا تو اسکو
چھوڑ دیتے تھے بغیر نہر کے اور جب اونیں کوئی بیچارا غریب جو رہی کرتا تو اسکا ہاتھ کاٹ ڈالتے تھے
اور اگر فاطمہ ہوتی تو البتہ میں اسکا ہاتھ کاٹ ڈالتا۔ **حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو عُبَايَةَ يَحْيَى**
ابْنُ عُبَايَةَ ثَنَا لَمَّا جَسُونُ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ نَظَرْتُ بَيْنَ عُمَرَ يَوْمَ مَا وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ إِلَى رَجُلٍ
يَسْكُبُ ثِيَابَهُ فِي نَاحِيَةِ مَنَاسِكَدٍ فَقَالَ انْظُرْ مِنْ هَذَا كَيْتٌ هَذَا عِنْدِي فَقَالَ لَهُ إِنْسَانٌ أَمَا تَعْرِفُ
هَذَا يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا مُحَمَّدُ بْنُ أُسَامَةَ قَالَ فَقَالَ طَائِفٌ مِنْهُمْ لَأَسْمَاءُ وَفَقَعَ يَدَيْهِ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ قَالَ
لَوْ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَحْبَبَهُ ترجمہ عبد اللہ بن دینار سے روایت ہو کہ ایک دن ابن عمر
نے نظر کی اور حالانکہ وہ مسجد میں تھے طرف ایک مرد کی جو اپنے کپڑے گھسیٹتا ہے مسجد کے ایک کنارے
میں تو ابن عمر نے کہا کہ دیکھ یہ مرد کون ہے کا شکریہ میرے قریب ہوتا کہ میں اسکو نصیحت کرتا تو ایک
 آدمی نے اس سے کہا کہ اسے اباعبدالرحمن کیا تو اسکو نہیں پہچانتا یہ محمد اسامہ کا بیٹا ہے تو ابن عمر
نے اپنا سر نیچے ڈالا اور اپنے دونوں ہاتھ سے زمین کہودی یعنی جیسے کہ فکر مند آدمی کی عادت ہو کہ زمین
کو کھودتا ہے پھر کہا کہ اگر اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے تو البتہ اسکو دوست رکھتے ہوں سوائے
اسکے کہ نہیں کرتے کیا ابن عمر نے ساتھ اس کے واسطے اس جہیز کے کہ دیکھا اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی محبت سے واسطے زید بن حارثہ کے اور ام ایمن کے اولیٰ اولاد کے پس قیاس کیا اسامہ کے بیشک
اور اس کے (نوح) **حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا مُعَمَّرٌ مَعْتَمِدٌ ابْنُ ثَنَا أَبُو عُمَرَ عَنْ أُسَامَةَ**
ابْنِ زَيْدٍ حَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنُ يَقُولُ اللَّهُمَّ احْبِبْ مَا قَالِي
أَحِبُّهَا وَقَالَ عُثَيْمٌ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَنَا مُعَمَّرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي مَوْلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ ابْنَ الْحَجَّاجِ
ابْنَ أَبِي عَمْرٍاءَ كَانَ آمِنًا أَحَبَّ أُسَامَةَ لَأُمِّهِ وَهُوَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَرَأَاهُ ابْنُ عُمَرَ كَمَا يَتِمُّ رُكُوعَهُ
وَلَا يَسْجُدُ فَقَالَ أَعِدْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَحَدَّثَنِي سَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّحْمَنِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَرْحُومٍ الزُّهْرِيُّ ثَنَا حُرْمَةُ مَوْلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
إِذْ دَخَلَ الْحَجَّاجُ بْنُ أَمِيْنٍ فَلَمَّا يَتِمُّ رُكُوعَهُ لَا يَسْجُدُ فَقَالَ أَعِدْ فَلَمَّا وُلَّى قَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ مِنْ هَذَا قُلْتُ
الْحَجَّاجُ بْنُ أَمِيْنٍ بَنُ لَمْ أَفِيْنُ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَوْ رَأَى هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَحْبَبَهُ قَدْ ذَكَرَ
حَبَّةٌ وَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّ أَيْمَنَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ رَأَيْتُ بَعْضَ أَهْلِ بَيْتِ عَنَسِيْمَانَ وَكَأَنْتَ حَاضِنَةُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ اسامہ سے روایت ہو کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کپڑے اسکو اور حسن کو
سوکتے کہ اہی ان دونوں کو دوست رکھو کہ مقرر میں انکو دوست رکھتا ہوں اور حرملہ اسامہ بن زید کے

غلام آزاد سے روایت ہو کہ جس حالت میں کہ وہ عبداللہ بن عمر کے ساتھ تھا کہ ناگہان حجاج بن امین مسجد کے اندر آیا یعنی اور امین اسامہ کا بھائی تھا مان کی طرف سے تو اس نے نماز پڑھی سو نہ اپنا رکوع تمام کیا اور نہ سجدہ تو ابن عمر نے اس کو کہا کہ نماز پڑھ پڑھ پر جب وہ بیٹھ دیکر چلا تو ابن عمر نے عجیبو کہا کہ یہ کون مر ہے میں نے کہا حجاج بن امین بن امین تو ابن عمر نے کہا کہ اگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکو دیکھتے تو البتہ اسکو دوست رکھتے پھر ذکر کیا ابن عمر نے محبت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اسکو اور امین کی اولاد سے یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم امین کی اولاد سے محبت رکھتے تھے خواہ مرد ہو یا عورت اور بخاری نے کہا کہ میرے بعض صحابہ نے سلیمان سے اتنا زیادہ کیا ہے کہ امین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی گود میں پالا تھا۔ **بَابُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ** باب بیان میں مناقب عبداللہ بن عمر کے ف اور وہ ایک ہیں عبداللہ بن عمر سے اور فقہا صحابہ میں سے ہیں اور ان سے روایت میں بہت ہیں اور انکی مان کا نام زینب ہوا انکی پیدائش حبشہ سے دوسرے یا تیسرے سال میں ہو اور ششہ ہجری میں فوت ہو تو حجاج نا بکار کے حکم سے کسی نے انکو پانوں میں نہر آلودہ بر جمی ماری اس کو بجا رہو کے مر گئے (فتح) **حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ نَسَا** **عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيَوتِهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَّتُ أَنْ أَرَى رُؤْيَا أَقْصَاهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ غَلَامًا مَنَابًا اعْزَبَ وَكُنْتُ أَنَا فِي الْمَجْدِلِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَأَيْتُ فِي النَّامِ كَانَ مَلَكَيْنِ أَخَذَا نِي فَذَهَبَا بِي إِلَى النَّارِ فَإِذَا هُوَ مَطْوِيَّةٌ كَطِيِّ الْمَيْمِ وَإِذَا هِيَ قُرْآنٌ كَقُرْآنِ الْبَيْتِ وَإِذَا فِيهَا نَاسُ قَدْ عَرَفْتُهُمْ فَجَعَلْتُ أَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ آخَرُ فَقَالَ لِي لَمْ تَسْرَعْ فَقَصَّصْتَهُمَا عَلَى أَحَقَصَةٍ فَقَصَّصْتُهَا أَحَقَصَةً عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَعْزَبُ النَّاسُ جُلُوعًا لَكَ اللَّهُ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ قَالَ سَلَامٌ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ لَا يَأْمُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا كَلِيلًا ثُمَّ جَمَعَ ابْنُ عُمَرَ مِنْ رِوَايَتِهِ أَنَّ هُوَ حَضَرَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِمَّتِهِ مِينَ وَسَمِعَ تَهَانًا كَبِ خَوَابٍ دِيكَهْتَا تَهَانُوا سَكُو حَضَرَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبِيَانِ تَرَا تَهَانًا وَرَهْتَا مِينَ لَطَا نَوْجَانِ مَجْدَو مِينَ حَضَرَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسَ وَقْتُ سَجْدَةٍ مِينَ سَوِيَا كَرْتَا تَهَانًا سَوِيَانِ نَسَ خَوَابِ مِينَ دِيكَهْتَا كَجِسِّ دَوَفَرَشْتَوَانِ نَسَ مَجْكَو كِبْرَا سَوَجْكَو دَوَفَرَشْتَوَانِ كِي طَرَفِ لَوَكْتِهْ تَوَانَا كَهَانِ فَهْ كَوَلْ نَبِيْ هُوِيْ تَهِيْ هِنْدِ كَوَلَايْ كَوِيْنِ كَسَ لَعْنِيْ اَوْ سَكَا مَنَهْ كَوَلْ تَهَانَا وَرَنَا كَهَانِ اَوْ كَسَ وَاسْطَهْ دَوَسِيْكَ مَعْنِيْ اَوْ سَكِيْ دَوَنَوْنِ طَرَفِ دَوَجَبُوْ حِيْوِيْ دِيَاوَرِيْنِ مِينَ جَسِيْرَ مَكْرِيْ رَكَهْتِيْ مِينَ اَوْ نَا كَهَانِ اَوْ سَمِيْنِ اَوْ مِيْنِ جَنَكُو مِينَ**

روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بخران سے فرمایا کہ البتہ بچتا ہوں میں تمہاری طرف
 امین کو کہ لائق امانت داری کی ہے یعنی جو اہل حق امانت داری کا ہے وہ اس میں پایا جاتا ہے تو حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ حکومت کو واسطے جہان کی یعنی حکومت میں غبت کو واسطے حرص کے اوپر حاصل
 کرنے صفت مذکورہ کے یعنی امانت کے نہ حکومت محض پر تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ کو بھیجا۔
 ف بخران ایک شہر ہے قریب مین کے اور اس کا نام عبدالسیح تھا نائون سال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کے پاس آئے تھے **بَابُ مَنَاقِبِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ**۔ امام حسن و حسین کے مناقب کا بیان ف دونوں
 کو امام بخاری نے جمع ہوا واسطے کیا کہ اکثر مناقب میں دونوں مشترک ہیں اور امام حسن ہجرت کو تیسہ سال
 پیدا ہوئے اور سب پچاس مین زہر سے وفات پائی اور امام حسین ہجرت کو چھ سال پیدا ہوئے اور
 سلمہ ہجری مین عاشورے کو دن کر بلا مین شہید ہوئے جو عراق کی زمین ہے اور اس کا بیان ایضاً
 کہ جب معاویہ مر گیا اور اس کا بیٹا زید خلیفہ ہوا تو کوفہ والوں نے حسین کو کہا کہ ہم آپ کے مطیع اور تابع
 ہیں تو حسین ان کی طرف نکلا اور عبید اللہ بن زیاد اونسے پہلے کوفہ مین جا پہنچا اور اکثر لوگوں کو حسین
 کی طرف سے پہنچا دیا پر قتل کیا اونسے امام حسین کے چچیرے بھائی مسلم بن عقیل کو اور امام حسین نے
 مسلم کو پہلے بھیجا تھا تاکہ لوگوں سے امام حسین کے واسطے بیعت لیو کہ پھر اس کی طرف لشکر طیار کیا
 اور اس سے لڑائی کی یہاں تک کہ شہید ہوئے امام حسین اور ایک جماعت ان کو گہ والوں سے اور قیضہ
 مشہور ہے پس ہم اس کے بیان کو دراز نہیں کرتے اور شاید کتاب لغت مین اس کا کچھ بیان ہوگا۔
وَقَالَ نَافِعُ بْنُ عَمِّيٍّ عَنْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنُ یعنی اور ابو ہریرہ
 سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن سے معاملہ کیا **ف** یہ حدیث بیح
 مین گذر چکی ہے **حَدَّثَنَا صَدَقَةُ ابْنُ عَمِيْنَةَ تَنَا أَبُو مُوسَى عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرَةَ سَمِعَ**
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى النَّاسِ مَرَّةً وَآلِيَةً مَرَّةً وَيَقُولُ
أَبْنَاهُ مَا سَمِعْتُ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصَلِّيهَ بِهِ بَيْنَ فَتَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ترجمہ ابو بکر سے روایت ہو کہ
 مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سامنے بیٹھا اور حسن آپ کے پیلو مین تھے ایک یزید کہی لوگوں کی
 طرف دیکھتے تھے اور کہی حسن کی طرف دیکھتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ بیٹا میرا سردار ہے اور امید ہے کہ خدا
 صلح کر دے اور اس کو سب سے مسلمانوں کو درگزر دے **ف** اس کی شرح فتن مین آئیگی۔ **حَدَّثَنَا**
مُسَدَّدُ بْنُ مَعْقَرٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَانَ عَنْ أَسْمَةَ بِنْتِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ
يَأْخُذُ بِالْحَسَنِ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَحِبُّهُمَا فَاجِبْهُمَا اور کہا کہ ترجمہ اس میں زید سے روایت ہو کہ

تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بکثرت اسکو دوست رکھتا ہوں تو کوئی کہے کہ آپ ہی میں انکو دوست رکھتا ہوں تو بھی انکو دوست رکھو ف اسکی شرح پہلے گزر چکی ہے **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِدْرِاهِيمَ تَنَا**
حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا جَرِيحٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
طُسْتٍ فَعَمَلُ يَنْكُتُ وَقَالَ فِي حُسَيْنٍ شَيْئًا فَقَالَ أَنَسٌ كَانَ أَشْبَهُهُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَكَانَ مَخْضُوبًا بِالْوَسْمَةِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہو کہ امام حسینؑ کا سر عبید اللہ بن زیاد کے پاس لایا گیا اور ایک ملت میں رکھا گیا تو وہ ناپاک اپنی چٹری اوکلی ناک اور آنکھ میں ڈالنے لگا اور اونکے حسن میں کچھ کہا یعنی اونکے حسن میں عیب کیا انس نے کہا کہ تھے امام حسینؑ مشابہ اہل بیت میں ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تہا سربار رکھتا تھا ہوا وسمہ سے ف ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ انس نے کہا کہ میں نے کہا کہ اپنی چٹری اوٹھا کہ میں نے اس جگہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا منہ مبارک دیکھا ہے کہ حسینؑ کو جوتے تھے اور وسمہ سرنگا ہوا تھا یعنی مائل بسا ہی تھا کہ اوس کو غضاب کیا کرتے تھے **حَدَّثَنَا جَاوِدُ بْنُ مَنِهَالٍ تَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عِدِيُّ سَمِيعٌ**
الْبَرَاءُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى عَاقِفٍ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي
أُحِبُّهُ فَاجِبْنِي ترجمہ برائے روایت ہو کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور حسن بن علیؑ کو ایک موٹے سے ہتھے کہتے تھے آپ ہی میں اسکو دوست رکھتا ہوں تو کو بھی اسکو دوست رکھو **حَدَّثَنَا**
عَبْدَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَا عَمْرُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مَالِكَةَ عَنْ عَقِبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ
طَلَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَحَمَلَ الْحَسَنَ وَهُوَ يَقُولُ بِالشَّيْبَةِ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْئًا بِجَدِّ
وَعَلَيْ يَضْحَكُ ترجمہ عقبہ بن حارث سے روایت ہو کہ میں نے ابو بکر کو دیکھا اور حالانکہ وہ حسن کو اور علیؑ تھے اور وہ کہتے تھے کہ میرا باپ قربان ہو کہ یہ تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مشابہ ہے علی کے مشابہ نہیں اور علیؑ کہتے تھے ف اور ایک روایت میں ہو کہ علیؑ نے کہا کہ میں نے کسی کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ نہیں دیکھا تو جواب یہ کہ منفی محمول ہے عموم شعبہ بر اور مثبت معظم پر **حَدَّثَنَا يَحْيَى**
ابْنُ مَعِينٍ وَصَدَقَةُ قَالََا أَنَا جَرِيحٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ وَاقِدِ بْنِ حُكَيْمٍ عَنْ أَبِي عَنِ ابْنِ جُمَرَةَ
قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَرَأَيْتُمْ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَلِ بَيْتِهِ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہو کہ ابو بکرؓ نے کہا کہ گھر کہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور تعظیم کو اونکے اہل بیت کو حق میں ف اسکی شرح عنقریب گزر چکی ہے **حَدَّثَنَا إِدْرِاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ**
مُجَمِّعٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ أَحَدًا أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ

اَبْنِ عَبَّاسٍ وَقَالَ الرَّزَّاقُ اَنَا مَعَهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي اَنَّ مَرْجُمَةَ النِّسَاءِ سَوْرَتِ
 ہے کہ نہ بتا کوئی زیادہ تر شائبہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و عرف یہ معارض ہے ابن سیرین
 کی روایت کو کہ حسین بن علی رضی اللہ عنہما حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت مشابہ تھے تو ممکن ہے تطبیق
 باین طور کہ شاید انہوں نے یہ بات حسن کی زندگی میں کہی ہو کہ وہ اوس وقت اپنی بہائی حسین رضی
 اللہ عنہما سے زیادہ تر مشابہ تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور پہلی رعایت ان کو مرنے کے بعد کہی ہو یا مراد اوسکی
 جو حسین کو مشابہ ہونے میں فضیلت دیتا ہے ماسوا و حسن کے ہے اور جمال ہے کہ ہر ایک دونوں
 میں سے زیادہ تر مشابہ ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اعضا میں چنانچہ روایت ہو کہ تھو حسن
 زیادہ تر مشابہ ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر سے سینہ تک اور حسین اوس سے نیچے اور امام حسن
 اور حسین کے سواے اور بھی کسی آدمی میں جن کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ کہا جاتا ہو اور
 وہ پندرہ صحابی ہیں اور امام مہدی جو پچھلے زمانے میں پیدا ہوئے وہ بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 مشابہ ہیں اور اس کا نام اور اس کا باپ کا نام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اور آپ کے نام سے
 موافق ہو گا (فتح) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسْرٍ اَنَّ عُنْدَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي يَعْقُوبَ سَمِعْتُ
 اَبْنَ اَبِي نَعْمٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَسَالَكَ رَجُلٌ عَنْ اَبِيهِمْ قَالَ شُعْبَةُ احْسِبْهُ يَقْتُلُ الدُّبَابَ
 فَقَالَ اَهْلُ الْعَرَاكِ يَسْتَلُونُ عَنْ قَتْلِ الدُّبَابِ قَدْ قَتَلْتُمَا ابْنَ يَدْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمَا رَجُلَانِ تَأْتِي مِنَ الدُّنْيَا مَرْجُمَةَ النِّسَاءِ سَوْرَتِ
 ہو کہ میں نے عبد اللہ بن عمر سے سنا کہ پوچھا اوس کو ایک مرد نے حال محرم کو سے یعنی جو احرام میں ہو کہ مار
 والے مکھی کو تو عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ عراق والے مکھی کے مارنے کا حکم پوچھو ہیں اور مقرر اوہوں نے
 مار دالا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کو اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دونوں یعنی حسین و
 پھول میرے ہیں دنیا سے یعنی ہوا سے کہ پھول کی طرح اولاد کو بھی سوگھا اور چوما جاتا ہے ف مراد
 ابن عمر کی تعجب کرنا ہے حرص اہل عراق کے سے تھوڑی چیز کے پوچھنے میں اور قصور کرنے اور سے بھی
 چیز میں اور ایوب و روایت ہو کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور حسین کو
 آگے کہلتے تھے تو میں نے کہا کہ یا حضرت کیا آپ اس محبت رکھتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور
 میں کس طرح محبت نہ رکھوں اور حالانکہ وہ دونوں میرے دو پھول ہیں دنیا سے میں ان کو سوگتا ہوں
 (فتح) اَبَابُ مَنَاقِبِ سَلَالَةِ بَنِي رُبَاعَةَ مَوْلَى ابْنِ بَكْرِ - باب میان میں مناقب بلال بن رباح
 جو غلام آزاد ہیں ابو بکر صدیق کے ف مشہور یہ ہو کہ وہ حبشی ہیں ایک کافر کے غلام تھے پھر غلام

او کو ابو بکر نے اور حالانکہ وہ پہرون میں رہے ہوئے تھے یعنی کافروں نے اسلام کی عداوت سے او کو اتنے پہر مارو تھے کہ وہ پہرون میں دب گئے تھے (فتح) وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ دَفَّ عَمَلِكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ يَعْنِي أَوْ حَضَرَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِي فرمایا کہ میں نے بہشت میں اپنے آگے تیرے جوڑ کی آمٹ سنی ف اس حدیث کی شرح نماز میں گزرجی ہے **حَدَّثَنَا أَبُو عِيسَى** عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدَرِ أَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَأَعْقَى سَيِّدُنَا يَعْنِي بِلَا كَرِّ مَرَّةٍ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سَوْدَايْتُ هُوَ كَتَبَ عِفْرَارُوقُ كَتَبَ كَرَّ أَبُو بَكْرٍ هَارِے سردار ہین اور آزاد کیا او نہون نے ہمارے سردار کو یعنی بلال کو ف مراد عمر کی یہ ہے کہ بلال سرداروں میں سو ہے یدر وہنیں کہ وہ عمر سے افضل ہے یہ ابن تہین نے کہا ہے اور اس کے غیر نے کہا کہ مراد اول سے تحقیقی معنی ہین اور دوسری سے مجازی کہا ہے او کو بطور تواضع کے یا کہ سرداری فضیلت کو ثابت نہیں کرتی (فتح) **حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ تَنَّا السَّفِيحِلُ عَنْ قَبِيصِ بْنِ بِلَالٍ قَالَ لَرَأَى بَكْرًا كُنْتُ لَنَا أَسْتَرْتَنِي لِنَفْسِكَ فَأَمْسِكْنِي وَإِنْ كُنْتُ إِنَّمَا أَسْتَرْتَنِي لِلَّهِ فَذَعْفُو وَعَلَّ اللَّهُ تَرْجُمَةً قَبِيْرُ** سے روایت ہو کہ بلال نے ابو بکر سے کہا کہ اگر تو نے مجھ کو اپنی جان کے واسطے یعنی اپنی ذاتی خدمت کے واسطے خرید لیا تھا تو مجھ کو اپنے پاس روک رکھ اور اگر تو نے مجھ کو فقط اللہ کے واسطے خرید لیا تھا تو مجھ کو خدا کے کام میں بھیج دو کہ میں خدا کے واسطے عمل کروں **ف** اور ایک روایت میں ہو کہ میں نے دیکھا کہ فضل عمل مومنین جہاد ہے تو میں نے چاہا کہ خدای راہ میں جو کیداری کروں اور یہ کہ ابو بکر نے بلال کو کہا کہ قسم دیتا ہوں تجھ کو ہر کی اور اپنے حق کی تو بلال اس کے ساتھ ہے یہاں تک کہ ابو بکر فوت ہوئے پھر عمر نے او کو اجازت دی تو بلال شام کو متوجہ ہوئے جہاد کی نیت سے اور وہاں طاعون کی بیماری سے فوت ہوئے ۳۷ھ میں (فتح) **بَابُ مَنَاقِبِ ابْنِ عَبَّاسٍ** باب بیان ہین مناقب ابن عباس کے ف یعنی عبد بن عباس بن عبد المطلب بن ہاشم پھر ہے یہاں حضرت علی علیہ وسلم کے تین سال ہجرت پہلے پیدا ہوئے اور ۳۷ھ ہجری میں فوت ہوئے اور وہ صاحب عالمون ہو تھے یہاں تک کہ عمر نہ مقدم کرتے تھو او کو ساتھ بزرگوں کے اور وہ نوجوان تھے (فتح) **حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ تَنَّا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ خَالِدِ بْنِ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَكَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى صَدِيقٍ وَقَالَ اللَّهُمَّ عَلِمَهُ لِي كَمَنْ مَرَّ بِهِ** ابن عباس سے روایت ہو کہ حضرت علی علیہ وسلم نے مجھ کو اپنے سینے سے ملایا اور کہا کہ ابی اسکو حکمت سکھا دی اور ایک روایت میں ہو کہ اسکو قرآن سکھاے اور بخاری نے کہا کہ حکمت اصابت سے سوائے نبوت کے اگر اعدیہ تا یہ کہ کتابت اسکی جو تفسیر کرتا ہے حکمت کو ساتھ قرآن کے ساتھ خلتا ہے کہ مراد ساتھ حکمت کے

حَدَّثَنَا أَبُو مَعْنَى تَنَّا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ يَقُولُ أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَأَعْقَى سَيِّدُنَا يَعْنِي بِلَا كَرِّ مَرَّةٍ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سَوْدَايْتُ هُوَ كَتَبَ عِفْرَارُوقُ كَتَبَ كَرَّ أَبُو بَكْرٍ هَارِے

دو خالہ کو کہ وہ ایک تلوار ہے اسکی تلواروں میں ہو کر ڈال ہے اسکو اللہ نے کا فون پر (فتح) باب
مناقب سالم مولیٰ الخدیجۃ باب بیہ بیان میں مناقب سالم غلام آزاد کردہ حذیفہ کے ف
 سالم اکابر صحابہ میں سے ہو جنگ بدر میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوا اور مہاجرین اہل بیت
 سے (فتح) حَدَّثَنَا سَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ شَاةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ
 قَالَ ذَكَرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ ذَاكَ رَجُلٌ لَا أَرَاهُ أَحَبُّهُ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اسْتَفْهَرُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَبْلَ يَوْمِ
 مَوْءِذِي حَدِيثُهُ دَائِي بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ وَلَا أَدْرِي بِدَائِيٍّ أَوْ مُعَاذٍ بِنِ جَبَلٍ مَرْجُومٍ
 مسروق روایت ہے کہ ذکر کیا گیا عبد اللہ بن مسعود نزدیک عبد اللہ بن عمر کے گواہینے کہا کہ میں ہمیشہ
 اسکو دوست رکھتا ہوں بعد اس کے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منافات تھے کہ قرآن سیکھ چکا
 سے عبد اللہ بن مسعود سے پہلے اسکو ذکر کیا اور سالم مولیٰ ابو حذیفہ سے اور ابی بن کعب سے اور معاذ بن جبل
 سے کہا میں نہیں جانتا کہ پہلے ابی کو ذکر کیا یا معاذ بن جبل کو ف اور تخصیص ان چاروں کے ساتھ سیکھنے
 قرآن کے اونے یا تو اسواسطے کہ قرآن انکو اکثر ضبط تھا اور اسکو خوب ادا کرتے تھے یا اسواسطے کہ
 وہ فارغ ہوئے تھے واسطے سیکھنے اسکو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم روبرو اور رہے ہوئے تھے ادا کرنے
 اسکو کے بعد آپ کے پہلے اسواسطے بلایا طرف سیکھنے کے اونے نہ اسواسطے کہ انکو سوائے کوئی قرآن کا
 جامع نہ تھا (فتح) بَابُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ باب بیہ بیان میں مناقب عبد اللہ بن مسعود
 کے ف عبد اللہ بن مسعود سابقین میں سے ہیں اور چھٹے ہیں اسلام میں اور دوبار ہجرت کی اور ولی
 ہوئے بیت المال کے کوفہ میں واسطے عمر اور عثمان کے اور سلمہ میں عثمان کی خلافت میں فوت ہوئے
 عمر انکی ساہتہ برس سوزیادہ تھی اور صحابہ کے عالموں میں سے تھے اور ان لوگوں میں سے جو کمال علم عام
 ہوا ساتھ کثرت یاروں واسکو کے اور سیکھنے والوں کو اونے (فتح) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو
 شَيْبَةَ عَنْ سَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوقًا قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو أَنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَشِّشًا وَقَالَ إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ أَحْسَنُكُمْ
 أَخْلَاقًا وَقَالَ اسْتَفْهَرُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَسَالِمٍ مَوْلَى ابْنِ خَدِيجَةَ
 وَابْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ مَرْجُومٍ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ نہ تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 فحش کو بطبع اور نہ فحش گو بہ تکلف اور فرمایا کہ تم میں سے بہت پیارا میرے نزدیک ہے جسکی عاتین
 اچھی ہوں اور فرمایا کہ سیکھو قرآن کو چار آدمیوں سے عبد اللہ بن مسعود سے اور سالم مولیٰ ابی حذیفہ

سے اور ابی بن کعب سے اور عازب بن جبل سے **حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ أَبِي عُرَيْنَةَ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ**
عَنْ عُرَيْنَةَ قَالَ دَخَلْتُ الشَّامَ فَصَبَّيْتُ لَكُعَيْنٍ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ كَسِّرْ لِي جِلْسًا صَالِحًا فَزَأَيْتُ
سِتْرًا مُقْبِلًا فَلَمَّا دَنَا قُلْتُ أَرْجُو أَنْ يَكُونَ اسْتِجَابَ قَالَ مَنْ أَيْزَأَنْتَ قُلْتُ مَرَّ هَذَا النَّوْفُ قَالَ
أَلَمْ تَكُنْ فِيكُمْ صَاحِبُ التَّلْعِينِ وَالْوَسَادَةِ وَالْمَطْهَرَةِ أَوْ لَمْ تَكُنْ فِيكُمْ الَّذِي أَحْيَيْنَا السَّيِّطَةَ
أَوْ لَمْ تَكُنْ فِيكُمْ صَاحِبُ الْعِمْرِ الَّذِي لَا يَعْدُ غَيْرُهُ كَيْفَ قَرَأَ ابْنُ أُمِّ عَبْدِ وَالْكَلْبُ إِذَا يَغْثَى فَقَرَأْتُ
وَالْكَلْبُ إِذَا يَغْثَى فِي النَّهَارِ إِذَا انْجَلَى وَالدُّكْرُ وَالْإِنْتَى فَقَالَ قَرَأَ نَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَهْ إِلَى قَوْمًا زَالَ هُوَ لَا يَحْتَجُّ كَأَدُّ وَارْدُو وَنَبِيٍّ مَرَّ جَرْمُهُ عَلَيْهِ سُرُورًا وَرَأَيْتُ هُوَ كَمِنْ شَامٍ مِنْ خَلْفِهِ
سو میں نے دو رکعت نماز پڑھی تو میں نے کہا کہ الہی میسر کر میرے لیے کوئی صحیح نیک تو میں نے
ایک بزرگ کو دیکھا سامنے سے آتا ہے سو جب وہ قریب آیا تو میں نے کہا کہ میں اس پر کہتا ہوں کہ خدا
نے میری دعا قبول کی ہو اس نے کہا تو کہاں سے ہو میں نے کہا کوفہ والوں سے کہا کیا پس نہیں
تم میں صاحب دو جوئون اور نیکہ اور وضو کے برتن کا کیا نہیں تم میں جو شیطان سے بڑا دیا گیا
کیا نہیں تم میں صاحب ہید کا جسکے سوائے اس کو کوئی نہیں جانتا یہ کہا کس طرح پڑھتا ہے عبدالمعز
مسعود واللیل اذا یغشی تو میں نے پڑھا واللیل اذا یغشی والنہار اذا انجلی والدکر والانثی تو
اوس نے کہا کہ پڑھا ہی ہے جبکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھ کر روپس ہمیشہ ہر لوگ مجھے
جبکہ تھے یہاں تک کہ قریب تھا کہ جبکہ پیر میں **حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ**
أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَأَلْنَا أَحَدَ يَفَعَةَ عَنْ رَجُلٍ قَرِيبِ السَّمْتِ وَالْهَدَى
مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَأْخُذَ عَنْهُ قَالَ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَقْرَبَ سَمْنَا وَهَذَا وَدَلَّ لَنَا بِالنَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ابْنِ أُمِّ عَبْدِ مَرْجَمٍ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ سُرُورًا وَرَأَيْتُ هُوَ كَمِنْ شَامٍ مِنْ خَلْفِهِ
کو ایک دوسے کو قریب ہو شروع اور طریقے میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی جبکہ طریق اور
چال چلن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے سے بہت موافق ہوا اس نے کہا نہیں جانتا میں کسی کو
قریب تر ہو شروع اور طریقے اور سیرت اور حال چال میں ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عبدالمعز
ابن مسعود سے **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَدَا ثَنَا زَاهِدٌ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ تَنَبَّأَ ابْنُ أَبِي**
إِسْحَاقَ تَنَبَّأَ الْأَسْوَدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ يَقُولُ قَدِمْتُ أَنَا وَآخِي مِنَ
الْيَمَنِ فَمَلَكْنَا جِنًّا مَّا نَرَى إِلَّا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَرَى مِنْ دُخُولِهِ وَدُخُولِ أُمِّهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَنَا مَرْجَمُ أَبُو سُلَيْمٍ شُعْرَى

سے رعایت ہو کہ میں ہا در میرا بھائی یمن سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں سو ہم ایک زمانہ ٹھہرے نہ معلوم کرتے تھے ہم مگر یہ کہ عبداللہ بن جعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے ہیں واسطے اس کو کہ دیکھتے تھے ہم داخل ہونا اور اس کی مان کا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی وقت بیوقت ف اور یہ حدیث ولالت کرتی ہے اور ملازمت اس کی کے واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اورہ لازم پکڑتی ہے نبوت فضیلت اس کی کو (فتح) **ذِکْرُ مَعَاوِيَةَ** معاویہ کا ذکر ف معاویہ بن ابی سفیان کا اسلام لانا پہلے فتح کہ کئے اور صحبت کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ کی منشی گری کی اور دلی ہوا دمشق کی حکومت کا عمر کی طرف سے بعد بنے اپنے بھائی کے رشتہ چچی یمن اور بدستور نا حاکم اور اس کے غمان کی خلافت تک پہنچانے لڑنے اس کے ساتھ علی کے اور حسن کے پر جمع ہوئے اور سپہ لوگ سلمہ میں بھائی تک کہ مرسلہ میں اور اوسنے چالیس سو زیادہ حکومت کی (فتح) **حَلَّ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَسِيرٍ ثَنَا الْقَاسِمُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ أَوْتَرَمَعَاوِيَةَ بَعْدَ الْخِصَاءِ بِرُكُوعٍ وَعِنْدَهُ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَأَتَى ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ دَعَا فَإِنَّهُ قَدْ حَضَرَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّجُمَةَ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ** سے روایت ہو کہ معاویہ نے عشا کی نماز کے بعد ایک رکعت وتر پڑھے اور اس کے پاس ابن عباس کا غلام آزاد تھا تو وہ ابن عباس کے پاس آیا یعنی اور کہا کہ معاویہ نے ایک رکعت وتر پڑھے تو ابن عباس نے کہا کہ چھوڑ اس کو یعنی اوپر اٹھانے کے تحقیق اوسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحبت کی ہے یعنی پس نہیں کی اور کوئی چیز مگر کسی سند سے ف اور ایک روایت میں ہے کہ وہ ٹہیک بات کو پہنچا مقرر وہ فقیر ہے اور نہیں ہے جو التماس طرف قول ابن تین کے کہ ایک رکعت وتر کی ساتھ فقہا قائل نہیں اس واسطے کہ جس چیز کی ابن تین نے نفی کی ہے وہ اکثر کا قول ہے اور ثابت ہو چکی میں ابن تین کسی حدیث میں مان افضل یہ ہے کہ اوس سے پہلے جفت نماز پڑھے اور اونے درجہ اس کا دو رکعتیں ہیں اور اس میں اختلاف ہے کہ افضل کیا ہے وتر کو اور دو رکعتوں کے ساتھ جوڑنا یا توڑنا کو فیون کا مذہب ہے کہ وتر کو انکو ساتھ جوڑنا شرط ہے اور یہ کہ ایک رکعت کافی نہیں اور ایک رکعت وتر کا مشہور ہونا ہے پر واہ کرتا ہے اس میں کلام دراز کہنے سے یعنی ایک رکعت وتر کا جائز ہونا مشہور بات ہو اسکے بیان کی کچھ حاجت نہیں۔ (فتح) **حَلَّ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ ثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ ثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قِيلَ لَابْنِ عَبَّاسٍ هَلْ لَكَ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مَعُوِيَةَ فَإِنَّهُ مَا أَوْتَرَ إِلَّا بَعْدَ حِدَّةٍ قَالَ أَصَابِلَهُ فَقِيلَ مَرَّجُمَةَ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ** روایت ہو کہ کسی نے ابن عباس سے کہا کہ کیا تجھ کو معاویہ کے حق میں کلام ہو پس تحقیق نہیں وتر پڑھے اور نے مگر ایک رکعت یعنی کیا تو اس سے کہہ سکتا ہے کہ تو نے ایک رکعت وتر کیوں پڑھے ابن عباس

نے کہا کہ وہ ہیکل بات کو پہنچا کہ مقرر وہ فقیہ ہے **حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا**
شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْيَتَّارِ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَبِي عَمْرٍاءَ قَالَ لَكُمْ لَتَصَلُّوا صَلَوةً لَقَدْ
صَلَّيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْنَاهُ يُصَلِّيهِمَا وَلَقَدْ نَحْنُ عَنْهُمَا لِرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ
ترجمہ حمران سے روایت ہو کہ معاویہ نے کہا کہ البتہ تم ایک نماز پڑھتے ہو کہ مقرر ہے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے صحبت کی سوچنے ایکویہ دو رکعت نماز پڑھتے ہیں دیکھا اور البتہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اوس سے منع کیا ہے یعنی دو رکعتیں بعد نماز عصر کے ف اور غرض اس سے یہ ہے کہ ہم نے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے صحبت کی تمہیں یہ تعبیر کی ہے بخاری نے اس ترجمہ میں ساتھ لفظ ذکر کے بیٹھے
ذکر ہے معاویہ کا اور یہ نہیں کہا کہ معاویہ کی فضیلت یا مناقب کا بیان اس واسطے کہ فضیلت نہیں بکری
جاتی باب کی حدیث اس واسطے کہ ظاہر گواہی ابن عباس کی واسطے اس کے ساتھ فقہ اور صحبت کے دلائل
کرتی ہے اور فضل کثیر کے اور ابن ابی عاصم وغیرہ نے معاویہ کی مناقب میں ایک جز تصنیف کی ہے
لیکن حاق بن راہویہ نے کہا کہ نہیں صحیح ہوئی بیچ فضائل معاویہ کے کچھ نہیں ہیں مکتہ ہے کہ بخاری
نے اوس کے حق میں مناقب کہ لفظ نہیں کہے واسطے اعتماد کرنے کے اپنے اوتاد کے قول پر لیکن اوس
دقیق نظر سے ہتنباط کی وہ چیز کہ دور کرے ساتھ اس کے رافضیوں کو سرداروں کو اور قصہ نسائی
کا اس باب میں شہور ہے اور وار دہوئے ہیں معاویہ کی فضائل میں بہت حدیثیں لیکن اونیسیخ
کے طریق سے کوئی حدیث صحیح نہیں اور ساتھ اسکو جزم کیا ہے حاق اور نسائی وغیرہ نے (فتح)
بَابُ مَنَاقِبِ فَاطِمَةَ تَابَعَهُ بَيَانُ مَنَاقِبِ فَاطِمَةَ بِنْتِكَ ف وَهْ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی بیٹی ہیں اور اوفکی ان خدیجہ ہیں پیدا ہوئی فاطمہ پچھلے اسلام سے اور نکل گیا اون سے
علی نے بعد پیر کے دوسرے سال میں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بچے چہ بیٹھے فوت ہوئے میں سلم
میں اور اوفکی عمر چھو بیس سال کی ہے اور قوی تر دلیل اوپر قدم کرنے فاطمہ کے اور سب عورتوں میں
اپنے زمانے کی عورتوں سے اور جوان کے بعد میں یہ حدیث ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ
سردار ہے ساری جہان کے عورتوں کی مگر مریم (فتح) **وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ**
سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ یعنی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ ہشتیوں کی عورتوں کی
سردار ہے اسکے بعض طریقوں میں مریم وغیرہ کا ذکر بھی آیا ہے جوان کو کہ امین مشارک میں
(فتح) **حَدَّثَنَا أَبُو لَوْلِيدٍ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ ذِينَارٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ الْمِسْوَدِ**
ابْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي نَمَنَ أَخْصَبَهَا فَقَدْ

اَعْضَبَتْ مَرْجُمَةً مَوْسًی رَوَاہُ ہُو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ میرے بدن کی ایک ٹکڑی ہے سو جس نے اس کو ناراض کیا اس نے مجھ کو ناراض کیا **حَدَّثَنَا حَجَّيْبُ بْنُ قَزَّحَةَ** اَنَا اَبُو اَرْثَمٍ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكْوَاهُ الَّتِي قَبِضَ فِيهَا فَسَارَهَا لَشَيْءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعَاَهَا فَسَارَهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ فَسَارَتْهَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ سَارَ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْبَبَ إِلَيَّ أَنْ لَا يَقْبَضَ فِيَّ وَجَعُ الَّذِي تَوَوَّيْتُ فِيهِ فَبَكَتْ ثُمَّ سَارَنِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّ أَوَّلَ أَهْلِ بَيْتِهِمُ اتَّبَعَهُ فَضَحِكَتُ مَرْجُمَةً عَائِشَةَ

سو روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی فاطمہ کو اپنی مرض الموت میں بلایا تو اوس کا کان میں کچھ بات کی تو فاطمہ رونے لگیں پیرا و سکو بلایا اور اوس کو کان میں بات کی تو ہنسنو لگیں عائشہ نے کہا سو میں نے فاطمہ سے رونے اور ہنسنے کا سبب پوچھا تو فاطمہ نے کہا کہ سرگوشی کی مجھ پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی بار سو مجھ کو خبر دی کہ اس بیماری میں ایسا انتقال ہوگا تو میں روتی پھر مجھ پر دوسری بار سرگوشی کی سو مجھ کو خبر دی کہ میں اب کوسب اہل بیت سے پہلے آپ کے پیچھے جاؤں گی تو میں بھی کہ جلدی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملوں گی (فتح) **بَابُ فَضْلِ عَائِشَةَ** باب ہو بیان میں فضیلت عائشہ کی ف وہ صدیقہ ہیں بیٹی صدیق اکبرؐ کی اور اوکلی مان کا نام کرمان ہے اور یہی بیدائش وکلی ہجرت سے پہلے آٹھ سال اور انتقال فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حالانکہ وہ اٹھارہ برس کی تھیں اور تحقیق یاد رکھی ہرین اونہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت چیزیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قریب پچاس برس کزنہ رہیں اور لوگوں نے اونسے بہت علم سیکھا اور نقل کیے اونسے بہت حکام اور آداب یہاں تک کہ کہا گیا ہے کہ چوتھائی حکام شریعہ عائشہ سے منقول ہو اور یہی موت اوکلی معاویہ کی خلافت کرشمہ سے میں اور اونسے گھر میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ اولاد نہیں ہوئی (فتح) **حَدَّثَنَا حَجَّيْبُ بْنُ بَكْرِ بْنِ تَنَا لَيْثٌ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ** اَبُو سَلَمَةَ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَا عَائِشَةُ هَلْ جِئْتِ بِمِثْلِ يُقَرِّئُكَ السَّكَّامَ فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّكَّامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ تَدْرِي مَا لَا ارَى تَرِيدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْجُمَةً عَائِشَةَ رَوَاہُ ہُو کہ ایک دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عاتشہ یہ جبریلؑ ہیں تجھ کو سلام کرتے ہیں تو میں نے کہا وعلیہ السلام درجۃ المدینہ اور جبریل کو بھی سلام در خدا کی رحمت یا حضرت جو آپ دیکھتو ہرین وہ میں نہیں دیکھتی ف اس حدیث پر حضرت عائشہؓ نے کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور بعضوں نے اس سے احتیاط کیا ہے کہ حضرت خدیجہ کو عائشہؓ کی فضیلت

ہو اسوجہ کہ خدیجہ کو حق میں یہ وارد ہوا ہو کہ اے خدیجہ جبریل مجھ کو خدا کی طرف سے سلام کرتے ہیں اور
 اسجگہ خود جبریل کی طرف سے کہا اور اسکی تقریر آئندہ آویگی (فتح) **حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا شُعْبَةُ مَرْحُومٌ وَثَنَا كَثِيرٌ**
أَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَلُ مِنَ الرِّجَالِ
كَثِيرٌ قَامَ كُلُّهُمْ مِنَ النَّسَاءِ الرَّاسِمُ يَمِينُ عَمْرٍاءَ وَاسْتِنَاءُ مَرْأَةٍ فَرَعُونَ وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النَّسَاءِ كَفَضْلِ
الْقُرْبَى عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ ترجمہ ابو موسیٰ اشعری جو روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردوں میں
 بہت لوگ کمال کو پہنچے اور عورتوں میں ہم میں عمران کی بیٹی اور سہ عوانج کی بی بی کر سوا کوئی عورت کمال
 نہیں ہوئی اور عائشہ کی فضیلت عورتوں پر جیسے شریک کی فضیلت باقی کہا ان پر فائز ہے یہ تقریر اس حدیث
 کی یہ ہے کہ قول حضرت مسلم کہ عائشہ کی فضیلت انہیں نہیں ملے کہ باقی ثبوت فضیلت مطلقہ کو اور تحقیق اشارہ کیا
 ہے ان جہان میں طرف اسکی کہ فضیلت عائشہ کی جیسے یہ حدیث وغیرہ دلالت کرتی ہے وہ حضرت مسلم کی عورتوں
 کو ساتھ مقید ہوتا کہ داخل ہوا وہیں ہائے فاطمہ کو واسطے تطبیق کر درمیان حدیث کا اور درمیان اس حدیث کہ
 کہ فضلی ہشتیون کو عورتوں کی خدیجہ اور فاطمہ میں اور باقی شرح اسکی آئندہ آویگی (فتح) **حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ**
أَبْنِ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ سَمْعَةَ أَسْمَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النَّسَاءِ كَفَضْلِ الْقُرْبَى عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ ترجمہ
 انس نے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عائشہ کی فضیلت عورتوں پر جیسے شریک کی فضیلت
 باقی کہا ان پر فائز ہے یہ تقریر اس حدیث کی کہ **حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ**
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَيُّهَا الْمُسْلِمُونَ تَقَدَّمُوا فِي عِلِّيٍّ قَرِيبٌ حَيْثُ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى أَبِي بَكْرٍ مَرْحُومٌ قَامَ بَنُ مَرْثَدَةَ رَوَيْتُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا رَوَتْ عَنْ سَوَابِغِ ابْنِ
أَوْفَى خَبَرًا أَنَّ سَوَابِغَ ابْنِ سَلَمَانَ قَالَ قَامَ بَنُ مَرْثَدَةَ رَوَيْتُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا رَوَتْ عَنْ سَوَابِغِ ابْنِ
صَدِيقٍ أَنَّ سَوَابِغَ ابْنِ سَلَمَانَ قَالَ قَامَ بَنُ مَرْثَدَةَ رَوَيْتُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا رَوَتْ عَنْ سَوَابِغِ ابْنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَوَابِغَ ابْنِ سَلَمَانَ قَالَ قَامَ بَنُ مَرْثَدَةَ رَوَيْتُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا رَوَتْ عَنْ سَوَابِغِ ابْنِ
عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ قَالَ مَا بَعَثَ عَلَى عَمَّارٍ قَامَ بَنُ مَرْثَدَةَ رَوَيْتُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا رَوَتْ عَنْ سَوَابِغِ ابْنِ
إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَنَّهَا رَوَتْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَكِنَّ اللَّهَ أَنْبَأَ أَنَّهُ لَتَتَّبِعُونَهَا أَوَّلًا تَأْتِيهَا مَرْجُومَةٌ أَوْ رَأْسٌ
 روایت ہے کہ جب علی رضی اللہ عنہ نے عمار اور حسن کو کوئی طرف بیجا تا کہ انہیں مدد تو عمار نے خطبہ پڑھا کہ
 کہ البتہ میں جانتا ہوں کہ میں نے عمار رضی اللہ عنہ کو کوئی طرف بیجا تا کہ انہیں مدد تو عمار نے خطبہ پڑھا کہ
 خدائے تعالیٰ تمہارا امتحان کیا ہے کہ تم علی کی پیروی کرتے ہو یا عائشہ کی فائز میں ہے کہ حضرت مسلم

گھر میں پھرے یعنی پس متعلق ہوگی اجازت ساتھ آئندہ زمانہ کے اور یہ تطبیق عمدہ ہے (فتح) **حک ثنائی**
عبد اللہ بن عبد الوہاب بن عبد اللہ عن **ابنہ** قال کان الناس یخرون بہذا یام یوم عائشۃ
 قالت عائشۃ فاجتمع صراحہا علی ام سلمۃ فقلن یا ام سلمۃ واللہ ان الناس یخرون بہذا یام
 یوم عائشۃ وانا نیکرکم کما تریدن ان یخرون عائشۃ فمری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یامر الناس
 ان یخروا الیہ حتیما کان او حیث ما دار قالت فذکرت ذلک ام سلمۃ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت
 فاعرض عنہ فلما عاد الی ذکرک لذلک فاعرض عنہ فلما کان فی الثانیۃ ذکرک لہ فقال یا ام سلمۃ
 لا تؤذینی فی عائشۃ فانہ واللہ ما نزل علی النبی وانا فی لحاف امرأتہ فینکحہا ثم رجمہ عودہ
 روایت ہو کہ دستور تھا کہ صحابہ اشک باری کر دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ بھیجا کرتے تھے کہ حضرت صوفی
 ہو گئے سو میری مصاحبین جنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بایں جمع ہونین سوا دنیوات کہا کہ اے ام سلمہ
 قسم ہر اندکی کہ مقرر لوگ تصد کر تہمین اپنی تحفوں کو عائشہ کی باری کر دن کو یعنی صرف و سیدن تحفہ بھیجتے
 ہین اور ہم ہی خیر چاہتے ہین جیسے عائشہ چاہتی ہے سو تم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہو کہ لوگوں کو کہہ دین کہ حضرت ص
 جس بی بی کے پاس ہوں وہین لوگ تحفہ بھیجا کرین تو ام سلمہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہا ام سلمہ نے کہا تو حضرت
 نے مجھ کو نہ پہنچا اور کچھ جواب نہ دیا سو جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پاس آئے تو میں نے کہا کہ آپ تو حضرت ص
 نے مجھ کو نہ پہنچا جب میری باری ہونی تو پہرہ میں نے آپ کو کہا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ام سلمہ تو مجھ کو نہ
 نہ کہ عائشہ کے مقدمہ میں سو قدر قسم ہے اللہ کی کہ عائشہ کو سوائے تم میں سے کسی عورت کو کھانا نہ دینا مجھ کو
 نہیں اتری ف ادریت میں فضیلت بڑی ہے واسطے عائشہ کو اور ات لال کیا گیا ہے ساتھ اس کے
 اس پر کہ عائشہ افضل ہے خدیجہ سے اور یہ لازم نہیں واسطے دوامرون کے ایک یہ کہ احتمال ہے کہ نہ ارادہ کیا
 ہو داخل کرنا خدیجہ کا بیچ اسکے یا مراد ساتھ قول آپ کو کے متذکر وہ عورت ہو جس کو خطاب ہو اور وہ
 ام سلمہ ہے اور جنہوں نے اس کو بھیجا تھا یا جو عورتین اس وقت موجود تہین اور دوسرے ام سلمہ سے کہ بقیہ
 اسکے کہ مراد دخول ہو پس نہیں لازم آتا ثبوت خصوصیت ایک چیز کے سو فضائل سونامیت ہونا فضیلت مطلق
 کا فائدہ اس حدیث کو کہ زیادہ تر قاری تم میں اتی ہے اور حکمت بیچ اختصاص عائشہ کے ساتھ اسکے کیا ہو اس کو
 لوگ بہت اچھترہین سو بعضہ کہتے ہین کہ واسطے مکان بنو باپ کو اور یہ کہ وہ اکثر حالات میں حضرت صلی
 جلا نہیں ہوتی تو اس واسطے اس کی بیٹی کو خاص کیا باوجود اس کے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ محبت تھی
 ان بعضہ کہتے ہین کہ وہ بالائے کرتی تہین بیچ پاک صاف کرنے اون کپڑوں کے جنہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ سوتی
 تہین اور سیکے کیرنے کہا کہ ہمارا مذہب یہ ہے کہ فاطمہ افضل ہے پر خدیجہ پر عائشہ اور ختمان مشہور ہو یک حکم

یہ جو دہ بار ہر ایک اور کتب عربی فارسی اردو پنجابی ہر قسم کی لاہور محلہ سادو ان کو بھی فقیر امین موجود ہیں

اللہ ترے سر دی کے اور لکھنے کے لیے کہا کہ جہات فضیلت کے درمیان ضریح اور خائستہ کے قریب یہ برابر شاید
 او کی را قوف ہو اور ابن قیم نے کہا کہ اگر ارادہ کیا جاوے ساتھ فضیلت کے بہت ہونا تو اب نزدیک اللہ کے نزدیک ایسا امر ہے
 کہ اس پر کیا اطلاع نہیں پس تحقیق عل دل کا فضل ہے مانتہ پاؤں کے عمل سے اور اگر مراد بہت ہونا علم کا ہو تو خائستہ رض
 افضل ہے لا محالہ اور اگر مراد شرف و شرف خاندانی ہے تو فاطمہ افضل ہے لا محالہ اور اس فضیلت میں کوئی شک و شبہ نہیں
 سوائے اسکی بہنوں کے اور اگر مراد شرف سیادت کی ہے تو فقط فاطمہ رض کے حق میں نص ثابت ہوئی ہے



فہرست مختصر ابواب پارہ چہارم فیض الباری ترجمہ شرح اردو صحیح بخاری

صفحہ	ابواب	صفحہ	ابواب	صفحہ	ابواب
۵۷	کفایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	۱۹۷	مناقب جعفر بن ابی طالب رض	۲	بیان میں حدیث غار الوہی کے
۵۸	بلا ترجمہ	۱۹۹	ذکر عباس امیر بن عبدالمطلب رض	۶	بلا ترجمہ
۷	خاتم نبوت کا بیان	۷	آنحضرت ص کے قریب کے مناقب	۲۰	مناقب کے بیان میں
۶۰	صفحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	۲۰۱	مناقب زبیر بن العوام رض	۲۷	بلا ترجمہ
۷۴	چشم مبارک سوتی تھی نہ دل مبارک	۲۰۴	طلحہ بن عبیدہ و امیر کا ذکر	۲۹	مناقب قریش کے
۷۶	علامات نبوت	۷	سعد بن ابی وقاص کے مناقب	۳۳	قرآن کریم کی زبان میں افتراد
۱۳۰	بیان بچہ نو نہ گمائیے چون ابنا ہر کم کا	۲۰۶	ذکر آنحضرت ص کے دامادوں کا	۳۴	نسبت میں کی طرف اسماء علیہ السلام کے
۱۳۱	معجزہ خلق القم کا بیان	۲۰۸	زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۵	بلا ترجمہ
۱۳۲	بلا ترجمہ	۲۰۹	اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۸	ذکر قبیلہ سلم و غفار و خزیمہ وغیرہ
۱۳۵	اصحاب آنحضرت ص کی فضیلت	۲۱۱	عبد اللہ بن عمر رض کے مناقب	۴۱	ذکر خطابی کا بادشاہ کا
۱۴۱	مناقب ہاجرین جنہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے	۲۱۲	علاء بن ابی مرثدہ کے مناقب	۷	منہ متاخذہ جو جاہلیت میں کرتے تھے
۱۴۲	قول آنحضرت ص کے دروازے سے	۲۱۳	ابو سعید قرنی رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۳	قصہ غزائے بدر میں
۱۴۴	بند کئے جاوے مگر ابوبکر رض کا حکم	۲۱۴	حسین رضی اللہ عنہ کے مناقب	۴۴	اسلام ابی ذر رضی اللہ عنہ
۱۴۵	فضیلت ابوبکر رض بعد آنحضرت ص	۲۱۵	بلال بن رباح رضی اللہ عنہ کے مناقب	۷	قصہ زمرہ اور جہاد العرب کی
۱۴۶	کونست متخذا خلیفہ الا تمخذت ابابکر رض	۲۱۸	عبد اللہ بن عباس رض کے مناقب	۴۷	عرب کی اولاد کا بیان
۱۴۷	ولکن اھی وصاحبی بھا بیان	۲۱۹	خالد بن ولید رض کے مناقب	۷	جو نام لیا سے باپ دادا کا
۱۴۹	بلا ترجمہ	۲۲۰	سالم بن ابی حذافہ کے مناقب	۴۹	تو کہ کمال اور کمال و کمال و کمال قوم ہے
۱۵۰	مناقب عمر رضی اللہ عنہ	۷	عبد اللہ بن مسعود رض کے مناقب	۵۰	قیصہ حبشہ و غیرہ اور ان کی فضیلت
۱۵۱	مناقب عثمان رضی اللہ عنہ	۲۲۲	امیر المؤمنین معاویہ رض کا ذکر	۵۱	اسی نسب کی کوئی ناپسند کرنا
۱۵۳	بیت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ	۲۲۳	حضرت فاطمہ الزہراء رض کے مناقب	۵۲	اسامہ بن جہاد رضی اللہ عنہ
۱۵۴	شہادت عمر رضی اللہ عنہ	۲۲۴	فضیلت عائشہ رضی اللہ عنہ	۵۵	آنحضرت ص خاتم النبیین ہونا
۱۵۶	مناقب حضرت علی رضی اللہ عنہ	۱۵۶	نفسا عنہا کی تفسیر	۵۷	وفات آنحضرت ص صلی اللہ علیہ وسلم

